

نئے اضافوں کے ساتھ

عالمِ اسلام میں اپنی نوعیت کی منفرد مکتب

# قادیانیت ثبوتِ حاضریں!

قادیانیوں کے بدترین کفریہ عقائد و غلامِ مدعی کی شہادتیں

1

ترتیب و تحقیق

محمد متین خالد



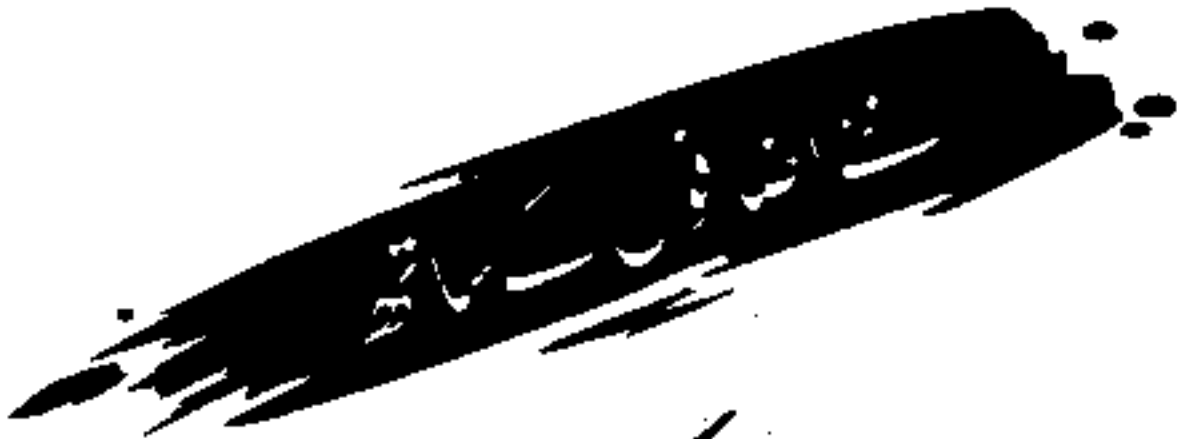
قادیانی  
ثبوتِ حاضرین!



”ثبوت حاضر ہیں“

یہ کتاب، اپنے اندر  
قادیانی مذہب کے بانی  
آنجنابی، مرزا غلام احمد قادیانی  
اس کے بیٹوں، اس کے نام نہاد خلیفوں اور دیگر اہم قادیانیوں کی  
مستند تصانیف اور اخبارات و رسائل کی  
قابل اعتراض اور دل آزار کفریہ عبارتوں کی عکسی نقول لیے ہوئے ہے۔  
قادیانی جرائم کے یہ ثبوت  
اتنے واضح ہیں کہ دنیا کی کسی بھی عدالت میں  
ان عکسی دستاویزات کی صداقت کو چیلنج کرنا  
کسی بھی قادیانی کے لیے ممکن نہیں ہے۔  
میں اس کتاب میں درج  
تمام حوالوں اور عکسی نقول کے مصدقہ ہونے  
کی ذمہ داری قبول کرتا ہوں  
اور قادیانی جماعت کے موجودہ سربراہ سمیت  
دنیا کے تمام قادیانیوں (بشمول لاہوری گروپ) کو  
چیلنج کرتا ہوں کہ  
اگر اس کتاب میں موجود، کوئی بھی عکس غیر حقیقی ہو،  
یا میری طرف سے کسی بھی نوع کی ترمیم و اضافہ کیا گیا ہو، یا  
ایک بھی خانہ ساز حوالہ پایا جائے  
تو میں اس کے لیے ہر قسم کی سزا پانے کے لیے تیار ہوں!  
بصورت دیگر انہیں ضد اور ہٹ دھرمی چھوڑ کر آخرت کی فکر کرتے  
ہوئے اسلام کی آغوش میں آ جانا چاہیے  
ہے کسی قادیانی میں جرأت جو میرے اس چیلنج کو قبول کرے؟

محمد متین خالد



عالم اسلام میں اپنی نوعیت کی منفرد کتاب

# قلدیانیت شہادتِ حاضرین!

جلد اول

قادیانیوں کے بدترین کفریہ عقائد و عوام پر مبنی عکس شہادتیں



علم و فن پبلشرز

الحمد مارکیٹ 40- اردو بازار، لاہور،

فون: 7352332-7232336-8405100





جملہ حقوق محفوظ

ثبوت حاضرین! جلد اول

تحقیق خانہ

علم و سائنس پبلشرز

محمد نوید شاہین ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

جوہر رحمانیہ پرنٹرز، لاہور

فضیل کیانی

تاج کمپوزنگ سنٹر، لاہور

(نئے اضافوں کے ساتھ) 2010ء

700/- روپے

نام کتب

مصنف

ناشر

قانونی مشیر

مطبع

سرورق

کمپوزنگ

سن اشاعت

قیمت

علم و سائنس پبلشرز

الحمد مارکیٹ 40- اردو بازار، لاہور،

فون: 7352332-7232336:8405100



# انتساب

بہت سے قادیانیوں نے ”قادیانیت، ثبوت حاضر ہیں“ کے عمیق مطالعے کے بعد اس میں درج تمام حوالہ جات کو دیکھا، پرکھا، جانچا اور کھل سیاق و سباق کے ساتھ اصل قادیانی کتب سے ان کا لفظ بہ لفظ موازنہ کیا..... پھر حق کی تلاش میں تذبذب کا شکار ہوئے..... انہوں نے اللہ رب العزت کے حضور خوب توبہ کی اور صدق دل سے گڑگڑا کر اپنی ہدایت کی دعا مانگی..... کہتے ہیں طلب اگر صادق ہو تو انسان منزل پر پہنچ ہی جاتا ہے..... قدرت حق نے مہربانی کرتے ہوئے انہیں ایمان کی عظیم دولت سے نوازا..... یوں وہ قادیانیت سے تائب ہو کر واپس اسلام کی آغوش میں آ گئے..... میں اس کتاب کا انتساب ان خوش نصیب سابق قادیانیوں کے نام کرتے ہوئے ایک عجیب روحانی خوشی اور ایمانی جلا محسوس کرتا ہوں۔ اللہ رب العزت انہیں دین اسلام پر استقامت نصیب فرمائے اور مجھے تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر مزید کام کرنے کی ہمت عطا فرمائے۔ آمین!

ایں سعادت بزور بازو نیست  
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

## ترتیبِ عناوین

2	چیلنج	✽
5	انتساب	✽
27	توجہ فرمائیں	✽
29	فہرستِ ٹائٹل کتب	□
35	قادیانی عقائد کی بھیاں تک تصویر	□
37	جناب مجید نظامی	□
42	دعوتِ فکر	□
45	جعلی نبوت کا خاتمہ	□
49	شاہکار کتاب	□
52	قادیانیت کا Kaleidoscope	□
66	قادیانیوں پر اتمامِ حجت	□
68	ثبوتِ حاضر ہیں، ایک مطالعہ	□
71	”اک حرفِ مخلصانہ“	□
80	کوزے میں دریا	□
82	تاریخ ساز آئینہ	□
84	نفیرِ قلم	□

## عقیدہ ختم نبوت

91

95

100

103

105

107

111

120

153

## نبوت بند ہے

156

156

157

157

157

157

158

158

159

159

160

160

160

ختم نبوت اور قرآن مجید

ختم نبوت اور احادیث مبارکہ

ختم نبوت اور صحابہ کرامؓ

ختم نبوت اور اکابرین امت

اب نبی کی آخر ضرورت کیا ہے؟

اوصاف نبوت اور مرزا قادیانی

ختم نبوت پر قادیانی اعتراضات اور ان کے جوابات

وحی رسالت بند ہے

وحی رسالت کے ساتھ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی آمد، ناممکن

حضرت جبرائیل علیہ السلام کو وحی نبوت لانے سے منع کر دیا گیا ہے

وحی رسالت تا قیامت منقطع ہے

نئی شریعت، نیا الہام..... ناممکن

خاتم الانبیاء ﷺ کی نبوت میں کوئی شریک نہیں

ختم نبوت پر ایمان اور اصرار، قرآن مجید کی روشنی میں

تمام آدم زادوں کے لیے محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں

حدیث لابی بعدی مستند ہے

حضور خاتم النبیین ﷺ پر ہر قسم کی نبوت ختم ہو گئی

نبی کریم ﷺ پر نبوت کا ہر کمال ختم ہو گیا

دین و رسالت کمال تک پہنچ گیا

تمام نبوتیں رسول اللہ ﷺ پر ختم

- 161 میرا نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں □
- 161 ختم المرسلین ﷺ کے بعد مدعی نبوت و رسالت کا ذب اور کافر ہے □
- 161 نبوت کا دعویٰ کرنے والے پر لعنت □
- 161 نبوت کا دعویٰ کرنے والا کافر □
- 162 نبوت کا دعویٰ کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج □
- 162 مدعی نبوت، مسیلمہ کذاب کا بھائی □
- 163 وحی نبوت کا نیا سلسلہ جاری کر کے دشمن قرآن نہ بنو □
- 163 ختم نبوت کا منکر بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج ہے □
- 163 آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا بد بخت ہے □
- 164 ختم نبوت کے منکر کو ملعون سمجھتا ہوں □
- 164 یہ جھوٹ ہے کہ میں نے نبوت کا دعویٰ کیا □
- 164 معاذ اللہ، میں نبوت کا مدعی کیوں بنوں؟ □
- 165 اب نبی نہیں، مجدد آئیں گے □
- 165 ہمارا مذہب □
- 166 اجماعی عقیدہ کا منکر لعنتی ہے □
- 166 اہل سنت کی اجماعی رائے کو ماننا فرض ہے □
- 166 اعتراف حقیقت □
- 166 اہم نکات □

## نبوت جاری ہے

- 171 □
- 173 مخبوط الحواس کون؟ □
- 174 پاگل اور منافق کون؟ □
- 174 سچ، عقل مند اور صاف دل انسان کے کلام کی نشانی □
- 175 نبی نہیں محدث □
- 176 محدث نہیں نبی □



176	ختم نبوت، ایک باطل عقیدہ، اسلام شیطانی مذہب	□
177	ایک غلطی کا ازالہ	□
177	میرے پاس جبرائیل آیا	□
178	امور غیبیہ کی نعمت	□
178	خدا تعالیٰ کی وحی	□
178	کثرت وحی	□
179	بارش کی طرح وحی نازل ہوئی	□
179	23 برس کی متواتر وحی	□
179	امتی بھی، نبی بھی	□
179	خدا کا فرستادہ	□
180	ہم نبی اور رسول ہیں	□
180	خدا نے اپنے رسول کو دین حق کے ساتھ بھیجا	□
180	سچا خدا	□
180	تو بھی ایک رسول ہے	□
180	قادیان، رسول کا تخت گاہ	□
181	خدا نے میرا نام نبی رکھا، تصدیق کے لئے تین لاکھ نشان دیئے	□
181	سب لوگوں کی طرف خدا کا رسول	□
181	ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا	□
181	خدا کا مرسل	□
182	تیری خبر قرآن وحدیث میں	□
182	نبوت کا دروازہ کھلا ہے	□
182	مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود کی گواہی	□
184	امر حق کے پہنچانے میں کسی قسم کا اخفاء نہ رکھنا چاہیے	□
186	گردن پر تلوار	□
186	نبوت کا قادیانی تصور	□

187	مناقی کون ہے؟	□
187	کتوں، سورؤں اور بندروں سے بدتر	□
187	اہم نکات	□
189	قادیانی جماعت کے لاہوری گروپ کا عقیدہ	□
191	<b>اللہ تعالیٰ کی توہین</b>	
195	اللہ تعالیٰ کے بے شمار ہاتھ ہیں	□
195	اللہ کی زبان پر مرض	□
195	اللہ اور چھ	□
195	اللہ خطا کرتا ہے	□
196	قادیان میں خدا	□
196	سچا خدا	□
196	اولاد کی طرح ہے	□
197	میرے بیٹے کی طرح ہے	□
197	اے میرے بیٹے!	□
197	لڑکا اور خدا	□
197	تو ہمارے پانی سے ہے	□
197	میں چاند، اللہ سورج، میں سورج، اللہ چاند	□
198	مرزا قادیانی سے اللہ تعالیٰ کی تعزیت	□
199	مرزا قادیانی، اللہ کے ساتھ ایک پلنگ پر	□
199	اللہ تعالیٰ کے دستخط	□
200	میں خود خدا ہوں	□
200	”خدا تیرے اندر اتر آیا“	□
204	کن فیکون	□



205	فنا کرنے اور زندہ کرنے کی صفت	□
205	خدا سے نہانی تعلق	□
206	اللہ مرد، مرزا قادیانی عورت؟	□
206	حاملہ	□
207	دروازہ	□
207	خدا پر بہتان کا نتیجہ	□
207	بدکاروں کو چھی خواہیں۔	□
208	جو خود کو خدا کہے، وہ کافر	□
208	دجال کی نشانی	□
208	قرآن کا فتویٰ	□
208	اہم نکات	□

211

## حضور نبی کریم حضرت محمد ﷺ کی توہین

215	مرزا قادیانی محمد رسول اللہ ہے	□
216	مرزا قادیانی خاتم النبیین ہے	□
217	مرزا قادیانی تمام نبیوں کا مجموعہ	□
217	قادیان میں محمد رسول اللہ	□
218	محمد رسول اللہ ﷺ کے تمام کمالات مرزا قادیانی میں	□
218	قادیانی کلمہ	□
219	افہلیف مرزا قادیانی	□
220	مرزا قادیانی پر درود	□
221	مرزا قادیانی پر درود و سلام	□
222	مرزا قادیانی پر درود و سلام کے اعتراض کا قادیانی جواب	□
222	نبی کریم ﷺ سورج، مرزا قادیانی چاند	□

- 223 مرزا قادیانی بیعت محمد رسول اللہ □
- 223 پہلے محمد رسول اللہ سے بڑھ کر □
- 223 نبی کریم ﷺ کے تین ہزار معجزات □
- 224 مرزا قادیانی کے 10 لاکھ نشانات □
- 224 نشان اور معجزہ ایک ہی ہے □
- 225 محمد دیکھنے ہوں جس نے □
- 226 رسول قدنی □
- 228 محمد رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر □
- 228 حضور نبی کریم ﷺ سور کی چربی استعمال کرتے تھے □
- 228 روضہ رسول ﷺ کی توہین □
- 229 وہ نبی بھی کیسا نبی ہے؟ □
- 229 تکمیل الشاہد ہدایت □
- 230 مرزا قادیانی کی تعلیم، نوح کی کشتی □
- 230 مرزا قادیانی، تمام انبیاء کا لباس □
- 231 اے مومنو! اپنی آواز مرزا قادیانی کی آواز سے بلند نہ کرو □
- 231 "احمد" سے مراد مرزا قادیانی □
- 232 مرزا قادیانی کو دیکھنے کے لیے نبیوں کی خواہش □
- 232 مرزا قادیانی کے کئی نام □
- 233 مرزا قادیانی، احمد مجتبیٰ □
- 233 اپنی وحی پر ایمان □
- 233 قادیانی عقیدہ کے مطابق مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی وحی □
- 235 اگر تجھے پیدائش کرتا..... □
- 236 روضہ آدم اور مرزا قادیانی □
- 236 آخری اعنف کون؟ □
- 237 حضور نبی کریم ﷺ کے معراج جسمانی کا انکار □

237

238

238

241

انبیائے کرام علیہم السلام کی توہین

244

244

244

244

245

246

246

246

248

248

248

249

249

249

249

250

250

251

252

252

کثیف جسم

گستاخ رسول حرامی ہے

اہم نکات

نبی کی تحقیر غضب الہی کا موجب

تمام انبیاء سے اجتہاد میں غلطی ہوئی

رسولوں کی وحی میں شیطانی کلمہ

چار سو نبیوں کی پیشگوئی جھوٹی نکلی

تمام انبیاء کا مجموعہ

مرزا قادیانی کی ہزاروں پیش گوئیاں

مرزا قادیانی، ہزار نبیوں پر بھاری

حضرت آدم علیہ السلام سے مماثلت

حضرت آدم علیہ السلام کی طرح مرزا قادیانی کے لیے سجدہ

حضرت آدم علیہ السلام کی توہین

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی توہین

حضرت نوح علیہ السلام پر فضیلت

حضرت یوسف علیہ السلام پر فضیلت

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت

حضرت ابراہیم علیہ السلام پر فضیلت

مرزا قادیانی بلندی کے مینارہ پر

پر لے دجہ کی بے غیرتی

ہر رسول میری شخص میں چھپا ہوا ہے

نبوت کا قادیانی تصور

اہم نکات

## حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین

255

260

اعتراف عظمت

□

260

خیبٹ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر تہمتیں لگاتے ہیں

□

260

نعوذ باللہ

□

261

حضرت عیسیٰ علیہ السلام گالیاں دیتے تھے

□

261

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل چرا کر لکھی

□

262

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی معجزہ نہیں

□

262

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں کی حقیقت

□

262

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مکرو فریب

□

264

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور کیڑے مکوڑے

□

264

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیش گوئیاں

□

265

حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیتے تھے

□

266

شراب کی عجم ریزی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کی

□

266

شراب اور افحون

□

266

شراب اور خدائی کا دعویٰ

□

266

سج کا چال چلن

□

267

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور کنجریاں

□

268

شراب اور قاحشہ عورتیں

□

268

حرام کار عورتوں کے خمیر سے!

□

269

کاش ایسا شخص دنیا میں نہ آیا ہوتا

□

269

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سوروں کا فکار

□

270

کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کبھی سور بھی کھایا تھا؟

□

270	اخلاقی تعلیم؟	□
271	دماغ میں خلل	□
271	دیوانہ	□
271	حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایک شرمناک بہتان	□
271	پہلے مسیح سے بڑھ کر	□
272	پیٹ میں باتیں	□
272	حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر فضیلت	□
273	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوسرے نام	□
273	توریت و انجیل تحریف شدہ ہیں	□
274	میں نے جو کچھ لکھا، وہ یہودیوں کے الفاظ ہیں	□
275	یہودیوں کی عیرونی	□
275	مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالی نہیں دے سکتا	□
275	میں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہر لحاظ سے ایک ہی ہیں	□
276	میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کا نمونہ ہوں	□
276	میں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دونوں بھائی ہیں	□
277	عیسیٰ کی روح مجھ میں نفع کی گئی	□
277	اعتراف	□
278	اہم نکات	□

## حضرت مریم علیہا السلام کی توہین

281		
289	حضرت مریم علیہا السلام کی صدیقیت؟؟؟	□
289	حضرت مریم کی اولاد؟	□
290	حضرت مریم علیہا السلام کا دوسرا نکاح	□

- 290 حضرت مریم صدیقہؑ کا اپنے منسوب سے نکاح سے پہلے تعلق □
- 290 نکاح سے دو ماہ بعد (نعوذ باللہ) □
- 291 کنجر اور ولد الزنا بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں □
- 291 جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے □
- 291 اہم نکات □

## 293 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و اہل بیتؑ کی توہین

- 296 نادان صحابی □
- 296 حضرت ابو ہریرہؓ کی توہین □
- 297 حضرت ابوبکر صدیقؓ کی توہین □
- 297 حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کی توہین □
- 297 قادریانی خلیفہ حکیم نور الدین ابوبکرؒ ہے □
- 298 زعمہ علی، مردہ علی □
- 298 حضرت امام حسینؓ کی توہین □
- 298 مرزا قادیانی اور حضرت امام حسینؓ میں فرق □
- 299 کربلا کی سیر □
- 300 سو حسینؓ کی قربانی، مرزا قادیانی کی ایک گھڑی کے برابر □
- 301 حضرت امام حسینؓ سے بڑھ کر □
- 301 عبداللطیف قادیانی کی فضیلت □
- 302 حضرت امام حسینؓ کی توہین سے ایمان ضائع ہو جاتا ہے □
- 302 سیدہ النساء حضرت بی بی فاطمہؓ کی شرمناک توہین □
- 303 بیچ تن کی توہین □
- 303 مرزا قادیانی کی بیوی..... ام المومنین؟ □
- 303 مرزا قادیانی کے 313 صحابی □



304

سید کون؟



304

اہم نکات



307

## قرآن و سنت کی توہین

309

قرآن مجید قادیان کے قریب نازل ہوا



310

قرآن مجید میں تبدیلی کرنے والا ملحد اور کافر ہے



311

قادیان کا نام قرآن مجید میں



312

ناقصوں کا کشف، خواب اور الہام ناقص ہوتا ہے



313

الہام اور کشف قرآن مجید کے برابر



313

قرآن، مرزا قادیانی پر دوبارہ اترا



313

”مجھ پر پھر اترا ہے قرآن رسول قدنی“



314

20 پارے



314

میں قرآن کی طرح ہوں



314

قرآن شریف، مرزا قادیانی کی باتیں



314

مرزا قادیانی کے الہامات، قرآن کی طرح



315

خدا کی قسم میری وحی کلام مجید ہے



316

قرآن شریف میں گندی گالیاں بھری ہیں (معاذ اللہ)



316

احادیث رسول ﷺ کی توہین



317

جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے.....



317

اہم نکات



319

## حریم شریفین کی توہین

322

قرآن شریف میں تین شہروں کے نام





- 323 مسجد اقصیٰ کی توہین ☐
- 324 قادیان کی فضیلت ☐
- 324 مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں کا دودھ ☐
- 325 قادیان تمام دنیا کی بستیوں کی ماں ☐
- 325 قادیانی جلسہ حج کی طرح ☐
- 325 اہم نکات ☐

### 327 حضرت اولیائے عظام و علمائے کرام کی توہین

- 329 پرلے درجہ کی خباثت اور شرارت ☐
- 329 مرزا قادیانی، خاتم الاولیا ☐
- 330 حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی توہین ☐
- 330 حضرت پیر مہر علی شاہ کلڑویؒ کی توہین ☐
- 332 علمائے کرام کی توہین ☐
- 333 سلطان القلم کی گل افشائیاں ☐
- 334 گالیاں دینا سفلوں اور کینوں کا کام ہے ☐
- 334 بد زبان ہر ایک سے بدتر ہے ☐

### 335 مسلمانوں کو گندی گالیاں اور کفر کا فتویٰ

- 338 جب دل بگڑتا ہے ☐
- 338 اخلاقی معلم کا فرض ☐
- 338 میری فطرت ☐
- 338 تہذیب اخلاق ☐
- 338 گالیاں سن کے دعا دو ☐

- 339 سخت زبانی سے برکت جاتی رہتی ہے □
- 339 گالیاں شکست کو ثابت کرتی ہیں □
- 340 ولد الحرام □
- 340 عیسائی، یہودی، مشرک □
- 340 کتھریوں کی اولاد □
- 341 مسلمان مرد و خنزیر، ان کی عورتیں کتھیاں □
- 341 مرزا قادیانی کو نہ ماننے والا پکا کافر □
- 342 مرزا قادیانی کا انکار کفر □
- 342 خواہ نام بھی نہیں سنا □
- 343 جہنمی □
- 343 بندروں اور سوروں کی طرح □
- 343 خنزیر سے زیادہ پلید لوگ □
- 343 جیسا کہ سنڈ اس پاخانہ سے □
- 344 کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھانے والے □
- 344 خراب عورتیں اور دجال کی نسل □
- 344 پیٹ سے چمبا؟ □
- 344 رحم پر نمبر □
- 345 عضو تناسل کاٹ دیتا..... □
- 345 جہاں سے نکلے تھے..... □
- 345 افغانوں کی شکلیں اور رسوم □
- 347 ”سلطان القلم“ کی گل افشائیاں □
- 349 ناحق گالیاں دینا سفلوں اور کینوں کا کام ہے □
- 349 میری طرف سے گالیوں کا جواب خدا دے گا □
- 349 کتابیں □
- 349 بدتر ہر ایک بد سے □

359

## مسلمانوں سے نفرت اور معاشرتی بائیکاٹ

361

مسلمانوں سے ہر چیز میں اختلاف



362

مسلمانوں سے تعلقات حرام



362

مسلمانوں کے پیچھے نماز قطعی حرام



363

مسلمانوں کے پیچھے نماز؟؟



363

مسلمانوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کی حکمت



363

مسلمانوں کی نماز جنازہ



مسلمانوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے اور انہیں قادیانی لڑکیوں کا رشتہ نہ



364

دینے کے متعلق احکامات

365

قائد اعظم کی نماز جنازہ



366

مرزا قادیانی نے اپنے بیٹے کا جنازہ نہ پڑھا



367

مسلمانوں کو لڑکی دینا



## مرزا قادیانی کے دعوے

369

373

میں بشر ہوں



373

میں غلام احمد قادیانی ہوں



373

میں کرم خاکی، بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار ہوں



374

میں سور مار ہوں



374

میں امین الملک جے سنگھ بہادر ہوں



374

میں کرشن ہوں



375

میں آریوں کا بادشاہ ہوں



376

میں کرشن جی زور گوپال ہوں



376	میں سلطان القلم ہوں	□
376	میں غازی ہوں	□
376	میں گورنمنٹ برطانیہ کے لیے پتہ اور تعویذ ہوں	□
377	میں محدث ہوں	□
377	میں عبدالقادر ہوں	□
377	میں ذوالقرنین ہوں	□
377	میں آدم ہوں، میں احمد ہوں، میں مریم ہوں	□
377	میں موسیٰ ہوں، میں عیسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں	□
378	میں خاتم الاولیاء ہوں	□
378	میں معجون مرکب ہوں	□
379	میں خلیفۃ اللہ ہوں	□
379	میں امام الزماں ہوں	□
379	میں مجدد ہوں، میں مہدی ہوں، میں مسیح موعود ہوں	□
379	میں حجر اسود ہوں	□
380	میں بیت اللہ ہوں	□
380	میں قرآن ہوں	□
380	میں میکائیل ہوں	□
380	میں حضرت حسینؑ سے بڑھ کر ہوں	□
381	میں زعمہ علی ہوں	□
381	میں مصیۃ العلم ہوں	□
381	میں مریم اور عیسیٰ ہوں	□
381	میں مریم ہوں، میں عیسیٰ ہوں، میں ابن مریم ہوں	□
382	میں ابن مریم سے افضل ہوں	□
382	میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں	□
382	میں آدم اور احمد مختار ہوں	□

- 382 میں مسیح زماں ہوں، میں کلیم خدا ہوں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں ☐
- 383 میں تمام انبیاء کا مجموعہ ہوں ☐
- 383 میں محمد ہوں ☐
- 383 میں احمد ہوں ☐
- 384 میں رحمۃ للعالمین ہوں ☐
- 384 میں خاتم الانبیاء ہوں ☐
- 384 میں توحید خدا اور تفرید خدا ہوں ☐
- 384 میں عرش خدا ہوں ☐
- 385 میں مالک کن فیکون ہوں ☐
- 385 میں زندہ کرنے والا اور مارنے والا ہوں ☐
- 385 میں نطقہ خدا ہوں ☐
- 386 میں خدا کا بیٹا ہوں ☐
- 386 میں خدا کی بیوی ہوں ☐
- 386 میں خدا کا باپ ہوں ☐
- 387 میں خود خدا ہوں ☐

## مرزا قادیانی مرد یا عورت؟

- 389 ☐
- 391 اللہ کا بچہ ☐
- 391 اللہ مرد، مرزا عورت؟ ☐
- 393 خدا سے نہانی تعلق ☐
- 393 حاملہ ☐
- 394 مرزا قادیانی کو دوزخ ☐
- 394 مرزا قادیانی عیسیٰ ابن مریم کیسے بنا؟ ☐

397

”سلطان القلم“ کا دعویٰ



399

مرزا قادیانی کے فرشتے

401

مچی مچی



402

شرعی



403

مرزا غلام قادر



403

خیراتی



403

مٹھن لال



404

حفظ



404

درشنی



405

مرزا قادیانی کے الہامات اور خواب

407

شیطانی الہامات کا ہونا حق ہے



409

غیر معقول اور بے ہودہ امر



409

تعجب کی بات



409

ربنا عاج



410

ہو شعنا نعسا



410

غلن اور شک کی تاریکی



411

بے یقینی کا کلام



411

مجیب و غریب الہامات جن کی سمجھ نہیں آئی



414

عربی الہامات



414

انگریزی الہامات



- 416 قاری الہامات □
- 417 پنجابی الہامات □
- 419 ایک اور ہندو کا تب و جی □
- 421 مرزا قادیانی کے عجیب و غریب خواب □
- 421 بلی کو پھانسی □
- 421 ہاتھی نامرد □
- 421 مرغ، بکرا، بلی، چوہا □
- 422 مرغی کے الفاظ □
- 422 بلا عنوان! □

## مرزا قادیانی..... امیر الجہلا

- 423 □
- 426 نبی کریم ﷺ کے والد محترم □
- 427 نبی کریم ﷺ کے گیارہ لڑکے □
- 427 نبی کریم ﷺ کی 12 لڑکیاں □
- 427 امام بخاری □
- 428 چوتھا مہینہ صفر، چوتھا دن چار شنبہ □
- 428 قادیان؟ □
- 429 چائے □
- 429 کروڑہا انسانوں کی موت □
- 430 آسمانی روح □
- 430 طبعی قوت کی ضرورت □
- 430 میں زمین کی باتیں نہیں کہتا □



## متفرقات

431

433

433

436

437

443

444

451

455

قادیانی کلمہ کی حقیقت

احمد سے مراد مرزا قادیانی

تصویر بولتی ہے

جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے

اکھنڈ بھارت

ہاؤٹری کمیشن میں قادیانیوں کا موقف

سپریم کورٹ آف پاکستان کا تاریخ ساز فیصلہ

پندرہویں صدی کا آغاز اور قادیانیوں کے لیے لمحہ فکریہ



## توجہ فرمائیں!

اس کتاب کے 20 ابواب ہیں۔

ہر باب ایک مختلف موضوع کا مکمل احاطہ کرتا ہے۔

ان ابواب کے شروع میں قادیانیوں کی متعلقہ گستاخیوں، ہرزہ سرائیوں اور مضحکہ خیزیوں کو نمبر شمار لگا کر ایک ترتیب سے درج کیا گیا ہے۔

پھر کتاب کے آخر میں اسی ترتیب کے ساتھ اصل قادیانی کتب کے عکس دے دیئے گئے ہیں۔ مثلاً ”اللہ تعالیٰ کی توہین“ کے باب میں توہین نمبر 70 کا عکس ثبوت، کتاب کے آخر میں حوالہ نمبر 70 کے تحت دے دیا گیا ہے۔

اصل قادیانی کتابوں کے ٹائٹل کا عکس ہر حوالہ کے ساتھ بار بار دینے کے بجائے صرف ایک دفعہ دیا گیا ہے، اس کے لیے دیکھیے صفحہ نمبر 29 تا 31

متنازعہ قادیانی تحریروں کو نمایاں کرنے کے لیے ان کے گرد موٹی آؤٹ لائن لگا دی گئی ہے۔

قادیانی کتب سے پورے صفحے کا عکس دینے سے قادیانیوں کا یہ اعتراض بھی ختم ہو جاتا ہے کہ ان کی گستاخانہ اور متنازعہ عبارات سیاق و سباق سے ہٹ کر بیان کی جاتی ہیں۔

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ اس کتاب میں موجود قابل اعتراض، دل آزار اور گستاخانہ قادیانی عبارات پڑھتے وقت کثرت سے استغفار کریں۔ شکریہ!



أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. وَاللَّهُ أَعْلَمُ  
 بِأَعْدَائِكُمْ وَكَفَى بِاللَّهِ وَلِيًّا وَكَفَى بِاللَّهِ نَصِيرًا. لَعَنَ اللَّهُ عَلَى الْكَلْبَيْنِ.  
 أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَآتُوبُ إِلَيْهِ. وَلَا حَوْلَ وَلَا  
 قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَخُوذُ بِكَ مِنَ الْعُثْبِ وَالْمَخَالِثِ.

## فہرست ٹائٹل کتب

صفحہ نمبر

459	ازالہ اوہام (مرزا قادیانی)	□
460	برائین احمدیہ جلد 1 (مرزا قادیانی)	□
461	عن الرحمن (مرزا قادیانی)	□
462	حملۃ البشری (مرزا قادیانی)	□
463	کشتی نوح (مرزا قادیانی)	□
464	ایام اصح (مرزا قادیانی)	□
465	کتاب البریہ (مرزا قادیانی)	□
466	سراج منیر (مرزا قادیانی)	□
467	نور القرآن (مرزا قادیانی)	□
468	اسلامی اصول کی فلاسفی (مرزا قادیانی)	□
469	چشمہ معرفت (مرزا قادیانی)	□
470	جنگ مقدس (مرزا قادیانی)	□
471	مجموعہ اشتہارات (جلد اول) (مرزا قادیانی)	□
472	مجموعہ اشتہارات (جلد دوم) (مرزا قادیانی)	□
473	انجام آقہم (مرزا قادیانی)	□
474	آسانی فیصلہ (مرزا قادیانی)	□
475	راز حقیقت (مرزا قادیانی)	□

476	ہدیۃ الوحی (مرزا قادیانی)	□
477	ست بچن (مرزا قادیانی)	□
478	براہین احمدیہ حصہ پنجم (مرزا قادیانی)	□
479	ایک غلطی کا ازالہ (مرزا قادیانی)	□
480	ملفوظات (جلد پنجم) (مرزا قادیانی)	□
481	اربعین (مرزا قادیانی)	□
482	دافع البلاء (مرزا قادیانی)	□
483	تذکرہ، وحی مقدس و مجموعہ الہامات (مرزا قادیانی)	□
484	اعجاز احمدی (مرزا قادیانی)	□
485	ہدیۃ النبوت (مرزا بشیر الدین محمود)	□
486	الوار خلافت (مرزا بشیر الدین محمود)	□
487	تریاق القلوب (مرزا قادیانی)	□
488	ملفوظات (جلد سوم) (مرزا قادیانی)	□
489	براہین احمدیہ (حصہ پنجم) (مرزا قادیانی)	□
490	توضیح مرام (مرزا قادیانی)	□
491	تجلیات الہیہ (مرزا قادیانی)	□
492	البشری مجموعہ الہامات و مکاشفات، مرزا قادیانی (منعور الہی قادیانی)	□
493	سیرت المہدی (جلد اول) (مرزا بشیر احمد ایم اے)	□
494	آئینہ کمالات اسلام (مرزا قادیانی)	□
495	خطبہ الہامیہ (مرزا قادیانی)	□
496	اسلامی قربانی ٹریک نمبر 34 (قاضی یار محمد قادیانی)	□
497	تحدہ گولڈویہ (مرزا قادیانی)	□
498	کلمۃ الفصل (مرزا بشیر احمد ایم اے)	□
499	سیرت المہدی (جلد سوم) (مرزا بشیر احمد ایم اے)	□
500	سیرت المہدی (جلد دوم) (مرزا بشیر احمد ایم اے)	□

- 501 مکتوبات (جلد دوم) (مرزا قادیانی) □
- 502 نزول اسح (مرزا قادیانی) □
- 503 چشمہ مسیحی (مرزا قادیانی) □
- 504 نسیم دعوت (مرزا قادیانی) □
- 505 سراج الدین عیسائی کے 4 سوالوں کا جواب (مرزا قادیانی) □
- 506 تذکرہ الشہادتین (مرزا قادیانی) □
- 507 تحفہ قیصریہ (مرزا قادیانی) □
- 508 کشف الخطا (مرزا قادیانی) □
- 509 گورنمنٹ انگریزی اور جہاد (مرزا قادیانی) □
- 510ضمیمہ رسالہ جہاد (مرزا قادیانی) □
- 511 شحذ حق (مرزا قادیانی) □
- 512 مکتوبات (جلد چہارم) (مرزا قادیانی) □
- 513 درشمن (مرزا قادیانی) □
- 514 قول الحق (مرزا بشیر الدین محمود) □
- 515 حقیقت المہدی (مرزا قادیانی) □
- 516 قادیانی کے آریہ اور ہم (مرزا قادیانی) □
- 517 حقیقۃ الرویا (مرزا بشیر الدین محمود) □
- 518 بمکات خلافت (مرزا بشیر الدین محمود) □
- 519 انوار اسلام (مرزا قادیانی) □
- 520 نور الحق (مرزا قادیانی) □
- 521 نجم الہدی (مرزا قادیانی) □
- 522 آئینہ صداقت (مرزا بشیر الدین محمود) □
- 523 حیات احمد (جلد دوم نمبر اول) (یعقوب احمد عرفانی قادیانی) □
- 524 سلسلہ احمدیہ (مرزا بشیر ایم اے) □
- 525 ذکر حبیب (مفتی محمد صادق قادیانی) □

- |     |  |                          |
|-----|--|--------------------------|
| 526 | لیکچر سیا لکوٹ (مرزا قادیانی)                          | <input type="checkbox"/> |
| 527 | ضرورت الامام (مرزا قادیانی)                            | <input type="checkbox"/> |
| 528 | مکتوبات احمدیہ (جلد اول) (مرزا قادیانی)                | <input type="checkbox"/> |
| 529 | ملفوظات (جلد اول) (مرزا قادیانی)                       | <input type="checkbox"/> |
| 530 | پیغام صلح (مرزا قادیانی)                               | <input type="checkbox"/> |
| 531 | AFRICA SPEAKS (قادیانی خلیفہ مرزا ناصر کا دورہ افریقہ) | <input type="checkbox"/> |
| 532 | سپریم کورٹ آف پاکستان، ماہنامہ ریویو (SCMR-1993)       | <input type="checkbox"/> |





حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا:

عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه سيكون في امتي كذابون ثلثون كلهم يزعم انه نبي وانا خاتم النبیین لا نبي بعدی. (مسلم شریف)

ترجمہ: ”حضرت ثوبانؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ قریب ہے کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔“

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

”خبردار! کوئی تم کو گمراہ نہ کر دے۔ کیوں کہ بہترے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے: میں مسیح ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے۔“  
(متی باب 24 فقرہ 5)



## قادیانی عقائد کی بھیا نک تصویر

قادیانیت، منکرینِ ختم نبوت کا ایسا گروہ ہے جسے انگریز نے عالم اسلام کی بیخ کنی کے لیے خود کاشت کیا اور پھر اس کے تمام مفادات کا تحفظ کیا۔ یہ لوگ اعلیٰ عہدوں پر فائز ہونے کے باعث دن رات پوری امت مسلمہ، اسلام اور وطن عزیز کے خلاف تباہ کن ریشہ دوانیوں میں مصروف ہیں۔ یہ مار آستین ہیں۔ یہ لوگ بیرونی ممالک میں اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام دشمن طاقتوں کی جاسوسی، اسلام کی تخریب اور پاکستان کی جڑیں کاٹنے کا کام کرتے ہیں۔ عالم اسلام کے اول دشمن اسرائیل کے دارالحکومت تل ابیب میں ان کا مشن پوری سرگرمی سے کام کر رہا ہے۔ اسرائیل کی فوج میں باقاعدہ قادیانی موجود ہیں۔ ان حالات میں اس فتنہ کے تدارک کی ذمہ داری امت محمدیہ علیہ السلام کے ہر فرد پر عائد ہوتی ہے۔ قادیانیت کے خلاف خواص و عوام میں ایک نیا شعور پیدا ہو رہا ہے جس سے قادیانیت کی زہرناکیوں اور ریشہ دوانیوں کے خلاف نفرت کا احساس عام ہو رہا ہے۔

ان حالات میں عزیزی محمد متین خالد کا وجود ایک نعمت مرقبہ سے کم نہیں۔ وہ دینی حلقوں بالخصوص تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ انہیں مسئلہ ختم نبوت سے جو لگاؤ اور انس ہے، وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں۔ آج کے نوجوانوں میں قادیانیت کا اتنا ماہر اور اس کے متعلق نئی معلومات سے باخبر شاید اور کوئی نہیں۔ تحفظ ختم نبوت پر ان کی متعدد کتابیں شائع ہو کر دوامِ شہرت پا چکی ہیں جو ان کے عشقِ رسول ﷺ پر شاہد ہیں، اب ان کی تازہ تصنیف ”ثبوت حاضر ہیں!“ منظر عام پر آ رہی ہے۔ میں نے اس کتاب کے مسودہ کو اپنی مصروفیات اور ناسازی طبع کے باوجود بڑے غور سے پڑھا۔ مزید برآں انہوں نے زبانی طور پر بھی مجھے اس کتاب کے بارے میں بتایا۔

قادیانیت ایسے سنگین فتنہ کو سمجھانے کا یہ انداز، یہ تخیل، یہ فکر اور یہ اسلوب بالکل نیا ہے جس کی مثال شاید پہلے سے موجود نہیں ہے۔ انہوں نے جس چھان پھٹک اور تحقیق سے

قادیانیت کے سربستہ رازوں سے پردہ اٹھایا اور پوشیدہ گوشے بے نقاب کیے ہیں، اسے تمام دینی حلقوں میں یقینی طور پر سراہا جائے گا اور ہمیشہ یاد رکھا جائے گا اور انہیں اپنی محنت کی داد ملتی رہے گی۔

قادیانی کتب کے مستند حوالوں کی موجودگی میں اب قادیانیت کے کفر میں کسی شک و شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ قادیانیوں کو آنکھیں بند کر کے نہیں بلکہ آنکھیں کھول کر اپنے عقائد کی بھیاں تک تصویر کو بظہر غائر دیکھنا چاہیے اور اس سے عبرت حاصل کرنی چاہیے۔ یہ کتاب اپنی تحقیق کے لحاظ سے ایک ایسا چشمہ ہے جس سے قادیانی سیراب ہو کر مشرف بہ اسلام ہو سکتے ہیں اور یوں یہ کتاب مسلمانوں اور قادیانیوں دونوں کے لیے مفید ثابت ہوگی۔

عزیزی متین خالد کا کمال یہ ہے کہ اس نے بڑے سلیقہ اور مہارت سے قادیانیت کے ”جن“ کو یوں قابو کیا ہے کہ اسے گھڑے کی پھلی بنا دیا۔ اس سے نہ صرف اس کا اپنا قد بلند ہوا ہے بلکہ ملت اسلامیہ کو بھی بلند قامتی عطا ہوئی ہے۔ مجھے اس خوش قسمت نوجوان پر فخر ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خالد کی اس محنت شاقہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ جلیلہ سے اپنی بارگاہ اقدس میں قبول فرمائے اور اس کی عمر اور قلم میں برکت فرمائے تاکہ وہ پہلے سے بڑھ کر مزید اس محاذ پر کام کر سکے۔ آمین بحرمۃ نبی الامی الکرم

دعا گو

(جشن) پیر محمد کرم شاہ الازہری

سجادہ نشین آستانہ عالیہ امیر یہ

بھیرہ شریف سرگودھا

جج سپریم کورٹ آف پاکستان



## قادیانیت کا اصل چہرہ

پاکستان ایک اسلامی ملک ہے جس کا سرکاری مذہب اس کے آئین کی رو سے اسلام قرار دیا گیا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں عقیدہ توحید اور عقیدہ ختم نبوت بنیادی اہمیت کے حامل ہیں۔ مسلمانوں کے نزدیک حضور اکرم ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں۔ ختم نبوت کا یہ عقیدہ تاریخ کے ہر دور میں، ہر مسلک کے مسلمانوں کے درمیان متفقہ طور پر موجود رہا ہے۔ اجماع امت کے حامل مسلمانوں کے اس عقیدے سے انحراف نہ صرف قرآن و سنت کی تعلیمات کے خلاف ہے بلکہ یہ اتحاد امت کو پارہ پارہ کرنے کی مذموم کوشش کے مترادف بھی ہے۔ اس عقیدہ کا تحفظ وطن عزیز کی جغرافیائی حدود کی حفاظت سے بھی زیادہ لازمی ہے۔ یوں تو لاتعداد مسلمانوں نے تحفظ ختم نبوت ﷺ کی ترجمانی کا فریضہ سرانجام دیا ہے مگر میں یہاں مفکر پاکستان حضرت علامہ اقبالؒ کے ان کلمات کا ذکر کرنا چاہوں گا جو انہوں نے پٹت جواہر لال نہرو سے بحث کے دوران ادا کیے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ ”حضور ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان لائے بغیر کسی مسلمان کا ایمان کامل نہیں ہو سکتا اور اب جو کوئی، کسی بھی قسم کا دھوٹی نبوت کرتا ہے، وہ جھوٹا، کاذب، کافر اور مرتد ہے۔“ ربوہ والے حضور ﷺ کے بجائے نعوذ باللہ مرزا صاحب کی ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔ جب وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم بھی ختم نبوت کے قائل ہیں تو ان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور یہی وجہ ہے کہ پہلے قادیان اور اب ربوہ میں صرف ”خلیفے“ آرہے ہیں کوئی نبی نہیں آیا۔ لاہوری حضرات مرزا صاحب کو نبی نہیں صرف مصلح قرار دیتے ہیں حالانکہ مرزا صاحب نے دھوٹی نبوت کیا تھا اور ان کی جھوٹی نبوت پر ایمان لانے والے لوگ بھی خاصی تعداد میں موجود ہیں۔ ظاہر ہے کہ جھوٹی نبوت کے دعویدار کو مصلح ماننے والے بھی انہی کے بھائی بند ہو سکتے ہیں اور انہی کی صف میں شامل ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ قادیانی مسئلہ دور غلامی کی یادگار ہے۔ اگر ہم غلام نہ ہوتے تو یہ



مسئلہ کبھی پیدا نہ ہوتا۔ گذشتہ تیرہ سو سال میں کسی بھی آزاد اسلامی یا مسلمان ملک میں یہ مسئلہ پیدا نہیں ہوا۔ کسی بھی اسلامی یا مسلمان ملک میں کسی دیوانے یا پاگل نے بھی دعویٰ نبوت کی جرأت نہیں کی۔ ایران میں بہائی مذہب کے بانی کا جو حشر ہوا، اس سے کون ناواقف ہے؟ بہاء اللہ نے خود ہی اپنے آپ کو اسلام سے خارج کر لیا۔ مسلمان کہلانے کی اسے بھی جرأت نہ ہوئی لیکن ایران نے اس کے باوجود اسے اور اس کے مقلدین کو برداشت نہ کیا۔ ہمیں افسوس ہے کہ آزادی کے بعد 26، 27 سال تک ہم نے اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش نہ کی، حالانکہ ہم نے یہ ملک اللہ، اس کے رسول ﷺ اور اسلام کے نام پر حاصل کیا تھا۔ اگر ختم نبوت پر ہمارا جزو ایمان ہے تو رسول کریم ﷺ کو خاتم النبیین ماننے کے بعد ختم نبوت کی مختلف تاویلیں کرتے ہوئے دعویٰ نبوت کرنے والے اور اس جھوٹے نبی کی امت کے لیے پاکستان میں کیا جگہ رہ جاتی ہے؟ یہ پنجاب کی بد قسمتی تھی کہ یہ پودا اس سرزمین میں ہی لگ سکا اور اس نے یہیں نشوونما پائی۔ یہ پنجابیوں کی مذہب کے معاملے میں سادہ لوحی اور اسلام کی طرف سے عطا کردہ فراخ دلی کا نتیجہ تھا کہ انگریز کا یہ خودکاشتہ پودا تناور درخت بن گیا۔

قادیانیوں کی امنگوں اور آرزوؤں کا مرکز قادیان ہے جو بھارت میں واقع ہے۔ یہ تصور ان کا جزو ایمان ہے کہ وہ ایک نہ ایک دن ضرور واپس قادیان جائیں گے۔ ان کے قادیان جانے کے دو ہی طریقے ہو سکتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ قادیانی حضرات مشرقی پنجاب کو بزور بازو فتح کر کے قادیان پہنچیں، یہ بڑی ناقابل عمل سی بات ہے، ویسے بھی قادیانی حضرات جہاد پر یقین نہیں رکھتے اور ان سے توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ لڑکر مشرقی پنجاب فتح کر سکیں۔ دوسرا ذریعہ اکھنڈ بھارت کا ہے یعنی مغربی پاکستان بھی خدا نخواستہ بھارت کا حصہ بن جائے یا پنجاب اور تین پاکستانوں میں تقسیم ہو جائے۔ جنہیں بھارت کی زیر سرپرستی بنگلہ دیش جیسا درجہ حاصل ہو جائے۔ ہمارے خیال میں یہ صورت کسی بھی باغیرت پاکستانی کو پسند نہیں ہوگی۔

قادیانیت کی تاریخ سے شناسا لوگوں کو علم ہوگا کہ قادیانیت کی تحریک کا واحد مقصد دنیا کے مسلمانوں کو احمدی بنانا تھا۔ وہ ہندوستان کو اس لیے اکھنڈ رکھنا چاہتے تھے کہ ”وسیع ہیں“ سے اس مقصد کے لیے کام کیا جائے۔ وہ برصغیر کی تقسیم کو عارضی سمجھتے تھے۔ ان کے عزائم کی تصدیق قادیانیوں کے ترجمان روزنامہ الفضل قادیان کے 15 اپریل 1947ء کے

اس شمارے سے بخوبی ہو جاتی ہے جس میں قادیانی جماعت کے دوسرے سربراہ مرزا بشیر الدین محمود کا سر ظفر اللہ چوہدری کے بھتیجے کے نکاح کے موقع پر خطبہ شائع ہوا تھا۔ اس خطبہ میں قادیانی جماعت کے سربراہ نے بڑے واضح الفاظ میں کہا تھا کہ

□ ”ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہندو مسلم سوال اٹھ جائے اور ساری قومیں شیر و شکر ہو کر رہیں تاکہ ملک کے حصے بخرے نہ ہوں۔۔۔ ممکن ہے عارضی طور پر کچھ افتراق پیدا ہو اور دونوں قومیں جدا رہیں مگر یہ حالت عارضی ہوگی اور ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ جلد دور ہو جائے۔ بہر حال ہم چاہتے ہیں کہ اکھنڈ ہندوستان بنے اور ساری قومیں باہم شیر و شکر رہیں۔“

سماجی اور سیاسی اعتبار سے یہ فرقہ خود کو سوادِ اعظم سے الگ تصور کرتا ہے۔ واقعات کے لحاظ سے یہ گروہ برطانیہ، اسرائیل اور بھارت کے نفٹھ کالمسٹ کی حیثیت رکھتا ہے جو پاکستان میں سرگرم عمل ہے اور اس کی وفاداری بھی مشکوک ہے۔ انھوں نے تقسیم ہند کے بعد سے جان بوجھ کر اپنی جماعت کا ایک حصہ قادیان میں متعین کر رکھا ہے تاکہ ضرورت پڑنے پر ان سے کام لیا جائے۔ قادیانی حضرت خود ہی اپنے آپ کو مسلمانوں سے الگ سمجھتے ہیں، وہ مسلمانوں کو اپنے میں سے نہیں سمجھتے، ان کے ساتھ شادی بیاہ نہیں کرتے، ان کی نماز اور جنازے میں شرکت نہیں کرتے۔ ان کی دعا میں ان کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر شامل ہونا پسند نہیں کرتے۔ ایسے طرز عمل کے بعد انہیں بطور مسلمان وہ تمام مراعات حاصل کرنے کا حق نہیں ہونا چاہیے جو انہیں دفاعی اور سول ملازمتوں میں میسر ہیں یا بینکنگ، صنعت اور زندگی کے دیگر تمام دوسرے شعبوں میں حاصل ہیں۔

قادیانی جماعت میں سے زیادہ پڑھا لکھا اور روشن خیال سر ظفر اللہ چوہدری تھے لیکن انہوں نے بھی بانی پاکستان بابائے قوم حضرت قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی نماز جنازہ میں شرکت کرنے کی بجائے غیر مسلم سفیروں کے ساتھ زمین پر بیٹھنا پسند کیا تھا اور جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ وزیر خارجہ ہیں لیکن جنازہ میں شریک نہیں ہوئے، اس کی وجہ کیا ہے؟ اس پر سر ظفر اللہ خاں نے کہا کہ ”مجھے کافر حکومت کا مسلمان وزیر خارجہ سمجھ لیا جائے یا مسلمان حکومت کا کافر وزیر خارجہ۔“ عقیدہ کے لحاظ سے اس سے بڑھ کر کسی کی پختہ زنجاری اور کیا



ہو سکتی ہے؟ اس طرح انہوں نے تاریخ میں یہ شہادت ریکارڈ کروائی کہ مسلمانوں کا مذہب الگ ہے اور قادیانی ان سے الگ ایک نئے مذہب کے پیروکار ہیں۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ اس گروہ کو یہودیت کا چہرہ قرار دیتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں:

□ ”کسی مذہبی تحریک کی اصل روح ایک دن میں نمایاں نہیں ہو جاتی۔ اچھی طرح ظاہر ہونے کے لیے برسوں چاہئیں۔ تحریک کے دو گروہوں کے باہمی نزاعات اس امر پر شاہد ہیں کہ خود ان لوگوں کو جو بانی تحریک کے ساتھ ذاتی رابطہ رکھتے تھے، معلوم نہ تھا کہ تحریک آگے چل کر کس راستہ پر پڑ جائے گی؟ ذاتی طور پر میں اس تحریک سے اس وقت بیزار ہوا تھا۔ جب ایک نئی نبوت۔۔۔ بانی اسلام کی نبوت سے اعلیٰ نبوت۔۔۔ کا دعویٰ کیا گیا اور تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا گیا۔ بعد میں یہ بیزاری بغاوت کی حد تک پہنچ گئی، جب میں نے تحریک کے ایک رکن کو اپنے کانوں سے آنحضرت ﷺ کے متعلق نازیبا کلمات کہتے سنا۔ درخت جڑ سے نہیں، پھل سے پھینا جاتا ہے۔“

(”سن رائز کے جواب میں“ حرف اقبال از لطیف شیروانی)

علامہ صاحب مزید فرماتے ہیں:

□ ”مانیا ہمیں قادیانیوں کی حکمت عملی اور دنیائے اسلام سے متعلق ان کے رویہ کو فراموش نہیں کرنا چاہیے۔ بانی تحریک نے ملت اسلامیہ کو سڑے ہوئے دودھ سے تشبیہ دی تھی اور اپنی جماعت کو تازہ دودھ سے اور اپنے مقلدین کو ملت اسلامیہ سے میل جول رکھنے سے اجتناب کا حکم دیا تھا۔ علاوہ بریں ان کا بنیادی اصولوں سے انکار، اپنی جماعت کا نیا نام (احمدی)، مسلمانوں کی قیام نماز سے قطع تعلق، نکاح وغیرہ کے معاملات میں مسلمانوں سے بائیکاٹ اور ان سب سے بڑھ کر یہ اعلان کہ دنیائے اسلام کافر ہے، یہ تمام امور قادیانیوں کی علیحدگی پر دال ہیں بلکہ واقعہ یہ ہے کہ وہ اسلام سے اس سے کہیں دور ہیں، جتنے سکھ، ہندوؤں سے، کیونکہ سکھ ہندوؤں سے باہمی شادیاں کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ ہندوؤں میں پوجائیں کرتے۔“

(”سٹیمسین کے جواب میں“ حرف اقبال از لطیف شیروانی)

بھٹو حکومت کے دور میں ستمبر 1974ء میں پارلیمنٹ میں بڑی مفصل بحث کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکاروں کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا تھا۔ بھٹو حکومت نے اس طرح نوے سالہ پرانا مسئلہ حل کرنے کی سعادت حاصل ہونے کا بھی دعویٰ کیا تھا۔ یہ دعویٰ بے جا

بھی نہیں تھا لیکن اس آئینی ترمیم کے بعد مروجہ تعزیرات میں ترمیم کے لیے جن قانونی اقدامات کی ضرورت تھی، ان کے اہتمام کو بوجہ موخر کر دیا تھا۔ اس مقصد کے لیے اس زمانے میں قومی اسمبلی میں ایک فوجی مسودہ قانون بھی پیش کیا گیا لیکن اسے دبا دیا گیا تھا اور اس طرح مسلمانوں کے اس ضمن میں یہ مطالبات پورے نہ ہو سکے اور دس سال تک وجہ اضطراب بنے رہے۔ بعد ازاں حکومت پاکستان کی طرف سے امتناع قادیانیت کے نام سے نافذ کیے جانے والے آرڈیننس سے قانونی اقدامات پورے ہو گئے۔ اس آرڈیننس کے نفاذ نے مسلمانوں کے مطالبہ، توقع اور خواہش پورا کرنے والے قانونی اور منطقی اقدام کا اہتمام کیا۔

قادیانیوں کے اسلام اور پاکستان دشمنی پر مبنی عزائم کے آگے بند باندھنے کے لیے جہاں قانونی و آئینی اقدامات ضروری ہیں وہاں علمی محاذ پر ان کا تعاقب کرنا بھی بہت اہم ہے۔ اس حوالے سے متعدد اہل قلم نے اپنے اپنے انداز میں خدمات سرانجام دی ہیں مگر نوجوان محقق جناب محمد متین خالد کی تازہ کاوش ”ثبوت حاضر ہیں“ قادیانیت کا اصل چہرہ بے نقاب کرنے کے حوالے سے اپنی مثال آپ ہے۔ متین صاحب تدریک و تحسین کے مستحق ہیں کہ انہوں نے کمال محنت سے قادیانی کتابوں کو کھنگال کر، قادیانی عقائد کی عکسی نقول کتابی صورت میں پیش کی ہیں۔ یہ ایک بلند پایہ تحقیقی کتاب ہے جو قادیانیوں کے متعلق ناظر معلومات، حیرت انگیز اکتشافات اور قادیانیوں کی مذموم سرگرمیوں کے خفیہ گوشوں کو لیے ہوئے ہے۔

یہ نہایت محنت طلب کام تھا جسے خالد نے بڑی خوبی سے نبھایا۔ میرے نزدیک یہ محض کتاب ہی نہیں بلکہ ایک ایسا تیشہ بھی ہے جو مسلمانوں کے اندر کی بے حیثی کو توڑ کر انہیں تحفظ ختم نبوت کی شاہراہ پر گامزن کرے گا اور خود قادیانی بھی اس معرکہ آراء کتاب سے ایمان کی روشنی حاصل کر سکتے ہیں۔ مجھے اُمید ہے خالد کے اس کارنامہ کی ہر علمی حلقے میں قدر ہوگی۔ میں اس کے لیے تہہ دل سے دعا گو ہوں۔

**مجید نظامی**

چیف ایڈیٹر روزنامہ نوائے وقت لاہور



## دعوتِ فکر

الحمد للہ پاکستان ایک اسلامی ریاست ہے جس کے آئین کے سیکشن 7 الف میں قرآن و سنت کی بالادستی کا اقرار کیا گیا ہے۔ قرآن و سنت کی رو سے عقیدہ ختم نبوت دین اسلام کی اساس ہے۔ یہ ایک ایسا عقیدہ ہے جس کی بدولت امت مسلمہ انتشار سے محفوظ ہے۔ یہی عقیدہ پوری امت مسلمہ کے اتحاد، یکجہتی، وحدت، استحکام اور سالمیت کا آئینہ دار ہے۔ قادیانی جماعت اس عقیدہ کی منکر ہے۔ قادیانیوں کا اس عقیدے سے انکار، امت مسلمہ کی یکجہتی اور استحکام کو نقصان پہنچانے اور انتشار و تفریق پیدا کرنے کا باعث ہے، لہذا مسلمانوں کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ وہ ایسی جماعت کی مذموم سرگرمیوں کے خلاف اپنا دفاع کریں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ اسلام اور قادیانیت دو الگ الگ مذاہب ہیں، مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ نبوت و رسالت حضور نبی کریم ﷺ پر ختم ہو گئی ہے جبکہ قادیانی حضرات مرزا غلام احمد کو نیا نبی اور رسول مانتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے نزدیک غیر قادیانی یعنی مسلمان، کافر اور دائرۃ اسلام سے خارج ہیں۔ دراصل قادیانیت، برطانوی سامراج کی بدترین یادگار ہے جو اس کی حمایت اور سرپرستی میں کام کر رہی ہے۔ یہ ایک مذہب ہی نہیں بلکہ ایک ایسی تحریک بھی ہے جس کی اسلام اور پاکستان سے وفاداری منکوک ہے۔ پاکستان کے مذہبی حلقوں کا ہمیشہ سے یہ تاثر رہا ہے کہ قادیانی حضرات امت مسلمہ کے ہر معاملے کی بھرپور مخالفت کرتے رہتے ہیں اور یہود و ہنود کے ہر اس منصوبے کی حمایت کرتے ہیں جس کا مقصد مسلمانوں یا اسلام کو نقصان پہنچانا ہو۔ ایسے شواہد بھی سامنے آئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ اسلام دشمن طاقتوں سے تعاون کرتے ہوئے اسلامی عقائد اور تعلیمات کو مسخ کرنے اور ان میں تحریف کرنے کے لیے ان کے ایجنٹ کے طور پر بھی کام کرتے رہے ہیں۔ یہ اطلاعات بھی ملتی رہی ہیں کہ قادیانی لابی غیر محسوس طریقے سے پاکستان کو اندر ہی اندر سے کمزور کرنے میں



مصروف ہے۔ کراچی اور پنجاب میں جو تخریب کاری دہشت گردی اور قتل و غارت ہو رہی ہے، قادیانی لابی کو بھی اس ضمن میں شک کی نظروں سے دیکھا جاتا ہے۔ ہمارے بعض مذہبی حلقوں کا یہ خیال ہے کہ یہی وہ خفیہ ہاتھ ہے جو ملک کی معاشی ترقی اور استحکام کا دشمن ہے۔ خود علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس خطرناک گروہ کی نشاندہی پنڈت جواہر لعل نہرو کے نام اپنے تاریخی مکتوب میں یہ کہہ کر، کر دی تھی کہ ”قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔“

1974ء میں پاکستان کی منتخب پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر دوسری آئینی ترمیم کے ذریعے قادیانیوں کو ان کے کفریہ عقائد کی بناء پر آئین کے آرٹیکل 106 اور آرٹیکل 260 کی ذیلی شق (3) کے تحت غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ یہ ترمیم طویل صلاح مشورے، علمی بحث و مباحثے اور مسئلے کی مکمل چھان بین کے بعد جمہوری، پارلیمانی اور عدالتی طریقے پر کی گئی تھی۔ پارلیمنٹ میں انہیں غیر مسلم قرار دیئے جانے والے اجلاس میں یہ قرارداد بھی پیش کی گئی کہ ”احمدی اندرونی اور بیرونی سطح پر تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں، حکومت پاکستان اپنی ذمہ داریاں پوری کرتے ہوئے ان سرگرمیوں کے سدباب کے لیے فوری اور ٹھوس اقدامات کرے۔“ درج بالا حقائق کو مد نظر رکھتے ہوئے ضرورت اس بات کی ہے کہ اس گروہ کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے اور مسلمانوں کو ان کی حقیقت اور مذموم عقائد و عزائم سے آگاہ کیا جائے۔ مسلمانوں کے لیے جہاں عقیدہ ختم نبوت کی تفصیلات سے آگاہی ضروری ہے، وہاں ان کے لیے قادیانیوں کے اصل چہرے سے شناسائی بھی ضروری ہے۔

میرے لیے یہ بڑی ہی خوشی کی بات ہے کہ نوجوان محقق جناب محمد متین خالد نے ”ثبوت حاضر ہیں“ کے نام سے ایک ایسی کتاب مرتب کی ہے جس میں قادیانیوں کے عقائد و تعلیمات (جو کہ انتہائی قابل اعتراض ہیں) کو ان کی مستند کتابوں سے عکسی دستاویزی شہادتوں کے ساتھ پیش کیا ہے۔ انہوں نے یہ دستاویز تیار کر کے جہاں قادیانیوں کے مکروہ چہرے کو بے نقاب کیا ہے، وہاں تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے کارکنوں، علمائے کرم اور وکلاء حضرات اسمیت تمام مسلمانوں کو قادیانیت کے خلاف نئے علمی دلائل سے مسلح کیا ہے۔ یہ بات پورے ادراک سے کہی جاسکتی ہے کہ ان کی تحقیق سے نہ صرف مسلمانوں کو ایک نئی تڑپ، سوز جگر، اور دعوت فکر ملے گی، بلکہ اس کتاب کے مطالعے سے قادیانیوں کو بھی اپنے عقائد پر نظر ثانی کرنے کا سنہری موقع ملے گا اور ان تمام نام نہاد دانشوروں کی بھی جو ایک خاص منصوبے

کے تحت انہیں مسلمان قرار دیتے ہیں، برین واشنگ ہوگی۔ قادیانیت کی اصل حقیقت کو سمجھنے کے لیے اس سے بہتر کتاب میری نظر سے نہیں گزری۔ انشاء اللہ یہ کتاب قادیانیت کے لیے آکاس بیل اور مصنف کے لیے اخروی نجات کا باعث ہوگی۔ میں اس عبقری نوجوان کو قادیانیت کا اصل چہرہ سامنے لانے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں اور اس کی تحقیق و جستجو اور جذبہ تحفظ ناموس رسالت ﷺ کی ترویج کی دعا کرتا ہوں۔ آمین

لیفٹیننٹ جنرل (ر) حمید گل  
(سابق) سربراہ آئی ایس آئی  
اسلام آباد



## جعلی نبوت کا خاتمہ

ہمارے عزیز محمد متین خالد نے اپنی تالیف ”ثبوت حاضر ہیں“ پر جب ہم سے تبصرہ کرنے کی درخواست کی تو ہم شش و پنج میں پڑ گئے کہ ہم اس پر کیا تبصرہ کریں کیونکہ ”آفتاب آمد دلیل آفتاب“ کے مصداق جب انہوں نے قادیانیوں کی اپنی تحریروں کی عکسی شہادتیں پیش کر دیں تو اب اس کے مزید کسی ثبوت یا تبصرے کی کیا ضرورت باقی رہ جاتی ہے۔ حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ ہمارے پیر و مرشد ہیں۔ انہوں نے امت مسلمہ کے بارے میں یہ کہہ کر بات ختم کر دی ہے کہ:

دل بہ محبوب حجازی بستہ ایم

زینِ وجہت با یک در پیوستہ ایم

امت مسلمہ کو باہم پیوستہ کرنے والا رشتہ ہی حب رسول ﷺ ہے۔ جو شخص اس رشتہ کو کمزور کرنے کی کوشش کرے گا، وہ اس امت کا دوست نہیں بلکہ دشمن ہوگا۔ وہ تو یہاں تک فرماتے ہیں کہ عالم عربی کی حدود و ثغور بھی حضور ﷺ ہی کی ذات کی وجہ سے ہیں، لہذا محمد ﷺ عربی سے ہے عالم عربی

عرب ممالک پہلے بھی موجود تھے لیکن عالم عرب حضور ﷺ کی تشریف آوری کے بعد وجود میں آیا۔ لہذا عالم عرب ہو یا عالم اسلام ہو، اس کی اساس حضور ﷺ کی ذات گرامی قدر ہی ہے۔ اگر بہ اوزر سیدی تمام بولہی است۔ جو شخص اس بنیاد کو کمزور کرے گا وہ بولہی فرقے کا فرد شمار ہوگا۔ حضرت علامہ رحمۃ اللہ علیہ نے پنڈت جواہر لعل نہرو کے نام اپنے خط میں اسی لیے فرمایا تھا کہ احمدی صرف اسلام ہی کے غدار نہیں بلکہ وہ ہندوستان کے بھی غدار ہیں۔ انہوں نے ایک ایسی حکومت کی تقویت کے لیے لٹریچر تیار کیا جس نے سات سمندر پار سے آکر ہندوستان پر قابضانہ قبضہ کر رکھا تھا۔ حضرت علامہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بہائی فرقہ قادیانیوں سے حد درجہ زیادہ قتلص اور بہتر ہے کیونکہ بہائی کھلے طور پر اسلام سے بغاوت کا



اعلان کرتے ہیں لیکن قادیانی فرقہ اسلام کے اندر رہ کر اس کی جڑیں کاٹنا چاہتا ہے۔ ہم ذوالفقار علی بھٹو کے زبردست ناقد ہیں لیکن اس کی یہ خدمت کبھی نہیں بھول سکتے کہ اس نے قادیانیوں کو اسلام سے خارج کر کے غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ یعنی جو کام قادیانیوں کو خود کرنا چاہیے تھا، وہ حکومت کو کرنا پڑا۔ سوال یہ ہے کہ قادیانی جب نئی نبوت کا اجراء کر کے مسلمانوں سے علیحدہ ہو چکے ہیں تو وہ ان کے اندر رہنے پر کیوں مصر ہیں؟ اب بھی وہ مردم شماری کے موقع پر اپنے نام مسلمانوں کے طور پر لکھواتے ہیں اور خود کو غیر مسلم ماننے پر تیار نہیں ہیں۔ وہ مسلمانوں کے اندر رہ کر ان کی جڑیں کاٹنا چاہتے ہیں لیکن خدا کا شکر ہے کہ اب ساری دنیا میں وہ غیر مسلم تسلیم کر لیے گئے ہیں۔ یہ اس زمانے کی بات ہے جب قادیانیوں کو ابھی غیر مسلم ڈکلیئر نہیں کیا گیا تھا کہ ہمارے کالج میں ایک قادیانی پروفیسر ہوا کرتے تھے جن کا نام رحمت علی تھا لیکن ”مسلم“ تخلص کرنے کے بعد وہ خود کو ”رحمت علی مسلم“ لکھا کرتے تھے۔ وہ پیریڈ پڑھانے کے لیے جس کلاس میں بھی جاتے، طلباء ان کے پہنچنے سے پہلے بلیک بورڈ پر ان کا نام ”رحمت علی غیر مسلم“ لکھ دیا کرتے تھے۔ ہم نے اس وقت اندازہ لگایا تھا کہ ایک نہ ایک روز قادیانی غیر مسلم قرار پا جائیں گے کیونکہ زبان خلق نقارۃ خدا ہوتی ہے۔

حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ، ختم نبوت کو خدا کا بہت بڑا احسان قرار دیتے ہیں کیونکہ اس ختم نبوت کے نظریے نے امت مسلمہ کو متحد رکھا ہوا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ:

لا	نمی	بعدی	ز	احسان	خدا	است
پردہ	ناموس	دین	مصطفیٰ	است		
قوم	را	سرمایہ	ملت	ازو		
حفظ	سر	وحدت	ملت	ازو		

گزشتہ چودہ صدیوں میں یہی عقیدہ ختم نبوت مسلمانوں کے اتحاد کا ضامن رہا ہے۔ نبوت کے کتنے ہی دعویدار کھڑے ہوئے لیکن امت مسلمہ نے کبھی انہیں درخور اعتنا نہیں سمجھا۔ ہمارے نزدیک اگر کوئی مسلمان کسی مدعی نبوت سے اپنے دعویٰ کے ثبوت میں کوئی معجزہ یا دلیل طلب کرتا ہے تو وہ اپنی کمزوری ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے۔ جب حضور اکرم ﷺ فرما گئے ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، تو اب کسی مدعی نبوت سے یہ کہنا کہ اگر تم سچے ہو تو کوئی معجزہ دکھاؤ، درست نہیں ہے۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ آپ اس کی سچائی کے امکان کے قائل

ہیں۔ جب کوئی نبی آئی نہیں سکتا تو خواہ کوئی مدعی نبوت سورج کو مشرق کی بجائے مغرب سے نکال کر دکھا دے، ہم کیسے اس پر ایمان لاسکتے ہیں؟ اس لیے ہم مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوے کے رو میں زیادہ بحث مباحثے کے قائل نہیں۔ ہمارے نزدیک اس کے جھوٹے ہونے کے لیے یہی دلیل کافی ہے کہ ہمارے حضور ﷺ نے فرمادیا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

ہم جھنگ کالج میں پڑھایا کرتے تھے۔ ہمارے ایک ساتھی پروفیسر نظام خاں بڑے بذلہ سنج آدمی تھے۔ ایک مرتبہ وہ ایف اے کے امتحان میں سپرنٹنڈنٹ بن کر تعلیم الاسلام کالج ربوہ تشریف لے گئے۔ وہاں انہیں پندرہ بیس روز تک قیام کرنا پڑا۔ قادیانی رعب ڈالنے کے لیے اپنے بڑے لوگوں کی مہمانوں سے ملاقات کروایا کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک روز سر ظفر اللہ جو ان دنوں عالمی عدالت کے جج تھے، نظام خاں صاحب سے ملنے آئے، انہوں نے خاں صاحب سے ازراہ مروت پوچھا کہ آپ یہاں ہمارے مہمان ہیں، آپ کو کوئی تکلیف تو پیش نہیں آئی؟ خاں صاحب نے جواب دیا کہ مجھے یہاں خطرہ ایمان تو محسوس نہیں ہوا لیکن خطرہ جان ضرور محسوس ہو رہا ہے۔ سر ظفر اللہ نے حیران ہو کر پوچھا، کیوں؟ کسی کی طرف سے آپ کو دھمکی ملی ہے یا کسی طالب علم نے نقل کرنے کے لیے آپ پر دباؤ ڈالا ہے؟ خاں صاحب فرمانے لگے کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے، لیکن یہاں کے پانی سے مجھے ”دست شریف“ لگ گئے ہیں۔ سر ظفر اللہ بات کی تہہ کو نہ پہنچ سکے۔ حیران ہو کر کہنے لگے کہ دست شریف؟ چہ معنی؟ خاں صاحب نے جواب دیا کہ جناب! چونکہ یہ ”پیغمبری بیماری“ ہے لہذا اس ڈر سے کہ کہیں اس کی توہین نہ ہو جائے یا آپ کے جذبات کو ٹھیس نہ پہنچے، میں نے ”دست شریف“ کہہ کر عزت سے اس کا نام لیا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس کے بعد سر ظفر اللہ کو پروفیسر نظام خاں سے دوبارہ ملاقات کی جرأت نہیں ہوئی۔

سر ظفر اللہ کو اسی قسم کی شرمندگی ایک اور موقع پر بھی اٹھانا پڑی۔ جینوا کے کسی ہوٹل میں وہ قدرت اللہ شہاب اور ان کی بیگم کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے۔ جب کوفتوں کی ڈش آئی تو قدرت اللہ شہاب کی بیگم کہنے لگی کہ خدا جانے یہ قیمہ کیسا ہے، اس لیے میں تو نہیں کھاؤں گی۔ سر ظفر اللہ کہنے لگے کہ جب ہوٹل والے کہتے ہیں کہ یہ حلال گوشت کا قیمہ ہے تو ہمیں حضور کے اس فرمان پر عمل کرنا چاہیے کہ کھانے کے معاملے میں زیادہ شک و شبہ میں نہیں پڑنا

چاہیے۔ بیگم شہاب کہنے لگیں کہ یہ ہمارے حضور ﷺ کا فرمان ہے یا آپ کے حضور کا؟ اگر ہمارے حضور ﷺ کا فرمان ہے تو سر آنکھوں پر! اس پر سر ظفر اللہ خاں اپنا سامنہ لے کر رہ گئے۔ مدعیان نبوت پہلے بھی پیدا ہوتے رہے ہیں لیکن آج تک نبوت کا کوئی ایسا دعویدار پیدا نہیں ہوا تھا، جس نے کسی قوت کے گماشتے کے طور پر نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہو۔ یہ شرف قادیان کے نبی کو حاصل ہے کہ اس نے ایک استعماری قوت کے ایجنٹ کے طور پر نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور اپنی ممدوح قوت کی مدح میں کتابیں لکھ لکھ کر الماریاں بھر دیں۔ چاہیے تو یہ تھا کہ اس استعماری قوت کی رخصتی کے ساتھ ہی اس کی ایجنٹ نبوت بھی پاکستان سے رخصت ہو جاتی لیکن یہ ناخوشگوار فریضہ اہل پاکستان کو سرانجام دینا پڑا۔ ”پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا“ کے مصداق آج اس جعلی نبوت کے خلیفہ برطانیہ میں مقیم ہیں اور عالم اسلام کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہیں۔ امت مسلمہ کو یقین ہے کہ جس طرح نبوت کے سابقہ دعویدار نسیا منسیا ہو چکے ہیں، اسی طرح وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ خانہ ساز نبوت بھی اپنے فطری انجام کو پہنچ جائے گی کیونکہ ”لانی بعدی“ کا یہی تقاضا ہے۔

ہم اپنے عزیز محمد متین خالد کے شکر گزار ہیں کہ ”ثبوت حاضر ہیں“ کے عنوان سے کتاب لکھ کر انہوں نے جعلی نبوت کے خاتمے کے پر اس میں اپنا حصہ ڈالا ہے۔ انہوں نے ہم سے دیباچہ لکھنے کا مطالبہ کیا تھا۔ لہذا ”دیباچہ حاضر ہے!“

پروفیسر محمد سلیم

مدیر ”سراہے“

روزنامہ نوائے وقت لاہور





## شاہکار کتاب

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى. اما بعد

مسلمہ کذاب اور اسود غسی سے جھوٹے مدعیان نبوت کا جو سلسلہ شروع ہوا تھا، اس کا سلسلہ گذشتہ صدی کے دجال لعین مرزا غلام احمد قادیانی تک پہنچا ہوا ہے اور موجودہ دور میں اس دجال کی جھوٹی نبوت کی تبلیغ جاری ہے۔ یوں تو مسلمہ کذاب سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی تک تمام جھوٹے نبیوں نے اپنے اور اپنے مذہب پر طمع سازی کی ایسی دبیز چادر چھانے کی کوشش کی جس کی وجہ سے عام مسلمانوں کے ذہنوں کی رسائی، ان کے اس مکر و فریب اور جھوٹ کی طرف بڑی مشکل سے ہوئی ہے لیکن مرزا قادیانی نے دجل و فریب میں تمام ائمہ تلمیذ کو پیچھے چھوڑ دیا اور اپنے عقائد پر لغامی اور طمع کا ایسا لبادہ اوڑھے رکھا کہ ابتداء میں اکثر علماء کرام اس کے کفر کے بارے میں متذبذب رہے اور علماء کا ایک طبقہ تو مناظر اسلام کی حیثیت سے اس کا معتقد رہا۔ لیکن حق اور باطل کا امتیاز ہو کر رہتا ہے۔ جلد ہی مرزا کی اس طمع سازی سے پردہ اٹھا اور علماء امت نے متفقہ طور پر مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کے کفر کا فتویٰ صادر فرمایا۔ یہ اس امت محمدیہ ﷺ پر علماء حق کا بہت بڑا احسان ہے۔ پاکستان بننے کے بعد بھی ہمارے مسلمانوں اور حکمران طبقے کی اکثریت، قادیانیت کی اس طمع سازی کے دامن میں جکڑی رہی اور اس مسئلہ کو فرقہ وارانہ حیثیت دے کر عام طور پر قادیانیوں کی بے جا حمایت کرتی رہی۔ علماء کرام نے ابتداء ہی سے قادیانیت کے اس فریب کا پردہ چاک کرنے کے لیے ان کے عقائد کی روشنی میں کتابیں تحریر کیں اور عام مسلمانوں تک قادیانیوں کے کفریہ عقائد پہنچاتے رہے تاکہ مسلمان قادیانیت کے فریب سے بچ سکیں۔ میری رائے میں جتنے جھوٹے مدعیان نبوت پیدا ہوئے، ان میں دجل و فریب اور تلمیذ کے اعتبار سے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کو پہلے نمبر پر قرار دیا جاسکتا ہے۔ ایک جھوٹی نبوت اور اس کے اوپر تسلسل سے جھوٹ، مرزا قادیانی کا طرہ امتیاز ہے۔ ایک ہی کتاب میں کئی

جھوٹی اور متضاد باتیں درج ہیں۔ کون سی بات سچ ہے اور کون سی جھوٹی؟ خود مرزا قادیانی بھی اس کے بارے میں کچھ نہیں بتا سکتا تھا۔ مرزا قادیانی سے لے کر موجودہ خلیفہ تک بڑے اطمینان سے اپنی اور اپنے بڑوں کی باتوں سے اس طرح انکار کر دیں گے کہ آدمی حیرت میں مبتلا ہو جائے۔ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جھوٹ بولنے کا محاورہ غالباً مرزا قادیانی اور اس کی ذریت کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ تحریری خط و کتابت اور زبانی گفتگو دونوں میں مرزا قادیانی کا طریقہ کاری یہی رہا ہے کہ عین وقت پر جھوٹ بول کر اپنی سابقہ گفتگو کا انکار کر دیتا تھا۔ اسی بناء پر عام طور پر علماء کرام نے مرزا قادیانی سے گفتگو، زبانی کی بجائے تحریری کرنا مناسب سمجھی، اس میں بھی وہ اپنی تحریر سے منکر ہو جاتا۔ 1974ء میں جب مرزا قادیانی کے خلیفہ مرزا ناصر پر، مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار کی وساطت سے قادیانی عقائد کے سلسلے میں سوالات کیے تو مرزا ناصر احمد مکمل طور پر مرزا قادیانی کی تحریروں کا انکار کر دیتا۔ اس پر مولانا مفتی محمود، مولانا شاہ احمد نورانی اور دیگر علماء کرام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تعاون سے کتاب پیش کرتے تو بعض دفعہ ان کتابوں سے بھی انکار کر دیتا۔ یہ طریقہ آج کل موجودہ قادیانی خلیفہ نے نہ صرف خود اختیار کیا ہوا ہے بلکہ اپنی ذریت کو بھی ہدایت کی ہوئی ہے کہ جب بھی علماء ان سے گفتگو کریں اور کوئی کتاب پیش کریں تو صاف طور پر ان کتابوں اور حوالہ جات سے منکر ہو جاؤ۔ اس بناء پر بعض مرتبہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ مرزا کی وہ کتابیں جو نایاب ہو رہی ہیں، ان کو محفوظ کیا جائے تاکہ قادیانیوں کے خلاف عدالتی کارروائیوں یا مباحثوں میں ان کتابوں کو پیش کیا جاسکے۔ بہر حال مرزا قادیانی اور اس کی جماعت کے اس طرز عمل کی وجہ سے قادیانی کتب اور حوالہ جات کو محفوظ کرنے کی ضرورت تھی اور بے شمار کتابوں کی طباعت ایک مشکل مرحلہ تھا۔ خدا بھلا کرے عزیز ی متین خالد صاحب کا جن کو اللہ تعالیٰ نے قادیانیت کی تردید کا خصوصی ملکہ اور شغف عطا فرمایا ہے اور اس سلسلے میں ان کی تصانیف کو عام لوگوں میں مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ انہوں نے پہلے قادیانیوں کے ایک ایک کفریہ عقیدہ کو ان کی کتابوں سے جن کرایک جگہ جمع کیا۔ پھر ان کفریہ عقائد کے بارے میں قادیانیوں کی کتابوں سے حوالہ جات جمع کیے اور ہر عقیدہ کے ساتھ قادیانیوں کی کتاب سے فوٹو لے کر اصل حوالے کو بھی طباعت میں شامل کر دیا۔ اس طرح قادیانیت کے تمام جھوٹے عقائد بھی ایک جگہ جمع ہو گئے اور اس کے ساتھ

تمام حوالہ جات اپنی اصلی کتابوں کے فوٹو کی صورت میں جمع ہو گئے اور یوں قادیانیت پر اصل حوالہ جات کے حوالہ سے ایک بہت بڑا ذخیرہ جمع ہو گیا ہے جو عدالتی کاروائیوں، مناظروں اور مباحثوں میں ریکارڈ اور ثبوت کے طور پر پیش کیا جاسکے گا۔ یہ کتاب اپنی نوعیت کی پہلی کتاب ہے اور اپنے موضوع کے اعتبار سے ایک شاہکار ہے۔ سینکڑوں صفحات پر مشتمل اس کتاب کے مطالعے سے ہر مسلمان قادیانیت کے ایک ایک پہلو سے نہ صرف آگاہ ہو جائے گا بلکہ قادیانیت کے تمام عقائد اور عزائم روز روشن کی طرح واضح ہو جائیں گے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تالیفات میں یہ ایک گراں قدر اضافہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور اسے مسلمانوں کے لیے نافع بنائے اور ہر مسلمان کو قادیانیت کے شر سے محفوظ فرمائے۔ وصلى الله على نبينا محمد وآله وصحبه اجمعين

(مولانا) محمد یوسف (لدھیانوی) عفا اللہ عنہ

مرکزی نائب امیر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان (کراچی)





## قادیانیت کا KALEIDOSCOPE

تمام دنیا کے اہل ادیان، جس میں عیسائی، یہودی اور مسلمان سبھی شامل ہیں، ان کا عقیدہ اور عمل یہی ہے کہ کسی شخص یا گروہ کے کسی امت میں شامل قرار دیئے جانے یا اس سے خارج کیے جانے کی بنیاد عقیدہ ”نبوت“ ہے۔

ایک شخص سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی تسلیم کرتا ہے اور ان کے بعد مبعوث ہونے والے رسول، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو تسلیم نہیں کرتا، اسے یہودی کہا جائے گا۔ کوئی مذہب اور دنیا کا کوئی ملک حتیٰ کہ دہریہ ممالک بھی، اس شخص کو عیسائی تسلیم نہیں کریں گے اور اگر یہ شخص باوجود عیسیٰ علیہ السلام کو رسول تسلیم نہ کرنے کے یہ اصرار کرے کہ اسے عیسائی مانا جائے تو اس کے اصرار کو سیاسی اور دینی، دونوں طبقے اصرار بے جا قرار دیں گے اور اس کی دماغی صحت کو مخدوش تصور کریں گے یا اس کے اس اصرار کو اس کی نیت کے فساد اور عیسائیوں کے خلاف اس کی کسی سازش پر مبنی سمجھیں گے۔

اسی طرح، ایک ایسا شخص جو سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے بعد، سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو اللہ کا برحق نبی مانتا ہے، جو نبی وہ ان کی نبوت کو تسلیم کرنے کا اعلان کرے گا، اسے یہودیوں سے خارج اور عیسائیوں میں شامل سمجھا جائے گا اور اگر یہ شخص اس پر احتجاج کرے کہ جب وہ موسیٰ علیہ السلام ایسے عظیم اور صاحب شریعت و ناسخ شریعت سابقہ نبی کو تسلیم کرتا ہے، اور ان کے بعد اس نے جس حضرت مسیح علیہ السلام کو نبی اللہ تسلیم کیا تو یہ نبی نہ تو نئی شریعت لائے تھے اور نہ ہی انہوں نے شریعت موسوی کو منسوخ قرار دیا بلکہ وہ تو شریعت موسوی کے مجدد تھے، ان کو نبی تسلیم کرنے سے اسے یہودیوں سے خارج کیوں قرار دیا جا رہا ہے اور یہ مطالبہ کرے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی ماننے کے باوجود اسے یہودیوں ہی میں شامل سمجھا جائے اور یہودی سٹیٹ میں جو حقوق ایک یہودی کو حاصل ہیں، اسے وہ دیئے جائیں تو آج کی دنیا کے مذہبی اور دہریہ دونوں قسم کے ممالک اس کے اس دھوٹی اور مطالبہ کو

رو کر دینے پر مجبور ہوں گے اور اسے یہودیوں سے خارج اور عیسائیوں میں شامل تصور کریں گے اور اسی کی بنیاد پر اس کے سیاسی، معاشرتی اور مذہبی حقوق و فرائض کا تعین ہوگا۔

یہ قانون ابتدائے آفرینش سے جاری ہے، کل بھی اسے بین الاقوامی حیثیت حاصل تھی اور آج بھی کیونسٹ، عیسائی، یہودی، ہندو، پارسی اور لاندھب (سیکولر) ممالک اور اقوام اس قانون کو تسلیم کرتی ہیں اور دنیا کا پورا نظام سیاست و مذہب اسی کے مطابق چل رہا ہے۔

”نبوت“ کی بنیاد پر قومیت اور مذہب کی تبدیلی کو بے جا تعصب، تنگ دلی اور باہمی نفرت کا نام نہ ماضی میں دیا گیا اور نہ آج کوئی عیسائی، یہودی اور کیونسٹ اس پر نکتہ چینی کا جواز رکھتا ہے۔

ملت اسلامیہ از اول تا ایں دم، سید الرسل، امام الانبیاء، احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خاتم النبیین اور سلسلہ نبوت کی آخری کڑی تسلیم کرتی ہے اور حضور ﷺ کے عہد میں میلہ کذاب سے آج تک ہر مدعی نبوت کو، مسلمانوں نے حضور اکرم ﷺ کی امت سے خارج قرار دیا ہے اور ان سے تمام معاملات اسی خروج از ملت اور دین کو ترک کرنے والوں ہی کی حیثیت سے کیے ہیں۔

آنجنابی مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی، حضور سرور کونین ﷺ کی امت سے معاملہ اسی اساس پر کیا ہے جو ”دعویٰ نبوت“ کو تسلیم کرنے اور نہ کرنے کی صورت میں ابتدائے آفرینش سے آج تک معمول رہا ہے۔ (اس اضافے کے ساتھ کہ انہوں نے مسلمانوں کو اپنی چراگاہ بنایا) مرزا قادیانی نے سن شعور کے بعد اپنے خاندان کی روایات کے مطابق، انگریزی حکومت سے رابطہ قائم کیا اور بات باقاعدہ ملازمت تک پہنچی۔ ملازمت کے دوران اس کا تعلق عیسائی مشنریوں سے ہوا اور وہ تعلق گہرا ہوتا چلا گیا۔ ترک ملازمت کے بعد مرزا قادیانی نے ایک جانب عیسائی پادریوں سے مناظرے شروع کیے اور دوسری طرف عیسائی حکومت کو اللہ ذوالجلال کا سایہ عاطفت قرار دیا اور ہندوستان و بیرون ہند انگریزی حکومت کی اطاعت کو مذہبی فریضہ قرار دیا اور برطانوی حکومت کی مخالفت کو نمک حرامی اور دین اسلام سے انحراف ثابت کرنے کی مسلسل کوشش کی۔

آنجنابی مرزا غلام احمد اپنے دعویٰ الہام سے وفات تک انگریزوں کے لیے جاسوسی کو دینی کام تصور کرتا رہا اور ایسے مسلمانوں اور غیر مسلمین کے کوائف و اسرارے ہند کو بھجواتا رہا

جو خفیہ یا اعلانیہ، برطانوی حکومت کے مخالف تھے یا ہندوستان آزاد کرانے کی جدوجہد کے معاون تھے۔

اسی دوران مرزا غلام احمد قادیانی نے ان تمام مسلم ممالک میں اپنی کتابیں شائع کیں اور بعض ممالک میں مبلغ بھی بھجوائے جو ان لوگوں کی جاسوسی کرتے تھے جو برطانیہ کی غلامی سے نجات حاصل کرنے کے لیے جدوجہد کر رہے تھے اور انگریز انہیں اپنے بہیمانہ مظالم کا نشانہ بنائے ہوئے تھے (بالخصوص عرب ممالک اور افغانستان و ترکی) اور یہ قادیانی کارکن، ان ممالک کے باشندوں کو ”جہاد“ کے بارے میں بدول کرتے تھے۔

ایک عرصے تک، مختلف قسم کے مذہبی دعاوی کے بعد، مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ مسلمانوں کا ایک اہم طبقہ مرزا قادیانی کو آغاز ہی سے مخبوط الحواس شخص تصور کرتا تھا۔ اس کے الہامات کو وہ ”دعویٰ نبوت“ یا اس دعویٰ کی تمہید قرار دیتا تھا اور مرزا مسلسل وہ پیہم دعویٰ نبوت سے انکار بھی کرتا تھا۔ ختم نبوت کو اساس ایمان بھی تسلیم کرتا تھا اور بدلا کہتا تھا کہ میں نبوت کا دعویٰ کروں تو اسلام سے خارج اور کفار میں شامل تصور کیا جاؤں گا۔ لیکن جب اس نے واضح الفاظ میں اور قسمیں اٹھا کر اپنے آپ کو نبی کی حیثیت سے پیش کرنا شروع کر دیا تو مسلمانان ہند نے چودہ سو سالہ اسلامی تاریخ کے اجماع کے مطابق مرزا قادیانی کو کافر، مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔

مسلمانوں اور قادیانیوں کے مابین اختلاف کا آغاز تو مرزا قادیانی کے دعاوی سے ہوا، دعویٰ نبوت نے اس اختلاف کو فیصلہ کن مرحلے میں داخل کر دیا، اسی دوران مرزا نے، دوسرے جملہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بالمقابل اپنی انفرادیت اور عظمت کا ادعا کیا تو امت مسلمہ کے جذبات میں اور زیادہ شدت پیدا ہوئی۔ مرزا قادیانی نے بعض انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بالخصوص سیدنا مسیح علیہ السلام اور انہی کے ساتھ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ، سیدنا حسین ابن علی رضی اللہ عنہ، اہل بیت رضی اللہ عنہم اور بعض دوسرے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شان میں گستاخیاں کیں اور اپنے آپ کو ان سب سے برتر اور افضل ثابت کرنے کی کوشش کی تو اس کا رد عمل بھی شدید صورت میں رونما ہوا۔

یہ سلسلہ جاری ہی تھا کہ مرزا قادیانی اس دنیا سے کوچ کر گیا۔ اس کے مرنے (مئی 1908ء) کے بعد حکیم نور الدین بھیروی، خلیفہ بنا۔ حکیم نور الدین کو چونکہ علم تھا کہ جس گدھی



پر وہ قاتل ہوئے ہیں، آخر کار یہ مرزا غلام احمد کے گھر ہی واپس لوٹے گی، لہذا 14-1913ء میں جب مرزا محمود، حکیم نور الدین کی اولاد اور متعدد اکابرین، جن میں مولوی محمد علی، خواجہ کمال الدین وغیرہ زیادہ اہم تھے، ان سب کو پھانسی کر جماعت پر مستولی ہو گئے تو ان سے شکست کھانے والوں، مولوی محمد علی، خواجہ کمال الدین وغیرہ نے لاہور کو اپنا مرکز بنایا اور کچھ دنوں بعد جب انہوں نے دوبارہ مسلمانوں سے قریبی تعلقات رکھنے کی ضرورت شدت سے محسوس کی تو وہ اپنے اس بنیادی عقیدے سے ہی منحرف ہو گئے کہ وہ مرزا غلام احمد کو نبی مانتے ہیں، (در آنحالیکہ وہ اس سے پہلے اپنے حلفیہ بیانات میں، برملا مرزا غلام احمد کو نبی اور اس کے نہ ماننے والوں کو کافر قرار دیتے رہے تھے)۔

دوسری طرف مرزا محمود نے جماعت پر قابض ہونے کے فوراً بعد انگریزوں سے اپنا رشتہ مستحکم کیا، جنگ عظیم اول (1914ء، 1919ء) میں نہ صرف یہ کہ انگریزوں کی کھلم کھلا حمایت کی بلکہ جب انگریز بغداد پر قابض ہوا تو مرزا محمود نے اس پر انتہائی مسرت کا اظہار کیا، قادیان میں شیرینی تقسیم ہوئی اور چراغاں کیا گیا۔ ایسی ہی خوشی کا اظہار، ترکی کی شکست اور دوسرے مسلمان ملکوں پر انگریزی اقتدار کے مستحکم ہونے کے مواقع پر کیا گیا۔

جنگ عظیم اول کے بعد، مرزا محمود نے اپنی جماعت کی سیاسی برتری کے ساتھ ساتھ معاشی استحکام کو زیادہ اہمیت دی اور بالخصوص معاشی میدان میں مسلمانوں کی پسماندگی سے ناکدہ اٹھا کر اپنی جماعت کی معاشیات کو مستحکم کیا، اور نوبت بایں جا رسید کہ جہاں قادیانی، حکومت کے دفاتر میں گھسے اور انہوں نے اپنے ساتھیوں کے لیے سرکاری محکموں میں مواقع فراہم کیے، وہاں قادیان میں یہاں تک ہو گیا کہ قادیانی، قادیان کے مسلم دکانداروں سے ”تجارتی معاہدہ“ کے عنوان سے ایک فارم پُر کرایا کرتے جس میں دوسری اہم شرائط کے علاوہ یہ عہد ہوتا کہ وہ کسی ایسے گروہ سے تعلق نہیں رکھیں گے جو مذہبی بنیادوں پر قادیانیوں کا مخالف ہو اور وہ اپنے محلوں میں چھوٹے چھوٹے مسلمان دکانداروں سے سالانہ ٹیکس قسم کی رقوم حاصل کیا کرتے تھے۔

ان محامل نے مسلمانوں اور قادیانیوں میں نزاع کو، دہدگی کے تمام شعبوں تک وسیع کر دیا اور جب قادیانیوں نے اپنے سے اختلاف کرنے والے قادیانیوں تک کو، قادیان بدر کرنے لگے انہیں سوشل، اقتصادی اور معاشی بائیکاٹ کا ہدف بنایا اور 1937ء میں عبدالکریم مہبلہ

اور حکیم عبدالعزیز پر قاطعانہ حملہ کیا گیا اور فخر الدین ملتانی ایسے فعال و گرم جوش قادیانی کو قتل کر دیا گیا تو مسلمانوں نے اس گروہ کی جارحانہ ذہنیت کو اپنی حقیقی صورت میں سمجھا اور انہوں نے یہ محسوس کیا کہ ملت اسلامیہ کو قادیانیوں سے صرف اعتقادی ارتداد ہی کا نہیں، معاشی، معاشرتی اور مجلسی استبداد کا بھی خطرہ ہے اور سیاسی پہلو سے قادیانی، مسلمانوں کے جس قدر دشمن ہیں، اتحاد دشمن شاید انگریز بھی نہیں۔

حالات و واقعات کے اس تسلسل کے دوران کانگریس کا عروج ہوا تو مرزا محمود نے پنڈت جواہر لال نہرو سے گریجو شانہ تعاون کا رشتہ استوار کیا اور اگرچہ پنڈت نہرو، انگلستان کے ایک سفر سے واپسی کے بعد، اس کا برملا اظہار اپنے خصوصی رفقاء سے کر چکے تھے کہ انگریز کو ہندوستان بدر کرنے کی مہم کی کامیابی کا ایک اہم تقاضا یہ ہے کہ قادیانیوں کی قوت کمزور ہو۔۔۔ مگر جب پنڈت نہرو نے ڈاکٹر فٹنر داس کے اس نقطہ نظر کو اپنا لیا کہ ہندوؤں کے قومی مقاصد کے لیے ایک ”ہندوستانی نئی“ بہت زیادہ مفید ہے اور یہ ”ہندوستانی نئی“ ہی ہو سکتا ہے جو عرب اور مدینہ سے مسلمان کا رشتہ کمزور کر کے، ایک بھارتی قصبہ قادیان سے اس کا تعلق مضبوط کرے تو پنڈت نہرو قادیانیوں کے سرپرست کی حیثیت سے اٹھ کھڑے ہوئے تا آنکہ علامہ اقبال علیہ الرحمہ کو میدان میں کودنا پڑا اور انہوں نے عقائد کی اہمیت، قوموں کے اجتماعی شعور اور ملت اسلامیہ کی اساس ختم نبوت ایسے اہم عنوانات پر دلائل و براہین سے بحث کی جو مذہب کے اعتقادی اور امت مسلمہ کے اجتماعی پہلوؤں پر، مدت تک دانشوروں اور سیاستدانوں کے لیے مشعل راہ ثابت ہوگی، علامہ نے ایک جملے میں ایک عظیم حقیقت بیان کر دی۔ فرماتے ہیں:

□ ”جب قادیانی مذہبی اور معاشرتی معاملات میں علیحدگی کی پالیسی

اختیار کرتے ہیں تو پھر سیاسی طور پر مسلمانوں میں شامل ہونے کے

لیے کیوں مضطرب ہیں؟“

انگریز اور ہندو دونوں کی مصلحتوں کا تقاضا یہی تھا کہ وہ قادیانیوں کو مسلمانوں میں شامل رکھیں اور اس جو تک کو ملت اسلامیہ کا خون چوسنے کا موقع زیادہ سے زیادہ فراہم کریں اور اس مدعی نبوت کے طفیل امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں انتشار کی جو ظلیج وسیع ہو، اس سے کما حقہ فائدہ اٹھائیں۔ انگریز جب بے بسی کے عالم میں، برصغیر سے بھاگنے لگا تو اس

نے اس عالم سراسیمگی میں بھی اپنے ہوش و حواس بحال رکھے اور بانی پاکستان کو مجبور کر دیا کہ وہ قادیانیوں کے سرخیل سر ظفر اللہ کو پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ بنائیں۔

وزارت خارجہ ایسے اہم ترین منصب کے علاوہ قادیانیوں نے باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت، حکومت کے حسب ذیل محکموں پر قابض ہونے کی سکیم بنائی اور وہ اس میں کامیاب ہوئے، نکلے یہ تھے:

- (1) فوج (2) پولیس (3) ایڈمنسٹریشن (4) ریلوے (5) فنانس (6) سائنس (7) کسٹمز (8) انجینئرنگ

قادیانی، حکومت کے اعلیٰ ترین مناصب پر فائز ہوئے اور ان مناصب سے انہوں نے وہ دونوں فائدے حاصل کیے جو آنجنہانی مرزا محمود احمد نے ان الفاظ میں واضح کیے تھے:

”پیسے بھی اس طرح کمائے جائیں کہ ہر صیفے میں ہمارے آدمی موجود ہوں اور ہر جگہ ہماری آواز پہنچ سکے اور ہماری جماعت فائدہ اٹھا سکے۔“

(روزنامہ الفضل ربوہ 11 جنوری 1954ء)

اسی کے ساتھ ساتھ قادیانی اس کوشش میں مصروف رہے کہ پاکستان کے کسی ایک علاقے کو خالص قادیانی علاقہ بنایا جائے۔ 1952ء میں انہوں نے ”بین الاقوامی سیاسی سازش“ کے تحت بلوچستان کو ”قادیانی علاقہ“ بنانا چاہا مگر بات نہ بن سکی تو اس کے بعد انہوں نے جہاں ربوہ کو ایک مضبوط مرکز بنانے کے لیے خصوصی کوششیں کیں، وہاں انہوں نے حکومت کے تمام اہم شعبوں کو اس طرح گرفت میں لیا کہ قادیانی پورے نظام حکومت کو اپنے سیاسی ذہن کے ساتھ لے چلنے میں بسا اوقات کامیاب ہوئے۔

1969ء میں قادیانیوں نے پہلی مرتبہ کھل کر ایک سیاسی طالع آزما جماعت کی صورت اختیار کی اور معرکہ انتخابات میں کودے۔ پیپلز پارٹی کے حلیف بنے اور کیونسٹوں سے مل کر انہوں نے ریاست کو سیکور بنانے اور زندگی کے تمام شعبوں بالخصوص سیاسی محاذ پر مسلمانوں کی نمائندگی کی سند حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کی۔

1971ء میں پیپلز پارٹی کی حکومت قائم ہوئی تو مرزا ناصر نے بار بار انتخابی معرکوں میں قادیانی کارکنوں کی خدمات کو بڑھا چڑھا کر بیان کیا اور اندرونی سطح پر مرزا طاہر احمد کے ذریعہ مسٹر بھٹو اور مسٹر کمر سے مضبوط تعلقات قائم رکھے اور اس کوشش میں بڑی حد تک



کامیاب بھی رہے کہ حکومت پاکستان کی پالیسیاں قادیانیوں کے حسب فضا طے ہوں۔  
قادیانیوں سے شدید مذہبی اختلافات رکھنے والے کو حکومت کے ہاتھوں ختم یا بے اثر کیا جائے  
اور مثبت طور پر قادیانی، حکومت کے ہر شعبہ اور اقتصادی مفادات سے متعلق محکموں میں کارفرما  
قوت بن جائیں۔

1973ء میں جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر پاک فضائیہ کے دو طیاروں نے ایئر  
مارشل ظفر چوہدری قادیانی کی قیادت میں مرزا ناصر کو سلامی دی مگر جب مولانا مفتی محمود  
صاحب نے قومی اسمبلی میں اس مسئلے کو زیر بحث لانا چاہا تو مرکزی کمیونسٹ وزیر خورشید حسن میر  
آڑے آئے اور مفتی صاحب کو اپنی قرارداد پڑھنے تک کا موقع نہ دیا۔

1973ء میں اولاً ربوہ کے ایک کالج کو قومیا نے، ثانیاً دستور میں دفعات  
بالخصوص عقیدہ ختم نبوت کے شامل کرنے اور ثالثاً آزاد کشمیر میں قادیانوں کو میہ  
جانے کی قرارداد کی منظوری پر قادیانی مشتعل ہوئے اور انہوں نے ان مواقع پر جارحانہ لب و  
لہجے میں بات کی اور ”موت“ کو محبوب بنانے اور اپنے مخالفین کی ذلت و نامرادی کے غڈ پر  
مہر م ہونے کے اعلانات کیے مگر عملاً قادیانی اتنے جری ہو چکے تھے کہ فضائیہ میں انہوں نے  
موجودہ حکومت کے خلاف سازش کی، اس سازش کا انکشاف جن اشخاص نے کیا، فضائیہ کے  
قادیانی سربراہ ظفر چوہدری نے انہیں ہدف بنایا اور صریح دھاندلی و قانون شکنی کرتے ہوئے  
انہیں طرح طرح کے مظالم کے بعد ریٹائرڈ کیا۔ نوبت بایں جا رسید کہ وزیراعظم بھٹو نے کیس  
کا خود مطالعہ کیا، حقائق ان کے سامنے آئے تو انہوں نے ظفر چوہدری کو اس کلیدی عہدے  
سے الگ کیا مگر قادیانی ہنوز انتہائی اہم مناصب پر قائم ہیں، حکومت کی قوت کو قادیانیت کے  
فروغ اور اپنے مخالفین کی سرکوبی کے لیے استعمال کر رہے ہیں، بیرون پاکستان یہ تاثر دے  
رہے ہیں کہ قادیانی ہی پاکستان کے کرنا دھرتا ہیں۔

مرزا ناصر نے خلافت سنبھالنے کے معا بعد (1965ء میں) آئندہ میں بچپس برس  
میں متعدد بار قادیانی حکومتوں کے قیام کی پیش گوئی کی اور اسے بار بار دہرایا، اس پیش گوئی کو  
پاکستان میں عملاً پورا کرنے کے لیے انواع و اقسام کی فوجی اور غیر فوجی تیاریاں کیں مثلاً  
(الف) دس ہزار احمدی گھوڑوں (مرزا ناصر کے الفاظ یہی ہیں) کی تیاری  
(ب) ان گھوڑوں کے سواروں کی نیزہ بازی میں مہارت

(ج) ایک لاکھ سائیکل سواروں کی ٹیم کی تیاری، جو ایک سو میل تک روزانہ سفر کر سکیں اور بوقت ضرورت بوجھ لاد کر دوڑ سکیں۔

(د) سائیکل سوار ٹیموں میں قادیانی خواتین کی شمولیت کا اہتمام

(ه) چھوٹے بچوں کے لیے نشانہ بازی کی مشق کا اہتمام

(و) دس کروڑ روپے کا منصوبہ جس کے ذریعہ دنیا کی ایک سوز بانوں میں قادیانی لٹریچر شائع کیا جائے۔

(ز) مختلف ممالک میں تین عظیم پریس نصب کیے جائیں، (ربوہ میں پریس لگ چکا ہے)

(ح) 70 کروڑ روپیہ سالانہ (جس میں کم از کم دس فیصدی کا اضافہ ہر سال ہو) کا بجٹ۔

آنجنابی مرزا غلام احمد قادیانی کی امت اپنے مذموم عقائد کی برآوری کے لیے ملک کے کلیدی عہدوں کے طفیل اپنا ہی کھیل، کھیل رہی تھی، وہ ملک عزیز میں اپنا غلبہ چاہتے تھے۔ ان کی جراتیں اور جسارتیں یہاں تک بڑھ گئی تھیں کہ ملک کے تعلیمی اداروں میں طلبہ یونین کے انتخابات میں علی الاعلان حصہ لیتے اور شکست کو اپنی انا کا مسئلہ بنا لیتے۔ نیشنل میڈیکل کالج ملتان کی طلبہ یونین کے انتخابات میں ایک قادیانی طالب علم کے ہارنے کا انتقام انہوں نے اس انداز سے لیا کہ پوری امت ان کے خلاف شعلہ جوالہ بن گئی۔ 22 مئی 1974ء کو نیشنل میڈیکل کالج کے طلبہ کا ایک گروپ تفریح اور مطالعاتی دورے پر پشاور کے لیے چناب ایکسپریس سے روانہ ہوا۔ گاڑی جونہی ربوہ پہنچی تو وہاں حسب معمول قادیانی لڑکوں اور طلبہ کی بوگی کے لیے خصوصاً لڑکیوں (قادیانی حوروں) نے اپنا کفریہ لٹریچر تقسیم کرنا شروع کر دیا جس پر طلباء نے اظہارِ ناپسندیدگی کیا اور ختم نبوت زعمہ باد کے نعرے لگائے، اس کے جواب میں قادیانی مشتعل ہو گئے اور احمدیت زعمہ باد، محمدیت مردہ باد (نعوذ باللہ) مرزا غلام احمد کی جے، ایسے کفریہ اور اشتعال انگیز نعرے لگائے اور طلبہ کو زدوکوب کیا۔ اسی اثناء میں گاڑی چل پڑی اور یوں ایک بڑا حادثہ ٹل گیا۔ لیکن جب طلبہ کی واپسی اسی ٹرین سے ہوئی اور گاڑی جیسے ہی 29 مئی 1974ء کو سرگودھا سٹیشن پر پہنچی تو قادیانی نوجوان ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت مذکورہ بوگی میں بغیر کسی استحقاق کے سوار ہو گئے، جیسے ہی ربوہ سٹیشن آیا، بوگی کو چاروں طرف سے گھیر لیا گیا۔ طلبہ کو مار مار کر لہو لہان کر دیا گیا۔ قادیانی سٹیشن ماسٹر نے گاڑی کو نہ جانے دیا۔ جب یہ لٹا پٹا قافلہ فیصل آباد پہنچا تو ایک قیامت کا سماں تھا۔ ریلوے

سٹیشن پر مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں لوگ قادیانی دہشت گردی کے خلاف سراپا احتجاج تھے۔ قادیانیت کے خلاف مسلمانوں کی نفرت اور غم و غصہ کی لہر پورے ملک میں پھیل گئی۔ قائد حزب اختلاف علامہ رحمت اللہ ارشد، حاجی سیف اللہ خاں اور جناب تاج بش الوری نے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اسی روز قومی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے سانحہ ربوہ کے بارے میں آواز بلند کی کہ وہ اس مسئلہ کو زیر بحث لانا چاہتے ہیں۔ وزیر تعلیم عبدالحمید عیسیٰ زادہ نے یہ استدلال پیش کیا کہ چونکہ امن و امان کا مسئلہ صوبائی نوعیت کا ہے اور یہ مسئلہ صوبائی اسمبلی میں پیش ہو چکا ہے، اس لیے قومی اسمبلی میں اس کی ضرورت نہیں۔ پورے ملک میں قادیانیوں کے خلاف احتجاجی مظاہرے شروع ہو گئے۔ 31 مئی کو سانحہ ربوہ کی انکوائری کے لیے لاہور ہائی کورٹ کے جج جناب جسٹس کے ایم صدیقی پر مشتمل ایک رکنی ٹریبونل کا اعلان کیا گیا۔ صوبہ سرحد کی صوبائی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد متفقہ طور پر منظور کر لی جبکہ صوبہ سندھ کی اسمبلی میں حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے درمیان اس مسئلہ پر سمجھوتہ ہو گیا۔ 28 جون 1974ء کو پنجاب اسمبلی کے ستر ارکان نے قرارداد پیش کی لیکن اس وقت کے سپیکر شیخ رفیق احمد نے قرارداد خلاف ضابطہ قرار دے دی۔ 28 جون کو مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے مجلس عمل کا اجلاس اسلام آباد منعقد کیا تاکہ قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد پیش کی جائے۔ مجلس عمل نے مسلمانوں سے قادیانیوں کے سوشل بائیکاٹ کی اپیل کی۔ 30 جون کو مولانا شاہ احمد نورانی نے قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی تحریک پیش کی۔ یکم جولائی کو وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو نے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس طلب کر لیا۔ تحریک کا مورال ایسا تھا کہ قوم کا ہر فرد خود کو تحریک کا حصہ سمجھتا تھا، پوری قوم نے اندرون ملک تمام قومی بینکوں سے اپنا سرمایہ نکلوا کر بیرون ملک یا غیر ملکی بینکوں میں منتقل کرانا شروع کر دیا تاکہ ملک میں معاشی ابتری پیدا ہو سکے۔ ادھر لندن میں بیٹھے سابق وزیر خارجہ پاکستان سر ظفر اللہ خاں، حکومت پاکستان کو دھمکیاں دے رہے تھے کہ پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تو اس فرقے کے تمام لوگ بھرپور مزاحمت کریں گے اور کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ قومی اسمبلی میں 13 روز تک قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر احمد اور لاہوری جماعت کے سربراہ صدر الدین لاہوری پر خصوصی جرح ہوئی اور ان



کا حلفی بیان قلمبند کیا گیا۔ اس سلسلہ میں انصاف کے تمام تقاضے پورے کیے گئے۔

مرزا ناصر احمد نے قومی اسمبلی میں اپنی جماعت کی طرف سے محضر نامہ پیش کیا، جس کا جواب مجلس عمل نے علماء کرام کے مشورہ سے دیا جسے ”ملت اسلامیہ کا موقف“ کے نام سے شائع کرانے کے بعد اراکین اسمبلی میں تقسیم کیا گیا۔ لاہوری گروپ کے محضر نامہ کا جواب مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے دیا۔ قادیانی و لاہوری جماعت کے سربراہوں کے مفصل بیانات، ان پر علماء کی جرح اور یحییٰ بختیار کے وضاحتی نوٹس کے دوران قادیانی مسئلہ کا ایک ایک گوشہ اراکین اسمبلی کے سامنے واضح ہو گیا ورنہ اسمبلی کے اکثر اراکین اس مسئلہ کو فرقہ وارانہ مسئلہ سمجھتے تھے۔ انارنی جنرل یحییٰ بختیار کی طرف سے قادیانی جماعت کے سربراہوں پر کی گئی جرح اپنی مثال تھی اور اس کے نتیجے میں ارکان پارلیمنٹ کو فیصلے تک پہنچنے کے لیے کسی مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ وزیراعظم بھٹو نے 7 ستمبر 1974ء فیصلہ کی تاریخ مقرر کر دی۔ پوری قوم کی نگاہیں اس یوم سعید پر مرکوز ہو کر رہ گئیں۔ 7 ستمبر 1974ء ملت اسلامیہ کی تاریخ کا وہ سنہری اور ناقابل فراموش دن ہے جب قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا اور دستور میں ترمیم کے ذریعے مسلمان کی تعریف، ختم نبوت پر ایمان اور قادیانیت سے برأت کو شامل کیا گیا اور یوں آئین پاکستان کی دفعہ 106 کی شق (3) اور آئین کی دفعہ 260 کی شق (2) میں ترمیم کر کے منکرین ختم نبوت کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔

قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بعد آئین اور قانون کا تقاضا تھا کہ انہیں شعائر اسلامی، اسلام کی مقدس شخصیات کے القابات وغیرہ استعمال کرنے، خود کو مسلمان کہلانے اور قادیانی مذہب کو بطور اسلام پیش کرنے سے روکا جائے۔ اس سلسلہ میں اسمبلی میں کچھ پیش رفت بھی ہوئی تھی مگر بعد میں اس پر کام کو روک دیا گیا۔ یہاں تک کہ 26 اپریل 1984ء کو صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق شہید نے اجتماع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا جس کی رو سے کوئی قادیانی اپنے مذہب کی شخصیات کے لیے اسلامی القابات اور شعائر اسلامی استعمال نہیں کر سکتا۔ خود کو مسلمان ظاہر نہیں کر سکتا اور نہ ہی اپنے مذہب کو اسلام کے طور پر پیش کر سکتا ہے، خلاف ورزی کرنے کی صورت میں وہ قید اور جرمانہ کا مستحق ہوگا۔ اس آرڈیننس نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیے جانے والی آئینی ترمیم کے قانونی تقاضوں کو مکمل کیا۔ پھر ملکہ میں اس آرڈیننس کو سراہا گیا۔ قادیانی جماعت کے چوتھے سربراہ مرزا طاہر

احمد نے اس قانون کی نہ صرف خود خلاف ورزی کی بلکہ اپنے خطبات کے ذریعے اپنے مذہب کے تمام پیروکاروں کو بھی خلاف ورزی پر اکسایا اور حکم دیا کہ وہ اعلانیہ طور پر پورے ملک میں انفرادی اور اجتماعی طور پر اس قانون کی خلاف ورزی کریں، جس پر مرزا طاہر احمد کے خلاف قانون کے تحت مقدمات درج ہو گئے اور وہ گرفتاری سے بچنے کی خاطر رات کی تاریکی میں ملک سے بھڑانہ طور پر فرار ہو کر برطانیہ چلا گیا، ”پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا۔“ مرزا طاہر اب جہنم میں اپنے دادا ابلیس کے پاس پہنچ چکا ہے۔

پاکستان میں قادیانی جماعت کے سالانہ جلسہ پر پابندی لگنے کے بعد قادیانی جماعت ہر سال برطانیہ میں اپنا جلسہ منعقد کرتی ہے جس کا توڑ کرنے کے لیے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہر سال باقاعدگی کے ساتھ برطانیہ میں انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس منعقد کرواتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہماری محنت کے نتیجہ میں آج برطانیہ ایسے آزاد خیال ملک میں بیداری کی لہر دوڑ رہی ہے۔ ہر شخص سمجھتا ہے کہ یہ لوگ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر منافقت سے کام لیتے ہیں اور ان سے سوشل بائیکاٹ کی تحریک بھی چل رہی ہے۔ یہ بھی خبریں آرہی ہیں کہ مرزا طاہر احمد برطانیہ سے جرمنی شفٹ ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ بزرگوں کے عزم کے مطابق قادیانی اگر چاند پر بھی چلے گئے تو ان کا وہاں بھی محاسبہ کیا جائے گا۔

اسلام دشمن مغربی طاقتوں نے مرزا طاہر احمد اور اس کے حواریوں کے پروپیگنڈہ سے متاثر ہو کر اس صدارتی آرڈیننس کو قادیانیوں کے انسانی حقوق کے منافی قرار دیا اور انڈیا سمیت پورا مغربی میڈیا کھل کر قادیانیوں کی حمایت میں آگیا اور اس اقدام کے خلاف واویلا شروع کر دیا۔ امریکی سینٹ کی خارجہ تعلقات کی کمیٹی نے پاکستان کی فوجی اور اقتصادی امداد کے لیے اپنی قرارداد میں جو شرائط شامل کی تھیں، ان میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ ”امتناع قادیانیت آرڈیننس“ ختم کیا جائے کیونکہ اس سے قادیانیوں کی مذہبی آزادی اور سرگرمیوں میں رکاوٹ آرہی ہے۔

ادھر پاکستان میں قادیانیوں نے امتناع قادیانیت آرڈیننس کو وفاقی شرعی عدالت میں چیلنج کیا جہاں وہ بڑی تیاری اور بڑے کروفر کے ساتھ آئے۔ اللہ کے فضل سے وہ یہاں بھی ذلیل و رسوا ہوئے اور ان کی رٹ مسترد ہو گئی۔

آنجنابی مرزا قادیانی نے 23 مارچ 1889ء کو قادیانی قلعہ کی بنیاد رکھی، چنانچہ اس



عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس تشویشناک صورت حال پر غور کرنے کے لیے اپنے اجلاس منعقدہ 12 مارچ 1989ء کو اہم فیصلے کیے۔ مجلس کا ایک وفد ہوم سیکرٹری پنجاب سے ملا اور ان کی توجہ حالات کی سنگینی کی طرف متوجہ کروائی جس پر پنجاب حکومت نے ہوش مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے قادیانی جشن پر فوری پابندی عائد کر دی۔ قادیانیوں نے اس پابندی کو لاہور ہائی کورٹ میں چیلنج کر دیا۔ جناب جسٹس خلیل الرحمن خان صاحب نے اس اہم کیس کی سماعت کی۔ انہوں نے قادیانہ سے کہا کہ جشن کا وقت گزر گیا۔ اب یہ رٹ بعد از وقت ہے۔ مگر قادیانی مصرعے کہ نہیں! فیصلہ ہونا چاہیے کہ جشن پر پابندی جائز تھی یا ناجائز۔ بہر حال عدالتی کارروائی شروع ہوئی۔ دونوں طرف سے وکلاء پوری تیاری کے ساتھ پیش ہوئے۔ 22 مئی 1991ء کو کیس کی سماعت مکمل ہو گئی۔ جناب جسٹس خلیل الرحمن خان صاحب نے 1 ستمبر 1991ء کو فیصلہ سنایا اور قرار دیا کہ جشن پر پابندی آئین، قانون اور انصاف کے عین مطابق ہے۔ انہوں نے اپنے فیصلہ میں لکھا کہ ”جب قادیانی اپنے سینہ پر کلمہ کے بیج لگاتے ہیں تو وہ توہین رسالت ﷺ کے مرتکب ہوئے ہیں کیونکہ قادیانی، مرزا قادیانی کو ”محمد رسول اللہ“ سمجھتے ہیں۔“ (PLD 1992 Lahore-1)

اسی طرح پاکستان کی متحدہ ہائی کورٹ میں قادیانیوں نے جتنے بھی کیس دائر کیے، اس میں انہیں منہ کی کھائی۔ آخری مرتبہ وہ 1993ء میں اپنے خلاف صادر ہونے والے تمام فیصلوں کے خلاف سپریم کورٹ آف پاکستان میں آئے جہاں انہوں نے یہ موقف اختیار کیا کہ اقلیت قادیانیت آرڈیننس ”بنیادی انسانی حقوق“ کے خلاف ہے۔ سپریم کورٹ کے فل بنچ نے 5 دن مسلسل راولپنڈی میں اس کیس کی سماعت کی۔ اس بنچ نے متفقہ طور پر قادیانیوں کی تمام اپیلیں خارج کر دیں اور اس تاریخی آرڈیننس کو قرآن و سنت اور بنیادی انسانی حقوق کے عین مطابق قرار دیا۔ سپریم کورٹ کے فل بنچ کا یہ فیصلہ تاریخ ساز ہے اور میرے خیال میں ہر مسلمان کو اس کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیے۔ سپریم کورٹ نے متفقہ طور پر اپنے فیصلہ میں لکھا: ”ہر قادیانی

اپنے کفریہ عقائد کی بناء پر ”سلمان رشدی کی طرح ہے۔“ (1993 SCMR 1718) مرزا طاہر نے سپریم کورٹ کے ان ریمارکس پر سخت برہمی کا اظہار کرتے ہوئے نہ صرف اس تاریخی فیصلہ پر کڑی تنقید کی بلکہ ججوں کے بارے میں بھی اپنے دادا مرزا قادیانی کی طرح غلیظ زبان استعمال کی۔

حضور نبی کریم ﷺ کی عزت و ناموس کے تحفظ کی خاطر 1988ء میں تعزیرات پاکستان میں C-295 کا اضافہ کیا گیا جس کی رو سے توہین رسالت ﷺ کے مرتکب کی سزا سزائے موت ہے جبکہ اس سے پہلے اس کی سزا صرف تین سال تھی۔ قادیانیوں کا مطالبہ ہے کہ اس قانون کو ختم کیا جائے۔ وہ اسے کالا اور امتیازی قانون کہتے ہیں۔ کلیدی جہدوں پر قارئین قادیانیوں اور اسلام دشمن مغربی طاقتوں کی کوشش سے کئی بار اس سلسلہ میں کوشش ہو چکی ہے مگر اسلامیان پاکستان کی حضور نبی کریم ﷺ سے بے پناہ عقیدت و محبت کی بناء پر وہ اپنی کوششوں میں ناکام رہے اور انشاء اللہ ناکام رہیں گے۔

یہ ہے قادیانیوں کی سرگرمیوں، ان کی تاریخ اور ان کے مقاصد کی ایک ہلکی سی عکاسی اور ”ثبوت حاضر ہیں“ ان عنوانات کے دستاویزی شواہد کی ترجمان ہے۔ یہ کتاب انہی حقائق کو آشکارا کرے گی جس کے مطالعہ سے آپ قادیانیت کے بارے میں علی وجہ البصیرت ایک قطعی رائے قائم کرنے میں سہولت حاصل کر سکیں گے۔

برادر عزیز جناب محمد متین خالد کی چشم بصیرت نے خوردبین کے بغیر قادیانیت شناسی کا حق ادا کر دیا ہے جس طرح خوشبو کسی تعارف کی محتاج نہیں ہوتی، وہ پھلتی ہے تو اپنا تعارف خود کرواتی ہے، اسی طرح خالد کی کتاب اپنا تعارف خود کرواتی ہے۔ وہ نوجوان ہیں اور بہت سی گونا گوں خوبیوں کے مالک ہیں۔ انہوں نے انٹلک محنت، ریاضت، دیدہ وری اور ذہانت کے ساتھ سینکڑوں قادیانی کتابوں کو کھنگال کر اس کتاب کو ایسی تہذیب و تریب سے پیش کیا ہے کہ مذہبی دنیا ان کی تحقیق پر درطہ حیرت میں ڈوب جائے گی۔ یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ ان کی تحقیق کی ضیاء پاشیوں سے بے شمار لوگ فیض یاب ہوں گے۔ ختم نبوت کے ہر کارکن کے لیے یہ کتاب KALEIDOSCOPE ہے جس کی پھر کا ”متی“ (ورق اللہ) سے تو قادیانیت کے بارے میں ہر نیا انکشاف سامنے ہوتا اس کے ساتھ ساتھ یہ تاریخی کتاب قادیانی اذہان میں بھی تلاطم برپا کرے گی۔ جناب محمد متین خالد ماہر مسلمانوں کی طرف سے

حمین و ستائش کے مستحق ہیں۔ یہ کتاب میرے خیال میں ان کے لیے باعثِ افتخار اور ملتِ اسلامیہ کے لیے موجبِ تائید ثابت ہوگی۔ میں اس کی اشاعت پر بے حد خوشی و انبساط محسوس کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس محنت کو قبول فرمائے اور ان کے علم و عمل میں برکت نصیب فرمائے۔ آمین۔

بہ احتراماتِ فراواں

(فقیر) اللہ وسایا

ایڈیٹر ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل (کراچی)

حالِ مقیم ملتان



## قادیانیوں پر اتمامِ حجت

قادیانی عقائد و نظریات بلکہ مغالطوں اور التباسات پر گزشتہ سوا سو سال کے دوران ہزار ہا کتابیں، کتابچے اور لاکھوں صفحات لکھے جا چکے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے معاصر اور ہم وطن علماء سے لے کر دورِ جدید کے عرب و عجم کے اہل علم تک ہر صاحب بصیرت نے اتمامِ حجت کرنے میں کوتاہی نہیں کی۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے قلبِ سلیم سے نوازا ہے، ان کے لیے ایک ہی مدلل تحریر کافی ہوتی ہے لیکن جن کے دلوں پر مہر لگ چکی ہو، ان کے لیے دفتر کے دفتر بے معنی ہی رہتے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے ماننے والوں کو اور کوئی تعلیم دی ہو یا نہ دی ہو، ضد اور ڈھٹائی خوب سکھا رکھی ہے۔ ان لوگوں کے سامنے چاہے اِدھر کی دنیا اُدھر ہو جائے، یہ اپنی گمراہیوں پر ذرہ برابر غور کرنے کو تیار نہیں ہوتے اور ہر بات کے جواب میں یہی کہتے رہتے ہیں کہ یہ مخالفین کا پروپیگنڈا ہے۔ اس لیے گزشتہ سو سال کا تجربہ یہی ہے کہ آپ ان کے سامنے جیسا چاہے ثبوت پیش کر دیں، یہ اپنی ہی کہتے رہتے ہیں۔

جناب محمد متین خالد کی کتاب اتمامِ حجت کی اس سو سالہ اور مخلصانہ کاوش کا ایک اور قابل ذکر نمونہ ہے۔ انہوں نے مرزائیوں کے سارے لٹریچر سے سینکڑوں شواہد ان کی کفریات و خرافات کے جمع کر کے مرزا قادیانی اور ان کے قبیحین کی اصل کتابوں کی عکسی نقول کے ساتھ پیش کر دیئے ہیں۔ ان شواہد سے وہ مسلمان خاص طور پر استفادہ کر سکتے ہیں جن کو قادیانیوں کے اصل مآخذ کے ذریعہ ان کے کفریات و خرافات سے براہِ راست واقف ہونے کا موقع نہیں ملا۔

مصنف نے مرزا صاحب کی کتابوں سے منتخب اد کو مختلف ابواب کے تحت بڑے سلیقہ سے مرتب کر دیا ہے، ان ابواب میں نبوت، ختمِ نبوت، توہینِ باری تعالیٰ، توہینِ انبیاء، مسلمانوں کی تکفیر اور مرزا قادیانی کی شخصیت اور ذاتی کردار جیسے اہم موضوعات سے بحث کی



گئی ہے۔

کتاب کا علمی معیار اس کے اصل مآخذ کے حوالوں سے ظاہر ہے، معیار طباعت اونچا اور ترتیب منطقی ہے۔ ملک کے ممتاز ترین اور جید ترین اہل علم و دانش کی تقریظات و آراء نے کتاب کی اہمیت اور ثقاہت میں اور بھی اضافہ کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو مصنف کے لیے بلند درجہ کی مسلمان قارئین کے لیے اطمینان قلبی کا اور قادیانی قارئین کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنائے۔

محمود احمد غازی  
وفاقی وزیر برائے مذہبی امور





## ”ثبوت حاضر ہیں“: ایک مطالعہ

حقیقت یہ ہے کہ علامہ اقبال نے قادیانیت پر جو کچھ لکھا، اور جس بصیرت کے ساتھ اس کا تجزیہ کر کے اس کا تار و پود بکھیر کر رکھ دیا، وہ اُن کی دکھتی رگوں کو چھیڑنے کے مترادف تھا۔ ایک تو علامہ اقبال کی شخصیت، دوسرے ایسی ”مضرب کلیم“ قادیانی اس چوٹ کو آج تک نہیں بھولے۔ اس چوٹ کی دُکھن، وہ اس لیے بھی محسوس کرتے ہیں کہ 1974ء میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کی پارلیمنٹ نے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دے کر، علامہ اقبال کی تجویز یا مطالبے پر صاد کیا۔ اقبال نے 64 سال پہلے قادیانیت کا جو تجزیہ کیا تھا، اس کا ملکی جواب تو قادیانیوں سے آج تک نہیں بن پڑا۔ مگر وہ علامہ کو کسی نہ کسی حوالے سے بدنام و رسوا کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ ان کی تحریک انہدام اقبال کا دائرہ اب پاکستان سے باہر بھارت اور یورپ خصوصاً برطانیہ تک وسیع ہو رہا ہے۔ مگر یہ ایک الگ موضوع ہے۔ سربست قادیانیت کی اصلیت اور ان کے عزائم کے بارے میں ایک تازہ کتاب ”ثبوت حاضر ہیں“ کا تعارف کرانا مقصود ہے۔

قادیانیوں نے ایک مہم کے تحت مرزا غلام احمد کی کتابیں معدوم کرنے کی کوشش کی ہے اور اس میں وہ خاصی حد تک کامیاب ہوئے ہیں۔ جہاں بھی مرزا کی کسی کتاب کا سراغ ملے، وہ اسے حاصل کر کے ضائع کر دیتے ہیں۔ جناب محمد متین خالد کی زیر نظر کتاب قادیانیت کے اصل چہرے کو بے نقاب کرتی ہے۔ وہ مرزا غلام احمد کے عقائد و عزائم کو، ان کی قدیم اور اصل کتابوں کے عکسی نقول کی صورت میں سامنے لائے ہیں۔ قادیانیوں کی اپنی ہی مطبوعہ کتابوں کی یہ شہادتیں، قادیانیت کی ایک ایسی تصویر پیش کرتی ہیں، جس سے عام مسلمان ناواقف ہیں۔ امت مسلمہ اور عالم اسلام کے لیے یہ تصویر بے حد خوفناک ہے اور انسانیت و اخلاق کی سطح پر نہایت پست اور شرم ناک ہے۔

قادیانیت کی ان کتابوں میں اس طرح کی بہت کچھ لغویات و خرافات ملتی ہیں۔

ان تحریروں کا ایک حصہ تو بالکل کوک شاستر قسم کا ہے اور ہر طرح کے احساس شرم و حیا کو بالائے طاق رکھے بغیر اس میں سے کوئی اقتباس نقل کرنا ممکن نہیں۔ مرزا کا اسلوب تضاد بیانی، ذہنی مجہولیت اور انتشار خیالات کا ملحوظہ ہے۔ ایک جگہ کہتے ہیں: ”ناحق گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے۔“ (ست ہجڑن صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 133 از مرزا قادیانی) مگر خود مخالفین پر بکثرت لعنت بھیجتے ہیں اور ان کے لیے شیطان، منحوس، ملعون، کذاب، خبیث، سفہوں کا نطفہ، بدکار، ولد الحرام اور رٹھڑیوں کی اولاد۔۔۔۔۔ جیسے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ لغویت اور معصکہ خیزی کی حد تو یہ ہے کہ جب کسی پر ہزار بار لعنت بھیجنا چاہتے ہیں تو طرز تحریر یہ ہوتا ہے کہ لعنت 1، لعنت 2۔۔۔۔۔ اور اس طرح کئی صفحے سیاہ کرنے کے بعد 1000 لعنت تک پہنچ کر ہی ان کی تسکین ہوتی ہے۔ (نور الحق صفحہ 118 تا 122 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 158 تا 162 از مرزا قادیانی)

کیا قادیانی مملکت پاکستان کے وقادار ہیں؟ یہ سوال اس لیے پیدا ہوتا ہے کہ پاکستان کے بارے میں قادیانیت اور بھارتیہ جنتا پارٹی اور کانگریس کے خیالات اور مقاصد میں حریت انگیز مماثلت پائی جاتی ہے۔ دونوں کا مقصود ”اکھنڈ بھارت“ ہے۔ یہ جملے: ”ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضا مند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح متحد ہو جائیں۔“..... کسی پٹیل، نہرو یا گاندھی کے نہیں بلکہ قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کے ہیں (روزنامہ ”الفضل“ 17 مئی 1947ء)

حقیقت یہ ہے کہ خوئے قلامی، قادیانیت کی سرشت میں شامل ہے۔ محکومی، ہندو کی ہو، یہود کی ہو یا انگریز کی، اسے بہ خوبی راست آتی ہے۔ کسی آزاد فضا اور پاکیزہ ماحول میں اس کی نشوونما ممکن نہیں۔ اس لیے جب پاکستان میں ان پر گرفت ہوئی اور عدالتوں کا سامنا کرنے کا خدشہ پیدا ہوا تو قادیانی خلیفہ مرزا طاہر احمد، لندن جا کر انگریزوں کے ”سایہ رحمت کے نیچے“ جا بیٹھے۔ انگریزوں کے اس ”خودکاشتہ“ گروہ کو اماں ملی تو کہاں ملی۔ ”حیات احمد“ کے مصنف کا یہ اقتباس: ”جھوٹے آدمی کی یہ نشانی ہے کہ جاہلوں کے رویہ تو بہت لاف گزاف مارتے ہیں، مگر جب کوئی دامن پکڑ کر پوچھے کہ ذرا ثبوت دے کر جاؤ تو جہاں سے لٹے تھے وہیں داخل ہو جاتے ہیں۔“ (حیات احمد، حضرت مسیح موعود کے سوانح حیات جلد دوم نمبر اول صفحہ 25 از یعقوب علی عرفانی) اس صورت حال پر صادق آتا ہے۔ مختصر یہ کہ

قادیانیت، اس وقت یہود، ہنود اور نصاریٰ (بطور خاص برطانیہ) کے تعاون و اعانت سے پرورش پا رہی ہے..... بہ مصداق اولیاء بعضہم اولیاء بعض (المائدہ 5-50)

محمد متین خالد نے بڑی دیدہ ریزی اور جانکاری سے یہ تحقیق کی ہے اور اس پر بہ ہر طور تعریف و تحسین کے مستحق ہیں۔ سو سال پرانی کتابوں کی تلاش و دریافت ہی جان جو کھم کا کام ہے۔ پھر خالد صاحب نے پورے مواد کو مختلف عنوانات کے تحت بڑے سلیقے سے مرتب کیا ہے۔ قادیانیت پر یہ ایک مستند دستاویز ہے۔ اس موضوع پر کام کرنے والوں کے لیے ”ثبوت حاضر ہیں“ سے اعتنا و استفادہ ناگزیر ہوگا۔

رفیع الدین ہاشمی

منصورہ، لاہور





## احمدی احباب کے لیے ”اک حرف مخلصانہ“

جناب پروفیسر منور احمد ملک پیدائشی احمدی تھے۔ انہوں نے 40 سال جماعت احمدیہ کی بھرپور خدمت اور تبلیغ میں گزارے۔ پروفیسر منور احمد ملک ایک سائنس دان کی حیثیت سے شہرت رکھتے ہیں۔ وہ شہسی توانائی کی چند ایجادات کے موجد بھی ہیں اور ایک ریسرچ سکا لری کی حیثیت سے مختلف میدانوں میں اپنے جوہر بھی دکھاتے رہتے ہیں۔ 1999ء میں اللہ کے فضل و کرم سے وہ احمدیت کو اچھی طرح سمجھ پرکھ کر اس پر تین حروف بھیج کر اسلام قبول کر چکے ہیں، اور آج کل وہ اپنی تخلیقی صلاحیتوں کو استعمال کر کے قادیانیت کے خفیہ گوشوں کو بے نقاب کرنے کا فریضہ ادا کر رہے ہیں تاکہ ایک عام احمدی کو ”وہ سب کچھ“ معلوم ہو سکے جو دانستہ طور پر اس سے چھپایا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ ان کی مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین!..... (م۔م۔خ)

**احباب جماعت:** اس عاجز نے آپ کے ساتھ مل کر 35 سال سے زائد عرصہ تک احمدیت کی ترقی و تبلیغ کے لیے اپنی استعداد سے بڑھ کر خدمت کی ہے۔ اپنے زمانہ طالب علمی میں ہر مقام پر جماعت کی عزت کو بڑھانے اور جماعت کی خاطر ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے تیار رہتا تھا۔ اس دور میں جبکہ مجھے ساری توجہ اور وقت تعلیم کی طرف دینا چاہیے تھا۔ بہت سارا وقت بلکہ بہت زیادہ وقت جماعتی کاموں میں خرچ کیا۔ ظاہر ہے اس کے نتیجہ میں تعلیمی ترقی نہ ہو سکی۔ مگر اس وقت ایک مذہبی جنون طاری تھا۔

پنجاب یونیورسٹی میں ایم ایس سی کے دوران قائد (ذمیم) خدام الاحمدیہ نیو کیپس لاہور (حلقہ نیو کیپس ہاسٹلز) اور قیادت ماڈل ٹاؤن میں بطور ناظم تعلیم اور ضلع لاہور کی سطح پر نائب ناظم اصلاح و ارشاد (تبلیغ) کے طور پر کام کرتے ہوئے بہت زیادہ وقت جماعت کو دیا۔ 1984ء تا 1986ء راولپنڈی میں قیام کے دوران ناظم تعلیم قیادت خدام الاحمدیہ علاقہ راولپنڈی کی حیثیت سے کام کیا۔ چکوال کالج میں سروس کے دوران نگران خدام الاحمدیہ ضلع چکوال کے طور پر خدمات انجام دیں۔ گورنمنٹ ڈگری کالج جہلم میں ٹرانسفر ہونے کے بعد مقامی جماعت کے مہمیدار کے علاوہ ناظم تعلیم ضلع جہلم اور نائب امیر جماعت ضلع جہلم کے طور

پر خدمات انجام دیتا رہا۔ درج بالا عہدوں پر کام کرنا کوئی باعث فخر نہ سمجھتا تھا بلکہ ایک مخلص احمدی کی طرح سر جھکائے ہر خدمت میں آگے بڑھنا ایک سعادت سمجھتا تھا مگر پھر کیا ہوا؟

1990ء تا 1995ء جماعت کے ساتھ تمام قسم کے اخلاص کے باوجود بعض ایسے واقعات ہوئے جنہوں نے مجھ کوڑ کر رکھ دیا۔ آہستہ آہستہ جماعت کی مذہبی اور اخلاقی حالت منکشف ہوتی چلی گئی۔ نظام جماعت ”برہنہ“ ہوتا چلا گیا۔ اخلاقی اقدار کے محل زمین بوس ہوتے گئے اور اپنے آباؤ اجداد کی طرف سے ورثے میں ملے ہوئے دین پر نظر ثانی کا موقع ملا۔ چنانچہ غور و غوض کے بعد جو کم از کم پانچ سال کے عرصہ پر محیط ہے، میں ایک نتیجہ پر پہنچا جو پندرہ جنوری 1999ء بروز جمعہ الوداع اپنے بھائی اور والد محترم سمیت کل 13 افراد کے ساتھ قبول اسلام کے اعلان کی صورت میں ظاہر ہوا۔ بعد میں مزید چھ افراد اور شامل ہو گئے۔

احباب جماعت: میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی سیالکوٹ میں سروس کے دوران چند عیسائی لوگوں سے بحث کے نتیجہ میں مذہبی مناظروں کی طرف رخ کیا۔ اس وقت عیسائیوں کی حکومت کے نتیجہ میں مسلمانوں پر خاصا دباؤ تھا۔ مسلمانوں نے مرزا صاحب کی حوصلہ افزائی کی۔ مرزا صاحب مزید حیز ہو گئے۔ اپنے محل وقوع میں عیسائیوں کے خلاف تقاریر و تحریر کا سلسلہ شروع کیا۔ مسلمانوں نے ان کی حوصلہ افزائی جاری رکھی۔ مزید آگے بڑھتے ہوئے مرزا صاحب نے اعلان کیا کہ وہ اسلام کی حقانیت کو واضح کرنے کے لیے 50 جلدوں پر مشتمل ”براہین احمدیہ“ نامی کتاب لکھیں گے، اس کے لیے مسلمان حضرات کو 50 جلدوں کی کل رقم ایڈوانس دینے پر قائل کیا۔ اسلام کی تبلیغ کا جوش رکھنے والے مخیر حضرات نے اس پر لبیک کہا اور 50 جلدوں کی رقم اکٹھی کر دی۔

مرزا صاحب نے چار جلدیں لکھیں اور خوب اشتہار بازی بھی کی۔ اس سے مسلمانوں میں عزت سے دیکھے جانے لگے۔ واضح رہے کہ باوجود مسلمانوں کے اصرار کے، صرف پانچ جلدیں لکھ کر اعلان کر دیا کہ میں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا کیونکہ 50 اور 5 میں صفر کا فرق ہے۔ یہ مذاق میں بات نہ کی بلکہ اس دھوئے کو شائع بھی کر دیا۔

اب جو لوگ ان کی طرف مائل ہو چکے تھے، ان کو کسی ”میٹ“ میں لانے کی ضرورت تھی اور اپنی کوئی حیثیت بھی بنانے کی ضرورت تھی۔ لہذا اس پبلیٹی کو کیش کروائے ہوئے چودھویں صدی کے مجدد کا دھوئی کر دیا اور ایک حدیث تلاش کر لی کہ ہر صدی کے سر پر



ایک مجدد آئے گا اور پھر خود ہی کچھ صدیوں کے مجدد دریافت کر دیئے۔

اس دھوے سے کچھ لوگ ان کے حریف قریب ہو گئے اور چند لوگ پیچھے ہٹ گئے

جبکہ ایک اعتراض شروع ہو گیا کہ چودھویں صدی کا مجدد تو امام مہدی ہوگا۔ کیونکہ ایک تصور

اسلامی لٹریچر میں موجود تھا کہ امام مہدی چودھویں صدی میں آئیں گے۔ اسے مرزا صاحب

نے بھی خوب انکسپلایٹ کیا۔ جب اعتراض زیادہ شدت اختیار کر گیا کہ چودھویں صدی کا

مجدد تو امام مہدی ہوگا، اس لیے آپ کیسے مجدد بن گئے؟ تو مرزا صاحب نے ”ڈیماٹڈ“ پوری

کرتے ہوئے امام مہدی کا دھوئی بھی کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی باقاعدہ جماعت بنانے کے لیے

لوگوں کو خرید اکٹھا کرنے اور پابند رکھنے کے لیے 1889ء میں بیعت لینے کا سلسلہ شروع کر دیا۔

اب اعتراض یہ ہونے لگا کہ امام مہدی تو اس وقت ظاہر ہوں گے جب حضرت

عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے یعنی دونوں کا ایک زمانہ ہوگا۔ تو پھر عیسیٰ علیہ السلام

کہاں ہیں؟ اس ”ڈیماٹڈ“ کو پورا کرنے کے لیے اعلان کر دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت

ہو چکے ہیں اور ان کی قبر سری نگر (کشمیر) میں محلہ خانپار میں موجود ہے اور ایک حدیث تلاش

کر لی کہ ”حضرت عیسیٰ کے سوا مہدی نہیں ہے“ اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ

السلام ہی امام مہدی ہیں اور وہ درجنوں حدیثیں نظر انداز کر گئے جو ان دونوں کو الگ الگ

پیش کر رہی ہیں۔ اب دھوئی یوں بنا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو فوت ہو چکے ہیں اور جس عیسیٰ

کے آنے کی پیشگوئی ہے، وہ اصل میں مثیل عیسیٰ ہوں گے چنانچہ میں عیسیٰ کا مثیل ہوں۔ میں

ہی امام مہدی ہوں۔ میں ہی مسیح موعود ہوں۔ اس طرح بحث، مناظروں اور تقاریر و تحریر کا

لااقناعی سلسلہ شروع ہو گیا۔

اس عرصہ میں وہ ختم نبوت کے قائل تھے اور نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان ”لا نبی

بعدی“ کا بھی مطلب لیتے تھے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ درج بالا دھوئی کے بعد علماء

اسلام نے اس ابھرنے والے ”فساد“ کو روکنے کے لیے زور لگانا شروع کر دیا، کیونکہ اس سے

امت میں ایک عجیب سا طغلم برپا ہونے والا تھا۔ علماء نے یہ اعتراض کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ

السلام تو نبی اللہ تھے اور آپ ایک امتی۔ پھر آپ کیسے ان کے مثیل بن سکتے ہیں؟ اس اعتراض

کو کافی عرصہ برداشت کیا اور پھر مجبوراً اس ”ڈیماٹڈ“ کو پورا کرنے کا پروگرام بنایا۔ اور بہت بڑا

قدم اٹھاتے ہوئے 1902ء میں ”امتی نبی“ کا دھوئی کر دیا اور ختم نبوت کی نئی تاویلیں شروع

کر دیں اور قرآن کی آیات کے نئے معنی ایجاد ہو گئے۔ حالانکہ 1835ء تا 1902ء (مرزا صاحب کی 67 سالہ زندگی) تک قرآن مجید کی ان آیات کا ترجمہ معمول کے مطابق رہا مگر 1902ء میں یکسر اس کے معنی بدل گئے۔ مرزا صاحب کا یہ ایک ایسا قدم تھا جس نے مرزا صاحب کو سخت پریشان کیا اور ان کے بعد ان کی جماعت کو اس قدر اس دعوے سے نقصان ہوا ہے کہ جس کی تلافی کس طرح بھی ممکن نہیں۔ اگر وہ پہلے دعوؤں کو ہی کافی سمجھتے تو یہ جماعت احمدیہ یا اسلام پر ان کا ایک احسان ہوتا۔ ہزاروں انسانوں کا خون ان کی گردن پر نہ جاتا۔

مرزا صاحب نے ”امتی نئی“ کے جواز کے لیے حضرت محمد ﷺ کی عزت کو بڑھانے کی طرف توجہ دی۔ اور انہیں استاد اور اپنے آپ کو شاگرد ظاہر کر کے یہ ثابت کرنے لگے کہ جتنا بڑا استاد ہوگا اتنا بڑا شاگرد۔ دیکھو یہ استاد کتنی بڑی شان والا ہے کہ اس کا شاگرد نبوت کے عہدے تک پہنچ گیا ہے۔ مقصد نبی اکرم ﷺ کی شان بڑھانا نہ تھا بلکہ اپنے دعوے کا جواز مہیا کرنا تھا۔ جب کچھ عرصہ اس پر گزر گیا اور اس دعوے پر پکے ہو گئے تو پھر استاد سے آگے بڑھ گئے اور کہا

میں بھی آدم بھی موسیٰ بھی یعقوب ہوں

نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

(درشن از مرزا قادیانی)

پھر اپنے استاد کے ماننے والوں کو کافر اور غیر مسلم کہنا شروع کر دیا اور ان سے ہر قسم کے تعلقات قطع کرنے کے کا اعلان کر دیا۔ یہاں تک کہ استاد کا پیروکار جہنمی اور شاگرد کا پیروکار بہشتی کے فلسفے تک پہنچ گئے۔

احباب جماعت: مرزا صاحب نے اتنے زیادہ دعوے کیے اور پھر کتابوں کے پڑھنے سے ان کے دعوؤں میں اختلاف نظر آتا ہے کہ آدمی کتفیوڑ ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک جماعت احمدیہ کا ایک فرد بھی مرزا صاحب کے اصل دعوے کو بیان نہیں کر سکتا۔ ان کے دعوؤں کا خلاصہ کر کے اپنی شناخت نہیں بتا سکتا۔ کبھی وہ ایک طرف سے مسلمانوں سے الگ ہوں گے تو دوسری طرف سے مسلمانوں میں گھسنے کی کوشش کریں گے۔ اگر کوئی احمدی مرزا صاحب کا مکمل دعویٰ اور قائل حیثیت بیان کر سکتا ہے تو ضرور مجھے بتائے، میں اس کا شکر گزار ہوں گا۔

احباب جماعت: 1974ء کے بعد سے جماعت نے اس بات پر بہت زور دیا ہے کہ مسلمانوں نے احمدیوں کو کافریا غیر مسلم قرار دیا ہے جو اصولاً غلط ہے کیونکہ کسی کو یہ اختیار نہیں کہ وہ کسی کو غیر مسلم قرار دے۔ یہ بندے اور خدا کے درمیان تعلق ہے۔ خدا بہتر جانتا ہے کہ کون ایماندار ہے۔ مسلمانوں میں تکفیر بازی کو اچھا کر یہ ثابت کیا جاتا رہا ہے کہ مسلمانوں کا گویا کام ہی یہ ہے کہ ایک دوسرے کو کافر قرار دیں، اور احمدیوں کو بھی اسی تکفیر بازی کا نشانہ بنایا ہے، حالانکہ حقیقت یہ ہے (مجھے بھی 40 سال بعد پتہ چلا ہے) کہ مرزا صاحب نے اپنے دور میں ہی عام مسلمانوں کو کافر اور غیر مسلم قرار دے دیا تھا۔ مرزا بشیر الدین محمود احمد جو نہ صرف مرزا صاحب کے بیٹے تھے بلکہ جماعت کے دوسرے خلیفہ بھی، نے واضح طور پر عام مسلمانوں کو غیر مسلم اور کافر قرار دیا۔ جبکہ مرزا بشیر احمد ایم اے جو نہ صرف مرزا صاحب کے بیٹے تھے بلکہ جماعت انہیں ”قمر الانبیاء“ کا خطاب دیتی ہے، نے مرزا صاحب نبی نہ ماننے والے مسلمان کے لیے ”کافر بلکہ پکا کافر“ جیسے الفاظ استعمال کر کے انتہا کر دی۔

احباب جماعت: یہ بھی تو دیکھیں کہ مرزا صاحب نے کہا کہ میرے پاس پیسے نہیں۔ کتابیں شائع کرنے کے لیے چندہ کی روایت ڈالی اور پھر منظم طریق سے دینی اغراض کے لیے چندہ اکٹھا کرنا شروع کر دیا مگر ہم دیکھتے ہیں جب پاکستان بننے پر مرزا صاحب کی فیملی پاکستان میں داخل ہوئی تو ہر فرد کے حصے میں کلیم کے کئی کئی مربع زمین آئی اور بہت سی زمین خریدی گئی بلکہ سندھ میں تو بہت سے گاؤں (سٹیٹس احمد آباد، محمود آباد، طاہر آباد، عامر آباد، بشیر آباد وغیرہ) آباد کر دیئے گئے۔ پھر مرزا صاحب کی فیملی کے تمام افراد کی رہائش، آسائش اور بود و باش کو دیکھو تو آپ کی ضرورت انکھیں کھل جانی چاہیے کہ بغیر کسی کاروبار کے، بغیر کسی سروس کے، اتنے شاہانہ اخراجات، اتنی جائیداد اور دولت کہاں سے آرہی ہے؟

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ ہر احمدی (خواہ وہ غریب ہو) نے اپنی آمدنی کا تقریباً 10 فیصد ہر ماہ ادا کرنا ہے۔ کیا یہ ٹیکس ہے؟ جی ہاں، یہ ٹیکس ہے کیونکہ اس کا دینا لازمی ہے۔ اگر آپ نہیں دیتے تو آپ احمدی نہیں رہ سکتے۔ آپ ووٹ نہیں دے سکتے۔ آپ عہدیدار نہیں بن سکتے۔ اگر چندہ دیتے ہیں تو پھر مذہبی اور اخلاقی حالت کیسی ہی کیوں نہ ہو، آپ ”مخلص احمدی“ تصور ہوں گے۔

احباب جماعت: یہ بھی تو دیکھیں کہ پاکستان میں آپ کے ارد گرد موجود احمدی



جماعتوں کی کیا حالت ہے۔ پچھلے 30 سالوں میں کتنے نئے لوگ جماعت میں داخل ہوئے اور کتنے احمدی جماعت چھوڑ گئے؟ آپ یقیناً دیکھیں گے کہ آنے والوں کی نسبت، جانے والوں کی تعداد کہیں زیادہ ہے۔ دل کو آپ یہ سوچ کر تسلی دیں گے کہ دوسرے شہروں میں آنے والوں کی تعداد بہت ہو گئی ہے۔ مگر یہ صرف اپنے آپ کو دھوکہ دینے کے مترادف ہوگا۔ پورے پاکستان میں تمام جماعتیں روز بروز تنزلی کا شکار ہیں اور آپ یہ یقین کر لیں کہ آج سے 50 سال پہلے جتنے خاندان احمدی تھے، وہ آہستہ آہستہ جماعت سے علیحدہ ہو رہے ہیں نہ کہ نئے خاندان جماعت میں آرہے ہیں۔ خصوصاً احمدی خاندانوں کے تعلیم یافتہ افراد نئی روشنی سے فائدہ اٹھا کر روشنی کی طرف سفر کرتے ہوئے اسلام کی پاکیزہ تعلیم کو قبول کر لیتے ہیں۔ اگر آپ یہ سمجھیں کہ باہر کی دنیا میں خاصے لوگ احمدی ہو رہے ہیں اور تعداد لاکھوں سے بڑھ کر وڑوں تک پہنچ گئی ہے جیسا کہ نام نہاد ”عالمگیر بیعت“ سے دھوکہ لگ رہا ہے تو:

پہلی بات یہ کہ آج سے 50 سال قبل کے احمدی خاندان، احمدیت کو بہتر طور پر سمجھ چکے ہیں، اس لیے جماعت کو آہستہ آہستہ چھوڑ رہے ہیں جبکہ باہر کے ”بھولے لوگ“ اصل بات کو جانتے نہیں لہذا دھوکے سے جماعت کے فتنے میں کچھ آرہے ہیں۔

دوسری بات یہ کہ آپ ذرا غور فرمائیں کہ 2000ء میں اعلان ہوا کہ 4 کروڑ افراد نے بیعت کی ہے جبکہ پچھلے سال کا ”سکور“ ایک کروڑ تھا۔ اس طرح گویا صرف دو سالوں میں پانچ کروڑ افراد نئے احمدی ہو چکے ہیں۔ اب جماعت تو کسی شخص کو (احمدی کو) چندے کے حوالے سے بخش نہیں سکتی، کیونکہ یہ چندے تو مرزا صاحب نے لاگو کیے تھے، اسی لیے انہیں ”لازمی چندہ“ کہا جاتا ہے۔ اس طرح اگر فی کس ایک ڈالر فی مہینہ تصور کر لیں (یورپ، امریکہ میں ڈالر پاکستانی روپے کے برابر حیثیت رکھتا ہے۔ ایک روپیہ فی کس کسی طرح بھی جماعت برداشت نہیں کر سکتی لازماً زیادہ چندہ وصول کرے گی) تو 12 ڈالر فی کس سالانہ بنتا ہے جبکہ پانچ کروڑ افراد (نوا احمدی) کا سالانہ چندہ 60 کروڑ ڈالر بنتا ہے جو کہ پاکستانی روپیہ کے مطابق 36 ارب روپے بنتا ہے۔ یہ چندہ تو صرف دو سال میں بنے شامل ہونے والے احمدیوں کی طرف سے بنتا ہے جبکہ گزشتہ 10 سالوں میں بنے شامل ہونے والے افراد اور پہلے سے موجود احمدی افراد کا چندہ اس کے علاوہ ہے۔

اگر 36 ارب روپیہ کے برابر جماعت کے پاس چندہ آرہا ہے تو پھر پاکستانی

احمدیوں سے چندہ وصول کرنا نہ صرف زیادتی ہے بلکہ انتہا درجہ کا ظلم ہے جو ایک صدی سے غربت کے باوجود بڑے اخلاص سے چندہ دیتے آرہے ہیں، اب جبکہ جماعت کے پاس اربوں روپیہ آ رہا ہے تو جماعت کو ان غریبوں کو ریلیف دینا چاہیے۔

احباب جماعت: جماعت احمدیہ اب ایک مذہبی تحریک سے نکل کر ایک تجارتی یا مالیاتی نیٹ ورک کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ اگر پیسے کی کولیکشن باہر نکال دیں تو باقی کچھ نہ بچے گا۔ جماعت احمدیہ کی قیادت احمدی افراد کو اسلام سے بہت دور لے کر جا چکی ہے۔ ایک احمدی فرد کے دل میں مکہ، مدینہ کا احترام نہیں ہوگا جتنا احترام ربوہ، قادیان یا لندن کا ہوگا۔ ایک احمدی بچے سے دوسرے خلیفہ کا نام پوچھیں تو وہ حضرت عمرؓ کی بجائے مرزا بشیر الدین کا نام لٹائے گا۔ زکوٰۃ سے احمدی کسوں کو دور جا چکے ہیں۔ حج سے جماعت تو پہلے ہی منہ موڑ چکی ہے۔

1974ء میں احمدیوں پر حج کے حوالے سے پابندی لگی۔ 1974ء میں مرزا طاہر احمد جماعت کی طرف سے ترتیب دیئے گئے اس گروپ میں شامل تھے جو قومی اسمبلی میں جماعت کی ترجمانی کے لیے پیش ہوتا رہا ہے، گویا مرزا طاہر احمد صاحب اس وقت خاص حیثیت کے مالک تھے۔ کیا مرزا طاہر احمد اس وقت تک 10/5 حج کر چکے تھے یا 20/10 عمرے کر چکے تھے؟ جواب نئی میں ہوگا۔ پھر کیونکر پوری جماعت نے ان کو مذہبی لحاظ سے سب سے افضل پایا کہ ان کو "خلیفہ جن لیا۔ مرزا طاہر احمد نے بھی حج اس لیے نہیں کیے اور جماعت نے بھی اسی لیے اس بات کو اہمیت نہیں دی کہ ان کے نزدیک حج کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس "فضول" "بی" (نعوذ باللہ) پر وہ کیوں پیسہ بہا د کریں؟

اسباب جماعت: یہ بھی تو دیکھیں کہ مرزا صاحب نے خود ایک فیصلہ کن معرکہ لڑ کر شکست کھائی ہے اور اس بارے میں خود فیصلہ دیا ہے کہ جو جھوٹا ہوگا، شکست کھائے گا۔ ہوا کہ "اکثر عبد الحکیم آف پٹیالہ احمدی تھے۔ 20 سال احمدی رہنے کے بعد وہ طہرہ ہو گئے اور مرزا صاحب کو چیلنج کر دیا۔ ان کو جھوٹا قرار دیا اور پیشگوئی کی کہ وہ 4 اگست 1908 تک ہلاک ہو جائیں گے۔ یعنی مرزا صاحب چونکہ جھوٹے ہیں، اس لیے 4 اگست 1908ء تک ہلاک ہو جائیں گے۔ مرزا صاحب نے چیلنج قبول کیا اور مقابل میں اس پیشگوئی کو اس پر لٹتے ہوئے کہا کہ "جھوٹا ہوگا، وہ 4 اگست 1908 تک ہلاک ہو جائے گا اور یہ مقدمہ خدا کی عدالت میں۔ اور خدا صادق کا ساتھ دے گا۔ پھر یوں ہوا کہ مرزا صاحب نے چیلنج قبول



کر کے اپنی کتاب چشمہ معرفت میں یہ اعلان شائع کر دیا۔ (دیکھئے چشمہ معرفت از مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ 322)

خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اس اعلان کے شائع ہونے یعنی کتاب کے شائع ہونے کے صرف 11 دن بعد مرزا صاحب 26 مئی 1908ء کو یعنی مقررہ تاریخ سے دو ماہ قبل اس میعاد کے اندر پیشگوئی کے مطابق فوت ہو گئے۔ ”کیا فرماتے ہیں علماء احمدیت بیچ اس مسئلہ کے؟“

احباب جماعت: ذرا غور فرمائیں کہ 50 سال سے زائد عمر کا ایک بزرگ جو نہ صرف عالم ہے بلکہ ایک مذہبی جماعت کا سربراہ بھی ہے، ایک شریف زادی 11 سالہ لڑکی (محمدی بیگم) کے ساتھ شادی کرنے کے لیے ہر غیر اخلاقی حربہ اختیار کرتا ہے اور مسلسل 19 سال تک اشتہار بازی کے ذریعہ اس کی عزت کو اچھالتا ہے۔ کیا یہ کسی شریف آدمی کو زیب دیتا ہے؟ (مزید تفصیل کے لیے دیکھیں آئینہ کمالات اسلام از مرزا قادیانی)۔

ایک بات مزید عرض کرنا چلوں کہ کسی کی بات، انداز مخاطب، تحریر و تقریر، اس کی ذہنی اپروچ اور ذہنیت کی عکاسی کرتی ہے۔ ذرا اس کتاب کے صفحہ 344 تا 345 اور 391 تا 394 کو ضرور پڑھئے اور دل تھام کر جواب دیجئے کہ ”حضرت مسیح موعود“ کی یہ تحریر کیا آپ اپنی بہن، بیٹی یا ماں کے سامنے اپنے گھر والوں کو سناسکتے ہیں؟ اگر یہ اخلاقی معیار پر پورا نہیں اترتی تو سمجھ لیں کہ اس تحریر سے آپ کی طرف سے بیزاری آپ پر قرض ہو چکی ہے۔

احباب جماعت: زیر نظر کتاب ”ثبوت حاضر ہیں“ مکمل طور پر ایک بار ضرور پڑھیں۔ کتاب پڑھنے کے بعد یقیناً آپ حقیقت کو پالیں گے اور اسلام کے دامن یقیناً وابستہ ہو جائیں گے۔ اگر آپ اس کتاب کو مکمل طور پر پڑھنے کے بعد بھی اپنے پاپے زاریات پر قائم رہیں تو پھر یقیناً سمجھیں کہ ہماری الہامی کتاب قرآن مجید میں آپ لوگوں کی ”ثانی ایک آیت میں یوں بیان ہوئی ہے۔ صم حکم صمی ..... اور آپ اس کے پیچھے مذاق ہیں۔ اس کتاب کے بعد دلائل کی ضرورت نہیں بلکہ ایک بار پھر 1974ء کی تحریک..... اب کی ضرورت ہے۔ میرے خیال میں آج تک جتنی کہ احمدیت کے خلاف لکھی گئی ہیں، ان سب سے بڑھ کر محترم محمد متین خالد صاحب کی یہ کاوش ہے۔ متین صاحب نے ایک ایسا کام کر دیا ہے جو انتہائی مشکل اور ایک بڑے صیغہ ورک کام تھا۔ ان کی انتھک محنت ایک ایسا شاہکار وجود میں لائی کہ اب اس سے آگے مزید کسی کتاب..... محسوس نہیں ہوتی۔

ماسوائے کسی تحریک ختم نبوت کے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اگر آپ کی عمر 30 سال سے زائد ہو چکی ہے تو آپ ابھی اسلام سے زیادہ دور نہیں گئے۔ آپ پیدائشی طور پر مسلمان ہیں۔ 1974ء کے بعد آپ غیر مسلم قرار پائے، لہذا آپ کے ذائقے میں ابھی تک مسلمانی کا ذائقہ قائم ہوگا۔ ابھی تک آپ کوئی فارم پد کرتے ہوئے مسلمان کے کالم کو چھوڑ کر غیر مسلم کے خانے میں اپنا اندراج کرواتے ہوئے جھجکتے ہوں گے تو آؤ! اس ذائقہ کو بحال کرو۔ اور ہر اس ملاوٹ کو ختم کر دو جو نبی اکرم ﷺ کے قدموں میں جانے سے روکے، جو مدینہ اور مکہ کی طرف جانے والے راستوں پر ناکے لگائے اور اسلام کی مقدس تعلیم سے دور کرے۔

خدا تعالیٰ آپ کو خالص اسلام اپنانے کی توفیق بخشے۔ آمین!

پروفیسر منور احمد ملک  
سابق نائب امیر جماعت احمدیہ ضلع جہلم



## تاریخ ساز آئینہ

تحفظ ختم نبوت ایک ایسا خدا داد جذبہ ہے جو بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔ یہ ہر کسی کا مقدر نہیں کہ وہ قدرت کے ایسے عظیم عطیہ اور انمول نعمت سے سرفراز ہو جائے۔ نگاہ کرم جن دلوں کو اس انعام کے لیے جن لیتی ہے، صرف وہی اس سعادت سے بہرہ اندوز ہوتے ہیں۔

ایں سعادت بزور بازو نیست  
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

ایسے ہی خوش نصیبوں میں برادر عزیز محمد متین خالد کا شمار ہوتا ہے جو اپنے سینے میں تحفظ ناموس رسالت ﷺ کی شمع جلائے مسلسل اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہیں۔ وہ قادیانیت کے معتبر نبض شناس ہیں اور بات سمجھانے بلکہ دل میں اتارنے کا ادراک جانتے ہیں۔ وہ اپنی تحریروں میں حیرت انگیز معلومات اور ہوش ربا انکشافات کا رنگ بھرتے ہیں جس سے اس کے ڈاٹے سنجیدگی اور فکر سے جا ملتے ہیں۔ زیر نظر کتاب ”ثبوت حاضر ہیں“ اس کی تازہ مثال ہے۔ قادیانیت نے اپنے برص زدہ چہرے کے خدو خال چھپانے کے لیے ان پر اسلام کے گل صدر رنگ ریشم کی خوبصورت نقاب اوڑھ رکھی ہے جسے عزیزی خالد نے تحقیق کے محذب شمشے سے بے نقاب کیا ہے۔ بلکہ یوں کہئے کہ انھوں نے قادیانیت کے اندر گھس کر اس کے عقائد کا محاصرہ کیا ہے تاکہ وہ اسے چھپا نہ سکیں۔ خالد نے قادیانیت کے بعض ایسے روح فرسا عقائد بے نقاب کیے ہیں کہ انھیں پڑھ کر کلیجہ پھٹنے کو آتا ہے، دل ٹکڑے ہوتا ہے، سینہ چھلنی ہوتا ہے، آنکھیں خون کے آنسو روتی ہیں، ہاتھ پاؤں شل ہو جاتے ہیں، روح میں زہر آلود نشتر چبھتے اور دماغ مفلوج ہوتا محسوس ہوتا ہے۔ یہ کتاب ایک بار پڑھنے اور سو بار سوچنے پر مجبور کرتی ہے۔ اس کا مطالعہ بہت سے ذہنوں سے شکوک و شبہات کے کانٹے نکال دے گا۔ میرے خیال میں یہ کتاب قادیانیت کے موضوع پر عہد حاضر کی منفرد، بہترین

اور جامع کتاب ہے۔ بلاشبہ انھوں نے تحفہ ناموس رسالت ﷺ کے خدا داد جذبہ، کمال محنت و ریاضت اور بے پایاں ذوق و شوق سے یہ دستاویز تیار کی ہے۔ ایسی کتاب وقت کی ضرورت تھی جسے خالد نے اپنی موثر کوشش سے بروقت پورا کر کے تحفہ ختم نبوت سے اپنی بے پایاں محبت کا ثبوت دیا ہے۔ قادیانیت کے خلاف جدوجہد میں تحفہ ختم نبوت کے ہر کارکن کے لیے یہ کتاب ایک راہنما مبلغ کا کام دے گی۔ اس طرح ہر مسلمان کے لیے اس کا مطالعہ ناگزیر ہے۔ یہ کتاب بغیر توفیق الہی ممکن نہیں تھی۔ ان شاء اللہ یہ کتاب خالد کے لیے دین و دنیا میں فوز و قلاح کا ذریعہ ثابت ہوگی۔

عزیز الرحمن جالندھری

مرکزی ناظم اعلیٰ، عالمی مجلس تحفہ ختم نبوت پاکستان





## تغیر قلم

عقیدہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی اور اساسی عقیدہ ہے۔ قرآن و سنت میں اس عقیدہ کی اہمیت و عظمت واضح طور پر بیان کی گئی ہے۔ اس عقیدہ کا تحفظ ہر مسلمان پر فرض ہے۔ یہ عقیدہ اتنا نازک اور حساس ہے کہ اگر اس پر ذرا سا بھی شک و شبہ کا گرد و غبار پڑ جائے یا اس کے تحفظ کے سلسلہ میں ذرا سی بھی بے رحمی، کمزوری یا لاپرواہی برتی جائے تو آدمی ایمان کی لازوال دولت سے محروم ہو سکتا ہے۔ اسے ایک چلتی پھرتی لاش تو کہا جاسکتا ہے۔ مگر وہ مسلمان کہلوانے کا ہرگز مستحق نہیں رہ سکتا۔ یہ عقیدہ اپنی اہمیت کے اعتبار سے ایمانیات کی معراج ہے۔ یہی وہ عقیدہ ہے جس پر ہر مسلمان اپنا سب کچھ قربان کر سکتا ہے اور یہی اسلامی غیرت و حمیت کا تقاضا ہے۔ یہ عقیدہ اسلام کے ازلی دشمنوں کی آنکھ میں شروع سے ہی کھٹکتا رہا ہے۔ انہوں نے ہمیشہ مسلمانوں کی صفوں میں گھس کر اس محکم عقیدہ کو کمزور کرنے کی کوشش کی مگر انہیں ہمیشہ منہ کی کھانا پڑی۔ اسلامی تاریخ کے کسی بھی دور میں اگر کسی نے بھولے سے بھی اس عقیدہ پر حملہ کرنے کی جرأت کی تو اس کی موت کو عبرت کا نشان بنا کر اس عقیدہ کی عظمت کا اعتراف کیا گیا۔

مہد حاضر میں قادیانی فتنہ، منکرین ختم نبوت کا منظم گروہ ہے جو حکومت برطانیہ کے زیر سایہ پروان چڑھا جس کا مقصد اسلام کی بنیادوں کو منسوخ کرنا، امت مسلمہ میں انتشار و تفریق پیدا کرنا اور انگریز کے مفادات کے لیے کام کرنا تھا۔ اس کی تخلیق (بلکہ تولید) مسلمانوں کی نظریاتی سرحدوں پر ایک سنگین اور منظم حملہ ہے اور یہ فتنہ اسلام کے لیے ایک مستقل خطرہ ہے۔ یہ لوگ اپنے عقائد کے لحاظ سے شیطان سے بڑھ کر ہیں۔ ان کے انہماک خباثت کی عمل گاہیں ہیں۔ یہ لوگ گنتار کے ساحر اور جھوٹ کو ج میں بدل دینے کے ماہر ہیں۔ ان کی شریالوں میں توہین اسلام کا وہ فاسد خون ہے جس کی بنا پر انہیں ملک و ملت کے لیے بجا طور پر سرطان کہا جاسکتا ہے۔ ہر مسلمان کی خواہش ہے کہ اس کے عقائد کا تحفظ ہو اور اس کے مذہبی جذبات کی

دل آزاری نہ ہو۔ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ ایک اقلیتی گروہ سامراجی اسلام دشمن طاقتوں کی ہمہ پر دین اسلام اور اس کی مقدس شخصیات پر ریک حملے کرے، نبی کریم ﷺ کی عظیم نبوت کے مقابلہ میں اپنی ہی نبوت قائم کرے، اور پھر یہ مطالبہ اور اصرار بھی کرے کہ اسے ان عقائد کی تبلیغ و تشہیر کی مکمل اجازت دی جائے۔ ہمارے بعض نام نہاد دانشور ایک خاص منصوبے کے تحت انہیں مظلوم قرار دیتے ہیں۔ ان پر عائد پابندیوں کو ”حقوق انسانی“ کے منافی قرار دیتے ہیں اور انہیں مکمل آزادی دینے کا مطالبہ کرتے ہیں خواہ اس سے پورا معاشرہ جزع و فزع کا شکار ہو جائے۔

الحمد للہ مجھے ایک عرصہ تک تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر ایک کارکن کی حیثیت سے کام کرنے کی سعادت حاصل رہی ہے۔ اپنی تبلیغی جدوجہد کے دوران مجھے بے شمار تجربات و مشاہدات سے گزرنا پڑا۔ ایک مشکل یہ پیش آتی رہی کہ ہر وہ شخص جس سے قادیانیت کے کفریہ عقائد و عزائم کے بارے میں بحث ہوتی، اس کا پہلا مطالبہ یہ ہوتا کہ اسے قادیانی کتابوں کے اصل حوالہ جات دکھائے جائیں، ایسے حوالہ جات اور ثبوت اس کے لیے دلچسپی اور حیرانی کا باعث ہوتے۔ ایسے میں ایک ایسی کتاب کی شدت سے ضرورت محسوس ہوئی جسے پڑھ کر ہر شخص قادیانیت کے اصل عقائد و عزائم سے آگاہ ہو سکے اور جو عام یار کی انداز کی کتاب نہ ہو بلکہ ایک ایسی تحقیقی کاوش ہو جو اپنے اندر ٹھوس اور مضبوط دلائل لیے ہوئے ہو اور اس کے بعد کسی بھی شخص کے لیے قادیانیوں کے کفریہ عقائد و عزائم سے انکار کی گنجائش نہ ہو۔

اس مسئلہ کا حل یہی تھا کہ ایک ایسی کتاب مرتب کی جائے جس میں قادیانی کفریہ معتقدات کے تقریباً تمام دستاویزی ثبوت ان کی مستند کتابوں سے عکسی صورت میں پیش کر دیے جائیں تاکہ ہر شخص کم از کم مذکورہ کتاب پڑھ کر قادیانی عقائد کی ”اصلیت“ سے واقفیت حاصل کر سکے۔ مجھے معلوم تھا کہ یہ کوئی آسان کام نہیں ہے بلکہ خاردار وادی میں اترنے کے برابر ہے مگر میں نے کمر ہمت باندھی، اللہ تعالیٰ سے مدد اور توفیق کی دعا کی اور ایک آہنی عزم کے ساتھ کتاب کی تدوین میں مشغول ہو گیا۔ اس دوران مجھے جن جاکھل مرائل کے بل صراط سے گزرنا پڑا، وہ ایک لمبی داستان ہے۔

قادیانیوں کی مستند ترین کتابوں، رسائل اور اخبارات کو حاصل کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف تھا۔ بعد ازاں ایک طویل عرصہ تک تقریباً پچاس ہزار سے زائد صفحات کو پوری

چھان چک ہے، کنگال کران کی قابل اعتراض کفریہ عبارتوں کو تلاش کرنا ایک صبر آزما کام تھا۔ پھر نہایت ذمہ داری کے ساتھ اصل حوالہ جات کی فوٹو کاپی کروانا، اسے علیحدہ کاغذ پر چسپاں کر کے متعلقہ حصہ کو نمایاں کرنے کے لیے نشانات لگانا، اس کے پازٹو تیار کروانا اور ان عکسی حوالہ جات کی بڑی احتیاط سے ترتیب و تدوین کرنا ایک نہایت کٹھن اور مشکل کام تھا جو محض توفیق الہی سے ممکن ہوا۔ زندگی میں جن خواہشات کے پورا ہونے کی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تھی، ان میں ایک اس کتاب کی تکمیل تھی۔ آج اس کی اشاعت پر میں اپنے رب کا جتنا بھی شکر ادا کروں، کم ہے۔

میں نے کوشش کی ہے کہ مرزا قادیانی کی تحریروں ہی کو مختلف عنوانات کے تحت جمع کر دیا جائے تاکہ قاری کو قادیانیت کے عقائد و عزائم اور خیالات کا براہ راست علم ہو سکے اور وہ خود کسی واضح فیصلہ پر پہنچ سکیں۔ میرے خیال میں یہ کتاب ایک ایسا ”ہیرومیٹر“ ہے جس سے قادیانیت کی سنگینی اور اس کے منافقانہ رویوں کا اندازہ آسانی سے لگایا جاسکتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس کے مطالعہ سے نہ صرف ہر مسلمان قادیانیت کے اصل چہرہ کو پہچان سکے گا بلکہ تعصب کی ٹینک اتار کر اس کا مطالعہ کرنے والے قادیانی بھی راہ ہدایت پاسکتے ہیں۔

مجھے اکثر قادیانی مبلغوں سے مباحثہ یا مناظرہ کا موقع ملتا رہتا ہے۔ مناظرہ کے شروع میں، میں ان سے پوچھتا ہوں کہ آپ نے مرزا قادیانی اور اس کے بیٹوں وغیرہ کی کتنی کتابیں پڑھی ہیں؟ تو اس غیر متوقع سوال پر وہ پریشان ہو جاتے ہیں۔ آنجہانی مرزا قادیانی نے تقریباً 83 کتابیں لکھی ہیں۔ دو جلدوں پر مشتمل مجموعہ اشتہارات، پانچ جلدوں پر مشتمل ملفوظات، وحی و الہامات پر مبنی کتاب تذکرہ اور شاعری پر مبنی درخشین اس کے علاوہ ہیں۔ اس طرح اگر ان کو بھی شامل کر لیا جائے تو مرزا قادیانی کی کتابوں کی تعداد 100 سے کم بنتی ہے۔ میں اپنے تجربہ اور یقین کے ساتھ چیلنج کرتا ہوں کہ کسی بھی قادیانی نے مرزا قادیانی کی تمام کتب کا مطالعہ نہیں کیا۔ بلکہ شاید انہیں مرزا قادیانی کی کتب کے نام بھی یاد نہیں۔ حالانکہ مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ جس قادیانی نے میری تمام کتب 3 دفعہ نہ پڑھی ہوں، مجھے اس کے ایمان پر شک ہے، گویا وہ قادیانی بھی نہیں ہے۔ مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد ایم اے اپنی کتاب ”سیرت الہدی“ میں لکھتا ہے:

”مولوی شیر علی صاحب نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ حضرت (مرزا قادیانی) فرمایا □



کرتے تھے کہ ہمارے آدمیوں کو چاہیے کہ کم از کم تین دفعہ ہماری کتابوں کا مطالعہ کریں اور فرماتے تھے کہ جو ہماری کتب کا مطالعہ نہیں کرتا۔ اس کے ایمان کے متعلق مجھے شبہ ہے۔“  
(سیرت المہدی از مرزا بشیر احمد ایم اے جلد دوم صفحہ 78)

### الحمد للہ

پاکستان اور بھارت میں اس کتاب کے درجنوں ایڈیشن شائع ہو کر مقبول عام ہو چکے ہیں۔ اب پاکستان میں یہ کتاب تازہ اضافوں کے ساتھ شائع ہو رہی ہے۔ پوری دنیا میں ہر خاص و عام نے اس کتاب کو بے حد پسند کیا۔ اس کتاب کے مطالعہ سے اندرون اور بیرون ممالک میں مقیم تقریباً 70 قادیانیوں کو اللہ تعالیٰ نے ایمان کی دولت عطا کی۔ اس سے بوکھلا کر قادیانی قیادت نے تمام قادیانیوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اس کتاب کا مکمل بائیکاٹ کریں اور ہرگز مطالعہ نہ کریں۔ مزید برآں اس کتاب کی موجودگی میں بے شمار قادیانی مناظروں کو منہ کی کھانا پڑی اور انہیں اعتراف کرنا پڑا کہ اس کتاب کا ہمارے پاس کوئی جواب نہیں۔ الحمد للہ! میرے لیے یہ بہت بڑے اعزاز کی بات ہے۔ میں اس پر اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود ہوں کہ اس نے میری محنت کو قبول کیا۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس محاذ پر کام کرنے کی مزید توفیق اور استقامت نصیب فرمائے! میں تمام مسلمانوں کی دعاؤں کا محتاج ہوں۔

محمد متین خالد









لکھتا ہوں خونِ دل سے یہ الفاظ احرار  
بعد از رسول ہاشمی ﷺ کوئی نبی نہیں

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی تشریحی، غیر تشریحی، غلطی، بددلی یا نیا نبی نہیں آئے گا۔ آپ ﷺ کے بعد جو شخص بھی نبوت کا دعوئی کرے، وہ کافر، مرتد، زندق اور واجب القتل ہے۔ قرآن مجید کی ایک سو سے زائد آیات مبارکہ اور حضور نبی کریم ﷺ کی تقریباً دو سو دس احادیث مبارکہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ حضور خاتم النبیین ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ اس حقیقت پر ایمان ”مقیدۂ ختم نبوت“ کہلاتا ہے۔

ختم نبوت اسلام کا منفقہ، اساسی اور اہم ترین عقیدہ ہے۔ دین اسلام کی پوری عمارت اس اعتقاد پر کھڑی ہے۔ یہ ایک ایسا حساس عقیدہ ہے کہ اگر اس میں ٹھٹھوک و شبہات کا ذرا سی بھی رخ پیدا ہو جائے تو ایک مسلمان نہ صرف اپنی متاع ایمان بکھو بیٹھتا ہے بلکہ اپنی بدستی سے وہ حضرت محمد ﷺ کی امت سے بھی یک قلم خارج ہو جاتا ہے۔

پوری امت مسلمہ کا اس امر پر اجماع ہے کہ سب سے اوّل نبی حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے آخری حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ جیسا کہ ملا علی قاریؒ نے لکھا ہے:

”دعویٰ النبوة بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کفر بالاجماع۔“

(شرح فقہ اکبر صفحہ 202 از ملا علی قاریؒ)

(ترجمہ) ”ہمارے نبی اکرم ﷺ کے بعد نبوت کا دعوئی بالاجماع امت کفر ہے۔“

حضور نبی کریم ﷺ پر ہر قسم کی نبوت کا خاتمہ ہو چکا ہے اور آپ ﷺ خاتم الانبیاء صلی آخر الانبیاء ہیں۔ آپ ﷺ کو تمام انبیائے سابقین علیہم السلام کے بعد آخری نبی ماننا ضروریات دین اور عقائد اسلام میں سے ہے۔ آپ ﷺ کے بعد نبوت کا دعوئی کرنا کفر و

مضالیت ہے اور جو شخص آپ ﷺ کے بعد نبوت کا دھوئی کرے، وہ مردود، کافر، دائرہ اسلام سے خارج، مرتد، واجب القتل اور دائمی جہنمی ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ قرآن و سنت کی موجودگی میں کسی نبی کی کیا ضرورت رہ جاتی ہے؟ یہ رشد و ہدایت کے دو مستقل سرچشمے ہیں جو قیامت تک عالم اسلام کو سیراب کرنے کے لیے کافی ہیں۔ ان کے ہوتے ہوئے کسی کا مدعی نبوت ہونا صریح کفر الہی ہے۔ عقیدہ ختم نبوت ہر اعتبار سے ضروریات دین میں داخل ہے۔ اس کا انکار یقیناً کفر و ارتداد ہے جس سے کوئی بھی تاویل نہیں بچا سکتی۔

ختم نبوت کا تحفظ بھی ہر مسلمان پر فرض اولین ہے۔ اس کی حفاظت میں کوتاہی بہت بڑا گناہ ہے۔ جس کی پاداش میں روز قیامت ہم سے لازماً سوال ہوگا۔ تاریخ کے مختلف ادوار میں جنھوں نے مدعیان نبوت اور ان کے پیروکار ہمیشہ لائینی تاویلات اور بے اصل باتوں کو بنیاد بنا کر دین اسلام میں تبدیلی و تحریف کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ منکرین ختم نبوت اپنی شہرہ چشتی کو آفتاب، کج فہمی کو دلیل، بکائین کو انگور، زہر کو امرت، ظلمت کو اُجالا اور جہل کو زور خالص تسلیم کروانے پر مصر رہے، مگر امت مسلمہ نے دین اسلام میں ذرا سا بھی تغیر، تصرف یا کمی بیشی کو گوارا نہ کیا۔ بلکہ ہر قسم کے مشکل اور نامساعد حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے دل و جان سے عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کی اور منکرین ختم نبوت کے خلاف بھرپور جہاد کیا۔ منکرین ختم نبوت ٹانگ وائیں کی بدستی میں ختم نبوت کا چراغ پھونکوں سے بجھانے کی ناپاک سازشیں کرتے رہے مگر نور ایمان کے حامل مجاہدین ختم نبوت نے کاذب مدعیان نبوت اور ان کے پیروکاروں کے خلاف ناقابل فراموش سرفروشی اور جفاکاری کے ایسے ایمان پرور مناظر پیش کیے جس سے نہ صرف حق کا سر بلند ہوا بلکہ منکرین ختم نبوت کو ان کے مکروہ عزائم سمیت ملیا میٹ کر دیا۔

موجودہ دور میں منکرین ختم نبوت کا گروہ قندہ قادیانیت کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ اس قندہ کا بانی آنجنہانی مرزا غلام احمد قادیانی ہے جس نے انگریزوں کے اشارے پر قادیان (گورداسپور، بھارت) میں نبوت کا دھوئی کیا۔ پھر سلطنت برطانیہ کی سرپرستی میں اپنی بھونڈی تاویلات اور تحریفات کے ذریعے امت محمدیہ کے مستحکم قلعہ میں شکاف ڈالنے اور ملت اسلامیہ کو پارہ پارہ کرنے کی ناپاک سازشیں کیں۔ مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ نبی کریم ﷺ اور شعائر اسلامی کی توہین بھی شروع کر دی۔ اسلام اور اس کی مقدس شخصیات کے خلاف قادیانیوں کی گستاخیوں اور ہرزہ سرائیوں کو اکٹھا کیا جائے تو



کئی دفتر تیار ہو سکتے ہیں۔ قادیانیوں کی طرف سے شان رسالت ﷺ میں کی جانے والی بعض گستاخیاں ایسی ہیں جنہیں پڑھ کر کلیجہ منہ کو آتا اور آنکھوں میں خون اتر آتا ہے۔

پوری ملت اسلامیہ کا متفقہ فیصلہ ہے کہ قادیانی کافر، مرتد اور زندیق ہیں اور اس فتنہ کا استیصال اور قلع قمع کرنا ہر مسلمان کا اولین فریضہ ہے۔ علامہ اقبالؒ نے فرمایا تھا: ”قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔“ قادیانیوں کے کفریہ عقائد و عزائم اور علامہ اقبالؒ کے مذکورہ قول کی روشنی میں پاکستان کی منتخب پارلیمنٹ نے 7 ستمبر 1974ء کو قادیانیوں کو متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ اس کے بعد ایک صدارتی آرڈی نینس کے ذریعے 26 اپریل 1984ء کو قادیانیوں کو شعائر اسلامی کے استعمال اور اپنے مذہب (قادیانیت) کی تبلیغ سے روک دیا گیا۔ بعد ازاں پاکستان کی اعلیٰ عدالتوں نے بھی حکومت کے ان فیصلوں کی توثیق کرتے ہوئے نہ صرف قادیانیوں کو اپنے کفریہ عقائد و عزائم کی تبلیغ و تشہیر سے منع کر دیا بلکہ اس کی خلاف ورزی پر سزا بھی مقرر کی۔ اس حوالے سے تعزیرات پاکستان کی دفعات C-298، B-298 اور C-295 خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

## ختم نبوت اور قرآن مجید

قرآن مجید، کہنے کو تو ایک کتاب ہے مگر یہ سراپا اعجاز ہے۔ اس کا ایک ایک لفظ علم و حکمت کا بے مثل خزانہ ہے۔ اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ ہر دور کے، ہر خطہ کے، ہر انسان کی مکمل راہنمائی کے لیے ہدایت کا عظیم سرچشمہ ہے۔ دشمنان اسلام کی طرف سے اسلام کی بیخ و بنیاد کو ہلا دینے والے خطرناک طوفانوں میں بھی اس کے عظمت و وقار میں رتی بھر فرق آیا، نہ قیامت تک آئے گا (ان شاء اللہ)! کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اس کی حفاظت کا ذمہ بھی اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہوا ہے۔ جس طرح قرآن مجید ہر مسئلہ میں انسانوں کی راہنمائی کرتا ہے، اسی طرح وہ عقیدہ ختم نبوت کو بھی بڑے واضح اور غیر مبہم الفاظ میں بیان کرتا ہے۔ قرآن مجید کی ایک سو سے زائد آیات مبارکہ ختم نبوت کے ہر پہلو کو کھول کھول کر بیان کرتی ہیں اور واضح الفاظ میں اعلان کر رہی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ قیامت تک اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کسی بھی قسم کا کوئی نیا نبی نہیں۔ صفحات

کی قلت کی وجہ سے صرف چند آیات مبارکہ اور ان کا ترجمہ پیش خدمت ہے: (ان کی باقاعدہ تشریح کے لیے قارئین کرام تفاسیر سے رجوع فرمائیں)۔

(1) مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ

النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا. (احزاب: 40)

ترجمہ: ”نہیں ہیں محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ

لیکن آپ ﷺ اللہ کے رسول اور تمام انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔“

عرب سماج میں ایک قدیم رسم یہ بھی تھی کہ وہ اپنے متبنی یعنی لے پالک بیٹے کو حقیقی

اور نسبی بیٹا سمجھتے۔ یہ لے پالک بیٹا وراثت میں بھی برابر کا شریک ہوتا۔ حرید برآں جس طرح

ایک حقیقی بیٹا مر جاتا اور اس کی بیوی باپ کے لیے حرام ہوتی، اسی طرح لے پالک بیٹا جب مر

جاتا یا وہ اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا تو وہ عورت لے پالک بیٹے کے باپ کے لیے بطور منکوحہ

حرام ہوتی۔ حضرت زید بن حارثہ، نبی کریم ﷺ کے لے پالک بیٹے تھے۔ تمام لوگ انھیں

”زید بن محمد“ کہہ کر پکارتے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں اس قبیح رسم کو ختم کرتے

ہوئے فرمایا کہ حضرت محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ آپ اللہ

کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ یعنی دنیا میں انبیاء کے آنے کا سلسلہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو گیا ہے

اور حضور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ (واقعہ یہ ہے کہ جب حضور ﷺ

نے حضرت زید کی مطلقہ حضرت زینب سے نکاح فرمایا تو جہلا زہان طعن دراز کرنے لگے کہ اپنی بہو کو عقد میں

لے آیا گیا ہے، تو اللہ پاک نے اس شہادت کو تاریخ کا حصہ بنا دیا کہ محمد ﷺ تو کسی جوان مرد کے باپ ہی

نہیں ہیں، سو جب زید کی اہلیہ آپ ﷺ کی بہو ہیں تو انھیں زوجیت میں لانا قابل اعتراض کیسے

ہوا؟ نیز اگر کسی کو پیار سے منہ بولا بیٹا کہہ دیا جائے تو وہ حقیقی فرزند نہیں بن جاتا..... اور آپ ﷺ کا اس

ضمن میں اقدام بطور رسول اللہ کے ہے اور رسول کا منصب ہی یہ ہے کہ وہ ”اپنے“ احکامات نافذ نہیں کرتا بلکہ

اپنے رب سے پا کر آگے پہنچاتا ہے۔ گویا اصول یہ طے ہو گیا کہ لے پالک بیٹا یا بیٹی حقیقی بیٹا یا بیٹی نہیں بن

جاتے..... اور عربوں کا اس حوالے سے رائج Taboo حضور ﷺ نے ذاتی حیثیت میں نہیں بلکہ بطور رسول

اللہ پاش پاش کیا ہے۔ کسی لفظ سماجی رسم کا خاتمہ ناممکن کے قریب قریب مشکل ہوا کرتا ہے اور ایسا انقلابی



قدم، اللہ کا رسول ﷺ ہی اٹھا سکتا تھا، چنانچہ آپ ﷺ نے قرونوں سے مروج نامعقول تصور کو اپنے حسنِ عمل سے بکھیر کر رکھ دیا۔ پھر یاد رہے ایسا آپ ﷺ نے بطور رسول اللہ کے کیا۔ ”لیکن اس بری رسم کو، کوئی بھی آئندہ مبعوث ہونے والا رسول ختم کر سکتا تھا؟“ ہاں منطقی طور پر یقیناً یہ سوال ذہنوں میں جگہ پاسکتا تھا، سو وہ حکیم خدا جو سب جانتا ہے (وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا) نے عین اسی موقع پر اس استفسار کا جواب ”خاتم النبیین“ فرما کر فراہم کر دیا کہ جب آپ ﷺ کے بعد کسی بھی قسم کا کوئی رسول، کوئی نبی نہیں آنے والا تو اس قضیے کو مستقبل کے لیے تشنہ نہیں چھوڑا جاسکتا تھا۔ آپ ﷺ سلسلہ انبیاء کے آخری فرد ہیں، ہر کجی کو راستی میں آپ ﷺ ہی کے ذریعے بدلا جائے گا۔ نہ صرف متذکرہ فکری گمراہی کو بلکہ جملہ بگاڑ آپ ﷺ ہی کے ذریعے ہی درستی میں مہذب ہوں گے۔ آپ ﷺ کے مبارک ہاتھوں سے اصلاحات کا عمل اس طرح مکمل ہوگا کہ پھر کسی وحی، کسی ”مکالمہ و مخاطبہ“ کی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔ بنی نوع انسان کی رہنمائی کے تناظر میں کوئی زاویہ جب ادھورا نہیں رہے گا، کوئی پہلو کم نہیں رہے گا تو نبوت کی ضرورت ہی باقی نہیں رہے گی..... اس پس منظر میں یہ آیت مبارکہ آپ ﷺ کے سر پر ختم نبوت کا نہایت خوبصورت تاج رکھ رہی ہے اور قادیانی ہیں کہ تاویلات کے گورکھ دھندے کے ذریعے آپ ﷺ کی نبوت کو ناقص ثابت کرنے پر تلے رہتے ہیں۔ کتنے عجیب ہیں یہ لوگ کہ ایک طرف ”خاتم الانبیاء“ کا ترجمہ ”افضل الانبیاء“ کرتے ہیں اور دوسری جانب نئے نبی کی ”اپائنٹ منٹ“ کے بغیر ان ﷺ کی نبوت و رسالت کو غیر مکمل یقین کرتے ہیں۔ بے شک خاتم الانبیاء کا مفہوم افضل الانبیاء ہے لیکن آپ ﷺ اسی صورت میں افضل و اکمل ہیں جب آپ ﷺ کے بعد کسی نئے نبی کی احتیاج نہ رہے۔ قرآن کی تکمیل کے معانی ہی حضور ﷺ کی نبوت کی تکمیل ہے۔ اگر قرآن آخری آسمانی کتاب ہے تو حضور ﷺ آخری رسول اور آخری نبی ہیں۔ اور بے شک قرآن کے بعد کسی وحی کی ضرورت نہیں اور حضور ﷺ کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں!!!)

(2) الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاتَّمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا. (المائدہ: 3)

ترجمہ: ”آج میں نے مکمل کر دیا ہے تمہارے لیے تمہارا دین اور پوری کر دی ہے تم پر اپنی نعمت، اور میں نے پسند کر لیا ہے تمہارے لیے اسلام کو بطور دین۔“

یہ آیت حضور نبی رحمت ﷺ کے آخری حج میں عرفہ کے دن جمعہ کے روز نازل

ہوئی۔ بعض حضرات کے نزدیک یہ آخری آیت تھی جو آپ ﷺ پر نازل ہوئی۔ اس آیت کریمہ کی بہت بڑی فضیلت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک یہودی نے حضرت عمر فاروقؓ سے کہا تھا کہ اگر یہ آیت ہم پر اترتی تو ہم اس دن عید مناتے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر بیان فرمایا کہ دین اسلام مکمل ہو چکا ہے۔ اب قیامت تک اس میں ترمیم و اضافہ کی کوئی گنجائش ہے نہ کوئی ضرورت۔ اب یہ امت قیامت تک کسی اور دین کی محتاج ہے، نہ کسی نبی کی، نہ کسی کتاب کی۔ اس آیت سے یہ بھی واضح ہوا کہ دین اسلام قیامت تک رہنے والا ہے۔ یہ کبھی ختم نہ ہوگا (ان شاء اللہ)! بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ آیت آیات احکام میں سے آخری آیت ہے اور آئندہ کے لیے وحی و نبوت کے بند ہونے کی واضح خبر دے رہی ہے۔

(3) وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّنَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ

(آل عمران: 81)

ترجمہ: ”اور یاد کرو جب لیا اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے پختہ وعدہ کہ قسم ہے تمہیں اس کی جو دوسوں میں تم کو کتاب اور حکمت سے۔ پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول (یعنی محمد ﷺ) جو تصدیق کرنے والا ہو ان (کتابوں) کی جو تمہارے پاس ہیں تو تم ضرور ایمان لانا اس پر اور ضرور ضرور مدد کرنا اس کی۔“

خلاصہ تفسیر آیت کا یہ ہے کہ ازل میں جس وقت حق تعالیٰ نے تمام مخلوق کی ارواح پیدا فرما کر ان سے اپنے رب ہونے کا عہد و اقرار لیا، تمام انبیاء علیہم السلام سے اس عہد عام کے علاوہ ایک عہد خاص بھی لیا گیا، جو ایک جملہ شرطیہ کی صورت میں تھا کہ اگر آپ میں سے کسی کی حیات میں محمد ﷺ مبعوث ہو کر تشریف لے آئیں تو آپ ان پر ایمان لائیں اور ان کی مدد کریں۔

اور اس جگہ ہمارا مطلع نظر فتم جاء فتم رسول الخ کے الفاظ ہیں جن میں نبی کریم ﷺ کے تمام انبیاء کے بعد تشریف لانے کو لفظ فتم کے ساتھ ادا کیا گیا ہے جو لغت عرب میں تراخی یعنی مہلت کے لیے آتا ہے، جب کہا جاتا ہے جاء یئ القوم فتم عمرو تو لغت



عرب میں اس کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ پہلے تمام قوم آگئی اور پھر کچھ مہلت کے بعد سب سے آخر میں عمر آیا۔

اس لیے النَّبِیِّیْنَ کے بعد ثُمَّ جَاءَ کُمْ رَسُوْلٌ کے یہ معنی ہوں گے کہ تمام انبیاء علیہم السلام کے آنے کے بعد سب سے آخر میں آنحضرت ﷺ تشریف لائیں گے اور جبکہ اخذِ حیات میں سے کوئی نبی و رسول مستثنیٰ نہیں تو آنحضرت ﷺ کا تمام انبیاء علیہم السلام سے آخری نبی ہونا متعین ہو گیا، اور یہ واضح ہو گیا کہ آپ ﷺ کے بعد کسی بھی قسم کا کوئی نبی پیدا نہ ہوگا، تشریفی و غیر تشریفی، ظلی و بروزی، ذیلی ضمنی وغیرہ کی خود ساختہ قسموں میں سے کوئی بھی اب باقی نہیں ہے۔

(4) قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا. (اعراف: 158)

ترجمہ: ”(اے محمد ﷺ) آپ فرمائیے: اے لوگو! بے شک میں اللہ کا رسول ہوں تم سب کی طرف۔“

اس آیت سے معلوم ہوا کہ نبی رحمت ﷺ پوری دنیا کے تمام انسانوں کے لیے رسول بن کر تشریف لائے خواہ وہ آپ کے زمانہ میں موجود ہوں یا آپ ﷺ کے بعد قیامت تک پیدا ہوں۔ نبی کریم ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ ہے کہ ”میں ان لوگوں کے لیے بھی رسول ہوں جن کو اپنی زندگی میں پاؤں اور ان کے لیے بھی جو میرے بعد پیدا ہوں گے۔ لہذا یہ آیت بھی حضور سرور کائنات ﷺ کے آخری نبی ہونے کی بین دلیل ہے۔

(5) وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ. (انبیاء: 107)

ترجمہ: ”اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر۔“

اس آیت سے واضح ہوا کہ حضور نبی رحمت ﷺ تمام اہل عالم کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ یعنی آپ ﷺ صرف اس دنیا کے لیے نہیں بلکہ آپ کا وجود ہر عالم کے لیے سراپا رحمت ہے۔ پس آپ ﷺ پر ایمان لانا دنیوی و اخروی نجات کے لیے کافی ہے۔

(6) يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۚ وَذَاعِبًا

إِلَى اللَّهِ بِأَذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا (احزاب: 45, 46)

ترجمہ: ”اے نبی! (مکرم) ہم نے بھیجا ہے آپ کو (سب سچائیوں کا) گواہ

بنا کر اور خوشخبری سنانے والا اور ہدایت ڈرانے والا اور دھموت دینے والا

اللہ کی طرف اس کے اذن سے اور آفتاب روشن کر دینے والا۔“

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کو ”سراجا منیرا“ کے درواز

لقب سے نوازا ہے۔ یعنی جس طرح دنیاوی سورج بذات خود روشنیوں کا منبع اور دوسرے

سیاروں کو خود روشنی بخشتا ہے۔ یعنی سب ستارے اپنی روشنی میں سورج کے محتاج ہیں، اسی طرح

حضور نبی کریم ﷺ صرف نبی ہی نہیں بلکہ ”نبی الانبیاء“ ہیں۔ سب انبیاء آپ ﷺ ہی کے فیض

سے نبی ہوئے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ آفتاب نبوت ہیں کہ آپ ﷺ کی تعلیمات میں جملہ

انبیاء و رسل کی تعلیمات شامل ہیں، واقعہ تو یہ ہے کہ آپ کی تعلیمات بحولہ خورشید ہیں اور باقی انبیاء

کی تعلیمات بحولہ کرنیں ہیں۔ سورج کرن کرن کا محتاج نہیں، کرن سورج کی محتاج ہے۔ آپ ﷺ

کی نبوت کی روشنی قیامت تک کے لیے ہے۔ یہ وصف صرف اور صرف حضور نبی کریم ﷺ ہی کو

حاصل ہے۔ اس لیے آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔

## ختم نبوت اور احادیث مبارکہ

قرآن مجید کی طرح احادیث مبارکہ میں بھی عقیدہ ختم نبوت نہایت وضاحت اور

صراحت کے ساتھ مذکور ہے۔ تقریباً دو سو دس احادیث مبارکہ اس بات پر بین دلالت کرتی

ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ اب قیامت تک کسی بھی

مسئلہ میں جس شخص نے بھی ہدایت و راہنمائی حاصل کرنا ہے، اسے نبی کریم علیہ التحیۃ والہما کی

اطاعت اختیار کرنا ہوگی۔ ذیل میں عقیدہ ختم نبوت کے موضوع پر چند اہم احادیث مبارکہ

درج کی جاتی ہیں:

(1) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مَعْلَى وَمَعْل

الانبياء من قبلى كمثل رجل بنى بيتا فاحسنه واجمله الا موضع لبنة  
من زاوية فجعل الناس يطوفون به و يعجبون له و يقولون هلا وضعت  
هذه اللبنة وانا محاتم النبیین (بخاری و مسلم شریف)

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری مثال مجھ سے پہلے انبیاء کے ساتھ ایسی ہے جیسے کسی شخص نے گھر بنایا اور اس کو بہت عمدہ اور آراستہ و حیرانہ بنایا، مگر اس کے ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ تعمیر سے چھوڑ دی، پس لوگ اس کے دیکھنے کو جوق در جوق آتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ رکھ دی گئی (تاکہ مکان کی تعمیر مکمل ہو جاتی)؟ چنانچہ میں نے اس جگہ کو پورا کیا اور مجھ سے ہی قصر نبوت مکمل ہوا، اور میں ہی خاتم النبیین ہوں، (یا) مجھ پر تمام رسل ختم کر دیے گئے۔“

(2) عن جبير بن مطعم ان النبي صلى الله عليه وسلم قال انا محمد انا احمد وانا الماحي الذي محى الله بهي الكفر و انا حاشر الذي يحشر الناس على عقبي و انا العاقب والعاقب الذي ليس بعده نبي.

(بخاری و مسلم شریف)

ترجمہ: ”حضرت جبیر بن مطعمؓ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور ماحی ہوں یعنی میرے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا، اور میں حاشر ہوں، یعنی میرے بعد ہی قیامت آ جائے گی اور حشر برپا ہوگا (اور کوئی نبی میرے اور قیامت کے درمیان نہ آئے گا) اور میں عاقب ہوں اور عاقب اس شخص کو کہا جاتا ہے جس کے بعد اور کوئی نبی نہ ہو۔“

(3) عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه سيكون لي امتي كذايون ثلثون كلهم يزعم انه نبي و انا محاتم النبیین لا نبي بعدى. (مسلم شریف)

ترجمہ: ”حضرت ثوبانؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ



قریب ہے کہ میری امت میں تمیں جھوٹے پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک بھی کہے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔“

(4) عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب واحت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجدا و طهورا و ارسلت الی الخلق کافۃ و ختم بی النبیین۔ (مسلم شریف)

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مجھے تمام انبیاء پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی ہے۔ اول یہ کہ مجھے جوامع الکلم دیے گئے اور دوسرے یہ کہ رعب سے میری مدد کی گئی (یعنی جانفین پر میرا رعب پڑ کر ان کو مغلوب کر دیتا ہے) تیسرے میرے لیے قیمت کا مال حلال کر دیا گیا (بخلاف انبیائے سابقین کے کہ مال قیمت ان کے لیے حلال نہ تھا، بلکہ آسمان سے ایک آگ نازل ہوتی تھی جو تمام مال قیمت کو جلا کر خاک سیاہ کر دیتی تھی، اور یہی جہاد کی مقبولیت کی علامت سمجھی جاتی تھی) اور چوتھے میرے لیے تمام زمین نماز پڑھنے کی جگہ بنا دی گئی (بخلاف ائم سابقہ کے کہ ان کی نماز صرف مسجدوں ہی میں ہو سکتی تھی) اور زمین کی مٹی میرے لیے پاک کرنے والی بنا دی گئی (یعنی وقت ضرورت تیمم جائز کیا گیا جو کہ پہلی امتوں کے لیے جائز نہ تھا) پانچویں میں تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں (بخلاف انبیائے سابقین کے کہ وہ خاص خاص قوموں کی طرف کسی خاص اقلیم میں ایک محدود زمانہ تک کے لیے مبعوث ہوتے تھے) چھٹے یہ کہ مجھ پر انبیاء ختم کر دیے گئے۔“

(5) حضرت امی عائشہؓ صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انا نحکم الانبیاء و مسجدی خاتم مساجد الانبیاء (کنز العمال)  
ترجمہ: ”میں خاتم الانبیاء ہوں اور میری مسجد، مساجد انبیاء کی خاتم اور آخر ہے۔“



(6) حضرت انس بن مالکؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
عن انس بن مالک قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان  
الرسالة والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدى ولا نبى. (ترمذی شریف)  
ترجمہ: ”رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی، پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ نبی۔“

(7) حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:  
عن عقبہ بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كان  
بعدى لكان عمر بن الخطابؓ (ترمذی شریف)  
ترجمہ: ”اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطابؓ ہوتے۔“

## ختم نبوت اور صحابہ کرامؓ

حضور خاتم النبیین ﷺ کے دور مبارک میں اسود عسی نامی ایک بد بخت نے دعویٰ  
نبوت کیا تو آپ ﷺ کے حکم اور خواہش پر آپ ﷺ کے ایک صحابی حضرت فیروز دیلمیؓ نے  
اپنے ساتھیوں کے ہمراہ اسے جہنم واصل کیا۔ اسی طرح حضور نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ  
کے آخری دنوں میں مسیلہ کذاب نامی ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ بہت سارے لوگ  
اس کے پیروکار بن گئے۔ آقائے نامدار ﷺ کی رحلت کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے  
مسیلہ کذاب کے خلاف جہاد کے لیے جید صحابہ کرامؓ پر مشتمل ایک لشکر بھیجا۔ یہ تحفظ ختم نبوت  
اور اس کے منکرین کے مرتد اور واجب القتل ہونے پر صحابہ کرامؓ و تابعین کا پہلا اجماع تھا۔  
حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”ان امتی تجتمع علی ضلالۃ“ میری امت  
گمراہی پر کبھی متفق نہیں ہو سکتی۔ مسیلہ کذاب اور اس کی جماعت کے خلاف وہی معاملہ کیا گیا  
جو مفسد کفار کے ساتھ کیا جاتا ہے حالانکہ مسیلہ کذاب (قادیانیوں کی طرح) نماز، روزہ پر  
ایمان رکھتا تھا۔ وہ آپ ﷺ کی نبوت پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ اپنی نبوت کا بھی مدعی  
تھا۔ یہاں تک کہ اس کی اذان میں برابر ”اشہد ان محمد رسول اللہ“ پکارا جاتا تھا اور وہ  
خود بھی اس کی تصدیق کرتا تھا۔ اس کے باوجود صحابہ کرامؓ نے بغیر مطالبہ معجزات متفقہ طور پر

مسیلہ کذاب کے خلاف جہاد کا اعلان کیا کیونکہ اس نے حضور خاتم النبیین ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا تھا جو صحابہ کرامؓ کے لیے قطعی طور پر ناقابل برداشت تھا۔ صحابہ کرامؓ میں سے کسی ایک نے بھی مسیلہ کذاب کے خلاف جہاد سے انکار نہ کیا اور نہ کسی نے یہ کہا کہ یہ لوگ اہل قبلہ ہیں، نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں، قرآن پڑھتے ہیں، حج اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، ان کو کیسے کافر سمجھ لیا گیا ہے؟ (جیسا کہ آج کل ہمارے ہاں قادیانیوں کو سمجھا جاتا ہے) بلکہ صحابہ کرامؓ نے یہ اجماع مسیلہ کذاب اور اس کے پیروکاروں کو ادعائے نبوت کی وجہ سے کافر، مرتد اور واجب القتل سمجھا۔ خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ نے دس ہزار صحابہ کرامؓ پر مشتمل ایک عظیم الشان لشکر حضرت خالد بن ولیدؓ کی قیادت میں مسیلہ کذاب اور اس کے پیروکاروں کے خلاف جہاد کے لیے یمامہ روانہ فرمایا۔ اس لشکر میں بعض بدری صحابہ کرامؓ بھی شریک ہوئے حالانکہ وہ بہت ضعیف ہو چکے تھے مگر تحفظِ ختم نبوت کی خاطر وہ اس عظیم جہاد میں شریک ہوئے۔ مسیلہ کذاب کے خلاف اس جہاد میں تقریباً بارہ سو صحابہ کرامؓ شہید ہوئے جن میں تقریباً 9 سو حفاظ قرآن تھے۔ مسیلہ کذاب کے لشکر کی تعداد چالیس ہزار مسلح جوانوں پر مشتمل تھی۔ ان میں سے 28 ہزار کے قریب ہلاک ہوئے۔ مسیلہ کذاب کو حضرت وحشیؓ نے اپنے نیزے سے واصل جہنم کیا۔ مسیلہ کی فوج کے باقی لوگوں نے ہتھیار ڈال دیے۔

ان واقعات سے اندازہ ہوتا ہے کہ صحابہ کرامؓ کی کتنی بڑی جماعت جھوٹے مدعی نبوت سے مقابلہ کے لیے میدان میں آئی۔ صحابہ کرامؓ نے نہ وقت کی نزاکت کا خیال کیا، نہ مسلمانوں کی بے سروسامانی کا، اور نہ اس جماعت کے نماز، روزہ، حج، تلاوت یا دیگر احکام اسلامی کے ادا کرنے کا۔ انھوں نے محض اس بات پر جہاد کیا کہ حضور خاتم النبیین ﷺ کے بعد نبوت کا ہر مدعی کذاب، مرتد اور واجب القتل ہے اور اس کی سرکوبی ہر مسلمان کا اولین فریضہ ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ کے بعد کسی بھی شخص کا دعویٰ نبوت خواہ کسی بھی تاویل سے ہو، اس کی کتنی ہی بڑی جماعت کیوں نہ ہو، وہ ظاہری شکل و صورت سے کتنے ہی ”اسلامی“ کیوں نہ ہوں، خواہ وہ زبان سے کلمہ پڑھتے ہوں، تمام اسلامی شعائر کی پابندی کرتے ہوں، وہ سب لوگ بالاتفاق قرآن و سنت و اجماع صحابہ کرامؓ، کافر، مرتد اور واجب القتل ہیں۔

## ختم نبوت اور اکابرین امت

حضور نبی کریم ﷺ پر ہر قسم کی نبوت کا اختتام قرآن و حدیث و اجماع صحابہ کرام سے ثابت ہے۔ اس سلسلہ میں حضرات محدثین، مفسرین اور فقہاء کی چند ایک آراء پیش خدمت ہیں:

### قاضی عیاضؒ

”آپ ﷺ نے خبر دی ہے کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا، اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خبر دی ہے کہ آپ ﷺ انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں، اور اس پر امت کا اجماع ہے کہ یہ کلام بالکل اپنے ظاہری معنوں پر محمول ہے، اور جو اس کا مفہوم ظاہری الفاظ سے سمجھ میں آتا ہے، وہ ہی بغیر کسی تاویل یا تخصیص کے مراد ہے۔ پس ان لوگوں کے کفر میں کوئی شبہ نہیں ہے جو اس کا انکار کریں، اور یہ قطعی اور اجماعی عقیدہ ہے۔“

(کتاب الشفا از قاضی عیاض صفحہ 62)

”اور خلیفہ عبدالملک بن مروانؒ نے حادث مدعی نبوت کو قتل کیا اور سولی پر چڑھایا، اور ایسا ہی معاملہ بہت سے خلفاء اور بادشاہوں نے اس جیسے مدعیان نبوت کے ساتھ کیا ہے اور اس زمانہ کے علما نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ ان کا یہ فعل صحیح و درست تھا اور جو ان کے کافر کہنے کا مخالف ہے وہ خود کافر ہے۔“ (ایضاً)

”اور ایسے ہی ہم اس شخص کو بھی کافر کہتے ہیں جو ہمارے نبی ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے یعنی آپ ﷺ کے زمانہ مبارک میں دعویٰ کرے جیسے مسلمان اور اسود ہسی نے کیا، یا آپ ﷺ کے بعد کرے، اس لیے کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں، بتصریح قرآن و حدیث۔ پس دعویٰ نبوت اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب ہے مثل یسائیوں کے۔“ (ایضاً)

### علامہ سید محمود آلوسیؒ

”اور آنحضرت ﷺ کا خاتم النبیین ہونا ان مسائل میں سے ہے جس پر تمام آسمانی کتابیں متفق ہیں، اور احادیث نبویہ ﷺ اس کو بوضاحت بیان کرتی ہیں اور تمام امت کا اس پر اتفاق ہے۔“



اجماع ہے، پس اس کے خلاف کا دعویٰ کافر ہے، اگر توبہ نہ کرے تو قتل کر دیا جائے۔“  
(تفسیر روح المعانی صفحہ 65 ج 1 از مفتی بغداد علامہ سید محمود آلوسی)

علامہ ابن حجر مکیؒ

□ ”اور جو شخص آنحضرت ﷺ کے بعد کسی وحی کا معتقد ہو وہ بہ اجماع مسلمان کافر ہے۔“  
(فتاویٰ ابن حجر مکیؒ)

ملا علی قاریؒ

□ ”اور ہمارے نبی ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ بالاجماع کفر ہے۔“  
(شرح فقہ اکبر صفحہ 202 از ملا علی قاریؒ)

ابن حبانؒ

□ ”اور جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ نبوت کسب کر کے حاصل کی جاسکتی ہے اور وہ منقطع نہیں ہوئی، یا یہ عقیدہ رکھے کہ ولی نبی سے افضل ہے تو یہ شخص زندیق ہے۔ اس کا قتل کرنا واجب ہے۔“ (زرقاتی صفحہ 188 جلد 6)

حضرت امام ابوحنیفہؒ

سراج الامت حضرت امام اعظم نعمان بن ثابت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اور ایک شخص (الہلونیؒ) نے کہا کہ میں جا کر اس سے کوئی نشانی اور معجزہ طلب کرتا ہوں۔ تاکہ اس کا صدق و کذب عیاں ہو۔ اس پر حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

□ مَنْ طَلَبَ مِنْهُ عِلَامَةً فَقَدْ كَفَرَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَا نَبِيَّ بَعْدِي.

ترجمہ: ”جو شخص اس سے علامت طلب کرے گا تو وہ کافر ہو جائے گا کیونکہ

آنحضرت محمد ﷺ کا فرمان ہے کہ میرے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی۔“

(مناقب صدر الائمہ المکیؒ جلد اول صفحہ 161 طبع دار المعارف، حیدر آباد دکن)

الغرض ختم نبوت کا مسئلہ اس طرح واضح اور بے غبار ہے کہ اس میں کسی قدر تامل

کرنا بھی خالص کفر ہے۔



## فتاویٰ عالمگیری

□ ”جب کوئی آدمی یہ عقیدہ نہ رکھے کہ محمد ﷺ آخری نبی ہیں تو وہ مسلمان نہیں، اور اگر کہے کہ میں رسول اللہ ہوں یا قاری میں کہے کہ میں پیغمبر ہوں اور مراد یہ ہو کہ میں پیغام پہنچاتا ہوں، تب بھی کافر ہو جاتا ہے۔“ (فتاویٰ عالمگیری صفحہ 263 ج 3)

عمر مصطفیٰ کا ہے یہ فرماں ”لانی بعدی“  
نہ ہو قاتل جو اس کا وہ مسلمان ہو نہیں سکتا  
نہیں یہ جزو ایمان بلکہ ہے بنیاد ایمان کی  
نہ ہو جس کا یہ ایمان اہل ایمان ہو نہیں سکتا

## اب نبی کی آخر ضرورت کیا ہے؟

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی لکھتے ہیں:

”حضور ﷺ کے بعد نبوت کے دروازے کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند تسلیم کرنا ہر زمانے میں تمام مسلمانوں کا متفق علیہ عقیدہ رہا ہے اور اس امر میں مسلمانوں کے درمیان کبھی کوئی اختلاف نہیں رہا کہ جو شخص محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد رسول یا نبی ہونے کا دعویٰ کرے اور جو اس کے دعوے کو مانے، وہ دائرۃ اسلام سے خارج ہے۔

اب یہ دیکھنا ہر صاحب عقل آدمی کا اپنا کام ہے کہ لفظ خاتم النبیین کا جو مفہوم لغت سے ثابت ہے، جو قرآن کی عبارت کے سیاق و سباق سے ظاہر ہے، جس کی تصریح نبی ﷺ نے خود فرمادی ہے، جس پر صحابہ کرام کا اجماع ہے، اور جسے صحابہ کرام کے زمانے سے لے کر آج تک تمام دنیا کے مسلمان بلا اختلاف مانتے رہے ہیں، اس کے خلاف کوئی دوسرا مفہوم لینے اور کسی نئے مدعی کے لیے نبوت کا دروازہ کھولنے کی کیا گنجائش باقی رہ جاتی ہے۔ ایسے لوگوں کو کیسے مسلمان تسلیم کیا جاسکتا ہے، جنہوں نے باب نبوت کے مفتوح ہونے کا محض خیال ہی ظاہر نہیں کیا ہے، بلکہ اس دروازے سے ایک صاحب، حریم نبوت میں داخل بھی ہو گئے ہیں اور یہ لوگ ان کی نبوت پر ایمان بھی لے آئے ہیں۔

اس سلسلے میں تین باتیں قابل غور ہیں:

پہلی بات یہ ہے کہ نبوت کا معاملہ ایک بڑا ہی نازک معاملہ ہے۔ قرآن مجید کی رو سے یہ اسلام کے اُن بنیادی عقائد میں سے ہے، جن کے ماننے یا نہ ماننے پر آدمی کے کفر و ایمان کا انحصار ہے۔ ایک شخص نبی ہو اور آدمی اس کو نہ مانے تو کافر اور وہ نبی نہ ہو اور آدمی اس کو مان لے تو کافر۔ ایسے نازک معاملے میں تو اللہ تعالیٰ سے کسی بے احتیاطی کی بدوجہ اولیٰ توقع نہیں کی جاسکتی۔ اگر محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی آنے والا ہوتا تو اللہ تعالیٰ خود قرآن میں صاف صاف اس کی تصریح فرماتا، رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ سے اس کا کھلا کھلا اعلان کرانا اور حضور ﷺ دنیا سے کبھی تشریف نہ لے جاتے، جب تک اپنی امت کو اچھی طرح خبردار نہ کر دیتے کہ میرے بعد بھی ایسا آئیں گے اور تمہیں ان کو ماننا ہوگا۔ آخر اللہ اور اس کے رسول کو ہمارے دین و ایمان سے کیا دشمنی تھی کہ حضور ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ تو کھلا ہوتا اور کوئی نبی آنے والا بھی ہوتا، جس پر ایمان لائے بغیر ہم مسلمان نہ ہو سکتے، مگر ہم کو نہ صرف یہ کہ اس سے بے خبر رکھا جاتا، بلکہ اس کے برعکس اللہ اور اس کا رسول، دونوں ایسی باتیں فرما دیتے جن سے تیرہ سو برس تک ساری امت یہی سمجھتی رہی اور آج بھی سمجھ رہی ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے۔

اب اگر بغرض محال نبوت کا دروازہ واقعی کھلا بھی ہو اور کوئی نبی آ بھی جائے تو ہم بے خوف و خطر اس کا انکار کر دیں گے۔ خطرہ ہو سکتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی باز پرس ہی کا تو ہو سکتا ہے۔ وہ قیامت کے روز ہم سے پوچھے گا تو ہم یہ سارا ریکارڈ برسر عدالت لا کر رکھ دیں گے جس سے ثابت ہو جائے گا کہ معاذ اللہ اس کفر کے خطرے میں تو اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت ہی نے ہمیں ڈالا تھا۔ ہمیں قطعاً کوئی اندیشہ نہیں ہے کہ اس ریکارڈ کو دیکھ کر بھی اللہ تعالیٰ ہمیں کسی عینے نبی پر ایمان نہ لانے کی سزا دے ڈالے گا۔ لیکن اگر نبوت کا دروازہ فی الواقع بند ہے اور کوئی نبی آنے والا نہیں ہے، اور اس کے باوجود کوئی شخص کسی مدعی نبوت پر ایمان لاتا ہے تو اسے سوچ لینا چاہیے کہ اس کفر کی پاداش سے بچنے کے لیے وہ کون سا ریکارڈ خدا کی عدالت میں پیش کر سکتا ہے، جس سے وہ رہائی کی توقع رکھتا ہو؟ عدالت میں پیش ہونے سے پہلے اسے اپنی صفائی کے مواد کا یہیں جائزہ لے لینا چاہیے اور ہمارے پیش کردہ مواد سے مقابلہ کر کے خود ہی دیکھ لینا چاہیے کہ جس صفائی کے بھروسے پر وہ یہ کام کر رہا ہے، کیا ایک عقل مند آدمی اس پر اعتماد کر کے کفر کی سزا کا خطرہ مول لے سکتا ہے؟



دوسری قابل غور بات یہ ہے کہ نبوت کوئی ایسی صفت نہیں ہے، جو ہر اُس شخص میں پیدا ہو جایا کرے، جس نے عبادت اور عمل صالح میں ترقی کر کے اپنے آپ کو اس کا اہل بنا لیا ہو۔ نہ یہ کوئی ایسا انعام ہے، جو کچھ خدمات کے صلے میں عطا کیا جاتا ہو بلکہ یہ ایک منصب ہے جس پر ایک خاص ضرورت کی خاطر اللہ تعالیٰ کسی شخص کو مقرر کرتا ہے۔ وہ ضرورت جب دائمی ہوتی ہے تو ایک ہی اس کے لیے مامور کیا جاتا ہے اور جب ضرورت نہیں ہوتی یا باقی نہیں رہتی تو خواہ مخواہ انبیاء پر انبیاء نہیں بھیجے جاتے۔

قرآن مجید سے جب ہم یہ معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ نبی کے تقرر کی ضرورت کن کن حالات میں پیش آئی ہے تو پتہ چلتا ہے کہ صرف چار حالتیں ایسی ہیں، جن میں ایسا مبعوث ہوئے ہیں:

- اول: یہ کہ کسی خاص قوم میں نبی بھیجنے کی ضرورت اس لیے ہو کہ اس میں پہلے کبھی کوئی نبی نہ آیا تھا اور کسی دوسری قوم میں آئے ہوئے نبی کا پیغام بھی اُس تک نہ پہنچ سکتا تھا۔
- دوم: یہ کہ نبی بھیجنے کی ضرورت اس وجہ سے ہو کہ پہلے گزرے ہوئے نبی کی تعلیم بھلا دی گئی ہو، یا اس میں تحریف ہو گئی ہو، اور اس کے نقش قدم کی پیروی کرنا ممکن نہ رہا ہو۔
- سوم: یہ کہ پہلے گزرے ہوئے نبی کے ذریعہ مکمل تعلیم و ہدایت لوگوں کو نہ ملی ہو اور تکمیل دین کے لیے مزید ایسا کی ضرورت ہو۔

چہارم: یہ کہ ایک نبی کے ساتھ اس کی مدد کے لیے ایک اور نبی کی حاجت ہو۔

اب یہ ظاہر ہے کہ ان میں سے کوئی ضرورت بھی حضور نبی کریم ﷺ کے بعد باقی نہیں رہی ہے۔ قرآن خود کہہ رہا ہے کہ حضور ﷺ کو تمام دنیا کی ہدایت کے لیے مبعوث فرمایا گیا ہے اور دنیا کی تمدنی تاریخ بتا رہی ہے کہ آپ ﷺ کی بعثت کے وقت سے مسلسل ایسے حالات موجود رہے ہیں کہ آپ ﷺ کی دعوت سب قوموں کو پہنچ سکتی تھی اور ہر وقت پہنچ سکتی ہے۔ اس کے بعد الگ الگ قوموں میں ایسا آنے کی کوئی حاجت باقی نہیں رہتی۔

قرآن اس پر بھی گواہ ہے اور اس کے ساتھ حدیث و سیرت کا پورا ذخیرہ اس امر کی شہادت دے رہا ہے کہ حضور ﷺ کی لائی ہوئی تعلیم بالکل اپنی صحیح صورت میں محفوظ ہے۔ اس میں مسخ و تحریف کا کوئی عمل نہیں ہوا ہے۔ جو کتاب آپ ﷺ لائے تھے، اس میں ایک لفظ کی بھی کمی بیشی آج تک نہیں ہوئی، نہ قیامت تک ہو سکتی ہے۔ جو ہدایت آپ ﷺ نے

اپنے قول و عمل سے دی، اس کے تمام آثار آج بھی اس طرح ہمیں مل جاتے ہیں کہ گویا ہم آپ ﷺ کے زمانے میں موجود ہیں۔ اس لیے دوسری ضرورت بھی ختم ہوگئی۔

پھر قرآن مجید یہ بات بھی صاف صاف کہتا ہے کہ حضور ﷺ کے ذریعہ سے دین کی تکمیل کر دی گئی۔ لہذا تکمیل دین کے لیے بھی اب کوئی نئی درکار نہیں رہا۔ اب رہ جاتی ہے چوتھی ضرورت، تو اگر اس کے لیے کوئی نئی درکار ہوتا تو وہ حضور ﷺ کے زمانے میں آپ ﷺ کے ساتھ مقرر کیا جاتا۔ ظاہر ہے کہ جب وہ مقرر نہیں کیا گیا تو یہ وجہ بھی ساقط ہوگئی۔

اب ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ وہ پانچویں وجہ کون سی ہے، جس کے لیے آپ ﷺ کے بعد ایک نئی ضرورت ہو؟ اگر کوئی کہے کہ قوم بگڑ گئی ہے، اس لیے اصلاح کی خاطر ایک نئی ضرورت ہے، تو ہم اُس سے پوچھیں گے کہ محض اصلاح کے لیے نیا دنیا میں کب آیا ہے کہ آج صرف اس کام کے لیے وہ آئے؟ نئی تو اس لیے مقرر ہوتا ہے کہ اس پر وحی کی جائے اور وحی کی ضرورت یا تو کوئی نیا پیغام دینے کے لیے ہوتی ہے یا پچھلے پیغام کی تکمیل کرنے کے لیے، یا اس کو تحریفات سے پاک کرنے کے لیے۔ قرآن اور سنت محمدیہ ﷺ کے محفوظ ہو جانے اور دین کے مکمل ہو جانے کے بعد جب وحی کی سب ممکن ضرورتیں ختم ہو چکی ہیں، تو اب اصلاح کے لیے صرف مصلحین کی حاجت باقی ہے نہ کہ انبیاء کی۔

تیسری قابل توجہ بات یہ ہے کہ نئی جب بھی کسی قوم میں آئے گا، فوراً اس میں کفر و ایمان کا سوال اُٹھ کھڑا ہوگا۔ جو اس کو مانیں گے، وہ ایک امت قرار پائیں گے اور جو اس کو نہ مانیں گے، وہ لامحالہ دوسری امت ہوں گے۔ ان دونوں امتوں کا اختلاف محض فروغی اختلاف نہ ہوگا بلکہ ایک نئی پر ایمان لانے اور نہ لانے کا ایسا بنیادی اختلاف ہوگا، جو انھیں اس وقت تک جمع نہ ہونے دے گا جب تک ان میں سے کوئی اپنا عقیدہ نہ چھوڑ دے۔ پھر ان کے لیے عملاً بھی ہدایت اور قانون کے ماخذ الگ الگ ہوں گے، کیونکہ ایک گروہ اپنے تسلیم کردہ نبی کی پیش کی ہوئی وحی اور اس کی سنت سے قانون لے گا اور دوسرا گروہ اس کے ماخذ قانون ہونے کا سرے سے منکر ہوگا۔ اس بنا پر ان کا ایک مشترک معاشرہ بن جانا کسی طرح بھی ممکن نہ ہوگا۔

ان حقائق کو اگر کوئی محض نگاہ میں رکھے تو اس پر یہ بات بالکل واضح ہو جائے گی



کہ ختم نبوت اُمت مسلمہ کے لیے اللہ کی ایک بہت بڑی رحمت ہے، جس کی بدولت ہی اُس اُمت کا ایک دائمی اور عالمگیر برادری بننا ممکن ہوا ہے۔ اس چیز نے مسلمانوں کو ایسے ہر بنیادی اختلاف سے محفوظ کر دیا ہے، جو ان کے اندر مستقل تفریق کا موجب ہو سکتا ہو، اب جو شخص بھی محمد ﷺ کو اپنا ہادی و رہبر مانے اور ان کی دی ہوئی تعلیم کے سوا کسی اور ماخذ ہدایت کی طرف رجوع کرنے کا قائل نہ ہو، وہ اس برادری کا فرد ہے اور ہر وقت ہو سکتا ہے۔ یہ وحدت اس اُمت کو کبھی نصیب نہ ہو سکتی تھی، اگر نبوت کا دروازہ بند نہ ہو جاتا کیونکہ ہر نبی کے آنے پر یہ پارہ پارہ ہوتی رہتی۔

آدی سوچے تو اس کی عقل خود یہ کہہ دے گی کہ جب تمام دنیا کے لیے ایک نبی بھیج دیا جائے اور جب اس نبی کے ذریعہ سے دین کی تکمیل بھی کر دی جائے، تو نبوت کا دروازہ بند ہو جانا چاہیے تاکہ اس آخری نبی کی پیروی پر جمع ہو کر تمام دنیا میں ہمیشہ کے لیے اہل ایمان کی ایک ہی اُمت بن سکے اور بلا ضرورت نئے نئے نبیوں کی آمد سے اس اُمت میں بار بار تفرقہ نہ برپا ہوتا رہے۔ نبی خواہ ”مظلی“ ہو یا ”بروزی“ امتی ہو یا صاحب شریعت یا صاحب کتاب، بہر حال جو شخص نبی ہوگا اور خدا کی طرف سے بھیجا ہوا ہوگا، اس کے آنے کا لازمی نتیجہ یہی ہوگا کہ اس کے ماننے والے ایک اُمت بنیں اور نہ ماننے والے کافر قرار پائیں۔ یہ تفریق اس حالت میں تو ناگزیر ہے، جب کہ نبی کے بھیجے جانے کی فی الواقع ضرورت ہو۔ مگر جب اس کے آنے کی کوئی ضرورت باقی نہ رہے تو خدا کی حکمت اور اس کی رحمت سے یہ بات قطعی بعید ہے کہ وہ خواہ خواہ اپنے بندوں کو کفر و ایمان کی کشمکش میں مبتلا کرے اور انہیں کبھی ایک اُمت نہ بننے دے، لہذا جو کچھ قرآن سے ثابت ہے اور جو کچھ سنت اور اجماع سے ثابت ہے، عقل بھی اسی کو صحیح تسلیم کرتی ہے اور اس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اب نبوت کا دروازہ بند ہی رہنا چاہیے۔“

## اوصاف نبوت اور مرزا قادیانی

اس زمانہ میں حکومتیں اور بڑے بڑے ادارے اپنا نظم و نسق چلانے کے لیے کلیدی عہدوں (سفارت و وزارت) پر ایسے افراد کا انتخاب کرتے ہیں جو پوری اہلیت اور قابلیت کے مالک ہوں۔ مثلاً وہ عقل و فہم میں یکساں روزگار ہوں، حکومت کے وفادار اور اطاعت شعار

ہوں۔ صادق اور امانت دار ہوں۔ جھوٹے اور مکار نہ ہوں۔ زیرک اور دانا ہوں کہ حکومت کے احکامات کو سمجھنے میں غلطی نہ کریں۔ اگر ان میں یہ اوصاف نہ ہوں تو حکومت انہیں اہم عہدوں پر فائز نہیں کرے گی۔ جب دنیاوی حکومتوں اور اداروں کے سفیروں، وزیروں اور ڈائریکٹروں کے یہ اوصاف ہیں تو ظاہر ہے اللہ تعالیٰ کے نبیوں اور رسولوں کے اوصاف حمیدہ ان سے ان گنت درجہ بڑھ کر ہوں گے۔ نبی اور رسول ایسی غیر معمولی خوبیوں اور حیران کن صلاحیتوں کے مالک ہوتے ہیں کہ لوگ ان کی سیرت اور کردار کو دیکھ کر حش حش کراٹھتے ہیں۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد بے شمار لوگوں نے نبوت کے دعوے کیے جن میں ایک قادیان کا مرزا قادیانی بھی ہے۔ آئیے دیکھتے ہیں کہ کیا اس میں اوصاف نبوت میں سے کوئی ایک چیز بھی موجود تھی یا نہیں؟

1- سچا نبی کامل العقل بلکہ اکمل العقل ہوتا ہے تاکہ اس سے وحی الہی سمجھنے میں غلطی نہ ہو۔ نبی اپنے دور میں عقل و فہم کے لحاظ سے اس قدر بلند درجے پر فائز ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں اس کی کوئی نظیر نہ ہو۔ نبی اپنی تمام امت سے عقل سلیم اور دانائی و حکمت میں سب سے بالا اور برتر ہوتا ہے۔ کسی بڑے سے بڑے عاقل، فلاسفر اور دانشور کی ذہانت اور فہم اس کے ہم پلہ اور پاسنگ نہیں ہوتی۔ جبکہ مرزا قادیانی دائیں بائیں جوتے کی تمیز نہیں کر سکتا تھا۔ (سیرت المہدی 1 صفحہ 67 از مرزا بشیر احمد ایم اے) اپنی قمیض کے کاج بٹن اٹے لگاتا تھا۔ (سیرت المہدی جلد دوم صفحہ 126 از مرزا بشیر احمد ایم اے)

جبکہ

مرزا قادیانی نبی کے بجائے غبی تھا۔ وہ ایک ناقص العقل اور بیوقوف شخص تھا۔ وہ اپنے کردار کے لحاظ سے عجیب و غریب حماقتوں کا مجموعہ تھا۔ اس کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے نے اپنے باپ کے حالات زندگی پر ایک کتاب ”سیرت المہدی“ کے عنوان سے لکھ رکھی ہے۔ یہ کتاب مرزا قادیانی کے مضحکہ خیز، مخبوط الحواس اور احمقانہ کردار پر شاہد ہے۔

2- سچے نبی کا حافظہ کامل بلکہ اکمل ہوتا ہے۔ (یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ قرآن مجید کے پہلے حافظ، حضور نبی اکرم ﷺ ہیں۔ میں یہ استفسار کرنے کی جسارت کرتا ہوں، کیا مرزا قادیانی بھی



اپنے الہامات، کشف اور رویا وغیرہ کا حافظ تھا؟ مگر افسوس اس کا معاملہ تو..... را حافظ نہ باشد والا تھا، اسی لیے تو اس کے ”روحانی خزائن“ تناقضات و تضادات کا بے مثال مرقع ہیں۔) اگر نبی کا حافظ کمزور یا خراب ہو تو اسے اللہ تعالیٰ کی وحی بھی صحیح طریقے سے یاد نہ رہے گی اور ایک لفظ کی کمی و بیشی سے اللہ کے حکم میں زمین و آسمان کا فرق پیدا ہو جائے گا اور اس سے بجائے ہدایت کے گمراہی پیدا ہونے کا خدشہ ہے۔ شان رسالت کی پہلی شرط یہ ہے کہ مدعی نبوت کو دماغی عارضہ نہ ہو اور جسمانی بیماریوں سے بھی اس کے جسمانی حالات مشتبہ نہ ہوں تاکہ تبلیغ رسالت کا کام اچھی طرح انجام دے سکے۔

### جبکہ

مرزا قادیانی کا حافظہ بہت خراب تھا۔ بقول مرزا قادیانی ”حافظہ کی یہ ابتری (یعنی بدترین حالت) ہے کہ بیان نہیں کر سکتا۔“ (مکتوبات احمد جلد دوم صفحہ 483 طبع جدید از مرزا قادیانی) مرزا قادیانی نے اپنی تحریروں میں مانگو لیا، مراق اور خرابی حافظہ کا خود اقرار اور اعتراف کیا ہے۔ دنیا کے کسی شخص کے کلام اور تحریروں میں اتنا تضاد نہیں جتنا کہ مرزا قادیانی کے کلام اور تحریروں میں موجود ہے۔ اس کا حافظہ اتنا کمزور تھا کہ گڑ کے ڈھیلے اور مٹی کے ڈھیلوں میں فرق نہ کر سکا۔

بچے نبی کا علم کامل اور اکمل ہوتا ہے۔ وہ دنیاوی استادوں سے علم حاصل نہیں کرتا بلکہ براہ راست اللہ تعالیٰ اُسے علم لدنی سے سرفراز فرماتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا و جہاں کے تمام علوم اور معارف پر مکمل دسترس رکھتا ہے۔

### جبکہ

”سلطان القلم“ مرزا قادیانی کو صحیح اردو تک نہ آتی تھی۔ اس کی نثر میں مذکر مونث اور واحد جمع کی بے شمار اغلاط ہیں۔ یہی حال فارسی اور عربی کا ہے۔ انگریزی ایسی تھی کہ اگر کوئی انگریز سن لے تو مارے حیرت کے اُسے ہارٹ اٹک ہو جائے۔ مرزا قادیانی ایسا جاہل تھا کہ وہ اسلامی مہینہ صفر کو چوتھا مہینہ قرار دیتا ہے۔ (ترباق القلوب صفحہ 42 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 218 از مرزا قادیانی) مرزا قادیانی کی تحریریں اس قدر بے ربط اور سب و شتم سے بھری ہوئی ہیں کہ کوئی شریف

آدی ان کتابوں کے دو صفحات نہیں پڑھ سکتا۔ مرزا قادیانی کی شاعری ایسی ہے کہ خود قادیانی خیالات کے مارے اُسے پڑھنے سے گھبراتے ہیں۔ مثلاً اس کا ایک مشہور شعر ہے:

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں

□

ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 97 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 127 از مرزا قادیانی)

کیا کوئی قادیانی اس کا ترجمہ اور تشریح کر سکتا ہے؟

سچا نبی اللہ تعالیٰ کا کھل مطیع اور فرماں بردار ہوتا ہے اور اس کے دشمنوں سے ہزار

-4

اور ناخوش رہتا ہے۔

جبکہ

مرزا قادیانی نے پوری زندگی اسلام کی مخالفت میں گزاری اور حکومتِ برطانیہ کی مسلسل خوشامد کر کے جہاد کو حرام قرار دیا اور اس کے فروغ کے لیے دعائیں کرتا رہا۔ مرزا قادیانی خود تو انگریزوں کا ”خودکاشہ پودا“ تھا ہی مگر ساتھ ہی وہ مسلمانوں کو بھی یہ تعلیم دیتا تھا کہ وہ انگریزوں کی اطاعت کریں اور ہر قسم کا جہاد چھوڑ دیں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 21، 584 از مرزا قادیانی)

سچا نبی صادق اور امین ہوتا ہے۔ وہ کبھی جھوٹا اور خائن نہیں ہوتا۔ اس لحاظ سے اس

-5

کا کردار اس قدر شفاف اور اُجلا ہوتا ہے کہ مخالفین بھی اس کی اس خوبی کا برملا

اعتراف کرتے ہیں۔

جبکہ

مرزا قادیانی پر لے درجہ کا جھوٹا، خائن اور کذاب تھا۔ اس کے جھوٹ پر علمائے کرام نے مستقل کتابیں تحریر کی ہیں۔ اس کی تمام پیش گوئیاں جھوٹ اور غلط ثابت ہوئیں۔ اس نے اپنے جھوٹ کا نام پراپیگنڈا رکھ لیا تھا، اس لیے بعض بد نصیب اس کے جال میں پھنس گئے۔ ورنہ مرزا قادیانی جس اعلیٰ درجے کا جھوٹ بولتا تھا، اس سے شیطان بھی شرماتا تھا۔

سچا نبی کسی کی زمین، جائیداد یا مال و دولت کا وارث ہوتا ہے اور نہ اس کے بعد اس کا کوئی وارث ہوتا ہے۔ وہ کوئی ترک نہیں چھوڑتا۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد

-6



گرا می ہے: ”ہم گروہ انبیاء نہ ہم کسی کے وارث اور نہ ہمارا کوئی وارث۔ ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں، وہ خدا کے لیے وقف ہوتا ہے۔“

جبکہ

مرزا قادیانی کا معاملہ اس سے بالکل مختلف ہے۔ وہ اپنے باپ کی جائیداد اور مال و دولت کا وارث ہوا اور انگریزی عدالت سے اس کی باضابطہ رجسٹری ہوئی اور اس کے مرنے کے بعد اس کی تمام جائیداد اور مال و زر پر اس کی اولاد قابض ہوئی اور اس پر باقاعدہ جھگڑے بھی ہوئے۔

7- سچا نبی زاہد ہوتا ہے۔ اس کا زہد و تقویٰ سب سے اعلیٰ اور بڑھ کر ہوتا ہے۔ وہ دنیا کی شہوات اور لذات سے بے تعلق ہوتا ہے کیونکہ شہوت پرستی اللہ کے بندوں کو خدا پرست نہیں بنا سکتی۔

جبکہ

مرزا قادیانی میں زہد نام کی کوئی چیز سرے سے موجود نہ تھی۔ اس کے بیٹے مرزا بشیر احمد کی تصنیف ”سیرت الہدیٰ“ (جلد دوم صفحہ 132) میں موجود مرزا قادیانی کی خوراک پڑھ لی جائے تو پیٹو آدمی بھی کانوں کو ہاتھ لگاتا ہے۔ اس بسیار خور کے بارے ہر شخص کہتا کہ یہ پیٹ ہے یا بے ایمان کی قبر؟ اگر مرزا قادیانی اتنی خوراک کھانے کا مظاہرہ کسی سرکس میں کرتا تو اپنی جھوٹی نبوت سے زیادہ پیسہ اور شہرت کما تا۔ انبیاء کی جسمانی طاقت اور دماغی قوتی، مفک و عنبر کے مرکبات کے محتاج نہیں ہوتے (سیرت الہدیٰ جلد سوم صفحہ 50، 51) بلکہ روکھی سوکھی کھا کر فطرتی طور پر انوار شباب کو ساٹھ سال بلکہ سو سال تک نمایاں طور پر دنیا کے سامنے پیش کرتے رہتے ہیں۔ مرزا قادیانی کی طرح مرل اور دائم المریض نہیں ہوتے کہ مذہبی فرائض ادا کرنے سے بھی معذور ہوں۔ مرزا قادیانی نے مختلف حیلے بہانوں سے اس قدر روپیہ جمع کیا کہ وہ آج کے دور کے اربوں روپے بنتے ہیں۔

8- سچا نبی حسب و نسب کے اعتبار سے اعلیٰ اور برتر ہوتا ہے اس کا خاندان بہترین ہوتا ہے۔

جبکہ

مرزا قادیانی مغل بدلاس قوم سے تعلق رکھتا تھا، اور اس کا خاندان کئی نسلوں سے

انگریز کا وفادار اور مسلمانوں کا مخبر چلا آ رہا ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 376، طبع جدید، از مرزا قادیانی)

9۔ سچا نبی اپنے قول و فعل میں صادق ہوتا ہے۔ اس کے اقوال و افعال اور سیرت کے قریب بھی کذب پھٹک نہیں سکتا اور نہ کذب کے شائبہ کا اس کی زندگی میں تصور ہو سکتا ہے۔ یہی وہ بنیاد ہے جس کی وجہ سے نبی اپنی تصدیق کے لیے صدق کو معیار اور کسوٹی بناتا ہے۔

جبکہ

مرزا قادیانی اپنے قول و فعل اور سیرت کے اعتبار سے نہایت جھوٹا اور کذاب تھا۔ خود اس کا اپنی زبان سے اپنا تعارف، پیش گوئیاں اور اپنے دعوؤں میں صدق کی دجیاں اڑتی نظر آتی ہیں۔ یہ ایسے امور ہیں جنہیں سمجھنے کے لیے بیش بہا علم کی ضرورت نہیں ہے۔

10۔ سچے نبی کے لیے ضروری ہے کہ وہ مرد ہو کیونکہ عورتیں ناقص العقل ہوتی ہیں۔ نبی کا دین اور عقل کا ناقص ہونا محال ہے۔ عورت کے لیے پردہ ضروری ہے۔ اگر عورت نبی ہو تو لوگ اسے کیسے دیکھیں گے، نبیہ کو دیکھے بغیر صحابی کیسے بنیں گے۔ اگر وہ پردہ نہیں کرے گی تو موجب فتنہ ہوگی۔ نبی کی آواز بھی حسین و جمیل اور خوش نوا ہوتی ہے۔ اگر وہ نبیہ ہوگی تو مختلف فتنوں کا دروازہ کھولے گی۔

جبکہ

مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ میں مریم ہوں۔ خدا نے میرے ساتھ رجولیت کا اظہار کیا، جس کے نتیجہ میں، میں حاملہ ہوا اور دس مہینے کے بعد میرے میں سے، میں نکلا۔ (کشتی نوح صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 50 از مرزا قادیانی) ظاہر ہے مریم اور حاملہ تو صرف عورت ہی ہو سکتی ہے نہ کہ مرد۔ لہذا (پارٹ ٹائم) عورت ہونے کے ناتے مرزا قادیانی نبی نہ ہوا۔

11۔ سچا نبی اخلاق کاملہ اور کمالات قاضیہ سے موصوف ہوتا ہے۔ بد اخلاق اور بد زبان نہیں ہوتا۔

## جبکہ

مرزا قادیانی بدگو اور بدکلام تھا۔ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر اپنے مخالفین کو گالیاں دیتا تھا۔ وہ انھیں جہنمی، کافر، کجخیروں کی اولاد، کتے، سور، شیطان، بدذات، دجال، خبیث اور کذاب وغیرہ کے ناموں سے یاد کرتا۔ لعنت بازی تو اس کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔ حالانکہ خود اس کا کہنا ہے کہ گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے۔

(ست پجن صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 133 از مرزا قادیانی)

12- سچا نبی، صاحب کتاب ہوتا ہے جبکہ مرزا قادیانی پر کوئی مربوط الہامی کتاب نازل نہ ہوئی تھی۔

13- سچا نبی شاعر نہیں ہوتا جبکہ مرزا قادیانی شاعر تھا۔

14- سچا نبی دین سکھانے کی اجرت نہیں مانگتا جبکہ مرزا قادیانی اپنی کتابوں کی طباعت و اشاعت کا بھاری معاوضہ وصول کرتا رہا۔

15- سچے نبی پر اس کی اپنی زبان میں وحی کا نزول ہوتا ہے جبکہ مرزا قادیانی پر سنسکرت، فارسی، اردو، عبرانی، عربی، انگریزی اور پنجابی میں وحی ہوتی تھی جن میں بعض کے منہ ایم کو وہ خود بھی نہ سمجھ سکتا تھا۔

16- سچا نبی کسی کا ملازم یا نوکر نہیں ہوتا جبکہ مرزا قادیانی پندرہ روپے ماہوار تنخواہ پر سیالکوٹ پکھری میں ملازم تھا۔

17- ہر سچے نبی کا نام مفرد یعنی واحد تھا جیسے آدم، نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ، محمد ﷺ جبکہ مرزا قادیانی کا نام جمع یعنی دو ناموں غلام اور احمد کا مرکب ہے یعنی غلام ہو کر آقا کے تخت پر بیٹھنے کی ناپاک جسارت کی۔

18- سچے نبی کا کوئی انسان استاد نہیں ہوتا، اس کا علم لدنی اور وہی ہوتا ہے، اکتسابی نہیں۔ وہ روح القدس کی وساطت سے تعلیم پاتا ہے جبکہ مرزا قادیانی کے اردو، فارسی، عربی اور انگریزی کے کئی استاد تھے۔ جن میں فضل الہی، فضل احمد، گل علی شاہ اور ڈاکٹر امیر شاہ مشہور ہیں۔

19- سچا نبی مصنف نہیں ہوتا جبکہ مرزا قادیانی تقریباً سو کتابوں کا مصنف ہے۔

20- سچے نبی کی تحریروں اور گفتگو میں تضاد نہیں ہوتا جبکہ مرزا قادیانی کی تمام کتب اور



خطبات و ملفوظات تضادات سے بھرے پڑے ہیں۔

21- سچا نبی جہاں فوت ہو، وہیں دفن ہوتا ہے جبکہ مرزا قادیانی لاہور میں مرا اور قادیان (بھارت) میں دفن ہوا۔

22- سچے نبی کو اللہ تعالیٰ جو وحی کرتا ہے، وہ اس کو سمجھتا ہے جبکہ مرزا قادیانی اپنی وحی کے مفہوم کو سمجھنے کے لیے ہندو لڑکوں اور اپنے مریدوں کا محتاج تھا۔

23- سچے نبی کی کوئی پیش گوئی بھی غلط نہیں ہوتی جبکہ مرزا قادیانی کی لاتعداد پیش گوئیاں غلط ثابت ہوئیں۔

24- سچا نبی مشرکین اور جابر حکومت کے خلاف نبرد آزما رہتا ہے جبکہ مرزا قادیانی تنلیٹ پرست انگریزوں کی حکومت کے استحکام کی خاطر جہاد فی سبیل اللہ کو منسوخ کرنے اور ان کی اطاعت کرنے کے لیے تاحیات کوشاں رہا۔

25- سچا نبی ہجرت کرتا ہے جبکہ مرزا قادیانی نے زندگی بھر ہجرت نہیں کی۔  
خود مرزا قادیانی کا اعتراف ہے:

□ ”انبیاء علیہم السلام کی نسبت یہ بھی ایک سنت اللہ ہے کہ وہ اپنے ملک سے ہجرت کرتے ہیں۔ جیسا کہ یہ ذکر ”صحیح بخاری“ میں بھی موجود ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی مصر سے کنعان کی طرف ہجرت کی تھی اور ہمارے نبی ﷺ نے بھی مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ صفحہ 350 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 350 از مرزا قادیانی)  
26- سچے نبی کی ذات اور اس پر نازل شدہ کتاب اس کے دعوے کی صداقت کے لیے کافی ہوتی ہے جبکہ مرزا قادیانی نے اپنے دھوئی کی صداقت میں ایک سو کتب تصنیف کیں مگر لوگ پھر بھی اسے کذاب ہی کہتے رہے۔

27- سچے نبی کو مراق سمیت کوئی غیر معزز بیماری لاحق نہیں ہوتی جبکہ مرزا قادیانی خود اعتراف کرتا ہے کہ اسے مراق، ہسٹیریا، مانیخولیا اور کثرت بول کے امراض لاحق تھے۔

28- سچا نبی جھوٹ نہیں بولتا جبکہ مرزا قادیانی پر لے درجے کا جھوٹا اور مکار تھا۔ بلکہ اس



کے دعویٰ کی بنیاد ہی جھوٹ پر تھی۔

29- سچا نبی موصوم عن الخطا ہوتا ہے۔ اس لیے برائی کو حکم ہے کہ وہ نبی کے پاس نہ

جائے جبکہ مرزا قادیانی خود برائی کے پاس چل کر جاتا تھا۔ مرزا قادیانی شراب پیتا، زنا کرتا تھا اور سود کھاتا تھا۔ یہ تمام حوالے مستند قادیانی کتب میں موجود ہیں۔

30- سچا نبی اپنی پیدائش سے نبی ہوتا ہے اور اپنی عمر کے چالیس سال پورے کرنے کے

بعد اذن خداوندی سے مخلوق کے سامنے اپنی نبوت کا اعلان کر دیتا ہے۔ بتدریج،

مرحلہ بہ مرحلہ اور آہستہ آہستہ اسے وجہ نبوت نہیں ملتا جبکہ مرزا قادیانی نے بتدریج

آہستہ آہستہ اپنی نبوت کا دعویٰ کیا۔ پہلے عالم، پھر مناظر، پھر محدث، پھر مہدی،

پھر مسیح موعود اور آخر میں نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا۔

31- سچا نبی انتہائی خوبصورت اور وجیہ ہوتا ہے۔ اس کو ایسا حسن و جمال عطا ہوتا ہے جو

کسی غیر نبی کو نہ ملا ہو جبکہ مرزا قادیانی انتہائی بد صورت، مکروہ شکل اور کریہہ

خود خال کا مالک تھا۔ اکثر مائیں اپنے شریر بچوں کو مرزا قادیانی کی تصویر دکھا کر

ڈراتی ہیں!

32- سچا نبی خدا سے خبر اور اجازت پا کر جب اعلان نبوت کر دیتا ہے تو پھر وہ کبھی کسی شبیہ،

شک یا تذبذب کا شکار نہیں ہوتا جبکہ مرزا قادیانی مدت العمر اپنی نبوت کے حوالے

سے غمے کا ہی شکار رہا۔ صادق انبیاء میں سے ایک مثال بھی نہیں پیش کی جاسکتی کہ

اسے اللہ نبی کہتا ہو اور وہ تاویل کرے کہ میں نبی نہیں ہوں۔ سوچنے کا مقام ہے، آخر

مرزا قادیانی کی کیا پرابلیم تھی جو 1882ء سے 1902ء تک وہ اپنے ادعائے نبوت

کے تناظر میں خود واضح ہوا نہ اپنے مریدین پر اپنی حقیقی پوزیشن واضح کر سکا؟

سچے نبیوں کا اقرار ضروری ہے

جھوٹے نبیوں کا انکار ضروری ہے

ختم نبوت کی نگہری میں چھوٹ گئے

نگہری والے ہوں بیدار ضروری ہے

## ختم نبوت پر قادیانی اعتراضات اور ان کے جوابات

(1) قادیانی اجرائے نبوت پر بحث کرتے ہوئے مندرجہ ذیل آیت پیش کر کے کہتے ہیں:

يَا أَيُّهَا أَهْلَ الْكِتَابِ إِنَّمَا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمُ الْبَيِّنَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (الاعراف: 35)

(ترجمہ): ”اے اولادِ آدم! اگر تمہارے پاس پیغمبر آئیں جو تم سے حق سے ہوں، جو میرے احکام تم سے بیان کریں، تو جو شخص تقویٰ اختیار کرے اور اپنی اصلاح کرے تو ان لوگوں پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔“

یہ آیت حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی، لہذا اس میں نبی ﷺ کے بعد آنے والے رسولوں کا تذکرہ ہے۔ نبی ﷺ کے بعد بنو آدم کو خطاب ہے، لہذا جب تک اولادِ آدم دنیا میں موجود ہے، اس وقت تک نبوت کا سلسلہ جاری رہے گا؟

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس آیت کا پس منظر دیکھنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہاں کوئی نیا حکم اس امت کو نہیں دیا جا رہا ہے، بلکہ زمانہ ماضی کے واقعہ کی حکایت بیان ہو رہی ہے۔ چنانچہ سورہ اعراف کے دوسرے رکوع میں حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام کی پیدائش کا ذکر ہے، اس کے بعد ان کے جنت میں رہنے، اور پھر وہاں سے اتارے جانے کا قصہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اسی ضمن میں یہ بتایا گیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارنے کے بعد ان کی اولاد سے بجانب خداوندی خطاب کیا گیا تھا اور یہ خطاب عالم ارواح کا ہے۔ جیسے قرآن کریم میں حسب ذیل چار آیتوں میں ذکر کیا گیا ہے:

(1) یٰٰنٰی اٰدَمُ قَدْ اَنْزَلْنٰا عَلَیْکَ الْبَیِّنٰتِ۔۔۔ (اعراف: 26)

(2) یٰٰنٰی اٰدَمُ لَا یَفْتِنِکُمُ الشَّیْطٰنُ۔۔۔ (اعراف: 27)

(3) یٰٰنٰی اٰدَمُ عَلٰوْاْ اَنْصَرِّکُمْ۔۔۔ (اعراف: 31)

(4) یٰٰنٰی اٰدَمُ اِنَّمَا یَاْتِیْکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ۔۔۔ (اعراف: 35)

ان چاروں جگہوں میں اس وقت اولاد آدم کو خطاب کیا گیا ہے۔ یہ براہ راست امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو خطاب نہیں ہوا بلکہ ان کے سامنے یہ ماضی کی حکایت بیان کی گئی ہے۔ اس لیے کہ قرآن مجید کے اسلوب پر نظر ڈالنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی امت دعوت کو یا ایہا الناس اور امت اجابت کو یا الذین امنو کے الفاظ سے مخاطب کیا گیا ہے۔ قرآن کریم نے اس واقعہ اور الفاظ خطاب کو ذکر کرنے کے بعد متعدد انبیاء الوالعزم کا ذکر کیا ہے۔ گویا کہ یہ اما یا ایہکم رسل منکم کی تشریح و تفصیل کی جارہی ہے۔ سب کا ذکر کرنے کے بعد آخر میں حضور سرور کائنات فخر دو عالم خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا ذکر مبارک ان الفاظ میں ہوتا ہے: الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندهم فی التوراة والانجیل۔ (اعراف: 157) اور پھر آپ ﷺ ہی کی زبانی اعلان کرایا جاتا ہے۔ قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً۔ (اعراف: 158) ”اے نبی ﷺ! آپ فرمادیجیے، میں تم سب (لوگوں) کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔“ اور اسی پر بس نہیں بلکہ اس با عظمت اعلان کی قرآن کریم کی متعدد سورتوں میں مختلف پیرایوں میں تاکید و تائید فرمائی گئی ہے تاکہ اس بارے میں کوئی الجھن باقی نہ رہے کہ رسول اکرم ﷺ آخری رسول ہیں اور آخری شریعت لے کر آنے والے ہیں۔ چنانچہ کبھی ارشاد ہوا: وما ارسلک الا کافۃ للناس۔ (سہاء: 28) کبھی ارشاد ہوا: وما ارسلک الا رحمۃ للعالمین۔ (انبیاء: 107) پھر مکمل وضاحت کے ساتھ اعلان کیا گیا۔ ما کان محمد ابداً احد من رجالکم ولكن رسول اللہ و خاتم النبیین۔ (احزاب: 40) (حضرت محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، لیکن اللہ کے رسول نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں)۔ اور پھر احادیث مبارکہ میں بھی اس مضمون اور اعلان کی تشریح میں غیر معمولی اہمیت کا مظاہرہ کیا گیا، کیونکہ علم خداوندی میں یہ بات تھی کہ مرزا قادیانی جیسے جھوٹے مدعی نبوت اس امت میں پیدا ہوں گے اور سادہ لوح مسلمانوں کو جہنم کا ایندھن بنائیں گے۔ چنانچہ ارشاد نبوی ہوا: ان النبوة والرسالة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی (ترمذی جلد 2 صفحہ 51) ”پیگ نبوت و رسالت کا سلسلہ قطعاً ختم ہو گیا، لہذا میرے بعد کوئی رسول آئے گا اور نہ کوئی نبی۔“ تو اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی آدم سے



رسولوں کے بھیجنے کا وعدہ کیا تھا۔ چنانچہ انبیاء و رسل بھیجے گئے اور وعدہ کا پوری طرح ایفا کیا گیا تا آنکہ ہدایت کا سورج، ذاتِ مصطفویٰ ﷺ کی صورت میں طلوع ہوا جس کے بعد رسول کی ضرورت باقی رہی اور نہ کسی نئی شریعت کی۔ اب قیامت تک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی اور رسول ہیں، انہی کی شریعت کا سکھ چلے گا اور انہی پر سلسلہ رسل و انبیاء کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔

اگر حضور اکرم ﷺ کی امت اجابت یا امت دعوت میں نبوت و رسالت کا سلسلہ جاری ہوتا تو ”یا ایہا الذین آمنوا“ یا ”یا ایہا الناس“ کے الفاظ سے خطاب کر کے نبیوں اور رسولوں کی آمد بتائی جاتی۔ میں تمام قادیانیوں کو چیلنج کرتا ہوں کہ پورے قرآن میں کہیں کسی ایک جگہ ”یا ایہا الذین آمنوا“ یا ”یا ایہا الناس“ کے خطاب کے بعد رسولوں کی آمد کا تذکرہ دکھادیں، میں انہیں منہ مانگا انعام دینے کے لیے تیار ہوں۔

اگر اس سے مراد تمام بنو آدم ہیں تو بنو آدم میں تو ہندو، عیسائی، مجوسی، یہودی، سکھ، بدھ مت وغیرہ سبھی افراد شامل ہیں۔ کیا ان میں سے بھی نیا پیدا ہو سکتا ہے؟ اگر جواب نفی ہے تو پھر انہیں اس آیت کے عموم سے خارج کرنے کی دلیل کیا ہے؟ اس پر مستزاد یہ کہ بنی آدم میں تو عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں، تو کیا اس عموم سے انہیں خارج نہیں کیا جائے گا؟ لہذا ثابت ہوا کہ خطاب عام ہونے کے باوجود حالات و واقعات اور قرآن کے باعث اس عموم سے کئی چیزیں خارج ہیں۔

قادیانیوں کے نزدیک نبوت کی کئی اقسام ہیں۔ ایک نبوت تشریفی اور دوسری نبوت غیر تشریفی۔ پھر غیر تشریفی نبوت کی مزید قسمیں ہیں۔ ایک بلا واسطہ اور دوسری بالواسطہ۔ گویا آپ کے نزدیک نبوت کی کل 3 قسمیں ہوں گی۔ (1) تشریفی نبوت (2) غیر تشریفی بلا واسطہ نبوت (3) غیر تشریفی نبوت بالواسطہ نبوت۔ قادیانیوں کے نزدیک نبوت کی دو قسمیں تشریفی، غیر تشریفی نبوت بلا واسطہ، بند ہیں جبکہ صرف ایک جاری ہے، یعنی غیر تشریفی نبوت بالواسطہ۔ لہذا قادیانی قرآن مجید کی وہ آیات پیش کریں جو خاص اس دعویٰ کو ثابت کریں کہ نبوت کی دو قسمیں بند ہیں البتہ نبوت غیر تشریفی بالواسطہ جاری ہے۔

اگر فرض محال اس آیت کو اجرائے نبوت کی دلیل تسلیم کر بھی لیا جائے، تب بھی مرزا قادیانی روز قیامت تک نبی قرار نہیں پاتا۔ اس لیے کہ وہ بقول خود آدم علیہ السلام کی اولاد ہی



نہیں، جبکہ آیت تو صرف اولاد آدم سے متعلق ہے کیونکہ مرزا قادیانی اپنا تعارف یوں کراتا ہے:

□ کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں

ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 97 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 127 از مرزا قادیانی)

جو شخص خود کو بشر کی جائے نفرت (شرمگاہ) قرار دے اور اپنے اولاد آدم ہونے کی

نفی کرے، وہ کس طرح اس آیت سے اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کر سکتا ہے؟ لہذا اگر مرزا

قادیانی بنی آدم سے تھا، تو پھر اس نے اپنی آدمیت سے انکار کر کے سفید جھوٹ بولا ہے اور

جھوٹا شخص نبی نہیں ہو سکتا اور اگر وہ واقعی دائرہ آدمیت سے خارج تھا تو پھر مذکورہ آیت سے

اس کی نبوت کا اثبات چہ معنی دارد؟

بعض قادیانیوں کا کہنا ہے کہ مرزا صاحب بہت زیادہ متواضع، منکسر المزاج اور

سادہ تھے۔ انہوں نے اس شعر میں اپنی عاجزی کا اظہار کیا ہے۔ قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے

یہ کہاں کی عاجزی اور اکساری ہے کہ کوئی شخص اپنے انسان ہونے سے ہی انکار کر دے اور خود

کو ”بشر کی جائے نفرت“ (شرمگاہ) قرار دے۔ اکساری، عاجزی اور سادگی شخصیت کا مستقل

حصہ ہوتی ہے۔ یہ نہیں کہ کبھی عاجزی کا اظہار اور کبھی غرور تکبر کے نشے میں بڑے بڑے کفریہ

دعوے کرتا۔ مثلاً مرزا قادیانی نے اپنے متعلق تعالیٰ بکھاری:

□ ”میں آدم ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں یعقوب

ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ابن مریم ہوں، میں

محمد ﷺ ہوں۔“

(تتمہ حقیقت الوحی صفحہ 521 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 521 از مرزا قادیانی)

□ ”منم مسیح زمان و منم کلیم خدا

منم محمد ﷺ و احمد ﷺ کہ مجتبیٰ باشد“

ترجمہ: ”میں مسیح زمان ہوں، میں کلیم خدا یعنی موسیٰ ہوں، میں محمد ﷺ ہوں، میں

احمد مجتبیٰ ہوں۔“

(ترباق القلوب صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 134 از مرزا قادیانی)

”انبیاء گرچہ بودہ اند بے  
من برقان نہ کترم ز کے  
آدم نیز احمد مختار  
در ہم جلمہ ہمہ ابرار  
آنچه داد ست هر نیا را جام  
داد آن جام را مرا به تمام  
زنده شد هر نیا باغم  
هر رسولے نهاں به بچرم  
کم نیم زان ہمہ بروئے یقین  
هر که گوید دروغ هست لعین“

ترجمہ:

1- ”اگرچہ دنیا میں بہت سے نبی ہوئے ہیں، میں عرفان میں ان نبیوں میں سے کسی سے کم نہیں ہوں۔

2- میں آدم ہوں، نیز احمد مختار ہوں، میں تمام نیکوں کے لباس میں ہوں۔

3- خدا نے ہر نبی کو (کمالات و معجزات کا) جام دیا ہے مگر وہی جام مجھے لبالب بھر کر دیا ہے۔

4- میری آمد کی وجہ سے ہر نبی زندہ ہو گیا، ہر رسول میری قمیض میں چھپا ہوا ہے۔

5- مجھے اپنی وحی پر یقین ہے اور اس یقین میں، میں کسی نبی سے کم نہیں ہوں جو اسے جھوٹ کہتا ہے وہ لہنتی ہے۔“

(نزل اسح صفحہ 100، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 477، 478 از مرزا قادیانی)

”کربلا یکت میر هر آنم

صد حسین است در گریبانم“

ترجمہ: ”میری میر ہر وقت کربلا میں ہے۔ سو (100) حسین ہر وقت میری جیب میں ہیں۔“

(نزل اسح صفحہ 99 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 477 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کا بیٹا اور قادیانی جماعت کا دوسرا خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود، مرزا قادیانی کے مندرجہ بالا شعر کی تشریح کرتے ہوئے لکھتا ہے:

”شہادت کا یہی مفہوم ہے جس کو مد نظر رکھ کر حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے فرمایا

کربلا یکت میر ہر آنم  
صد حسین است در گریبانم

میرے گریبان میں سو حسین ہیں، لوگ اس کے معنی یہ سمجھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے فرمایا ہے، میں سو حسین کے برابر ہوں۔ لیکن میں کہتا ہوں اس سے بڑھ کر اس کا یہ مفہوم ہے کہ سو حسین کی قربانی کے برابر میری ہر گھڑی کی قربانی ہے۔ وہ شخص جو اہل ایمان کے فکروں میں گھلا جاتا ہے۔ جو ایسے وقت میں کھڑا ہوتا ہے جبکہ ہر طرف تاریکی اور ظلمت ملبی ہوئی ہے اور اسلام کا نام مٹ رہا ہے۔ وہ دن رات دنیا کا غم کھاتا ہوا، اسلام کو قائم کرنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے، کون کہہ سکتا ہے کہ اس کی قربانی سو حسین کے برابر نہ تھی۔ پس تو ادنیٰ سوال ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) امام حسین کے برابر تھے یا ادنیٰ؟ حضرت امام حسین ولی تھے مگر ان کو وہ غم اور صدمہ کس طرح پہنچ سکتا تھا جو اسلام کو مٹا دیکر حضرت مسیح موعود کو ہوا۔ حضرت امام حسین اس وقت ہوئے جبکہ لاکھوں اولیا موجود تھے۔ امام اپنی شان و شوکت میں تھا۔ ایسی حالت میں ان کو وہ غم کہاں ہو سکتا تھا جو اس شخص کو ہوا، ایسے ہی حالات میں مبعوث ہوا جن حالات میں خود محمد ﷺ کی بعثت ہوئی تھی۔ کیا کوئی کہتا ہے کہ حضرت امام حسین کی شہادت رسول کریم ﷺ کی شہادت سے بڑی تھی؟ نہیں! بلکہ اس لیے کہ جو غم اور تکلیف آپ کو اسلام کے لیے اٹھانی پڑی، وہ حضرت امام حسین کو نہیں اٹھانی پڑی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود کی شہادت بھی بہت بڑی ہوئی تھی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب اپنے گھر پر بیٹھے رہے۔ پھر کس طرح امام حسینؑ سے بڑھ گئے۔ میں کہتا ہوں کہ امام محمد ﷺ اسی طرح فوت ہوئے، جس طرح امام حسینؑ فوت ہوئے؟ نہیں! مگر کوئی کہتا ہے کہ محمد ﷺ کی قربانی حضرت امام حسین کی قربانی سے کم تھی۔ محمد ﷺ کی ایک قربانی حضرت امام حسین کی ساری عمر کی قربانی سے بڑھ کر تھی۔ پس جس طرح محمد ﷺ کی قربانی بڑی تھی، اسی طرح وہ شخص جو انہی حالات میں کھڑا ہو گا جن میں محمد ﷺ کھڑے ہوئے، اس کی قربانی بھی بہت بڑھ کر ہوگی۔ اسی لیے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے کہا ہے:



کربلا کیست سیر ہر آنم  
صد حسین است در گریبانم  
کہ مجھ پر تو ہر لمحہ سو سو کربلا کی مصیبتیں گزرتی ہیں اور میں تو ہر گھڑی کربلا کی سیر کر رہا ہوں۔“

(خطبہ مرزا بشیر الدین محمود، ابن مرزا قادیانی روزنامہ الفضل قادیان شمارہ نمبر 80 جلد نمبر 13، 26 جنوری 1926ء)

□ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو  
اس سے بہتر غلام احمد ہے  
(دافع البلاء صفحہ 24 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 240 از مرزا قادیانی)  
پھر کہا:

□ کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں  
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 97 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 127 از مرزا قادیانی)  
قادیانی بتائیں، کیا یہ عاجزی اور انکساری ہے یا تکبر و غرور؟ اگر یہ عاجزی اور انکساری ہے تو تمام قادیانی یہ شعر اپنے اپنے گھروں اور دکانوں پر نمایاں طور پر لکھوائیں تاکہ سب کی عاجزی و انکساری ہر شخص پر عیاں ہو جائے۔ ہمیں تو اس شعر کی تشریح کرتے ہوئے شرم آتی ہے کہ انسان کی جائے نفرت کے دو مقام ہیں۔ لیکن قادیانی بتائیں کہ مرزا قادیانی جائے نفرت کی کونسی جگہ تھا؟..... یا.....؟؟؟

(2) قادیانی اعتراض کرتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت

وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ

مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصَّالِحِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ. (النساء: 69)

ترجمہ: ”اور جس نے اطاعت کی اللہ اور رسول (ﷺ) کی تو یہ لوگ

ان کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے اپنا انعام کیا، یعنی انبیاء

صدیقین، شہداء اور صالحین۔“

کا مطلب ہے کہ جو اللہ اور رسول کی اطاعت کریں گے، وہ نبی ہوں



گے، صدیق ہوں گے، شہید ہوں گے اور صالح ہوں گے۔ اس آیت میں چار درجات ملنے کا ذکر ہے۔ اگر انسان صدیق، شہید اور صالح بن سکتا ہے تو نبی کیوں نہیں بن سکتا؟ تین درجات کو ماننا اور ایک کا انکار کرنا قرآن میں تحریف نہیں تو اور کیا ہے؟ اگر آیت میں صرف معیت مراد ہو تو کیا حضرت ابو بکر و عمر صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوں گے؟ وہ بذات خود صدیق اور شہید نہ تھے؟

قادیانیوں کا یہ اعتراض بالکل جہالت پر مبنی ہے۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ مذکورہ آیت کی یہ تفسیر تحریف قرآن کے زمرے میں آتی ہے۔ اس آیت کو بار بار پڑھنے اور غور کرنے سے اشارہ تک بھی نہیں ملتا کہ نبوت کا سلسلہ جاری ہے۔ اس کا ایک پہلو یہ ہے کہ اس آیت میں معیت مراد ہے، عینیت مراد نہیں، کیونکہ معیت فی الدنیا ہر مومن کو حاصل نہیں، اس لیے معیت فی الآخرة ہی مراد ہے۔ جیسا کہ علامہ مجدد جلال الدین سیوطیؒ جنہیں مرزا قادیانی نے دسویں صدی کا مسلمہ مجدد تسلیم کیا ہے، اپنی تفسیر جلالین میں اس آیت کی شان نزول یوں بیان کرتے ہیں:

”بعض صحابہ کرام علیہم السلام نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ آپ تو جنت کے بلند و بالا مقامات میں ہوں گے اور ہم جنت کے نچلے درجات میں ہوں گے تو آپ ﷺ کی زیارت کیسے ہوگی؟ تو یہ آیت نازل ہوئی: ”وَمَنْ يَطْعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ“ یہاں رفاقت سے مراد جنت کی رفاقت ہے کہ صحابہ کرام انبیاء علیہم السلام کی زیارت سے فیض یاب ہوں گے، اگرچہ ان (انبیاء علیہم السلام) کا قیام بلند و بالا مقامات میں ہوگا۔“ (تفسیر جلالین، ص: 80)

اس طرح کی روایت امام غفر الدین رازیؒ نے بھی حضرت ثوبانؓ کے حوالے سے بیان کی ہے جس سے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہوتی ہے کہ اس ”معیّت“ سے مراد جنت کی ”رفاقت“ بھی ہے۔ اگر نہاں معیت کی بجائے، عینیت مراد ہے تو نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

”الْعَاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصَّدِيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ“

”سچا اور امانت دار تاجر (قیامت کے دن) نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔“ (مسند احمد)

قادیانی بتائیں کہ اس زمانے میں کتنے امین و صادق تاجر، نبی ہوئے ہیں؟  
 قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ: ”من یطع اللہ“ میں مَنْ عام ہے جس میں  
 عورتیں، بچے اور بھجڑے سب شامل ہیں۔ اگر یہاں معیت کی بجائے عینیت مراد ہے تو پھر کیا  
 یہ سب نبی ہو سکتے ہیں؟ اگر نبوت اطاعت کا ملہ کا نتیجہ ہے تو پھر عورت کو بھی نبوت ملنی چاہیے،  
 کیونکہ اعمالِ صالحہ کے نتائج میں مرد و عورت کو یکساں حیثیت حاصل ہے جس کی صراحت  
 قرآن مجید کی کئی آیات میں موجود ہے۔ مثال کے لیے دیکھیے سورۃ النحل کی آیت: 97  
 اگر نبوت، اطاعت کا ملہ کا نتیجہ ہے تو کیا 13 سو سال میں کسی نے نبی ﷺ کی  
 اطاعت کا ملہ نہیں کی؟ اگر کی ہے تو نبی کیوں نہ بنے؟ اگر کسی نے بھی اطاعت نہیں کی تو (نعوذ  
 باللہ) آپ ﷺ کی امت خیر الامۃ کی بجائے شر الامۃ ہوئی جس میں کسی نے بھی اپنے نبی  
 کی کامل اطاعت نہیں کی۔ حالانکہ سورۃ توبہ میں اللہ تعالیٰ نے خود صحابہؓ کے متعلق شہادت دی  
 ہے: وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ (التوبہ: 71) ”وہ (صحابہؓ) اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی  
 اطاعت کرتے ہیں۔“

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت جو اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم ﷺ کی اتباع میں  
 اعلیٰ ترین مرتبہ پر فائز تھی جس نے اتباع نبوت کا ایسا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا کہ رہتی دنیا  
 تک پوری امت مل کر بھی اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتی۔ انھیں دنیا ہی میں اللہ تعالیٰ نے ابدی  
 رضوان اور جنت کا سرٹیفکیٹ دے دیا تھا اور بقول مرزا قادیانی ان میں حقیقت محمدیہ تحقق ہو  
 چکی تھی۔ ان سب فضائل و امتیازات کے باوجود ان میں سے کوئی ایک بھی مقام نبوت پر فائز  
 نہ ہو سکا۔ بلکہ حضرت ابوبکر صدیقؓ باوجود کمالِ اتباع کے صدیق ہی رہے اور حضرت عمرؓ  
 باوجود عدل بے مثال کے شہید اور محدث کے درجہ پر ہی رہے، ان میں سے کوئی ظلی اور  
 بروزی نبی بھی نہ بنا تو کیا ان کے بعد امت کا کوئی شخص یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ اس نے ان  
 حضرات سے بڑھ کر رسول ﷺ کی اتباع کی ہے اور نبوت کا حق دار ہو گیا ہے۔ مرزا قادیانی  
 جیسے نافرمان خدا اور رسولؐ اور انگریز کے خود کاشتہ پودے کے بارے میں تو کوئی باہوش آدمی،  
 اُسے نبی تو کیا، ایک شریف آدمی کہنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

قادیانی بتائیں کہ اگر اطاعت سے نبوت ملتی تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ نبوت  
 حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ جیسے جلیل القدر صحابہؓ کو کیوں نہ ملی؟ کیا وہ قیامت



کے روز یہ سوال کرنے میں حق بجانب نہیں ہوں گے کہ یا اللہ! ہم نے تیری اور تیرے رسول برحق ﷺ کی اتباع میں اپنا سب کچھ قربان کر دیا، مگر تو نے ہمیں نبوت نہ دی اور ایک ایسے شخص مرزا قادیانی کو جو تیرے پکے دشمنوں یعنی انگریز کا ایجنٹ اور جاسوس تھا، اس نعمت سے سرفراز فرما دیا، کیا تیرے انصاف کا تقاضا یہی تھا؟ ہر آدمی سمجھ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسی بے انصافی ہرگز نہیں کر سکتا۔ مذکورہ آیت سے چار آیات قبل اللہ تعالیٰ نے انبیاء و رسل کے متعلق فرمایا ہے:

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ (النساء: 64)

اور ہم نے ہر رسول صرف اسی لیے بھیجا کہ اللہ کے حکم سے اس کی فرمانبرداری کی جائے۔“ مطلب یہ کہ ہر رسول مطاع اور امام بنانے کے لیے بھیجا جاتا ہے نہ کہ اس لیے بھیجا جاتا ہے کہ وہ کسی دوسرے رسول کا مطیع اور تابع ہو، جبکہ قادیانیوں کا استدلال و من یطیع اللہ وَالرَّسُولَ سے ہے جس میں مطیعون (اطاعت کرنے والوں) کا ذکر ہے۔ اور مطیع کسی بھی صورت میں نبی اور رسول نہیں ہوتا۔ مختصر یہ کہ نبی و رسول (لوگوں کا) مطاع و متبوع بن کر آتا ہے نہ کہ مطیع و تابع۔ عربی زبان کے قواعد کی رو سے اس مقام پر مع، من کے معنی میں ہرگز استعمال نہیں ہوا۔ اگر یہاں مع کا معنی من لیا جائے تو حسب ذیل آیت کے معنی کیا ہوں گے؟

ان الله مع الصابرين، لا تحزون ان الله معنا، محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار رحمابنهم۔

پھر سب سے اہم بات یہ ہے کہ آیت کا آخری حصہ وحسن اولینک ورفیقا اس کی واضح تفسیر کر رہا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنے سے نبیوں، صدیقیوں، شہیدوں اور صالحین کی رفاقت نصیب ہوگی۔ یعنی ”اور کیا ہی اچھے ہیں یہ ساتھی!“ اس آخری جملہ میں لفظ رفیق نے یہ بات واضح کر دی کہ یہاں سوائے ساتھی بننے کے کوئی اور مطلب نہیں۔

(3) قادیانی اجرائے نبوت کے سلسلہ میں ایک اور آیت کا حوالہ دیتے ہیں:

اللَّهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ النَّاسِ (الحج: 75)

اور کہتے ہیں: ”یَصْطَفِي“ مضارع کا صیغہ ہے جو حال، استقبال اور استمرار کے لیے ہے۔ مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں اور انسانوں سے رسول منتخب کرتا ہے، کرے گا اور کرتا رہے گا۔ حضور ﷺ مفرد ہیں

اور ”رسل“ جمع کا صیغہ ہے۔ واحد پر جمع کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ انتہائی جاہل اور بے عقل بھی یہ سمجھتا ہے کہ ہر مضارع استمرار کے معنی میں ہوتا ہے۔ آیت مذکورہ میں صیغہ مضارع فعل کے اثبات کے لیے ہے نہ کہ استمرار تجدد کے لیے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلَىٰ عَبْدِهِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ (الحمدید: 9)

یہاں بھی صیغہ مضارع ہے۔ اگر یہاں بھی استمرار ہے تو مانتا پڑے گا کہ قرآن مجید قیامت تک نازل ہوتا رہے گا۔ قادیانی بتائیں، کیا آپ اس کے قائل ہیں؟ مرزا قادیانی کا ایک الہام ہے:

□ ”یومنون ان یروا طمٹک“ یعنی بابوالہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے، مگر خدا تعالیٰ تجھے اپنے انعامات دکھائے گا جو متواتر ہوں گے اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہو گیا ہے ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے۔“

(تحریر حقیقت الوحی ص 581 مندرجہ روحانی خزائن ج 22 ص 581 از مرزا قادیانی) یہاں بھی صیغہ مضارع ہے۔ اگر یہ استمرار کے لیے ہے تو ثابت ہوا کہ بابوالہی بخش، مرزا قادیانی کا حیض قیامت تک دیکھتے رہنے کا خواہش مند تھا۔ مزید یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ فرشتوں اور انسانوں میں رسول منتخب کرتا ہے جبکہ مرزا قادیانی نہ تو فرشتہ ہے اور نہ انسان۔ بلکہ وہ کہتا ہے:

□ کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں

ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 97 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 127 از مرزا قادیانی)

اس شعر کی تشریح پہلے گزر چکی ہے۔

(4) اجزائے نبوت کے سلسلہ میں قادیانی ایک اور آیت پیش کرتے ہیں:

يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا. (المومنون: 51)

(ترجمہ) ”اے برگزیدہ پیغمبرو! پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک

عمل کرو۔“

اور کہتے ہیں، یہ آیت حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی۔ آپ ﷺ کا



نام ”محمد“ واحد ہے جبکہ رسل جمع کا صیغہ ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ نبی ﷺ اور آپ کے بعد آنے والے رسول مراد ہیں جنہیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ ”میرے رسولوا پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔“ ورنہ کیا اللہ تعالیٰ وفات شدہ رسولوں کو حکم دے رہا ہے کہ اٹھو پاک کھانے کھاؤ اور نیک کام کرو؟

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ سورۃ المومنون کے دوسرے رکوع سے مذکورہ بالا آیت کریمہ تک سابقہ انبیاء علیہم السلام کا ذکر ہے۔ سب سے آخر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر ان الفاظ میں کیا گیا:

وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ.

(المومنون: 50)

(ترجمہ) ”اور ہم نے ابن مریم اور ان کی والدہ کو بڑی نشانی بنایا اور ہم نے ان دونوں کو بلند، صاف، قرار والی اور جاری پانی والی جگہ میں پناہ دی۔“ اس سے آگے آیت 52 میں فرمایا: وَإِنَّ هَذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُونِ. (المومنون: 52) اور یقیناً تمہارا یہ دین ایک ہی دین ہے اور میں ہی تم سب کا رب ہوں، پس تم مجھ سے ڈرتے رہو۔“ ان آیات میں حکایت ماضیہ کے ضمن میں یہ بتانا مقصود ہے کہ پاکیزہ اور نفیس چیزوں کا استعمال کرو۔ مطلب یہ کہ اصول دین کا طریق کسی شریعت میں مختلف نہیں ہوا۔ گویا انبیاء علیہم السلام کو اپنی امتوں کا نمونہ بننے کے لیے رزق حلال و طیب استعمال کرنے اور کردار صالح اپنانے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ تو فی الحقیقت امتوں کو حکم دینا مقصود ہے۔ جیسا کہ آیت: 53 میں فرقہ بازی کے ارتکاب پر متنبہ کیا گیا ہے اور ظاہر ہے کہ تفرقہ کا شکار امت ہوتی ہے نہ کہ انبیائے کرام۔ حضرت مریم علیہا السلام اور ان کے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا واقعہ ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ حضرت مسیح ہوں یا اور رسول، ہم نے ان سب کو حکم دیا تھا کہ پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھے عمل کرو اور میں تمہارے اعمال سے بخوبی واقف ہوں۔ یہ سب لوگ ایک واحد تھے۔ میں تم سب کا رب ہوں، لہذا مجھ سے ڈرو۔ مگر اس تاکید کے بعد بھی انبیاء علیہم السلام کی اقوام نے دین الہی میں پھوٹ ڈال دی اور اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور ہر گروہ

اپنی جگہ خوش ہے کہ وہ حق پر ہے۔ غرض آیات اپنے مطلب کو صاف صاف ظاہر کر رہی ہیں کہ یہ امر ہر ایک رسول کو اپنے اپنے وقت پر ہوتا رہا ہے۔ اس سے اگلی آیت فقطعوا امرہم بینہم زہراء کل حزب بما لدیہم فرحون۔ (المومنون: 53) نے تو بات بالکل واضح کر دی کہ یہ ان امتوں کا ذکر ہے جو گزر چکی ہیں، جنہوں نے دین کو کٹڑے کٹڑے کر دیا تھا۔ لہذا یہاں گذشتہ واقعہ کی خبر حکایت کی گئی ہے نہ کہ بعد میں آنے والے رسولوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

اگر یہاں ”رسل“ سے مراد نبی ﷺ کے بعد آنے والے رسول ہیں تو قادیانی حضور نبی کریم ﷺ کے بعد صرف ایک رسول کی نبوت ہی کے کیوں قائل ہیں؟ جبکہ آیت میں ”يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ“ جمع کے الفاظ آئے ہیں نہ کہ یا ایہا الرسل لان جس سے ثابت ہوتا ہے کہ بہت سے رسول آسکتے ہیں۔ اس طرح یہ آیت خود قادیانیوں کے عقیدے کے خلاف ہے کیونکہ قادیانی صرف مرزا قادیانی کی نبوت کے قائل ہیں جس کی کوئی دلیل نہیں۔

(5) قادیانی اجرائے نبوت کے سلسلہ میں ایک اور آیت کا حوالہ دے کر کہتے ہیں:

اهلنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم

(الفتح: 7)

”اے اللہ ہمیں ان لوگوں کا سیدھا راستہ دکھا جن پر تو نے انعام کیا۔“  
یعنی ہمیں بھی وہ نعمتیں عطا فرما جو پہلے لوگوں کو عطا کی گئیں۔ اب سوال یہ ہے کہ وہ نعمتیں کیا تھیں؟ قرآن مجید میں ہے:

يَقُومُوا أَذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَعَلَ فِيكُمْ أَنْبِيَاءَ وَجَعَلَكُمْ  
مُلُوكًا. (المائدہ: 20)

”(موسیٰ علیہ السلام نے کہا:) اے میری قوم! اللہ کی نعمت کو یاد کرو جب اس نے تم میں نبی بنائے اور تم کو بادشاہ بنایا۔“ لہذا ثابت ہوا کہ نبوت اور بادشاہی دونوں نعمتیں ہیں جو خدا تعالیٰ کسی کو دیا کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے سورہ فتح میں دعا سکھائی ہے اور خود ہی نبوت کو نعمت قرار دیا ہے اور دعا سکھانا بتاتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کی قبولیت کا فیصلہ فرما چکا ہے۔ لہذا امت محمدیہ ﷺ میں نبوت ثابت ہوئی۔



قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ آیت مذکورہ میں ”مُنْعَمٌ عَلَيْهِمْ“ کی راہ پر چلنے اور قائم رہنے کی دعا ہے نہ کہ نبی بننے کی۔ اگر انبیاء علیہم السلام کی پیروی سے بندہ نبی بن سکتا ہے تو کیا اللہ تعالیٰ کی پیروی سے اللہ بن جائے گا؟ (نحوذ باللہ من ذلک) ! فرمان الہی ہے: ”وَانْهَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ فَاتَّبِعُوهُ“ (الانعام: 153) ”اور یقیناً یہ میرا ہی سیدھا راستہ ہے پس تم اس کی پیروی کرو۔“ کیا گورنر کے راستے پر چلنے والا گورنر یا وزیر کے راستے پر چلنے والا وزیر بن جاتا ہے؟

قادیانیوں کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ پوری تاریخ نبوت میں ایک مثال بھی نہیں ملتی کہ کسی شخص کو اس کی ذاتی دعاؤں کے صلہ میں نبوت عطا کی گئی ہو اور ایسی چیز کی دعا کرنا لغو اور باطل ہے۔ نبوت تو عطیہ خداوندی ہے اور سورہ فاتحہ پڑھنے کا حکم پوری امت کو ہے۔ گویا پوری امت کا ہر فرد اپنے لیے نبوت کی دعا کر رہا ہے اور یہ بدلتا باطل ہے۔ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام میں تشریحی نبی بھی تھے تو لازم ہوا کہ تشریحی نبوت کی بھی دعا کی جائے اور ہر شخص صاحب شریعت ہوا کرے۔ نبوت کسی پیغمبر کو دعاؤں سے نہیں ملی تھی، کیونکہ نبوت وہی ہے نہ کہ اکتسابی۔ اگر نبوت دعاؤں سے ملتی تو تیرہ سو برس میں کوئی نبی نہیں بنا، جس کا مطلب تو پھر یہی ہوا کہ کسی کی دعا قبول نہیں ہوئی۔ جس دین میں اربوں انسانوں کی دعا قبول نہ ہو، وہ بہترین امت نہیں کہلا سکتی اور نہ اسے کہلانے کا حق ہے۔

”اِهْدِنَا“ جمع کا صیغہ ہے، اس حوالے سے قادیانیوں کے مطابق اس کا ترجمہ ہونا چاہیے: ”اے اللہ تعالیٰ ہم سب کو نبی بنا۔“ اس سے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی کی دعا بھی قبول نہیں ہوئی، ورنہ سب قادیانیوں کو نبی ہونا چاہیے تھا۔ اور اگر سب نبی بن جائیں تو پھر امتی کہاں سے آئیں گے؟ تو کیا مرزائیوں میں سے کوئی نبوت چھوڑ کر امتی بننے کے لیے تیار ہے؟ نیز یہی دعا عورتوں کو بھی سکھائی گئی ہے۔ اسی طرح عورتیں بھی منصب نبوت پر فائز ہو سکتی ہیں۔ اگر جواب نفی میں ہے تو یہ دعا انہیں کیوں سکھائی گئی؟ اگر اثبات میں ہے تو خود قادیانی مذہب کے خلاف ہے۔ یہ دعا نبی ﷺ نے اس وقت مانگی جب آپ ﷺ نبی منتخب ہو چکے تھے اور قرآن مجید بھی آپ ﷺ پر اترنا شروع ہو چکا تھا جس سے پتہ چلتا ہے کہ نبی کریم ﷺ اس دعا سے نبی نہیں بنے تو پھر اس دعا کا فائدہ کیا ہوا؟ مزید یہ کہ چودہ سو سال میں کسی ایک شخص کی یہ دعا قبول ہوئی یا نہ ہوئی؟ اگر ہوئی تو وہ کون ہے جو اس دعا سے نبی بنا؟ اور اگر یہ نبوت

طلب کرنے کی دعا ہے تو پھر مرزا قادیانی نبی بن جانے کے بعد یہ دعا کیوں مانگتا تھا؟ کیا اسے اپنی نبوت پر یقین نہ تھا (اور یقین تو واقعی اسے نہیں تھا کہ عمر بھر اسی تذبذب میں جتلا رہا کہ وہ نبی ہے یا نہیں؟) یا اسے نبوت کے چمن جانے کا خطرہ تھا؟ (تاہم اسے محمدؐ یہی دعا بجز اللہ پوری ہوئی ہے کہ اسے زمین پر بادشاہت بھی نصیب ہوئی ہے اور تمام رسولوں سے بے نیاز کر دینے والی دائمی رسالت بھی..... سو سلام ہو آخری رسول ﷺ پر کہ ہر امتی آپ کی نبوت و رسالت سے فیض یاب ہے)!!

(6) قادیانی اجرائے نبوت کے حوالہ سے ایک اور آیت کا حوالہ دے کر ترجمہ کرتے ہیں:

”وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا“ (النور: 55)

(ترجمہ) ”تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے نیک اعمال کیے ہیں، اللہ وعدہ فرما چکا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسے کہ ان لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا جو ان سے پہلے تھے، اور یقیناً ان کے لیے ان کے دین کو مضبوطی کے ساتھ محکم کر کے جمادے جو وہ ان کے لیے پسند فرما چکا ہے۔ اور ضرور ان کے خوف و خطر کو وہ امن و امان سے بدل دے گا۔“

قادیانی بزرگمذہب کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو سلطنت عنایت کرے گا، نہ یہ کہ نبی اور اس کے خلفاء ہوں گے۔ اگر یہاں خلیفہ سے مراد غیر شرعی انبیاء ہیں تو حسب ذیل آیت کا کیا مطلب ہوگا:

”عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يُهْلِكَ عَالُوَكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْأَرْضِ“ (الاعراف: 129)

”قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے اور تمہیں زمین کا خلیفہ

بنادے۔“

بلکہ یہ آیت تو ختم نبوت پر دلالت کرتی ہے اور بتاتی ہے کہ نبی ﷺ کے بعد نبوت



کا سلسلہ بند ہے۔ آگے صرف خلفا ہوں گے۔ پھر یہ وعدہ خلافت بھی اس سے ہے جو مومن ہونے کے ساتھ ساتھ اعمال صالحہ سے بھی متصف ہو۔ کیا صحابہ کرام ان دونوں صفات سے متصف نہ تھے؟ اگر تھے تو تشریحی یا غیر تشریحی نبوت کا دعویٰ انہوں نے کیوں نہ کیا؟

قابل غور بات یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے خود اس آیت سے ایسے خلفا مراد لیے ہیں جن کے مصداق خلفائے راشدین ہیں، چنانچہ آیت مذکورہ کے تحت مرزا قادیانی لکھتا ہے:

□ ”نبی تو اس امت میں آنے کو رہے۔ اب اگر خلفائے نبی بھی نہ آویں اور وقتاً فوقتاً روحانی زندگی کے کرشمے نہ دکھلاویں تو پھر اسلام کی روحانیت کا خاتمہ ہے۔“

(شہادت القرآن ص 59 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 ص 355)

مزید کہتا ہے:

□ ”خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس نبی کریم کے خلیفے وقتاً فوقتاً بھیجتا رہوں گا اور خلیفہ کے لفظ کو اشارہ کے لیے اختیار کیا گیا کہ وہ نبی کے جانشین ہوں گے۔“

(شہادت القرآن: ص 43 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 339 از مرزا قادیانی) پھر کہا:

□ ”طال حاصل ان هذه الايات كلها منبهة عن خلافة الصديق وليس لها محمل اخر فانظر على وجه التحقيق واخش الله ولا تكن من المتعصبين.“

(سراخلاصہ صفحہ 17 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 336 از مرزا قادیانی)

ترجمہ: ”خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ تمام آیات سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی خلافت پر دال ہیں۔ ان کا دوسرا کوئی اور محل نہیں۔ (انہیں کسی اور جگہ پر محمول نہیں کیا جاسکتا) آپ انہیں تحقیق کی نگاہ سے دیکھیں۔ آپ اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور نافرمانوں سے نہ ہو جائیں۔“

ان حوالوں میں واضح طور پر تسلیم کیا گیا ہے کہ امت محمدیہ ﷺ کی اصلاح و تربیت کے لیے کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا بلکہ انبیاء کی بجائے مجددین اور خلفا آتے رہیں گے۔ استعلاف فی الارض سے مراد زمین کی حکومت و سلطنت ہے جیسا کہ سورۃ الاعراف میں ہے ”ويعتلفكم في الارض“ اور مرزا قادیانی، حکمران تو کجا غلام ابن غلام تھا، پھر اس کو

تشریحی یا غیر تشریحی نبوت سے کیا سروکار؟ آیت میں وعدہ کیا گیا ہے کہ تمکین دین ہوگی جبکہ مرزا قادیانی زندگی بھر انگریز عدالتوں کی خاک چھانتا رہا اور انہیں کارہین منت رہا اور ان کا خود کاشتہ پودا ہونے پر قاصر رہا۔

آیت بتا رہی ہے کہ خوف کے بعد امن ہوگا، جبکہ مرزا قادیانی کے امن کا حال یہ تھا کہ بوجہ خوف اپنی حفاظت کے لیے حفاظتی کتا رکھتا تھا اور محض خوف کی وجہ سے جج نہ کر سکا۔ اس سلسلہ میں مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد لکھتا ہے:

□ ”ڈاکٹر اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اپنے گھر کی حفاظت کے لیے ایک دفعہ گدی کتا بھی رکھا تھا۔ وہ دروازے پر بندھا رہتا تھا اور اس کا نام ”شیر و تھا۔“ (سیرت المہدی جلد 3 صفحہ 298) (طرفہ لطیفہ ہے کہ نسلاً سگ ہے اور نام کا ”شیر و“۔ گویا ”آزیری لائن“ ہونے کے باوجود کتے کا کتا ہی ہے)۔

مذکورہ آیت میں خلفا کی صفت بیان کی گئی ہے کہ وہ اللہ سے شرک نہیں کریں گے جبکہ مرزا قادیانی پکا مشرک تھا، کیونکہ وہ پچاس سال سے زائد عرصے تک حیات عیسیٰ کے عقیدے پر قائم رہا، پھر خود ہی اسے شرک قرار دے دیا تو وہ بقول خود پچاس سال سے زائد عرصہ تک مشرک رہا۔ ظاہر ہے کوئی مشرک، نبی ہو سکتا اور نہ مسیح موعود، بلکہ کافر ہوتا ہے۔ جس امت کا نبی مشرک ہو، اس کے امتی کیا ہدایت پائیں گے؟ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ افْعَىٰ إِلَيْهَا عَظِيمًا (النساء: 48)

(ترجمہ) بے شک اللہ تعالیٰ کسی مشرک کو نہیں بخشنے گا اور اس کے علاوہ جس کو چاہے، بخش دے!

(7) قادیانی کہتے ہیں کہ بعض لوگ اپنے اکابرین کے لیے لفظ خاتم الحمد ثین یا خاتم المفسرین استعمال کرتے ہیں، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے لیے لفظ خاتم النبیین استعمال کیا۔

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ خاتم الحمد ثین، خاتم المفسرین یا خاتم المحققین وغیرہ



انسان کا کلام ہے۔ اس میں مبالغہ آمیزی شامل ہو سکتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے کلام میں مبالغہ نہیں ہو سکتا۔ وہ حقیقت پر مبنی کلام ہے۔ ایسے الفاظ کوئی شخص اپنے حسن ظن یا اپنے محدود علم کی بنا پر کہتا ہے اور درحقیقت وہ اسے ایسا ہی سمجھتا ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہیے کہ اس کے الفاظ وحی یا الہام نہیں اور کہنے والا رسول نہ خدا ہے۔ بس اس میں یہی فرق ہے۔

قادیانی مرید کہتے ہیں کہ اگر لفظ ”خاتم“ کے ساتھ جمع کا صیغہ ہو تو اس کا ترجمہ آخری نہیں بنتا کیونکہ عربی میں اس کی کوئی مثال نہیں۔ انھیں معلوم ہونا چاہیے کہ خود مرزا قادیانی نے اپنی کتاب تریاق القلوب صفحہ 351 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 479 پر اپنے متعلق لفظ ”خاتم الاولاد“ استعمال کیا ہے۔ کیا یہ عربی کا لفظ نہیں ہے؟ قادیانی ایک اور اعتراض کرتے ہیں کہ لفظ خاتم کا ترجمہ ہے افضل اور خاتم النبیین کا مطلب ہے، تمام نبیوں سے افضل۔ قادیانیوں کی یہی بات ان کی جہالت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ دنیا کی کسی لغت یا ڈکشنری میں لفظ خاتم کا معنی افضل نہیں ہے۔ میرا تمام قادیانیوں کو چیلنج ہے کہ اگر وہ خاتم کا معنی ”افضل“ کسی بھی ڈکشنری سے دکھا دیں تو میں ان کو منہ بولا انعام دوں گا۔ قادیانی ایک اور تاویل کرتے ہیں کہ خاتم النبیین میں لفظ خاتم کا ترجمہ ہے مہر، لہذا خاتم النبیین کا معنی ہے نبیوں کی مہر۔ یعنی نبی کریم ﷺ جس شخص پر مہر لگائیں گے وہ نبی بن جائے گا۔ قادیانیوں کی یہ دلیل غلط اور باطل ہے کیونکہ اگر ”خاتم النبیین کا معنی آپ ﷺ کی مہر سے نبی بنتے ہیں“ تو پھر کلام عرب سے قادیانی ایک مثال ہی پیش کر دیں۔ اگر قادیانیوں کا پیش کردہ یہ معنی تسلیم کر لیا جائے تو پھر وہ بتائیں کہ خاتم الاقوام کا کیا معنی ہوگا؟ یعنی اس کی مہر سے قوم بنتی ہے۔ خاتم الاولاد کا کیا معنی ہوگا؟ یعنی اس کی مہر سے اولاد بنتی ہے۔

قادیانیوں کا یہ موقف سراسر غلط، باطل، تحریف اور جعل سازی پر مبنی ہے۔ قادیانیوں کو چاہیے کہ خاتم النبیین کا معنی نبیوں کی مہر قرآن مجید کی کسی ایک آیت، احادیث نبویہ میں سے کسی ایک حدیث (خواہ ضعیف ہی کیوں نہ ہو)، کسی ایک صحابی رسول کا قول، کسی ایک تابعی کا قول یا کسی بھی عربی لغت سے صرف ایک مثال پیش کر دیں تو ان کو منہ مانگا انعام دیا جائے گا۔ میں پورے چیلنج کے ساتھ کہتا ہوں کہ تمام قادیانی اٹھ لٹک جائیں تب بھی کوئی مثال پیش نہیں کر سکتے۔ ”ہاتوا برہانکم ان کنتم صدقین۔“

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ خود مرزا قادیانی نے خاتم النبیین کا ترجمہ ”ختم



کرنے والا نبیوں کا“ کیا ہے۔ مرزا قادیانی نے اپنی تحریروں میں مختلف مقامات پر لفظ خاتم کو جمع کی طرف مضاف کیا ہے۔ ایک جگہ پر لکھا ہے ”بنی اسرائیل کے خاتم الانبیاء کا نام جو یسعی ہے۔“ (نصرۃ الحق ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 412 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 412) فی الاصل شروع میں مرزا قادیانی ختم نبوت کا قائل تھا اور عام مسلمانوں کی طرح حضور نبی کریم ﷺ کو آخری نبی مانتا تھا۔ اس سلسلہ میں مرزا قادیانی کی مندرجہ ذیل تحریریں ملاحظہ فرمائیں:

□ ”ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولكن رسول الله وخاتم النبیین“ (الاحزاب: 40) یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا ہے نبیوں کا۔ یہ آیت بھی صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 614 روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 431، از مرزا قادیانی)

□ ”ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولكن رسول الله وخاتم النبیین“ (یعنی محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔ ہاں وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں۔ کیا تو نہیں جانتا کہ فضل اور رحم کرنے والے رب نے ہمارے نبی کا نام بغیر کسی استثنا کے خاتم الانبیاء رکھا اور آنحضرتؐ نے لانی بعدی سے طالبوں کے لیے بیان واضح سے اس کی تفسیر کی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور اگر ہم آنحضرتؐ کے بعد کسی نبی کے ظہور کو جائز قرار دیں تو ہم وحی نبوت کے دروازہ کے بند ہونے کے بعد اس کا کھلنا جائز قرار دیں گے جو بالبداهت باطل ہے۔ جیسا کہ مسلمانوں پر عقلی نہیں اور ہمارے رسولؐ کے بعد کوئی نبی آ کیسے سکتا ہے جبکہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد وحی منقطع ہو گئی ہے اور اللہ نے آپؐ کے ذریعہ نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا۔“

(حملۃ البشریٰ صفحہ 34 مندرجہ روحانی خزائن نمبر 7 صفحہ 200، از مرزا قادیانی)

□ ”ایسا ہی آیت الیوم اکملت لکم دینکم اور آیت ولكن رسول الله وخاتم النبیین میں صریح نبوت کو آنحضرتؐ پر ختم کر چکا ہے اور صریح لفظوں میں فرما چکا ہے کہ آنحضرتؐ خاتم الانبیاء ہیں۔ جیسا کہ فرمایا ہے ولكن رسول الله وخاتم النبیین۔“ (تحفہ گولڑویہ صفحہ 51 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 174 از مرزا قادیانی)

□ ”میں نہ نبوت کا مدعی ہوں اور نہ معجزات اور ملائک اور لیلۃ القدر وغیرہ سے منکر، بلکہ میں ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں۔ اور جیسا کہ اہل سنت جماعت کا عقیدہ ہے، ان سب باتوں کو مانتا ہوں، جو قرآن اور حدیث کی رو سے مسلم الثبوت ہیں اور سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صلی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ محمد مصطفیٰ پر ختم ہوئی۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 214) (طبع جدید) از مرزا قادیانی

□ ”ان پر واضح رہے کہ ہم بھی نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں اور لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ کے قائل ہیں اور آنحضرت ﷺ کے ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔“  
(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 2) (طبع جدید) از مرزا قادیانی

ایک اور موقع پر اپنی کتاب میں لکھا:

□ ”میرے ساتھ (جزواں) ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں ان کے لیے خاتم الاولاد تھا۔“

(تربیاتی القلوب صفحہ 351 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 479 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کے مذکورہ بیان سے صاف واضح ہو رہا ہے کہ اس کے نزدیک آخر کے معنی ”سب سے آخر میں آنے والا، جس کے بعد کوئی دوسرا نہ ہو“ ہی تھے۔ اگر خاتم الاولاد کا یہ ترجمہ ہے کہ مرزا قادیانی اپنے ماں باپ کے ہاں آخری ولد تھا اور مرزا قادیانی کے بعد اس کے ماں باپ کے ہاں کوئی لڑکی یا لڑکا، بیٹا یا بیٹا، چھوٹا یا بڑا، غلی یا بروزی کسی قسم کا پیدا نہیں ہوا تو خاتم النہین کا بھی یہی ترجمہ ہوگا کہ رحمت اللعالم ﷺ کے بعد کوئی غلی، بروزی، مستقل، غیر مستقل تشریحی یا غیر تشریحی کسی قسم کا کوئی نبی نہیں بنایا جائے گا اور اگر خاتم النہین کا معنی ہے کہ حضور ﷺ کی مہر سے نبی بنیں گے تو خاتم الاولاد کا بھی یہی ترجمہ قادیانیوں کو کرنا ہوگا کہ مرزا قادیانی کی مہر سے مرزا قادیانی کے والدین کے ہاں بچے پیدا ہوں گے۔ اس صورت میں مرزا قادیانی کے بعد مرزا کا باپ فارغ۔ اب مرزا قادیانی مہر لگاتا جائے گا اور مرزا قادیانی کی ماں بچے جنتی چلی جائے گی۔ قادیانیوں میں ہمت ہے تو وہ خاتم کا یہی ترجمہ کیا

کریں۔ اے کاش! قادیانی خاتم کا ترجمہ ”مہر“ کرتے ہوئے Seal اور Stamp کے فرق کو  
بی ملحوظ خاطر رکھ لیا کریں۔

(8) قادیانی کہتے ہیں کہ حدیث میں آتا ہے:

”قال النبی ﷺ لعلی انت منی بمنزلة هارون من موسى“

(ترمذی، رواہ احمد وابن ماجہ)

”رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: اے علی! تو مجھ سے ایسے  
ہی ہے جیسے ہارون موسیٰ سے۔ چونکہ حضرت ہارون علیہ السلام نبی تھے  
لہذا حضرت علیؑ کو بھی وہی درجہ حاصل ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کو  
حاصل تھا۔

قادیانیوں کا یہ اعتراض جہالت پر مبنی ہے۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ حضور نبی  
کریم ﷺ ایک دفعہ جہاد پر روانہ ہو رہے تھے۔ آپ ﷺ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ اے  
علیؑ! تم میرے بعد مدینہ طیبہ کا تمام انتظام سنبھالنا اور لوگوں کے فیصلے کرنا۔ حضرت علیؑ کے دل  
میں خیال آیا کہ اس طرح میں جہاد کے ثواب سے محروم ہو جاؤں گا۔ چنانچہ وہ غمزدہ ہوئے اور  
جہاد میں شامل ہونے کے لیے اپنی خواہش کا اظہار کیا۔ اس پر نبی طیبہ الصلوٰۃ والسلام نے  
ارشاد فرمایا، اے علیؑ! کیا تو سمجھتا ہے کہ میں تجھے معذوروں، اپاہج مردوں، عورتوں کی حفاظت  
اور دیگر معاملات کے لیے یہاں چھوڑ کر جا رہا ہوں؟ یہ بات نہیں بلکہ میرے ہاں حیرتی وحی  
حیثیت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ سے تھی۔ چونکہ دونوں خدا کے نبی  
ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کبھی باہر تشریف لے جاتے تو اپنے بھائی کو اپنا قائم مقام بنا  
کر جاتے تھے۔ اس سے یہ شبہ پیدا ہو سکتا تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی نبی اور حضرت  
ہارون علیہ السلام بھی نبی۔ جس طرح وہاں ایک نبی اپنے جس جانشین کو چھوڑ کر جا رہا تھا، وہ  
نبی تھا، یہاں بھی یہی صورت حال ہے؟ حضور کریم ﷺ نے اس شبہ کا ازالہ کرتے ہوئے  
فرمایا ”انت منی بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبي بعدي“ یعنی اے علی! تو مجھ سے  
ایسے ہی ہے جیسے ہارون موسیٰ کے لیے، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ قادیانیوں کو شرم کرنی



چاہیے کہ وہ حدیث بیان کرتے ہوئے کس قدر خیانت اور بددیانتی کا مظاہرہ کرتے ہیں کہ اس حدیث مبارکہ کا آخری جملہ حذف کر دیتے ہیں جس سے مفہوم میں شک و شبہ پیدا ہو جاتا ہے۔

(9) قادیانی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس کو مخاطب کر کے فرمایا تھا: اے میرے چچا! آپ مطمئن ہو جائیں کہ آپ خاتم المہاجرین ہیں لیکن اس کے باوجود ہجرت اب بھی ہوتی ہے۔

قادیانیوں کے اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ صحیح اور صریح دلائل سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق نبوت اور رسالت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہو چکا ہے۔ خود مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی تفسیر اور شرح کے بعد کسی کی بھی شرح اور تفسیر کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

□ ”اس میں کچھ شک نہیں کہ سب سے زیادہ قرآن کے معنی سمجھنے والے ہمارے پیارے اور بزرگ نبی حضرت رسول اللہ ﷺ تھے۔ پس اگر آنحضرت ﷺ سے کوئی تفسیر ثابت ہو جائے تو مسلمان کا فرض ہے کہ بلا توقف اور بلا وغذہ قبول کرے۔ نہیں تو اس میں الحاد اور فلسفیت کی رگ ہوگی۔“

(برکات الدعاء صفحہ 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 18 از مرزا قادیانی)  
اسی لیے مرزا قادیانی یہ کہنے پر مجبور ہو گیا:

□ ”آنحضرت ﷺ نے بار بار فرما دیا تھا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور حدیث لانی بعدی ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اس کی صحت میں کلام نہ تھا اور قرآن شریف جس کا لفظ قطعی ہے، اپنی آیت کریمہ ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین سے بھی اس بات کی تصدیق کرتا تھا کہ فی الحقیقت ہمارے نبی ﷺ پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔“

(کتاب البریہ صفحہ 184 حاشیہ مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 217، 218 از مرزا قادیانی)  
فرض محال اس روایت کو صحیح بھی تسلیم کر لیا جائے تو بھی یہ دلیل نہیں بنتی، کیونکہ فتح مکہ سے پہلے جو بھی مسلمان مکہ میں مقیم تھا، اس کے لیے مدینہ کی طرف ہجرت کرنا فرض اور واجب تھا۔ حضرت عباسؓ مکہ فتح ہونے سے تھوڑا سا پہلے ہی مسلمان ہوئے تھے اور مدینہ کی

طرف ہجرت کی۔ حضرت عباسؓ ابھی راستے ہی میں تھے کہ آنحضرت ﷺ سے ملاقات ہو گئی تو ہجرت مکمل نہ ہونے پر انھوں نے افسوس ظاہر کیا تو اس وقت رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا تھا، اے میرے چچا! آپ مطمئن ہو جائیں، آپ ”خاتم المہاجرین“ ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے یہ بات فتح مکہ کا وقت قریب ہونے کی وجہ سے فرمائی جیسا کہ ”مباحث بن مسعود سلمیٰ“ اور ان کے بھائی ”مجالد بن مسعود سلمیٰ“ ہجرت پر بیعت کرنے کے لیے آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے لیکن اسلام پر بیعت ہے۔ (بخاری شریف) چنانچہ اس اعتبار سے حضرت عباسؓ مکہ سے ہجرت کرنے والوں میں سے آخری مہاجر ہوئے۔

(10) قادیانی کہتے ہیں کہ ”حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”مسجدی آخر المساجد“ ظاہر ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی مسجد کے بعد بھی دنیا میں روزانہ مسجدیں بن رہی ہیں، اس طرح نبی بھی بن سکتے ہیں۔“

قادیانیوں کی یہ بات ان کے دجل و تلہس کا شاہکار ہے۔ جہاں ”مسجدی آخر المساجد“ کے الفاظ حدیث میں آتے ہیں، وہاں ”آخر المساجد الانبیاء“ کے الفاظ بھی آتے ہیں۔ حضرت امی عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”انا خاتم الانبیاء ومسجدی خاتم المساجد الانبیاء“ ”میں خاتم الانبیاء ہوں اور میری مسجد، مساجد انبیاء کی خاتم اور آخر ہے۔“ (کنز العمال) انبیاء کی مساجد میں سے آخری مسجد ”مسجد نبوی“ ہے۔ اس کے بعد کوئی نبی نہیں آیا اور نہ دنیا میں اس کی کوئی مسجد ہے۔ لہذا یہ حدیث مبارکہ ختم نبوت کی بین دلیل ہے۔

(11) قادیانی کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ: قولوا: خاتم

الانبیاء ولا تقولوا لانی بعدہ۔

”تم رسول اللہ ﷺ کو ”خاتم الانبیاء“ کہہ لیا کرو اور ”لانی بعدہ“ نہ کہا کرو کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔“ اس سے معلوم ہوا کہ ام المؤمنینؓ کے نزدیک رسول اکرم ﷺ کے بعد کسی نبی کا آنا ممکن ہے

اور سلسلہ نبوت ختم نہیں ہوا۔

قادیانیوں کا یہ استدلال بھی صریح دھوکے اور التباس پر مبنی ہے۔ انھیں معلوم ہونا چاہیے کہ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہؓ کا یہ قول حدیث کی کسی بھی معروف کتاب میں موجود نہیں۔ البتہ ”مجمع البحار“ کے مکتلہ میں مذکور ہے اور وہاں بھی اس کی کوئی سند مذکور نہیں۔ لہذا نصوص شرعیہ و صحیحہ ثابتہ کے بالمقابل بے سند قول کی علمی دنیا میں کچھ بھی حیثیت نہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر قول کو اس کے سیاق و سباق سے ملا کر پڑھا جائے تو اس کا صحیح مفہوم اور ان عائشہؓ کی مراد واضح ہو جاتی ہے۔ چنانچہ وہاں اصل اور مکمل عبارت یوں ہے:

□ وفي حديث عيسى انه يقتل الخنزير ويكسر الصليب ويزيد في الحلال اي يزيد في حلال نفسه بان يتزوج و يولد له و كان لم يتزوج قبل رفعه الى السماء فزاد بعد الهبوط في الحلال فحينئذ يومن كل احدى من اهل الكتاب بيقين بانہ بشر و عن عائشة: قولوا: انه خاتم الانبياء ولا تقولوا: لاني بعده، وهذا ناظر الى نزول عيسى و هذا ايضا لا ينافي حديث لاني بعدى لانه اراد لاني ينسخ شرعه. (مکتلہ، مجمع البحار، صفحہ 58)

”سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں آیا ہے کہ وہ (دنیا میں نزول کے بعد) خنزیر کو قتل کریں گے اور صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور جو چیزیں ان کے لیے حلال تھیں (اور ان سے اپنی زندگی میں مستفید نہ ہو پائے تھے) ان میں اضافہ کریں گے اور ان کے ہاں اولاد ہو گی۔ آسمان کی طرف اٹھائے جانے سے قبل انھوں نے نکاح نہیں کیا تھا۔ تب تمام اہل کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے اور یقین کر لیں گے کہ بلاشبہ وہ ایک بشر ہیں، الہ نہیں جیسا کہ عیسائی قبل ازیں ان کو الہ یا الہ کا جزو سمجھتے رہے اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے جو یہ بات مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا: تم رسول اللہ ﷺ کو خاتم الانبیاء کہا کرو اور یوں نہ کہا کرو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ آپ ﷺ کا یہ ارشاد نزول عیسیٰ کی روشنی میں ہے۔ نیز عیسیٰ علیہ السلام کا نزول حدیث ”لانی بعدی“ کے منافی نہیں۔ کیونکہ رسول اکرم ﷺ کی مراد یہ ہے کہ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کر کے نئی شریعت پیش کرے جبکہ عیسیٰ علیہ السلام تو شریعت محمدی ﷺ ہی کے قمع ہوں گے۔“



اس عبارت سے واضح ہوا کہ ام المومنین سیدہ عائشہؓ کو نہ تو عقیدہ ختم نبوت سے انکار ہے اور نہ وہ رسول اللہ ﷺ کے بعد نبوت کے اجرا یا جواز کی قائل ہیں۔ ان کی مراد صرف یہ ہے کہ ”لانی بعدی“ کے عموم سے یہ سمجھنا کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل نہ ہوں گے، یہ درست نہیں۔ اس تفصیل سے سیدہ عائشہؓ کے فرمان اور عقیدہ کی وضاحت ہوگئی۔

مزید یہ کہ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں ”خاتم النبیین“ اور ”لانی بعدی“ سے تمام اہل اسلام نے یہ مفہوم لیا ہے کہ یہ ارشادات نئے پیدا ہونے والے انبیاء کے بارے میں ہیں، جبکہ عیسیٰ علیہ السلام نئے نہیں بلکہ گزشتہ نبی ہیں۔ چنانچہ تفسیر کشاف میں علامہ زحری رقم طراز ہیں:

□ ”فان قلت کیف كان آخر الانبياء و عيسى ينزل في آخر الزمان؟ قلت معنى قوله آخر الانبياء انه لا ينبا احد بعده و عيسى معن نبى قبله.“

(الكشاف جلد 2، صفحہ 215)

”کہ اگر آپ کہیں کہ رسول اللہ ﷺ آخری نبی کیونکر ہیں جبکہ آخری زمانہ میں عیسیٰ علیہ السلام زمین پر نازل ہوں گے تو آپ کے سوال کے جواب میں کہتا ہوں کہ آپ کے ”آخر الانبیاء“ ہونے کا معنی یہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبوت سے نوازا نہیں جائے گا۔ جبکہ عیسیٰ علیہ السلام تو آپ ﷺ سے قبل نبوت سے سرفراز ہو چکے ہیں۔“

ام المومنین سیدہ عائشہؓ عقیدہ ختم نبوت کی قائل تھیں۔

□ عن عائشه رضي الله تعالى عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال: لا يبقى بعده من النبوة الا المبشرات، قالوا يا رسول الله وما المبشرات؟ قال: الرويا الصالحة يراها المسلم او ترى له. (مسند الامام احمد بن حنبل جلد 6، صفحہ 129)

”ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا ”میرے بعد نبوت میں سے سوائے ”مبشرات“ کے کوئی چیز باقی نہیں رہے گی۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! ”مبشرات“ سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی مسلمان خود کوئی اچھا خواب دیکھے یا اس کے متعلق کوئی دوسرا آدمی اچھا خواب دیکھے۔“

نیز ام المومنین سیدہ عائشہؓ ہی سے ایک اور حدیث مروی ہے:

□ الا خاتم الانبياء و مسجدى خاتم المساجد الانبياء.

(مسند الامام احمد بن حنبل، جلد 5، صفحہ 361)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیا کی تعمیر کردہ

مسجد میں سے آخری مسجد ہے۔“

کیا اس قدر وضاحت کے بعد بھی کوئی دیانت دار یہ کہہ سکتا ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ ختم نبوت کی انکاری یا رسول اکرم ﷺ کے بعد اجرائے نبوت کی قائل تھیں؟ حاشا وکلا ہرگز نہیں!

قادیانی لاہوری جماعت کے امیر محمد علی لاہوری نے اپنی کتاب بیان القرآن جلد 2

صفحہ 1103 پر لکھا ہے:

□ ”اور ایک قول حضرت عائشہؓ کا پیش کیا جاتا ہے جس کی سند کوئی نہیں کہ: ”قولوا

خاتم النبیین، ولا تقولوا لانی بعدہ“ ”خاتم النبیین کہو، اور یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی

نبی نہیں۔“ اور اس کا یہ مطلب لیا جاتا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے نزدیک ”خاتم النبیین“

کے معنی کچھ اور تھے۔ کاش وہ معنی بھی کہیں مذکورہ ہوتے۔ حضرت عائشہؓ کے اپنے قول میں

ہوتے، کسی صحابی کے قول میں ہوتے۔ نبی کریم ﷺ کی حدیث میں ہوتے، مگر وہ معنی دو بطن

قائل ہیں اور اس قدر حدیثوں کی شہادت جن میں ”خاتم النبیین“ کے معنی ”لانی بعدی“ کیے

گئے ہیں، ایک بے سند قول پر پس پشت پھینکی جاتی ہیں۔ یہ غرض پرستی ہے، خدا پرستی نہیں کہ

رسول اللہ ﷺ کی تیس حدیثوں کی شہادت ایک بے سند قول کے سامنے رد کی جاتی ہے۔ اگر

اس قول کو صحیح مانا جائے تو کیوں اس کے معنی یہ نہ کیے جائیں کہ حضرت عائشہؓ کا مطلب یہ تھا

کہ دونوں باتیں اکٹھی کہنے کی ضرورت نہیں ”خاتم النبیین“ کافی ہے۔ جیسا کہ مغیرہ بن شعبہؓ کا

قول ہے کہ ایک شخص نے آپ کے سامنے کہا ”خاتم الانبیاء لانی بعدہ“ تو آپ نے کہا

”خاتم الانبیاء“ کہنا تجھے بس ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کا مطلب ہو کہ جب اصل الفاظ

”خاتم النبیین“ واضح ہیں تو وہی استعمال کرو یعنی الفاظ قرآنی کو الفاظ حدیث پر ترجیح دو۔ اس

سے یہ کہاں نکلا کہ آپ الفاظ حدیث کو صحیح نہ سمجھتی تھیں؟ اور اتنی حدیثوں کے مقابل اگر ایک

حدیث ہوتی تو وہ بھی قابل قبول نہ ہوتی۔ چہ جائیکہ صحابی کا قول ہو جو شرعاً حجت نہیں۔“

محمد علی لاہوری قادیانی نے سیدنا مغیرہ بن شعبہؓ کے جس قول کی طرف اشارہ کیا

ہے، وہ یوں ہے:

□ ”عن الشعبي قال قال رجل عند المغيرة بن شعبه: صلى الله على

محمد خاتم الانبیاء لابی بعدہ، فقال المغيرة بن شعبه: حسبك اذا قلت: خاتم الانبیاء، فانا كنا نحدث ان عیسیٰ علیہ السلام خارج فان هو خرج فقد كان قبله وبعده۔“ (تفسیر الدر المنثور جلد 5، صفحہ 204)

”معنی سے منقول ہے کہ ایک آدمی نے مغیرہ بن شعبہ کے سامنے یوں کہا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو محمد ﷺ پر جو کہ ”خاتم الانبیاء“ ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں تو مغیرہ نے فرمایا: تمہارے لیے ”خاتم الانبیاء“ کہہ دینا ہی کافی ہے۔ (یعنی اس کے ساتھ ”لانی بعدہ“ کہنے کی ضرورت نہیں)۔ کیونکہ ہم تک یہ حدیث پہنچی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام (دوبارہ) ظہور کریں گے۔ پس جب وہ آئیں گے تو ان کی ایک بار آمد آپ ﷺ سے قبل اور دوسری آمد آپ کے بعد ہوگی۔“

اس پوری تفصیل اور سیاق و سباق سے سیدنا مغیرہ کے ارشاد اور ان کی مراد کی بھی وضاحت ہوگئی کہ وہ بھی حتمی طور پر ختم نبوت کے قائل ہیں۔ البتہ عقیدہ نزول عیسیٰ ”بن مریم“ کے پیش نظر انہوں نے ”لانی بعدہ“ کہنے سے منع فرمایا تا کہ ان کے نزول کا انکار نہ ہو۔

(12) قادیانی کہتے ہیں کہ ”نیک خواب نبوت کا چھالیسواں حصہ ہے۔ جو امت محمدیہ ﷺ میں باقی ہے۔ اس جزو کے اعتبار سے نبوت باقی ہے اور اب نبی آ سکتے ہیں۔“

قادیانیوں کی اس دلیل کی اساس بھی جہل ہے۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اچھا اور نیک خواب بشارات میں سے ہے جسے حدیث پاک میں نبوت کا چھالیسواں حصہ کہا گیا ہے۔ کہاں مکمل نبوت اور کہاں نبوت کا چھالیسواں حصہ! جس طرح آپ ایک اینٹ کو مکان، نمک کو پلاؤ ایک دھاگے کو کپڑا اور ایک ٹائر کو گاڑی نہیں کہہ سکتے، اس طرح نبوت کے 1/46 حصہ کو بھی نبوت نہیں کہہ سکتے۔

(13) قادیانی کہتے ہیں کہ ”قرآنی آیت ”مبشر برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد“ میں لفظ احمد سے مراد مرزا غلام احمد ہے۔“



قادیانیوں کی یہ بات تو ہین رسالت ﷺ کے زمرے میں آتی ہے۔ چودہ سو سال سے آپ ﷺ کی امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ اس سے مراد حضور نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ بشارت ”من بعدی“ کے الفاظ کے ساتھ دی تو ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو اس کا مصداق آپ ﷺ ہوئے۔ نبی کریم ﷺ خود ارشاد فرماتے ہیں: ”انا بشارۃ عیسیٰ“ مرزا قادیانی کا نام غلام احمد تھا۔ اس کا نام احمد نہیں تھا۔ اس لیے وہ اسمہ احمد کا مصداق کیسے بن گیا؟

1953ء کی تحریک ختم نبوت کے اسباب کا جائزہ لینے کے لیے منیر انکوائری ٹریبونل قائم ہوا جس میں جید علمائے کرام پیش ہوئے۔ قادیانیوں کی طرف سے قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود پیش ہوا۔ ایک موقع پر مرزا بشیر الدین محمود نے مذکورہ بالا آیت پڑھی اور کہا کہ اس میں ”احمد“ سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ وہاں عدالت میں موجود امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے کہا کہ آیت میں تو لفظ احمد ہے جبکہ اس کے باپ کا نام غلام احمد تھا۔ اس پر بشیر الدین نے کہا کہ غلام کاٹ دیں، احمد رہ جائے گا۔ اس پر شاہ جی نے برجستہ کہا کہ میرا نام عطاء اللہ ہے۔ عطا کاٹ دیں، اللہ رہ جاتا ہے۔ لہذا میں نے اس آلو کے پٹھے کو نہی بنا کر بھیجا ہی نہیں۔ اس پر کمرہ عدالت کشت وعفران بن گیا اور بشیر الدین محمود فوراً عدالت سے نو دو گیارہ ہو گیا۔

(14) قادیانی کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنے سے پہلوں کے لیے آخری ہیں، آئندہ آنے والے نبیوں کے لیے نہیں۔

اگر قادیانیوں کی اس بات کو تسلیم کر لیا جائے تو پھر خاتم النبیین کا وصف آپ ﷺ کے ساتھ مخصوص نہیں رہتا۔ کیونکہ اس طرح تو ہر نبی (حضرت آدم علیہ السلام کے علاوہ) اپنے سے پہلے نبی کا خاتم اور آخر ہے۔

(15) قادیانی کہتے ہیں کہ ”آپ ﷺ کے بعد تمیں جموٹے دجال آئیں گے۔ باقی سچے آئیں گے۔“

قادیانیوں کی یہ دلیل نہایت احمقانہ اور تلخس پر مبنی ہے۔ حالانکہ اس حدیث مبارکہ کے آخر میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”لانی بعدی“ یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا آپ ﷺ کے بعد بے شمار مدعیان نبوت پیدا ہوئے مگر جن جھوٹے مدعیان نبوت کی وجہ سے اسلام کو بہت زیادہ نقصان اٹھانا پڑا یا جن جھوٹے مدعیان نبوت کی حکومتیں قائم ہوئیں، یا جن کا مذہب پھلا پھولا، ان کی تعداد تیس ہوگی۔ امت مسلمہ کے متفقہ فیصلہ کے مطابق مرزا قادیانی ان تیس دجالوں کذابوں میں شامل ہے۔

حق اور باطل کو اس طرح ملایا جائے کہ حق لوگوں کے سامنے باطل کے ساتھ ملوث ہو کر رہ جائے، اسے دجل کہتے ہیں۔ مرزا قادیانی کا شمار کاذبین کے ساتھ ساتھ دجالین میں بھی بجا طور پر ہوتا ہے۔ وہ اپنے تمام دعاوی میں ایسی چال چلا ہے کہ اپنے ہر غلط موقف کے ساتھ اس نے کسی سچائی کو جوڑا اور پھر سچ کو ملخس و مشتبہ کر دیا۔

(16) قادیانی کہتے ہیں کہ ”جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے تو اس سے ختم نبوت کی مہر ٹوٹ جائے گی۔ حضور ﷺ کی ختم نبوت کے بعد حضرت عیسیٰ کا تشریف لانا ختم نبوت کے منافی ہے۔“

قادیانیوں کی یہ بات بھی دجل پر مبنی ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دنیا میں دوبارہ نزول اور مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبوت و رسالت آپ ﷺ سے پہلے کی مل چکی ہے۔ اس کے باوجود جب وہ دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے تو شریعت محمدی ﷺ کی مکمل عہدوی کریں گے۔ بات صرف اتنی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی شخص نئے سرے سے منصب نبوت پر فائز نہیں ہو سکتا۔

(17) قادیانی کہتے ہیں کہ نبوت بھی ایک نعمت ہے، امت محمدیہ ﷺ اس سے کیوں محروم ہو گئی ہے؟

قادیانیوں کے اس بھوٹے سوال کا یہ جواب دینا چاہیے کہ کیا قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی نعمت نہیں۔ جب اس میں اضافہ و ترمیم نہیں ہو سکتا تو قادیانیوں کو نبوت کے بند ہونے پر کیوں اعتراض ہے؟ جس طرح سورج کے طلوع ہونے کے بعد کسی چراغ کی ضرورت نہیں، اسی طرح آپ ﷺ کی تشریف آوری کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں۔ اگر نبوت نعمت ہے اور یہ جاری رہنی چاہیے تو قادیانی بتائیں کہ مرزا قادیانی کے بعد کون نبی ہے؟ مرزا قادیانی کے بعد یہ نعمت کیوں بند ہو گئی؟ اور نبوت کا دروازہ چودھویں صدی میں صرف مرزا قادیانی پر کھل کر کیوں بند ہو گیا؟ مرزا قادیانی سے پہلے کسی مدعی نبوت کا پتہ چلتا ہے اور نہ اس کے بعد قادیانی جماعت میں کوئی نبی تسلیم کیا جاتا ہے۔ مرزا قادیانی کی پیروی میں مولوی یار محمد قادیانی، احمد نور کاظمی قادیانی، عبداللطیف گناچور قادیانی، الہی بخش ملتانی قادیانی، محمد بخش قادیانی، چراغ دین جمونی قادیانی اور عبداللہ تھاپوری قادیانی وغیرہ نے نبوت کے دعوے کیے اور کہا کہ ہم بھی نبوت کی کھڑکی سے گزر کر آئے ہیں۔ اس سے زیادہ منصب نبوت کی تذلیل اور کیا ہو گی؟

(18) قادیانی کہتے ہیں کہ ”استحارہ کرنا سنت ہے۔ مرزا قادیانی کی نبوت کے بارے میں بھی مسلمان استحارہ کر لیں۔“

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ استحارہ بے شک سنت ہے مگر یہ ایسے کاموں میں ہوتا ہے جن کا کرنا یا نہ کرنا مباح ہو۔ کسی ایسے امر میں استحارہ کرنا جس کا حلال یا حرام شریعت نے واضح کر دیا ہو، جائز نہیں۔ جیسے ایک ماں نکاح کے لحاظ سے اپنے بیٹے پر حرام ہے۔ لیکن کوئی بیٹا یہ استحارہ نہیں کر سکتا کہ میری ماں مجھ پر حلال ہے یا حرام۔ ایسا کرنے والا حدود اللہ کو توڑنے والا کہلائے گا۔ حرید کوئی مسلمان نماز کی فرضیت یا عدم فرضیت پر استحارہ نہیں کر سکتا۔ اسی طرح کوئی مسلمان حضور نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت پر استحارہ نہیں کر سکتا۔ حضور نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ جو شخص کسی جھوٹے مدعی نبوت کے لیے استحارہ کرے گا، وہ فی النور دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا کیونکہ ایسے شخص کو نبی کریم ﷺ کے آخری نبی ہونے پر (نعوذ باللہ) شک ہے۔



قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ مرزا قادیانی کے دور میں ہی اس کے صدق و کذب پر استخارہ ہو گیا تھا جس کا اعتراف خود مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں کیا ہے: ”حضرت عبدالرحمن صاحب اور ان کے رفیق نیت میاں عبدالحق غزنوی کے استخارہ پر وہ ہنس القرین ترت حاضر ہو گیا اور ان کی زبان پر جاری کرا دیا کہ وہ شخص یعنی یہ عاجز (مرزا قادیانی) جہنمی ہے اور ملحد ہے اور ایسا کافر ہے کہ ہرگز ہدایت پذیر نہیں ہوگا۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 128 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 228 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی نے بھی ایک دفعہ استخارہ کیا تھا۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ غلام حسین نامی ایک شخص مرزا قادیانی کا رشتہ دار تھا۔ وہ 25 سال سے غائب تھا۔ اس کی جائیداد اس کی بیوی جو مرزا احمد بیگ کی ہمیشہ تھی، کے نام منتقل ہو گئی۔ اب وہ عورت اپنی جائیداد اپنے بیٹے کے نام ٹرانسفر کرنا چاہتی تھی مگر اس کے لیے مرزا قادیانی کی عدالت میں گواہی یا بیان ضروری تھا۔ اس نے مرزا قادیانی سے درخواست کی کہ آپ اس سلسلہ میں متعلقہ دستاویز پر دستخط کر دیں۔ اس پر مرزا قادیانی نے اسے کہا کہ وہ اس سلسلہ میں استخارہ کرے گا۔ استخارہ اس لیے کہ اگر غلام حسین زعمہ ہے تو اس کا حق نہ مارا جائے اور اگر غلام حسین زعمہ نہیں تو آپ کا حق نہ مارا جائے۔ لہذا چند دنوں بعد مرزا قادیانی نے استخارہ کرنے کے بعد کہا کہ مجھے اشارہ ہوا ہے اگر مرزا احمد بیگ اپنی لڑکی محمدی بیگم (جس کی عمر 12 سال تھی) کا نکاح میرے ساتھ کر دے تو میں عدالت میں بیان دوں گا ورنہ میرا صاف جواب ہے۔ یعنی اگر محمدی بیگم سے نکاح ہو جائے تو غلام حسین مرگیا اور جائیداد کے سلسلہ میں بیان دے دوں گا۔ اگر محمدی بیگم کا رشتہ نہ دیا تو غلام حسین زعمہ ہے اور جائیداد کے سلسلہ میں بیان دوں گا نہ کسی دستاویز پر دستخط کروں گا۔ مرزا قادیانی کی عیاری اور چالاکی ملاحظہ کریں کہ استخارہ غلام حسین کے متعلق کہ وہ زعمہ ہے یا مردہ اور جواب محمدی بیگم کے رشتہ کے متعلق۔ لعنت ہے مرزا قادیانی کے استخارہ پر!

(19) آخر میں قادیانیوں سے ایک سوال ہے کہ بتایا جائے، خاتم النبیین کون ہے؟ میرے خیال میں قادیانیوں سے نبوت ختم یا نبوت جاری کی بحث نہیں کرنی چاہیے کیونکہ مسلمان اور قادیانی دونوں ختم نبوت پر یقین رکھتے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ مسلمان حضور نبی

کریم ﷺ کو خاتم النبیین مانتے ہیں جبکہ قادیانی جماعت مرزا قادیانی کو خاتم النبیین مانتی ہے۔ مسلمانوں کے نزدیک آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں بن سکتا جبکہ قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں۔ فرق واضح ہو گیا کہ مسلمان نبی کریم ﷺ پر نبوت کو بند مانتے ہیں جبکہ قادیانی گروہ مرزا قادیانی پر۔ عجیب بات ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے بعد ساڑھے چودہ سو سال کے عرصہ میں اگر کوئی نبی آیا تو مرزا قادیانی آیا اور اس کے بعد اب کوئی نبی نہیں۔ قادیانی، قرآن مجید کی کوئی ایک آیت یا احادیث نبویہ میں سے کوئی ایک حدیث دکھا دیں جس سے ثابت ہو کہ اب مرزا قادیانی کے بعد قیامت تک اور کوئی نبی نہیں بنے گا۔ قادیانیوں نے قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ میں ختم نبوت کا انکار ثابت کرنے کے لیے جو تحریفات کی ہیں، ان کا مقصد صرف اور صرف مرزا قادیانی کی نبوت ثابت کرنا ہے۔ ورنہ مرزا قادیانی کے بعد قادیانی بھی نبوت بند تسلیم کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں درج ذیل حوالے ملاحظہ فرمائیں:

□ ”غرض اس حصہ کثیر وحی الہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں، ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لیے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔“

(ہیئۃ الوحی صفحہ 391 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 406، 407 از مرزا قادیانی)

□ ”چونکہ وہ بروز محمدی جو قدیم سے موعود تھا، وہ میں ہوں۔ اس لیے بروزی رنگ کی نبوت مجھے عطا کی گئی اور اس نبوت کے مقابل پر اب تمام دنیا بے دست و پا ہے کیونکہ نبوت پر مہر ہے۔ ایک بروز محمدی جمیع کمالات محمدیہ کے ساتھ آخری زمانہ کے لیے مقدر تھا۔ سو وہ ظاہر ہو گیا۔ اب بجز اس کھڑکی کے اور کوئی کھڑکی نبوت کے چشمہ سے پانی لینے کے لیے باقی نہیں۔“

(ایک فلسفی کا ازالہ صفحہ 11 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 215 از مرزا قادیانی)

□ ”ہلاک ہو گئے وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہ کیا۔ مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بد قسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی

ہے۔“ (کشتی نوح صفحہ 56 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 60، 61 از مرزا قادیانی)

□ ”امت محمدیہ ﷺ میں ایک سے زیادہ نبی کسی صورت میں بھی نہیں آ سکتے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اپنی امت سے صرف ایک نبی اللہ کے آنے کی خبر دی ہے جو مسیح موعود ہے اور اس کے سوا قطعاً کسی کا نام نبی اللہ یا رسول اللہ نہیں رکھا جائے گا اور نہ کسی اور نبی کے آنے کی خبر آپ ﷺ نے دی ہے بلکہ لانی بعدی فرما کر اوروں کی نفی کر دی اور کھول کر بیان فرما دیا کہ مسیح موعود کے سوا میرے بعد قطعاً کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔“

(رسالہ تحفۃ الاذہان قادیان مارچ 1914ء)

مرزا قادیانی نے اگرچہ چھوٹی بڑی 100 کے قریب کتب چھوڑی ہیں۔ اگر وہ اس بات کا قائل نہ ہوتا کہ وہ آخری نبی ہے تو وہ اپنے بعد آنے والے نبی کی بشارت دیتا اور اپنی امت کو اس کی نشانیاں بتاتا تا کہ وہ اسے پہچان سکے لیکن اس نے ایسی کوئی بات نہیں کہی۔ قادیانی گروہ بھی کسی نئے نبی کا منتظر نہیں ہے بلکہ وہ مرزا قادیانی کو ہی آخری نبی مانتا ہے۔





نبوت حاضر ہیں!

نبوت بند ہے

ختم نبوت اسلام کی اساس اور اہم ترین بنیادی عقیدہ ہے۔ دین اسلام کی پوری عمارت اس عقیدہ پر کھڑی ہے۔ یہ ایک ایسا حساس عقیدہ ہے کہ اس میں شکوک و شبہات کا ذرا سا بھی رخنہ پیدا ہو جائے تو ایک مسلمان نہ صرف اپنی متاع ایمان کھو بیٹھتا ہے بلکہ وہ حضرت محمد ﷺ کی امت سے بھی خارج ہو جاتا ہے۔ ایمان و ہدایت محض نبی کریم ﷺ کو سچا جانے کا نام نہیں بلکہ آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کو آخری تسلیم کرنا، ایمان و ہدایت کی بنیاد ہے۔ قرآن مجید کی ایک سو سے زائد آیات مبارکہ اور حضور نبی کریم ﷺ کی تقریباً دو سو دس احادیث مبارکہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام قیامت تک اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ اس عقیدے سے انکار یقیناً کفر و ارتداد ہے جس سے کوئی تاویل نہیں بچا سکتی۔ صحابہ کرام سے لے کر آج تک امت مسلمہ کا اس پر اجماع ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کا منکر وہی شخص ہو سکتا ہے جو حضور نبی کریم ﷺ کی نبوت پر ایمان نہ رکھتا ہو کیونکہ اگر یہ شخص آپ ﷺ کی رسالت کا قائل ہوتا تو جن چیزوں کی آپ ﷺ نے خبر دی ہے، ان میں آپ ﷺ کو سچا سمجھتا۔ جن دلائل اور طریق تواتر سے آپ کی رسالت، نبوت اور دعوت ہمارے لیے ثابت ہوئی ہے، ٹھیک اسی وجہ کے تواتر سے یہ بات بھی ثابت ہوئی ہے کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔ اب قیامت تک کوئی نیا نبی نہ ہوگا اور جس شخص کو ختم نبوت کے اس مفہوم میں شک ہو، اسے خود رسالت محمدی ﷺ میں بھی یقیناً شک ہوگا۔

مسلمانوں اور قادیانیوں کے مابین اولین وجہ علیحدگی، آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ نبوت ہے، ہم تاسف کے ساتھ یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ مرزا قادیانی اور ان کی امت کا مذہب، ذریعہ بحث مسئلہ میں دیانت اور مذہبی تقدس کی نفی کے مترادف ہے۔ قادیانی امت کا قادیانی یا ربوی فرقہ اگرچہ قطعی طور پر مرزا قادیانی کو نبی تسلیم کرتا ہے اور ان کا لاہوری مذاہب سے نزاع اسی عنوان پر ہے، بیسیوں مناظرے ان دونوں گروہوں کے مابین ہو چکے

ہیں اور قادیانی، لاہوری مرزائیوں کو مرزا غلام احمد قادیانی کی تعلیمات سے منحرف قرار دینے کی سب سے بڑی وجہ اسی امر کو قرار دیتے ہیں کہ لاہوری گروہ نے 1914ء میں مرزا محمود سے شکست کھانے کے بعد مرزا قادیانی کی نبوت سے انکار کر دیا تھا اور اب تک وہ اسی طرز کو اپنائے ہوئے ہیں۔ حالانکہ 1913ء تک تمام لاہوری مرزائی، اہل قادیان و ربوہ ہی کی طرح مرزا قادیانی کو نبی اور رسول تسلیم کرتے تھے۔

اسی طرح قادیانی، تمام امت مسلمہ کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں اور اس کی سب سے بڑی دلیل ان کے ہاں یہ ہے کہ مسلمان مرزا قادیانی کی نبوت کے منکر ہیں۔ یہی نہیں بلکہ قادیانی، مسلمانوں کا مذہبی، سوشل اور معاشرتی بائیکاٹ بھی اسی وجہ سے کیے ہوئے ہیں کہ مسلمان اس وقت کے نبی کے منکر ہیں۔

امت کے اس تیرہ سو سالہ اجتماعی ایمان و عقیدے ہی کا نتیجہ تھا کہ مرزا قادیانی ایسا شخص جو اپنے اقوال و اعمال کی قطعی شہادتوں کے باعث اس معاملے میں انتہائی خائن شخص ثابت ہوا، اپنی تمام تر ضلالت کے باوجود اپنے ابتدائی دعویٰ الہامیہ۔۔۔۔۔ زمانہ براہین احمدیہ۔۔۔۔۔ کے رابع صدی بعد تک اسی مفہوم ختم نبوت کو پیش کرتا رہا۔ ملاحظہ فرمائیں چند واضح اعتراضات:-

### وحی رسالت بند ہے

(1) ”قرآن کریم بعد خاتم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا خواہ وہ نیا رسول ہو یا پرانا ہو۔ کیونکہ رسول کو علم دین جو سبط جبرائیل ملتا ہے اور باب نزول جبرائیل بہ ہدایہ وحی رسالت مسدود ہے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 411، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 511 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ 533 پر)

وحی رسالت کے ساتھ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی آمد، ناممکن

(2) ”یہ بات مستلزم محال ہے کہ خاتم النبیین کے بعد پھر جبرائیل علیہ السلام کی وحی

رسالت کے ساتھ زمین پر آمد و رفت شروع ہو جائے اور ایک نئی کتاب اللہ کو مضمون میں قرآن

شریف سے توارور رکھتی ہو، پیدا ہو جائے اور جو امر مستلزم محال ہو، وہ محال ہوتا ہے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 314، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 414 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 534 پر)



حضرت جبرائیل علیہ السلام کو وحی نبوت لانے سے منع کر دیا گیا ہے  
 (3) ”ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ صادق الوعد ہے اور جو آیت خاتم النبیین  
 میں وعدہ دیا گیا ہے اور جو حدیثوں میں بتصریح بیان کیا گیا ہے کہ اب جبرائیل بعد وفات  
 رسول اللہ ﷺ ہمیشہ کے لیے وحی نبوت کے لانے سے منع کیا گیا ہے۔“  
 (ازالہ اوہام صفحہ 577 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 412 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 535 پر)

### وحی رسالت تا قیامت منقطع ہے

(4) ”رسول کی حقیقت اور ماہیت میں یہ امر داخل ہے کہ دینی علوم کو بذریعہ جبرائیل  
 حاصل کرے اور ابھی ثابت ہو چکا ہے کہ اب وحی رسالت تا قیامت منقطع ہے۔“  
 (ازالہ اوہام صفحہ 614 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 432 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 536 پر)

### نئی شریعت، نیا الہام..... ناممکن

(5) فرقان مجید کے اصول حقہ کا محرف اور مبدل ہو جانا یا پھر ساتھ اس کے تمام خلقت  
 پر تاریکی شرک اور مخلوق پرستی کا بھی چھا جانا عند الحقل محال اور ممتنع ہوا تو نئی شریعت اور نئے  
 الہام کے نازل ہونے میں بھی امتناع عقلی لازم آیا کیونکہ جو امر مستلزم محال ہو، وہ بھی محال ہوتا  
 ہے۔ پس ثابت ہوا کہ آنحضرت ﷺ حقیقت میں خاتم الرسل ہیں۔“  
 (بماہین احمدیہ صفحہ 112 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 103 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 537 پر)

### خاتم الانبیاء ﷺ کی نبوت میں کوئی شریک نہیں

(6) ”اور (اللہ نے) مجھے الہام کیا کہ دین اللہ اسلام ہی ہے اور سچا رسول مصطفیٰ ﷺ  
 ہمارا امام ہے جو رسول امی امین ہے۔ پس جیسا کہ عبادت صرف خدا کے لیے ہے اور وہ وحدہ  
 الشریک ہے، اسی طرح ہمارا رسول اس بات میں واحد ہے کہ اس کی پیروی کی جائے اور اس  
 بات میں واحد ہے کہ وہ خاتم الانبیاء ہے۔“  
 (من الرحمن صفحہ 39 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 164 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 538 پر)

## ختم نبوت پر ایمان اور اصرار، قرآن مجید کی روشنی میں

(7) ”ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين (الاحزاب: 40) یعنی محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا ہے نبیوں کا۔ یہ بھی صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی ﷺ کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 331، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 431 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 539 پر)

(8) (ترجمہ) ”ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين“ یعنی محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔ ہاں وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں۔ کیا تو نہیں جانتا کہ فضل اور رحم کرنے والے رب نے ہمارے نبی ﷺ کا نام بغیر کسی استثناء کے خاتم الانبیاء رکھا اور آنحضرت ﷺ نے لانی بعدی سے طالبوں کے لیے بیان واضح سے، اس کی تفسیر کی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور اگر ہم آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کے ظہور کو جائز قرار دیں تو ہم وحی نبوت کے دروازہ کے بند ہونے کے بعد اس کا کھلنا جائز قرار دیں گے جو بالبداهت باطل ہے جیسا کہ مسلمانوں پر مخفی نہیں اور ہمارے رسول ﷺ کے بعد کوئی نبی آ کیسے سکتا ہے جبکہ آپ کی وفات کے بعد وحی منقطع ہو گئی ہے اور اللہ نے آپ ﷺ کے ذریعہ نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا۔“

(حملۃ البشری صفحہ 34، مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 200 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 540 پر)

تمام آدم زادوں کے لیے محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں

(9) ”نوع انسان کے لیے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لیے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ ﷺ۔“

(کشتی نوح صفحہ 15 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 541 پر)

## حدیث لانی بعدی مستند ہے

(10) ”حدیث لانی بعدی میں بھی نئی عام ہے۔ پس یہ کس قدر جرأت اور دلیری اور گستاخی ہے کہ خیالات رکیکہ کی پیروی کر کے نصوص صریحہ قرآن کو عدا چھوڑ دیا جائے اور خاتم الانبیاء کے بعد ایک نبی کا آنا مان لیا جائے اور بعد اس کے جو وحی نبوت منقطع ہو چکی تھی پھر سلسلہ وحی نبوت کا جاری کر دیا جائے۔“

(ایام الصلح صفحہ 167 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 393 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 542 پر)

(11) ”آنحضرت ﷺ نے بار بار فرما دیا تھا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور حدیث لانی بعدی ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اس کی صحت میں کلام نہ تھا اور قرآن شریف جس کا لفظ قطعی ہے، اپنی آیت کریمہ ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین سے بھی اس بات کی تصدیق کرتا تھا کہ فی الحقیقت ہمارے نبی ﷺ پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔“

(کتاب البریہ صفحہ 199، 200 مندرجہ روحانی خزائن، جلد 13 صفحہ 217، 218 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 543، 544 پر)

## حضور خاتم النبیین ﷺ پر ہر قسم کی نبوت ختم ہو گئی

(12) ”ہست او خیر الرسل خیر الانام

ہر نبوت را بروشد اختتام“

(سراج منیر صفحہ 9 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 93 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 545 پر)

ہر شخص جو علم ادب سے واقف ہے، بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ لفظ ”ہر“ میں تمام اقسام نبوت شامل ہیں۔ خواہ وہ حقیقی ہو یا غیر حقیقی، مستقل ہو یا غیر مستقل، تشریحی ہو یا غیر تشریحی، ظلی ہو یا بروزی، سب کے اختتام پر دلیل ہے۔



نبی کریم ﷺ پر نبوت کا ہر کمال ختم ہو گیا

(13) ”ختم شد ہر نفس پاش ہر کمال  
لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے“

(براجین احمدیہ ضمیمہ صفحہ 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 19 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 546 پر)

### دین و رسالت کمال تک پہنچ گیا

(14) ”خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں صحابہ کو مخاطب کیا کہ میں نے تمہارے دین کو کامل کیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کی اور آیت کو اس طور سے نہ فرمایا کہ اے نبی، آج میں نے قرآن کو کامل کر دیا۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ نا ظاہر ہو کہ صرف قرآن کی تکمیل نہیں ہوئی بلکہ ان کی بھی تکمیل ہو گئی کہ جن کو قرآن پہنچایا گیا اور رسالت کی علت غائی کمال تک پہنچ گئی۔“

(نور القرآن صفحہ 23 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 352 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 547 پر)

(15) ”اور تمام رسالتیں اور نبوتیں اپنے آخری نقطہ پر آ کر جو ہمارے سید و مولیٰ ﷺ

کا وجود تھا، کمال کو پہنچ گئیں۔“  
(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ 53 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 367 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 548 پر)

### تمام نبوتیں رسول اللہ ﷺ پر ختم

(16) ”میں اس کے رسول پر دلی صدق سے ایمان لایا ہوں اور جانتا ہوں کہ تمام نبوتیں اس پر ختم ہیں اور اس کی شریعت خاتم الشرائع ہے۔“  
(چشمہ معرفت صفحہ 324 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 340 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 549 پر)

## میرا نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں

(17) ”میرا نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں، یہ آپ کی غلطی ہے یا آپ کسی خیال سے کہہ رہے ہیں۔ کیا یہ ضروری ہے کہ جو الہام کا دعویٰ کرتا ہے وہ نبی بھی ہو جائے۔ میں تو محمدی اور کامل طور پر اللہ و رسول کا قبیح ہوں اور ان نشانوں کا نام معجزہ رکھنا نہیں چاہتا بلکہ ہمارے مذہب کے رو سے ان نشانوں کا نام کرامات ہے جو اللہ و رسول ﷺ کی پیروی سے دیے جاتے ہیں۔“  
(حک مقدس صفحہ 74 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 156 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 550 پر)

## ختم المرسلین ﷺ کے بعد مدعی نبوت و رسالت کاذب اور کافر ہے

(18) ”میں نہ نبوت کا مدعی ہوں اور نہ معجزات اور ملائک اور لیلۃ القدر وغیرہ سے منکر، بلکہ میں ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں اور جیسا کہ اہلسنت جماعت کا عقیدہ ہے، ان سب باتوں کو مانتا ہوں جو قرآن اور حدیث کی رو سے مسلم الثبوت ہیں اور سیدنا و مولانا حضرت محمد ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صلی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ محمد مصطفیٰ ﷺ پر ختم ہو گئی..... اس میری تحریر پر ہر ایک شخص گواہ رہے۔“  
(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 214، 215 طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 551، 552 پر)

## نبوت کا دعویٰ کرنے والے پر لعنت

(19) ”ان پر واضح رہے کہ ہم بھی نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں اور لا الہ الا اللہ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ کے قائل ہیں اور آنحضرت ﷺ کے ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔“  
(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 2 طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 553 پر)

## نبوت کا دعویٰ کرنے والا کافر

(20) ”وما کان لی ان ادعی النبوة وانخرج من الاسلام والحق بقوم

کافرین..... ادعی النبوة وانا من المسلمین. (ترجمہ:) مجھے کہاں حق پہنچتا ہے کہ میں نبوت کا دعویٰ کروں اور اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافروں سے جا ملوں اور یہ کیونکر ممکن ہے کہ میں مسلمان ہو کر نبوت کا دعویٰ کروں۔“

(حاشیہ البشری صفحہ 131 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 297 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 554 پر)

## نبوت کا دعویٰ کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج

(21) ”خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور ان سب عقائد پر ایمان رکھتا ہوں جو اہلسنت والجماعت مانتے ہیں اور کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قائل ہوں اور قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہوں۔ اور میں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔“

(آسمانی فیصلہ صفحہ 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 313 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 555 پر)

## مدعی نبوت، مسیلمہ کذاب کا بھائی

(22) ”اور اصل حقیقت جس کی میں علی رؤس الاشهاد گواہی دیتا ہوں۔ یہی ہے جو ہمارے نبی ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا نہ کوئی پرانا اور نہ کوئی نیا۔ ومن قال بعد رسولنا و سیدنا انی نبی او رسول علی وجه الحقیقة والافتراء وترك القرآن و احکام الشریعة الفراء فهو کافر کذاب. غرض ہمارا مذہب یہی ہے کہ جو شخص حقیقی طور پر نبوت کا دعویٰ کرے اور آنحضرت ﷺ کے دامن فیوض سے اپنے تئیں الگ کر کے اور اس پاک سرچشمہ سے جدا ہو کر آپ ہی براہ راست نبی اللہ بننا چاہتا ہے تو وہ ملحد بیدین ہے اور غالباً ایسا شخص اپنا کوئی نیا کلمہ بنائے گا اور عبادات میں کوئی نئی طرز پیدا کرے گا اور احکام میں کچھ تغیر و تبدل کر دے گا۔ پس بلاشبہ وہ مسیلمہ کذاب کا بھائی ہے اور اس کے کافر ہونے میں کچھ شک نہیں۔ ایسے خبیث کی نسبت کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ وہ قرآن شریف کو مانتا ہے۔“

(انجام آختم صفحہ 28، 27 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 28، 27 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 556، 557 پر)



## وحی نبوت کا نیا سلسلہ جاری کر کے دشمن قرآن نہ بنو

(23) ”اے لوگو، اے مسلمانوں کی ذریت کہلانے والو، دشمن قرآن نہ بنو اور خاتم النبیین کے بعد وحی نبوت کا نیا سلسلہ جاری نہ کرو اور اس خدا سے شرم کرو جس کے سامنے حاضر کیے جاؤ گے۔“

(آسمانی فیصلہ صفحہ 25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 335 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 558 پر)

## ختم نبوت کا منکر بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج ہے

(24) ”دوسرے الزامات جو میرے پر لگائے جاتے ہیں کہ یہ شخص لیلۃ القدر کا منکر ہے اور معجزات کا انکاری اور معراج کا منکر اور نیز نبوت کا مدعی اور ختم نبوت سے انکاری ہے، یہ سارے الزامات باطل اور دروغ محض ہیں۔ ان تمام امور میں میرا دعویٰ مذہب ہے جو دیگر اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے اور میری کتاب توفیح مرام اور ازالہ اوہام سے جو اعتراض نکالے گئے ہیں، یہ نکتہ جینیوں کی سراسر غلطی ہے۔ اب میں مفصلہ ذیل امور کا مسلمانوں کے سامنے صاف صاف اقرار اس خانہ خدا مسجد (جامع مسجد دہلی) میں کرتا ہوں کہ میں جناب خاتم الانبیاء ﷺ کی ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو، اس کو بیدین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 232 طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 559 پر)

## آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا بد بخت ہے

(25) ”کیا ایسا بد بخت مغتری جو خود رسالت اور نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے اور کیا ایسا وہ شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے اور آیت ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین کو خدا کا کلام یقین رکھتا ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ میں بھی آنحضرت ﷺ کے بعد رسول اور نبی ہوں۔“

(انجام آتم صفحہ 27 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 27 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 560 پر)

## ختم نبوت کے منکر کو ملعون سمجھتا ہوں

(26) ”ہم کئی مرتبہ لکھ چکے ہیں کہ اس نالائق نذیر حسین اور اس کے ناسعادت منہ شاگرد محمد حسین کا یہ سراسر افترا ہے کہ ہماری طرف یہ بات منسوب کرتے ہیں کہ گویا ہمیں معجزات انبیاء علیہم السلام سے انکار ہے یا ہم خود دعویٰ نبوت کرتے ہیں یا نعوذ باللہ حضرت سید المرسلین محمد مصطفیٰ ﷺ کو خاتم الانبیاء نہیں سمجھتے یا ملائک سے انکاری یا حشر و نشر وغیرہ اصول عقائد اسلام سے منکر ہیں۔ یا صوم و صلوٰۃ وغیرہ ارکان اسلام کو نظر استحقاف سے دیکھتے یا غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ گواہ ہے کہ ہم ان سب باتوں کے قائل ہیں اور ان عقائد اور ان اعمال کے منکر کو ملعون اور خسر الدنیا والآخرہ یقین رکھتے ہیں۔“

(انجام آتم صفحہ 45 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 45 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 561 پر)

## یہ جھوٹ ہے کہ میں نے نبوت کا دعویٰ کیا

(27) ”پھر ہمارے مخالف جبکہ اس بحث میں عاجز آ جاتے ہیں تو افترا کے طور پر ہم پر یہ تہمت لگاتے ہیں کہ گویا ہم نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور گویا ہم معجزات اور فرشتوں کے منکر ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ یہ تمام افترا ہیں۔“

(کتاب البریہ صفحہ 197 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 215 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 562 پر)

## معاذ اللہ، میں نبوت کا مدعی کیوں بنوں

(28) ”معاذ اللہ ان ادعی النبوة بعد ما جعل اللہ لیہنا و میلنا محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین۔“

ترجمہ: خدا کی پناہ، یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی اور سردار دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خاتم النبیین بنا دیا تو میں نبوت کا مدعی بننا۔

(حملۃ البشریٰ صفحہ 136 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 302 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 563 پر)

## اب نی نہیں، مجدد آئیں گے

(29) ”اگر کوئی کہے کہ فساد اور بدعتیہ کی اور بد اعمالیوں میں یہ زمانہ بھی تو کم نہیں پھر اس میں کوئی نی کیوں نہیں آیا تو جواب یہ ہے کہ وہ زمانہ توحید اور راست روی سے بالکل خالی ہو گیا تھا اور اس زمانہ میں چالیس کروڑ لا الہ الا اللہ کہنے والے موجود ہیں اور اس زمانہ کو بھی خدا تعالیٰ نے مجدد کے بھیجے سے محروم نہیں رکھا۔“

(نور القرآن صفحہ 10 منہجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 339 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 564 پر)

## ہمارا مذہب

(30) زعشق فرقان و غیبریم  
بدیں آدمیم و بدیں بگذریم

ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گزراں سے کوچ کریں گے، یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک حصہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور لوازم سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منہاب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے اور ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ اہل نبی و جدہ صراط مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی ﷺ کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ راہ راست کے اہل عروج بجز افتد اس امام المرسل علیہ السلام کے حاصل ہو سکیں کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت اور قرب کا بجز ہی اور کامل متابعت اپنے نبی ﷺ کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 146، 147 منہجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 169، 170 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 565، 566 پر)



## اجماعی عقیدہ کا منکر لعنتی ہے

(31) (ترجمہ) ”میرا اعتقاد ہے کہ میرا کوئی دین بجز اسلام کے نہیں، اور میں کوئی کتاب بجز قرآن کے نہیں رکھتا۔ اور میرا کوئی پیغمبر بجز محمد مصطفیٰ ﷺ کے نہیں، جس پر خدا نے بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل کی ہیں، اور اس کے دشمنوں پر لعنت بھیجی ہے۔ گواہ رہو کہ میرا تمسک قرآن شریف ہے اور رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی جو چشمہ حق و معرفت ہے، میں حیروی کرتا ہوں اور تمام باتوں کو قبول کرتا ہوں جو کہ اس خیر القرون باجماع صحابہ کرام پر قرار پائی ہیں۔ نہ ان پر کوئی اضافہ کرتا ہوں اور نہ ان میں کوئی کمی اور اسی اعتقاد پر میں زعمہ رہوں گا اور اسی پر میرا خاتمہ اور انجام ہوگا، اور جو شخص ذرہ بھر بھی شریعت محمدیہ میں کمی بیشی کرے یا کسی اجماعی عقیدہ کا انکار کرے، اس پر خدا اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔“

(انجام آتھم صفحہ 143، 144، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 143، 144 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 567، 568 پر)

## اہل سنت کی اجماعی رائے کو ماننا فرض ہے

(32) ”غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالحین کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا اور امور جو اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں، ان سب کا ماننا فرض ہے اور آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے۔“

(ایام الصلح صفحہ 87 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 323 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 569 پر)

## اعتراف حقیقت

(33) ”خدا ان دلوں پر لعنت کرتا ہے جو سچائی کو پا کر پھر اس کا انکار کرتے ہیں۔“

(راز حقیقت صفحہ 13 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 165 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 570 پر)

## اہم نکات

قارئین کرام: اس باب میں آنجنابی مرزا قادیانی کی کتب سے جو مذکور

اقتباسات پیش کیے گئے، ان کا خلاصہ اور اہم نکات درج ذیل ہیں۔ بقول مرزا قادیانی:

- 1- اب وحی رسالت بند ہے۔
- 2- حضرت جبرائیل علیہ السلام کی وحی رسالت کے ساتھ زمین پر آمد و رفت ناممکن ہے۔
- 3- حضور نبی کریم ﷺ کے بعد اب حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ہمیشہ کے لیے وحی نبوت لانے سے منع کر دیا گیا ہے۔
- 4- اب وحی رسالت ناقیامت منقطع ہے۔
- 5- قرآن مجید کا محرف ہونا، نئی شریعت اور نئے الہام کا نازل ہونا عندا عقل ناممکن ہے۔ پس ثابت ہوا کہ آنحضرت ﷺ حقیقت میں خاتم الرسل ہیں۔
- 6- رسول کریم ﷺ اس بات میں واحد ہیں کہ آپ خاتم الانبیاء ہیں۔
- 7- قرآن مجید کی آیت ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولكن رسول اللہ و خاتم النبیین (الاحزاب: 40) صاف دلالت کر رہی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔
- 8- اگر ہم آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کے ظہور کو جائز قرار دیں تو ہم وحی نبوت کے دروازہ کے بند ہونے کے بعد اس کا کھلنا جائز قرار دیں گے جو باطل ہے۔
- 9- اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ذریعے نبیوں کی آمد کا سلسلہ ختم کر دیا۔
- 10- روئے زمین پر تمام آدم زادوں کے لیے حضور نبی کریم ﷺ کے علاوہ اب اور کوئی رسول نہیں۔
- 11- حدیث ”لانی بعدی“ کے ہوتے ہوئے یہ کس قدر جرات، دلیری اور گستاخی ہے کہ خیالات رکیکہ کی پیروی کر کے خاتم الانبیاء کے بعد کسی نبی کا آنا مان لیا جائے۔
- 12- قرآن شریف اپنی آیت کریمہ ولكن رسول اللہ و خاتم النبیین سے بھی اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ فی الحقیقت ہمارے نبی ﷺ پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔
- 13- حضور خاتم النبیین ﷺ پر ہر قسم کی نبوت ختم ہو گئی۔
- 14- حضور نبی کریم ﷺ پر نبوت کا ہر کمال ختم ہو گیا۔
- 15- خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں صحابہ کرام کو مخاطب کیا کہ میں نے تمہارے دین کو کامل کیا۔ اس کا مطلب ہے کہ رسالت کمال تک پہنچ گئی۔

- 16 تمام رسالتیں اور نبوتیں اپنے آخری نقطہ پر آ کر ہمارے سید و مولا ﷺ پر اپنے کمال کو پہنچ گئیں۔
- 17 میں اس بات پر ایمان لایا ہوں اور جانتا ہوں کہ تمام نبوتیں حضور نبی کریم ﷺ پر ختم ہیں اور ان کی شریعت خاتم الشرائع ہے۔
- 18 میرا نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں۔ ضروری نہیں جو الہام کا دعویٰ کرتا ہے وہ نبی بھی ہو جائے۔
- 19 میں نبوت کا مدعی نہیں ہوں بلکہ ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں۔
- 20 ختم المرسلین حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت و رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔
- 21 میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صلی اللہ سے شروع ہوئی اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر ختم ہو گئی۔ میری اس تحریر پر ہر ایک شخص گواہ رہے۔
- 22 میں نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتا ہوں۔
- 23 یہ کیسے ممکن ہے کہ میں نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافروں سے جا ملوں۔
- 24 میں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔
- 25 جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے، بلاشبہ وہ مسیلمہ کذاب کا بھائی ہے اور اس کے کافر ہونے میں کچھ شک نہیں۔ ایسے خبیث کے متعلق کیسے کہہ سکتے ہیں کہ وہ قرآن شریف کو مانتا ہے۔
- 26 مسلمانوں کی اولاد کھلانے والو، دشمن قرآن نہ بنو اور خاتم النبیین ﷺ کے بعد وحی نبوت کا سلسلہ جاری نہ کرو۔ خدا سے شرم کرو جس کے سامنے حاضر کیے جاؤ گے۔
- 27 میں مسلمانوں کے سامنے اس خانہ خدا (جامع مسجد دہلی) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضور خاتم الانبیاء ﷺ کی ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو، اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔
- 28 جو شخص رسالت اور نبوت کا دعویٰ کرتا ہے، وہ بد بخت اور مفتری ہے۔
- 29 جو لوگ میری طرف یہ بات منسوب کرتے ہیں کہ مجھے معجزات انبیاء کرام علیہم السلام سے انکار ہے یا میں نبوت کا دعویٰ دار ہوں یا نعوذ باللہ حضرت سید المرسلین محمد مصطفیٰ ﷺ



کو خاتم الانبیاء نہیں سمجھتا، یہ سراسر افترا ہے۔ خدا گواہ ہے کہ میں ان سب باتوں کا قائل ہوں اور ان عقائد کے منکر کو طعون اور خسر الدنیا والا خرہ یقین رکھتا ہوں۔

30- میرے مخالف افترا کے طور پر مجھ پر تہمت لگاتے ہیں کہ گویا میں نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔

31- معاذ اللہ، یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حضور خاتم النبیین ﷺ کے بعد میں نبوت کا دعویٰ کروں۔

32- اب نبی نہیں، مجدد آئیں گے۔

33- ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا۔ اگر کوئی اس کے برخلاف عقیدہ رکھے تو وہ جماعت مومنین سے خارج، ملحد اور کافر ہے۔

34- میرا اعتقاد ہے کہ جو شخص کسی اجماعی عقیدہ کا انکار کرے، اس پر خدا، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔

35- وہ تمام امور جن پر سلف صالحین کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا، ان سب کو ماننا ہوں۔ آسمان اور زمین کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ یہی میرا مذہب ہے۔

36- خدا ان دلوں پر لعنت کرتا ہے جو سچائی کو پا کر پھر اس کا انکار کرتے ہیں۔



نبوت حاضر ہیں!

نبوت جاری ہے

مسلمانان عالم کا حضور نبی کریم ﷺ کے آخری نبی ہونے پر اجماع اور عقیدہ جہاد 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد اسلام دشمن طاقتوں بالخصوص انگریزوں کے لیے سوہان روح بنا ہوا تھا اور ہے۔ ان کی شدید خواہش تھی اور ہے کہ کسی طرح کوئی ایسا اہتمام ہو جائے کہ مسلمانوں کے دل سے حضور نبی کریم ﷺ کی محبت و عقیدت اور جہاد کی روح دونوں ختم ہو جائیں، اب چونکہ ایک نبی کے حکم میں ترمیم و تنسیخ دوسرے نبی کے ذریعے ہی سے ہوتی ہے۔ چنانچہ حکومت برطانیہ کے ایما اور لالچ پر سیالکوٹ کی ضلع کچہری کے ایک منشی مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کیا۔ یہ بد بخت شخص گورداسپور (بھارت) کی تحصیل بٹالہ کے ایک پسماندہ گاؤں قادیان کا رہنے والا تھا۔ آنجہانی مرزا قادیانی نے پہلے خود کو صیانت اور ہندو مخالف مناظر کی حیثیت سے متعارف کرایا اور مسلمانوں کی جذباتی اور نفسیاتی ہمدردیاں حاصل کیں۔ پھر بتدریج مجدد، محدث، اسی نبی، ظلی نبی، بروزی نبی، مثل مسیح اور مسیح موعود کا دعویٰ کرتے ہوئے انجام کار امر و نہی کے حامل ایک صاحب شریعت نبی ہونے کے ادعا تک جا پہنچا۔ یعنی باقاعدہ نبی و رسول ہونے کا دعویٰ کیا حتیٰ کہ اعلان کیا وہ خود ”محمد رسول اللہ“ ہے۔ (نعوذ باللہ)!

قارئین محترم! گذشتہ باب میں آپ مرزا غلام احمد قادیانی کا عقیدہ ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ ”نبوت بند ہے“ اور حضور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول اور نبی ہیں۔ قرآن مجید کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر یہ کلام، اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو اس میں بہت سے اختلافات پائے جاتے۔ اس آیت کریمہ نے فیصلہ کر دیا کہ اگر نبی نبوت کے اقوال میں اختلاف ہو تو وہ اپنے دعویٰ نبوت میں سچا نہیں بلکہ جھوٹا ہے، اور آنجہانی مرزا قادیانی بھی اس کی تائید کرتے ہوئے لکھتا ہے:

## مخبوط الحواس کون؟

”اس شخص کی حالت ایک مخبوط الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض



اپنے کلام میں رکھتا ہے۔“

(ہدیۃ الوحی صفحہ 184 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 191 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 571 پر)

## پاگل اور منافق کون؟

(35) ”ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نہیں نکل سکتیں کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔“

(ست بچن صفحہ 31 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 143 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 572 پر)

## سچے عقل مند اور صاف دل انسان کے کلام کی نشانی

(36) ”کسی سچیار اور عقلمند اور صاف دل انسان کی کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا۔ ہاں اگر کوئی پاگل اور مجنوں یا ایسا منافق ہو کہ خوشامد کے طور پر ہاں میں ہاں ملا دیتا ہو، اس کا کلام بیک وقت متناقض ہو جاتا ہے۔“

(ست بچن صفحہ 30 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 142 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 573 پر)

چونکہ مرزا قادیانی خود مدعی نبوت ہے، اس لیے اس کے صدق و کذب کے پرکھنے کی ایک آسان سی صورت یہ بھی ہے کہ دیکھا جائے آیا خود مرزا قادیانی کے کلام میں تناقض تو نہیں پایا جاتا؟ اگر اس کی تحریروں میں تناقض و تعارض پایا جاتا ہو تو بحوالہ فیصلہ قرآنی، مرزا قادیانی اپنے دعویٰ نبوت میں کاذب قرار پاتا ہے۔ آنجہانی مرزا قادیانی نے بیترہ بدلتے ہوئے اپنے سابقہ عقیدہ میں بددیانتی سے انحراف کیا اور ختم نبوت کے مسلمہ عقیدہ پر چوٹ لگاتے ہوئے نبوت کے جاری ہونے پر اصرار کیا اور خود نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ جبکہ قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے:

□ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ خَيْرٌ. (الانعام: 93)

ترجمہ: اور اس سے زیادہ ظالم کون جو باندھے اللہ پر بہتان یا کہے مجھ پر وحی اتری اور اس پر وحی نہیں اتری کچھ بھی (جیسا کہ مسلمہ کذاب یا مرزا قادیانی)۔

یہ آیت کریمہ ان تمام جھوٹے مدعیان نبوت کی سرکوبی کرتی ہے جو اللہ تعالیٰ پر بہتان اور ناحق تہمت لگاتے ہیں کہ ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل ہوتی ہے۔ حالانکہ

حضور خاتم النبیین ﷺ کے بعد نبوت و وحی کا دروازہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند ہو چکا ہے۔

□ فمن اظلم ممن كذب على الله وكذب بالصدق اذ جاءه. (زمر: 32)  
ترجمہ: سو اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور سچی بات کو جبکہ وہ اس کے پاس پہنچی، جھٹلاوے۔

□ فنجعل لعنة الله على الكاذبين. (آل عمران: 61)  
ترجمہ: اور لعنت کریں اللہ کی ان پر کہ جو جھوٹے ہیں۔  
آئیے! مرزا قادیانی کے نئے عقیدہ کی چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

## نئی نہیں محدث

(37) ”تمام مسلمانوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس عاجز کے رسالہ فتح الاسلام و توضیح مرام و ازالہ اوہام میں جس قدر ایسے الفاظ موجود ہیں کہ محدث ایک معنی میں نبی ہوتا ہے یا یہ کہ محدثیت جزوی نبوت ہے یا یہ کہ محدثیت نبوت ناقصہ ہے، یہ تمام الفاظ حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں بلکہ صرف سادگی سے ان کے لغوی معنوں کے رد سے بیان کیے گئے ہیں۔ ورنہ حاشا وکلا، مجھے نبوت حقیقی کا ہرگز دعویٰ نہیں ہے۔ بلکہ جیسا کہ میں کتاب ازالہ اوہام کے صفحہ 137 میں لکھ چکا ہوں، میرا اس بات پر ایمان ہے کہ ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔ سو میں تمام مسلمان بھائیوں کی خدمت میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اگر وہ ان لفظوں سے ناراض ہیں اور ان کے دلوں پر یہ الفاظ شاق ہیں تو وہ ان الفاظ کو ترمیم شدہ تصور فرما کر بجائے اس کے محدث کا لفظ میری طرف سے سمجھ لیں کیونکہ کسی طرح مجھ کو مسلمانوں میں تفرقہ اور ففاق ڈالنا منظور نہیں ہے۔ جس حالت میں ابتداء سے میری نیت میں جس کو اللہ جل شانہ خوب جانتا ہے اس لفظ نبی سے مراد نبوت حقیقی نہیں ہے بلکہ صرف محدث مراد ہے، جس کے معنی آنحضرت ﷺ نے مکلم مراد لیے ہیں۔ یعنی محدثوں کی نسبت فرمایا ہے: عن ابي هريرة قال قال النبي ﷺ قد كان ليمن قبلكم من بني اسرائيل رجال يكلمون من غير ان يكونوا انبياء فان يك في امتي منهم احد فعمره صحیح بخاری جلد اول صفحہ 521 پارہ 14 باب مناقب عمرؓ تو پھر مجھے اپنے مسلمان بھائیوں کی دلجوئی کے لیے اس لفظ کو دوسرے معنی میں بیان کرنے سے کیا عذر ہو سکتا ہے۔ سو دوسرا عذر یہ ہے کہ بجائے لفظ

نبی کے محدث کا لفظ ہر ایک جگہ سمجھ لیں اور اس کو (یعنی لفظ نبی کو) کاٹا ہوا خیال فرمالیں۔“  
(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 257، 258، طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 574، 575 پر)

## محدث نہیں نبی

(38) ”اے نادانو! میری مراد نبوت سے یہ نہیں کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں، یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرف مراد میری نبوت سے کثرت مکالمات و مخاطبت الہیہ ہے جو آنحضرت ﷺ کی اتباع سے حاصل ہے۔ سو مکالمہ و مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صرف لفظی نزاع ہوئی۔ یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ و مخاطبہ رکھتے ہیں میں اس کی کثرت کا نام بحکم الہی نبوت رکھتا ہوں۔ ولکل ان یصطلح۔ اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے۔“ (تمتہ حقیقت الوحی صفحہ 68)

پس آپ کے دعویٰ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اور نہ ہی آپ کا کوئی الہام یا آپ کی کوئی تحریر منسوخ ہوئی بلکہ نبوت کی مسلمانوں میں رائج تعریف کے پیش نظر 1901ء سے پہلے آپ نبی کے لفظ کو ظاہر سے پھیر کر بمعنی محدث لیتے تھے لیکن 1901ء کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ پر جو نبوت کی حقیقت کا انکشاف کیا، اسی پہلی چیز کا نام بحکم الہی نبوت رکھا اور اس نئی تعریف کے ماتحت اپنے آپ کو نبی قرار دیا۔“

(روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 9 دیباچہ قادیانی مبلغ مولوی جلال الدین شمس) (عکس صفحہ نمبر 576 پر)

## ختم نبوت، ایک باطل عقیدہ، اسلام شیطانی مذہب

(39) ”یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت ﷺ کے وحی الہی کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا ہے اور آئندہ کو قیامت تک اس کی کوئی بھی امید نہیں۔ صرف قصوں کی پوجا کرو۔ پس کیا ایسا مذہب کچھ مذہب ہو سکتا ہے جس میں براہ راست خدا تعالیٰ کا کچھ بھی پتہ نہیں لگتا۔ جو کچھ ہیں، قصے ہیں اور کوئی اگرچہ اس کی راہ میں



اپنی جان بھی فدا کرے، اس کی رضا جوئی میں فنا ہو جائے اور ہر ایک چیز پر اس کو اختیار کر لے، تب بھی وہ اس پر اپنی شناخت کا دروازہ نہیں کھولتا اور مکالمات اور مخاطبات سے اس کو مشرف نہیں کرتا۔

میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس زمانہ میں مجھ سے زیادہ بیزاریسے مذہب سے اور کوئی نہ ہوگا۔ (دریں چہ شک-ناقل) میں ایسے مذہب کا نام شیطانی مذہب رکھتا ہوں نہ کہ رحمانی، اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ایسا مذہب جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور اندھا رکھتا ہے اور اندھا ہی مارتا اور اندھا ہی قبر میں لے جاتا ہے۔“

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ضمیمہ صفحہ 184، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 354 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 577 پر)

## ایک غلطی کا ازالہ

(40) ”ہماری جماعت میں سے بعض صاحب جو ہمارے دعویٰ اور دلائل سے کم واقفیت رکھتے ہیں جن کو نہ بغور کتابیں دیکھنے کا اتفاق ہوا اور نہ وہ ایک معقول مدت تک محبت میں رہ کر اپنے معلومات کی تکمیل کر سکے، وہ بعض حالات میں مخالفین کے کسی اعتراض پر ایسا جواب دیتے ہیں کہ جو سراسر واقعہ کے خلاف ہوتا ہے، اس لیے باوجود اہل حق ہونے کے ان کو ندامت اٹھانی پڑتی ہے۔ چنانچہ چند روز ہوئے ہیں کہ ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے، وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ سے دیا گیا حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔ حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے، اس میں ایسے الفاظ، رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صد ہا دفعہ۔ پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے کہ ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں بلکہ اس وقت تو پہلے زمانے کی نسبت بھی بہت تصریح اور توجیح سے یہ الفاظ موجود ہیں۔“

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 3، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 206 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 578 پر)

## میرے پاس جبرائیل آیا

(41) ”میرے پاس آئیل آیا اور اس نے مجھے جن لیا اور اپنی اہلی کو گردش دی اور یہ

اشارہ کیا کہ خدا کا وعدہ آگیا..... اس جگہ آئیل خدا تعالیٰ نے جبرائیل کا نام رکھا ہے، اس لیے کہ بار بار رجوع کرتا ہے۔“  
(ہدیۃ الوحی صفحہ 103، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 106 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 579 پر)

### امور غیبیہ کی نعمت

(42) ”یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس قدر خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ و مخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی۔“  
(ہدیۃ الوحی صفحہ 391 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 406 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 580 پر)

### خدا تعالیٰ کی وحی

(43) ”میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے جو میرے پر نازل ہوا..... اور یہ دھوئی امت محمدیہ میں سے آج تک کسی اور نے ہرگز نہیں کیا کہ خدا تعالیٰ نے میرا یہ نام رکھا ہے اور خدا تعالیٰ کی وحی سے صرف میں اس نام کا مستحق ہوں۔“  
(ہدیۃ الوحی صفحہ 378، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 503 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 581 پر)

### کثرت وحی

(44) ”غرض اس حصہ کثیر وحی الہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں گزر چکے ہیں، ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لیے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔“  
(ہدیۃ الوحی صفحہ 391، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 406، 407 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 582، 583 پر)

## بارش کی طرح وحی نازل ہوئی

(45) ”مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی، اس نے مجھے عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا مگر اس طرح سے کہ ایک بار سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔“

(ہیجۃ الوحی صفحہ 150، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 153، 154 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 584، 585 پر)

## 23 برس کی متواتر وحی

(46) ”میں خدا تعالیٰ کی تحیس برس کی متواتر وحی کو کیونکر رد کر سکتا ہوں۔ میں اس کی اس ک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ ان تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں۔“

(ہیجۃ الوحی صفحہ 150، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 154 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 586 پر)

## امتی بھی، نبی بھی

(47) ”جس قدر نبی گزرے ہیں، ان سب کو خدا نے براہ راست جن لیا تھا۔ حضرت کا اس میں کچھ بھی دخل نہیں تھا لیکن اس امت میں آنحضرت ﷺ کی پیروی کی برکت سے ہزار ہا اولیاء ہوئے ہیں اور ایک وہ بھی ہوا جو امتی بھی ہے اور نبی بھی۔ اس کثرت فیضان کی نبی میں نظیر نہیں مل سکتی۔“

(ہیجۃ الوحی صفحہ 28 (حاشیہ) روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 30 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 587 پر)

## خدا کا فرستادہ

”اب ظاہر ہے کہ ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ تھا، خدا کا مامور، خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے۔ جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ۔ اس کا دشمن جہنمی ہے۔“

(ہیجۃ الوحی صفحہ 62، معراج روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 62 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 588 پر)



## ہم نبی اور رسول ہیں

(49) ”ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔“  
(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 447، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 589 پر)

## خدا نے اپنے رسول کو دین حق کے ساتھ بھیجا

(50) ”خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔“  
(اربعین نمبر 3 صفحہ 36، مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 426 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 590 پر)

## سچا خدا

(51) ”سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔“  
(دافع البلاء صفحہ 11، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 231 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 591 پر)

## تو بھی ایک رسول ہے

(52) ”جس طرح فرعون کے پاس رسول بھیجا گیا تھا وہی الفاظ ہم کو بھی الہام ہوئے ہیں کہ تو بھی ایک رسول ہے جیسا کہ فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا گیا تھا۔“  
(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 17، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 592 پر)

## قادیان، رسول کا تخت گاہ

(53) ”تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی ہے، وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ بہر حال جس تک کہ ظالمون دنیا میں رہے گو ستر برس تک رہے، قادیان کو اس کی خوشاک چاہی سے رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام احوں کے لیے نکان ہے۔“  
(دافع البلاء صفحہ 14، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 230 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 593 پر)

خدا نے میرا نام نبی رکھا، تصدیق کے لئے تین لاکھ نشان دیئے  
(54) ”کہ میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے سچ موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لیے بڑے بڑے نشان ظاہر کیے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔“  
(حجۃ الہی صفحہ 387، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 503 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 594 پر)

## سب لوگوں کی طرف خدا کا رسول

(55) ”وقل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً۔“  
اور کہہ دو کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف خدا تعالیٰ کا رسول ہو کر آیا ہوں۔  
(تذکرہ مجموعہ وحی مقدس والہامات صفحہ 292، طبع چھام، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 595 پر)

## ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا

(56) ”ما ارسلنا الیکم رسولاً قطعت علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولاً۔“  
”ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے، اسی رسول کی مانند جو فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا۔“

(حجۃ الہی صفحہ 182، معراج روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 105 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 596 پر)

## خدا کا مرسل

(57) ”تیس۔ انک لمن المرسلین۔“

اے سردار تو خدا کا مرسل ہے۔

(حجۃ الہی صفحہ 187، معراج روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 110 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 597 پر)

## تیری خبر قرآن وحدیث میں

(58) ”مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت مصداق ہے کہ ”هو الذي ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله.“ (اعجاز احمدی صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 113 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 598)

## نبوت کا دروازہ کھلا ہے

(59) ”پس یہ بات بالکل روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ مگر نبوت صرف آپ کے فیضان سے مل سکتی ہے، براہ راست نہیں مل سکتی۔ اور پہلے زمانہ میں نبوت براہ راست مل سکتی تھی۔ کسی نبی کی اتباع سے نہیں مل سکتی تھی (ہدیۃ النبوة حصہ اول صفحہ 226، مندرجہ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 540، از مرزا بشیر الدین) (عکس صفحہ نمبر 599)

## مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود کی گواہی

(60) ذیل میں مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا محمود کی کتاب کا ایک اقتباس پیش خدمت جس میں وہ مرزا قادیانی کے حوالہ جات نقل کر کے استدلال کرتا ہے کہ نبوت جاری ہے۔ مرزا قادیانی نبی ہے۔

(19) ”میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے (نزول اسح صفحہ 19)

(20) ”میں رسول اور نبی ہوں یعنی باعتبار ظلیعہ کاملہ کے، میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔“ (نزول اسح صفحہ 3 حاشیہ)

(21) ”ایسا ہی خدا تعالیٰ نے اور اس کے پاک رسول نے بھی مسیح موعود کا نام رسول رکھا ہے۔ اور تمام خدا تعالیٰ کے نبیوں نے اس کی تعریف کی ہے تمام انبیاء کی صفات کاملہ کا مظہر ٹھہرایا ہے۔“ (نزول اسح صفحہ 48)



(22) ”اس فیصلہ کرنے کے لیے خدا آسمان سے قرنا میں اپنی آواز پھونکے گا۔ وہ قرنا کیا ہے؟ وہ اس کا نبی ہوگا۔“ (چشمہ معرفت صفحہ 318)

(23) ”اس طرح پر، میں خدا کی کتاب میں عیسیٰ بن مریم کہلایا۔ چونکہ مریم ایک امتی فرد ہے اور عیسیٰ ایک نبی ہے پس میرا نام مریم اور عیسیٰ رکھنے سے یہ ظاہر کیا گیا کہ میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔“۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 189)

(24) ”خدا نے نہ چاہا کہ اپنے رسول کو بغیر گواہی چھوڑے۔ قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا، کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔ سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔“ (دافع البلاء)

(25) ”ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے، وہ نبی اور رسول ہونے کا دھوئی کرتا ہے اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ میں دیا گیا حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔“ (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 1)

(26) ”میں جبکہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیش گوئی کے قریب خدا کی طرف سے پا کر پچھتم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہو گئیں تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔“ (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 3)

(27) ”اس واسطہ کا ملحوظ رکھ کر اور اس میں ہو کر اور اس کے نام محمدؐ اور احمدؑ میں مسمی ہو کر میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں۔“ (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 4)

(28) ”میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔“

(آخری خط مرزا قادیانی مندرجہ اخبار عام 26 مئی 1908ء)

(29) ”میں صرف اس وجہ سے نبی کہلاتا ہوں کہ عربی اور عبرانی زبان میں نبی کے یہ معنی ہیں کہ خدا سے الہام پا کر بکثرت پیشین گوئی کرنے والا اور بغیر کثرت کے یہ معنی تحقیق نہیں ہو سکتے۔“ (آخری خط مرزا قادیانی مندرجہ اخبار عام 26 مئی 1908ء)

(30) ”پس اسی بناء پر خدا نے میرا نام نبی رکھا ہے کہ اس زمانے میں کثرت مکالمہ، مخاطبہ الہیہ اور کثرت اطلاع بر علوم غیب صرف مجھے ہی عطا کی گئی ہے۔“ (آخری خط مرزا قادیانی مندرجہ اخبار عام 26 مئی 1908ء)

(31) ”ہمارا دھوئی ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ دراصل یہ نزاع لفظی ہے۔ خدا تعالیٰ

جس کے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے کہ جو بلحاظ کیت و کیفیت دوسروں سے بہت بڑھ کر ہو اور اس میں پیشین گوئیاں بھی کثرت سے ہوں اسے نبی کہتے ہیں اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے پس ہم نبی ہیں۔“ (بدر 5 مارچ 1908ء)

(32) ”جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں، اس وقت تک جو اس دنیا سے گذر جاؤں۔“

(آخری خط مرزا قادیانی مندرجہ اخبار عام 26 مئی 1908ء)

(33) ”میں نبی ہوں اور امتی بھی ہوں تاکہ ہمارے سید آقا کی وہ پیش گوئی پوری ہو کہ آنے والا مسیح امتی بھی ہوگا اور نبی بھی ہوگا۔“

(آخری خط مندرجہ اخبار عام 26 مئی 1908ء)

(36) ”کبھی نبی کی وحی خبر واحد کی طرح ہوتی ہے اور مع ذالک مجمل ہوتی ہے اور کبھی وحی ایک امر میں کثرت سے اور واضح ہوتی ہے۔ پس میں اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ کبھی میری وحی بھی خبر واحد کی طرح ہو اور مجمل ہو۔“ (لیکچر سیا لکوٹ صفحہ 33)

(37) ”اس زمانہ میں خدا نے چاہا کہ جس قدر نیک اور راستہ باز مقدس نبی گزر چکے ہیں، ایک ہی شخص کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کیے جائیں۔ سو وہ میں ہوں۔ اسی طرح اس زمانے میں تمام بدوں کے نمونے بھی ظاہر ہوئے۔ فرعون ہو یا وہ یہود ہوں جنہوں نے حضرت مسیح کو صلیب پر چڑھایا یا ابو جہل ہو، سب کی مثالیں اس وقت موجود ہیں۔“ (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 90)

(ہدیۃ النبوة حصہ اول صفحہ 208 تا 211، مندرجہ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 523 تا 526، از مرزا بشیر الدین محمود)

(عکس صفحہ نمبر 600، 603 پر)

## امرتی کے پہنچانے میں کسی قسم کا اخفاء نہ رکھنا چاہیے

(61) ”5 مارچ 1908ء کے پرچہ اخبار بدر میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی ڈائری کے ذیل میں مذکور ہے کہ ایک احمدی سے ایک جواب ریاست نے سوال کیا کہ کیا حضرت مرزا صاحب رسالت کے مدعی ہیں جس کے جواب میں اس احمدی دوست نے کہا

کہ ان کا ایک شعر ہے

من عیسم رسول و نیاوردہ ام کتاب  
ہاں ملہم اتم وز خداوند منذرم

اس سوال و جواب کا ذکر اس احمدی دوست نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی)

کی خدمت میں کیا جس پر حضور نے فرمایا کہ

”اس کی تشریح کر دینا تھا کہ ایسا رسول ہونے سے انکار کیا گیا ہے جو صاحب

کتاب ہو۔ دیکھو جو امور سماوی ہوتے ہیں ان کے بیان کرنے میں ڈرنا نہیں چاہیے اور کسی قسم کا خوف کرنا اہل حق کا قاعدہ نہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طرز عمل پر نظر کرو، وہ بادشاہوں کے درباروں میں گئے اور جو کچھ ان کا عقیدہ تھا، وہ صاف صاف کہہ دیا اور حق کہنے سے ذرا نہیں جھجکے، جیسی تو لا یخافون لومة لائم کے مصداق ہوئے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ دراصل یہ نزاع لفظی ہے۔ خدا تعالیٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے کہ جو بلحاظ کیت و کیفیت دوسروں سے بہت بڑھ کر ہو اور اس میں پیش گوئیاں بھی کثرت سے ہوں، اسے نبی کہتے ہیں اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔ پس ہم نبی ہیں۔ ہاں یہ نبوت تشریحی نہیں جو کتاب اللہ کو منسوخ کرے اور نئی کتاب لائے۔ ایسے دعوے کو تو ہم کفر سمجھتے ہیں، بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی، صرف خدا کی طرف سے پیش گوئیاں کرتے تھے جس سے موسوی دین کی شوکت و صداقت کا اظہار ہو، پس وہ نبی کہلائے۔ یہی حال اس سلسلہ میں ہے۔ بھلا اگر ہم نبی نہ کہلائیں تو اس کے لیے اور کونسا امتیازی نقطہ ہے جو دوسرے ملہموں سے ممتاز کرے۔ دیکھو اور لوگوں کو بھی بعض اوقات سچے خواب آ جاتے ہیں بلکہ بعض دفعہ کوئی کلمہ بھی زبان پر جاری ہو جاتا ہے جو سچ کھل آتا ہے۔ یہ اس لیے ناان پر حجت پوری ہو اور وہ یہ نہ کہہ سکیں کہ ہم کو یہ حواس نہیں دیئے گئے، پس ہم سمجھ نہیں سکتے کہ یہ کس بات کا دعویٰ کرتے ہیں۔

آپ کو سمجھانا تو چاہیے تھا کہ وہ کس قسم کے نبوت کے مدعی ہیں، ہمارا مذہب تو یہ

ہے کہ جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو، وہ مردہ ہے۔ یہودیوں، عیسائیوں، ہندوؤں کے دین کو جو ہم مردہ کہتے ہیں تو اسی لیے کہ ان میں اب کوئی نبی نہیں ہوتا۔ اگر اسلام کا بھی یہی حال ہوتا تو پھر ہم بھی قصہ گو ٹھہرے۔ کس لیے اس کو دوسرے دینوں سے بڑھ کر کہتے ہیں،



آخر کوئی امتیاز بھی ہونا چاہیے، صرف سچے خوابوں کا آنا تو کافی نہیں کہ یہ تو چوہڑے چماروں کو بھی آ جاتے ہیں۔ مکالمہ مخاطبہ الہیہ ہونا چاہیے اور وہ بھی ایسا کہ جس میں پیش گوئیاں ہوں اور بلحاظ کیت و کیفیت کے بڑھ چڑھ کر ہو، ایک مصرع سے تو شاعر نہیں ہو سکتے، اسی طرح معمولی ایک دو خوابوں یا الہاموں سے کوئی مدعی رسالت ہو تو وہ جھوٹا ہے۔ ہم پر کئی سالوں سے وحی نازل ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے کئی نشان اس کے صدق کی گواہی دے چکے ہیں۔ اسی لیے ہم نبی ہیں، امر حق کے پہنچانے میں کسی قسم کا اخفاء نہ رکھنا چاہیے۔“ (بدر 5 مارچ 1908ء جلد 7 نمبر 9 صفحہ 2) (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 447، از مرزا قادیانی)

(ہدیۃ النبوة صفحہ 272 مندرجہ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 580، 581 از مرزا بشیر الدین محمود)

(عکس صفحہ نمبر 604، 605 پر)

## گردن پر تلوار

(62) ”اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھ دی جائے اور مجھے کہا جائے کہ تم یہ کہو کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو میں اسے کہوں گا، تو جھوٹا ہے۔ کذاب ہے۔ آپ کے بعد نبی آ سکتے ہیں۔ اور ضرور آ سکتے ہیں۔“

(انوار خلافت صفحہ 65 مندرجہ انوار العلوم جلد 3، صفحہ 127، از مرزا بشیر الدین محمود) (عکس صفحہ 606 پر)

## نبوت کا قادیانی تصور

(63) ”مثلاً ایک شخص جو قوم کا چوہڑہ یعنی بھگل ہے اور ایک گاؤں کے شریف مسلمانوں کی تمیں چالیس سال سے یہ خدمت کرتا ہے کہ دو وقت ان کے گھروں کی گندی نالیوں کو صاف کرنے آتا ہے اور ان کے پاخانوں کی نجاست اٹھاتا ہے اور ایک دو دفعہ چوری میں بھی پکڑا گیا ہے اور چند دفعہ زنا میں بھی گرفتار ہو کر اس کی رسوائی ہو چکی ہے اور چند سال جیل خانہ میں قید بھی رہ چکا ہے اور چند دفعہ ایسے برے کاموں پر گاؤں کے نمبرداروں نے اس کو جو بھی مارے ہیں اور اس کی ماں اور دادیاں اور نانیاں ہمیشہ ایسے ہی نجس کام میں مشغول رہی ہیں اور سب مردار کھاتے اور گلوہ اٹھاتے ہیں۔ اب خدا تعالیٰ کی قدرت پر خیال کر کے ممکن ہے کہ وہ اپنے کاموں سے تائب ہو کر مسلمان ہو جائے۔ اور پھر بہ ممکن

ایسا فضل اس پر ہو کہ وہ رسول اور نبی بھی بن جائے۔“

(تریاق القلوب صفحہ 152 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 279، 280 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 607، 608 پر)

## منافق کون ہے؟

(64) ”یاد رکھو منافق وہی نہیں ہے جو ایفائے عہد نہیں کرتا یا زبان سے اخلاص ظاہر کرتا ہے مگر دل میں اس کے کفر ہے بلکہ وہ بھی منافق ہے جس کی فطرت میں دورنگی ہے۔“  
(ملفوظات جلد سوم صفحہ 455، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 609 پر)

## کتوں، سوروں اور بندروں سے بدتر

(65) ”ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور آپ ہی ایک بات تراشتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ یہ خدا کی وحی ہے جو مجھ کو ہوئی ہے۔ ایسا بد ذات انسان تو کتوں اور سوروں اور بندروں سے بدتر ہوتا ہے۔“

(ضمیمہ برائین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 126 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 292 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 610 پر)

## اہم نکات

آنجنہانی مرزا قادیانی اور اس کے بیٹے مرزا محمود کی مذکورہ بالا تحریروں سے مندرجہ ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں۔ مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

- 1- وہ شخص مجبوط الحواس ہوتا ہے جس کی تحریروں میں کھلا تضاد پایا جائے۔
- 2- ایک دل سے دو متضاد باتیں نہیں کل سکتیں کیونکہ اس طرح وہ شخص پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔
- 3- کسی سچے، عقلمند اور صاف دل انسان کے کلام میں ہرگز تضاد نہیں ہوتا۔
- 4- پاگل، مجنوں اور منافق کے کلام میں تضاد ہوتا ہے۔
- 5- میں نبی نہیں بلکہ محدث ہوں۔
- 6- میں محدث نہیں بلکہ نبی ہوں۔
- 7- ختم نبوت کا عقیدہ کہ آنحضرت ﷺ کے بعد وحی الہی کا دروازہ ہمیشہ کے لیے ہو گیا ہے، لغو اور باطل عقیدہ ہے۔ ایسا مذہب، شیطانی مذہب ہے جو جہنم کی طرف

- لے جاتا ہے۔ (نعوذ باللہ)
- 8 خدا تعالیٰ کی پاک وحی جو مجھ پر نازل ہوتی ہے، اس میں میرے لیے رسول، مرسل اور نبی کے الفاظ سیکڑوں دفعہ استعمال ہوتے ہیں۔ (نعوذ باللہ)
- 9 میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام، خدا کی وحی لے کر بار بار آئے۔ (نعوذ باللہ)
- 10 مجھ سے خدا تعالیٰ نے اس قدر مکالمہ کیا اور اس قدر فیہی امور ظاہر کیے کہ گزشتہ 13 سو برس میں میرے علاوہ کسی کو یہ نعمت عطا نہیں ہوئی۔ (نعوذ باللہ)
- 11 میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرے اوپر خدا تعالیٰ کا کلام نازل ہوتا ہے۔ (نعوذ باللہ)
- 12 اس امت میں نبی کا نام پانے کے لیے صرف میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں۔ دوسرے تمام لوگ اولیاء، ابدال اور اقطاب جو اس امت میں گزر چکے ہیں، نبوت کے مستحق نہیں۔ (نعوذ باللہ)
- 13 خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح مجھ پر نازل ہوئی۔ (نعوذ باللہ)
- 14 میں اپنے اوپر نازل ہونے والی وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جس طرح خدا کی دوسری وحیوں پر جو مجھ سے پہلے نازل ہوئیں۔ (نعوذ باللہ)
- 15 خدا تعالیٰ کے الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا کہ یہ خدا کا فرستادہ ہے، وہ خدا کی طرف سے آیا ہے۔ وہ جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ۔ اس کا دشمن جہنمی ہے۔ (نعوذ باللہ)
- 16 ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔ (نعوذ باللہ)
- 17 خدا نے اس عاجز کو رسول بنا کر بھیجا۔ ہدایت، دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ۔
- 18 سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (نعوذ باللہ)
- 19 مجھے الہام ہوا کہ تو بھی ایک رسول ہے جو فرعون کی طرف بھیجا گیا۔
- 20 وحی سے ثابت ہے کہ قادیان (ضلع گورداسپور، بھارت) اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور تمام امتوں کے لیے نشان ہے۔ (نعوذ باللہ)
- 21 میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے، اس نے میرا نام نبی رکھا ہے اور میری تصدیق کے لیے بڑے بڑے نشان ظاہر کیے جو 3 لاکھ کے قریب ہیں۔ (نعوذ باللہ)
- 22 اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی آیت وقل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمعاً دوبارہ مجھ پر نازل کی کہ اے مرزا! کہہ دو کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف



خدا تعالیٰ کا رسول ہو کر آیا ہوں۔ (نعوذ باللہ)

23- اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی آیت یسن، انک لمن المرسلین دوبارہ مجھ پر نازل کی اور کہا اے مرزا تو خدا کا مرسل ہے۔ (نعوذ باللہ)

24- خدا تعالیٰ نے مجھے بتلایا کہ تیری خبر قرآن و حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت ہو الذی ارسل رسولہ بالہدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ کا مصداق ہے۔ (نعوذ باللہ)

25- یہ بات بالکل روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرت کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ (نعوذ باللہ)

26- جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو، وہ مردہ ہے۔ (نعوذ باللہ)

27- ہم نبی ہیں، امر حق پہنچانے میں کوئی چیز پوشیدہ نہیں رکھنی چاہیے۔

28- ایک چوہ ہڑہ جو پاخانوں کی نجاست اٹھاتا ہو، چوری اور زنا کا مرتکب ہو، جیل میں بند رہ چکا ہو، گاؤں کے نمبرداروں نے اسے جوتے مارے ہوں، اس کی ماں، دادیاں اور نانیاں ایسے ہی نجس کام میں مشغول ہوں، سب مردار کھاتے اور گویہ اٹھاتے ہوں۔ ممکن ہے وہ مسلمان ہو جائے اور رسول اور نبی بھی بن جائے۔ (نعوذ باللہ)

29- جو شخص خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھ پر خدا کی وحی نازل ہوتی ہے۔ ایسا شخص کتوں، سوروں اور بندروں سے زیادہ بدتر ہوتا ہے۔

## قادیانی جماعت کے لاہوری گروپ کا عقیدہ

1908ء میں مرزا قادیانی جہنم واصل ہوا۔ اس کے بعد حکیم نور الدین خلیفہ بنا۔ 1914ء میں اس کے مرنے کے بعد قادیانی جماعت میں جھگڑا پیدا ہو گیا۔ مرزا قادیانی کا دیرینہ دوست مولوی محمد علی لاہوری چاہتا تھا کہ وہ قادیانی خلافت کا زیادہ حق دار ہے۔ لیکن مرزا قادیانی کے خاندان والے چاہتے تھے کہ ”خلافت“ خاندان سے باہر نہ جائے۔ چنانچہ مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا محمود اس قادیانی گدھی پر سوار ہو گیا۔ اس کے بعد محمد علی لاہوری اپنے ساتھیوں سمیت قادیان چھوڑ کر لاہور آ گیا اور یہاں اپریل 1914ء میں ”احمدیہ انجمن اشاعت اسلام“ کے نام سے نئی تنظیم بنا کر کام شروع کر دیا۔ لاہوری جماعت کا عقیدہ ہے کہ ہم مرزا قادیانی کو دوسرے مجددوں کی طرح ایک مجدد مانتے ہیں۔ حالانکہ محمد علی لاہوری مرزا

قادیانی کے دعویٰ نبوت و رسالت کو نہ صرف ماننا تھا بلکہ پورے زور و شور کے ساتھ اسکی تبلیغ و تشہیر بھی کرتا تھا۔ اس نے پورے زور قلم کے ساتھ اپنے پرچہ میں تحریر کیا:

□ جھوٹے مدعی نبوت کو نصرت نہیں دی جاتی بلکہ اسے ہلاک کر کے نیست و نابود کر دیا جاتا ہے..... اس طرح مرزا صاحب کے ساتھ نہیں کیا۔ پس جس شخص کے ساتھ خدا تعالیٰ اپنی

کتاب کے مقرر کردہ قوانین کی رو سے جھوٹوں والا سلوک نہیں کرتا بلکہ صادقوں اور سچے رسولوں

والا سلوک کرتا ہے، اس کی صداقت پر شبہ کرنا خدا تعالیٰ سے جنگ کرنا اور اس کے کلام کی خلاف

ورزی کرنا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کوئی ثبوت کسی کی صداقت کا نہیں ہو سکتا اور اگر یہ ثبوت کافی

نہیں تو پھر کسی نبی کی نبوت ثابت نہیں ہو سکے گی۔“ (ریویو آف ریلیجنز جلد 7 صفحہ 294)

□ ”معلوم ہوا کہ بعض احباب کو غلط فہمی میں ڈالا گیا ہے کہ اخبار ہذا کے ساتھ تعلق

رکھنے والے اصحاب یا ان میں سے کوئی ایک سیدنا و ہادینا حضور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسح موعود کے مدارج عالیہ کو اصلیت سے کم استخفاف کی نظر سے دیکھتا ہے۔ ہم تمام احمدی جن

کا کسی نہ کسی صورت میں اخبار پیغام صلح سے تعلق ہے۔ خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر علی

الاعلان کہتے ہیں کہ ہماری نسبت اس قسم کی غلط فہمی محض بہتان ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود کو اس

زمانہ کا نبی، رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں اور جو درجہ حضرت مسیح موعود نے اپنا بیان فرمایا

ہے اس سے کم و بیش کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں۔“

(اخبار پیغام صلح جلد 1 صفحہ 16، 42 اکتوبر 1913ء)

□ ”ہم خدا کو شاہد کر کے اعلان کرتے ہیں کہ ہمارا ایمان یہ ہے کہ مسیح موعود یعنی

(مرد قادیانی) اللہ تعالیٰ کے سچے رسول تھے اور اس زمانہ کی ہدایت کے لیے دنیا میں نازل

ہوئے۔ آج آپ کی متابعت میں ہی دنیا کی نجات ہے۔“

(اخبار پیغام صلح جلد 1 صفحہ 35، 7 ستمبر 1913ء)

بقول پروفیسر محمد الیاس برٹی: ”قادیانیوں کی ان دونوں جماعتوں میں درحقیقت

کوئی فرق نہیں بلکہ یہ اختلاف اور نزاع صرف اقتدار کا ہے اگر مولوی محمد علی کو مرزا محمود کی جگہ

خلافت مل جاتی تو وہ بھی وہی کہتا جو امام قادیانی کہتے ہیں۔..... ان دونوں فرقوں میں صرف اتنا

فرق ہے کہ ایک کا رنگ گہرا اعتابی اور دوسرے کا ہلکا گلابی ہے۔ ان دونوں میں سے کوئی ایک

دوسرے کو کافر نہیں کہتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ان میں اختلاف حقیقی نہیں بلکہ بناوٹی ہے۔“

(قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ از پروفیسر محمد الیاس برٹی)







1974ء میں ملک کی منتخب پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو ان کے کفریہ عقائد کی بنا پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ سپریم کورٹ آف پاکستان کے فل بنچ کے تاریخی فیصلہ (1993 SCMR 1718) کی رو سے کوئی قادیانی خود کو مسلمان نہیں کہلوا سکتا اور نہ اپنے مذہب کی تبلیغ ہی کر سکتا ہے۔ خلاف ورزی کی صورت میں تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295-C اور 298-C کے تحت سزائے موت کا مستوجب ہے۔ اس کے باوجود قادیانی آئین، قانون اور اعلیٰ عدالتی فیصلوں کا مذاق اڑاتے ہوئے خود کو مسلمان کہلواتے، اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے، گستاخانہ لٹریچر تقسیم کرتے، شعائر اسلامی کا تمسخر اڑاتے اور اسلامی مقدس شخصیات و مقامات کی توہین کرتے ہیں۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ قادیانیوں کی ان آئین شکن، خلاف قانون اور انتہائی اشتعال انگیز سرگرمیوں پر قانون نافذ کرنے والے ادارے مجرمانہ غفلت اور خاموشی اختیار کیے ہوئے ہیں جس سے بعض اوقات لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال پیدا ہو جاتی ہے۔ نقل کفر، کفر نہ باشد کے مصداق، آئیے بوجھل دل کے ساتھ روح فرسا قادیانی عقائد پر ایک نظر ڈالتے ہیں جنہیں پڑھ کر کلیجا پھٹنے کو آتا، دل کھڑے کھڑے ہوتا، آنکھیں خون کے آنسو روتی، سینہ جھلنی ہوتا، روح میں زہر آلود نشتر چبھتے اور دماغ مفلوج ہوتا محسوس ہوتا ہے۔ افسوس صد افسوس! اسلام کے نام پر حاصل کیے جانے والے ملک میں ایسے گستاخانہ، دل آزار اور کفریہ عقائد کی سرعام تبلیغ و تشہیر ہوتی ہے!!!

۔ آواز دو انصاف کو، انصاف کہاں ہے؟

اللہ تعالیٰ کی توہین

اللہ تعالیٰ تمام کائناتوں اور جہانوں کا واحد حقیقی خالق و مالک اور پروردگار ہے۔

وہ وحدہ لا شریک ہے۔ وہ زندگی، رزق اور موت بلکہ دنیا و آخرت کی ہر چیز پر قادر مطلق ہے۔ وہ روز قیامت کا مالک ہے۔ وہ سب جہانوں کو پالنے والا ہے۔ سب تعریفیں صرف اُسی کے لیے ہیں۔ وہ سب سے بڑا ہے۔ اس کی ذات ہر عیب و نقص سے پاک ہے۔ اس کا کوئی ہمسر یا برابری کرنے والا نہیں۔ وہ ازل سے ابد تک یکساں و یگانہ ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، وہ اکیلا ہے جسے فتانہیں۔ اسے کسی نے جہنم نہیں دیا اور نہ اُس نے ہی کسی کو جہنم دیا۔ وہ ہر ایک چیز سے بے نیاز ہے۔ وہی عبادت کے لائق ہے۔ کسی صفت میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ وہ بے نظیر و بے مثل ہے۔ وہ حی و قیوم ہے۔ اُسے نیند آتی ہے نہ اونگھ۔ وہ تھکا بھی نہیں۔ وہ نہایت رحیم و کریم ہے۔ اس کا باب رحمت کبھی بند نہیں ہوتا۔ اس کا غضب محدود اور رحمت لامحدود ہے۔ ایک ماں کو اپنے بچے سے جس قدر محبت ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ اس سے ستر گنا زیادہ اپنے بندوں سے پیار کرتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ اپنے منکروں کو بھی مایوس نہیں کرتا۔ وہ ستارہ محبوب ہے۔ وہ ہمارا اصل محافظ و نگہبان ہے۔ اولاد، زندگی، موت، صحت، بیماری، عزت، ذلت، کامیابی، ناکامی، خوشی، غمی، امیری، غریبی سب اُسی کے ہاتھ میں ہے۔ وہ اپنے بندوں کو بن مانگے عطا کرتا ہے۔ وہ ہر پکارنے والے کی پکار سنتا ہے۔ وہ ہر انسان کی رگ گردن سے بھی زیادہ قریب ہے۔ وہ دلوں کے راز جانتا ہے، وہ دعاؤں اور خواہشات کو پورا کرتا ہے۔ وہ بخشنے والا، رحم کرنے والا اور توبہ قبول کرنے والا ہے۔ وہ گن کہتا ہے تو ہر چیز جو وہ چاہتا ہے، خود بخود وجود میں آ جاتی ہے۔ کائنات کے ذرے ذرے پر اس کی حکومت ہے۔ رات کی تاریکی ہو یا دن کا اجالا، وہ ہر چیز سے علیم وخبیر اور سمیع و بصیر ہے۔ وہ کسی کا محتاج نہیں۔ اس کی ذات، صفات اور کمالات لامحدود اور بے پایاں ہے۔ پوری کائنات میں صرف اُسی کی تجلیات کا ظہور ہے۔ وہی اوّل و آخر اور وہی ظاہر و باطن ہے۔ اس کی عظمت حیطہ ادراک میں نہیں آ سکتی۔ اس کا جلال انسانی عقل میں نہیں ساسکتا۔ مدد شکر کہ اس نے بغیر کسی محنت و کوشش کے ہمیں ایمان و اسلام کی نعمت کے علاوہ دیگر بے شمار نعمتوں سے نوازا۔ لیکن قادیان کے دہقان جھوٹے مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی نے جس دیدہ دلیری سے خالق ارض و سما کے بارے میں ہرزہ سرائی کی اور اپنی خود ساختہ نبوت کے ثبوت کے لیے اللہ تعالیٰ کے متعلق خرافات کا پلندہ گھڑا ہے، اسے پڑھ کر دل خون کے آنسو روتا ہے۔ ایسے عظمیٰ مردانہ جماعت کی نامرادی کا سب سے بڑا ثبوت ہیں۔ دل پر ہاتھ رکھ کر ان مغرور فحاش

پڑھیں اور زبان سے استغفار کریں۔

## اللہ تعالیٰ کے بے شمار ہاتھ پیر

(66) ”قوم العالمین ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے بے شمار ہاتھ بے شمار پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لامتناہی عرض اور طول رکھتا ہے اور تیندوے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں جو صفحہ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں۔“  
(توضیح مرام، صفحہ 42، منہجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 90 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 611 پر)

## اللہ کی زبان پر مرض

(67) ”کیا کوئی ممکنہ اس بات کو قبول کر سکتا ہے کہ اس زمانہ میں خدا سنتا تو ہے مگر بولا نہیں۔ پھر بعد اس کے یہ سوال ہوا کہ کیوں نہیں بولا۔ کیا (اس کی) زبان پر کوئی مرض لاحق ہو گئی ہے؟“

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 144 منہجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 312 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 612 پر)

## اللہ اور چور

(68) ”وہ خدا جس کے قبضہ میں ذرہ ذرہ ہے، اس سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ میں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤں گا۔“

(تجلیات الہیہ صفحہ 4 منہجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 396 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 613 پر)

## اللہ خطا کرتا ہے

مرزا قادیانی کی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے:

(69) ”انی مع اللغواج الیک بعة. انی مع الرسول اجیب. اخطی و اصبیب.“



میں فوجوں کے ساتھ ناگہانی کے طور پر آؤں گا۔ میں رسول کے ساتھ ہو کر جواب دوں گا۔ میں غلطی بھی کرتا ہوں اور ٹھیک بھی کرتا ہوں۔

(ہیئۃ الوحی صفحہ 103 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 106 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 614 پر)

## قادیان میں خدا

(70) ”ایک بار مجھے یہ الہام ہوا تھا کہ خدا قادیان میں نازل ہوگا، اپنے وعدہ کے موافق۔“  
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 358، طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 615 پر)

## سچا خدا

(71) ”سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔“  
(دافع البلاء صفحہ 11، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 231 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 616 پر)

اس کا مطلب یہ ہوا کہ سچے خدا کی نشانی صرف یہ ہے کہ اس نے مرزا قادیانی کو قادیان میں رسول بنا کر بھیجا ہے اور اگر مرزا قادیانی رسول نہیں ہے تو پھر خدا کی سچائی مشکوک ہے۔ (نعوذ باللہ)

## اولاد کی طرح ہے

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ مجھ پر وحی نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا:

(72) ”انت منی بمنزلۃ اولادی“

”(اے مرزا) تو میرے نزدیک میری اولاد کی طرح ہے۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 345 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 617 پر)

## میرے بیٹے کی طرح ہے

(73) انت منی بمنزلة ولدی.

(اے مرزا) تو مجھ سے بخولہ میرے بیٹے کے ہے۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 442 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 618 پر)

## اے میرے بیٹے!

(74) "اسمع ولدی"

ترجمہ: "اے میرے بیٹے سن"

(البحرئی مجموعہ الہامات و مکاشفات مرزا قادیانی جلد اول صفحہ 49 از محمد منکورا لہی قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 619 پر)

## لڑکا اور خدا

(75) "ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق کا ظہور ہوگا گویا آسمان سے خدا اترے گا۔"

(ہیجہ النبی صفحہ 96، 95، معراج روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 98، 99 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 620، 621 پر)

## تو ہمارے پانی سے ہے

(76) انت من ماءنا و ہم من فضل.

تو ہمارے پانی سے ہے اور وہ یزدانی سے۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 164، طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 622 پر)

میں چاند، اللہ سورج، میں سورج، اللہ چاند

(77) "ایسا ہی خدا تعالیٰ نے اس وحی الہی میں جو لکھی جاتی ہے۔ میرے ہاتھ پر دین

اسلام کے پھیلانے کی خوشخبری دی جیسا کہ اس نے فرمایا۔ یا قمر یا شمس انت منی وانا منک۔ یعنی اے چاند اور اے سورج! تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ اس وحی الہی میں ایک دفعہ خدا تعالیٰ نے مجھے چاند قرار دیا اور اپنا نام سورج رکھا۔ اس سے یہ مطلب ہے کہ جس طرح چاند کا نور سورج سے فیضیاب اور مستفاد ہوتا ہے، اسی طرح میرا نور خدا تعالیٰ سے فیضیاب اور مستفاد ہے۔ پھر دوسری دفعہ خدا تعالیٰ نے اپنا نام چاند رکھا اور مجھے سورج کر کے پکارا۔ اس سے یہ مطلب ہے کہ وہ اپنی جلالی روشنی میرے ذریعہ سے ظاہر کرے گا۔ وہ پوشیدہ تھا۔ اب میرے ہاتھ سے ظاہر ہو جائے گا اور اس کی چمک سے دنیا بے خبر تھی مگر اب میرے ذریعہ سے اسکی جلالی چمک دنیا کی ہر ایک طرف پھیل جائے گی اور جس طرح تم بجلی کو دیکھتے ہو کہ ایک طرف سے روشن ہو کر ایک دم میں تمام سطح آسمان کی روشن کر دیتی ہے۔ اسی طرح اس زمانہ میں بھی ہوگا۔ خدا تعالیٰ مجھے مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ تیرے لیے میں زمین پر اترا اور تیرے لیے میرا نام چکا۔“

(تجلیات الہیہ صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 397 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 623 پر)

## مرزا قادیانی سے اللہ تعالیٰ کی تعزیت

(78) ”میں اس بات کو فراموش نہیں کروں گا کہ میرے والد صاحب کی وفات کے وقت خدا تعالیٰ نے میری عزا پر سی کی اور میرے والد کی وفات کی قسم کھائی جیسا کہ آسمان کی قسم کھائی۔ جن لوگوں میں شیطانی روح جوش زن ہے وہ تعجب کریں گے کہ ایسا کیونکر ہو سکتا ہے کہ خدا کسی کو اس قدر عظمت دے کہ اس کے والد کی وفات کو ایک عظیم الشان صدمہ قرار دے کر اس کی قسم کھا دے۔ مگر میں پھر دوبارہ خدائے عزوجل کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ واقعہ حق ہے اور وہ خدا ہی تھا جس نے عزا پر سی کے طور پر مجھے خبر دی اور کہا کہ والسماء والطارق اور اسی کے موافق ظہور میں آیا۔“

(ہدیۃ الوحی صفحہ 219 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 219 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 624 پر)



## مرزا قادیانی، اللہ کے ساتھ ایک پلنگ پر

(79) ”میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نہایت وسیع اور مصطفیٰ مکان ہے، اس میں ایک پلنگ بچھا ہوا ہے اور اس پر ایک شخص حاکم کی صورت میں بیٹھا ہے۔ میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ احکم الحاکمین یعنی رب العظیمین ہیں اور میں اپنے آپ کو ایسا سمجھتا ہوں، جیسے حاکم کا کوئی سررشتہ دار ہوتا ہے۔ میں نے کچھ احکام قضا و قدر کے متعلق لکھے ہیں اور ان پر دستخط کرانے کی غرض سے ان کے پاس لے چلا ہوں۔ جب میں پاس گیا تو انھوں نے مجھے نہایت شفقت سے اپنے پاس پلنگ پر بٹھالیا۔ اس وقت میری ایسی حالت ہو گئی کہ جیسے ایک بیٹا اپنے باپ سے چھڑا ہوا سالہا سال کے بعد ملتا ہے اور قدرتا اس کا دل بھر آتا ہے یا شاید فرمایا اس کو رقت آ جاتی ہے اور میرے دل میں اس وقت یہ بھی خیال آیا کہ یہ احکم الحاکمین یا فرمایا رب العظیمین ہیں اور کس محبت اور شفقت سے انھوں نے مجھے اپنے پاس بٹھالیا ہے اس کے بعد میں نے وہ احکام جو لکھے تھے، دستخط کرانے کی غرض سے پیش کیے۔“

(سیرت المہدی جلد اول صفحہ 82 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ 625 پر)

## اللہ تعالیٰ کے دستخط

(80) ”ایک دفعہ تمثیلی طور پر مجھے خدا تعالیٰ کی زیارت ہوئی اور میں نے اپنے ہاتھ سے کئی پیش گوئیاں لکھیں جن کا یہ مطلب تھا کہ ایسے واقعات ہونے چاہئیں تب میں نے وہ کاغذ دستخط کرانے کے لیے خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کیا اور اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی تامل کے سرخی کے قلم سے اس پر دستخط کیے اور دستخط کرنے کے وقت قلم کو چھڑکا جیسا کہ جب قلم پر زیادہ سیاهی آ جاتی ہے تو اسی طرح پر جھاڑ دیتے ہیں۔ اور پھر دستخط کر دیئے اور میرے پر اس وقت نہایت وقت کا عالم تھا، اس خیال سے کہ کس قدر خدا تعالیٰ کا میرے پر فضل اور کرم ہے کہ جو کچھ میں نے چاہا، بلا توقف اللہ تعالیٰ نے اس پر دستخط کر دیئے۔ اور اسی وقت میری آنکھ کھل گئی اور اس وقت میاں عبداللہ سنوری مسجد کے حجرہ میں میرے جرد ہا رہا تھا کہ اس کے روبرو غیب سے سرخی کے قطرے میرے کرتے اور اس کی ٹوپی پر گرے اور عجیب بات یہ ہے کہ اس سرخی کے قطرے گرنے اور قلم کے جھاڑنے کا ایک ہی وقت تھا، ایک سیکنڈ کا بھی فرق نہ تھا۔ ایک غیر

آدمی اس راز کو نہیں سمجھے گا اور شک کرے گا کیونکہ اس کو صرف ایک خواب کا معاملہ محسوس ہوگا۔ مگر جس کو روحانی امور کا علم ہو وہ اس میں شک نہیں کر سکتا۔ اسی طرح خدا نیست سے ہست کر سکتا ہے۔ غرض میں نے یہ سارا قصہ میاں عبداللہ کو سنایا اور اس وقت میری آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ عبداللہ جو ایک روایت کا گواہ ہے، اس پر بہت اثر ہوا اور اس نے میرا کردہ بطور تہدک اپنے پاس رکھ لیا جواب تک اس کے پاس موجود ہے۔“

(ہیۃ الوحی صفحہ 255، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 267 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 626 پر)

## میں خود خدا ہوں

(81) ”ورایتی فی المنام عن اللہ و تیقت النبی ہو“

ترجمہ ”میں (مرزا قادیانی) نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں۔ میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں۔“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 564، مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 564 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 627 پر)

(82) ”میں نے اپنے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔“

(کتاب البریہ صفحہ 85، مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 103 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 628 پر)

## ”خدا تیرے اندر اتر آیا“

(83) ”جیسا کہ اس عاجز کو اپنے الہامات میں خدا تعالیٰ مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ ”میں تجھ سے اور میں تجھ سے ہوں، اور زمین و آسمان تیرے ساتھ ہیں جیسا کہ میرے ساتھ ہیں اور تو ہمارے پانی میں سے ہے اور دوسرے لوگ خشکی سے، اور تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید، اور تو مجھ سے اس مقام اتحاد میں ہے جو کسی مخلوق کو معلوم نہیں۔ خدا اپنے عرش سے تیری تعریف کرتا ہے۔ تو اس سے لکلا اور اس نے تمام دنیا سے تجھ کو چنا۔ تو میری درگاہ میں وجہ ہے۔ میں نے اپنے لیے تجھ کو پسند کیا۔ تو جہان کا نور ہے۔ تیری شان عجیب ہے۔ میں تجھ سے“

اپنی طرف اٹھاؤں گا اور تیرے گروہ کو قیامت تک غالب رکھوں گا۔ تو برکت دیا گیا۔ خدا نے تیری سجدہ کو زیادہ کیا۔ تو خدا کا وقار ہے۔ پس وہ تجھے ترک نہیں کرے گا۔ تو کلمۃ الازل ہے پس تو مٹایا نہیں جائے گا۔ میں فوجوں کے سمیت تیرے پاس آؤں گا۔ میرا لوٹا ہوا مال تجھے ملے گا۔ میں تجھے عزت دوں گا اور تیری حفاظت کروں گا۔ یہ ہوگا یہ ہوگا اور پھر انتقال ہوگا۔ تیرے پر میرے کامل انعام ہیں۔ لوگوں کو کہہ دے کہ اگر تم خدا سے پیار کرتے ہو تو آؤ میرے پیچھے چلو تا خدا بھی تم سے پیار کرے۔ میری سچائی پر خدا گواہی دیتا ہے پھر کیوں تم ایمان نہیں لاتے۔ تو میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ میں نے تیرا نام متوکل رکھا۔ خدا عرش سے تیری تعریف کرتا ہے۔ ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔ لوگ چاہیں گے کہ اس نور کو بجھا دیں مگر خدا اس نور کو جو اس کا نور ہے کمال تک پہنچائے گا۔ ہم ان کے دلوں میں رعب ڈالیں گے۔ ہماری فتح آئے گی اور زمانہ کا کاروبار ہم پر ختم ہوگا۔ اس دن کہا جائے گا کہ کیا یہ حق نہ تھا، میں تیرے ساتھ ہوں جہاں تو ہے، جس طرف تیرا منہ اس طرف خدا کا منہ۔ تجھ سے بیعت کرنا ایسا ہے جیسا کہ مجھ سے۔ تیرا ہاتھ میرا ہاتھ ہے۔ لوگ دور دور سے تیرے پاس آئیں گے اور خدا کی نصرت تیرے پر اترے گی۔ تیرے لیے لوگ خدا سے الہام پائیں گے اور تیری مدد کریں گے۔ کوئی نہیں جو خدا کی پیشگوئیوں کو ٹال سکے۔ اے احمد تیرے لبوں پر رحمت جاری کی گئی اور تیرا ذکر بلند کیا گیا۔ خدا تیری حجت کو روشن کرے گا۔ تو بہادر ہے۔ اگر ایمان ثریا میں ہوتا تو تو اس کو پالیتا۔ خدا کی رحمت کے خزانے تجھے دیے گئے۔ تیرے باپ دادے کا ذکر منقطع ہو جائے گا اور خدا ابتدا تجھ سے کرے گا۔ میں نے ارادہ کیا کہ اپنا جانشین بناؤں تو میں نے آدم کو یعنی تجھے پیدا کیا ہے۔ آواہن (خدا تیرے اندر اتر آیا) خدا تجھے ترک نہیں کرے گا اور نہ چھوڑے گا جب تک کہ پاک اور پلید میں فرق نہ کرے۔ میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا۔ پس میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں۔ تو مجھ میں اور تمام مخلوقات میں واسطہ ہے۔ میں نے اپنی روح تجھ میں پھونکی۔ تو مدد دیا جائے گا اور کسی کو گریز کی جگہ نہیں رہے گی۔ تو حق کے ساتھ نازل ہوا اور تیرے ساتھ نبیوں کی پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ خدا نے اپنے فرستادہ کو بھیجا تا اپنے دین کو قوت دے اور سب دینوں پر اس کو غالب کرے۔ اس کو خدا نے قادیان کے قریب نازل کیا اور وہ حق کے ساتھ اتر اور حق کے ساتھ اٹھا گیا اور ابتدا سے ایسا ہی مقرر تھا۔ تم گڑھے کے کنارے پر تھے خدا نے تمہیں نجات دینے



کے لیے اسے بھیجا۔ اے میرے احمد تو میری مراد اور میرے ساتھ ہے۔ میں نے تیری بزرگی کا درخت اپنے ہاتھ سے لگایا۔ میں تجھے لوگوں کا امام بناؤں گا اور تیری مدد کروں گا۔ کیا لوگ اس سے تعجب کرتے ہیں کہ خدا عجیب ہے جن لیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور اپنے کاموں سے پوچھا نہیں جاتا۔ خدا کا سایہ تیرے پر ہوگا اور وہ تیری پناہ رہے گا۔ آسمان بندھا ہوا تھا اور زمین بھی۔ ہم نے دونوں کو کھول دیا۔ تو وہ عیسیٰ ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں ہو سکتا۔ ہم تجھے لوگوں کے لیے نشان بنائیں گے اور یہ امر ابتدا سے مقدر تھا۔ تو میرے ساتھ ہے۔ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ تو دنیا اور آخرت میں وجیہ اور مقرب ہے۔ تیرے پر انعام خاص ہے اور تمام دنیا پر تجھے بزرگی ہے۔ بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد۔ میں اپنی چکار دکھلاؤں گا اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ اس کے لیے وہ مقام ہے جہاں انسان اپنے اعمال کی قوت سے پہنچ نہیں سکتا۔ تو میرے ساتھ ہے۔ تیرے لیے رات اور دن پیدا کیا گیا۔ تیری میری طرف وہ نسبت ہے جس کی مخلوق کو آگاہی نہیں۔ اے لوگو! تمہارے پاس خدا کا نور آیا۔ پس تم منکرمات ہو۔“ وغیرہ الخ۔“

(کتاب البریہ صفحہ 82 تا 85 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 100 تا 103 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 629 تا 632 پر)

(84) ”میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں اور میرا اپنا کوئی ارادہ اور کوئی خیال اور کوئی عمل نہیں رہا۔ اور میں ایک سوراخ دار برتن کی طرح ہو گیا ہوں، یا اس شے کی طرح جسے کسی دوسری شے نے اپنی بغل میں دبایا ہو اور اسے اپنے اندر بالکل مغل کر لیا ہو یہاں تک کہ اس کا کوئی نام و نشان باقی نہ رہ گیا ہو۔ اس اثنا میں میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی روح مجھ پر محیط ہو گئی اور میرے جسم پر مستولی ہو کر اپنے وجود میں مجھے پنہاں کر لیا۔ یہاں تک کہ میرا کوئی ذرہ بھی باقی نہ رہا اور میں نے اپنے جسم کو دیکھا تو میرے اعضاء اس کے اعضاء اور میری آنکھ اس کی آنکھ اور میرے کان اس کے کان اور میری زبان اس کی زبان بن گئی تھی۔ میرے رب نے مجھے پکڑا اور ایسا پکڑا کہ میں بالکل اس میں

ہو گیا اور میں نے دیکھا کہ اس کی قدرت اور قوت مجھ میں جوش مارتی اور اس کی الوہیت مجھ میں موجزن ہے۔ حضرت عزت کے خیمے میرے دل کے چاروں طرف لگائے گئے اور سلطان جبروت نے میرے نفس کو پیس ڈالا۔ سو نہ تو میں میں ہی رہا اور نہ میری کوئی تمنا ہی باقی رہی۔ میری اپنی عمارت گر گئی اور رب العالمین کی عمارت نظر آنے لگی اور الوہیت بڑے زور کے ساتھ مجھ پر غالب ہوئی اور میں سر کے بالوں سے ناحن پاتک اس کی طرف کھینچا گیا۔ پھر میں ہمہ مغز ہو گیا جس میں کوئی پوست نہ تھا اور ایسا تیل بن گیا کہ جس میں کوئی میل نہیں تھی اور مجھ میں اور میرے نفس میں جدائی ڈال دی گئی۔ پس میں اس شے کی طرح ہو گیا جو نظر نہیں آتی یا اس قطرہ کی طرح جو دریا میں جا ملے اور دریا اس کو اپنی چادر کے نیچے چھپا لے۔ اس حالت میں میں نہیں جانتا تھا کہ اس سے پہلے میں کیا تھا اور میرا وجود کیا تھا۔ الوہیت میری رگوں اور پٹھوں میں سرایت کر گئی اور میں بالکل اپنے آپ سے کھو یا گیا، اور اللہ تعالیٰ نے میرے سب اعضاء اپنے کام میں لگائے اور اس زور سے اپنے قبضہ میں کر لیا کہ اس سے زیادہ ممکن نہیں۔ چنانچہ اس کی گرفت سے میں بالکل معدوم ہو گیا اور میں اس وقت یقین کرتا تھا کہ میرے اعضاء میرے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے اعضاء ہیں۔ اور میں خیال کرتا تھا کہ میں اپنے سارے وجود سے معدوم اور اپنی ہویت سے قطعاً نکل چکا ہوں، اب کوئی شریک اور مناع روک کرنے والا نہیں رہا۔ خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا اور میرا غضب اور حلم اور تلخی اور شیرینی اور حرکت اور سکون سب اسی کا ہو گیا اور اس حالت میں میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی۔ پھر میں نے منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب و تفریق کی۔ اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے نکلنے پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمان و دنیا کو پیدا کیا اور کہا: اَنَا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحٍ۔ پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔ پھر میری حالت کشف سے الہام کی طرف منتقل ہو گئی اور میری زبان پر اُنکی ہوا اردت ان استخلف فخلق آدم۔ انا خلقنا الانسان في احسن تقويم۔“

(کتاب البریہ صفحہ 87 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 103 تا 105 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 633 تا 635 پر)

(85) ”خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا اور میرا غضب اور حلم اور تلخی اور شرمی اور حرکت اور سکون سب اسی کا ہو گیا اور اسی حالت میں، میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا۔ جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی، پھر میں نے منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب و تفریق کی اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمان و دنیا کو پیدا کیا اور کہا انا زینا السماء الدنيا بمصا بیح پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔ پھر میری حالت کشف سے الہام کی طرف منتقل ہو گئی اور میری زبان پر جاری ہوا۔ اردت ان استعطف لخلق آدم۔ انا خلقنا الانسان فی احسن تقویم۔“  
(کتاب البریہ صفحہ 86، 87، مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 104، 105 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 636، 637 پر)

## کن فیکون

(86) اما امرک اذا اردت شینا ان نقول له کن فیکون۔

”تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے، وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔“

(حقیقت الوجود صفحہ 108، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 108 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 638 پر)

اب دیکھا جائے تو یہ چلتا ہے کہ مرزا قادیانی کا یہ الہام قرآن مجید کی آیت میں تحریف کے مترادف ہے۔ سورہ یٰسین کے آخر میں اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان کے بارے میں اس طرح ارشاد ہے۔ اما امره اذا اراد شینا ان یقول له کن فیکون۔ (یسین: 82)  
یعنی اللہ تعالیٰ کی یہ شان ہے کہ جب کسی چیز کے ہو جانے کا ارادہ کرے اور اسے کہہ دے کہ ہو جا تو وہ فوراً ہو جاتی ہے۔

مرزا قادیانی اپنی وحی و الہام میں مذکورہ آیت کو اپنے لیے بیان کرتا ہے۔ صرف فرق یہ ہے کہ اس میں خدا تعالیٰ مرزا قادیانی کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ تیری شان یا تیرا مرتبہ یہ ہے کہ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے اور کہہ دے کہ ہو جا، تو وہ فوراً ہو جاتی ہے۔ اس کا حاصل یہ ہوا کہ خدا تعالیٰ کی وہ خاص صفت جس سے اس کی کامل قدرت ہوتی ہے۔



شے پر ظاہر ہوتی ہے اور جو کسی ولی اور کسی عالی مرتبہ نبی کو بھی نہیں دی گئی، مرزا قادیانی کہتا ہے کہ مجھے دی گئی۔ مرزا قادیانی کی یہ وحی بتاتی ہے کہ جو قدرت اور فضیلت و مرتبہ مرزا قادیانی کو دیا گیا، وہ کسی نبی اور کسی بزرگ کو نہیں دیا گیا۔ یہ وہ عظیم الشان صفت ہے جس کی حدود انتہا نہیں ہے۔ اس کے عطا ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے گویا اپنی خدائی مرزا قادیانی کے حوالے کر دی اور اپنا شریک بنالیا اور مرزا قادیانی وہی کام کر سکتا ہے جو خدا تعالیٰ کر سکتا ہے۔ صرف فرق یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ خود ہی قادر تھا اور ہے، اور مرزا قادیانی کو خدا نے یہ قدرت دے دی اور اس خاص صفت میں اپنے شریک کر لیا بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اپنی خدائی میں شریک کر لیا اور مرزا قادیانی کو قادر مطلق کر دیا۔ اس وحی نے تو مرزا قادیانی کو خدائی کے بچہ تک پہنچا دیا اور خدا تعالیٰ میں اور مرزا قادیانی میں صرف بالذات اور بالآخر کا فرق رہ گیا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ خود بخود بغیر کسی کے بنائے اس صفت کے ساتھ موجود ہے اور مرزا قادیانی خدا تعالیٰ نے یہ صفت عنایت کی، اس وجہ سے وہ قادر مطلق ہو گیا۔ مرزا قادیانی نے اس کی تشریح دوسرے مقام پر یوں کی ہے:

## فنا کرنے اور زندہ کرنے کی صفت

(۱) ”اعطیت صفة الالفا والاحياء من الرب الفعال.“

(خطبہ الہامیہ صفحہ 55، 56 منہاجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 55، 56 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 639، 640 پر)

ترجمہ: ”مجھ (مرزا قادیانی) کو فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو ملی ہے۔“

## خدا سے نہانی تعلق

”قد حقیقت میرے اور میرے خدا کے درمیان ایسے باریک راز ہیں جن کو دنیا نہیں سمجھ سکتی۔ خدا سے ایک نہانی تعلق ہے جو قابل بیان نہیں۔“

(بماین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 63 منہاجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 81 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 641 پر)

## اللہ مرد، مرزا قادیانی عورت؟

(89) ”حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا، سمجھنے والے کے لیے اشارہ کافی ہے۔“

(اسلامی قربانی ٹریکٹ نمبر 34، از قاضی یار محمد قادیانی مرید مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 642 پر) اللہ تعالیٰ کی ذات ہائیمکات پر اس سے بڑھ کر کمینہ حملہ اور اوپاشانہ بہتان اور کیا ہو سکتا ہے!!! انعوذ باللہ! خدا تعالیٰ کی ذات اقدس بھی مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں سے نہ بچ سکی۔ ایسا فاسد خیال اور نعو حقیدہ ابلیس سے لے کر آج تک کسی بھی گستاخ، منہ پھٹ اور زبان دراز سے نہیں سنا گیا۔ چونکہ مرزا قادیانی کا مرید اس سانحہ پر اصرار کرتا ہے۔ ممکن ہے کہ شیطان نے ایک انتہائی بارع اور وجیہ نورانی شخصیت کے روپ میں مرزا قادیانی کو ورغلا پھسلا کر رجولیت کی طاقت کا اظہار (یعنی جنسی بدفعلی) کیا ہو اور پھر مرزا قادیانی نے اسے اللہ تعالیٰ سے منسوب کر دیا ہو۔ جب سے یہ دنیا قائم ہوئی ہے، آج تک کسی شخص بھی اللہ تعالیٰ پر ایسا بے ہودہ، گھٹیا اور بدترین کفریہ الزام نہیں لگایا۔ یہ ذلت و رسوائی صرف مرزا قادیانی کو ہی نصیب ہوئی، جس کا نقد انعام اسے دنیا میں لیٹرین میں عبرتناک موت صورت میں ملا اظہر واما اولی الابصار!!!

## حاملہ

(90) ”اُس (اللہ تعالیٰ) نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میراثام مریم رکھا جیسا کہ ”براہین احمدیہ“ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں، میں نے پردہ اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے چہارم صفحہ 496 میں درج ہے۔ مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں تلخ کی گئی اور استغاثہ رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں، بذریعہ اس کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 556 میں درج ہے، مجھے مریم بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔“

(کشتی نوح صفحہ 47، مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 50 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 556)

## درود

(91) ”خدا نے مجھے پہلے مریم کا خطاب دیا اور پھر لطف روح کا الہام کیا۔ پھر بعد اس کے یہ الہام ہوا تھا۔ لاجاء ہا المتعاض الی جذع النخلة قالت یا لیتی مت قبل هذا وکت نسیمنسیا۔ یعنی پھر مریم کو جو مراد اس عاجز سے ہے۔ درود سہ کجور کی طرف لے آئی۔“  
(کشتی نوح صفحہ 48 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 51 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 644 پر)

## خدا پر بہتان کا نتیجہ

(92) ”اے بد قسمت بدگمانو! کیا ممکن ہے کہ کوئی خدا پر جھوٹ باندھے اور پھر اس کے دست قہر سے بچ رہے۔ خدا جھوٹوں کو ہلاک کرے گا۔ اور وہ جو اپنے دل سے باتیں بناتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ یہ خدا کا الہام ہے وہ ہلاک کیے جائیں گے کیونکہ انہوں نے دلیری کر کے خدا پر بہتان باندھا۔“

(ایام الصلح صفحہ 115 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 341 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 645 پر)

## بدکاروں کو سچی خوابیں

(93) ”نبیوں اور ولیوں پر امور غیبیہ کھلتے ہیں تو دوسرے لوگوں پر بھی کبھی کبھی کھل جاتے ہیں بلکہ بعض فاسقوں اور فایت درجہ کے بدکاروں کو بھی سچی خوابیں آ جاتی ہیں اور بعض پرلے درجہ کے بد معاش اور شریر آدمی اپنے ایسے مکاشفات بیان کرتے ہیں کہ آخر وہ سچے نکلتے ہیں۔ پس جبکہ ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے تئیں نبی یا کسی اور خاص درجہ کے آدمی تصور کرتے ہیں ایسے ایسے بد چلن آدمی بھی شریک ہیں جو بد چلنیوں اور بد معاشیوں میں چھٹے ہوئے اور شہرہ آفاق ہیں تو نبیوں اور ولیوں کی کیا فضیلت باقی رہی۔“

(توضیح مرام صفحہ 84 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 94، 95 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 646، 647 پر)



## جو خود کو خدا کہے، وہ کافر

(94) ”مسلمانوں اور یہودیوں کے عقیدہ کی رُو سے جو شخص عورت کے پیٹ سے پیدا ہو کر خدا یا خدا کا بیٹا ہونا اپنے تئیں بیان کرتا ہے، وہ سخت گنہگار بلکہ کافر ہے۔“  
(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 380، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 648 پر)

## دجال کی نشانی

(95) ”دجال کا بھی حدیثوں میں ذکر پایا جاتا ہے کہ وہ دنیا میں ظاہر ہوگا اور پہلے نبوت کا دعویٰ کرے گا اور پھر خدائی کا دعویدار بن جائے گا۔“  
(تختہ گولڑیہ صفحہ 147 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 233 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 649 پر)

## قرآن کا فتویٰ

□ ومن یقل منهم الی الہ من دونہ فذلک نجزیہ جہنم کذلک نجزی  
الظلمین ۝ (الانبیاء: 29)  
ترجمہ: اور جو ان میں سے یہ کہے کہ میں خدا ہوں، اللہ تعالیٰ کے سوا، تو ہم اسے جہنم  
رسید کریں گے۔ ہم ظالموں کو یونہی سزا دیا کرتے ہیں۔

## اہم نکات

- جھوٹے مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا تحریروں سے یہ نتائج مرتب  
ہوتے ہیں۔ مرزا قادیانی کا کہنا ہے:
- 1- اللہ تعالیٰ کے بے شمار ہاتھ اور عہد ہیں اور تیندوے (درندے) کی طرح اس کی  
تاریں ہیں جو دنیا کے تمام کناروں تک پھیل جاتی ہیں۔ (نحوذ باللہ)
  - 2- اس زمانہ میں اللہ بولتا کیوں نہیں، کیا اس کی زبان پر کوئی مرض لاحق ہو گیا

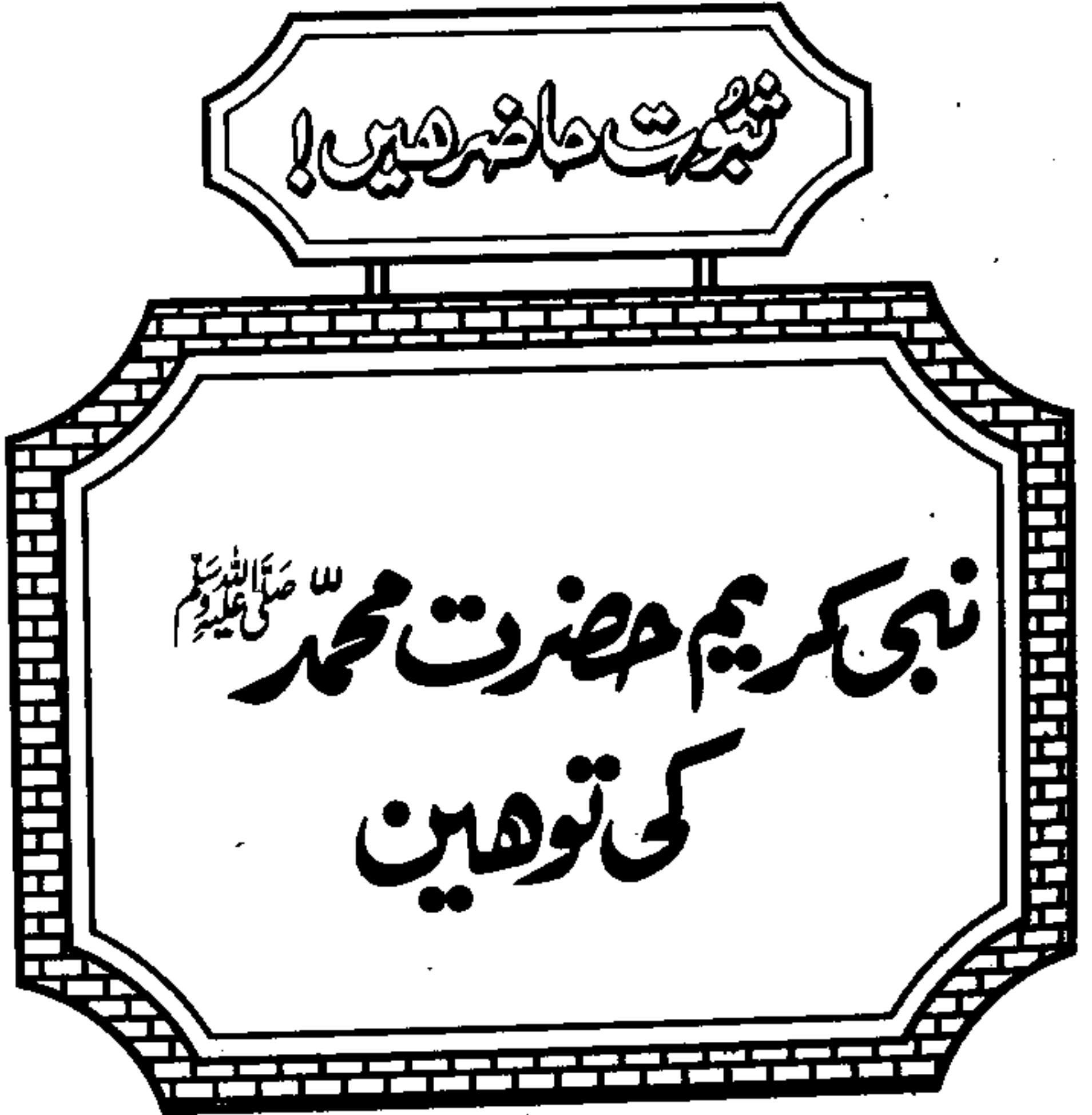
ہے۔ (نعوذ باللہ)

- 3- اللہ چھدوں کی طرح چھپ کر آتا ہے۔ (نعوذ باللہ)
- 4- اللہ غلطی کرتا ہے اور ٹھیک بھی کرتا ہے۔ (نعوذ باللہ)
- 5- اللہ قادیان (خلع گورداسپور، بھارت) میں نازل ہوا۔ (نعوذ باللہ)
- 6- سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول (مرزا قادیانی) بھیجا۔ (نعوذ باللہ)
- 7- خدا نے مرزا قادیانی کو کہا کہ تم میرے نزدیک میری اولاد کی طرح ہو۔ (نعوذ باللہ)
- 8- خدا نے مرزا قادیانی کو کہا کہ تم چاند اور سورج ہو۔ میں تیرے لیے زمین پر اترا اور تیری وجہ سے میرا نام چمکا۔ (نعوذ باللہ)
- 9- جب مرزا قادیانی کا والد مرا تو اللہ نے مرزا قادیانی سے تعزیت کی اور اس کے والد کی قسم کھائی جس طرح آسمان کی قسم کھائی اور یہ آیت نازل کی۔ والسماء والطارق۔ (نعوذ باللہ)
- 10- مرزا قادیانی نے خواب میں دیکھا کہ وہ قضا و قدر کے احکامات پر دستخط کروانے کے لیے اللہ تعالیٰ کے پاس گیا۔ اللہ تعالیٰ نے باپ کی طرح اس پر شفقت کی اور اپنے ساتھ پلنگ پر بٹھالیا۔ (نعوذ باللہ)!
- 11- ایک دفعہ مرزا قادیانی نے چند کاغذات پر اللہ تعالیٰ سے دستخط کروائے، اللہ تعالیٰ نے دستخط کرنے کے لیے قلم کو چھڑکا تو ”سیاحی“ کے قطرے مرزا قادیانی کے کرتے اور ٹوپی پر جا گرے۔ مرزا قادیانی کے مرید عبداللہ سنوری نے وہ کرتا بطور حتمک اپنے پاس رکھ لیا۔ (نعوذ باللہ)!
- 12- مرزا قادیانی نے خواب میں دیکھا کہ وہ خود خدا ہے اور یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں۔ (نعوذ باللہ)!
- 13- خدا نے مرزا قادیانی سے کہا کہ ”تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ خدا عرش سے تیری تعریف کرتا ہے اور تیرے پروردگار بھیجتا ہے۔ تو اس سے نکلا ہے۔ تو خدا کا وکیل ہے۔“ (نعوذ باللہ)!

- 14 مرزا قادیانی نے کشف میں دیکھا کہ وہ خود خدا ہے۔ پھر اس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا۔ (نعوذ باللہ)!
- 15 مرزا قادیانی جس بات کا ارادہ کرتا ہے، وہ فی الغور ہو جاتی ہے۔ (نعوذ باللہ)!
- 16 مرزا قادیانی کو زعمہ کرنے اور مارنے کی صفت دی گئی ہے۔ (نعوذ باللہ)!
- 17 مرزا قادیانی، حضرت مریم کی طرح حاملہ ہوا۔ درودہ ہوا اور پھر مریم سے عیسیٰ بنا۔ (نعوذ باللہ)!
- 18 خدا اور مرزا قادیانی کے درمیان ایک نہانی تعلق ہے جو قابل بیان نہیں۔ (نعوذ باللہ)!
- 19 مرزا قادیانی نے کشف میں دیکھا کہ وہ عورت ہے اور اللہ تعالیٰ نے مرزا سے رجولیت کی۔ (نعوذ باللہ) اثم نعوذ باللہ!!







ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ سید الانبیاء اور خاتم النبیین ہیں، آپ ﷺ کا مقام بہت اعلیٰ اور ارفع ہے۔ آپ ﷺ پر قرآن جیسی حکیمانہ کتاب نازل ہوئی، آپ ﷺ کی شریعت گذشتہ تمام شریعتوں کی تنسیخ کرتی ہے، قرآن گذشتہ تمام کتابوں کو منسوخ کرتا ہے، آپ ﷺ کی امت تمام امتوں میں افضل ہے، آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے محشر میں مقام محمود، لواء الحمد، حوض کوثر اور جنت میں سب سے اعلیٰ و افضل مقام 'وسیلۂ عطا' فرمایا ہے، انبیاء و رسل میں آپ ﷺ ہی جنت کا دروازہ کھولیں گے اور سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے، آپ ﷺ کی امت تمام امتوں میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگی، اللہ تعالیٰ نے خود آپ ﷺ کے بلند اخلاق کی شہادت دی ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام ملائکہ آپ ﷺ ہی پر درود و سلام بھیجتے ہیں، اللہ نے آپ ﷺ کو آپ کی دنیوی زندگی ہی میں معراج سے سرفراز کیا، آپ ﷺ کی دیانت و امانت کی شہادت آپ ﷺ کے جانی و بدترین دشمن ابوجہل اور مشرکین قریش بھی دیتے تھے۔ آپ ﷺ کی صداقت کی گواہی مکہ کے شجر و حجر بھی دیتے تھے، آپ کی شجاعت و بہادری پر غزوہ حنین اور مدینہ کی خوف ناک راتیں شہد ناطق ہیں، آپ ﷺ کی عفت و پاک دامنی کی شہادت آپ ﷺ کی ازواج مطہرات دیتی ہیں، آپ ﷺ کی عدالت کی شہادت اسامہ کے والد اور چچا دیتے ہیں، آپ ﷺ کے تحمل و بردباری کی گواہی عرب کے بدو، مدینہ کے یہودی اور ثمامہ بن اثال دیتے ہیں، آپ ﷺ کے افضل ترین میزبان ہونے کی شہادت وہ اعرابی دیتا ہے جس نے آپ ﷺ کے بسترہ و کمرہ کو پاخانہ کی فحاشیت سے آلودہ کر دیا تھا، آپ ﷺ کے دینی استقامت کی شہادت اسامہ کی سفارش والا واقعہ دیتا ہے، آپ ﷺ کی شب بیداری و تہجد گزاری کی شہادت آپ ﷺ کے سوچے ہوئے قدم دیتے ہیں، آپ ﷺ کے حسن عبادت کی شہادت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت دیتی ہے، آپ ﷺ کے حسن سلوک کے بارے دس سالہ انس رضی اللہ عنہ سے

دریافت کرو، آپ ﷺ کے حسن اخلاق کے بارے معلوم کرنا ہو تو قرآن کی سورہ القلم کا مطالعہ کرو، آپ ﷺ کے غرور و رجز کا دریا مشاہدہ کرنا ہو تو فتح مکہ کے وقت مکہ کے خون کے پیا سے ہاسیوں سے دریافت کرو، آپ ﷺ کا مقام و مرتبہ معلوم کرنا ہو تو آیت فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم کی تفسیر پڑھو، یہ داخلی شہادات ہستے نمونہ از خروارے کے مصداق ہے ورنہ اہل علم نے آپ ﷺ کی سیرت پر کتابوں کے پتارے لگا دیے ہیں، غرض آپ ﷺ کی کس خوبی کا ذکر کریں اور کس کو ترک کریں۔

آپ ﷺ کی شان جامعیت یہ ہے کہ آپ ﷺ کی ذات اقدس تمام انبیائے کرام علیہم السلام اور تمام رسولان عظام کے اوصاف و محاسن اور فضائل و شمائل کا بھرپور مجموعہ اور حسین مرقع ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ کی شخصیت میں آدم علیہ السلام کا خلق، شیث علیہ السلام کی معرفت، نوح علیہ السلام کا جوش تبلیغ، لوط علیہ السلام کی حکمت، صالح علیہ السلام کی فصاحت، ابراہیم علیہ السلام کا ولولہ توحید، اسماعیل علیہ السلام کی جاں فداکاری، اسحاق علیہ السلام کی رضا، یعقوب علیہ السلام کا گریہ و بکا، ایوب علیہ السلام کا صبر، لقمان علیہ السلام کا شکر، یونس علیہ السلام کی اثابت، دانیال علیہ السلام کی محبت، یوسف علیہ السلام کا حسن، موسیٰ علیہ السلام کی کلیسی، یوشع علیہ السلام کی سالاری، داؤد علیہ السلام کا ترنم، سلیمان علیہ السلام کا اقتدار، الیاس علیہ السلام کا وقار، زکریا علیہ السلام کی مناجات، یحییٰ علیہ السلام کی پاکدامنی اور عیسیٰ علیہ السلام کا زہد جمع ہے بلکہ یوں کہیے کہ پوری کائنات کی ہمہ گیر سچائی اور ہر خوبی آپ ﷺ کی ذات والا صفات میں سمائی ہوئی ہے۔ آپ ﷺ کی صفات حمیدہ اتنی ہیں کہ شمار نہیں ہو سکتیں۔ حاصل یہ ہے کہ:

حسن یوسف، دم عیسیٰ، ید بیضا داری

آنچه خوباں ہمہ دارند تو تنها داری

اور سب کا خلاصہ یہ ہے کہ:

یا صاحب الجمال و یا سید البشر

من وجہک المنیر لقد نور القمر

لا یمکن الثناء کما کان حقہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر



حضور خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لامحدود اور غیر مشروط محبت و احترام ہر مسلمان کے ایمان کی بنیاد ہے۔ وہ جب تک نبی کریم ﷺ کو اپنے والدین، اولاد، عزیز رشتہ دار، دولت و کاروبار حتیٰ کہ خود اپنی جان سے زیادہ عزیز ترین نہ جانے، مسلمان نہیں کہلوا سکتا۔ یہ قانون، قرونِ اولیٰ کے صحابہ کرام سے لے کر قیامت کی ساعتِ اول کے آغاز تک اسلام قبول کرنے والے ہر شخص پر یکساں لاگو ہے۔ اس سے ذرہ برابر روگردانی، رتی بھر انحراف، معمولی لاپرواہی اور اونٹنی سی بے توجہی بھی ایک مسلمان کو احسن تعویم کی چوٹیوں سے اٹھا کر اسفل السافلین کی اتھاہ گہرائیوں میں گرا دیتی ہے۔

مسئلہ کذاب کے جانشین اور ولید بن مغیرہ کی محتوی اولاد جھوٹے مدعی نبوت آنجمانی مرزا قادیانی نے ہمارے پیارے نبی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں جو بکواس کی، اُسے پڑھ کر سینہ شق ہونے لگتا ہے۔ اس کے بے لگام اور گستاخ قلم سے شافع محشر حضور نبی مکرم ﷺ کے متعلق وہ وہ دلخراش عباراتیں نکلیں کہ الامان والحفیظ!! ایسی جسارت تو ابلیس اعظم علیہ ماعلیہ بھی نہ کر سکا۔ ہم ان کفریہ عبارات کو دل پر پتھر رکھ کر نقل کر رہے ہیں۔ آپ بھی ہزار بار استغفار کرتے ہوئے ان ملعون تحریرات کو دیکھ کر مرزائی اور مرزائی نوازوں کو آئینہ دکھائیے!

## مرزا قادیانی محمد رسول اللہ ہے

(96) ”میرا ہی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے محمد رسول اللہ واللین معہ الصلوٰۃ علی الکفار وحماء بہنہم اس وحی الہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔“

(ایک قلمی کا ازالہ صفحہ 4، معراجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 207 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 650 پر)

(97) ”اور چونکہ میں قلمی طور پر محمد ہوں ﷺ پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی۔ کیونکہ محمد ﷺ کی نبوت محمد تک ہی محدود رہی۔ یعنی بہر حال محمد ﷺ ہی نبی رہے نہ اور کوئی۔ یعنی جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات

محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیف میں منعکس ہیں تو پھر کونسا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔“

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 8، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 212 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 651 پر)

(98) ”خدا تعالیٰ نے آج سے چھبیس برس پہلے میرا نام براہین احمدیہ میں محمد

اور احمد رکھا ہے اور آنحضرت ﷺ کا بروز مجھے قرار دیا ہے۔“

(ہدیۃ الوحی تتر صفحہ 67، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 502 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 652 پر)

(99) ”مجھے بروزی صورت نے نبی اور رسول بتایا ہے اور اسی بنا پر خدا نے بار بار میرا نام

نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا مگر بروزی صورت میں۔ میرا نفس درمیان نہیں ہے بلکہ محمد مصطفیٰ ﷺ ہے۔ اسی لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا۔ پس نبوت اور رسالت کسی دوسرے

کے پاس نہیں گئی۔ محمد کی چیز محمد کے پاس ہی رہی۔“

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 12، مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 216 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 653 پر)

## مرزا قادیانی خاتم النبیین ہے

(100) ”مگر میں کہتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد جو درحقیقت خاتم النبیین تھے، مجھے

رسول اور نبی کے لفظ سے پکارے جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں اور نہ اس سے مہر ختمیت ٹوٹتی

ہے۔ کیونکہ میں بارہا بتا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت و آخرین منهم لما یلحقوہم

بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں، میرا

نام محمد ﷺ اور احمد ﷺ رکھا ہے اور مجھے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود قرار دیا ہے۔ پس اس طور

سے آنحضرت ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا کیونکہ کل

اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا۔“

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 10، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 212 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 654 پر)

(101) ”مبارک ہے وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔ اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بد قسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔“

(کشی نوح صفحہ 56، مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 61 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 655 پر)

## مرزا قادیانی تمام نبیوں کا مجموعہ

(102) ”میں آدم ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں یعقوب ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ابن مریم ہوں، میں محمد ﷺ ہوں۔“

(تمہ حقیقت الوحی صفحہ 521 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 521 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 656 پر)

## قادیان میں محمد رسول اللہ

(103) ”اور چونکہ مشابہت نامہ کی وجہ سے مسیح موعود (مرزا قادیانی) اور نبی کریم ﷺ میں کوئی دوئی (فرق) باقی نہیں کہ ان دونوں کے وجود بھی ایک وجود کا ہی حکم رکھتے ہیں جیسا کہ خود مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ صار وجودی وجودہ (دیکھو خطبہ الہامیہ صفحہ 171) اور حدیث میں بھی آیا ہے کہ حضرت نبی کریم نے فرمایا کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) میری قبر میں دفن کیا جائے گا جس سے یہی مراد ہے کہ وہ میں ہی ہوں یعنی مسیح موعود (مرزا قادیانی) نبی کریم ﷺ سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے جو بروزی رنگ میں دوبارہ دنیا میں آئے گا تاکہ اشاعت اسلام کا کام پورا کرے اور ہو الذی ارسل رسولہ بالہدی و دین الحق لظہرہ علی الدین کلہ کے فرمان کے مطابق تمام ادیان باطلہ پر اتمام حجت کر کے اسلام کو دنیا کے کونوں تک پہنچا دے تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد ﷺ کو اتارا تاکہ اپنے وعدہ کو پورا کرے جو اس نے آفرین منہم لما یلحقوا بہم میں فرمایا تھا۔“

(کلمۃ الفصل صفحہ 104، 105، از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 657، 658 پر)



## محمد رسول اللہ ﷺ کے تمام کمالات مرزا قادیانی میں

(104) ”ہر ایک نبی کو اپنی استعداد اور کام کے مطابق کمالات عطا ہوتے تھے کسی کو بہت، کسی کو کم۔ مگر مسیح موعود کو تو تب نبوت ملی جب اس نے نبوت خدیہ ﷺ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا اور اس قابل ہو گیا کہ ظلی نبی کہلائے پس ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم ﷺ کے پہلو پہ پہلولا کھڑا کیا۔“  
(کلمۃ الفصل صفحہ 113، از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 659 پر)

## قادیانی کلمہ

(105) ”ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) نبی کریم ﷺ سے کوئی الگ چیز نہیں ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے صار وجودی وجودہ نیز من لفرق بینی وہن المصطفیٰ لما عرفنی و ماریٰ اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت آخرین منهم سے ظاہر ہے، پس مسیح موعود خود محمد ﷺ رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے، اس لیے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں، ہاں اگر محمد ﷺ رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔“  
(کلمۃ الفصل صفحہ 158 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 660 پر)

جناب نور محمد قریشی لکھتے ہیں:

اب ایک قادیانی کے نزدیک مرزا قادیانی اسی مقام و منصب پر قائم ہے جو مسلمانوں کے نزدیک محمد رسول اللہ ﷺ کا ہے اگر کوئی قادیانی اس سے انکار کرتا ہے تو وہ یا تو خود کو فریب دے رہا ہوتا ہے یا دوسروں کو فریب دینے کی کوشش کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ فریب کا دوسرا نام ”قادیانیت“ ہے۔ ایک قادیانی کے نزدیک کس طرح محمد رسول اللہ ﷺ اور مرزا قادیانی میں فرق نہیں ہے اس کو ایک مساوات کے ذریعے سمجھتے ہیں۔

مساوات کا ایک سوال

$$4 = 2 + 2$$

$$4 = 3 + 1$$

پس ثابت ہوا کہ

$$2 + 2 = 3 + 1$$

مساوات کا دوسرا سوال

مرزا غلام احمد قادیانی کا انکار = کفر

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا انکار = کفر

مرزا غلام احمد قادیانی کا انکار = حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا انکار

پس ثابت ہوا

مرزا غلام احمد قادیانی = حضرت محمد رسول اللہ ﷺ

میں قادیانی امت کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ مساوات کے مذکورہ بالا حل شدہ سوال کو غلط

ثابت کر سکتے ہوں تو کریں! چونکہ قادیانی امت کے نزدیک مرزا قادیانی اسی مقام و منصب پر

فائز ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ کا ہے، اس لیے قادیانی امت مرزا قادیانی کا یہ حق تسلیم کرتی

ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی تعلیم میں جو تہدیلی چاہے، کر دے یا پوری تعلیم کی تصدیق کر

دے۔ اسی طرح وہ یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی کو یہ حق حاصل ہے کہ قرآن کریم

میں جو تہدیلی چاہے، کر دے۔“ (حیات سچا اور ختم نبوت از نور محمد قریشی ایڈووکیٹ)

## افہمیت مرزا قادیانی

(106) ”اس (نبی کریم ﷺ) کے لیے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لیے

چاند اور سورج دونوں کا، اب کیا تو انکار کرے گا۔“

(انجیل احمدی صفحہ 71، منہجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 183 از مرزا قادیانی) (مکس صفحہ نمبر 661 پر)

## مرزا قادیانی پر درود

مرزا قادیانی کے مندرجہ بالا عقائد و نظریات، جن سے مسلمانوں کو شدید صدمہ پہنچا ہے اور ان کے جذبات مجروح ہوئے ہیں، کے بعد مرزا قادیانی نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی طرح درود و سلام کا مستحق ہے۔ بھول مرزا قادیانی اللہ تعالیٰ اس پر درود بھیجتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

(107) ”صلی اللہ علیک و علی محمد“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 661، طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 662 پر)

(108) ”اے محمدی ﷺ سلسلہ کے برگزیدہ مسیح تجھ پر خدا کا لاکھ لاکھ درود اور لاکھ لاکھ سلام ہو۔“

(سیرت الہدی جلد سوئم صفحہ 208 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 663 پر)

(109) ”سلام علیکم طبعم۔ نعمدک و نصلی۔ صلوة العرش الی العرش“  
ترجمہ: (اے مرزا) تم پر سلام تم پاک ہو۔ ہم حیرت تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔ عرش سے فرش تک تیرے پر درود ہے۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 553 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 664 پر)

مرزا قادیانی دعویٰ کرتا ہے کہ مندرجہ ذیل وحی اس پر اتری ہے:

(110) اصحاب الصفة وما ادرك ما اصعب الصفة ترى اعينهم تفيض من السمع يصلون عليك.

ترجمہ: صفہ کے رہنے والے اور تو کیا جانتا ہے کہ کیا ہیں صفہ کے رہنے والے۔ تو دیکھے گا کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوں گے۔ وہ تیرے (مرزا قادیانی) پر درود بھیجیں گے۔“  
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 197 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 665 پر)



مطلب یہ ہے کہ اصحاب صفہ مرزا قادیانی پر درود بھیجتے ہیں۔ پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قادیانی، مرزا غلام احمد قادیانی کے لیے درود و سلام پڑھتے ہیں اور ساتھ ہی مرزا قادیانی کو حضور اکرم حضرت محمد ﷺ کے برابر گردانتے ہیں۔ (نعوذ باللہ) قادیانیوں کی اس حرکت اور فعل سے واضح طور پر حضور اکرم حضرت محمد ﷺ کے مقدس اور مبارک نام کی تحقیر اور بے حرمتی ثابت ہوتی ہے۔

(111) ”اللہم صلی علی محمد و علی عبدک المسیح الموعود۔“  
(روزنامہ الفضل قادیان 31 جولائی 1937ء صفحہ 5 کالم 2) (عکس صفحہ نمبر 666 پر)  
ترجمہ: اے اللہ محمد ﷺ اور اپنے بندے مسیح موعود (مرزا قادیانی) پر درود و سلام بھیج۔

## مرزا قادیانی پر درود و سلام

(112) اے امام الوری سلام علیک  
بہ بدر الدینی سلام علیک  
مہدی مہد و عیسیٰ موعود  
احمد ﷺ مجتبیٰ سلام علیک  
مطلع قادیان پہ تو چکا  
ہو کے شمس الہدیٰ سلام علیک  
تیرے آنے سے سب نبی آئے  
منظر الانبیاء سلام علیک  
مظہر وحی مہد جبریل  
سدرۃ المنتہیٰ سلام علیک  
ماننے ہیں تیری رسالت کو  
اے رسول خدا سلام علیک  
ہے صدق حیرا کلام خدا  
اے میرے میرزا سلام علیک

تیرے یوسف کا تھکے صبح و سا  
ہے درود و دعا سلام علیک

(قاضی محمد یوسف قادیانی کی تعلیم، روزنامہ الفضل قادیان جلد 7 شمارہ نمبر 100 مورخہ 30 جون 1920ء)  
(عکس صفحہ نمبر 667 پر)

## مرزا قادیانی پر درود و سلام کے اعتراض کا قادیانی جواب

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب اربعین نمبر 2 میں مندرجہ ذیل دعویٰ کیا ہے:

(113) ”بعض بے خبر یہ اعتراض بھی میرے پر کرتے ہیں کہ اس شخص کی جماعت اس پر فقرہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اطلاق کرتے ہیں اور ایسا کرنا حرام ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ میں مسیح موعود ہوں اور دوسروں کا صلوٰۃ یا سلام کہنا تو ایک طرف، خود آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس کو پاوے، میرا سلام اس کو کہے اور احادیث اور تمام شروح احادیث میں مسیح موعود کی نسبت صدا ہا جگہ صلوٰۃ و سلام کا لفظ لکھا ہوا موجود ہے۔ پھر جبکہ میری نسبت نبی علیہ السلام نے یہ لفظ کہا، صحابہ نے کہا بلکہ خدا نے کہا، تو میری جماعت کا میری نسبت یہ فقرہ بولنا کیوں حرام ہو گیا۔“

(اربعین نمبر 2 صفحہ نمبر 6، مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 349 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 668 پر)

## نبی کریم ﷺ سورج، مرزا قادیانی چاند

(114) ”مگر تم خوب توجہ کر کے سن لو کہ اب اسم محمد کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں۔ یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا۔ سورج کا کرنوں کی اب برداشت نہیں۔ اب چاند کی شعلہ کی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں۔“

(اربعین نمبر 4، صفحہ 103، مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 445، 446 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 669، 670 پر)

## مرزا قادیانی بعینہ محمد رسول اللہ

(115) ”اور خدا نے مجھ پر اس رسول کریم ﷺ کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بنایا اور اس نبی کریم ﷺ کے لطف اور جود کو میری طرف کھینچا، یہاں تک کہ میرا جود اس کا وجود ہو گیا پس وہ میری جماعت میں داخل ہوا، درحقیقت میرے سردار خیر المسلمین ﷺ کے صحابہؓ میں داخل ہوا۔ اور یہی معنی آخرین منہم کے لفظ کے بھی ہیں جیسا کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں اور جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ ﷺ میں تفریق کرتا ہے، اس نے مجھے نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانتا ہے۔“

(خطبہ الہامیہ صفحہ 171، منہجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 258، 259 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 671، 672 پر)

## پہلے محمد رسول اللہ سے بڑھ کر

(116) ”جس نے اس بات سے انکار کیا کہ نبی علیہ السلام کی بعثت چھٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی تھی پس اس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا۔ بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی روحانیت چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی ان دنوں میں بہ نسبت ان سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے بلکہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے۔“

(خطبہ الہامیہ صفحہ 182، منہجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 271، 272 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 673، 674 پر)

## نبی کریم ﷺ کے تین ہزار معجزات

(117) ”خلا کوئی شریر بنفس ان تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبی ﷺ سے ظہور میں آئے اور حدیبیہ کی پیش گوئی کو بار بار ذکر کرے کہ وہ وقت اندازہ کردہ پر پوری نہیں ہوئی۔“

(تحفہ کلاویہ صفحہ 67، منہجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 153 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 675 پر)



## مرزا قادیانی کے 10 لاکھ نشانات

(118) ”ان چند سطروں میں جو پیش گوئیاں ہیں، وہ اس قدر نشانوں پر مشتمل ہیں جو دس لاکھ سے زیادہ ہوں گے اور نشان بھی ایسے کھلے کھلے ہیں جو اول درجہ پر خارق عادت ہیں۔“  
(برائین احمد یہ حصہ پنجم صفحہ 72، مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 72 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 676 پر)

## نشان اور معجزہ ایک ہی ہے

(119) ”امتیازی نشان جس سے وہ شناخت کیا جاتا ہے پس یقیناً سمجھو کہ سچا مذہب اور حقیقی راست باز ضرور اپنے ساتھ امتیازی نشان رکھتا ہے اور اسی کا نام دوسرے لفظوں میں معجزہ اور کرامت اور خارق عادت امر ہے۔“  
(برائین احمد یہ حصہ پنجم صفحہ 63، مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 63 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 677 پر)

نبی کریم ﷺ کے معجزات پر سیکڑوں مستقل کتابیں لکھی گئی ہیں اور ہر ہر معجزہ کو علیحدہ علیحدہ سند متصل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ مرزا قادیانی کے چیلوں کو چاہیے کہ وہ مرزا قادیانی کے دس لاکھ معجزات پر کوئی کتاب لکھ کر دنیا کے سامنے پیش کریں تاکہ دنیا کو علم ہو سکے کہ آخر وہ کیا معجزات تھے؟ کبھی ہم تفصیل سے مرزا قادیانی کے ”معجزات“ پر کتاب تحریر کریں گے تو ان کی ماہیت اور جزئیات کو پڑھ کر قارئین نہیں گے بھی اور روئیں گے بھی کہ نیم خواندہ مرزا قادیانی تو چلیے معمولی آئی کیو لیول کا مالک تھا، اس کے اعلیٰ تعلیم یافتہ مریدین اس سے بھی زیادہ گئے گزرے ہیں جو اس کے اوٹ پٹانگ نشانات کو معجزات تسلیم کرنے کے دھوکے میں مبتلا ہیں۔

## محمد دیکھنے ہوں جس نے

(از قاضی ظہور الدین اکمل قادیانی)

(120) ”امام اپنا عزیزو اس زماں میں  
غلام احمد ہوا دارالاماں میں

غلام احمد ہے عرش رب اکرم  
مکان اس کا ہے گویا لامکان میں

غلام احمد رسول اللہ ہے برحق  
شرف پایا ہے نوع انس و جاں میں

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں  
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں

محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل  
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں“

(روزنامہ بدر قادیان، 25 اکتوبر 1906ء از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 678 پر)

یہ مخلص ”مریداں می پرائیڈ“ والی شاعری نہیں ہے، بلکہ یہ اشعار، شاعر نے خود مرزا قادیانی کو سنائے اور اسے لکھ کر پیش کیے۔ مرزا قادیانی نے اس پر جزاک اللہ کہہ کر شاعر کو داد دی اور اس قطعہ کو اپنے ساتھ گھر لے گیا۔ چنانچہ ملعون قاضی اکمل 22 اگست 1944ء کے فیصل میں لکھتا ہے:

(121) ”وہ اس نظم کا ایک حصہ ہے جو حضرت مسیح موعود کے حضور میں پڑھی گئی اور خوش خط

لکھے ہوئے قطعے کی صورت میں پیش کی گئی اور حضور اُسے اپنے ساتھ اندر لے گئے۔ اس وقت کسی نے اس شعر پر اعتراض نہ کیا، حالانکہ مولوی محمد علی صاحب (امیر جماعت لاہور) اور اَعُوَانُہُم موجود تھے اور جہاں تک حافظہ مدد کرتا ہے، بوٹوق کہا جاسکتا ہے کہ سن رہے تھے اور اگر وہ اس سے بوجہ مرور زمانہ انکار کریں تو یہ نظم ”بدر“ میں چھپی اور شائع ہوئی۔ اس وقت ”بدر“ کی پوزیشن وہی تھی بلکہ اس سے کچھ بڑھ کر جو اس عہد میں ”الفضل“ کی ہے، حضرت مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر سے ان لوگوں کے مجاہدہ اور بے تکلفانہ تعلقات تھے۔ وہ خدا کے فضل سے زندہ موجود ہیں ان سے پوچھ لیں اور خود کہہ دیں کہ آیا آپ میں سے کسی نے بھی اس پر ناراضی یا ناپسندگی کا اظہار کیا اور حضرت مسیح موعود کا شرف سماعت حاصل کرنے اور جزاک اللہ تعالیٰ کا صلہ پانے اور اس قطعے کو اندر خود لے جانے کے بعد کسی کو حق ہی کیا پہنچتا تھا کہ اس پر اعتراض کر کے اپنی کمزوری ایمان اور قلت عرفان کا ثبوت دیتا۔“

(روزنامہ الفضل قادیان، 22 اگست 1944ء، جلد 32، نمبر 196، صفحہ 6، کالم 1) (عکس صفحہ نمبر 679 پر)

اس سے واضح ہے کہ یہ محض شاعرانہ مبالغہ آرائی نہ تھی، بلکہ ایک مذہبی عقیدہ تھا۔ جس کی مرزا قادیانی نے بذات خود نہ صرف تصدیق بلکہ تحسین کی تھی۔

## رسولِ قدنی

(از قاضی ظہور الدین اکمل قادیانی)

(122) اے مرے پیارے مری جان رسولِ قدنی  
تیرے صدقے، ترے قربان رسولِ قدنی  
تو نے ایمان ثریا سے ہمیں لا کے دیا  
نازشِ دودۂ سلمان رسولِ قدنی

انت منی و انا منک خدا فرمائے  
میں بتاؤں تری کیا شان رسولِ قدنی



مرث اعظم پہ تری حمد خدا کرتا ہے  
ہم ہیں ناچنے سے انسان رسول قدنی

دعوتِ قاد مطلق تری مسلوں پہ کرے  
اللہ اللہ ! یہ تری شان رسول قدنی

آسمان اور زمیں تو نے بنائے ہیں نئے  
تیرے کھنوں پہ ہے ایمان رسول قدنی

پہلی بٹ میں محمد ﷺ ہے تو اب احمد ﷺ ہے  
تجہ پہ پھر اترتا ہے قرآن رسول قدنی

سر چشم تری خاک قدم بنواتے  
خوش اعظم شہ جیلان رسول قدنی

مرث بھیس معانی ہے ترے قبضے میں  
اس زمانہ کے سلیمان رسول قدنی

(نور اکمل از کاظمی عبود الدین اکمل قادیانی، صفحہ 167، روزنامہ اخبار الفضل قادیان جلد 10  
شمارہ نمبر 30، 16 اکتوبر 1922ء) (عکس صفحہ نمبر 680 اور 846 پر)

مصنفہ بالاعظم بھی ملعون کاظمی عبود الدین اکمل قادیانی کی ہے جس میں اس نے  
نبی کریم ﷺ، جن کو تمام مسلمان ان ﷺ کے شہر مبارک ”مدینہ طیبہ“ کی نسبت سے ”رسول  
مدنی“ کہتے ہیں، کی نقل اتارتے ہوئے مرزا قادیانی کی شان میں اس کے شہر ”قادیان“ کی  
نسبت سے ”رسول قدنی“ کے عنوان سے نظم لکھی۔

## محمد رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر

(123) ”یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پاسکتا ہے

حتیٰ کہ محمد رسول اللہ ﷺ سے بھی بڑھ سکتا ہے۔“

(مرزا بشیر الدین محمود کی ڈائری، اخبار الفضل قادیان نمبر 5، جلد 10، 17، 18، 19، 20، 21، 22، 1922ء) (عکس صفحہ نمبر 681 پر)

## حضور نبی کریم ﷺ سور کی چربی استعمال کرتے تھے

(نمود باللہ و لحدہ اللہ علی الکافین و الموزان)

(124) ”آنحضرت ﷺ اور آپ کے اصحابؓ..... عیسائیوں کے ہاتھ کاغذ کھا لیتے تھے

حالانکہ مشہور یہ تھا کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے۔“

(مرزا قادیانی کا مکتوب، روزنامہ الفضل قادیان 22 فروری 1924ء) (عکس صفحہ نمبر 682 پر)

مرزا قادیانی پر لعنت بے شمار۔۔۔ مرزائی نوازوں پر لعنت بے شمار!

## روضہ رسول ﷺ کی توہین

(125) ”ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ حضرت مسیح کو اتنی بڑی خصوصیت آسمان پر زندہ کرنے

اور اتنی مدت تک زندہ رہنے اور پھر دوبارہ اترنے کی جو دی گئی ہے، اس کے ہر ایک پہلو سے

ہمارے نبی ﷺ کی توہین ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کا ایک بڑا قلعہ جس کا کچھ حد و حساب نہیں،

حضرت مسیح سے ہی ثابت ہوتا ہے۔ مثلاً آنحضرت ﷺ کی سو برس تک بھی عمر نہ پہنچی مگر

حضرت مسیح اب قریباً دو ہزار برس سے زندہ موجود ہیں اور خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے

چھپانے کے لیے ایک ایسی ذیل جگہ جو یز کی جو نہایت متعفن اور تاریک اور حشرات

الارض کی نجاست کی جگہ تھی۔ مگر حضرت مسیح کو آسمان پر جو بہشت کی جگہ اور فرشتوں کی

ہمسایگی کا مکان ہے، بلا لیا۔ اب بتاؤ محبت کس سے زیادہ کی۔ عزت کس کی زیادہ کی۔ قرب

کا مقام کس کو دیا اور پھر دوبارہ آنے کا شرف کس کو بخشا۔“

(تحدہ کلڈیہ صفحہ 112) (حاشیہ) مسجد روحانی خزانہ جلد 17 صفحہ 205 (مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 683 پر)

## وہ نبی بھی کیسا نبی ہے؟

(126) ”اسی طرح اس قوم کا جس کے جو شیلے آدمی قتل کرتے ہیں، خواہ انبیاء کی توہین کی وجہ سے ہی وہ ایسا کریں۔ فرض ہے کہ پوسے زور کے ساتھ ایسے لوگوں کو دہائے اور ان سے اظہار برأت کرے۔ انبیاء کی عزت کی حفاظت قانون شکنی کے ذریعہ نہیں ہو سکتی، وہ نبی بھی کیسا نبی ہے جس کی عزت کو بچانے کے لیے خون سے ہاتھ رنگتے پڑیں، جس کے بچانے کے لیے اپنا دین جہاں کنا پڑے۔ یہ سمجھنا کہ محمد رسول اللہ کی عزت کے لیے قتل کرنا جائز ہے، سخت نادانی ہے.....“

وہ لوگ (غازی علم الدین شہید، ناقل) جو قانون کو ہاتھ میں لیتے ہیں، وہ بھی مجرم ہیں اور اپنی قوم کے دشمن ہیں اور جو ان کی بیٹھ ٹھونکتا ہے، وہ بھی قوم کا دشمن ہے۔ میرے نزدیک تو اگر یہی شخص (راج پال کا) قاتل ہے جو گرفتار ہوا ہے تو اس کا سب سے بڑا خیر خواہ وہی ہو سکتا ہے جو اس کے پاس جاوے اور اسے سمجھائے کہ دنیاوی سزا تو تمہیں اب ملے گی ہی، لیکن قتل اس کے کہ وہ ملے، تمہیں چاہیے، خدا سے صلح کر لو۔ اس کی خیر خواہی اسی میں ہے کہ اسے (غازی علم الدین شہید کو) بتایا جائے کہ تم سے غلطی ہوئی ہے۔“

(غلبہ محمد مرزا محمود علیہ السلام کا بیان معجزہ روزنامہ الفضل کا دیان جلد 16 نمبر 82 صفحہ 9، 8 مورخہ 19 اپریل 1929ء)

(عکس صفحہ نمبر 684 پر)

## تکمیل اشاعت ہدایت

(127) ”چونکہ آنحضرت ﷺ کا دوسرا فرض منصبی جو تکمیل اشاعت ہدایت ہے، آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بوجہ عدم وسائل اشاعت غیر ممکن تھا، اس لیے قرآن شریف کی آیت و آخرین منهم لما یلحقوا بہم میں آنحضرت ﷺ کی آمد ثانی کا وعدہ دیا گیا ہے۔ اس وعدہ کی ضرورت اسی وجہ سے پیدا ہوئی کہ دوسرا فرض منصبی آنحضرت ﷺ کا یعنی تکمیل اشاعت ہدایت دین جو آپ کے ہاتھ سے پورا ہونا چاہیے تھا، اس وقت بجا عرصہ عدم وسائل پورا نہیں ہوا، سو اس فرض کو آنحضرت ﷺ نے اپنی آمد ثانی سے جو بروزی رنگ میں تھی، ایسے زمانہ میں پورا کیا جبکہ زمین کی تمام قوموں تک اسلام پہنچانے کے لیے وسائل پیدا ہو گئے تھے۔“

(تذکرہ حبیبہ حاشیہ) صفحہ 177 معجزہ دہائی خزان جلد 17 صفحہ 263 از مرزا کا دیانی) (عکس صفحہ نمبر 685 پر)



## مرزا قادیانی کی تعلیم نوح کی کشتی

(128) ”چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے۔ اس لیے خدا تعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے پر ہوتی ہے فلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا جیسا کہ ایک الہام الہی کی یہ عبارت ہے۔ **واصنع الفلک باعینا ووحینا ان اللین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ابلیسہم** یعنی اس تعلیم اور تجدید کی کشتی کو ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی سے بنا۔ جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں، وہ خدا سے بیعت کرتے ہیں۔ یہ خدا کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھوں پر ہے۔ اب دیکھو، خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لیے اس کو مدد و نجات ٹھہرایا جس کی آنکھیں ہوں دیکھے اور جس کے کان ہوں سنے۔“

(اربعین نمبر 4، صفحہ 93 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 435 مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 686 پر)

## مرزا قادیانی، تمام انبیاء کا لباس

(129) ”خاکسار عرض کرتا ہے کہ مکرم ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے اپنی اس روایت میں ایک وسیع دریا کو کوزے میں بند کرنا چاہا ہے۔ ان کا نوٹ بہت خوب ہے اور ایک لمبے اور ذاتی تجربہ پر مبنی ہے اور ہر لفظ دل کی گہرائیوں سے نکلا ہوا ہے۔ مگر ایک دریا کو کوزے میں بند کرنا، انسانی طاقت کا کام نہیں۔ ہاں خدا کو یہ طاقت ضرور حاصل ہے اور میں اس جگہ، اس کوزے کا خاکہ درج کرتا ہوں جس میں خدا نے دریا کو بند کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

جری اللہ فی حلال الانبیاء

یعنی خدا کا رسول جو تمام نبیوں کے لباس میں ظاہر ہوا ہے۔

اس فقرہ سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی جامع تعریف نہیں ہو سکتی

آپ ہر نبی کے ظل اور بروز تھے اور ہر نبی کی اعلیٰ صفات اور اعلیٰ اخلاق اور اعلیٰ طاقتیں آپ میں جلوہ گلن تھیں۔ کسی نے آنحضرت ﷺ کے متعلق کہا اور کیا خوب کہا ہے:

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری  
آنکہ خواباں ہمہ دارند تو تنہا داری  
بھی ورہ آپ کے ظل کامل (مرزا قادیانی) نے بھی پایا۔ مگر لوگ صرف تین نبیوں  
کو گن کر رہ گئے۔ لیکن خدا نے اپنے کوزے میں سب کچھ بھر دیا۔“  
(سیرت المہدی جلد سوئم صفحہ 308 از صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 687 پر)

## اے مومنو! اپنی آواز مرزا قادیانی کی آواز سے بلند نہ کرو

(130) ”حافظ محمد ابراہیم صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ 1903ء کا واقعہ ہے کہ میں  
ایک دن مسجد مبارک کے پاس والے کمرہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم  
تشریف لائے اور اندر سے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) بھی تشریف لے آئے اور تھوڑی  
دیر میں مولوی محمد احسن صاحب امر وہی بھی آگئے اور آتے ہی حضرت مسیح موعود سے حضرت  
مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول کے خلاف بعض باتیں بطور شکایت بیان کرنے لگے۔ اس  
پر مولوی عبدالکریم صاحب کو جوش آگیا اور نتیجہ یہ ہوا کہ ہر دو کی ایک دوسرے کے خلاف  
آوازیں بلند ہو گئیں اور آواز کمرے سے باہر جانے لگی۔ اس پر حضرت اقدس نے فرمایا لا  
ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی (یعنی اے مومنو! اپنی آوازوں کو نبی کی آواز کے  
سامنے بلند نہ کیا کرو) اس حکم کے سنتے ہی مولوی عبدالکریم صاحب تو فوراً خاموش ہو گئے اور  
مولوی محمد احسن صاحب تھوڑی دیر تک آہستہ آہستہ اپنا جوش نکالتے رہے اور حضرت اقدس  
وہاں سے اٹھ کر ظہر کی نماز کے واسطے مسجد مبارک میں تشریف لے آئے۔“  
(سیرت المہدی جلد دوم صفحہ 30 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 688 پر)

## ”احمد“ سے مراد مرزا قادیانی

(131) ”اور اس آنے والے (مرزا قادیانی) کا نام جو احمد رکھا گیا ہے، وہ بھی اس کے  
مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد ﷺ جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسیٰ  
اپنے جمالی معنوں کے رو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے و مبشراً ہر موصول

یانی من بعدی اسمہ احمد مگر ہمارے نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد ﷺ بھی ہیں یعنی جامع جلال و جمال ہیں لیکن آخری زمانہ میں بر طبق پیش گوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے، بھیجا گیا۔“ (ازالہ اوہام صفحہ 673، مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 463 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 300 پر) اس عبارت سے ظاہر ہے کہ آپ اس آیت کا مصداق اپنے آپ کو ہی قرار دیتے ہیں کیونکہ آپ نے اس میں دلیل کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ اگر رسول کریم ﷺ اس جگہ مراد ہوتے تو محمد ﷺ و احمد ﷺ کی پیش گوئی ہوتی۔ لیکن یہاں صرف احمد کی پیش گوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی اور شخص ہے جو مجرد احمد ہے۔ پس یہ حوالہ صاف طور پر ثابت کر رہا ہے کہ آپ (مرزا قادیانی) احمد تھے بلکہ یہ کہ اس پیشگوئی کے آپ ہی مصداق ہیں۔“

(انوار خلافت صفحہ 37 مندرجہ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 101 از مرزا بشیر الدین محمود امین مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 689 پر)

## مرزا قادیانی کو دیکھنے کے لیے نبیوں کی خواہش

(132) ”اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لیے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔“

(اربعین نمبر 14 صفحہ 100، مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 442 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 690 پر)

## مرزا قادیانی کے کئی نام

(133) ”پھر ایک یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے کئی نام رکھے ہیں۔ حالانکہ کسی اور نبی نے اپنے کئی نام نہیں رکھے۔ اس لیے یہ نبی نہیں ہو سکتے۔ اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ ہی الکفر وانا العاشر الذی یحشر الناس علی قلمی وانا“



العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی یعنی آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ میرے پانچ نام ہیں۔ پس اگر حضرت مسیح موعود کے بھی خدا تعالیٰ نے کئی نام رکھ دیئے اور آپ کو مہدی اور کرشن بنا دیا۔ تو اس سے آپ کی نبوت کس طرح باطل ہوگئی۔ آپ نے اپنے آقا سے تو ایک نام کم ہی پایا ہے۔ پس آنحضرت ﷺ کی نبوت پانچ نام رکھنے کے باوجود ثابت ہو سکتی ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ آپ کی نبوت چار نام رکھنے کی وجہ سے ثابت نہیں ہو سکتی۔ وہ لوگ جو یہ اعتراض کرتے ہیں، سو جمل اور بتائیں کہ حضرت مسیح موعود کی نبوت کیوں ثابت نہیں ہو سکتی۔“

(انوار خلافت صفحہ 59 مندرجہ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 121 از مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 691، 692 پر)

### مرزا قادیانی، احمد مجتبیٰ

(134) ”منم مسیح زمان و منم کلیم خدا

منم محمد ﷺ و احمد ﷺ کہ مجتبیٰ باشد“

ترجمہ: ”منم مسیح زمان ہوں، میں کلیم خدا یعنی موسیٰ ہوں، میں محمد ﷺ ہوں، میں احمد مجتبیٰ ہوں۔“

(تریاق الملوب صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 134 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 693 پر)

### اپنی وحی پر ایمان

(135) ”مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر۔“

(اربعین نمبر 4 صفحہ 19 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 454 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 694 پر)

### قادیانی عقیدہ کے مطابق مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی وحی

(136) ”لا اعطیناک الکوثر۔ فصل لربک والعر۔ ان شاکک هو الابر“

(تذکرہ محمود وحی والہامات صفحہ 235 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 695 پر)

(137) ”انا اعطینک الکوثر یعنی ہم تجھے بہت سے ارادتمند عطا کریں گے اور ایک کثیر جماعت تجھے دی جائے گی۔ دیکھو اس پیشگوئی کو بیس برس گزر گئے اور اب وہ کثیر جماعت ہوئی اور نہ صرف ستر ہزار بلکہ اب تو یہ جماعت لاکھ کے قریب ہو گئی اور ان دنوں میں ایک بھی نہ تھا۔“  
(نزل المسح صفحہ 133 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 509 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 696 پر)

(138) ”ورفعناک لک ذکرک“  
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 236 طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 697 پر)

(139) ”هو الذی ارسل رسولہ بالہدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ“  
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 538 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 698 پر)

(140) ”وما ینطق عن الہوی۔ ان هو الا وحی یوحی۔“  
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 321 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 699 پر)

(141) ”دلی فتدلی فکان قاب قوسین او ادلی۔“  
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 542 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 700 پر)

(142) ”وقل یا ایہا الناس الی رسول اللہ الیکم جمیعاً۔“  
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 292 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 701 پر)

(143) ”وداعیا الی اللہ و سراجا منیراً“  
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 541 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 702 پر)

(144) ”سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً۔“  
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 63، 543 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 703 پر)

(145) ”تبت يدا ابي لهب وب“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 546 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 704 پر)

(146) ”قل ان کنتم تحبون اللہ فالبعونی بحبیکم اللہ“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 547 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 705 پر)

(147) ”وما ارسلک الا رحمة للعالمین“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 547 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 706 پر)

(148) ”یا ایہا المدثر قم فالذر وربک فکبر“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 39 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 707 پر)

اگر تجھے پیدانہ کرتا.....

(149) لولاک لما خلقت الافلاک.

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 525، طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 708 پر)

سب جانتے ہیں کہ یہ حدیث قدسی ہے اور اس کے مصداق صرف اور صرف حضور نبی کریم ﷺ ہیں جبکہ ملعون مرزا قادیانی اس حدیث کو اپنے اوپر منطبق کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مرزا قادیانی کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ اے مرزا، اگر میں تجھے پیدانہ کرتا تو آسمان وزمین اور جو کچھ اس میں ہے، کچھ پیدانہ کرتا۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ دنیا میں جس قدر انبیائے کرام اور اولیائے عظام تشریف لائے اور انھیں مراتب عالیہ عنایت ہوئے، یہ سب مرزا قادیانی کے طفیل سے ہوا۔ یعنی تمام انبیا اور اولیا، مرزا قادیانی کے طفیل اور زلہ رہا ہیں۔ قادیانی عقیدہ کے مطابق اس میں حضور سرور عالم ﷺ بھی شامل ہیں۔ (نعوذ باللہ)



## روضہ آدم اور مرزا قادیانی

(150) ”روضہ آدم کہ تھا وہ ناکمل اب تک

میرے آنے سے ہوا کامل بجلہ برگ و بار“

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 114، مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 144، از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 709 پر)

## آخری اینٹ کون؟

مرزا قادیانی نے نہ صرف رحمت عالم ﷺ کے مقابلہ میں نبوت کا اعلان کیا بلکہ حضور علیہ السلام کے مقابلہ میں اپنے عقائد باطلہ و نظریات فاسدہ کی بنیاد رکھی۔ مثلاً حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ نبوت بند ہے۔ مرزا قادیانی نے مقابلہ میں کہا کہ نبوت جاری ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ جہاد جاری ہے۔ مرزا قادیانی نے مقابلہ میں کہا کہ جہاد بند ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ مدارِ نجات میری ذات ہے۔ مرزا قادیانی نے مقابلہ میں کہا کہ مدارِ نجات میری ذات ہے۔ جو مجھے نہیں مانتا، وہ کافر ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”نبوت کے مکمل کی آخری اینٹ میں ہوں اور میں ہی نبیوں کا (سلسلہ) ختم کرنے والا ہوں۔“ (بخاری، مسلم)  
جبکہ مرزا قادیانی نے اس کے جواب میں کہا:

(151) ”پس خدا نے ارادہ فرمایا کہ اس پیش گوئی کو پورا کرے اور آخری اینٹ کے ساتھ

میں کو کمال تک پہنچا دے۔ پس میں وہی اینٹ ہوں۔“

(خطبہ الہامیہ صفحہ 178، مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 178 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 710 پر)

جس طرح شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کا مقابلہ کیا تھا، اسی طرح ملعون مرزا

قادیانی ہر بات میں حضور نبی کریم ﷺ کا مقابلہ کرتا ہے۔

## حضور نبی کریم ﷺ کے معراج جسمانی کا انکار

(152) ”حقیقت میں معراج ایک کشف تھا جو بڑا عظیم الشان اور صاف کشف تھا، اور اتم اور اکمل تھا۔ کشف میں اس جسم کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ کشف میں جو جسم دیا جاتا ہے اس میں کسی قسم کا حجاب نہیں ہوتا بلکہ بڑی بڑی طاقتیں اس کے ساتھ ہوتی ہیں۔ اور آپ ﷺ کو اسی جسم کے ساتھ جو بڑی طاقتوں والا ہوتا ہے، معراج ہوا۔“

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 446، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 711 پر)

(153) ”نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کرتا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرۂ زمہریر تک بھی پہنچ سکے۔ بلکہ علم طبعی کی نئی تحقیقاتیں اس بات کو ثابت کر چکی ہیں کہ بعض بلند پہاڑوں کی چوٹیوں پر پہنچ کر اس طبقہ کی ہوا ایسی مضر صحت معلوم ہوتی ہے کہ جس میں زندہ رہنا ممکن نہیں۔ پس اس جسم کا کرۂ ماہتاب یا کرۂ آفتاب تک پہنچنا کس قدر لغو خیال ہے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 126 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 712 پر)

حضور نبی کریم ﷺ کی معراج یعنی حالت بیداری میں آسمان کی طرف جانا قرآن مجید، احادیث متواترہ، اقوال صحابہؓ اور جمہور علمائے کرام سے ثابت ہے۔ جید فقہاء و مفسرین نے لکھا ہے کہ جو شخص حضور رحمت عالم ﷺ کی معراج جسمانی کا انکار کرے، وہ گمراہ اور پرلے دہجے کا بد بخت ہے۔ یقیناً آنجہانی مرزا قادیانی ایسے ہی بد بختوں میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے مردود اعتقاد سے ہر مسلمان کو اپنی پناہ میں محفوظ رکھے! (آمین)

## کثیف جسم

(154) ”اس جگہ اگر کوئی اعتراض کرے کہ اگر جسم خاکی کا آسمان پر جانا محالات میں سے ہے تو پھر آنحضرت ﷺ کا معراج اس جسم کے ساتھ کیونکر جائز ہوگا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 126 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 713 پر)

حضور خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا جسم اطہر مظہر نور الانوار تھا۔ آپ ﷺ جس طرح آگے دیکھتے تھے، اسی طرح آپ ﷺ پیچھے بھی دیکھتے تھے۔ آپ کے جسم مبارک پر کبھی مکھی نہ بیٹھتی تھی۔ اس لیے آپ کے جسم مبارک کا سایہ نہ تھا۔ لیکن مرزا قادیانی بد بخت نے آپ کے جسم اطہر کو کثیف لکھا ہے جو شان رسالت ﷺ میں بدترین توہین کے زمرے میں آتا ہے۔

## گستاخ رسول حرامی ہے

(155) ”اس کے مقابلہ میں آنحضرت ﷺ کو دیکھو۔ آپ کا دعویٰ کل جہان کے لیے اور سخت سے سخت دکھ اور تکالیف آپ کو پہنچے۔ جنگیں بھی آپ نے کیں۔ ایک لاکھ سے زیادہ صحابہؓ آپ کی زندگی میں موجود تھے۔ پھر ان باتوں کے ہوتے ہوئے جو شخص آنحضرت ﷺ کی شان میں کوئی ایسا کلمہ زبان پر لائے گا۔ جس سے آپ کی ہنک ہو وہ حرامی نہیں تو اور کیا ہے؟“ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 208، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 714 پر)

## اہم نکات

- 1- مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا تحریروں سے یہ نکات مرتب ہوتے ہیں: (استغفر اللہ، خاتم بدہن)  
مرزا قادیانی بذات خود ”محمد رسول اللہ“ ہے۔ (نعوذ باللہ)
- 2- مرزا قادیانی خاتم الانبیاء ہے۔ (نعوذ باللہ)
- 3- مرزا قادیانی خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہے۔ سب نوروں میں سے آخری نور ہے۔ جو اسے چھوڑتا ہے، وہ بد قسمت ہے۔ مرزا قادیانی کے بغیر سب تاریکی ہے۔ (نعوذ باللہ)
- 4- مرزا قادیانی تمام نبیوں کا مجموعہ ہے۔ (نعوذ باللہ)
- 5- اللہ تعالیٰ نے قادیان میں ”محمد رسول اللہ“ کو مرزا قادیانی کی شکل میں دوبارہ بھیجا۔ (نعوذ باللہ)
- 6- نبی کریم ﷺ کی صداقت کے لیے چاند گرہن لگا جبکہ مرزا قادیانی کی صداقت کے



لیے چاند اور سورج گرہن دونوں گئے۔ (نعوذ باللہ)

7- اللہ تعالیٰ مرزا قادیانی پر عرش سے فرش تک درود بھیجتا ہے۔ (نعوذ باللہ)

8- حضور نبی کریم ﷺ پہلی رات کا چاند اور مرزا قادیانی چودھویں رات کا چاند ہے۔ (نعوذ باللہ)

9- حضور نبی کریم ﷺ کے تین ہزار معجزات جبکہ مرزا قادیانی کے 10 لاکھ معجزات ہیں۔ (نعوذ باللہ)

10- حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اپنی شان میں پہلے سے بڑھ کر قادیان میں آئے ہیں۔ جس نے محمد رسول اللہ ﷺ کو مکمل طور پر دیکھنا ہو، وہ مرزا قادیانی کو قادیان میں دیکھ لے۔ (نعوذ باللہ)

11- قرآن مجید، مرزا قادیانی پر دوبارہ نازل ہوا۔ (نعوذ باللہ)

12- ہر شخص ترقی کر کے محمد رسول اللہ ﷺ سے بڑا درجہ پاسکتا ہے۔ (نعوذ باللہ)

13- حضور نبی کریم ﷺ سور کی چربی والا خیر کھاتے تھے۔ (نعوذ باللہ)

14- حضور نبی کریم ﷺ اپنا فرض منصبی جو تکمیل اشاعت ہدایت تھا، وسائل نہ ہونے کی وجہ سے پورا نہ کر سکے۔ اب وہ فرض منصبی مرزا قادیانی نے پورا کیا۔ (نعوذ باللہ)

15- مرزا قادیانی کی تعلیم حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی مانند ہے۔ تمام انسانوں میں سے اب جو شخص مرزا قادیانی کی بیعت کرے گا، صرف اسی کی نجات ہوگی۔ (نعوذ باللہ)

16- مرزا قادیانی تمام نبیوں کے لباس میں ظاہر ہوا۔ (نعوذ باللہ)

17- قرآنی آیت ”وَمبَشُرُ رَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ“ میں احمد سے مراد مرزا قادیانی ہے۔ (نعوذ باللہ)

18- مرزا قادیانی کو دیکھنے کے لیے بہت سے پیغمبروں نے خواہش کی۔ (نعوذ باللہ)

19- رحمۃ للعالمین سے مراد مرزا قادیانی ہے۔ (نعوذ باللہ)

20- حضور نبی کریم ﷺ کو جسمانی معراج نہیں ہوا تھا بلکہ وہ ایک کشف تھا۔ (نعوذ باللہ)

21- جو شخص حضور نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کرے، وہ حرامی ہے۔ (بے شک)

اب قادیانی خود فیصلہ کریں کہ مرزا قادیانی کیا تھا؟؟؟



ثبوتِ حاضریں!

اُنڈیا ئے کرام  
علیہم السلام  
کی توہین

اللہ تعالیٰ کی رنگا رنگ مخلوقات میں انسان سب سے اعلیٰ و اشرف ہے، جسے اشرف المخلوقات ہونے کا شرف حاصل ہے۔ پھر گروہ انسانیت میں وہ سعادت مند بڑی عظمتوں کے حامل ہیں، جنہیں وحی ربانی کی تسلیم و اطاعت کا شرف حاصل ہوا اور اس گروہ مسلمین میں سے لاتعداد عظمتوں کے امین و حامل وہ ہیں جنہیں نبوت و رسالت کا تاج پہنایا گیا، جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی سب سے بڑی امانت کا امین قرار دیا اور سب سے بڑی نعمت سے نوازا۔ یہ گروہ پاک باز، انسان ہو کر بھی اتنا عظیم المرتبت ہے کہ معصومیت ان کے لوازم میں سے ہے۔ بچپن سے آخر تک ان کی تعلیم و تربیت اللہ تعالیٰ کی خاص نگرانی اور حفاظت میں ہوتی ہے کہ معمولی گناہ بھی ان کے گھر کا رخ نہیں کر سکتا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی مقدس وحی کے حامل اور اس کے مبلغ ہوتے ہیں۔ اپنی جان جو کھوں میں ڈال کر اس کی تبلیغ کرتے اور اف تک نہیں کرتے، چاہے اس راستہ میں ان کا جسم آرے سے چیرا جائے۔ نبی اور رسول ایسی اعلیٰ ترین خوبیوں، صلاحیتوں اور اوصاف حمیدہ کے مالک ہوتے ہیں کہ لوگ ان کی سیرت اور کردار کو دیکھ کر عجب عجب کراٹھتے ہیں۔

اسلامی تعلیمات میں سے یہ بھی ہے کہ جس طرح ہم اپنے آقا حضور نبی کریم ﷺ پر ایمان لا کر مسلمان کہلوانے کے حق دار ہوئے ہیں، ایسے ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے تمام انبیاء و رسل پر ایمان لانا بھی نہایت ضروری ہے۔ ہر لحاظ سے ان کا احترام لازم ہے۔ کسی رسول یا نبی کی شان میں ادنیٰ سی بھی گستاخی موجب کفر و ارتداد ہے۔ لیکن قادیان کے شیطان مجسم مرزا قادیانی نے اس گروہ پاک باز کو جس طرح یاد کیا، ان کی توہین و تحقیر کی اور اپنے ناپاک وجود کو ان سے برتر قرار دیا، وہ اس کے واضح کفر کا بین ثبوت ہے۔ اس شخصیت آمیز تحریرات کی نقل و مطالعہ کسی شریف انسان کے بس کا روگ نہیں لیکن ضرورت و



## نبی کی تحقیر غضب الہی کا موجب

(156) ”اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کفر ہے اور سب پر ایمان لانا فرض ہے۔..... کسی

نبی کی اشارہ سے بھی تحقیر سخت معصیت ہے اور موجب نزول غضب الہی۔“

(چشمہ معرفت صفحہ 390، مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 390 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 715 پر)

## تمام انبیاء سے اجتہاد میں غلطی ہوئی

(157) ”میں اس بات کا خود قائل ہوں کہ دنیا میں کوئی ایسا نبی نہیں آیا جس نے کبھی

اجتہاد میں غلطی نہیں کی۔“

(تترہ حقیقت الوحی صفحہ 135، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 573 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 716 پر)

## رسولوں کی وحی میں شیطانی کلمہ

(158) ”در اصل وہ شیطانی کلمہ ہوتا ہے۔ یہ دخل کبھی انبیاء اور رسولوں کی وحی میں بھی ہو

جاتا ہے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 629 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 439 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 717 پر)

## چار سونبیوں کی پیشگوئی جھوٹی نکلی

(159) ”ایک بادشاہ کے وقت میں چار سونبیوں نے اس کی فتح کے بارے میں پیشگوئی کی

اور وہ جھوٹے نکلے۔“

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ 629 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 439 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 718 پر)

## تمام انبیاء کا مجموعہ

(160) ”خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کیے ہیں۔ میں آدم ہوں، میں شیث ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں یعقوب ہوں، میں یوسف ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت ﷺ کے نام کا میں مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمد ﷺ اور احمد ہوں۔“

(حقیقت الوحی (حاشیہ) صفحہ 73، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 76 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 719 پر)

(161) ”میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں

نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار“

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 103 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 133 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 720 پر)

بقول شخصے: ”پھر اس پر بھی غور کیجیے کہ مرزا قادیانی ابراہیم ہے تو اسماعیل بھی ہے۔ مرزا قادیانی اسحاق ہے تو یعقوب اور یوسف بھی ہے۔ تاریخ اسلام میں حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل، حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہم السلام کے رشتے بتلائے گئے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو فرزند حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق خدا نے عطا فرمائے تھے، حضرت اسحاق کے ہاں حضرت یعقوب عطا کیے گئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام کے چہیتے بیٹے تھے۔ اب دیکھیے کہ ان کا شجرہ نسب کیا کہتا ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام باپ، حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق ان کے بیٹے اور آئندہ نسل چلتی چلتی حضرت یعقوب سے حضرت یوسف تک پہنچتی ہے۔ اس شجرہ نسب کے مطابق اگر مرزا قادیانی ابراہیم ہے، اگر مرزا قادیانی اسماعیل ہے، اگر مرزا قادیانی اسحاق ہے، اگر مرزا قادیانی یعقوب اور یوسف ہے تو ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی بیک وقت باپ بھی ہے، بیٹا بھی ہے، تو پوتا بھی ہے اور پڑپوتا بھی ہے۔ تو کوئی صاحب! جو مسئلہ تنازع آواگون

کے ماہر ہوں، اس طالب حق کو بتائیں کہ یہ کیا گورکھ دھندہ ہے؟“

## مرزا قادیانی کی ہزاروں پیش گوئیاں

(162) ”میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ہزار ہا میری ایسی کھلی کھلی پیشگوئیاں ہیں جو نہایت صفائی سے پوری ہو گئیں جن کے لاکھوں انسان گواہ ہیں۔ ان کی نظیر اگر گزشتہ نبیوں میں تلاش کی جائے تو بجز آنحضرت ﷺ کے کسی اور جگہ ان کی مثل نہیں ملے گی۔“  
(کشتی نوح صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 6 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 721 پر)

## مرزا قادیانی، ہزار نبیوں پر بھاری

(163) ”خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لیے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کیے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔“  
(چشمہ معرفت صفحہ 317 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 332 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 722 پر)

## حضرت آدم علیہ السلام سے مماثلت

(164) ”دنیا میں کوئی روحانی انسان موجود نہ تھا جس سے یہ آدم روحانی تولد پاتا۔ اس لیے خدا نے خود روحانی باپ بن کر اس آدم کو پیدا کیا اور ظاہری پیدائش کے رو سے اسی طرح نر اور مادہ پیدا کیا جس طرح کہ پہلا آدم پیدا کیا تھا یعنی اس نے مجھے بھی جو آخری آدم ہوں جوڑا پیدا کیا جیسا کہ الہام ہا آدم اسکن الت و زوجک الجنة میں اس کی طرف ایک لطیف اشارہ ہے اور بعض گزشتہ اکابر نے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر یہ پیشگوئی بھی کی تھی کہ وہ انتہائی آدم جو مہدی کامل اور خاتم ولایت عامہ ہے، اپنی جسمانی خلقت کے رُو سے جوڑا پیدا ہوگا۔ یعنی آدم صلی اللہ کی طرح مذکر اور مونث کی صورت پر پیدا ہوگا اور خاتم الاولاد ہوگا کیونکہ آدم نوع انسان میں سے پہلا مولود تھا۔ سو ضرور ہوا کہ وہ شخص جس پر بکمال و تمام دورہ حقیقت



آدمیہ ختم ہو، وہ خاتم الاولاد ہو یعنی اس کی موت کے بعد کوئی کامل انسان کسی عورت کے پیٹ سے نہ نکلے۔ اب یاد رہے کہ اس بندہ حضرت احدیت کی پیدائش جسمانی اس پیشگوئی کے مطابق بھی ہوئی۔ یعنی میں تو ام پیدا ہوا تھا اور میرے ساتھ ایک لڑکی تھی جس کا نام جنت تھا اور یہ الہام کہ یا آدم اسکن الت و زوجک الجنة جو آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ کے صفحہ 496 میں درج ہے۔ اس میں جو جنت کا لفظ ہے اس میں یہ ایک لطیف اشارہ ہے کہ وہ لڑکی جو میرے ساتھ پیدا ہوئی اس کا نام جنت تھا اور یہ لڑکی صرف سات ماہ تک زندہ رہ کر فوت ہو گئی تھی۔ غرض چونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام اور الہام میں مجھے آدم صلی اللہ سے مشابہت دی تو یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ اس قانون قدرت کے مطابق جو مراتب وجود دوریہ میں حکیم مطلق کی طرف سے چلا آتا ہے، مجھے آدم کی خواہر طبیعت اور واقعات کے مناسب حال پیدا کیا گیا ہے۔ چنانچہ وہ واقعات جو حضرت آدم پر گزرے، منجملہ ان کے یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش زوج کے طور پر تھی۔ یعنی ایک مرد اور ایک عورت ساتھ تھی اور اسی طرح پر میری پیدائش ہوئی۔ یعنی جیسا کہ میں ابھی لکھ چکا ہوں میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا۔ اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں ان کے لیے خاتم الاولاد تھا۔ اور یہ میری پیدائش کی وہ طرز ہے جس کو بعض اہل کشف نے مہدی خاتم الولاہیت کی علامتوں میں سے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ وہ آخری مہدی جس کی وفات کے بعد اور کوئی مہدی پیدا نہیں ہوگا، خدا سے براہ راست ہدایت پائے گا۔ جس طرح آدم نے خدا سے ہدایت پائی اور وہ اُن علوم اور اسرار کا حامل ہوگا جن کا آدم خدا سے حامل ہوا اور ظاہری مناسبت آدم سے اس کی یہ ہوگی کہ وہ بھی زوج کی صورت پیدا ہوگا۔ یعنی مذکر اور مونث دونوں پیدا ہوں گے۔ جس طرح آدم کی پیدائش تھی کہ ان کے ساتھ ایک مونث بھی پیدا ہوئی تھی یعنی حضرت حوا علیہا السلام۔ اور خدا نے جیسا کہ ابتدا میں جوڑا پیدا کیا، مجھے بھی اس لیے جوڑا پیدا کیا کہ تا اولیت کو آخریت کے ساتھ مناسبت تام پیدا ہو جائے۔“

(ترباق القلوب صفحہ 352 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 478 تا 480 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 723 تا 725 پر)

## حضرت آدم علیہ السلام کی طرح مرزا قادیانی کے لیے سجدہ

(165) ”جیسا کہ آدم توام پیدا ہوا تھا میری پیدائش بھی توام ہے اور جس طرح آدم جمعہ کے روز پیدا ہوا تھا میں بھی جمعہ کے دن ہی پیدا ہوا تھا اور جس طرح آدم کی نسبت فرشتوں نے اعتراض کیا میری نسبت بھی وہ وحی الہی نازل ہوئی جو یہ ہے۔ قالوا اتجعل فیہا من یفسد فیہا۔ قال انی اعلم ما لا تعلمون۔ اور جس طرح آدم کے لیے سجدہ کا حکم ہوا، میری نسبت بھی وحی الہی میں یہ پیشگوئی ہے۔ یخرون علی الاذقان سجداً رہنا اغفر لنا انا کنا خاطئین۔“  
(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 99 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 260 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 726 پر)

## حضرت آدم علیہ السلام کی توہین

(166) (ترجمہ) ”اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کر کے انہیں تمام ذی روح انس و جن پر سردار، حاکم اور امیر بنایا جیسا کہ آیت اسجدوا لادم سے معلوم ہوتا ہے۔ پھر شیطان نے انہیں بہکایا اور جنتوں سے نکلوا دیا اور حکومت اس اڑدے کی طرف لوٹائی گئی۔ اس جنگ و جدال میں آدم کو ذلت و رسوائی نصیب ہوئی اور جنگ کبھی اس رخ اور کبھی اس رخ ہوتی ہے اور رحمن کے ہاں پرہیزگاروں کے لیے نیک انجام ہے۔ اس لیے اللہ نے مسیح موعود کو پیدا کیا تاکہ آخر زمانہ میں شیطان کو شکست دے اور یہ وعدہ قرآن میں لکھا ہوا تھا۔“  
(خطبہ الہامیہ صفحہ 312 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 312 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 727 پر)

## حضرت موسیٰ علیہ السلام کی توہین

(167) ”موسیٰ“ نے کئی لاکھ بے گناہ بچے مار ڈالے، کوئی عیسائی نہیں کہتا کہ برا کام کیا۔“  
(نور القرآن صفحہ 24 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 353 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 728 پر)

## حضرت نوح علیہ السلام پر فضیلت

(168) ”خدا تعالیٰ میرے لیے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔“

(تمہ حقیقت الوحی صفحہ 137، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 575 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 729 پر)

## حضرت یوسف علیہ السلام پر فضیلت

(169) ”پس اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز (مرزا قادیانی) اسرائیلی یوسف سے بڑھ کر ہے کیونکہ یہ عاجز قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچایا گیا مگر یوسف بن یعقوب قید میں ڈالا گیا۔“

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 99، مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 99 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 730 پر)

## حضرت موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت

(170) ”وہ نشان جو ظاہر ہونے والے ہیں، وہ موسیٰ نبی کے نشانوں سے بڑھ کر ہوں گے۔“

(ہیئۃ الوحی صفحہ 83 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 519 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 731 پر)

## حضرت ابراہیم علیہ السلام پر فضیلت

(171) ”اسی مناسبت سے خدا نے براہین احمدیہ میں میرا نام ابراہیم رکھا جیسا کہ فرمایا سلام

علیٰ ابراہیم صافیہا و نجیہا من الغم۔ واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی۔ قل رب لا تلونی فردا و انت خیر الوارثین۔ یعنی سلام ہے ابراہیم پر (یعنی اس عاجز پر) ہم نے اس سے خالص دوستی کی اور ہر ایک غم سے اس کو نجات دے دی اور تم جو پیروی کرتے ہو تم اپنی نماز گاہ ابراہیم کے قدموں کی جگہ بناؤ یعنی کامل پیروی کرو تا نجات پاؤ۔ اور پھر فرمایا کہہ اے میرے خدا، مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تو بہتر وارث ہے۔ اس الہام میں یہ اشارہ ہے کہ خدا اکیلا نہیں چھوڑے گا اور ابراہیم کی طرح کثرت نسل کرے گا اور بہترے اس نسل سے برکت پائیں گے۔ اور یہ جو فرمایا کہ واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی یہ قرآن شریف کی آیت ہے اور



اس مقام میں اس کے یہ معنی ہیں کہ یہ ابراہیم (مرزا غلام احمد قادیانی) جو بھیجا گیا، تم اپنی عبادتوں اور عقیدوں کو اس کی طرز پر بجالاؤ، اور ہر ایک امر میں اس کے نمونہ پر اپنے تئیں بناؤ۔ اور جیسا کہ آیت و مبشرا ہر رسول یاتی من بعدی اسمہ احمد میں یہ اشارہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کا آخر زمانہ میں ایک مظہر ظاہر ہوگا۔ گویا وہ اس کا ایک ہاتھ ہوگا جس کا نام آسمان پر احمد ہوگا اور وہ حضرت مسیح کے رنگ میں جمالی طور پر دین کو پھیلانے گا۔ ایسا ہی یہ آیت واخلوا من مقام ابراہیم مصلی اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ جب امت محمدیہ میں بہت فرقے ہو جائیں گے۔ تب آخر زمانہ میں ایک ابراہیم پیدا ہوگا اور ان سب فرقوں میں وہ فرقہ نجات پائے گا کہ اس ابراہیم کا پیر ہوگا۔“

(اربعین نمبر 3 صفحہ 38 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 420، 421 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 732، 733 پر)

## مرزا قادیانی بلندی کے مینارہ پر

(172) ”اور میں اپنے خدا کی طرف سے تمام تر قوت اور برکت اور عزت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں اور یہ میرا قدم ایک ایسے مینارہ پر ہے جو اس پر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے۔“  
(خطبہ الہامیہ صفحہ 70 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 70 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 734 پر)

## پرلے درجہ کی بے غیرتی

(173) ”علاوہ اس کے ہمیں یہ بھی تو دیکھنا چاہیے کہ مسیح موعود تمام انبیاء کا مظہر ہے جیسا کہ اس کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جو ی اللہ فی حلال الانبیاء اس لیے اس کے آنے سے گویا امت محمدیہ میں تمام گزشتہ نبی پیدا کیے گئے پس نبیوں کی تعداد کے لحاظ سے بھی محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ سے بڑھ کر رہا کیونکہ علاوہ ان نبیوں اور رسولوں کے جو توریت کی خدمت کے لیے موسیٰ کو عطا ہوئے تھے اس امت میں وہ تمام نبی بھی مبعوث کیے گئے جو موسیٰ سے پہلے گزر چکے تھے بلکہ خود موسیٰ بھی دوبارہ دنیا میں بھیجے گئے اور یہ سب کچھ مسیح موعود کے وجود ہا جود میں پورا ہوا۔ پس اب کیا یہ پرلے درجہ کی بے غیرتی نہیں کہ جہاں ہم لا لفرق

ہیں احد من رسلہ میں داؤد اور سلیمانؑ، زکریاؑ اور یحییٰؑ کو شامل کرتے ہیں وہاں مسیح موعود جیسے عظیم الشان نبی کو چھوڑ دیا جاوے۔“  
(کلمۃ الفصل صفحہ 117، از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 735 پر)

## ہر رسول میری قمیض میں چھپا ہوا ہے

بے	اند	بودہ	گرچہ	”انبیاء“	(174)
کے	ز	کترم	نہ	بعرقان	من
مختار	احمد	نیز		آدم	
ابرار	ہمہ	جامہ	برم	در	
جام	را	نمی	ہر	ست	آچہ
تمام	بہ	مرا	را	جام	آن
بامدغم	نمی	ہر	شد	زندہ	
پہرہنم	بہ	نہاں	رسولے	ہر	
یقین	بروئے	ہمہ	زاں	نیم	کم
لہین	ہست	دروغ	گوید	کہ	ہر

ترجمہ

- 1- ”اگرچہ دنیا میں بہت سے نبی ہوئے ہیں، میں عرفان میں ان نبیوں میں سے کسی سے کم نہیں ہوں۔“
- 2- میں آدم ہوں، نیز احمد مختار ہوں، میں تمام نیکوں کے لباس میں ہوں۔
- 3- خدا نے ہر نبی کو (کمالات و معجزات کا) جام دیا ہے مگر وہی جام مجھے لبالب بھر کر دیا ہے۔
- 4- میری آمد کی وجہ سے ہر نبی زندہ ہو گیا، ہر رسول میری قمیض میں چھپا ہوا ہے۔
- 5- مجھے اپنی وحی پر یقین ہے اور اس یقین میں، میں کسی نبی سے کم نہیں ہوں جو اسے جھوٹ کہتا ہے وہ لعنتی ہے۔“

(نزل اسح صفحہ 100، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 477، 478 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 736، 737 پر)

## نبوت کا قادیانی تصور

(175) ”مثلاً ایک شخص جو قوم کا چوہڑہ یعنی بھگتی ہے اور ایک گاؤں کے شریف مسلمانوں کی تیس چالیس سال سے یہ خدمت کرتا ہے کہ وہ وقت ان کے گھروں کی گندی ٹالیوں کو صاف کرنے آتا ہے اور ان کے پاخانوں کی نجاست اٹھاتا ہے اور ایک دو دفعہ چوری میں بھی پکڑا گیا ہے اور چند دفعہ زنا میں بھی گرفتار ہو کر اس کی رسوائی ہو چکی ہے۔ اور چند سال جیل خانہ میں قید بھی رہ چکا ہے اور چند دفعہ ایسے برے کاموں پر گاؤں کے نمبرداروں نے اس کو جوتے بھی مارے ہیں اور اس کی ماں اور دادیاں اور نانیاں ہمیشہ سے ایسے ہی نجس کام میں مشغول رہی ہیں اور سب مردار کھاتے اور گوہ اٹھاتے ہیں۔ اب خدا تعالیٰ کی قدرت پر خیال کر کے ممکن تو ہے کہ وہ اپنے کاموں سے تائب ہو کر مسلمان ہو جائے اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایسا فضل اس پر ہو کہ وہ رسول اور نبی بھی بن جائے۔“

(تریاق القلوب صفحہ 152 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 279، 280 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 738، 739 پر)

## اہم نکات

- 1- مرزا قادیانی کی مندرجہ بالا تحریروں سے یہ نکتے سامنے آتے ہیں:
- 2- دنیا میں کوئی نبی ایسا نہیں آیا جس نے اجتہاد میں غلطی نہ کی ہو۔ (نعوذ باللہ)
- 3- انبیاء اور رسولوں کی وحی میں کبھی شیطانی کلمہ بھی داخل ہو جاتا ہے۔ (نعوذ باللہ)
- 4- ایک دفعہ 400 نبیوں کی پیش گوئی جھوٹ ثابت ہوئی۔ (نعوذ باللہ)
- 5- مرزا قادیانی تمام انبیاء کا مظہر اور مجموعہ ہے۔ (نعوذ باللہ)
- 6- مرزا قادیانی کے معجزات اگر ہزار نبیوں پر تقسیم کیے جائیں تو اس سے ان کی نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔
- 7- حضرت آدم علیہ السلام اور مرزا قادیانی میں مماثلت پائی جاتی ہے۔ (نعوذ باللہ)
- 8- جس طرح حضرت آدم علیہ السلام کے لیے سجدہ کا حکم ہوا، اسی طرح مرزا قادیانی کے لیے بھی سجدے کا حکم ہوا۔ (نعوذ باللہ)



8- مرزا قادیانی کی آمد سے ہر نئی زندہ ہو گیا اور ہر رسول مرزا قادیانی کی قمیض میں چھپا ہوا ہے۔ (نحوذ باللہ)

9- ایک چوہڑا جو زانی، شرابی اور چور ہو، مردار کھاتا اور گواہ اٹھاتا ہو، اس کا خاندان بدکار اور نجس ہو، اس کی دادیاں اور نانیاں زنا کار ہوں، ایسا شخص بھی نبی اور رسول بن سکتا ہے۔ (نحوذ باللہ)





حضرات انبیائے کرام علیہم السلام میں سے سیدنا مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام والتسلیم اپنی بعض خصوصیات کے پیش نظر امتیازی مقام کے حامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے بن باپ پیدا ہونا، ایک خاص موقع پر زندہ آسمان پر اٹھایا جانا اور قرب قیامت میں دوبارہ دنیا میں واپسی، ایسی امتیازی خصوصیات ہیں جن میں ان کا کوئی دوسرا مقابل نہیں۔ بقول شخصے: عیسائی اور قادیانی اس حقیقت سے بے خبر ہیں کہ مسلمان حضرت مسیح علیہ السلام اور بی بی مریم علیہ السلام سے ہمیشہ جو ولولہ انگیز محبت کا اظہار کرتے آئے ہیں، اس کا منبع قرآن حکیم ہی ہے۔ وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ مسلمان مسیح علیہ السلام کا نام زبان پر لانے سے پہلے حضرت اور بعد میں علیہ السلام کا اضافہ کرتے ہیں۔ اور جو مسلمان بھی حضرت مسیح علیہ السلام کا نام ان مودبانہ الفاظ کے بغیر ادا کرتا ہے، اسے گستاخ سمجھا جاتا ہے۔ عیسائیوں کو یہ بھی معلوم نہیں کہ قرآن مجید میں حضرت مسیح علیہ السلام کا نام حضرت محمد ﷺ کے نام مبارک سے پانچ گنا زیادہ مرتبہ مذکور ہے یعنی حضرت مسیح علیہ السلام کا نام (25) مرتبہ اور حضرت محمد ﷺ کا نام (5) مرتبہ۔ اگرچہ قرآن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا (25) مرتبہ براہ راست نام مذکور ہے لیکن اس کے علاوہ بھی قرآن مجید میں انھیں کئی ایک مودبانہ القابات دیے گئے ہیں۔ مثلاً ابن مریم (یعنی مریم کا بیٹا) مسیح علیہ السلام (عبرانی مسایا) جس کا انگریزی میں کرائسٹ ترجمہ کیا گیا۔ محمد اللہ (اللہ کا بندہ یا خادم) رسول اللہ (اللہ کا پیغمبر)۔

اس کے علاوہ قرآن مجید میں ان کو کلمۃ اللہ، خدا کی روح اور خدا کی نشانی جیسے کئی اور پیارے القابات سے بھی یاد کیا گیا اور جن کا ذکر قرآن مجید کی پندرہ سورتوں پر محیط ہے۔ قرآن مجید نے اللہ تعالیٰ کے اس جلیل القدر پیغمبر کا ذکر انتہائی مودبانہ انداز سے کیا ہے۔ اسی سے مسلمان پچھلے چودہ سو سال سے ان کے اس بلند پایہ مقام کی قدر و منزلت کرتے چلے



آئے ہیں۔ اور ان سے بھولے سے بھی اس میں کوئی کمی سرزد نہیں ہوئی ہے۔ سارے قرآن مجید میں کوئی ایک لفظ، جملہ یا مقام بھی ایسا نہیں جس سے اللہ تعالیٰ کے اس جلیل القدر پیغمبر کی تحقیر ہوتی ہو اور جسے ایک حاسد ترین عیسائی یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بدترین دشمن قادیانی بھی قابل اعتراض سمجھتا ہو۔

قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سات معجزات درج ہیں:-

1- حضرت مریمؑ والدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بشارت ہونا کہ تجھے خدا کی طرف سے بیٹا عطا ہوگا۔ -

2- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونا۔

3- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مہد میں کلام کرنا یعنی بحالت شیر خوارگی جبکہ گویائی کی طاقت نہیں ہوتی، اپنی والدہ کی تصدیق فرمائی۔

4- مٹی کی مورتیں بنا کر ان کو پھونک مار کر اللہ کے حکم سے اڑانا۔

5- اندھے مادر زاد کو بینا کرنا، کوڑھی کو اچھا کرنا، گھر میں جو رکھا ہو یا جو کچھ کوئی گھر سے کھا کر آئے، اس کو بتا دینا۔

6- مردہ کو زندہ کرنا۔

7- زندہ آسمان پر اٹھایا جانا اور کفار کے ہاتھ سے قتل ہونا نہ مصلوب ہونا۔

مرزا قادیانی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ان معجزات کا انکاری ہے۔ اس کی وجہ

سوائے اس کے اور کوئی نہیں ہو سکتی کہ وہ حضرت مسیح علیہ السلام کو حضرات اہل میں سے یقین

نہیں کرتا یا ان سے کوئی خاص عداوت رکھتا ہے۔ دنیا کی سب سے بڑی مغضوب و مردود قوم

یہود نے سب سے بڑھ کر سیدنا مسیح علیہ السلام اور ان کی پاک دامن و عفت ماب والدہ محترمہ

سیدتنا مریم صدیقہ طاہرہ سلام اللہ تعالیٰ علیہا رضوانہ، پر طرح طرح کے الزامات لگائے۔ انہیں

اذیت پہنچائی۔ سیدنا مسیح علیہ السلام کے قتل کے منصوبے بنائے اور تکلیف و اذیت کے حوالہ سے

جو ہوسکا، انہوں نے کیا۔ صدیوں بعد اس روایت کو قادیانی دہقان مرزا قادیانی نے دہرایا اور اپنے

گستاخ و بے لگام قلم سے سیدنا مسیح علیہ السلام اور ان کی عظیم المرتبت والدہ کے خلاف وہ بہتان

طرازیں کیں کہ یہود کی روح بھی شاید شرما اٹھی ہو۔ یہ بدزبانی اور دوں نہادی جس کا رویہ ہو

اسے شریف انسان کہنا بھی مشکل ہے۔

کئی سال پیش حکومت نے موجودہ شناختی کارڈوں کی جگہ کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ جاری کرنے کا پروگرام بنایا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس نئے کارڈ پر بلڈ گروپ اور مذہب کا خانہ بھی ہونا چاہیے تاکہ معلوم ہو سکے کہ کون کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے؟ مجلس کے اس مطالبہ کی تمام دینی جماعتوں نے نہ صرف حمایت کی بلکہ بھرپور انداز میں تحریک کا ساتھ بھی دیا۔

مذہب کا اظہار فخر کی علامت ہے۔ اگر مذہب کا اظہار شرمندگی کا باعث بنتا ہے تو اس پر لعنت بھیج کر اسے چھوڑ دینا چاہیے۔ یہودیوں کو اپنے یہودی ہونے پر فخر ہے، عیسائیوں کو اپنے عیسائی ہونے پر فخر ہے، مسلمانوں کو اپنے مسلمان ہونے پر فخر ہے اور ہر مسلمان لاکھوں کے مجمع میں ڈنکے کی چوٹ پر اپنے دین کا اظہار کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہے، خواہ اس کے لیے اسے کوئی بھی قربانی کیوں نہ دینا پڑے۔ آئین اور تعزیرات پاکستان کی رو سے قادیانی خود کو مسلمان کہہ سکتے اور نہ اپنا مذہب اسلام کے طور پر پیش کر سکتے ہیں۔ لیکن ڈھٹائی کی حد دیکھیے کہ قادیانی خود کو غیر مسلم اقلیت تسلیم نہیں کرتے بلکہ وہ مسلمانوں کو غیر مسلم کہتے ہیں اور خود کو مسلمان کہتے ہیں، اس لیے آئین اور قانون کی رو سے قابل تعزیر ہیں۔ حکومت نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے اس مطالبہ کو تسلیم کر لیا، جس پر پورے ملک میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ قادیانیوں نے اس مطالبہ کی منظوری کو اپنی موت سمجھا، لہذا انہوں نے عیسائی اقلیت کو ورغلا یا اور پورے ملک میں احتجاجی تحریک شروع کر دی۔ پاکستان میں اسلام دشمن سیکولر لابیوں امریکی سفیر کی سرپرستی میں حسب سابق ان کی حمایت میں کھل کر میدان میں آ گئیں، جس کے نتیجے میں حکومت نے شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ ختم کر دیا۔ اس کامیابی پر عیسائی اور قادیانی اقلیت نے خوب جشن منایا حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ قادیانیوں نے عیسائی اقلیت کو استعمال کر کے پاکستان اور بیرون ملک اپنے مذہب کی تبلیغ کی راہ ہموار کی۔ عیسائی اقلیت سے تعلق رکھنے والوں کے لیے یہ بات لمحہ فکریہ ہے!

سچی برادری جو آج کل قادیانیوں کی سرپرستی کر کے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہی ہے، ذرا مرزا قادیانی کی ان تحریرات اور عقائد کو ملاحظہ کرے کہ کیا وہ ان کی

حمایت کر کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خوشنودی حاصل کر رہی ہے یا ناراضی؟ قادیانیت کے جال میں پھنسنے والے اور ان سے نرم گوشہ رکھنے والے مسلمان بھی ذرا مرزا قادیانی کی ان تحریرات کا مطالعہ کر کے فیصلہ کریں کہ کیا ایسا شخص مسلمان ہو سکتا ہے؟ قادیانیوں کی ان گستاخانہ عبارات پر کاش آسمان سے ان پر پتھروں کی بارش برسی اور وہ نیست و نابود ہو جاتے!

## اعتراف عظمت

(176) ”ہم اس بات کے لیے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا سچا اور پاک اور راستباز نبی مانیں اور ان کی نبوت پر ایمان لادیں۔ سو ہماری کسی کتاب میں کوئی ایسا لفظ بھی نہیں ہے جو ان کی شان بزرگ کے برخلاف ہو اور اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ دھوکا کھانے والا اور جھوٹا ہے۔“

(ایام الصلح [تکمیل حج] صفحہ 2 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 228 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 740 پر)

## خبیث لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر تہمتیں لگاتے ہیں

(177) ”آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) خدا کے مقبول اور پیارے تھے۔ خبیث ہیں وہ لوگ جو آپ پر یہ تہمتیں لگاتے ہیں۔“

(نزدول اسح (ضمیمہ) صفحہ 30 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 134 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 741 پر)

## نحوذ باللہ

(178) ”وہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) ایک عورت کے پیٹ میں نو مہینہ تک بچہ بن کر رہا اور خون چھڑکھا تا رہا اور انسانوں کی طرح ایک گندی راہ سے پیدا ہوا۔ اور پکڑا گیا اور صلیب



پر کھینچا گیا۔“

(ست ہجرت صفحہ 141 معراج روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 265 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 742 پر)

(179) ”عیسیٰ بن مریم، مریم کے خون سے اور مریم کی منی سے پیدا ہوا۔“

(برائین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 40 معراج روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 150 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 743 پر)

(180) ”ایک ضعیفہ عاجزہ کے پیٹ سے تولد پا کر (بقول عیسائیوں) وہ ذلت اور رسوائی اور ناتوانی اور خواری عمر بھر دیکھی کہ جو انسانوں میں سے وہ انسان دیکھتے ہیں کہ جو بد قسمت اور بے نصیب کہلاتے ہیں۔ اور پھر مدت تک ظلمت خانہ رحم میں قید رہ کر اور اس ناپاک راہ سے کہ جو پیشاب کی بدر رو ہے، پیدا ہو کر ہر یک قسم کی آلودہ حالت کو اپنے اوپر وارد کر لیا اور بشری آلودگیوں اور نقصانوں میں سے کوئی ایسی آلودگی باقی نہ رہی، جس سے وہ بیٹا باپ کا بدنام کتھوہ ملوث نہ ہو۔“

(برائین احمدیہ صفحہ 368 معراج روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 440 (حاشیہ) از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 744 پر)

## حضرت عیسیٰ علیہ السلام گالیاں دیتے تھے

(181) ”آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی، ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصہ آ جاتا تھا، اپنے نفس کو جذبات سے نہیں روک سکتے تھے، مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے غصوں نہیں کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔ یہ بھی یاد رہے کہ آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔“

(حاشیہ انجام آختم صفحہ 5 معراج روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 289 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 745 پر)

## حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل چرا کر لکھی

(182) ”نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے،

یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے۔“  
(حاشیہ انجام آتقم صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 290 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 746 پر)

## حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی معجزہ نہیں

(183) ”عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرام کار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا، اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا۔“  
(حاشیہ انجام آتقم صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 290 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 747 پر)

## حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں کی حقیقت

(184) ”سو کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا کسی پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے یا اگر پرواز نہیں تو پھروں سے چلا ہو کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایک ایسا کام ہے جس میں کلوں کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے میں عقل تیز ہو جاتی ہے اور جیسے انسان میں قویٰ موجود ہوں انہیں کے موافق اعجاز کے طور پر بھی مدد ملتی ہے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 154، 155 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 254، 255 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 748، 749 پر)

## حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مکر و فریب

(185) ”آپ کے ہاتھ میں سوا مکر اور فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔“

(انجام آتقم صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 291 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 750 پر)

(186) ”مسح کے معجزات تو اس تالاب کی وجہ سے بے رونق اور بے قدر تھے جو مسح کی ولادت سے بھی پہلے مظہر عجائبات تھا جس میں ہر قسم کے بیمار اور تمام مہذوم، مفلوج، مبروص وغیرہ ایک ہی غوطہ مار کر اچھے ہو جاتے تھے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 322 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 263 (حاشیہ) از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 751 پر)

(187) ”یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسح مٹی کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر انھیں سچ سج کے جانور بنا دیتا تھا۔ نہیں بلکہ صرف عمل الترب تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تھا۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 322 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 263 (حاشیہ) از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 752 پر)

حالانکہ قرآن مجید حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ معجزہ بڑے واضح الفاظ میں بیان کرتا ہے۔ (دیکھئے آل عمران: 49، 50) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں کا انکار کرنا کفر ہے جیسا کہ مرزا قادیانی نے اختیار کیا۔

(188) ”یہ بھی ممکن ہے کہ مسح ایسے کام کے لیے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا جس میں روح القدس کی تاثیر رکھی گئی تھی۔ بہر حال یہ معجزہ صرف ایک کھیل کی قسم میں سے تھا اور وہ مٹی درحقیقت ایک مٹی ہی رہتی تھی، جیسے سامری کا گوسالہ۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 322 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 263 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 753 پر)

(189) ”ماسواہ اس کے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز طریق عمل الترب یعنی مسرزی طریق سے بطور لہو و لعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آسکیں کیونکہ عمل الترب میں جس کو زمانہ حال میں مسرزم کہتے ہیں، ایسے ایسے عجائبات ہیں کہ اس میں پوری پوری مشق کرنے والے اپنی روح کی گری دوسری چیزوں پر ڈال کر ان چیزوں کو زعمہ کے موافق کر دکھاتے ہیں۔“  
(ازالہ اوہام صفحہ 155، 156 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 255، 256 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 754، 755 پر)



(190) ”مگر یاد رکھنا چاہیے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں، جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں۔ اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان عجوبہ نمایوں میں حضرت مسیح ابن مریم سے کم نہ رہتا۔“  
(ازالہ اوہام صفحہ 158 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 257، 258 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 756، 757 پر)

### حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور کیڑے مکوڑے

(191) ”جس حالت میں برسات کے دنوں میں ہزار ہا کیڑے مکوڑے خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام بھی بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس پیدائش سے کوئی بزرگی ان کی ثابت نہیں ہوتی بلکہ بغیر باپ کے پیدا ہونا بعض قوی سے محروم ہونے پر دلالت کرتا ہے۔“  
(چشمہ مسیحی صفحہ 24 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 356 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 758 پر)

### حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیش گوئیاں

(192) ”ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں، اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کر سکے۔“  
(اعجاز احمدی، ضمیمہ نزول المسیح صفحہ 17 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 121 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 759 پر)

(193) ”یسوع کی تمام پیشگوئیوں میں سے جو عیسائیوں کا مُردہ خدا ہے، اگر ایک پیشگوئی بھی اس پیشگوئی کے ہم پلہ اور ہوزن ثابت ہو جائے تو ہم ہر ایک تاوان دینے کو تیار ہیں۔ اس درمائدہ انسان کی پیشگوئیاں کیا تھیں۔ صرف یہی کہ زلزلے آئیں گے، قحط پڑیں گے، لڑائیاں ہوں گی پس ان دلوں پر خدا کی لعنت جنہوں نے ایسی ایسی پیشگوئیاں اس کی خدائی پر دلیل ٹھہرائیں اور ایک مُردہ کو اپنا خدا بنا لیا۔ کیا ہمیشہ زلزلے نہیں آتے؟ کیا ہمیشہ قحط نہیں

پڑتے؟ کیا کہیں نہ کہیں لڑائی کا سلسلہ شروع نہیں رہتا؟ پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیشگوئی کیوں نام رکھا، محض یہودیوں کے تنگ کرنے سے۔ اور جب معجزہ مانگا گیا تو یسوع صاحب فرماتے ہیں کہ حرامکار اور بدکار لوگ مجھ سے معجزہ مانگتے ہیں۔ ان کو کوئی معجزہ دکھایا نہیں۔“

(انجام آتقم ضمیمہ صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 288 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 760 پر)

(194) ”سج کے معجزات اور پیشگوئیوں پر جس قدر اعتراضات اور شکوک پیدا ہوتے ہیں، میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق یا پیش خبریوں میں کبھی ایسے شبہات پیدا ہوئے ہوں۔ کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دہانہ نہیں کرتا؟ اور پیشگوئیوں کا حال اس سے بھی زیادہ تر اہتر ہے۔ کیا یہ بھی کچھ پیشگوئیاں ہیں کہ زلزلے آئیں گے، مری پڑے گی، لڑائیاں ہوں گی، قحط پڑیں گے۔ اور اس سے زیادہ تر قابل افسوس یہ امر ہے کہ جس قدر حضرت مسیح کی پیشگوئیاں قاطعاً لکھیں اس قدر صحیح نہیں نکل سکیں۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 106 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 761 پر)

## حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیتے تھے

(195) ”یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے، اس کا سبب تو یہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔“

(کشتی نوح ماشیہ صفحہ 73 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 71 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 762 پر)

بقول مرزا قادیانی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے، اس جگہ ”پیا کرتے تھے“ صیغہ ماضی استمراری کے ہیں اور پیکلی پر دال ہیں۔ یعنی (نحوۃ باللہ) ہمیشہ پیا کرتے تھے۔ مرزا قادیانی چونکہ خود نیک وائن شراب پیتا تھا۔ اس لیے اس نے اپنے لیے ہمارے پیدا کرنے کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر جھوٹا الزام لگا دیا۔

## شراب کی تخم ریزی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کی

(196) ”پھر شراب کو دیکھو کہ تمام گناہوں کی جڑ ہے۔ اس کی تخم ریزی مسیح نے کی۔“  
(ملفوظات جلد دوم صفحہ 423، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 763 پر)

## شراب اور افیون

(197) ”ایک دفعہ مجھے ایک دوست نے یہ صلاح دی کہ ذیابیطس کے لیے افیون مفید ہوتی ہے پس علاج کی غرض سے مضائقہ نہیں کہ افیون شروع کر دی جائے۔ میں نے جواب دیا کہ یہ آپ نے بڑی مہربانی کی کہ ہمدردی فرمائی لیکن اگر میں ذیابیطس کے لیے افیون کھانے کی عادت کر لوں تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا اور دوسرا افیونی۔“  
(نسیم دعوت صفحہ 69 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 434، 435 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 764، 765 پر)

## شراب اور خدائی کا دعویٰ

(198) ”یسوع اس لیے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کہابی ہے اور یہ خراب چال چلن نہ خدائی کے بعد بلکہ ابتداء ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراب خواری کا ایک بد نتیجہ ہے۔“  
(ست بچن حاشیہ صفحہ 172 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 296 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 766 پر)

## مسیح کا چال چلن

(199) ”مسیح کا چال چلن آپ کے نزدیک کیا تھا۔ ایک کھاؤ پیو۔ شرابی، نہ زاہد نہ عابد، حق کا پرستار، متکبر، خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔“  
(نور القرآن صفحہ 12 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 387 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 767 پر)



## حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور کنجریاں

(200) ”آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا مگر شاید یہ بھی خدائی کے لیے ایک شرط ہوگی۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔“

(انجام آتھم صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 291 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 768 پر)

(201) ”ایک کنجری خوبصورت ایسی قریب بیٹھی ہے گویا بغل میں ہے۔ کبھی ہاتھ لمبا کر کے سر پر عطر مل رہی ہے، کبھی پیروں کو پکڑتی ہے اور کبھی اپنے خوشنما اور سیاہ بالوں کو پیروں پر رکھ دیتی ہے اور گود میں تماشا کر رہی ہے۔ یسوع صاحب اس حالت میں وجد میں بیٹھے ہیں اور کوئی اعتراض کرنے لگے تو اس کو جھڑک دیتے ہیں اور طرفہ یہ کہ عمر جوان اور شراب پینے کی عادت اور پھر مجرد۔ اور ایک خوبصورت کسی عورت سامنے پڑی ہے جسم کے ساتھ جسم لگا رہی ہے۔ کیا یہ نیک آدمیوں کا کام ہے اور اس پر کیا دلیل ہے کہ اس کسی کے چھونے سے یسوع کی شہوت نے جنبش نہیں کی تھی۔ افسوس کہ یسوع کو یہ بھی میسر نہیں تھا کہ اس فاسقہ پر نظر ڈالنے کے بعد اپنی کسی بیوی سے صحبت کر لیتا۔ کجخت زانیہ کے چھونے سے اور ناز و ادا کرنے سے کیا کچھ نفسانی جذبات پیدا ہوئے ہوں گے۔ اور شہوت کے جوش نے پورے طور پر کام کیا ہوگا۔ اسی وجہ سے یسوع کے منہ سے یہ بھی نہ نکلا کہ اے حرام کار عورت مجھ سے دور رہ۔ اور یہ بات انجیل سے ثابت ہوتی ہے کہ وہ عورت طوائف میں سے تھی اور زنا کاری میں سارے شہر میں مشہور تھی۔“

(لور القرآن صفحہ 74 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 449 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 769 پر)

## شراب اور فاحشہ عورتیں

(202) ”لیکن مسک کی راستبازی اپنے زمانہ میں دوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آ کر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر حطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی، اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حضور رکھا مگر مسک کا یہ نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قہے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔“

(دافع البلاء مقدمہ صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 220 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 770 پر)

(203) ”مسک تو خود کجریوں سے تیل ملواتا رہا۔ اگر استغفار کرتے تو یہ حالت نہ ہوتی۔۔۔۔۔ مفتی محمد صادق صاحب جو کتب سنایا کرتے ہیں جس میں مشیوہ محبت کا لہر مشیوہ یبہوی عاشق سلوی کا ذکر ہے کہ وہ محبت سلوی مشیوہ کو چھوڑ کر یسوع کے شاگردوں میں جا ملی۔ اس لیے اس مشیوہ نے یہ سامان صوبہ صلیب کا بتلایا۔ گویا ایک محبت کے واقعہ نے ان کی صلیب تک لوت پہنچائی۔۔۔۔۔ ان کے نزدیک زیادہ شادیاں کرنا گناہ ہے مگر ایک بازاری عورت حطر ملتی ہے، تیل بالوں کو لگاتی ہے، بالوں میں کنگھی کرتی ہے اور یہ مہنت کی طرح بیٹھے ہوئے حرے سے سب کرواتے جاتے ہیں۔۔۔۔۔ ان کو کجریوں سے کیا تعلق تھا۔ اور اگر کہو کہ اس کجری نے توبہ کی تھی تو کجری کی توبہ کا اعتبار کیا۔ ایک طرف توبہ کرتی ہیں۔ ایک طرف پھر موڑھے پر بازار میں جا بیٹھتی ہیں۔۔۔۔۔ پھر شراب کو دیکھو کہ تمام گناہوں کی جڑ ہے۔ اس کی خم ریزی مسک نے کی۔“

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 422، 423، طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 771، 772 پر)

## حرام کار عورتوں کے خمیر سے!

(204) ”اور نہ عیسائی مذہب کی طرح یہ سکھلاتا ہے کہ خدا (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) نے انسان کی طرح ایک عورت کے پیٹ سے جنم لیا اور نہ صرف نو مہینہ تک خون حیض کھا کر ایک گنہگار جسم سے جو بہت سچ اور تہر اور ماحاب محسی حرام کار عورتوں کے خمیر سے اپنی فطرت میں ابلیس کا

حصہ رکھتا تھا، خون اور ہڈی اور گوشت کو حاصل کیا بلکہ بچپن کے زمانہ میں جو جو بیماریوں کی صعوبتیں ہیں جیسے خسرہ، چچک، دانتوں کی تکالیف وغیرہ تکلیفیں، وہ سب اٹھائیں اور بہت سا حصہ عمر کا معمولی انسانوں کی طرح کھو کر آخر موت کے قریب پہنچ کر خدائی یاد آگئی مگر چونکہ صرف دعویٰ ہی دعویٰ تھا اور خدائی طاقتیں ساتھ نہیں تھیں، اس لیے دعویٰ کے ساتھ ہی پکڑا گیا۔“  
(ست پن صنفہ 173 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صنفہ 297، 298 از مرزا قادیانی)  
(عکس صنفہ نمبر 773، 774 پر)

## کاش ایسا شخص دنیا میں نہ آیا ہوتا!

(205) ”یورپ جو زنا کاری سے بھر گیا، اس کا کیا سبب ہے۔ یہی تو ہے کہ نامحرم عورتوں کو بے تکلف دیکھنا عادت ہو گیا۔ اول تو نظر کی بدکاریاں ہوئیں اور پھر معانقہ بھی ایک معمولی امر ہو گیا۔ پھر اس سے ترقی ہو کر بوسہ لینے کی بھی عادت پڑی، یہاں تک کہ استاد جوان لڑکیوں کو اپنے گمروں میں لے جا کر یورپ میں بوسہ بازی کرتے ہیں، اور کوئی منع نہیں کرتا۔ شیرینیوں پر فسق و فجور کی باتیں لکھی جاتی ہیں۔ تصویروں میں نہایت درجہ کی بدکاری کا نقشہ دکھایا جاتا ہے۔ عورتیں خود چھپواتی ہیں کہ میں ایسی خوبصورت ہوں اور میری ناک ایسی اور آنکھ ایسی ہے۔ اور ان کے عاشقوں کے ناول لکھے جاتے ہیں اور بدکاری کا ایسا دریا بہہ رہا ہے کہ نہ تو کانوں کو بچا سکتے ہیں نہ آنکھوں کو نہ ہاتھوں کو۔ نہ منہ کو۔ یہ یسوع صاحب کی تعلیم ہے۔ کاش! ایسا شخص دنیا میں نہ آیا ہوتا۔“

(تورالقرآن صنفہ 42 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صنفہ 417 از مرزا قادیانی) (عکس صنفہ نمبر 775 پر)

## حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سؤروں کا شکار

(206) ”میاں امام الدین صاحب سیکھوانی نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود (از قادیانی) اکثر ذکر فرمایا کرتے تھے کہ جہول ہمارے مخالفین کے جب مسیح آئے گا اور اس کو ملنے کے لیے اس کے گھر پر جائیں گے تو گمروا لے کہیں گے کہ مسیح صاحب باہر سے مل سورا مارنے کے لیے گئے ہوئے ہیں پھر وہ لوگ حیران ہو کر کہیں گے کہ یہ کیا مسیح“



ہے کہ لوگوں کی ہدایت کے لیے آیا ہے اور باہر سوروں کا شکار کھیلتا پھرتا ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ ایسے شخص کی آمد سے تو سانسوں اور گندیلوں کو خوشی ہو سکتی ہے جو اس قسم کا کام کرتے ہیں، مسلمانوں کو کیسے خوشی ہو سکتی ہے۔ یہ الفاظ بیان کر کے آپ بہت ہنستے تھے۔ یہاں تک کہ اکثر اوقات آپ کی آنکھوں میں پانی آ جاتا تھا۔“

(سیرت الہدی جلد 3 صفحہ 291، 292 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 776، 777 پر)

## کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کبھی سور بھی کھایا تھا؟

(207) ”سچ ہے“ عیسائی باش ہرچہ خواہی بکن۔“ سور کو حرام ٹھہرانے میں توریت میں کیا کیا تاکیدیں تھیں، یہاں تک کہ اس کا چھوٹا بھی حرام تھا اور صاف لکھا تھا کہ اس کی حرمت ابدی ہے۔ مگر ان لوگوں نے اس سور کو بھی نہیں چھوڑا جو تمام نبیوں کی نظر میں نفرتی تھا۔ یسوع کا شرابی کبابی ہونا تو خیر ہم نے مان لیا مگر کیا اس نے کبھی سور بھی کھایا تھا۔“

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 373 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 778 پر)

## اخلاقی تعلیم؟

(208) ”پھر تعجب ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔ انجیل کے درخت کو بغیر پھل کے دیکھ کر اس پر بددعا کی اور دوسروں کو دغا کرنا سکھلایا، اور دوسروں کو یہ بھی حکم دیا کہ تم کسی کو احمق مت کہو۔ مگر خود اس قدر بدزبانی میں بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو ولد الحرام تک کہہ دیا اور ہر ایک وعظ میں یہودی علماء کو سخت سخت گالیاں دیں اور بڑے بڑے ان کے نام رکھے۔ اخلاقی معلم کا فرض یہ ہے کہ پہلے آپ اخلاقی کریمہ دکھلا دے۔ پس کیا ایسی تعلیم ناقص جس پر انھوں نے آپ بھی عمل نہ کیا خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو سکتی ہے؟“

(چشمہ مسیحی صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 346 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 779 پر)

## دماغ میں خلل

(209) ”آپ کی انہیں حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے اور ان کو یقین تھا کہ آپ کے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفا خانہ میں آپ کا باقاعدہ علاج ہو، شاید خدا تعالیٰ شفا بخشے۔“

(انجام آتھم ضمیرہ صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 290 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 780 پر)

## دیوانہ

(210) ”یسوع در حقیقت بوجہ بیماری مرگی کے دیوانہ ہو گیا تھا۔“

(ست پنجم صفحہ 171 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 295 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 781 پر)

## حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایک شرمناک بہتان

(211) ”مردی اور رجولیت انسان کی صفات محمودہ میں سے ہے۔ لہذا ہونا کوئی اچھی صفت نہیں۔ جیسے بہرہ اور گونگا ہونا کسی خوبی میں داخل نہیں۔ ہاں یہ اعتراض بہت بڑا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام مردانہ صفات کی اعلیٰ ترین صفت سے بے نصیب محض ہونے کے باعث ازدواج سے بچی اور کامل حسن معاشرت کا کوئی عملی نمونہ نہ دے سکے۔“

(نور القرآن صفحہ 17، 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 392، 393 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 782، 783 پر)

## پہلے مسیح سے بڑھ کر

(212) ”خدا نے اس امت میں مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔“

(دافع البلاء صفحہ 13 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 233 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 784 پر)

## پیٹ میں باتیں

(213) ”یہ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح نے تو صرف مہد میں ہی باتیں کیں مگر اس (مرزا قادیانی کے) لڑکے نے پیٹ میں ہی دو مرتبہ باتیں کیں۔“  
(تریاق القلوب صفحہ 89 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 217 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 785 پر)

## حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر فضیلت

(214) ”ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو  
اس سے بہتر غلام احمد ہے“  
(دافع البلاء صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 240 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 786 پر)

(215) ”ایک منم کہ حسب بشارات آدم  
عیسیٰ کجاست تاہ نہد پا بہنم“  
(ازالہ اوہام صفحہ 158 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 180 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 787 پر)  
ترجمہ میں (مرزا) حسب بشارات آگیا ہوں عیسیٰ کہاں ہے کہ میرے منبر پر قدم رکھے

(216) ”دنیا میں بہت سے نبی گزرے ہیں مگر ان کے شاگرد محدثیت کے درجہ سے آگے  
نہیں بڑھے سوائے ہمارے نبی صلعم کے کہ اس کے فیضان نے اس قدر وسعت اختیار کی کہ  
اس کے شاگردوں میں سے ملاوہ بہت سے محدثوں کے، ایک (مرزا قادیانی) نے نبوت کا بھی  
درجہ پایا اور نہ صرف یہ کہ نبی بنا بلکہ اپنے مطاع کے کمالات کو ظلی طور پر حاصل کر کے بعض  
اولوالعزم نبیوں سے بھی آگے نکل گیا چنانچہ خدا تعالیٰ نے مسیح ماری جیسے اولوالعزم نبی پر اسے  
فضیلت دی۔“

(حقیقۃ النبوة صفحہ 257 مندرجہ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 568، از مرزا بشیر الدین محمود)  
(عکس صفحہ نمبر 788 پر)



## حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوسرے نام

(217) ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو یسوع اور جیزس یا یوز آسف کے نام سے بھی مشہور ہیں۔“  
(راز حقیقت صفحہ 19 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 171 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 789 پر)

(218) ”وہ دونی ہیں ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے، دوسرے مسیح ابن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔“

(توضیح مرام صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 52 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 790 پر)

مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ وہ نبی اور رسول ہے، اس سے ہرگز توقع نہ تھی کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ایسی عامیانہ زبان استعمال کرتا۔ میرا ذاتی خیال ہے کہ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شخص اس لیے کردار کشی کی ہے کہ وہ ان کی بلند پایہ شخصیت کو مسخ کر کے آنے والے مسیح کے طور پر اپنی جگہ بنانا چاہتا تھا تا کہ مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے محض ہو کر ان کی آمد ثانی کو بھول جائیں اور اسے (یعنی مرزا قادیانی کو) مسیح موعود تسلیم کر لیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حلق مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا توہین آمیز عبارات کے بارے میں قادیانوں کا کہنا ہے کہ یہ عبارات انجیل سے لی گئیں ہیں جبکہ مرزا قادیانی انکی دتوریت کے بارے میں لکھتا ہے۔

## توریت و انجیل تحریف شدہ ہیں

(219) ”میں اس جگہ توریت اور انجیل کا نام نہیں لیتا کیونکہ توریت اور انجیل تحریف کرنے والوں نے ان سے اس قدر محرف و مبدل ہو گئی ہیں کہ اب ان کتابوں کو خدا کا کلام نہیں کہہ سکتے۔“  
(تذکرہ اشہادین صفحہ 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 4 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 791 پر)

(220) ”مسیح تو یہ بات ہے کہ وہ کتابیں آنحضرت ﷺ کے زمانہ تک رومی کی طرح ہو

چکی تھیں اور بہت جھوٹ ان میں ملائے گئے تھے جیسا کہ کئی جگہ قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے کہ وہ کتابیں محرف مبدل ہیں اور اپنی اصلیت پر قائم نہیں رہیں۔ چنانچہ اس واقعہ پر اس زمانہ میں بڑے بڑے محقق انگریزوں نے بھی شہادت دی ہے۔“

(چشمہ معرفت صفحہ 255 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 266 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 792 پر)

(221) ”غرض یہ چاروں انجیلیں جو یونانی سے ترجمہ ہو کر اس ملک میں پھیلائی جاتی ہیں،

ایک ذرہ قابل اعتبار نہیں۔“

(تریاق القلوب صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 142 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 793 پر)

مرزا قادیانی مزید اعتراف کرتے ہوئے لکھتا ہے:

میں نے جو کچھ لکھا، وہ یہودیوں کے الفاظ ہیں

(222) ”ہمارے قلم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت جو کچھ خلاف شان ان کے لکھا ہے، وہ الزامی جواب کے رنگ میں ہے اور وہ دراصل یہودیوں کے الفاظ ہم نے نقل کیے ہیں۔“

(چشمہ مسیحی صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 336 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 794 پر)

شیع قربت بچھ گئی یہ کس نے شیشی سانس لی

ہائے ہمدردی کے پردے میں اندھیرا ہو گیا

مرزا قادیانی فراموش کر گیا کہ یہودیوں کے ہاں حضرت مسیح علیہ السلام گردن زدن

تھے اور ہمارے ہاں وہ ایک اولوالعزم رسول ہیں۔ کیا ایک مسلمان کے لیے مناسب ہے کہ

یہودیوں کا ہم آہنگ ہو کر ایک جلیل المرتبت پیغمبر کے خلاف زبان کھولے؟ یہودی تو ہمارے

حضور پر نور ﷺ کو بھی گالیاں دیتے ہیں، کیا ہم (نعوذ باللہ) اس معاملے میں بھی ان

تقلید کریں؟

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

## یہودیوں کی پیروی

(223) ”جس طرح یہود محض تعصب سے حضرت عیسیٰؑ اور ان کی انجیل پر حملے کرتے ہیں۔ اسی رنگ کے حملے عیسائی قرآن شریف اور آنحضرت ﷺ پر کرتے ہیں۔ عیسائیوں کو مناسب نہ تھا کہ اس بد طریق میں یہودیوں کی پیروی کرتے۔“  
(چشمہ منی صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 337 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 795 پر)

اگر عیسائیوں کے لیے یہود کے ”طریق بد“ کی پیروی نامناسب تھی تو مرزا قادیانی کے لیے اسی پیروی کا جواز کہاں سے نکل آیا۔“  
حالانکہ مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالی نہیں دے سکتا  
(224) ”مسلمان سے یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ اگر کوئی پادری ہمارے نبی ﷺ کو گالی دے تو ایک مسلمان اس کے عوض میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالی دے۔“  
(تریاق القلوب صفحہ 363 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 491 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 796 پر)

میں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہر لحاظ سے ایک ہی ہیں  
(225) ”میں وہ شخص ہوں جس کی روح میں بروز کے طور پر یسوع مسیح کی روح سکونت رکھتی ہے۔“

(تختہ بصیرہ صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 273 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 797 پر)

(226) ”خدا نے میرا نام مسیح موعود رکھا، یعنی ایک شخص جو عیسیٰ مسیح کے اخلاق کے ساتھ ہر رنگ ہے۔“

(کشف الغطاء صفحہ 16 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 192 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 798 پر)



(227) ”اس مسیح کو ابن مریم سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے۔“  
(کشتی نوح صفحہ 49 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 53 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 799 پر)

(228) ”مجھے خدا نے جو مسیح موعود کر کے بھیجا ہے اور حضرت مسیح ابن مریم کا جامہ مجھے پہنا دیا ہے۔“

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 14 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 800 پر)

(229) ”حضرت مسیح کے اوتار کی سخت ضرورت تھی۔ سو میں وہی اوتار ہوں جو حضرت مسیح کی روحانی شکل اور خواہر طبیعت پر بھیجا گیا ہوں۔“  
(ضمیمہ رسالہ جہاد صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 26 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 801 پر)

### میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کا نمونہ ہوں

(230) ”اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور اکسار اور توکل اور ایمان اور آیات اور انوار کے رُوسے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے، اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی ہے، گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں۔“

(براہین احمدیہ جلد 1 صفحہ 499 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 593 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 802 پر)

### میں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دونوں بھائی ہیں

(231) ”میں ایسے شخص کو جو عورت کے پیٹ سے نکل کر خدا ہونے کا دعویٰ کرے، بہت ہی بڑا گنہگار اور ناپاک انسان سمجھتا ہوں۔ مگر ہاں میرا یہ مذہب ہے کہ مسیح ابن مریم رسول اس الزام سے پاک ہے۔ اس نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا۔ میں اسے اپنا ایک بھائی سمجھتا ہوں۔“

اگرچہ خدا تعالیٰ کا فضل مجھ پر اس سے بہت زیادہ ہے۔ اور وہ کام جو میرے سپرد کیا گیا ہے۔ اس کے کام سے بہت ہی بڑھ کر ہے۔ تاہم میں اس کو اپنا ایک بھائی سمجھتا ہوں اور میں نے اسے بار بار دیکھا ہے۔ ایک بار میں نے اور مسیح نے ایک ہی پیالہ میں گائے کا گوشت کھایا تھا۔ اس لیے میں اور وہ ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے ہیں۔“  
(ملفوظات جلد دوم صفحہ 251، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 803 پر)

## عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی

(232) ”اس نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 496 میں درج ہے۔ مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 556 میں درج ہے، مجھے مریم سے عیسیٰ بتایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔“

(کشتی نوح صفحہ 52 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 50 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 804 پر)

مرزا قادیانی کے ان مذکورہ بالا دھوؤں کے باعث سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس نے اپنی تحریروں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر جن نازیبا اور غیر اخلاقی الزامات کی بوچھاڑ کی ہے، کیا وہ خود اس کی زد میں نہیں آتا؟؟؟

## اعتراف

(233) ”کوئی دانشمند اور قائم الحواس آدمی ایسے دو متضاد اعتقاد ہرگز نہیں رکھ سکتا۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 239 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 220 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 805 پر)

(234) ”کسی سچیار اور عقلمند اور صاف دل انسان کی کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا۔ ہاں اگر کوئی پاگل اور مجنوں یا ایسا منافق ہو کہ خوشامد کے طور پر ہاں میں ہاں ملا دیتا ہو۔ اس کا کلام بے شک متناقض ہو جاتا ہے۔“

(ست بچن صفحہ 30 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 142 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 806 پر)

(235) ”جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔“

(براہین احمدیہ (ضمیمہ) حصہ پنجم صفحہ 111 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 275 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 807 پر)

## اہم نکات

- 1- مرزا قادیانی کے مندرجہ بالا حوالہ جات سے پتہ چلتا ہے کہ:-
- 2- مرزا قادیانی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے۔
- 3- مرزا قادیانی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی فطرت باہم متشابہ ہے۔ گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں۔
- 4- مرزا قادیانی کے جسم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح سکونت کرتی ہے۔
- 5- مرزا قادیانی اخلاق کے لحاظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہر رنگ ہے۔
- 6- مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حالت بیداری میں کئی دفعہ دیکھا اور ملاقات کی۔ دونوں نے ایک ہی پیالہ میں کھایا۔
- 7- مرزا قادیانی کو ہر پہلو سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تشبیہ دی گئی ہے۔
- 8- مرزا قادیانی کو حضرت مسیح ابن مریم کا جامہ پہنایا گیا۔
- 9- مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اوتار ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روحانی شکل، خواہر طبیعت پر بھیجا گیا۔
- 10- لہذا ان حوالہ جات کی روشنی میں دیکھا جائے تو یہ صورت حال مہر عام پر آتی ہے کہ خود: مرزا قادیانی اپنی ماں کے پیٹ میں 9 ماہ تک بچہ بن کر رہا اور خون حیض کھاتا رہا



- اور گندی راہ سے پیدا ہوا۔
- 2- مرزا قادیانی نے تمام عمر ذلت، رسوائی، ناتوانی اور خواری دیکھی۔
- 3- مرزا قادیانی نے ظلمت خانہ رحم میں قید رہ کر اس ناپاک راہ سے جو پیشاب کی بدرو ہے، پیدا ہو کر ہر قسم کی آلودہ حالت کو اپنے اوپر وارد کر لیا۔
- 4- مرزا قادیانی کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی عادت تھی۔ ادنیٰ ادنیٰ بات پر غصہ میں آ جاتا تھا۔ اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتا تھا۔
- 5- مرزا قادیانی کو جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔
- 6- مرزا قادیانی شراب پیتا تھا۔ بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔
- 7- مرزا قادیانی شرابی اور کہابی تھا۔ چال چلن بھی خراب تھا۔
- 8- مرزا قادیانی کی 3 دادیاں اور نانیاں زنا کار اور کسی عورتیں تھیں جن کے ناپاک خون سے اس کا جنم ہوا۔
- 9- مرزا قادیانی قاحشہ اور کچھریوں سے میل جول رکھتا تھا۔ ان سے اپنے جسم پر تیل ملواتا تھا۔ آپ خود سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے؟
- 10- مرزا قادیانی کے بدن میں حرام کار عورتوں کا خمیر تھا۔
- 11- کاش مرزا قادیانی دنیا میں نہ آیا ہوتا کیونکہ اس کی تعلیمات کی وجہ سے بدکاری اور زنا کاری میں اضافہ ہوا۔
- 12- مرزا قادیانی سور کا گوشت کھاتا تھا۔
- 13- مرزا قادیانی مرگی کی وجہ سے دیوانہ ہو گیا تھا۔
- 14- مرزا قادیانی مردانہ صفات سے محروم تھا، یعنی بھجوا تھا۔



ثبوتِ حاضر ہیں!

حضرت مریم علیہا السلام  
کی توحید

حضرت مریم علیہا السلام، اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی اور رسول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ ہیں۔ قرآن حکیم میں حضرت مریم کا بنت عمران (التحریم: 12) اور ”اُخت ہارون“ کے نام سے بھی ذکر کیا گیا ہے۔ ان کی ولادت اور ابتدائی حالات کا ذکر سورۃ آل عمران میں آیا ہے اور بعد کے حالات، بالخصوص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا مفصل ذکر، سورۃ مریم میں آیا ہے، جو حضرت مریم ہی کے نام سے منسوب ہے۔

عمران کی اولاد نہ تھی۔ ان کی بیوی حہ بنت قاقوذ، جو بعد میں حضرت مریم علیہ السلام کی والدہ بنیں، ہانچھ تھیں۔ ایک روز حہ نے ایک پردے کو دیکھا، جو اپنے بچے کی چونچ بھر رہا تھا۔ دل پر چوٹ لگی اور بچے کی آرزو سے بیتاب ہو گئیں۔ بے ساختہ بارگاہ ایزدی میں دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیے۔ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی اور تھوڑے ہی عرصے بعد وہ امید سے ہو گئیں۔ اس حالتِ امید میں انہوں نے یہ نذر مانی کہ وہ ہونے والے بچے کو بیت المقدس کی خدمت کے لیے وقف کر دیں گی، چنانچہ قرآن عزیز میں ہے:

(ترجمہ) ”اللہ اس وقت سن رہا تھا جب عمران کی بیوی کہہ رہی تھیں کہ میرے رب کریم! میں اس بچے کو، جو میرے پیٹ میں ہے، تیری نذر کرتی ہوں، وہ تیرے ہی کام کے لیے وقف ہوگا، میری اس پیشکش کو قبول فرما، تو سننے اور جاننے والا ہے۔ پھر جب وہ بچی اس کے ہاں پیدا ہوئی تو اس نے کہا: رب کریم! میرے ہاں تو لڑکی پیدا ہو گئی ہے حالانکہ جو کچھ اس نے جانتا تھا، اللہ کو اس کی خبر تھی اور..... لڑکا لڑکی کی طرح نہیں ہوتا، میں نے اس کا نام مریم رکھ دیا ہے اور میں اسے اور اس کی آئندہ نسل کو شیطان مردود کے فتنے سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔“ (آل عمران: 35 تا 36)

علامہ ابن کثیرؒ نے لکھا ہے کہ ام مریم نے بچی کے پیدا ہونے پر تاسف کا اظہار اس



لیے کیا کہ اس زمانے میں یہود بیت المقدس کی خدمت کے لیے اپنی زرینہ اولاد ہی وقف کیا کرتے تھے۔ حنہ نے ہنچی کا نام مریم رکھ دیا۔ سریانی میں اس کے معنی خادم کے ہیں۔ المیحاوی، الحازن اور النسفی نے اس کے معنی عابدہ اور خادمہ کے تحریر کیے ہیں۔ حنہ نے اپنی نذر کی نیت کو نہ بدلا، البتہ مریم چونکہ سدانیت اور کاہنوں کے سے فرائض انجام نہ دے سکتی تھی، اس لیے اسے زہد و عبادت کے لیے وقف کر دیا اور اس ہنچی کے لیے اور اس کی آئندہ اولاد کے لیے بارگاہ ایزدی میں یہ دعا کی کہ رب کریم انھیں شیطان مردود کے فتنے سے محفوظ رکھے۔ یہ دعا سب سے بڑا ہدیہ اور تحفہ ہے، جو کوئی ماں اپنی جگر گوشہ کے لیے پیش کر سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ام مریم کے دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی اس دعا کو بھی شرف قبول بخشا۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے حضور ﷺ کا یہ ارشاد بیان کیا ہے۔ ”مامن مولود یولد الا مسہ الشیطان حین یولد فسیتھل صارخا من مسہ ایامہ الا مریم و ابنہا“ یعنی ہر بچے کی پیدائش پر شیطان بچے کو مس کرتا ہے تو اس کے مس سے بچہ چیخ اٹھتا ہے، مگر مریم اور ابن مریم اس کے مس سے محفوظ رہے ہیں۔

قرآن عزیز نے حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ کی اس دعا کو قبول ہونے اور ان کے بہترین ہاتھوں میں تربیت پانے کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے: ”چنانچہ اس کے رب کریم نے اس لڑکی کو پسندیدگی کے ساتھ قبول فرما لیا اور اسے بڑی اچھی صفات سے آراستہ کر کے پروان چڑھایا اور حضرت زکریا علیہ السلام کو اس کا مشکفل بنا دیا۔“ (آل عمران: 37)

جب حضرت مریم علیہا السلام سن رشد کو پہنچ گئیں اور بیت المقدس کی عبادت گاہ (ہیکل) میں ایک حجرے میں جسے یہود کے ہاں محراب کہا جاتا ہے، شب و روز عبادت میں مشغول رہنے لگیں اور جب کبھی حضرت زکریا علیہ السلام خبر گیری کے لیے ان کے پاس جاتے تو ان کے ہاں اللہ کی نعمتیں پاتے: ”یعنی زکریا علیہ السلام جب کبھی ان کے پاس محراب میں جاتے تو ان کے پاس کچھ نہ کچھ کھانے پینے کا سامان پاتے، پوچھتے، مریم ایہ تیرے پاس کہاں سے آیا؟ وہ جواب دیتیں: اللہ کے پاس سے آیا ہے، اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔“ (آل عمران: 37)

قرآن عزیز نے حضرت مریم علیہا السلام کو عقیقہ، پاکباز اور اپنے زمانے کی سیدۂ نساء العالمین بیان کیا ہے۔ ان کے زہد و عبادت کا ذکر کرتے ہوئے ان کے علوم مرتبت کے

بارے میں یہ بتایا ہے کہ فرشتے ان کے پاس آتے تھے: ”اور (اس وقت کو یاد کرو) جب فرشتوں نے مریم علیہا السلام سے آکر کہا: اے مریم! اللہ نے تجھے برگزیدہ کیا اور پاکیزگی عطا کی اور تمام دنیا کی عورتوں پر تجھ کو ترجیح دے کر اپنی خدمت کے لیے چن لیا۔ اے مریم علیہا السلام! اپنے رب کی تابع فرمانی کرنا، اس کے آگے سجدہ کرنا اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرنا۔“ (آل عمران: 42 تا 43) ابن کثیر نے غیر معمولی اہمیت اور عظمت و فضیلت رکھنے والی خواتین کے بارے میں متعدد احادیث نقل کی ہیں، چنانچہ عورتوں میں سے حضرت مریم علیہا السلام، حضرت خدیجہ بنت خویلد، حضرت فاطمہ بنت محمد ﷺ اور آسیہ امراۃ فرعون کو افضل قرار دیا گیا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ کی عظمت کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

قرآن مجید ان لمحات کا بھی ذکر کرتا ہے جب کنواری مریم کو فرشتوں نے بیٹے کی خوشخبری سنائی تو وہ حیرت و استعجاب کا ہیکر بن کر رہ گئیں: ”جب فرشتوں نے کہا اے مریم! اللہ تجھے اپنی طرف سے ایک کلمہ کی خوشخبری دیتا ہے۔ اس کا نام مسیح ابن مریم ہوگا۔ وہ دنیا اور آخرت میں معزز اور اللہ کے مقرب بندوں میں سے ہوگا، لوگوں سے گہوارے میں بھی کلام کرے گا اور بڑی عمر کو پہنچ کر بھی اور نیکو کاروں میں ہوگا۔ یہ سن کر مریم بولی: پروردگار! میرے ہاں بچہ کیونکر ہوگا، مجھے تو کسی انسان نے ہاتھ تک نہیں لگایا۔ فرمایا: ایسا ہی ہوگا۔ اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، جب وہ کسی کام کے کرنے کا فیصلہ فرماتا ہے تو بس کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔“ (آل عمران: 45 تا 47)

حضرت مسیح علیہ السلام کی معجزانہ ولادت کا ذکر مفصل طور پر سورۃ مریم میں ہوا ہے اور قرآن حکیم نے اتنی صراحت کے ساتھ معجزانہ ولادت کا ذکر کیا ہے کہ کسی قسم کا کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہتا۔ یہود نصاریٰ نے چونکہ ولادت مسیح علیہ السلام سے متعلق بہت سے بے سرو پا قسے بکھیر کر رکھے تھے اس بنا پر سورہ مریم میں ولادت مسیح علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

(ترجمہ) ”اور اے نبی! ہم نے اس کتاب میں مریم علیہا السلام کا حال بیان کر دیا، جبکہ وہ اپنے لوگوں سے الگ ہو کر مشرقی جانب گورہ نشین ہو گئی تھی اور پردہ ڈال کر ان سے چھپ کر بیٹھی تھی، اس حالت میں، ہم نے اس کے پاس اپنے خاص فرشتے کو بھیجا اور وہ اس کے سامنے ایک پردے انسان کی شکل میں نمودار ہو گیا۔ مریم علیہا السلام یا ایک بول اٹھی کہ اگر تو کوئی خدا ترس آدمی ہے تو میں تجھ سے رحمن کی پناہ مانگتی ہوں۔ اس نے کہا: میں تو تیرے رب



کافر ستادہ ہوں اور اس لیے بھیجا گیا ہوں کہ تجھے ایک پاکیزہ لڑکا دوں۔ مریم نے کہا: میرے  
 ہاں کیسے لڑکا ہوگا جبکہ مجھے کسی بشر نے چھوا تک نہیں ہے اور میں کوئی بدکار عورت بھی نہیں  
 ہوں۔ فرشتے نے کہا: ایسا ہی ہوگا۔ تیرا رب فرماتا ہے کہ ایسا کرنا میرے لیے بہت آسان  
 ہے اور ہم یہ اس لیے کریں گے کہ اس لڑکے کو لوگوں کے لیے ایک نشانی بنائیں اور اپنی طرف  
 سے ایک رحمت، اور یہ ایک طے شدہ بات ہے۔ مریم علیہا السلام کو اس بچے کا حمل رہ گیا اور  
 اس حمل کو لیے ہوئے ایک دور کے مقام پر چلی گئی۔ پھر زچگی کی تکلیف نے اسے کھجور کے  
 درخت کے نیچے پہنچا دیا۔ وہ کہنے لگی: کاش میں اس سے پہلے ہی مرجاتی اور میرا نام و نشان نہ  
 رہتا۔ فرشتے نے پائنتی سے اس کو پکار کر کہا: غم نہ کر، تیرے رب نے تیرے نیچے ایک چشمہ  
 رواں کر دیا ہے اور تو ذرا اس درخت کے تنے کو ہلا: تیرے اوپر تروتازہ کھجوریں ٹپک پڑیں گی  
 پس تو کھا، پی اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر۔ پھر اگر کوئی آدمی تجھے نظر آئے تو اس سے کہہ دے  
 کہ میں نے رحمن کے لیے روزے کی نذر مانی ہے، اس لیے آج میں کسی سے نہ بولوں گی۔  
 پھر وہ اس بچے کو لیے ہوئے اپنی قوم میں آئی۔ لوگ کہنے لگے: اے مریم! یہ تو نے بڑا پاپ کیا  
 ہے۔ اے ہارون کی بہن، نہ تیرا باپ کوئی برا آدمی تھا اور نہ تیری ماں ہی کوئی بدکار عورت تھی۔  
 مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا۔ لوگوں نے کہا: ہم اس سے کیا بات کریں جو گھوارے میں  
 پڑا ہوا ایک بچہ ہے۔ بچہ بول اٹھا: میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اس نے مجھے کتاب دی اور نبی بنایا  
 اور مجھے بابرکت کیا ہے جہاں بھی رہوں اور زندگی بھر کے لیے نماز اور زکوٰۃ کی پابندی کا حکم  
 دیا اور اپنی والدہ کا حق ادا کرنے والا بنایا اور مجھ کو شقی نہیں بنایا۔ سلام ہے مجھ پر جب کہ میں  
 پیدا ہوا اور جبکہ میں مروں اور جبکہ میں زندہ کر کے اٹھایا جاؤں۔ یہ ہے عیسیٰ ابن مریم اور یہ  
 ہے اس کے بارے میں وہ سچی بات جس میں لوگ شک کر رہے ہیں۔“ (مریم: 34 تا 36)

امام رازیؒ کے بقول حضرت مریم علیہا السلام کو معمول کے مطابق مدت حمل گزارنی  
 نہ پڑی، بلکہ نفخ کے فوری بعد ولادت مسیح عمل میں آ گئی۔  
 یہاں مناسب ہوگا کہ حضرت مریم علیہا السلام سے متعلق یہودی اور نصرانی تصور کا  
 بھی مختصر سا جائزہ لے لیا جائے۔ سورۃ النساء میں یہود کے گھناؤنے کردار کا ذکر کرتے ہوئے  
 قرآن عزیز نے بتایا ہے کہ انھوں نے دیگر سنگین جرائم کے ارتکاب کے ساتھ ساتھ اس جرم  
 بھی ارتکاب کیا کہ حضرت مریم علیہا السلام پر بہتان لگایا۔



”یعنی یہود اپنے کفر میں اتنے بڑھے کہ مریم پر سخت بہتان لگایا۔“ جیسا کہ سورہ مریم میں مذکور ہوا ہے۔ یہود کو ابتدا میں حضرت مریم علیہا السلام پر شبہ گزرا، لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معجزانہ ولادت کا ثبوت جب ان کے گہوارے میں معجزانہ کلام سے انھیں مل گیا تو ایک محیر العقول عظیم شخصیت کے بارے میں یہودیوں کو کسی قسم کا شک و شبہ باقی نہ رہا۔ چنانچہ انھوں نے نہ تو عقیقہ مریم علیہا السلام پر تیس برس کے عرصے میں تہمت لگائی اور نہ ہی عیسیٰ علیہ السلام کو کبھی ناجائز ولادت کا طعن کیا۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر تیس برس ہو گئی اور انھوں نے نبوت کے کام کی ابتدا کی اور اخلاقی بنیادوں پر مبنی تعلیم پیش کی تو یہود جو سچ منظر سے عسکری توقعات وابستہ کیے ہوئے تھے، ان کے مخالف ہو گئے، اور انھوں نے نہ صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر زبان طعن و راز کی بلکہ ان کی پاکباز والدہ پر بہتان عظیم کے مرتکب ہوئے۔ اس وقت سے یہودی لٹریچر میں حضرت مریم علیہا السلام سے عیسیٰ علیہ السلام کی معجزانہ ولادت کا انکار کیا جاتا ہے، نیز اس امر کو بھی ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام کو کوئی اعلیٰ روحانی مقام حاصل نہ تھا، بلکہ وہ بھی موردی گناہ کے داغ سے بچ نہ سکی تھیں۔

جہاں تک نصرانیوں کا تعلق ہے وہ حضرت مریم علیہا السلام کا غلو کی حد تک احترام کرتے ہیں۔ ان کے آرٹ، میوزک اور ادب میں حضرت مریم علیہا السلام کو ایک اہم مقام حاصل ہے۔ عیسائیوں کے ہاں مریم Mary کی شخصیت تدریجاً ارتقا پذیر ہوئی ہے جس کا اندازہ ان القابات سے لگایا جاسکتا ہے جو وقتاً فوقتاً انھیں دیے جاتے رہے ہیں، مثلاً کنواری ماں (Virgin Mother)، حوا ثانی (Second Eve)، مادر خداوند (Mother of God)، عذرا (Ever Virgin) وغیرہ (تفصیل کے لیے دیکھیے: "The New Encyclopaedia Britannica" کا کو 1974، 6:662)

اس بارے میں ایک خاص بات یہ قابل ذکر ہے کہ خود اناجیل میں حضرت مریم علیہا السلام کے بارے میں یہ ادب و احترام مفقود نظر آتا ہے۔

قرآن حکیم جو خدا کا محفوظ اور ابدی کلام ہے اور جس کی روش وقتی و سیاسی مصلحتوں سے بالاتر ہے، یہود کی روش اور نصاریٰ کے موقف کی واضح تردید کرتا ہے۔ یہود اور نصاریٰ دونوں کے مقامات لغزش کی نشاندہی بھی کرتا ہے، اس میں حضرت مریم علیہا السلام کو ایک صالحہ، زاہدہ، عقیقہ، عابدہ، سیدہ نساء العالمین، فرشتوں سے مکالمہ کرنے والی اور رب کریم سے

مناجات کرنے والی اعلیٰ روحانی شخصیت کی حیثیت سے پیش کیا گیا ہے (دیکھیے آل عمران: 36، 37، 42، 45) سورہ مائدہ میں انھیں صدیقہ کہا گیا ہے۔ سورہ الانبیاء میں حضرت مریم علیہا السلام کا تائیک کردار ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے: یعنی وہ خاتون جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی تھی، ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی اور اسے اور اس کے بیٹے کو دنیا بھر کے لیے نشانی بنا دیا۔ (الانبیاء: 91)

سورہ التحریم کی ایک جامع اور بلیغ آیت میں حضرت مریم علیہا السلام کا کردار ایک عظیم روحانی شخصیت کی صفات حسنہ سے آراستہ و مزین پیش کیا گیا ہے: یعنی (اور اللہ تعالیٰ) عمران کی بیٹی مریم علیہا السلام کی مثال دیتا ہے جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی تھی، پھر ہم نے اس میں اپنی طرف سے روح پھونک دی اور اس نے اپنے رب کے ارشادات اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ اطاعت گزار لوگوں میں سے تھی۔ (التحریم: 12)

(ماخوذ از اردو دائرہ معارف اسلامیہ)

بقول جناب احمد دیدات ”قرآن مجید کا پورا ایک باب سورہ مریم حضرت مسیح علیہ السلام کی والدہ ماجدہ حضرت بی بی مریم علیہا السلام کے نام سے منسوب ہے۔ ایسا بلند پایہ مقام بی بی مریم علیہا السلام کو بائبل میں بھی حاصل نہیں ہے۔ رومن کیتھولک کی 73 اور پروٹسٹنٹ کی 66 کتابوں میں سے ایک کتاب بھی ایسی نہیں جس کا نام بی بی مریم علیہا السلام یا ان کے بیٹے حضرت یسوع علیہ السلام کے نام سے منسوب ہو۔ آپ کو بائبل میں متی، مرقس، لوقا، یوحنا، پطرس، پولوس اور ایسے ہی بیسیوں گناہ ناموں سے منسوب کتابیں تو ملیں گی۔ لیکن کوئی ایک واحد کتاب بھی ایسی نہیں جس کا نام حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا ان کی والدہ بی بی مریم علیہا السلام کے نام سے منسوب ہو۔“

حضرت مریم علیہا السلام ولیہ اور صدیقہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں ایمانی جمال اور علمی و عملی کمال عطا فرمایا تھا۔ نبی کریم ﷺ کی صحیح حدیث ہے کہ ”مرد تو بہت سارے کامل ہوئے ہیں لیکن عورتوں میں صرف فرعون کی بیوی آسیہ اور عمران کی بیٹی مریم صاحب کمال ہوئی ہیں اور تمام عورتوں پر عائشہ کو وہی فضیلت حاصل ہے جو ثرید کو سارے کھانوں پر حاصل ہے۔“

حضرت مریم علیہا السلام کو بہت ساری وہی خصوصیات کی بنا پر اپنے زمانے کی عورتوں پر فضیلت حاصل تھی۔ جو لوگ اللہ کے زیادہ قریب ہوتے ہیں وہ اتنے ہی زیادہ تابع

فرمان اور عبادت گزار ہوتے ہیں۔ امام اوزاعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام نماز میں اتنا طویل قیام فرماتی تھیں کہ ان کے قدموں میں درم آ جاتا تھا۔

قارئین کرام! آپ نے قرآن وحدیث کی روشنی میں حضرت مریم علیہا السلام کی شان اور عظمت ملاحظہ فرمائی کہ وہ کس قدر اعلیٰ خوبیوں اور روشن سیرت سے آراستہ تھیں۔ مگر آنجنابی مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں اس عظیم روحانی شخصیت کا ذکر جس بازاری زبان میں کیا، اسے پڑھ کر ہر مسلمان کا دل خون کے آنسو روتا ہے۔ آئیے دل پر ہاتھ رکھ کر دیکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے حضرت مریم علیہا السلام کے بارے میں کیا ہرزہ سرائی کی؟

### حضرت مریم علیہا السلام کی صدیقیت؟؟؟

(236) ”مولوی محمد ابراہیم صاحب بقا پوری نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا: ایک دفعہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی اللہ تعالیٰ نے صدیقہ کے لفظ سے تعریف فرمائی ہے۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اس جگہ حضرت عیسیٰ کی الوہیت توڑنے کے لیے ماں کا ذکر کیا ہے اور صدیقہ کا لفظ اس جگہ اس طرح آیا ہے جس طرح ہماری زبان میں کہتے ہیں ”بھرجائی کا بے سلام آکھناں وال“ جس سے مقصود کانا ثابت کرنا ہوتا ہے نہ کہ سلام کہنا۔ اسی طرح اس آیت میں اصل مقصود حضرت مسیح کی والدہ ثابت کرنا ہے جو منافی الوہیت ہے نہ کہ مریم کی صدیقیت کا اظہار۔“

(سیرت المہدی جلد سوم صفحہ 230 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (نکس صفحہ نمبر 808 پر)

### حضرت مریم کی اولاد؟

(237) ”یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی۔“

(کشتی نوح صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18 (حاشیہ) از مرزا قادیانی)

(نکس صفحہ نمبر 809 پر)



## حضرت مریم علیہا السلام کا دوسرا نکاح؟

(238) ”اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا، پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔ یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں۔ اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض۔“

(کشتی نوح صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 810 پر)

## حضرت مریم صدیقہ کا اپنے منسوب سے نکاح سے پہلے تعلق

(239) ”پانچواں قرینہ ان کے وہ رسوم ہیں جو یہودیوں سے بہت ملتے ہیں۔ مثلاً ان کے بعض قبائل ناطہ اور نکاح میں کچھ چنداں فرق نہیں سمجھتے اور عورتیں اپنے منسوب سے بلا تکلف ملتی ہیں اور باتیں کرتی ہیں۔ حضرت مریم صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کے ساتھ قبل نکاح کے پھرنا اس اسرائیلی رسم پر پختہ شہادت ہے مگر خوانین سرحدی کے بعض قبائل میں یہ مماثلت عورتوں کی اپنے منسوبوں سے حد سے زیادہ ہوتی ہے حتیٰ کہ بعض اوقات نکاح سے پہلے حمل بھی ہو جاتا ہے جس کو برا نہیں مانتے بلکہ ہنسی ٹھٹھے میں بات کو ٹال دیتے ہیں کیونکہ یہودی طرح یہ لوگ ناطہ کو ایک قسم کا نکاح ہی جانتے ہیں جس میں پہلے مہر بھی مقرر ہو جاتا ہے۔“

(ایام الصلح صفحہ 74 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 300 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 811 پر)

## نکاح سے دو ماہ بعد (نعوذ باللہ)

(240) ”مریم کو ویکل کی نذر کر دیا گیا تا وہ ہمیشہ بیت المقدس کی خادمہ ہو۔ اور تمام عمر خادمہ نہ کرے لیکن جب چھ سات مہینے کا حمل نمایاں ہو گیا۔ تب حمل کی حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نام ایک نجار سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ

کے بعد مریم کو بیٹا پیدا ہوا۔ وہی عیسیٰ یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا۔“  
(چشمہ مسیحی صفحہ 24 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 355، 356 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 812، 813 پر)

قارئین کرام: مرزا قادیانی نے حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام کی پاکہا ز شخصیت پر جو بہتان ترازی کی ہے، وہ سراسر جھوٹ ہے۔ جھوٹ کے بارے مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

کنجر اور ولد الزنا بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں  
(241) ”وہ کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہیں، وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں۔“  
(حقیقہ حق صفحہ 60 مندرجہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 386 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 814 پر)

جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے  
(242) ”جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔“  
(حقیقہ الحق صفحہ 206 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 215 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 815 پر)

## اہم نکات

- 1- مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا تحریروں سے ثابت ہوا:  
مرزا قادیانی کنجر اور ولد الزنا سے بھی بدتر ہے کیونکہ (بقول مرزا قادیانی) ایسے لوگ جھوٹ بولنے سے شرماتے ہیں۔
- 2- مرزا قادیانی نے جھوٹ بول کر گوہ کھایا۔







حضرات انبیائے علیہم الصلوٰۃ والسلام جیسے مبارک اور پاک طینت افراد کے بعد اس دھرتی پر انسانی آبادی میں جو طبقہ سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا مورد بنا، وہ حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان کا ہے۔ ان کی تربیت اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری رسول ﷺ سے بذریعہ وحی کروائی۔ صحابہ کرام کے دل نور ایمان سے روشن، پیشانیاں سجود عاشقانہ سے مزین، قلب حب خدا اور حب رسولؐ سے سرشار، زبانیں ذکر الہی سے تروتازہ اور اعضا اطاعت الہی سے مہکتے تھے۔ اسی لیے ہر مسلمان کے لیے اسوہ صحابہؓ کو اپنانا اور ان کے نقوش قدم کی پیروی کرنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ قرآن عزیز اس پاک باز جماعت کو ”اللہ کی جماعت“ قرار دیتا ہے۔ ایسی جماعت کہ فلاح اور کامیابی اس کا مقدر ہے اور وہ ہر حال میں کامیاب ہو کر رہے گی۔ اللہ تعالیٰ نے اس جماعت راشدہ صادقہ کو اپنی رضا کے سرٹیفکیٹ سے نوازا اور جنت عطا کرنے کا وعدہ فرمایا۔ حضور نبی مکرم، رسول رحمت، خاتم النبیین ﷺ نے اس جماعت راشدہ کو آسمان ہدایت کے ستارے قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”میرے صحابہؓ ستاروں کی مانند ہیں جس کی بھی چاہے پیروی کر لو، ہدایت پا جاؤ گے۔“ (مشکوٰۃ شریف) مزید ارشاد فرمایا ”خبردار ان کو اذیت پہنچانا، مجھے اذیت پہنچانا ہے، اور مجھے اذیت پہنچانا، اللہ رب العزت کے غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔“ ایک اور موقع پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”میرے صحابی کو گالیاں نہ دو، اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ جتنا سونا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کر ڈالے تو ان کے ایک مٹھی بھر صدقہ کو نہیں پہنچ سکتا بلکہ مٹھی کے نصف کے نصف کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔“ ایک اور حدیث پاک میں آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو صحابہ کرام کو گالیاں دیتے ہیں، تم کو لعنت ہے تمہاری بدگلائی پر۔“ (ترمذی شریف)

اہل بیت عظام کا نسب نہایت پاکیزہ و عالی ہے۔ وہ تمام لوگوں میں سے بہتر، برگزیدہ اور پاکباز ہیں۔ ان کے حق میں قرآن کریم کی کئی آیات نازل ہوئیں اور کئی احادیث

نبویہ ان کی شان میں وارد ہوئیں۔ وہ طیب شجر نبوی کی مقدس شاخیں ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے ہر آلائش کو دور کر دیا ہے اور ان کا تزکیہ کیا ہے۔ اسلام کی سربلندی کے لیے ان کی خدمات، اسلامی تاریخ کا روشن باب ہیں۔ وہ سب مسلمانوں کے احترام، توقیر اور ان کی محبت کے لائق اور مستحق ہیں۔ ہر مسلمان اہل بیت سے محبت اپنے لیے سرمایہ حیات سمجھتا ہے۔ حضور نبی مکرم ﷺ نے اس گروہ صفا پر طعن و تشنیع کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت کا مستحق قرار دیا۔ لیکن اس دنیا میں ایسے بد بختوں اور نامرادوں کی کمی نہیں جو درس گاہ نبوت کے ان تربیت یافتہ رجال کار اور اہل بیت عظام کے خلاف اپنی گز گز بھر لمبی زبانیں کھولتے ہیں۔ ایسے ہی نامرادوں میں ایک آنجنہانی مرزا قادیانی ہے جس کی سو قیانہ زبان اور بد بختی کے چند نمونے پیش نظر ہیں:-

### نادان صحابی

(243) ”بعض نادان صحابی جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا۔“  
(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 285 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 285 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 816 پر)

### حضرت ابو ہریرہؓ کی توہین

(244) ”جیسا کہ ابو ہریرہؓ فحشی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا۔“  
(اعجاز احمدی صفحہ 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 127 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 817 پر)

(245) ”جو شخص قرآن شریف پر ایمان لاتا ہے اس کو چاہیے کہ ابو ہریرہ کے قول کو ایک ردی متاع کی طرح پھینک دے۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 410 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 410 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 818 پر)

(246) ”بعض کم تذکرہ کرنے والے صحابی جن کی درایت اچھی نہیں تھی (جیسے ابو ہریرہ)..... اکثر باتوں میں ابو ہریرہ بوجہ اپنی سادگی اور کمی درایت کے ایسے دھوکوں میں پڑ جایا کرتا تھا۔ چنانچہ ایک صحابی کے آگ میں پڑ جانے کی پیشگوئی میں بھی اس کو یہی دھوکہ لگا تھا اور آیت و ان من اهل الکعب الا لیومنن به قبل موتہ کے ایسے الٹے معنی کرتا تھا جس سے سننے والے کو ہنسی آتی تھی۔“

(حیۃ النبی صفحہ 34 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 36 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 819 پر)

## حضرت ابوبکر صدیقؓ کی توہین

(247) ”میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابوبکرؓ کے درجہ پر ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ ابوبکرؓ کیا، وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے۔“ (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 396، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 820 پر)

## حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کی توہین

(248) ”ابوبکر و عمر کیا تھے وہ تو حضرت غلام احمد (قادیانی) کی جوتیوں کے تسمے کھولنے کے لائق نہ تھے۔“

(قادیانی ماہنامہ المہدی بابت جنوری، فروری 1915ء، 3/2 صفحہ 157 احمدیہ انجمن اشاعت اسلام) (عکس صفحہ نمبر 821 پر)

## قادیانی خلیفہ حکیم نور الدین ابوبکرؓ ہے

(249) ”خاکسار عرض کرتا ہے کہ مجھ سے ہماری ہمیشہ مبارکہ بیگم صاحبہ نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت صاحب آخری سفر میں لاہور تشریف لے جانے لگے تو آپ نے ان سے کہا مجھے ایک کام درپیش ہے، دعا کرو اور اگر کوئی خواب آئے تو مجھے بتانا۔ مبارکہ بیگم نے خواب دیکھا کہ وہ چہ ہارہ پر گئی ہیں اور وہاں حضرت مولوی نور الدین صاحب ایک کتاب لیے بیٹھے



ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھو اس کتاب میں میرے متعلق حضرت صاحب کے الہامات ہیں اور میں ابوبکر ہوں اور دوسرے دن صبح مبارکہ بیگم سے حضرت صاحب نے پوچھا کہ کیا کوئی خواب دیکھا ہے؟ مبارکہ بیگم نے یہ خواب سنائی تو حضرت صاحب نے فرمایا۔ یہ خواب اپنی اماں کو نہ سنانا۔ مبارکہ بیگم کہتی ہیں کہ اس وقت میں نہیں سمجھتی تھی کہ اس سے کیا مراد ہے۔“  
(سیرت الہدی جلد سوئم صفحہ 37 از مرزا بشیر احمد ایم اے) (عکس صفحہ نمبر 822 پر)

خلیفہ راشد حضرت علیؑ کے بارے میں مرزا قادیانی زبان دماز کرتے ہوئے لکھتا ہے:

### زندہ علی، مردہ علی

(250) ”پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو۔ اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی تم میں موجود ہے۔ اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کو تلاش کرتے ہو۔“  
(ملفوظات جلد اول صفحہ 400، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 823 پر)

نواسہ رسول ﷺ اور شہید کربلا حضرت امام حسینؑ کے بارے میں مرزا قادیانی لکھتا ہے:

### حضرت امام حسینؑ کی توہین

(251) ”اور انہوں نے کہا اس شخص (مرزا قادیانی) نے امام حسن اور حسین سے اپنے تئیں اچھا سمجھا، میں کہتا ہوں کہ ہاں اور میرا خدا عترت کا ہر کر دے گا۔“  
(اعجاز احمدی صفحہ 52 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 164 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 824 پر)

### مرزا قادیانی اور حضرت امام حسینؑ میں فرق

(252) ”اور مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے، کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔“  
(اعجاز احمدی صفحہ 77 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 181 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 825 پر)

(253) ”اور میں خدا کا کشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔“

(اعجاز احمدی صفحہ 81 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 193 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 826 پر)

پس فرق نہایت ظاہر ہے۔ عاشقان رسول ﷺ دیکھیں کہ مرزا قادیانی کہہ رہا ہے کہ تمہارا حسین یعنی ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ تمہارا ہے۔ کیا کوئی مسلمان اس طرح کہہ سکتا ہے؟ حضرت امام حسینؑ کے عالی مقام کے بارے میں بے حد گستاخانہ زبان استعمال کرتے ہوئے مزید لکھا:

(254) ”تم نے خدا کے جلال اور مجد کو بھلا دیا۔ اور تمہارا اور صرف حسین ہے کیا تو انکار کرتا ہے۔ پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے۔ کستوری کی خوشبو کے پاس گوہ (ذکر حسینؑ) کا ڈھیر ہے۔“ (تقل کفر کفر باشد) مرزا قادیانی پہ لعنت بے شمار۔

(اعجاز احمدی صفحہ 82 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 194 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 827 پر)

## کربلا کی سیر

(255) ”کربلا کیسے سیر ہر آنم  
صد حسین است در گریبانم“

ترجمہ: ”میری سیر ہر وقت کربلا میں ہے۔ سو (100) حسینؑ ہر وقت میری جیب میں ہیں۔“

(نزل المسح صفحہ 99 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 477 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 828 پر)

مرزا قادیانی کا بیٹا اور قادیانی جماعت کا دوسرا خلیفہ مرزا بشیر الدین، مرزا قادیانی کے مندرجہ بالا شعر کی تشریح کرتے ہوئے لکھتا ہے:

## سو حسینؑ کی قربانی، مرزا قادیانی کی ایک گھڑی کے برابر

(256) ”شہادت کا یہی مفہوم ہے جس کو مد نظر رکھ کر حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے ”یا

کربلا بیکست میر ہر آنم  
صد حسین است در گریبانم

میرے گریبان میں سو حسین ہیں، لوگ اس کے معنی یہ سمجھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے فرمایا ہے، میں سو حسین کے برابر ہوں۔ لیکن میں کہتا ہوں اس سے بڑھ کر اس کا یہ مفہوم ہے کہ سو حسین کی قربانی کے برابر میری ہر گھڑی کی قربانی ہے۔ وہ شخص جو اہل دنیا کے فکروں میں گھلا جاتا ہے۔ جو ایسے وقت میں کھڑا ہوتا ہے جبکہ ہر طرف تاریکی اور ظلمت پھیلی ہوئی ہے اور اسلام کا نام مٹ رہا ہے۔ وہ دن رات دنیا کا غم کھاتا ہوا، اسلام کو قائم کرنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے، کون کہہ سکتا ہے کہ اس کی قربانی سو حسین کے برابر نہ تھی۔ پس یہ تو ادنیٰ سوال ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) امام حسین کے برابر تھے یا ادنیٰ۔ حضرت امام حسین ولی تھے مگر ان کو وہ غم اور صدمہ کس طرح پہنچ سکتا تھا جو اسلام کو مٹا دیکر حضرت مسیح موعود کو ہوا۔ حضرت امام حسین اس وقت ہوئے جبکہ لاکھوں اولیا موجود تھے۔ اسلام اپنی شان و شوکت میں تھا۔ ایسی حالت میں ان کو وہ غم کہاں ہو سکتا تھا جو اس شخص کو ہوا، جو ایسے ہی حالات میں مبعوث ہوا جن حالات میں خود محمد ﷺ کی بعثت ہوئی تھی۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ حضرت امام حسین کی شہادت رسول کریم ﷺ کی شہادت سے بڑی تھی۔ نہیں۔ اس لیے کہ جو غم اور تکلیف آپ کو اسلام کے لیے اٹھانی پڑی، وہ حضرت امام حسین کو نہیں اٹھانی پڑی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود کی شہادت بھی بہت بڑی ہوئی تھی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب اپنے گھر پر بیٹھے رہے۔ پھر کس طرح امام حسین سے بڑھ گئے۔ میں کہتا ہوں کیا محمد ﷺ اسی طرح فوت ہوئے، جس طرح امام حسین فوت ہوئے تھے؟ نہیں۔ مگر کوئی ہے جو کہے۔ محمد ﷺ کی قربانی حضرت امام حسین کی قربانی سے کم تھی۔ محمد ﷺ کی ایک ایک سیکنڈ کی قربانی حضرت امام حسین کی ساری عمر کی قربانی سے بڑھ کر تھی۔ پس جس طرح محمد ﷺ کی قربانی بڑی تھی، اسی طرح وہ شخص جو انہی حالات میں کھڑا ہوگا جن میں محمد ﷺ کھڑے ہوئے اس کی قربانی بھی بہت بڑھ کر ہوگی۔ اسی لیے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے کہا ہے:



کربلا کی سیر ہر آنم  
 صد حسین است در گریبانم  
 کہ مجھ پر تو ہر لمحہ سو کربلا کی مصیبتیں گزرتی ہیں اور میں تو ہر گھڑی کربلا کی سیر کر رہا ہوں۔“  
 (خطبہ مرزا بشیر الدین محمود، مندرجہ روزنامہ الفضل قادیان شمارہ نمبر 80 جلد نمبر 13، 26 جنوری 1926ء)  
 (عکس صفحہ نمبر 829 پر)

## حضرت امام حسینؑ سے بڑھ کر

(257) ”اے عیسائی مشنریو! اب دینا المسیح مت کہو اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے جو اس کج سے بڑھ کر ہے اور اے قوم شیعہ! اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں کج کج کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے۔“  
 (دافع البلاء صفحہ 17، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 233 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 830 پر)

## عبداللطیف قادیانی کی فضیلت

(258) ”امام حسینؑ کی شہادت سے بڑھ کر حضرت مولوی عبداللطیف صاحب (قادیانی) کی شہادت ہے جنہوں نے صدق اور وفا کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھایا اور جن کا تعلق شدید بیجہ استقامت سبقت لے گیا تھا۔“

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 364، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 831 پر)

(259) ”صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی نسبت حضرت اقدس نے فرمایا کہ وہ ایک اسوۂ حسنہ چھوڑ گئے ہیں اور اگر غور سے دیکھا جائے تو ان کا واقعہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے واقعہ سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے۔“

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 496، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 832 پر)

## حضرت امام حسینؑ کی توہین سے ایمان ضائع ہو جاتا ہے

(260) ”غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسینؑ کی تحقیر کی جائے اور جو شخص حسینؑ یا کسی اور بزرگ کی جو ائمہ مطہرین میں سے ہے، تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے، وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے کیونکہ اللہ جل شانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے۔“  
(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 654، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 833 پر)

آبروئے کائنات، خاتون جنت، جگر گوشہ رسولؐ، سیدہ طاہرہ، حضرت فاطمہ الزہراءؑ کی عظمت و شان سے کون واقف نہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”بے شک فاطمہ الزہراءؑ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں اور حسنؑ و حسینؑ دونوں جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔“ (ترمذی) کتب صحاح میں حضرت بتوں کے بے شمار فضائل و محاسن موجود ہیں۔ آپ کی جلالت شان اور مقام مصومیت کے متعلق سید الانبیاء ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے وسط عرش سے مناد، ندا کرے گا کہ اے اہل محشر! اپنے سروں کو جھکا دو اور اپنی آنکھوں کو بند کر لو کہ فاطمہؑ بنت محمد ﷺ پل صراط سے گزر جائے۔ اس وقت ستر ہزار عوریں ان کے ہمراہ بجلی کی طرح پل صراط سے گزر جائیں گی۔“ لیکن بد بخت ملعون مرزا قادیانی حضرت فاطمہؑ کے بارے میں نہایت دل آزار اور نہایت گستاخانہ بکواس کرتے ہوئے لکھتا ہے:

## سیدہ النساء حضرت بی بی فاطمہؑ کی شرمناک توہین

(261) جگر گوشہ رسول ﷺ، سیدۃ النساء حضرت فاطمہ الزہراءؑ کی ذات پاک کے بارے میں مرزا قادیانی نے جو بکواس کی ہے، ہمارا قلم اسے لکھنے کا حوصلہ نہیں رکھتا۔ اگر کسی نے یہ بکواس دیکھنی ہو تو ملعون مرزا قادیانی کی کتاب کا حوالہ درج ہے۔  
(ایک قلمی کا ازالہ (حاشیہ) صفحہ 11 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 834 پر)

## بچ تن کی توہین

(262) ”میری اولاد سب تیری عطا ہے  
ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے  
یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہے  
بھی ہیں بچ تن جن پر بنا ہے“  
(درمبین اُردو صفحہ 29 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 835 پر)

## مرزا قادیانی کی بیوی..... ام المومنین؟

(263) ”ام المومنین“ کا لفظ جو کج موعود کی بیوی کی نسبت استعمال کیا جاتا ہے اس پر بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سن کر فرمایا:  
”اعتراض کرنے والے بہت ہی کم غور کرتے اور اس قسم کے اعتراض صاف بتاتے ہیں کہ وہ محض کینہ اور حسد کی بنا پر کیے جاتے ہیں، ورنہ نبیوں یا ان کے اظلال کی بیویاں اگر امہات المومنین نہیں ہوتی ہیں تو کیا ہوتی ہیں؟ خدا تعالیٰ کی سنت اور قانون قدرت کے اس تعامل سے بھی پتہ لگتا ہے کہ کبھی کسی نبی کی بیوی سے کسی نے شادی نہیں کی۔ ہم کہتے ہیں کہ ان لوگوں سے جو اعتراض کرتے ہیں کہ ام المومنین کیوں کہتے ہو؟ پوچھنا چاہیے کہ تم بتاؤ جو کج موعود تمہارے ذہن میں اور جسے تم سمجھتے ہو کہ وہ آ کر نکاح بھی کرے گا۔ کیا اس کی بیوی کو تم ام المومنین کہو گے یا نہیں؟“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 555، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 836 پر)

## مرزا قادیانی کے 313 صحابی

(264) ”میاں امام الدین صاحب سکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جب حضرت کج موعود علیہ السلام نے تین سو تیرہ اصحاب کی فہرست تیار کی تو بعض دوستوں نے خطوط لکھے کہ حضور ہمارا نام بھی اس فہرست میں درج کیا جائے۔ یہ دیکھ کر ہم کو بھی خیال پیدا



ہوا کہ حضور علیہ السلام سے دریافت کریں کہ آیا ہمارا نام درج ہو گیا ہے یا کہ نہیں؟ تب ہم تینوں برادران مع منشی عبدالعزیز صاحب حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ میں نے آپ کے نام پہلے ہی درج کیے ہوئے ہیں۔ مگر ہمارے ناموں کے آگے ”مع اہل بیت“ کے الفاظ بھی زائد کیے تھے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ فہرست حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 1896-97ء میں تیار کی تھی اور اسے ضمیمہ انجام آتھم میں درج کیا تھا۔ احادیث سے پتہ لگتا ہے کہ آنحضرت صلعم نے بھی ایک دفعہ اسی طرح اپنے اصحاب کی ایک فہرست تیار کروائی تھی۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ تین سو تیرہ کا عدد اصحاب بدر کی نسبت سے چنا گیا تھا۔ کیونکہ ایک حدیث میں ذکر آیا ہے کہ مہدی کے ساتھ اصحاب بدر کی تعداد کے مطابق 313 اصحاب ہوں گے جن کے اسماء ایک مطبوعہ کتاب میں درج ہوں گے۔ دیکھو ضمیمہ انجام آتھم صفحہ 40 تا 45۔“

(سیرت المہدی جلد سوم صفحہ 128 از مرزا بشیر الدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 837 پر)

## سید کون؟

مرزا قادیانی کا بیٹا اور قادیانی جماعت کا خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود لفظ ”سید“ کی تعریف کرتے ہوئے لکھتا ہے:

(265) ”اب جو سید کہلاتا ہے اس کی یہ سیادت باطل ہو جائے گی۔ اب وہی سید ہوگا جو حضرت مسیح موعود (مرزا) کی اتباع میں داخل ہوگا۔ اب پرانا رشتہ کام نہیں آئے گا۔“

(قول الحق صفحہ 32 مندرجہ انوار العلوم جلد 8 صفحہ 80 از مرزا بشیر الدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 838 پر)

## اہم نکات

مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ:

بعض صحابہ کرامؓ نادان تھے۔ (نعوذ باللہ)

- 1- حضرت ابو ہریرہؓ غیبی تھے۔ ان کے قول کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دینا چاہیے۔ (نعوذ باللہ)
- 2- حضرت ابو ہریرہؓ قرآن مجید کے ایسے ائمہ معنی کرتے تھے کہ جس سے سننے والے کو
- 3-

ہی آتی تھی۔ (نعوذ باللہ)

4- حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ اس قابل بھی نہ تھے کہ وہ آنجہانی مرزا قادیانی کی جوتیوں کے تھے کھول سکیں۔ (نعوذ باللہ)

5- آنجہانی مرزا قادیانی کے پہلا خلیفہ حکیم نور الدین کو حضرت ابوبکر صدیقؓ کی حیثیت حاصل ہے۔ (نعوذ باللہ)

6- زعمہ علی (مرزا قادیانی) کی موجودگی میں مردہ علی چھوڑ دیں۔ (نعوذ باللہ)

7- مرزا قادیانی اور حضرت امام حسینؓ میں بہت فرق ہے کیونکہ مرزا قادیانی کو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔ (نعوذ باللہ)

8- مرزا قادیانی خدا کا کشتہ ہے اور حضرت امام حسینؓ (اسلام کے) دشمنوں کا کشتہ ہیں۔ (نعوذ باللہ)

9- مرزا قادیانی کستوری کی خوشبو ہے جبکہ حضرت امام حسینؓ..... (نعوذ باللہ)

10- مرزا قادیانی ہر وقت کربلا کی سیر کرتا ہے۔ 100 حضرت حسینؓ ہر وقت اس کی جیب میں ہیں۔ (نعوذ باللہ)

11- 100 حضرت حسینؓ کی قربانی، مرزا قادیانی کی ایک گھڑی کے برابر ہے۔ (نعوذ باللہ)

12- مرزا قادیانی کے مرید عبداللطیف قادیانی کی ہلاکت حضرت امام حسینؓ کی شہادت سے بڑھ کر ہے۔ (نعوذ باللہ)

13- بیچ تن سے مراد مرزا قادیانی کی اولاد ہے۔ (نعوذ باللہ)

14- مرزا قادیانی کی بیوی ام المومنین ہے۔ (نعوذ باللہ)

15- مرزا قادیانی کے ساتھی صحابہ کرام ہیں۔ (نعوذ باللہ)

16- اب سید صرف وہ کہلوائے گا جو مرزا قادیانی کی بیعت میں داخل ہوگا۔ پرانا رشتہ (حضور نبی کریم ﷺ کا) کام نہیں آئے گا۔ (نعوذ باللہ)







اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی ہدایت کے لیے جہاں سلسلہ نبوت قائم فرمایا اور اس کا اختتام حضرت محمد ﷺ پر کر دیا، وہاں مختلف اوقات میں آسمانی کتابیں بھی نازل فرمائیں۔ اس سلسلہ کتب کی آخری کڑی قرآن مجید ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی۔ یہ کتاب مبین پوری انسانیت کے لیے قیامت تک رحمت، ہدایت اور شفا ہے۔ اس کے ایک ایک لفظ کی حفاظت و صیانت کا وعدہ خود اللہ تعالیٰ نے کیا جس کی آیات کے سامنے بڑے بڑے زبان آور، دم بخوردہ گئے اور اس کی کوئی ایک آیت کا مقابلہ کرنے کی تاب نہ لاسکے۔

یہ عظیم کتاب صدیوں سے اپنی عظمت کا لوہا منوار ہی ہے۔ آنجہانی مرزا قادیانی کی سرپرست برطانوی سرکار نے اسے مٹانے کی عجیب احمقانہ تدابیر کیں لیکن ہمیشہ منہ کی کھائی۔ ”عربی مبین“ میں نازل ہونے والی اس کتاب کے بالمقابل قادیانی گنوار نے وحی والہام کا جس طرح ڈھونگ رچایا اور اسے قرآن سے برتر و بالا قرار دیا اور جا بجا فخریہ اس کا اظہار کیا، وہ ایسی نادر جسارت ہے جس پر آسمان ٹوٹ پڑے اور زمین پھٹ جائے تو عجب نہیں قرآن کے بالمقابل خرافاتی الہام کے لیے مرزا کی تحریرات دیکھیں اور سوچیں کہ آیا یہ شخص صحیح الدماغ تھا یا اس کا ذہن تو ازن خراب تھا؟

## قرآن مجید قادیان کے قریب نازل ہوا

(266) ”انا انزلناه قریباً من القادیان“

اس کی تفسیر یہ ہے کہ انا انزلناه قریباً من دمشق بطرف شرقی عند المنارة

البيضاء کیونکہ اس عاجز کی سکونت جگہ قادیان کے شرقی کنارہ پر ہے۔“

(تذکرہ محمود وحی والہامات صفحہ 59 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 839 پر)

مرزا قادیانی کا عقیدہ ہے کہ مندرجہ بالا عبارت قرآن مجید کی آیت ہے اور قرآن مجید میں موجود ہے اور قرآن مجید میں قادیان کا نام درج ہے۔ قادیانیوں سے سوال ہے کہ وہ بتائیں کہ یہ آیت قرآن مجید کے کس پارہ اور رکوع میں درج ہے؟ قادیانی قیامت تک ہمارے اس سوال کا جواب نہ دے سکیں گے۔ قادیانیوں کو ٹھٹھے دل سے غور کرنا چاہیے کہ مرزا قادیانی نے اس عبارت کے ذریعے قرآن مجید میں تحریف کرنے کی ناپاک جسارت کی ہے اور ایسا کرنے والا ملحد اور کافر ہے جیسا کہ مرزا قادیانی نے خود لکھا:

### قرآن مجید میں تبدیلی کرنے والا ملحد اور کافر ہے

(267) ”ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعبہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 70 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 170 از مرزا قادیانی) (نکس صفحہ نمبر 840 پر)

لیجیے! مرزا قادیانی خود اپنے ہی عقیدہ اور الہامی تحریر سے جماعت مومنین سے خارج، ملحد اور کافر ہو گیا ہے۔ اب مزید کسی فتوے کی ضرورت نہیں رہی۔ مولانا محمد رفیق دلاوریؒ اپنی کتاب میں مرزا قادیانی کی عظمت قرآن کے حوالہ سے ایک واقعہ تحریر کرتے ہیں:

”مرزا قادیانی کے بچھلے صاحبزادہ میاں بشیر احمد نے سیرۃ المہدی، جلد اول کے دو مقامات (ص 236 و 252) پر مولوی میر حسن صاحب سیالکوٹی کا ذکر کیا ہے۔ مولوی صاحب مرحوم مرے کالج سیالکوٹ میں عربی، فارسی اور اردو کے پروفیسر اور علامہ سر ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم کے استاد تھے۔ یاد رہے کہ علامہ مرحوم دراصل سیالکوٹ کے باشندہ تھے۔ لیکن عرصہ دراز سے لاہور میں بود و باش اختیار کر لی تھی۔ سیرۃ المہدی جلد اول کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی میر حسن صاحب مسیح قادیان کے خاص سیالکوٹی احباب میں سے تھے۔ اسی بنا پر ایک

مرتبہ بشیر احمد صاحب نے سیرۃ المہدی کی تالیف کے وقت ان سے اپنے باپ کے وہ حالات دریافت کیے جو مرزا قادیانی کے قیام سیالکوٹ کے دوران میں ان کے علم و مشاہدہ میں آئے تھے۔ چنانچہ اس استدعا کے بموجب انہوں نے مرزا قادیانی کے چشم دید حالات لکھ بھیجے۔ چونکہ مولوی صاحب خدا نخواستہ مرزائی نہیں تھے، اس لیے قرینہ ہے کہ انہوں نے ہر قسم کے بھلے برے حالات بے کم و کاست لکھ بھیجے ہوں گے لیکن بشیر احمد صاحب نے ان میں سے صرف مفید مطلب چیزیں انتخاب کر لی ہوں گی۔ مثلاً مولوی میر حسن صاحب کا مندرجہ ذیل بیان جو ایک سیالکوٹی پروفیسر صاحب نے خاکسار راقم الحروف سے بیان کیا ”سیرۃ المہدی“ میں درج نہیں ہے اور نہ اس قسم کے واقعات کے اندراج کی کوئی توقع ہو سکتی تھی۔ واقعہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ مولوی میر حسن مرحوم کے سامنے مسیح قادیان کے سوانح حیات جو کسی مرزائی گم کردہ راہ نے ترتیب دیے ہوں گے، پڑھے جارہے تھے، ان میں لکھا تھا کہ مرزا قادیانی کے دل میں قرآن پاک کی بڑی عظمت تھی۔ یہ سن کر مولوی میر حسن صاحب مرحوم نے فرمایا کہ ”ہاں عظمت قرآن کا اندازہ اس سے بخوبی ہو سکتا ہے کہ مرزا قادیانی کی تلاوت کا جو قرآن تھا، اس میں مرزا قادیانی نے خاتمہ قرآن پر یعنی سورۃ ناس کے اختتام پر قوت باہ کا ایک نسخہ لکھ رکھا تھا۔“ (ریس قادیان صفحہ 55، 56 از مولانا محمد رفیق دلاوری)

## قادیان کا نام قرآن مجید میں

(268) مرزا قادیانی نے ایک کشف میں دیکھا کہ قادیان کا نام قرآن مجید میں درج ہے۔ مرزا قادیانی چونکہ نبوت و رسالت کا دعویدار ہے، اس لیے اس کے کشف پر شک نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن کیا کیجیے کہ مسلمانوں کے قرآن میں قادیان کا ذکر کہیں نہیں ہے۔ مرزا قادیانی کا کشف ملاحظہ فرمائیں:

”اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر ہاواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان کلمات کو پڑھا کہ انا انزلناہ قریباً من القادیان تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو، لکھا ہوا ہے۔“



تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ اور مدینہ اور قادیان۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 40 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 140 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 841 پر)

(269) ”خواب میں دیکھا کہ میرے پاس مرزا غلام قادر میرے بھائی کھڑے ہیں اور میں یہ آیت قرآن شریف کی پڑھتا ہوں۔ غلبت الروم فی ادنی الارض وہم من بعد غلبہم سیغلبون اور کہتا ہوں کہ ادنی الارض سے قادیان مراد ہے اور میں کہتا ہوں کہ قرآن شریف میں قادیان کا نام درج ہے۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 649 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 842 پر)

کیا قادیانی بتا سکتے ہیں کہ قرآن مجید کی کس سورہ یا رکوع میں یہ آیت موجود ہے جس میں قادیان کا نام درج ہے؟ قادیانی کہتے ہیں کہ یہ کشف ہے۔ ظاہر ہے کہ نبی کا کشف اور خواب وحی ہوتا ہے۔ چنانچہ قادیانیوں کو چاہیے، اب ہمت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کشفی آیت کو قرآن کے متن میں شامل کر لیں۔ لیکن یہ ایسا کبھی نہیں کر سکیں گے کہ درحقیقت کسی قادیانی کا مرزا قادیانی پر سچا ایمان ہی نہیں ہے۔ مرزا قادیانی کشف کی اہمیت کے بارے میں کہتا ہے:

**ناقصوں کا کشف، خواب اور الہام ناقص ہوتا ہے**

(270) ”حالانکہ کشف اور خواب بھی ہر ایک کے یکساں نہیں ہوتے۔ وہ کامل کشف جس کو قرآن شریف میں اظہار علی الغیب سے تعبیر کیا گیا ہے جو دائرہ کی طرح پورے علم پر مشتمل ہوتا ہے وہ ہر ایک کو عطا نہیں کیا جاتا، صرف برگزیدوں کو دیا جاتا ہے اور ناقصوں کا کشف اور الہام ناقص ہوتا ہے جو ہلّا خزان کو بہت شرمندہ کرتا ہے۔“

(حقیقت المہدی صفحہ 16 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 442 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 843 پر)

## الہام اور کشف قرآن مجید کے برابر

(271) ”الہام اور کشف کی عزت اور پایہ عالیہ قرآن شریف سے ثابت ہے۔..... یہی ایک صداقت تو اسلام کے لیے وہ اعلیٰ درجہ کا نشان ہے جو قیامت تک بے نظیر شان و شوکت اسلام کی ظاہر کر رہا ہے یہی تو وہ خاص برکتیں ہیں جو غیر مذہب والوں میں پائی نہیں جاتیں۔“ (ازالہ اوہام صفحہ 153 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 178 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 844 پر)

## قرآن، مرزا قادیانی پر دوبارہ اترا

(272) ”ہم کہتے ہیں کہ قرآن کہاں موجود ہے؟ اگر قرآن موجود ہوتا تو کسی کے آنے کی کیا ضرورت تھی۔ مشکل تو یہی ہے کہ قرآن دنیا سے اٹھ گیا ہے۔ اسی لیے تو ضرورت پیش آئی کہ محمد رسول اللہ (مرزا قادیانی) کو بمذہبی طور پر دوبارہ دنیا میں مبعوث کر کے آپ پر قرآن شریف اتارا جاوے۔“

(کلمۃ الفضل صفحہ 173 از صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 845 پر)

## ”تجھ پہ پھر اترا ہے قرآن، رسول قدنی“

(273) ”تو نے ایمان ثریا سے ہمیں لا کے دیا

نازش دودۂ سلمان رسول قدنی

آسمان اور زمیں تو نے بنائے ہیں نئے

تیرے کشتوں پہ ہے ایمان رسول قدنی

پہلی بعثت میں محمد ﷺ ہے تو اب احمد ﷺ ہے

تجھ پہ پھر اترا ہے قرآن رسول قدنی“

(روزنامہ الفضل قادیان جلد 10 شمارہ نمبر 30 مورخہ 16 اکتوبر 1922ء) (عکس صفحہ نمبر 846 پر)

## 20 سپارے

(274) ”خدا کا کلام اس قدر مجھ پر ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو میں جزو (سپارے) سے کم نہیں ہوگا۔“

(ہیئتہ الوحی صفحہ 407 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 407 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 847 پر)

## میں قرآن کی طرح ہوں

(275) ”ما انا الا كالقران و سيظهر على يدي مظهر من الفرقان.“  
میں تو بس قرآن ہی کی طرح ہوں اور عنقریب میرے ہاتھ پر ظاہر ہوگا جو کچھ

فرقان سے ظاہر ہوا۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 570 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 848 پر)

## قرآن شریف، مرزا قادیانی کی باتیں

(276) ”قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔“  
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 77 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 849 پر)

## مرزا قادیانی کے الہامات، قرآن کی طرح

(277) ”میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں، اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے۔ خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔“

(ہیئتہ الوحی صفحہ 220 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 220 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 850 پر)

قادیانیوں ۔۔۔ حوال ہے کہ وہ اپنی نمازوں اور عبادات میں مرزا قادیانی کی وحیاں



اور الہامات کیوں نہیں پڑھتے؟ جبکہ مرزا قادیانی نے اسے قرآن کے مساوی قرار دیا ہے۔

خدا کی قسم میری وحی کلام مجید ہے

(278)

”آنچه من بشنوم ز وحی خدا  
بخدا پاک دانش ز خطاء  
بھوں قرآن منزہ اش دانم  
از خطاها ہمیت ایمانم  
بخدا هست ایں کلام مجید  
از دہان خدائے پاک و وحید  
آں یقینے کہ بود عیسیٰ را  
بر کلامے کہ شد برو القاء  
وان یقین کلیم بر تورات  
وان یقین ہائے سید سادات  
کم نیم زان ہمہ بروئے یقین  
ہر کہ گوید دروغ هست لعین“

ترجمہ: ”جو کچھ میں اللہ کی وحی سے سنتا ہوں۔ خدا کی قسم اسے ہر قسم کی خطا سے پاک سمجھتا ہوں۔“

قرآن کی طرح میری وحی خطاؤں سے پاک ہے۔ یہ میرا ایمان ہے۔

خدا کی قسم یہ کلام مجید ہے، جو خدائے پاک یکتا کے منہ سے نکلا ہے۔

جو یقین عیسیٰؑ کو اپنی وحی پر، موسیٰؑ کو تورات پر اور حضور ﷺ کو قرآن مجید پر تھا،

میں از روئے یقین ان سب سے کم نہیں ہوں، جو جھوٹ کہے وہ لعنتی ہے۔“

(نزل اسحٰ ص 99 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 477، 478 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 851، 852 پر)

## قرآن شریف میں گندی گالیاں بھری ہیں! (معاذ اللہ)

(279) ”قرآن شریف جس آواز بلند سے سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے، ایک قایت درجہ کا فحشی اور سخت درجہ کا نادان بھی اس سے بے خبر نہیں رہ سکتا۔ مثلاً زمانہ حال کے مہذبین کے نزدیک کسی پر لعنت بھیجنا ایک سخت گالی ہے۔ لیکن قرآن شریف کفار کو سنا سنا کر ان پر لعنت بھیجتا ہے۔ ایسا ہی ظاہر ہے کہ کسی انسان کو حیوان کہنا بھی ایک قسم کی گالی ہے۔ لیکن قرآن شریف نہ صرف حیوان بلکہ کفار اور منکرین کو دنیا کے تمام حیوانات سے بدتر قرار دیتا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ ان شر الاذواب عند اللہ اللہین کلہموا۔ ایسا ہی ظاہر ہے کہ کسی خاص آدمی کا نام لے کر یا اشارہ کے طور پر اس کو نشانہ بنا کر گالی دینا زمانہ حال کی تہذیب کے برخلاف ہے لیکن خدائے تعالیٰ نے قرآن شریف میں بعض کا نام ابولہب اور بعض کا نام کلب اور خنزیر کہا اور ابو جہل تو خود مشہور ہے۔ ایسا ہی ولید بن مغیرہ کی نسبت نہایت درجہ کے سخت الفاظ جو بصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں، استعمال کیے ہیں۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 28 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 116 (حاشیہ) از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 853، 854 پر)

## احادیث رسول ﷺ کی توہین

(280) ”میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ قرآن اور وہ وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔“

(اعجاز احمدی [ضمیمہ نزول اسحٰ] صفحہ 36 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 140 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 855 پر)

مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

## جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے.....

(281) ”جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے تو جو چاہے بکے، کون اس کو روکتا ہے۔“  
(اعجاز احمدی (نزول اسحٰ) صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 109 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 856 پر)

### اہم نکات

- 1- آنجہانی مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا تحریروں کا خلاصہ یہ ہے کہ:  
قرآن مجید قادیان (ضلع گورداسپور، بھارت) میں نازل ہوا۔ (نعوذ باللہ)
- 2- قادیان کا نام قرآن مجید میں ہے۔ (نعوذ باللہ)
- 3- قرآن، مرزا قادیانی پر دوبارہ نازل ہوا۔ (نعوذ باللہ)
- 4- خدا کا کلام مرزا قادیانی پر اس قدر نازل ہوا کہ اس سے 20 سپارے تیار ہو جائیں۔ (نعوذ باللہ)
- 5- مرزا قادیانی قرآن ہی کی طرح ہے۔ (نعوذ باللہ)
- 6- قرآن شریف، مرزا قادیانی کے منہ کی باتیں ہیں۔ (نعوذ باللہ)
- 7- مرزا قادیانی پر نازل ہونے والے الہامات قرآن کی طرح ہیں۔ (نعوذ باللہ)
- 8- قرآن شریف گندی گالیوں سے بھرا ہوا ہے۔ (نعوذ باللہ)
- 9- جو حدیث مرزا قادیانی کی وحی کے مطابق نہیں، وہ ردی کی ٹوکری میں پھینک دی جاتی ہے۔ (نعوذ باللہ)
- 10- جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے تو بکواس کرتا رہتا ہے۔





ثبوتِ حاضر ہیں!

حرمین شریفین  
کی توحہاں

انوار و تجلیات، فیوض و برکات، عقیدت و افتخار کے لحاظ سے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ دو ایسے روحانی و نورانی مراکز ہیں جن کی روئے زمین پر نظیر نہیں ملتی۔ مکہ فضیلتوں کا شہر ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ کا وہ گھر ہے جسے ابراہیم علیہ السلام و اسماعیل علیہ السلام نے مل کر از سر نو بنایا۔ اس شہر میں انبیا کے امام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ یہی وہ شہر ہے جس کی اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں قسمیں کھاتا ہے۔ یہی وہ شہر ہے جسے مختلف محبوب ناموں سے کبھی بلدا لائین، کبھی ام القریٰ اور کبھی حرم امن کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ اس شہر کو ارض قرآن ہونے کا شرف حاصل ہے۔ بیت اللہ میں پڑھی جانے والی ایک نماز کا ثواب ایک نمازوں کے برابر ہے۔

مدینہ منورہ میں سرکار دو عالم ﷺ کا روضہ اقدس ہے جو مرجع خلافت ہے۔ کل روئے زمین پر ایسے آستانہ جود و کرم کی مثال نہیں ملتی۔ یہاں شاہ و گدا سبکی بھکاری ہیں۔ اس زمین کی فضیلت کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس کی مٹی کے ذروں نے رحمت ﷺ کی قدم بوسی کا اعزاز حاصل کیا۔ اس سرزمین کی معراج قسمت کہ امام الانبیا ﷺ میں پردہ نشین ہیں۔ مسجد نبوی ﷺ میں ایک نماز ادا کرنے کا ثواب پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے، حضرت ابن عمرؓ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص اس کی رات رکھتا ہو کہ مدینہ طیبہ میں مرے، اسے چاہیے کہ وہیں مرے، اس لیے کہ میں اس شخص کا رشتہ دار ہوں گا جو مدینہ میں مرے گا۔ دوسری حدیث میں ہے کہ میں اس کا گواہ بنوں گا۔“ (ابن ماجہ) حج بیت اللہ اسلام کے ارکان خمسہ میں سے ایک ہے جو سچے عشق اور محبت کا سفر ہے اور جس میں اللہ تعالیٰ کے بندے اپنی نیاز مندی کا بھرپور مظاہرہ کرتے ہیں کہ مری علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخلص امتیوں کے لیے ارض مدینہ کی زیارت بھی گویا اس سفر کا ایک حصہ ہے۔ یہی وہ شہر ہے جہاں گنبد خضریٰ کی بہاروں سے فضا گلغام ہے۔

ستر ہزار ملائکہ روزانہ درود و سلام کے لیے حاضر ہوتے ہیں۔ مدینہ طیبہ میں ہر دن عید اور ہر شب شب سعید ہے۔

سراجاً منیراً نگار مدینہ  
تجلی مکہ بہار مدینہ

جھوٹے مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی کا دل حضور رسالت مآب ﷺ کی ذات اور آپ ﷺ کے دونوں شہروں کے بارہ میں بغض اور عداوت سے بھرا پڑا تھا۔ وسائل کے باوجود اس کا ارتدادی جذبہ اور زندقیت اسے مکہ اور مدینہ نہ لے جاسکی اور نہ اسے مراکز مہر و وفا کا دیدار ہی کرنے کی توفیق ہوئی۔ مرزا قادیانی کے زمانہ حیات (1891ء) میں معروف سیرت نگار قاضی سلمان منصور پوریؒ نے فرمایا تھا کہ احادیث کی رو سے حضرت مسیح علیہ السلام حج کریں گے، عمرہ کریں گے، مدینہ طیبہ میں حاضری دیں گے اور نزول کے پینتالیس سال بعد فوت ہو کر روضہ طیبہ میں دفن ہوں گے۔ مرزا قادیانی خود کو مسیح کہتا ہے لیکن:

□ ”میں نہایت جزم کے ساتھ ہاواز بلند کہتا ہوں کہ حج بیت اللہ مرزا غلام احمد قادیانی کے نصیب میں نہیں۔ میری اس پیشگوئی کو سب صاحب یاد رکھیں۔“ (تائید اسلام صفحہ 116)

اس اعلان کے پندرہ سال بعد تک آنجہانی مرزا قادیانی زعمہ رہا مگر اسے حرمین کی حاضری سے قدرت نے محروم رکھا۔ جس طرح حضور رسالت مآب ﷺ کے مقابل مرزا قادیانی نے اپنی جھوٹی اور خانہ ساز نبوت کا ڈھونگ رچایا، اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے مرکز قادیان کو مکہ و مدینہ سے برتر ثابت کرنے میں مختلف نوعیت کے دعوے کیے۔

آپے بوجھل دل کے ساتھ دیکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی جیسے شاطر، فریبی اور یہودی نصاریٰ کے ایجنٹ نے کس طرح ان پاک شہروں کی توہین کی! اپنی جنم بھومی قادیان کا ان سے کس طرح جوڑ جوڑا بلکہ اسے قرآن میں مندرج قرار دے کر اسے مکہ و مدینہ سے بھی بہتر و افضل قرار دیا اور قادیان ہی کی زیارت کو حج سے تعبیر کر کے بیت اللہ اور مناسک حج کی شرمناک توہین کی۔

## قرآن شریف میں تین شہروں کے نام

(282) ”اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم میرزا غلام قادیانی میرے قریب بیٹھ کر ہاواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے



نقرات کو پڑھا کہ انا الزلناہ قریبنا من القادیان تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ تب انہوں نے کہا یہ دیکھو، لکھا ہوا ہے۔ تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ اور مدینہ اور قادیان۔“

(ازالہ اوہام (حاشیہ) حصہ اول صفحہ 40 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 40 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 857 پر)

## مسجد اقصیٰ کی توہین

(283) ”مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے جس کی نسبت براہین احمدیہ میں خدا کا کلام یہ ہے۔ مبارک و مبارک و کل امر مبارک یجعل فیہ۔ اور یہ مبارک کا لفظ جو بیضہ مفعول اور قائل واقع ہوا، قرآن شریف کی آیت ہار کنا حولہ کے مطابق ہے۔ پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ سبحان الذی امری بعدہ لیل من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا الذی ہار کنا حولہ“

(خطبہ الہامیہ حاشیہ صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 21 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 858 پر)

(284) ”والمسجد الاقصیٰ المسجد الذی بناہ المسیح الموعود فی القادیان“

مسجد اقصیٰ سے مراد وہ مسجد ہے جسے قادیان میں مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے بنایا۔

(خطبہ الہامیہ صفحہ 25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 25 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 859 پر)

(285) ”معراج میں جو آنحضرت ﷺ مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر فرما ہوئے وہ مسجد اقصیٰ یہی ہے جو قادیان میں بجانب مشرق واقع ہے جس کا نام خدا کے کلام نے مبارک رکھا ہے۔“

(خطبہ الہامیہ صفحہ 22 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 22 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 860 پر)

(286) قادیان کی عبادت گاہ کے بارے میں مرزا قادیانی کو الہام ہوا:

”وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 82، طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 861 پر)

یہ قرآن مجید کی آیت ہے (آل عمران: 97) جو اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ جو اس میں داخل ہو گیا، اسے امن مل گیا۔ لیکن مرزا قادیانی اسے قادیان میں اپنی عبادت گاہ پر منطبق کر رہا ہے۔

## قادیان کی فضیلت

(287) ”لوگ معمولی اور نقلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں مگر اس جگہ (قادیان میں آنا-ناقل) نقلی حج سے ثواب زیادہ ہے اور غافل رہنے میں نقصان اور خطر، کیونکہ سلسلہ آسمانی ہے اور حکم ربانی۔“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 352 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 352 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 862 پر)

(288) ”زمین قادیاں اب محترم ہے  
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے“

(درشمن صفحہ 56 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 863 پر)

## مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں کا دودھ

(289) ”حضرت مسیح موعود نے اس کے متعلق بڑا زور دیا ہے اور فرمایا ہے کہ جو بار بار یہاں نہیں آتے، مجھے ان کے ایمان کا خطرہ ہے۔ پس جو قادیان سے تعلق نہیں رکھے گا، وہ کاٹا جائے گا۔ تم ڈرو کہ تم میں سے نہ کوئی کاٹا جائے۔ پھر یہ تازہ دودھ کب تک رہے گا۔ آخر ماؤں کا دودھ بھی سوکھ جایا کرتا ہے۔ کیا مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے یہ دودھ سوکھ گیا کہ نہیں۔“

(حیۃ الرویاء صفحہ 46 طبع اول از مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 864 پر)

## قادیان تمام دنیا کی بستیوں کی ماں

(290) ”اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے قادیان کو تمام دنیا کی بستیوں کی اُم قرار دیا ہے۔ اس لیے اب وہی بہتی پورے طور پر روحانی زندگی پائے گی جو اس کی چھاتیوں سے دودھ پیئے گی۔“  
(ہیجۃ الرویاء صفحہ 45 طبع اول از مرزا بشیر الدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 865 پر)

## قادیانی جلسہ، حج کی طرح

(291) ”آج جلسہ کا پہلا دن ہے اور ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے۔ حج خدا تعالیٰ نے مومنوں کی ترقی کے لیے مقرر کیا تھا، آج احمدیوں کے لیے دینی لحاظ سے حج تو مفید ہے مگر اس سے جو اصل غرض یعنی قوم کی ترقی تھی، وہ انھیں حاصل نہیں ہو سکتی کیونکہ حج کا مقام ایسے لوگوں کے قبضہ میں ہے، جو احمدیوں کو قتل کر دینا بھی جائز سمجھتے ہیں۔ اس لیے خدا تعالیٰ نے قادیان کو اس کام کے لیے مقرر کیا ہے۔ ہمارے آدمیوں میں سے جن کو خدا تعالیٰ توفیق دیتا ہے، حج کرتے ہیں مگر وہ فائدہ جو حج سے مقصود ہے، وہ سالانہ جلسہ پر ہی آ کر اٹھاتے ہیں۔“  
(برکات خلافت صفحہ 5، طبع اول از مرزا بشیر الدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 866 پر)

## اہم نکات

- مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا تحریروں سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے:-
- 1- قرآن شریف میں قادیان (خلع گورداسپور، بھارت) کا نام موجود ہے۔
- 2- مسجد اقصیٰ سے مراد مرزا قادیانی کی عبادت گاہ ہے جو قادیان میں واقع ہے۔
- 3- یہی وہ مسجد ہے کہ سفر معراج میں پہلے حضور نبی کریم ﷺ مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک گئے۔
- 4- قادیان کی عبادت گاہ کو بیت اللہ شریف کا درجہ حاصل ہے۔
- 5- قادیان میں جانا نقلی حج سے زیادہ ثواب کا باعث ہے۔
- 6- مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں کا دودھ خشک ہو گیا ہے، اب ہدایت و فیض صرف قادیان سے ملے گا۔
- 7- قادیان روحانی طور پر تمام بستیوں کی ماں ہے۔
- 8- قادیان کا جلسہ حج کی طرح ہے۔



ثبوت حاضر ہیں!

اولیائے عظام رحمۃ اللہ علیہم

وعلمائے کرام رحمۃ اللہ علیہم

کی توہین

حضرات اولیائے عظام اور علمائے کرام، اللہ تعالیٰ کی انسانی مخلوق کا نہات بیش قیمت حصہ ہے۔ ایسا حصہ جسے اللہ رب العزت نے خود اپنا دوست قرار دیا۔ انہیں ایمان و تقویٰ کا علمبردار بتلایا اور واضح فرمایا کہ دنیا و آخرت میں ہر قسم کی بشارتیں ان کے لیے ہیں۔ اہل علم کے لیے قرآن و سنت میں جا بجا تعریف آمیز کلمات ہیں اور کیوں نہ ہوں کہ علم نور ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ اس سے کسی کو حصہ ملنا بڑی ہی سعادت ہے۔ علمائے کرام کی توہین و تذلیل کو حضور نبی کریم ﷺ نے بدترین جرم قرار دیا اور ایسے لوگوں کے متعلق واضح کیا کہ ان لوگوں کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن صد ہزار حیف مرزا قادیانی مردود پر کہ اس نے قریب العہد اور قریب العصر نامور علما و صلحا کا نام لے لے کر انہیں مغلطات سنائیں اور برا بھلا کہا۔ بھلا ایسا آدمی اس قابل ہے کہ اسے کوئی منہ لگائے؟ حیرت ہے ان لوگوں پر جو اس کینے شخص کو نبی بنا کر بیٹھے ہیں!!!

## پرلے درجہ کی خباثت اور شرارت

(292) ”مختلف فرقوں کے بزرگ ہادیوں کو بدی اور بے ادبی سے یاد کرنا پرلے درجہ کی خباثت اور شرارت سمجھے ہیں۔“

(برائین احمدیہ صفحہ 102 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 92 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 867 پر)

## مرزا قادیانی، خاتم الاولیا

(293) ”اور وہ خاتم الانبیاء ہیں اور میں خاتم الاولیا ہوں۔ میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو مجھ سے ہوگا اور میرے عہد پر ہوگا۔“

(خطبہ الہامیہ صفحہ 70 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 70 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 868 پر)

## حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی توہین

(294) ”سلطان عبدالقادر، اس الہام میں میراثام سلطان عبدالقادر رکھا گیا کیونکہ جس طرح سلطان دوسروں پر حکمران اور افسر ہوتا ہے، اسی طرح مجھ کو تمام روحانی درباریوں پر افسری عطا کی گئی ہے۔ یعنی جو لوگ خدا تعالیٰ سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ ان کا تعلق نہیں رہے گا جب تک وہ میری اطاعت نہ کریں۔ اور میری اطاعت کا جو آ اپنی گردن پر نہ اٹھائیں۔ یہ اسی قسم کا فقرہ ہے جیسا کہ یہ فقرہ قدسی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ یہ فقرہ سید عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا ہے جس کے معنی ہیں کہ ہر ایک ولی کی گردن پر میرا قدم ہے۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 599 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 869 پر)

(295) ”حافظ نور محمد صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضور (مرزا قادیانی) نے فرمایا کہ میں نے خواب میں ایک مرتبہ دیکھا کہ سید عبدالقادرؒ صاحب جیلانی آئے ہیں اور آپؒ نے پانی گرم کرا کر مجھے غسل دیا ہے اور نئی پوشاک پہنائی ہے اور گول کمرے کی سیڑھیوں کے پاس کھڑے ہو کر فرمانے لگے کہ آؤ ہم اور تم برابر کھڑے ہو کر قدناپیں۔ پھر انہوں نے میرے بائیں طرف کھڑے ہو کر کندھے سے کندھا ملایا تو اس وقت دونوں برابر برابر رہے۔“

(سیرت الہدی جلد سوم صفحہ 16 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 870 پر)

## حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کی توہین

پاسہان ختم نبوت، تاجدار گولڑہ شریف حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ نے مرزا قادیانی کے کفریہ عقائد کے رد میں ایک معرکہ الآراء کتاب ”سیف چشتیائی“ لکھی اور اسے مرزا قادیانی کو بھجوا دیا۔ مرزا قادیانی اسے پڑھ کر آپے سے باہر ہو گیا اور اول قول بکنے لگا۔ اس نے کہا:

(296) ”مجھے ایک کتاب کذاب (حضرت پیر مہر علی شاہ) کی طرف سے پہنچی ہے۔ وہ غبیث کتاب اور بھوک کی طرح نیش دن۔ پس میں نے کہا کہ اے گولڑہ کی زمین، تجھ پر



لعنت۔ تو ملعون کے سبب سے ملعون ہو گئی پس تو قیامت کو ہلاکت میں پڑے گی۔“  
(اعجاز احمدی صفحہ 75 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 188 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 871 پر)

مرزا قادیانی کی ذہنی حالت کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ قادیانی عقائد کے مخالفانہ کتاب ملنے پر اس نے نہ صرف پیر صاحب کو برا بھلا کہا بلکہ اس پورے علاقے اور اس کے مکینوں کو بھی ملعون قرار دے ڈالا۔ جبکہ قادیانی جماعت کا نعرہ ہے: ”محبت سب کے لیے، نفرت کسی سے نہیں۔“

(297) ”دیکھو اہل حق پر حملہ کرنے کا یہ اثر ہوتا ہے کہ مجھے چند فقرہ کا سارق قرار دینے سے ایک تمام و کمال کتاب کا خود چور ثابت ہو گیا اور نہ صرف چور بلکہ کذاب بھی کہ ایک گندہ جھوٹ اپنی کتاب میں شائع کیا اور کتاب میں لکھ مارا کہ یہ میری تالیف ہے حالانکہ یہ اس کی تالیف نہیں۔ کیوں پیر جی اب اجازت ہے کہ اس وقت ہم بھی کہہ دیں کہ لعنة الله على الكاذبين۔ رہا محمد حسن پس چونکہ وہ مرچکا ہے، اس لیے اس کی نسبت لمبی بحث کی ضرورت نہیں، وہ اپنی سزا کو پہنچ گیا۔ اس نے جھوٹ کی نجاست کھا کر وہی نجاست پیر صاحب کے منہ میں رکھ دی۔“  
(نزول المسح حاشیہ صفحہ 72 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 448 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 872 پر)

(298) ”معمار، معمار کی نکتہ چینی کر سکتا ہے اور حداد، حداد کی مگر ایک خاکروب کو حق نہیں پہنچتا کہ ایک دانہ معمار کی نکتہ چینی کرے۔ آپ کی ذاتی لیاقت تو یہ ہے کہ ایک سطر بھی عربی نہیں لکھ سکتے۔ چنانچہ سیف چشتیائی میں بھی آپ نے چوری کے مال کو اپنا مال قرار دیا تو پھر اس لیاقت کے ساتھ کیوں آپ کے نزدیک شرم نہیں آتی۔ اے بھلے آدمی پہلے اپنی عربی دانی ثابت کر، پھر میری کتاب کی غلطیاں نکال اور فی غلطی ہم سے پانچ روپیہ لے لے اور بالمقابل عربی رسالہ لکھ کر میرے اس کلامی معجزہ کا باطل ہونا دکھلا۔ افسوس کہ دس برس کا عرصہ گزر گیا، کسی نے شریفانہ طریق سے میرا مقابلہ نہیں کیا۔ غایت کاراگر کیا تو یہ کیا کہ تمہارے فلاں لفظ میں فلاں غلطی ہے اور فلاں فقرہ فلاں کتاب کا مسروقہ معلوم ہوتا ہے۔ مگر صاف ظاہر ہے کہ جب تک خود انسان کا صاحب علم ہونا ثابت نہ ہو کیونکہ اس کی نکتہ چینی صحیح مان لی جائے، کیا ممکن نہیں کہ وہ خود غلطی کرتا ہو اور جو شخص بالمقابل لکھنے پر قادر نہیں، وہ کیوں کہتا ہے کہ کتاب

میں بعض فقرے بطور سرقہ ہیں، اگر سرقہ سے یہ امر ممکن ہے تو کیوں وہ مقابل پر نہیں آتا اور لومبڈی کی طرح بھاگا پھرتا ہے۔ اے نادان، اول کسی تفسیر کو عربی فصیح میں لکھنے سے اپنی عربی دانی ثابت کر، پھر تیری نکتہ چینی بھی قابل توجہ ہو جاوے گی ورنہ بغیر ثبوت عربی دانی کے میری نکتہ چینی کرنا اور کبھی سرقہ کا الزام دینا اور کبھی صرف غلطی کا۔ یہ صرف گوہ کھانا ہے۔ اے جاہل، بے حیا، اول عربی بلیغ فصیح میں کسی سورۃ کی تفسیر شائع کر، پھر تجھے ہر ایک کے نزدیک حق حاصل ہوگا کہ میری کتاب کی غلطیاں نکالے یا مسروقہ قرار دے۔“

(نزدول المسیح صفحہ 65 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 441 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 873 پر)

## علمائے کرام کی توہین

مولانا ثناء اللہ امرتسری کو

(299) ”عورتوں کی عار کھا۔“

(اعجاز احمدی صفحہ 92 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 196 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 874 پر)

اہل حدیث راہنما مولانا محمد حسین بٹالوی کے متعلق لکھا:

(300) ”کذاب، متکبر، سربراہ گمراہان، جاہل، شیخ احمقان، عقل کا دشمن، بد بخت، طالع،

فی منحوس، لاف زن، شیطان، گمراہ شیخ مفتری۔“

(انجام آتھم صفحہ 241، 242 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 241، 242، 243 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 875، 876، 877 پر)

مولانا رشید احمد گنگوہی کے متعلق لکھا ہے:

(301) ”اعداء شیطان، گمراہ دیو، شقی، ملعون“

(انجام آتھم صفحہ 252 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 252 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 878 پر)

مولانا سعد اللہ کے بارے میں لکھا:

(302) ”اور لٹیروں میں ایک قاسق آدمی کو دیکھتا ہوں کہ ایک شیطان ملعون ہے۔ لٹیروں

کا نطفہ، بدگو ہے اور خبیث اور مفسد اور جھوٹ کو ملمع کر کے دکھانے والا، منحوس ہے جس کا نام جاہلوں نے سعد اللہ رکھا ہے۔“  
(ہدیۃ الوری تہ ص 445 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 445 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 879 پر)

## سلطان القلم کی گل افشائیاں

□ ”اے عبدالحق غزنوی، اے گمراہ عبد الجبار، اور تم نے دیکھ لیا کہ تمہیں طاقت نہیں ہوئی کہ میری کلام جیسی کلام بنالاول۔ اور عبد الجبار کی جماعت میں سے ایک موذی نے کہا کہ یہ شخص دجال اور اکفر الکفار ہے اور ان میں سے ایک غزنوی شخص ہے جس کو عبدالحق کہتے ہیں اور اس نے گالیاں دیں اور پیش کی طرح اچھلا اور وہ ایک چوہا ہے شیروں کو اپنے سوراخ میں آواز سے ڈراتا ہے اور ایک شیخ لمبی زبان والا بہت ہڈیاں والا عبدالحق سے مشابہ ہے۔ اس نے گمان کیا ہے کہ وہ زمانہ کے فاضلوں میں سے ہے اور یہ شیخ نجفی ہے اور شیعہ ہے۔ اور اس نے عربی میں میری طرف ایک خط لکھا۔ بلکہ اس نے باوجود اس کے سب اور ستم کو کمال تک پہنچا دیا۔ اور کسی گالی کو نہ چھوڑا جسکو کمینہ رذیلوں کی طرح نہ لکھا۔ اور نہیں جانتا کہ ایمان کیا ہے اور مومنوں کی خصلتیں کیا ہیں۔ اور ہم گالی کی طرح رجوع نہیں کرتے جیسا کہ اس نے عناد سے کیا۔ مگر تو کمینوں اور سفلوں میں سے تھا۔ اور تمام تر تعجب یہ ہے کہ عبدالحق غزنوی پانچ برس سے مجھے گالیاں نکال رہا ہے۔ اور ہم نے محض گوئی سے پرہیز کیا ہے اور ہر ایک درخت لکڑی سے پہچانا جاتا ہے۔ اور امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے تجاوز سے باز آجائیں گے اور بکواس سے باز نہ آئے۔ پس میں نے جان لیا کہ وہ مردود اور مخذول ہیں۔ اور بد بخت اور محروم ہیں اپنے تئیں تو بہت نیک آدمیوں میں سے خیال کرتا ہے اور بد بختوں کے طریق پر چلتا ہے۔ ہتھوں کی طرح تو زندگی بسر کرتا ہے۔ تیری باطنی پلیدی نے تیری صورت کو متغیر کر دیا تو ایک گریبا ہے نہ انسان کی قسم اور شریروں میں سے ہے اور تو بوڑھا ہو گیا اور چڑا پرانا ہو گیا اور خبیث اور کے طریقوں کو تو نہیں چھوڑتا۔ قبل اس کے جو تجھ کو کیڑے کھالیں اور موت آجائے اور تو نے سے دشمنی کی پس خدا تجھے جاہ کرے اور جلد بازوں کی طرح بکواس مت کر پس خدا نے تیرا منہ لیا۔ کلب العناد، پس اے مسخ شدہ اور تیرا سر تیرے ہی جوتوں کے ساتھ نرم کیا جائے گا۔ تجھ پر لعنت، اے غزنی کے بندر، تو کتوں کی طرح تھا، بک بک کرنے والا، کم کنت لسان کا داغ رکھنے والا اور کتا ایک صورت ہے اور تو اسکی روح ہے۔“



پس تیرے جیسا آدمی کتے کی طرح بھونکتا ہے اور فریاد کرتا ہے۔  
 ہم نے تہیہ کے لیے تجھے طمانچہ مارا مگر تو نے طمانچہ کو کچھ نہ سمجھا۔  
 پس کاش ہماری پاس مضبوط اونٹ کے چڑے کا جوتا ہوتا۔  
 اور جو گالی تو دینا چاہے گا وہ ہم سے سنے گا۔  
 اور اگر تو بات اور حملہ میں نرمی کرے گا تو ہم بھی نرمی کریں گے۔  
 اور میں تیرے نفس میں علم اور عقل نہیں دیکھتا۔  
 اور تو خنزیر کی طرح حملہ کرتا ہے اور گدھوں کی طرح آواز کرتا ہے۔  
 اور تو نے بدکار عورت کی طرح رقص کیا۔  
 اور مجھے فاسق ٹھہرایا حالانکہ تو سب سے زیادہ فاسق ہے۔  
 اے شیخ شقی سوچ۔

اور انسان کی طرح فکر کر اور گدھے کی طرح آواز نہ کر۔  
 پس میں قسم کھاتا ہوں کہ اگر خدا کا خوف اور حیا نہ ہوتا۔  
 تو میں قصد کرتا کہ گالیوں سے تجھے فنا کر دیتا۔

(حجتہ اللہ ص 12 تا 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد نمبر 12، ص 172 تا 236 از مرزا قادیانی)

قارئین کرام! آپ نے مرزا قادیانی کی مندرجہ بالا مغالطات و منقولات پڑھ لی  
 ہیں۔ اس کے باوجود اس کا دعویٰ ہے:

**گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے**

(303) ”ناحق گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے۔“  
 (ست بچن صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 133 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 880)

**بد زبان ہر ایک سے بدتر ہے**

(304) ”بدتر ہر ایک سے وہ ہے جو بد زبان ہے  
 جس دل میں یہ نجاست بیت الخلاء بھی ہے“

(قادیان کے آریہ اور ہم صفحہ 42 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 458 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 881)

ثبوتِ حاضریں!

مسلمانوں کو گندی گالیاں  
اور کُفر کا فتویٰ

حضور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ کی امت آخری امت ہے۔ جس طرح آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں، اس طرح آپ ﷺ کی امت کے بعد کوئی امت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی امت کو ”خیر امة“ قرار دیا۔ اس امت کی فضیلت ملاحظہ فرمائیں کہ بڑے بڑے انبیاء و رسل نے اس امت میں شامل ہونے کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا قبول ہوئی اور وہ قرب قیامت دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔ ان کی حیثیت نبی کی نہیں بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے امتی کی ہوگی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دیگر مسلمانوں کی طرح آپ ﷺ کی تعلیمات کی اتباع کریں گے۔

امت مسلمہ کا ہر فرد اس لحاظ سے خوش قسمت ہے کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کی امت میں سے ہے۔ آپ ﷺ کی پچی اطاعت اور اتباع سے دنیا و آخرت میں کامیابی ہے۔ اس کے برعکس جھوٹا مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی اپنی اطاعت اور فرماں برداری کو ہر شخص پر لازم قرار دیتا ہے۔ مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی اطاعت سے نجات مل سکتی ہے نہ جہنم سے نجات، بلکہ جو شخص اسے (مرزا قادیانی کو) نبی نہیں مانتا، وہ کافر، کھنسی، عیسائی، یہودی، مشرک، کجخیروں کی اولاد، خنزیر اور ولد الحرام ہے۔ غلام ہندوستان میں بیروں کی ضروریات کی تکمیل کے لیے نبوت کا ڈھونگ رچانے والے آنجہانی مرزا قادیانی نے اپنے مخالفین کے خلاف جو زبان استعمال کی، وہ اس کا سب سے بڑا ثبوت ہے کہ مرزا قادیانی کا مقام انسانیت سے بھی کوئی تعلق نہیں۔ آئیے ملاحظہ فرمائیں کہ مرزا قادیانی اور اس کا اندیت نے امت مسلمہ کے خلاف کیا ہرزہ سرائی کی ہے:

مرزا قادیانی نے کہا تھا:



## جب دل بگڑتا ہے

(305) ”جب دل بگڑتا ہے تو زبان ساتھ ہی بگڑ جاتی ہے۔“  
(آسمانی فیصلہ، ص 37 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 ص 347 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 882 پر)

## اخلاقی معلم کا فرض

(306) ”اخلاقی معلم کا فرض یہ ہے کہ پہلے آپ اخلاق کریمہ دکھلاوے۔“  
(چشمہ مسیحی صفحہ 12 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 346 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 883 پر)

## میری فطرت

(307) ”میری فطرت اس سے دور ہے کہ کوئی تلخ بات منہ پر لاؤں۔“  
(آسمانی فیصلہ صفحہ 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 320 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 884 پر)

## تہذیب اخلاق

(308) ”خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق.....  
اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔“  
(اربعین نمبر 3 صفحہ 84 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 426 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 885 پر)

## گالیاں سن کے دعا دو

(309) ”گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو  
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ اکھار“

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 114 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 144 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 886 پر)

## سخت زبانی سے برکت جاتی رہتی ہے

(310) ”حائف جو گالیاں دیتے ہیں اور گندے اور ناپاک اشتہار شائع کرتے ہیں، ہم کو ان کا جواب گالیوں سے کبھی دینا نہیں چاہیے۔ ہم کو سخت زبانی کی ضرورت نہیں کیونکہ سخت زبانی سے برکت جاتی رہتی ہے اس لیے ہم نہیں چاہتے کہ اپنی برکت کو کم کریں۔“  
(ملفوظات جلد دوم صفحہ 161، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 887 پر)

مرزا قادیانی کے بڑے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود کا کہنا ہے:

## گالیاں گلست کو ثابت کرتی ہیں

(311) ”جب انسان دلائل سے گلست کھاتا اور ہار جاتا ہے تو گالیاں دینی شروع کر دیتا ہے اور جس قدر کوئی زیادہ گالیاں دیتا ہے اس قدر اپنی گلست کو ثابت کرتا ہے۔“  
(انوار خلافت صفحہ 20، منہجہ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 80 از مرزا بشیر الدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 888 پر)

مرزا قادیانی اور اس کے بیٹے کی مذکورہ بالا تحریروں سے مندرجہ ذیل باتیں اخذ ہوتی ہیں:

- 1- جب دل بگڑتا ہے تو زبان ساتھ ہی بگڑ جاتی ہے۔
- 2- اخلاقی معلم کا یہ فرض ہے کہ پہلے خود اپنے اخلاق کو درست کر لے۔
- 3- مرزا قادیانی کی یہ فطرت نہیں ہے کہ کوئی تلخ بات منہ پر لائے۔
- 4- خدا وہ خدا ہے جس نے مرزا قادیانی کو ہدایت، دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ رسول بنا کر بھیجا۔
- 5- گالیاں سن کر دعائیں دو اور دکھ سہہ کر دوسروں کو آرام دو۔
- 6- اگر تم کسی میں تکبر کی عادت دیکھو تو اس کے مقابلہ میں اکسار دکھاؤ۔
- 7- حائف کی گالیوں کا جواب گالیوں سے کبھی نہیں دینا چاہیے کیونکہ سخت زبانی سے برکت جاتی رہتی ہے۔
- 8- جب انسان دلائل سے گلست کھاتا ہے اور ہار جاتا ہے تو پھر گالیاں دینا شروع کر دیتا ہے اور جس قدر زیادہ گالیاں دیتا ہے، اسی قدر اپنی گلست کو ثابت کرتا ہے۔

اب آئیے! ان ”فرمودات عالیہ“ کے برعکس مرزا قادیانی کا تضاد دیکھتے ہیں:

## ولد الحرام

(312) ”اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جاوے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔“

(انوار اسلام صفحہ 30 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 31 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 889 پر)

## عیسائی، یہودی، مشرک

(313) ”جو میرے مخالف تھے، ان کا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا۔“

(نزدول المسیح (حاشیہ) صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 382 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 890 پر)

## کنجریوں کی اولاد

(314) ”ملک کعب بنظر الیہا کل مسلم بعین المعبة والمودة وینفع من معارفها وبقبلنی و یصدق دعوتی۔ الا ذریۃ البغایا۔“

ترجمہ ”میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے مگر کنجریوں (بدکار عورتوں) کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 547، 548 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 547، 548 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 891، 892 پر)

”اصل عبارت عربی میں ہے۔ اس کا ترجمہ ہم نے لکھا ہے۔ مرزا کے الفاظ یہ ہیں الا ذریۃ البغایا۔ عربی کا لفظ البغایا جمع کا صیغہ ہے۔ واحد اس کا بغیۃ ہے جس کا معنی بدکار، قاحشہ، زانیہ ہے۔“



(315) خود مرزا نے خطبہ الہامیہ صفحہ 49 (مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 49) پر لفظ بتایا کا ترجمہ بازاری عورتیں کیا ہے۔ (عکس صفحہ نمبر 893 پر)

(316) ”اور ایسے ہی انجام آتھم کے صفحہ 282 (مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 282) (عکس صفحہ نمبر 894 پر)

(317) نور الحق حصہ اول صفحہ 123 (مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 163) پر لفظ بتایا کا ترجمہ نسل بدکاران، زنا کار، زن بدکار وغیرہ کیا ہے۔<sup>۵</sup>  
نیز قرآن پاک میں ہے کہ جب یہودیوں نے حضرت مریم کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے بعد کہا تھا:  
وما کانت امک بغیا (سورۃ مریم: 28)  
ترجمہ: تری ماں زنا کار اور بدکار نہ تھی۔

## مسلمان مرد خنزیر، ان کی عورتیں کتیاں

(318) ان العدا صاردا مخنازیر الفلا  
و نساء هم من دونهن الاکلب  
”دشمن ہمارے بیانوں کے خنزیر ہو گئے۔ اور ان کی عورتیں کتلیوں سے بڑھ گئی ہیں۔“  
(نجم الہدیٰ صفحہ 53 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 53 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 895 پر)

## مرزا قادیانی کو نہ ماننے والا پکا کافر

(319) ”ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمدؐ کو نہیں مانتا اور یا محمدؐ کو مانتا ہے پر سچ موجود کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔“  
(کلمۃ التفصل صفحہ 110 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 896 پر)

## مرزا قادیانی کا انکار کفر

(320) ”اب معاملہ صاف ہے، اگر نبی کریم کا انکار کفر ہے تو مسیح موعود کا انکار بھی کفر ہونا چاہیے۔ کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے اور اگر مسیح موعود کا منکر کافر نہیں تو نعوذ باللہ نبی کریم کا منکر بھی کافر نہیں کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں تو آپ کا انکار کفر ہو مگر دوسری بعثت میں جس میں بقول حضرت مسیح موعود آپ کی روحانیت اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے، آپ کا انکار کفر نہ ہو۔“

(کلمۃ الفصل صفحہ 146، 147 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 897، 898 پر)

(321) ”خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا، وہ مسلمان نہیں ہے۔“  
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 519 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 899 پر)

(322) ”اس الہام کی تشریح میں حضرت مسیح موعود نے اللہ تعالیٰ کا کفر و غیر احمدی مسلمانوں کو قرار دیا ہے۔“

(کلمۃ الفصل صفحہ 143 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 900 پر)

## خواہ نام بھی نہیں سنا

(323) ”کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے، خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا نام بھی نہیں سنا، وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔“

(آئینہ صداقت صفحہ 35 مندرجہ انوار العلوم جلد 6 صفحہ 110 از مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 901 پر)

## جہنمی

(324) ”جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا۔ وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔“  
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 280 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 902 پر)

## بندروں اور سوروں کی طرح

(325) ”جس وقت یہ سب باتیں پوری ہو جائیں گی، تو کیا اس دن یہ احمق مخالف جیتے ہی رہیں گے؟ اور کیا اس دن یہ تمام لڑنے والے سچائی کی تلوار سے ککڑے ککڑے نہیں ہو جائیں گے؟ ان یہ قوفوں کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں رہے گی اور نہایت صفائی سے ناک کٹ جائے گی اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منہوں چہروں کو بندروں اور سوروں کی طرح کر دیں گے۔“  
(انجام آتھم صفحہ 53 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 337 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 903 پر)

## خنزیر سے زیادہ پلید لوگ

(326) ”دنیا میں سب جانداروں سے زیادہ پلید اور کراہت کے لائق خنزیر ہے مگر خنزیر سے زیادہ پلید وہ لوگ ہیں جو اپنے نفسانی جوش کے لیے حق اور دیانت کی گواہی کو چھپاتے ہیں۔ اے مردار خور مولویو اور گندی روح تم پر افسوس کہ تم نے میری عداوت کے لیے اسلام کی گنج گواہی کو چھپایا۔ اے اندھیرے کے کیڑو۔“  
(انجام آتھم صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 305 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 904 پر)

## جیسا کہ سنڈ اس پاخانہ سے

(327) ”مشی الہی بخش صاحب نے جھوٹے الزاموں اور بہتان اور خلاف واقعہ کی نجات سے اپنی کتاب عصائے موسیٰ کو ایسا بھردیا ہے جیسا کہ ایک نالی اور بدر روگندے کچھڑ کے بھری جاتی ہے یا جیسا کہ سنڈ اس پاخانہ سے۔“

(اربعین نمبر 4 حاشیہ صفحہ 114، 115 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 456، 457 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 905، 906 پر)



## کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھانے والے

(328) ”مگر کیا یہ لوگ قسم کھالیں گے؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ یہ جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھا رہے ہیں۔“

(انجام آتھم) (ضمیمہ) صفحہ 25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 309 از مرزا قادیانی (عکس صفحہ نمبر 907 پر)

## خراب عورتیں اور دجال کی نسل

(329) ”اور جاننا چاہیے کہ ہر ایک شخص جو ولد الحلال ہے اور خراب عورتوں اور دجال کی نسل میں سے نہیں ہے، وہ دو باتوں میں سے ایک بات ضرور اختیار کرے گا یا تو بعد اس کے دروغگوئی اور افترا سے باز آ جائے گا یا ہمارے اس رسالہ جیسا رسالہ بنا کر پیش کرے گا۔“

(نور الحق صفحہ 163 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 163 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 908 پر)

## پیٹ سے چوہا؟

(330) ”اب عبدالحق کو ضرور پوچھنا چاہیے کہ اس کا وہ مہبلہ کی برکت کا لڑکا کہاں گیا؟ کیا اندر ہی اندر پیٹ میں تحلیل پا گیا یا پھر رجعت تھری کر کے نطفہ بن گیا۔۔۔۔۔۔ اور اب تک اس کی عورت کے پیٹ میں سے ایک چوہا بھی پیدا نہ ہوا۔“

(انجام آتھم صفحہ 311، 317 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 311، 317 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 909، 910 پر)

## رحم پر مہر

(331) ”خدا تعالیٰ نے اس (عبدالحق غزنوی) کی بیوی کے رحم پر مہر لگا دی“

(تترہ ہیئہ الوحی صفحہ 444 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 444 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 911 پر)

## عضو تناسل کاٹ دیتا.....

(332) ”حضرت مسیح موعود کے قریباً ہم عمر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی بھی تھے۔ ان کے والد کا جس وقت نکاح ہوا، اگر ان کو حضرت اقدس مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی حیثیت معلوم ہوتی اور وہ جانتے کہ میرا ہونے والا بیٹا محمد رسول اللہ ﷺ کے قتل اور بروز کے مقابلہ میں وہی کام کرے گا جو آنحضرت ﷺ کے مقابلہ میں ابو جہل نے کیا تھا تو وہ اپنے آلہ تناسل کو کاٹ دیتا اور اپنی بیوی کے پاس نہ جاتا۔“

(مرزا بشیر الدین محمود کا خطبہ نکاح۔ روزنامہ الفضل قادیان مورخہ 2 نومبر 1922ء جلد 10 شمارہ 35)  
(عکس صفحہ نمبر 912 پر)

## جہاں سے نکلے تھے.....

(333) ”جھوٹے آدمی کی یہ نشانی ہے کہ جاہلوں کے رو برو تو بہت گزاف مارتے ہیں مگر جب کوئی دامن پکڑ کر پوچھے کہ ذرا ثبوت دے کر جاؤ تو جہاں سے نکلے تھے، وہیں داخل ہو جاتے ہیں۔“

(حیات احمد، حضرت مسیح موعود کے سوانح حیات جلد دوم نمبر اول صفحہ 25 از یعقوب علی عرفانی ایڈیٹر احکم قادیان)  
(عکس صفحہ نمبر 913 پر)

## افغانوں کی شکلیں اور رسوم

(334) ”افغانوں کی شکلیں بھی اسرائیلیوں سے بہت ملتی ہیں۔ اگر ایک جماعت یہودیوں کی ایک افغانوں کی جماعت کے ساتھ کمڑی کی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کا منہ اور ان کا اونچا ناک اور چہرہ بیضاوی ایسا باہم مشابہ معلوم ہوگا کہ خود دل بول اٹھے گا کہ یہ لوگ ایک ہی خاندان میں سے ہیں۔“

چوتھا قرینہ افغانوں کی پوشاک بھی ہے۔ افغانوں کے لیے کرتے اور سبے یہ وہی وضع اور چرایہ اسرائیلیوں کا ہے جس کا انجیل میں بھی ذکر ہے۔

پانچواں قرینہ ان کے وہ رسوم ہیں جو یہودیوں سے بہت ملتے ہیں۔ مثلاً ان کے بعض قبائل ناطہ اور نکاح میں کچھ چنداں فرق نہیں سمجھتے اور عورتیں اپنے منسوب سے بلا تکلف ملتی ہیں اور باتیں کرتی ہیں۔ حضرت مریم صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کے ساتھ قبل نکاح کے پھرنا اس اسرائیلی رسم پر پختہ شہادت ہے۔ مگر خواتین سرحدی کے بعض قبائل میں یہ مماثلت عورتوں کی اپنے منسوبوں سے حد سے زیادہ ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ بعض اوقات نکاح سے پہلے حمل بھی ہو جاتا ہے جس کو برا نہیں مانتے بلکہ ہنسی ٹھٹھے میں بات کو ٹال دیتے ہیں کیونکہ یہودی کی طرح یہ لوگ ناطہ کو ایک قسم کا نکاح ہی جانتے ہیں جس میں پہلے مہر بھی مقرر ہو جاتا ہے۔

چھٹا قرینہ افتخاؤں کے بنی اسرائیل ہونے پر یہ ہے کہ افتخاؤں کا یہ بیان کہ قیس ہمارا مورث اعلیٰ ہے ان کے بنی اسرائیل ہونے کی تائید کرتا ہے کیونکہ یہودیوں کی کتب مقدسہ میں سے جو کتاب پہلی تاریخ کے نام سے موسوم ہے اس کے باب 9 آیت 36 میں قیس کا ذکر ہے اور وہ بنی اسرائیل میں سے تھا۔ اس سے ہمیں پتہ ملتا ہے کہ یا تو اسی قیس کی اولاد میں سے کوئی دوسرا قیس ہوگا جو مسلمان ہو گیا ہوگا اور یا یہ کہ مسلمان ہونے والے کا کوئی اور نام ہوگا اور وہ اس قیس کی اولاد میں سے ہوگا اور پھر باعث خطا و حافظہ اس کا نام بھی قیس سمجھا گیا۔ بہر حال ایک ایسی قوم کے منہ سے قیس کا لفظ نکلتا جو کتب یہود سے بالکل بے خبر تھی اور محض ناخواندہ تھی، یعنی طور پر سمجھا جاتا ہے کہ یہ قیس کا لفظ انھوں نے اپنے باپوں سے سنا تھا کہ ان کا مورث اعلیٰ ہے۔ پہلی تاریخ آیت 29 کی یہ عبارت ہے۔ ”اور نیر سے قیس پیدا ہوا اور قیس سے ساؤل پیدا ہوا اور ساؤل سے یہوئین۔“

ساتواں قرینہ اخلاقی حالتیں ہیں۔ جیسا کہ سرحدی افتخاؤں کی زود رنجی اور تلون مزاجی اور خود غرضی اور گردن کشی اور کج مزاجی اور کج روی اور دوسرے جذبات نفسانی اور خونی خیالات اور جاہل اور بے شعور ہونا مشاہدہ ہو رہا ہے۔ یہ تمام صفات وہی ہیں جو توریت اور دوسرے صحیفوں میں اسرائیلی قوم کی لکھی گئی ہیں۔ اور اگر قرآن شریف کھول کر سورۃ بقرہ سے بنی اسرائیل کی صفات اور عادات اور اخلاق اور افعال پڑھنا شروع کرو تو ایسا معلوم ہوگا کہ گویا سرحدی افتخاؤں کی اخلاقی حالتیں بیان ہو رہی ہیں۔“

(ایام الصلح صفحہ 74 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 300 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 914 پر)



## ”سلطان القلم“ کی گل افشائیاں

□ ”اے عبدالحق غزنوی، اے گمراہ عبد الجبار، اور تم نے دیکھ لیا کہ تمہیں طاقت نہیں ہوئی کہ میری کلام جیسی کلام بتا لاؤ۔ اور عبد الجبار کی جماعت میں سے ایک موذی نے کہا کہ یہ شخص دجال اور اکفر الکفار ہے اور ان میں سے ایک غزنوی شخص ہے جس کو عبدالحق کہتے ہیں اور اس نے گالیاں دیں اور پیشہ کی طرح اچھلا اور وہ ایک چوہا ہے شیروں کو اپنے سوراخ میں آواز سے ڈراتا ہے اور ایک شیخ لمبی زبان والا بہت ہڈیاں والا عبدالحق سے مشابہ ہے۔ اس نے گمان کیا ہے کہ وہ زمانہ کے فاضلوں میں سے ہے اور یہ شیخ نجفی ہے اور شیعہ ہے۔ اور اس نے عربی میں میری طرف ایک خط لکھا۔ بلکہ اس نے باوجود اس کے شب اور ستم کو کمال تک پہنچا دیا۔ اور کسی گالی کو نہ چھوڑا جسکو کمینہ رذیلوں کی طرح نہ لکھا۔ اور نہیں جانتا کہ ایمان کیا ہے اور مومنوں کی خصلتیں کیا ہیں۔ اور ہم گالی کی طرح رجوع نہیں کرتے جیسا کہ اس نے عناد سے کیا۔ مگر تو کمینوں اور سفلوں میں سے تھا۔ اور تمام تر تعجب یہ ہے کہ عبدالحق غزنوی پانچ برس سے مجھے گالیاں نکال رہا ہے۔ اور ہم نے فحش گوئی سے پرہیز کیا ہے اور ہر ایک درخت پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اور امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے تجاوز سے باز آجائیں گے اور بکواس سے باز نہ آئے۔ پس میں نے جان لیا کہ وہ مردود اور مخذول ہیں۔ اور بد بخت اور محروم ہیں اپنے تئیں تو بہت نیک آدمیوں میں سے خیال کرتا ہے اور بد بختوں کے طریق پر چلتا ہے۔ فاسقوں کی طرح تو زندگی بسر کرتا ہے۔ تیری باطنی پلیدی نے تیری صورت کو متغیر کر دیا تو ایک بھیڑیا ہے نہ انسان کی قسم اور شریروں میں سے ہے اور تو بوڑھا ہو گیا اور چڑا پرانا ہو گیا اور خبث اور فساد کے طریقوں کو تو نہیں چھوڑتا۔ قبل اس کے جو تجھ کو کیڑے کھالیں اور موت آجائے اور تو نے مجھ سے دشمنی کی پس خدا تجھے تباہ کرے اور جلد بازوں کی طرح بکواس مت کر پس خدا نے تیرا منہ کالا کیا۔ کلب العناد، پس اے مسخ شدہ اور تیرا سر تیرے ہی جوتوں کے ساتھ نرم کیا جائے گا۔

تجھ پر لعنت، اے غزنی کے بندر، تو کتوں کی طرح تھا، بک بک کرنے والا، کم

معرفت لکنت لسان کا داغ رکھنے والا

اور کتا ایک صورت ہے اور تو اسکی روح ہے۔

پس تیرے جیسا آدمی کتے کی طرح بھونکتا ہے اور فریاد کرتا ہے۔

ہم نے تمہیہ کے لیے تجھے طمانچہ مارا مگر تو نے طمانچہ کو کچھ نہ سمجھا۔

پس کاش ہماری پاس مضبوط اونٹ کے چڑے کا جوتا ہوتا۔

اور جو گالی تو دینا چاہے گا وہ ہم سے سنے گا۔  
 اور اگر تو بات اور حملہ میں نرمی کرے گا تو ہم بھی نرمی کریں گے۔  
 اور میں تیرے نفس میں علم اور عقل نہیں دیکھتا۔  
 اور تو خنزیر کی طرح حملہ کرتا ہے اور گدھوں کی طرح آواز کرتا ہے۔  
 اور تو نے بدکار عورت کی طرح رقص کیا۔  
 اور مجھے قاسم ٹھہرایا حالانکہ تو سب سے زیادہ قاسم ہے۔  
 اے شیخ شقی سوچ۔

اور انسان کی طرح فکر کر اور گدھے کی طرح آواز نہ کر۔  
 پس میں قسم کھاتا ہوں کہ اگر خدا کا خوف اور حیا نہ ہوتا۔  
 تو میں قصد کرتا کہ گالیوں سے تجھے فنا کر دیتا۔

(حجتہ اللہ ص 12 تا 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد نمبر 12، ص 172 تا 236 از مرزا قادیانی)

قادیانی جماعت کے خلیفہ مرزا مسرور نے 4 دسمبر 2005ء کو جلسہ سالانہ مارشس کے اختتامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ”ایک اور خرابی زبان کا غلط استعمال ہے، گالی دینا، نامناسب الفاظ کا استعمال اور دوسروں کے جذبات کو مجروح کرنا۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ ہمیشہ لوگوں کو اچھی بات کہو۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ جھوٹ اور زبان کے غلط استعمال سے بچے۔“ (روزنامہ الفضل 17 دسمبر 2005ء) قادیانیوں کو زبان کے استعمال پر وعظ و نصیحت کرنے سے پہلے مرزا مسرور کو اپنے دادا مرزا قادیانی کی بازاری زبان پر مشتمل تحریروں پر بھی ایک نظر ضرور ڈالنی چاہیے تھی۔ مزید برآں قادیانی جماعت کا نعرہ ہے۔  
**"Love for all hatred for none"** یعنی محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں۔ اس سلسلہ میں میری ہر قادیانی سے درمندانہ درخواست ہے کہ وہ مرزا قادیانی کے اخلاق و محبت کے بارے میں مرزا قادیانی کی کتاب انجام آتھم صفحہ 329 تا 340 (مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 329 تا 340) کا بھی ضرور مطالعہ کریں۔ انھیں خود اندازہ ہو جائے گا کہ اس طرح کی گفتگو کوئی بھیاں بھی نہیں کرتی جبکہ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے:

## ناحق گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے

(335) ”ناحق گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے۔“

(ست پنجن صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 133 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 915 پر)

## میری طرف سے گالیوں کا جواب خدا دے گا

(336) ”غرض خداوند قادر و قدوس میری پناہ ہے اور میں تمام کام اپنا اسی کو سونپتا ہوں اور

گالیوں کے عوض میں گالیاں نہیں دینا چاہتا اور نہ کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ ایک ہی ہے جو کہے گا۔“

(آسمانی فیصلہ صفحہ 25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 25 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 916 پر)

## کتابچہ

(337) ”ایک بزرگ کو کتے نے کاٹا۔ گھر آیا تو گھر والوں نے دیکھا کہ اسے کتے نے

کاٹ کھایا ہے۔ ایک بھولی بھالی چھوٹی لڑکی بھی تھی۔ وہ بولی آپ نے کیوں نہ کاٹ کھایا؟

انہوں نے جواب دیا۔ بیٹی۔ انسان سے کتھن نہیں ہوتا۔ اسی طرح سے انسان کو چاہیے کہ جب کوئی

بے گالی دے تو مومن کو لازم ہے کہ اعراض کرے نہیں تو وہی کتھن کی مثال صادق آئے گی۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 64 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 917 پر)

## بدتر ہر ایک بد سے

(338) ”بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بدزباں ہے

جس دل میں یہ نجاست بیت الخلا بھی ہے“

(ادبیان کے آریہ اور ہم صفحہ 61 مندرجہ روحانی خزائن، جلد 20 صفحہ 458، از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 918 پر)



مرزا قادیانی اس شعر کا خود مصداق ہے۔ اس نے اپنی کتابوں میں مختلف لوگوں کو جو گالیاں دی ہیں، ان کی تعداد ہزاروں میں بنتی ہے۔ صفحات کی کمی کے پیش نظر صرف چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

- اے مردار خور مولویو (انجام آتقم ضمیرہ صفحہ 21 / حاشیہ، مصدر روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 305 از مرزا قادیانی)
- اندھیرے کے کیڑو (انجام آتقم ضمیرہ صفحہ 21، حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 305 از مرزا قادیانی)
- اے بد ذات (انجام آتقم ضمیرہ صفحہ 45، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 329 از مرزا قادیانی)
- اے خبیث (انجام آتقم ضمیرہ صفحہ 45، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 329 از مرزا قادیانی)
- اے پلید و جال (انجام آتقم ضمیرہ صفحہ 46، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 330 از مرزا قادیانی)
- اسلام کے عار مولویو (انجام آتقم ضمیرہ صفحہ 48، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 332 از مرزا قادیانی)
- اے نابکار (بد کردار) (انجام آتقم ضمیرہ صفحہ 50، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 334 از مرزا قادیانی)
- اے بد ذات فرقہ مولویاں (انجام آتقم ضمیرہ صفحہ 21 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 305 از مرزا قادیانی)
- اَلو (ضمیرہ بیاہن احمدیہ مجسم صفحہ 165، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 332 از مرزا قادیانی)
- امام المقتن (اتمام الحجۃ صفحہ 24، روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 303 از مرزا قادیانی)
- انسانوں سے بدتر اور پلیدتر (ایام الصلح صفحہ 166، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 413 از مرزا قادیانی)
- اے بد بخت مفتریو (انجام آتقم ضمیرہ صفحہ 58، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 342 از مرزا قادیانی)
- ایہا المکذوبون الثالون (انجام آتقم صفحہ 224، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 224، از مرزا قادیانی)
- اے شیخ احمقان (انجام آتقم صفحہ 241، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 241 از مرزا قادیانی)
- ایہا الشیخ الضال (انجام آتقم صفحہ 251، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 251 از مرزا قادیانی)
- اول درجہ کے کاذب (آئینہ کمالات اسلام صفحہ 601، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 601 از مرزا قادیانی)
- ننگ اسلام مولویو (آئینہ کمالات اسلام صفحہ (د)، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 608 از مرزا قادیانی)
- اے کوتاہ نظر مولوی (آئینہ کمالات اسلام صفحہ (د)، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 608 از مرزا قادیانی)
- اے نفسانی مولویو (ازالہ اوہام صفحہ 105، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 105 از مرزا قادیانی)
- اے غبی (کم عقل) (مواہب الرحمن صفحہ 131، روحانی خزائن صفحہ 352 ج 19 از مرزا قادیانی)

- انسانیت کے گدایہ (ہیں) (نور الحق حصہ 1، روحانی خزائن جلد 8 ص 4، 5 از مرزا قادیانی) سے بے بہرہ اور بے ہند
- اے بے ایمانو (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 69 از مرزا قادیانی)
- بد بخت پلید طبع مولوی (ایام الصلح صفحہ 165، روحانی خزائن جلد 14 ص 413 از مرزا قادیانی)
- بے ایمان اور اندھے (انجام آیتیم ضمیمہ ص 22 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 306 از مرزا قادیانی)
- بد ذات (انجام آیتیم ضمیمہ ص 45، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 329 از مرزا قادیانی)
- بندروں (انجام آیتیم ضمیمہ ص 53، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 337 از مرزا قادیانی)
- باطل پرست بطلوی (انجام آیتیم ص 59، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 59 از مرزا قادیانی)
- بدکار آدمی (شہادت القرآن ص 84، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 380 از مرزا قادیانی)
- بے ہند (نور الحق صفحہ 3 حصہ اول، روحانی خزائن جلد 8 ص 5 از مرزا قادیانی)
- بھیڑیے (اعجاز احمدی صفحہ 39، روحانی خزائن جلد 19 ص 150 از مرزا قادیانی)
- بچھو (اعجاز احمدی صفحہ 75، روحانی خزائن جلد 19 ص 188 از مرزا قادیانی)
- بے حیا (تذکرہ ائمہ دین ص 38، روحانی خزائن جلد 20 ص 40 از مرزا قادیانی)
- بڑا خبیث (حقیقۃ الوحی تترہ ص 107، روحانی خزائن ج 22 ص 543 از مرزا قادیانی)
- پلید ملاؤں (ایام الصلح ص 165، روحانی خزائن جلد 14 ص 413 از مرزا قادیانی)
- پلید جاہلوں (ایام الصلح ص 166، روحانی خزائن جلد 14 ص 414 از مرزا قادیانی)
- پلید تر (ایام الصلح ص 166، روحانی خزائن جلد 14 ص 413 از مرزا قادیانی)
- پلید دل (انجام آیتیم ضمیمہ ص 4، روحانی خزائن جلد 11 ص 288 از مرزا قادیانی)
- پلید دجال (انجام آیتیم ضمیمہ ص 46، روحانی خزائن جلد 11 ص 330 از مرزا قادیانی)
- شام اللہ کو علم اور ہدایت سے (اعجاز احمدی ص 43، روحانی خزائن جلد 19 ص 155 از مرزا قادیانی) ذرہ مس نہیں
- شام اللہ تجھے جھوٹ کا (اعجاز احمدی ص 51، روحانی خزائن جلد 19 ص 163 از مرزا قادیانی)
- دودھ پلایا گیا
- جاہل سجادہ نشین (انجام آیتیم ضمیمہ ص 18 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 302 از مرزا قادیانی)
- جنگل کے وحشی (انجام آیتیم ضمیمہ ص 49، روحانی خزائن جلد 11 ص 333 از مرزا قادیانی)

جانور	(نزول المسح ص 8، روحانی خزائن جلد 18 ص 386 از مرزا قادیانی)
جنگلوں کے غول	(اعجاز احمدی ص 81، روحانی خزائن جلد 19 ص 193 از مرزا قادیانی)
جھوٹ کا گوہ کھایا	(انجام آتھم ضمیمہ ص 50، روحانی خزائن جلد 11 ص 334 از مرزا قادیانی)
جھوٹ بولنے کا سرغنہ	(نزول المسح ص 9، روحانی خزائن جلد 18 ص 387 از مرزا قادیانی)
چار پائے ہیں نہ آدمی	(انجام آتھم ضمیمہ ص 10، روحانی خزائن جلد 11 ص 294 از مرزا قادیانی)
حرامی	(شہادۃ القرآن ص 3 ج، روحانی خزائن جلد 6 ص 380 از مرزا قادیانی)
حرام زادہ	(انوار اسلام ص 30، روحانی خزائن جلد 9 ص 32 از مرزا قادیانی)
حرم کے جنگل کے شیطان	(نورالحق ص 89 حصہ 1، روحانی خزائن جلد 8 ص 120 از مرزا قادیانی)
حلال زادہ نہیں	(انوار اسلام ص 30، روحانی خزائن جلد 9 ص 31 از مرزا قادیانی)
حاطب اللیل	(آئینہ کمالات اسلام ص 600، روحانی خزائن جلد 5 ص 600 از مرزا قادیانی)
خبیث طبع	(انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 21 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 305 از مرزا قادیانی)
خزیر سے زیادہ پلید	(انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 21 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 305 از مرزا قادیانی)
خالی گدھے	(انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 47، روحانی خزائن جلد 11 ص 331 از مرزا قادیانی)
خبیث نفس	(شہادۃ القرآن ص 5، روحانی خزائن جلد 8 ص 382 از مرزا قادیانی)
خبیث طینت	(انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 8، روحانی خزائن جلد 11 ص 292 از مرزا قادیانی)
خبیث فرقہ	(انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 9 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 293 از مرزا قادیانی)
ختاسوں	(انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 17 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 17 از مرزا قادیانی)
محمیں ابن محمیں	(نورالحق ص 64 حصہ 1، روحانی خزائن جلد 8 ص 87 از مرزا قادیانی)
خراب مورتوں اور دجال کی نسل	(نورالحق ص 123 حصہ 1، روحانی خزائن جلد 8 ص 163 از مرزا قادیانی)
خبیث النفس	(ضیاء الحق ص 9، روحانی خزائن جلد 9 ص 259 از مرزا قادیانی)
خبیث القلب	(انوار اسلام ص 21، روحانی خزائن جلد 9 ص 23 از مرزا قادیانی)
خشک دماغ	(ست بچن ص 9، روحانی خزائن جلد 10 ص 121 از مرزا قادیانی)
دل کے مجذوم	(انجام آتھم ضمیمہ ص 21 / ج، روحانی خزائن جلد 11 ص 305 از مرزا قادیانی)
دجال	(انجام آتھم ضمیمہ ص 46، روحانی خزائن جلد 11 ص 330 از مرزا قادیانی)
دنیا کے کیڑے	(براہین پنجم ص 143، روحانی خزائن جلد 21 ص 311 از مرزا قادیانی)



دلبۃ الارض	□	(ازالہ اوہام ص 510، روحانی خزائن جلد 3 ص 373 از مرزا قادیانی)
دنیا کے کتے	□	(استثناء ص 20، روحانی خزائن جلد 12 ص 128 از مرزا قادیانی)
دجال اکبر	□	(انجام آتھم ص 47، روحانی خزائن جلد 11 ص 47 از مرزا قادیانی)
دیوٹوں	□	(مجموعہ اشتہارات جلد اول ص 125 از مرزا قادیانی)
دیوانے درندوں	□	(ضیاء الحق ص 35، روحانی خزائن جلد 9 ص 296 از مرزا قادیانی)
دجال فرہ	□	(انجام آتھم ص 204، روحانی خزائن جلد 11 ص 204 از مرزا قادیانی)
دجال کمینہ	□	(انجام آتھم ص 206، روحانی خزائن جلد 11 ص 206 از مرزا قادیانی)
دجال کے ہمراہیو	□	(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 69 از مرزا قادیانی)
ذیل	□	(ایام الصلح ص 166، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 413 از مرزا قادیانی)
ذلت کے سیاہ داغ	□	(انجام آتھم ضمیمہ ص 53، روحانی خزائن جلد 11 ص 337 از مرزا قادیانی)
ذریعہ شیطان	□	(انجام آتھم ضمیمہ ص 24 / ح، روحانی خزائن جلد 11 ص 308 از مرزا قادیانی)
ذلت کے روسیاهی کے	□	(انجام آتھم ضمیمہ ص 59، روحانی خزائن جلد 11 ص 343 از مرزا قادیانی)
اند غرق		
ریکس الدجالین	□	(انجام آتھم ضمیمہ ص 46، روحانی خزائن جلد 11 ص 330 از مرزا قادیانی)
ریکس المعتمدین	□	(انجام آتھم ص 241، روحانی خزائن جلد 11 ص 241 از مرزا قادیانی)
راس الغاوین	□	(انجام آتھم ص 241، روحانی خزائن جلد 11 ص 241 از مرزا قادیانی)
ریکس المتصلفین	□	(انجام آتھم ص 251، روحانی خزائن جلد 11 ص 251 از مرزا قادیانی)
رغیوں کی اولاد	□	(آئینہ کمالات اسلام ص 548، روحانی خزائن جلد 5 ص 548 از مرزا قادیانی)
ریکس التکبرین	□	(آئینہ کمالات اسلام ص 599، روحانی خزائن جلد 5 ص 599 از مرزا قادیانی)
سوروں	□	(انجام آتھم ضمیمہ ص 53، روحانی خزائن جلد 11 ص 337 از مرزا قادیانی)
سیاہ داغ	□	(انجام آتھم ضمیمہ ص 53، روحانی خزائن جلد 11 ص 337 از مرزا قادیانی)
سگان قبیلہ	□	(انجام آتھم ضمیمہ ص 229، روحانی خزائن جلد 11 ص 229 از مرزا قادیانی)
سلطان التکبرین	□	(انجام آتھم ضمیمہ ص 251، روحانی خزائن جلد 11 ص 251 از مرزا قادیانی)
سہماء	□	(انجام آتھم ضمیمہ ص 253، روحانی خزائن جلد 11 ص 253 از مرزا قادیانی)
سفیدوں کا نطفہ	□	(تتمہ حقیقۃ الوحی ص 14، روحانی خزائن جلد 22 ص 445 از مرزا قادیانی)

(نور الحق ص 23 حصہ 1، روحانی خزائن جلد 8 ص 32 از مرزا قادیانی)	سانپوں	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 62، روحانی خزائن جلد 11 ص 346 از مرزا قادیانی)	سڑے گلے مردہ	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 4، روحانی خزائن جلد 11 ص 288 از مرزا قادیانی)	شیطان	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 18 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 302 از مرزا قادیانی)	شیاطین الانس	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 198، روحانی خزائن جلد 11 ص 198 از مرزا قادیانی)	شیخ نجدی	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 241، روحانی خزائن جلد 11 ص 241 از مرزا قادیانی)	شیخ احمقان	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 251، روحانی خزائن جلد 11 ص 251 از مرزا قادیانی)	شیخ انصال	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 252، روحانی خزائن جلد 11 ص 252 از مرزا قادیانی)	شقی	□
(آئینہ کمالات اسلام ص 604، روحانی خزائن جلد 5 ص 295 از مرزا قادیانی)	شغال	□
(آئینہ کمالات اسلام ص 301، روحانی خزائن جلد 5 ص 301 از مرزا قادیانی)	شیطنیت کی بدبو	□
(آئینہ کمالات اسلام ص 306، روحانی خزائن جلد 5 ص 306 از مرزا قادیانی)	شیخ نامہ سیاہ	□
(کرامات الصادقین ص 27، روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 69 از مرزا قادیانی)	شیخ مفضل	□
(انجام آتھم ص 9، روحانی خزائن جلد 11 ص 9 از مرزا قادیانی)	شریر بھیڑیے	□
(انجام آتھم ص 241، روحانی خزائن جلد 11 ص 241 از مرزا قادیانی)	شیخ خال بٹالوی	□
(اعجاز احمدی ص 76، روحانی خزائن جلد 19 ص 188 از مرزا قادیانی)	شیخ انصالت	□
(کرامات الصادقین ص 22، روحانی خزائن جلد 7 ص 65 از مرزا قادیانی)	شیخ چالباز	□
(نزول المسح ص 11، روحانی خزائن جلد 18 ص 389 از مرزا قادیانی)	شیاطین	□
(آریہ دھرم ص 31، روحانی خزائن جلد 10 ص 31 از مرزا قادیانی)	شریر انفس	□
(انجام آتھم ص 241، روحانی خزائن جلد 11 ص 241 از مرزا قادیانی)	خال بٹالوی	□
(حیۃ الوحی ص 311، روحانی خزائن جلد 22 ص 324 از مرزا قادیانی)	ضلالت پیشہ	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 23 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 307 از مرزا قادیانی)	طوائف	□
(دافع البلاء ص 18، روحانی خزائن جلد 18 ص 238 از مرزا قادیانی)	عالم طبع	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 46، روحانی خزائن جلد 11 ص 330 از مرزا قادیانی)	علیہم نعال لعن اللہ الف	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 58، روحانی خزائن جلد 11 ص 342 از مرزا قادیانی)	الف مرۃ	□
	عبد الشیطان	□

- عورتوں کے عار (امجاز احمدی ص 83، روحانی خزائن جلد 19 ص 196 از مرزا قادیانی)
- عہد الحق کا منہ کالا (انجام آتھم ضمیمہ ص 58، روحانی خزائن جلد 11 ص 342 از مرزا قادیانی)
- قانون (انجام آتھم ص 224، روحانی خزائن جلد 11 ص 224 از مرزا قادیانی)
- غوی فی البطالہ (انجام آتھم ص 230، روحانی خزائن جلد 11 ص 230 از مرزا قادیانی)
- غاوین (انجام آتھم ص 254، روحانی خزائن جلد 11 ص 254 از مرزا قادیانی)
- غول (انجام آتھم ص 252، روحانی خزائن جلد 11 ص 252 از مرزا قادیانی)
- غبی (انجام آتھم ضمیمہ ص 33، روحانی خزائن جلد 11 ص 317 از مرزا قادیانی)
- غدار زمانہ (امجاز احمدی ص 77، روحانی خزائن جلد 19 ص 190 از مرزا قادیانی)
- غول البراری (کرامات الصادقین ص (د)، روحانی خزائن جلد 7 ص 152 از مرزا قادیانی)
- غزنویوں کی جماعت پر لعنت (انجام آتھم ضمیمہ ص 58، 59، روحانی خزائن جلد 11 ص 342، 343 از مرزا قادیانی)
- فرعون سے مراد شیخ محمد (انجام آتھم ضمیمہ ص 56، روحانی خزائن جلد 11 ص 340 از مرزا قادیانی)
- حسین بٹالوی
- فہم یا عبد الشیطان (انجام آتھم ضمیمہ ص 58، روحانی خزائن جلد 11 ص 342 از مرزا قادیانی)
- قاسق آدمی (تترہ حیدۃ الوحی ص 14، روحانی خزائن جلد 22 ص 445 از مرزا قادیانی)
- قوم کے خناسوں (انجام آتھم ص 17 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 17 از مرزا قادیانی)
- کتے (استثناء ص 20، روحانی خزائن جلد 12 ص 128 از مرزا قادیانی)
- کج طبع (آئینہ کمالات اسلام ص 301، روحانی خزائن جلد 5 ص 301 از مرزا قادیانی)
- کوہ نظر مولوی (آئینہ کمالات اسلام ص (د)، روحانی خزائن جلد 5 ص 608 از مرزا قادیانی)
- کوڑ مغزی (نزول المسیح ص 66، روحانی خزائن جلد 18 ص 444 از مرزا قادیانی)
- کذاب (تترہ حیدۃ الوحی ص 128 / ج، روحانی خزائن جلد 22 ص 565 از مرزا قادیانی)
- کیرا (ضمیمہ بمابین احمدیہ پنجم ص 165، روحانی خزائن جلد 21 ص 332 از مرزا قادیانی)
- کینہ دور (چشمہ معرفت ص 131 ج 2، روحانی خزائن جلد 23 ص 336 از مرزا قادیانی)
- کمینگی (مواہب الرحمن ص 13، روحانی خزائن جلد 19 ص 352 از مرزا قادیانی)
- کرگس (امجاز احمدی ص 43، روحانی خزائن جلد 19 ص 155 از مرزا قادیانی)
- کج دل (کرامات الصادقین ص 6، روحانی خزائن جلد 7 ص 48 از مرزا قادیانی)



(الہدیٰ ص 18، روحانی خزائن جلد 18 ص 262 از مرزا قادیانی)	کینوں	□
(انجام آتھم ص 206، روحانی خزائن جلد 11 ص 206 از مرزا قادیانی)	کینہ	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 25، روحانی خزائن جلد 11 ص 309 از مرزا قادیانی)	کتوں	□
(انجام آتھم ص 265، روحانی خزائن جلد 11 ص 265 از مرزا قادیانی)	کلائع	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 21 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 305 از مرزا قادیانی)	گندی روح	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 47، روحانی خزائن جلد 11 ص 331 از مرزا قادیانی)	گدھے	□
(تحریر الہی ص 115، روحانی خزائن جلد 21 ص 320 از مرزا قادیانی)	گمراہ	□
(مواہب الرحمن ص 13، روحانی خزائن جلد 19 ص 352 از مرزا قادیانی)	گرم	□
(نور الحق ص 89 ج 1، روحانی خزائن جلد 8 ص 120 از مرزا قادیانی)	گمراہی اور جس جگہ کے شیطان	□
(تحریر الہی ص 14-15 ج، روحانی خزائن جلد 22 ص 445 از مرزا قادیانی)	لیموں	□
(براہین احمدیہ ج 149، روحانی خزائن جلد 21 ص 317 از مرزا قادیانی)	لاف و گزاف کے بیٹے	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 21 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 305 از مرزا قادیانی)	مردار خور	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 53، روحانی خزائن جلد 11 ص 337 از مرزا قادیانی)	منخوس چہروں	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 58، روحانی خزائن جلد 11 ص 342 از مرزا قادیانی)	مفتربو	□
(انجام آتھم ص 252، روحانی خزائن جلد 11 ص 252 از مرزا قادیانی)	ملعونین	□
(آئینہ کمالات اسلام ص 402، روحانی خزائن جلد 5 ص 402 از مرزا قادیانی)	مختوش	□
(نزدول المسیح ص 224، روحانی خزائن جلد 18 ص 602 از مرزا قادیانی)	مردار	□
(تحریر الہی ص 14-15 ج، روحانی خزائن جلد 22 ص 445 از مرزا قادیانی)	ملعون	□
(تحریر الہی ص 14-15 ج، روحانی خزائن جلد 22 ص 445 از مرزا قادیانی)	مفسد	□
(آسمانی فیصلہ ص 32، روحانی خزائن جلد 4 ص 342 از مرزا قادیانی)	نگس طینت مولویوں	□
(استثناء ص 20، روحانی خزائن جلد 12 ص 128 از مرزا قادیانی)	تھپا لحواس	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 28 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 312 از مرزا قادیانی)	مخالفوں کی ذلت	□
(انجام آتھم ص 24 / ج، روحانی خزائن جلد 11 ص 24 از مرزا قادیانی)	مولویوں کی ذلت	□
(انجام آتھم ص 24 / ج، روحانی خزائن جلد 11 ص 24 از مرزا قادیانی)	مولوی سخت ذلیل	□
(انجام آتھم ص 224، روحانی خزائن جلد 11 ص 224 از مرزا قادیانی)	مکدویوں	□

(تقریباً ۱۴، روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۴۴۵ از مرزا قادیانی)	منہوس	□
(تقریباً ۱۱۵، روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۵۵۱ از مرزا قادیانی)	مغرور	□
(آسمانی فیصلہ ص ۱۴، روحانی خزائن جلد ۴ ص ۳۲۴ از مرزا قادیانی)	بجنون درندہ	□
(ایام الصلح ص ۱۶۵، روحانی خزائن جلد ۱۴ ص ۴۱۳ از مرزا قادیانی)	ناپاک طبع	□
(انجام آیت ص ۲۰ / حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۱۱ ص ۲۰ از مرزا قادیانی)	نادان بطلالوی	□
(انجام آیت ص ۲۴ / حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۱۱ ص ۲۴ از مرزا قادیانی)	نفاق زدہ	□
(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۶۹ از مرزا قادیانی)	نیم عیسائی	□
(انجام آیت ص ۴۵، روحانی خزائن جلد ۱۱ ص ۴۵ از مرزا قادیانی)	تالاق نذیر حسین	□
(نزول اسح ص ۸، روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۳۸۶ از مرزا قادیانی)	نجاست خور جانور	□
(انجام آیت ص ۲۴ (حاشیہ)، روحانی خزائن جلد ۱۱ ص ۳۰۸ از مرزا قادیانی)	ناکاروں	□
(برائین احمدیہ جلد ۱ ص ۱۲۰، روحانی خزائن جلد ۲۱ ص ۲۸۵ از مرزا قادیانی)	نادان صحابی	□
(ضیاء الحق ص ۲۷، روحانی خزائن جلد ۹ ص ۲۸۵ از مرزا قادیانی)	تالاق چیلوں	□
(انجام آیت ص ۲۳ / ح، روحانی خزائن جلد ۱۱ ص ۳۰۸ از مرزا قادیانی)	ناپاک فرقہ	□
(انجام آیت ص ۴۷، روحانی خزائن جلد ۱۱ ص ۳۳۱ از مرزا قادیانی)	وہ گدھا ہے نہ انسان	□
(انجام آیت ص ۴۹، روحانی خزائن جلد ۱۱ ص ۳۳۳ از مرزا قادیانی)	جنگل کے وحشی	□
(انوار اسلام ص ۳۰، روحانی خزائن جلد ۹ ص ۳۱ از مرزا قادیانی)	ولد الحرام	□
(انوار اسلام ص ۲۹، روحانی خزائن جلد ۹ ص ۳۱ از مرزا قادیانی)	ولد الحلال نہیں	□
(انوار اسلام ص ۳۰، روحانی خزائن جلد ۹ ص ۴۰ از مرزا قادیانی)	واہ رے شیخ چلی کے	□
	بڑے بھائی	
(انجام آیت ص ۲۵۱، روحانی خزائن جلد ۱۱ ص ۲۵۱ از مرزا قادیانی)	والد جال البھال	□
(انجام آیت ص ۵۶، روحانی خزائن جلد ۱۱ ص ۳۴۰ از مرزا قادیانی)	ہامان	□
(انجام آیت ص ۵۹ حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۱۱ ص ۵۹ از مرزا قادیانی)	ہندو زادہ	□
(امجاز احمدی ص ۴۳، روحانی خزائن جلد ۱۹ ص ۱۵۴ از مرزا قادیانی)	ہوا و ہوس کا بیٹا	□
(مجموعہ اشتہارات جلد دوم ص ۷۷ از مرزا قادیانی)	ہزار لعنت کا رسہ	□
(موہب الرحمن ص ۱۳۱، روحانی خزائن جلد ۱۹ ص ۳۵۲ از مرزا قادیانی)	بھوگرگ	□

(مواہب الرحمن ص 138، روحانی خزائن جلد 19 ص 359 از مرزا قادیانی)	ہیچو جین	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 3، روحانی خزائن جلد 11 ص 287 از مرزا قادیانی)	یہودی صفت	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 19 / ح، روحانی خزائن جلد 11 ص 303 از مرزا قادیانی)	یادہ گوہ	□
(انجام آتھم ص 24 / ح، روحانی خزائن جلد 11 ص 24 از مرزا قادیانی)	یہودی سیرت	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 45، روحانی خزائن جلد 11 ص 329 از مرزا قادیانی)	یہودی	□
(اعجاز احمدی ص 76، روحانی خزائن جلد 19 ص 188 از مرزا قادیانی)	یا شیخ الصلوات	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 24 / ح، روحانی خزائن جلد 11 ص 308 از مرزا قادیانی)	یک چشم	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 21 / ح، روحانی خزائن جلد 11 ص 305 از مرزا قادیانی)	یہودیت کا خمیر	□
(کرامات الصادقین صفحہ 4)، روحانی خزائن جلد 7 ص 152 از مرزا قادیانی)	یہ غول البراری	□





ثبوتِ حاضر ہیں!

مُسلما نوں سے نفرت  
اور معاشرتی بائیکاٹ

مرزائیوں کا عجب معاملہ ہے کہ وہ ایک طرف تو مسلمانوں سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ انہیں اپنا حصہ سمجھا جائے، انہیں برابر کے حقوق ملیں اور مسلمان معاشرتی زندگی میں ان سے مل جل کر رہیں۔ اس کو آپ حقیقت کا نام دیں گے یا منافقت کا کہ ان کی یہ جملہ خواہشیں اور جملہ تقاضے ان کے گرو اور ان کے پسماندگان کی تعلیمات کے یکسر خلاف ہیں۔ قادیانی ”تبلیغ رسالت“ میں شادی بیاہ سے لے کر جنازہ اور تدفین تک جملہ معاملات میں مسلمانوں سے بائیکاٹ اور اعتطاع کی تعلیم ہے اور اس پر بھرپور زور دیا گیا ہے کہ مسلمانوں سے کسی قسم کا معاملہ نہ رکھیں حتیٰ کہ ان کے معصوم بچوں کا جنازہ نہ پڑھیں۔ مرزا قادیانی کے سلسلہ کے تمام لوازم اور مناسبات کو دیکھتے ہوئے اس امر کا فیصلہ کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوگی کہ وہ اپنے پیروؤں کو تمام مسلمانوں سے ایک الگ امت بنانے میں کسی درجہ ساعی و کوشاں ہیں۔ سوال یہ ہے کہ جب مرزا قادیانی اور اس کی ”ذریعہ ابغایا“ کی تعلیمات یہ ہیں تو پھر وہ مسلمانوں سے باہمی روابط کی کیوں شدید تمنا رکھتے ہیں؟ اس دو غلطے پن اور منافقانہ رول کا اندازہ کرنے کے لیے درج ذیل تحریرات سب سے بڑا ثبوت ہے۔ حسب ذیل تصریحات بلا حلفہ فرمائیں:

## مسلمانوں سے ہر چیز میں اختلاف

(339) ”حضرت مسیح موعودؑ نے تو فرمایا ہے کہ ان کا اسلام اور ہے اور ہمارا اور، ان کا خدا اور ہے اور ہمارا خدا اور ہے، ہمارا حج اور ہے اور ان کا حج اور۔ اسی طرح ان سے ہر بات میں اختلاف ہے۔“

(روزنامہ الفضل قادیان 21 اگست 1917ء جلد 5 نمبر 15 صفحہ 8) (عکس صفحہ نمبر 919 پر)

”حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں (مسلمانوں) سے ہمارا اختلاف صرف اوقات مسیح یا اور چند مسائل میں ہے آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ذات، رسول کریم، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، غرض کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ہمیں ان سے اختلاف ہے۔“

(خطبہ جمعہ مرزا بشیر الدین خلیفہ قادیان، مندرجہ اخبار ”الفضل“ قادیان، جلد 19، نمبر 13، مورخہ 30 جولائی 1931ء)

## مسلمانوں سے تعلقات حرام

(340) ”ہم تو دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے غیر احمدیوں کے ساتھ صرف وہی سلوک جائز رکھا ہے جو نبی کریمؐ نے عیسائیوں کے ساتھ کیا۔ غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں، ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا، ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا، اب باقی کیا رہ گیا ہے جو ہم ان کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں۔ دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں، ایک دینی، دوسرے دنیوی۔ دینی تعلق کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے اور دنیوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ و ناٹہ ہے۔ سو یہ دونوں ہمارے لیے حرام قرار دیئے گئے۔ اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے تو میں کہوں نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے۔ اور اگر یہ کہو کہ غیر احمدیوں کو سلام کیوں جاتا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث سے ثابت ہے کہ بعض اوقات نبی کریمؐ نے یہ تک کو سلام کا جواب دیا ہے۔“

(کلمۃ الفضل صفحہ 169، 170 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 920، 921)

## مسلمانوں کے پیچھے نماز قطعی حرام

(341) ”خدا نے مجھے اطلاع دی ہے، تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی اور مکتب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔“ (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 318 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 922)



## مسلمانوں کے پیچھے نماز؟؟

(342) ”کسی نے سوال کیا کہ جو لوگ آپ کے مرید نہیں، ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے آپ نے اپنے مریدوں کو کیوں منع فرمایا ہے؟ حضرت نے فرمایا:

”جن لوگوں نے جلد بازی کے ساتھ بدظنی کر کے اس سلسلہ کو جو اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے، رد کر دیا ہے اور اس قدر نشانوں کی پروا نہیں کی اور اسلام پر جو مصائب ہیں، اس سے لا پرواہ پڑے ہیں، ان لوگوں نے تقویٰ سے کام نہیں لیا اور اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے۔ **الما یقبل اللہ من المتعین (المائدہ: 28)** خدا صرف متقی لوگوں کی نماز قبول کرتا ہے۔ اس واسطے کہا گیا ہے کہ ایسے آدمی کے پیچھے نماز نہ پڑھو جس کی نماز خود قبولیت کے درجہ تک پہنچنے والی نہیں۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 449 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 923 پر)

## مسلمانوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کی حکمت

(343) ”صبر کرو اور اپنی جماعت کے غیر (مسلمانوں) کے پیچھے نماز مت پڑھو۔ بہتری اور نیکی اسی میں ہے اور اسی میں تمہاری نصرت اور فتح عظیم ہے اور یہی اس جماعت کی ترقی کا موجب ہے۔ دیکھو دنیا میں روٹھے ہوئے اور ایک دوسرے سے ناراض ہونے والے بھی اپنے دشمن کو چار دن منہ نہیں لگاتے اور تمہاری ناراضگی اور روٹھنا تو خدا کے لیے ہے۔ تم اگر ان میں رلے ملے رہے تو خدا تعالیٰ جو خاص نظر تم پر رکھتا ہے، وہ نہیں رکھے گا۔ پاک جماعت جب الگ ہو، تو پھر اس میں ترقی ہوتی ہے۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 525، طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 924)

## مسلمانوں کی نماز جنازہ

(344) ”اب ایک اور سوال رہ جاتا ہے کہ غیر احمدی حضرت مسیح موعود کے منکر ہوئے، اس لیے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے، لیکن اگر کسی غیر احمدی کا چھوٹا بچہ مر جائے تو اس کا جنازہ

کیوں نہ پڑھا جائے، وہ تو مسیح موعود کا مکر نہیں۔ میں یہ سوال کرنے والے سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ بات درست ہے تو پھر ہندوؤں اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا؟ اور کتنے لوگ ہیں جو ان کا جنازہ پڑھتے ہیں؟ اصل بات یہ ہے کہ جو ماں باپ کا مذہب ہوتا ہے، شریعت وہی مذہب ان کے بچے کا قرار دیتی ہے۔ پس غیر احمدی کا بچہ بھی غیر احمدی ہی ہوا۔ اس لیے اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہیے۔“

(انوار خلافت صفحہ 93 مندرجہ انوار العلوم، جلد 3 صفحہ 150 از مرزا بشیر الدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 925 پر)

## مسلمانوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے اور انہیں قادیانی لڑکیوں

### کا رشتہ نہ دینے کے متعلق احکامات

(345) چنانچہ حضرت مسیح موعود اپنی جماعت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:

”یاد رکھو کہ جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے، تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکر یا کذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تمہیں میں سے ہو۔ اسی کی طرف حدیث بخاری کا ایک پہلو میں اشارہ ہے کہ امامکم منکم یعنی جب مسیح نازل ہوگا تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں، بالکل ترک کرنا پڑے گا اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔“

دوسری ہدایت جو آپ نے اپنی جماعت کے لیے جاری فرمائی، وہ احمدیوں کے رشتہ ناطہ کے متعلق تھی۔ اس وقت تک جیسا کہ احمدیوں اور غیر احمدی مسلمانوں کی نماز مشترک تھی یعنی احمدی لوگ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھ لیتے تھے، اسی طرح باہمی رشتہ ناطہ کی بھی اجازت تھی یعنی احمدی لڑکیاں غیر احمدی لڑکوں کے ساتھ بیاہ دی جاتی تھیں مگر 1898ء میں حضرت مسیح موعود نے اس کی بھی ممانعت فرمادی اور آئندہ کے لیے ارشاد فرمایا کہ کوئی احمدی لڑکی، غیر احمدی مرد کے ساتھ نہ بیاہی جائے۔ یہ اس حکم کی ایک ابتدائی صورت تھی جس کے بعد اس میں مزید وضاحت ہوتی گئی اور اس حکم میں حکمت یہ تھی کہ طبعاً اور قانوناً ازدواج زوجگی میں مرد کو عورت پر انتظامی لحاظ سے غلبہ حاصل ہوتا ہے پس اگر ایک احمدی لڑکی غیر احمدی کے ساتھ بیاہی جائے تو اس بات کا قوی اندیشہ ہو سکتا ہے کہ مرد، عورت کے دین

خراب کرنے کی کوشش کرے گا اور خواہ اسے، اس میں کامیابی نہ ہو لیکن بہر حال یہ ایک خطرہ کا پہلو ہے جس سے احمدی لڑکیوں کو محفوظ رکھنا ضروری تھا۔ علاوہ ازیں چونکہ اولاد عموماً باپ کی تابع ہوتی ہے اس لیے اس قسم کے رشتوں کی اجازت دینے کے یہ معنی بھی بنتے ہیں کہ ایک احمدی لڑکی کو اس غرض سے غیر احمدیوں کے سپرد کر دیا جائے کہ وہ اس کے ذریعہ غیر احمدی اولاد پیدا کریں۔ اس قسم کی وجوہات کی بنا پر آپ نے آئندہ کے لیے یہ ہدایت جاری فرمائی کہ گو حسب ضرورت غیر احمدی لڑکی کا رشتہ لیا جاسکتا ہے مگر کوئی احمدی لڑکی غیر احمدی کے ساتھ نہ بیاہی جائے بلکہ احمدیوں کے رشتے صرف آپس میں ہوں۔“

(سلسلہ احمدیہ صفحہ 84، 85 از صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 926، 927 پر)

(346) ”ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں، کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔“

(انوار خلافت صفحہ 90 مندرجہ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 148 از مرزا بشیر الدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 928 پر)

## قائد اعظم کی نماز جنازہ

اپنے مذہب اور خلیفہ کے حکم کی تعمیل میں چودھری ظفر اللہ خاں سابق وزیر خارجہ پاکستان نے قائد اعظم کی نماز جنازہ میں بھی شرکت نہیں کی۔ منیر انکوائری کمیشن کے سامنے تو اس کی وجہ اس نے یہ بیان کی۔

”نماز جنازہ کے امام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ احمدیوں کو کافر، مرتد اور واجب القتل کہہ دے چکے تھے، اس لیے میں اس نماز میں شریک ہونے کا فیصلہ نہ کر سکا جس کی امامت اٹانا کر رہے تھے۔“ (رپورٹ تحقیقاتی عدالت پنجاب صفحہ 212)

لیکن عدالت سے باہر جب اس سے یہ بات پوچھی گئی کہ آپ نے قائد اعظم کی نماز جنازہ کیوں ادا نہیں کی؟ تو اس نے کہا:

”آپ مجھے کافر حکومت کا مسلمان وزیر سمجھ لیں یا مسلمان حکومت کا کافر نوکر۔“

(زمیندار لاہور 8 فروری 1950ء)



جب اخبارات میں یہ واقعہ منظر عام پر آیا تو قادیانیوں کی طرف سے اس کا یہ

جواب دیا گیا:

□ ”چودھری محمد ظفر اللہ خاں صاحب پر ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ آپ نے قائد اعظم کا جنازہ نہیں پڑھا۔ تمام دنیا جانتی ہے کہ قائد اعظم احمدی نہ تھے، لہذا جماعت احمدیہ کے کسی فرد کا ان کا جنازہ نہ پڑھنا کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔“  
(ٹریکٹ 22 بعنوان ”احراری علماء کی راست گوئی“ کا نمونہ ناشر: مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوت و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ)

### مرزا قادیانی نے اپنے بیٹے کا جنازہ نہ پڑھا

(347) ”آپ (مرزا قادیانی) کا ایک بیٹا فوت ہو گیا جو آپ کی زبانی طور پر تصدیق بھی کرتا تھا، جب وہ مرا تو مجھے یاد ہے، آپ ٹھلے جاتے اور فرماتے کہ اس نے کبھی شرارت نہ کی تھی بلکہ میرا فرمانبردار ہی رہا ہے۔ ایک دفعہ میں سخت بیمار ہوا اور شدت مرض میں مجھے غش آ گیا، جب مجھے ہوش آیا تو میں نے دیکھا کہ وہ میرے پاس کھڑا نہایت درد سے رو رہا تھا۔ آپ یہ بھی فرماتے کہ یہ میری بڑی عزت کیا کرتا تھا۔ لیکن آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھا۔ حالانکہ وہ اتنا فرمانبردار تھا کہ بعض احمدی بھی اتنے نہ ہوں گے۔ محمدی بیگم کے متعلق جب جھگڑا ہوا تو اس کی بیوی اور اس کے رشتہ دار بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔ حضرت صاحب نے اس کو فرمایا کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دے دو۔ اس نے طلاق لکھ کر حضرت صاحب کو بھیج دی کہ آپ کی جس طرح مرضی ہے، اسی طرح کریں۔ لیکن باوجود اس کے جب وہ مرا تو آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھا۔“

(انوار خلافت صفحہ 91 مندرجہ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 149 از مرزا بشیر الدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 929 پر)

مرزا قادیانی کا بیٹا فضل احمد سمجھتا تھا کہ اس کے والد نے نبوت کا دعویٰ کر کے امت مسلمہ سے فداہی کی ہے، اس لیے اس نے اپنے باپ کے ”دعویٰ نبوت“ کو کبھی تسلیم نہیں کیا جس کی بنا پر مرزا قادیانی نے اپنے فرماں بردار بیٹے کا نماز جنازہ نہ پڑھا کیونکہ

اپنے بیٹے کو غیر مسلم سمجھتا تھا۔

## مسلمانوں کو لڑکی دینا

(348) ”ایک اور بھی سوال ہے کہ غیر احمدیوں کو لڑکی دینا جائز ہے یا نہیں۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اس احمدی پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے جو اپنی لڑکی غیر احمدی کو دے۔ آپ سے ایک شخص نے بار بار پوچھا اور کئی قسم کی مجبوریاں کو پیش کیا۔ لیکن آپ نے اس کو یہی فرمایا کہ لڑکی کو بیٹھائے رکھو لیکن غیر احمدیوں میں نہ دو۔ آپ کی وفات کے بعد اس نے غیر احمدیوں کو لڑکی دے دی تو حضرت خلیفہ اول (حکیم نور الدین) نے اس کو احمدیوں کی امامت سے ہٹا دیا اور جماعت سے خارج کر دیا۔ اور اپنی خلافت کے چھ سالوں میں اس کی توبہ قبول نہ کی۔ باوجودیکہ وہ بار بار توبہ کرتا رہا۔“

(الوار خلافت صفحہ 93، 94 مندرجہ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 151 از مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 930 پر)

## پیارے مسلمان بھائیو!

آج کل قادیانی پوری قوت کے ساتھ ختم نبوت کے قلعے پر حملہ آور ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں بے شمار گستاخیوں پر مشتمل لٹریچر باقاعدگی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے، اور پوری آزادی کے ساتھ مسلمانوں میں تقسیم ہو رہا ہے۔ قادیانی اپنی مذموم اردو دانیوں کے ساتھ ملت اسلامیہ کو ختم اور شیخ اسلام کو بھگانا چاہتے ہیں..... جبکہ ہم خاموش ناشائے بنے ہوئے ہیں..... خواب غفلت کے مزے لوٹ رہے ہیں..... سوچیے! شائع محشر حضور نبی کریم ﷺ کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لیے ہم آخر کب بیدار ہوں گے؟ اسلام کی فحیرت اور لاج کے لیے آخر کب متحرک ہوں گے؟ عقیدہ ختم نبوت پر پے در پے یورشوں کے نچاؤ کے لیے آخر کب میدان کارزار میں اتریں گے؟ نبی کریم ﷺ، صحابہ کرامؓ اور اہل بیتؑ کی مقام کی بے حرمتی اور ان کی عزتوں کو پامال کرنے والے بد بختوں کے خلاف آخر کب اپنی دیوار بن کر کھڑے ہوں گے؟ یاد رکھیے! جس جگہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ختم نبوت کی کوئی تردید ہو، وہاں ختم نبوت کی حفاظت کرنا آپ کا فرض عین ہے، اس سے ذرا سا بھی

اعراض کرنا خود کو حضور نبی کریم ﷺ کی شفاعت سے محروم کرنے کے مترادف ہے۔  
 تحفظ ختم نبوت اور جنت الفردوس لازم و ملزوم ہیں۔ اس حقیقت میں کسی شک و شبہ  
 کی گنجائش نہیں کہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے کام کرنے والا ہر شخص جنتی ہے۔ دلیل اس کی یہ  
 ہے کہ جب مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار جہنم میں ہوں گے اور فرض کریں کہ وہاں تحفظ ختم  
 نبوت کا کام کرنے والا کوئی شخص بھی موجود ہو تو مرزا قادیانی اس شخص کو طعنہ دے گا کہ ”میں تو  
 جھوٹے دعویٰ نبوت کے جرم میں یہاں آیا ہوں۔ تم دنیا میں میرے دعویٰ کی تکذیب اور  
 سرکوبی میں پیش پیش تھے، تمہیں کیا ملا؟ میں دعویٰ نبوت کے جرم میں جہنمی اور تم تحفظ ختم نبوت  
 کا کام کرنے پر جہنمی، تو پھر فرق کیا ہوا؟“ خدا کی قسم! ایسا ممکن ہی نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس  
 کے حبیب مکرم ﷺ کو یہ گوارا ہی نہیں کہ کوئی شخص تحفظ ختم نبوت کا کام کرے اور وہ جہنم میں  
 جائے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے ایک ارشاد پاک کا مفہوم ہے ”اگر کسی نے ہم پر کوئی احسان کیا  
 ہے تو ہم نے اس کا بدلہ دے دیا ہے سوائے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے کہ ان کے احسانات کا  
 بدلہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ دے گا۔“ یہ قاعدہ و قانون اب بھی موجود ہے۔ آج بھی اگر کوئی  
 شخص حضور نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت اور عزت و ناموس کے تحفظ کے لیے کام کرتا ہے تو  
 حضور علیہ الصلوٰۃ السلام اس کے اس فعل سے نہ صرف بے حد خوش ہوتے ہیں بلکہ آپ ﷺ،  
 اس شخص کے اس احسان کا بدلہ قیامت کے دن اپنی شفاعت کے ذریعے ادا فرمائیں گے.....  
 ایک گنہگار امتی کو اس سے بڑھ کر اور کیا انعام چاہیے! آئیے تحفظ ختم نبوت کی روشنی کو  
 پھیلائیں..... شفاعت محمدی ﷺ آپ کی منتظر ہے!

نماز اچھی، حج اچھا، روزہ اچھا، زکوٰۃ اچھی  
 مگر میں باوجود اس کے مسلمان ہو نہیں سکتا  
 نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ بطحاؒ کی حرمت پر  
 خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا





ثبوتِ حاضریں!

مرزا قادیانی  
کے دعوے

ہم طالب شہرت ہیں ہمیں ننگ سے کیا کام  
بدنام اگر ہوں گے تو کیا نام نہ ہو گا

بڑے بڑے مستند ڈاکٹروں اور حکیموں کا کہنا ہے کہ مراق یا مسطیر یا ایسا موذی مرض ہے کہ یہ جسے لاحق ہو جائے وہ خود کو مافوق الفطرت چیز سمجھنے لگتا ہے۔ بھارت کے ضلع گورداسپور کی تحصیل بٹالہ کے ایک پسماندہ گاؤں قادیان کا رہنے والا جھوٹا مدعی نبوت آنجنہانی مرزا قادیانی مختلف دائمی بیماریوں کا ”موہائل ہسپتال“ تھا۔ ان میں مرگی، مراق اور مسطیر یا مرفہست ہیں۔ ڈاکٹروں کے بقول مراق کے اسباب میں سب سے بڑا سبب ورثہ میں ملا ہوا طبی میلان ہے۔ جب کسی خاندان میں اس مرض کی ابتدا ہو جائے تو پھر یہ اگلی نسل میں منتقل ہو جاتا ہے۔ یہ مانجھو لیا کی ایک قسم ہے۔ یہ مرض حیر سودا جو معدہ میں جمع ہوتا ہے، سے پیدا ہوتا ہے اور جس عضو میں یہ مادہ جمع ہو جاتا ہے، اس سے سیاہ بخارات اٹھ کر دماغ کی طرف بڑھتے ہیں جس سے مریض میں احساس برتری کے خیالات پیدا ہو جاتے ہیں اور وہ ہر ایک بات میں مبالغہ آرائی کرتا ہے۔ بعض مریضوں میں گاہے گاہے یہ فساد اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو فیب دان سمجھنے لگتے ہیں اور بعض میں یہ بیماری یہاں تک ترقی کر جاتی ہے کہ مراقیوں کو اپنے متعلق یہ خیال ہوتا ہے کہ وہ ملائکہ میں سے ہیں۔ پھر وہ نبوت اور معجزات کے دعوے کرنے لگتے ہیں، خدائی کی باتیں کرتے ہیں اور لوگوں کو اس کی تبلیغ کرتے ہیں۔

معروف قادیانی ڈاکٹر شاہنواز کا کہنا ہے:

”ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس کو مسطیر یا، مانجھو لیا یا مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعوے کی تردید کے لیے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ ایسا چٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیتی ہے۔“

(ماہنامہ ریویو آف ریلیجیو قادیان اگست 1926ء)

مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد لکھتا ہے:

(349) ”ڈاکٹر میر محمد اسلمیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ”میں نے کئی دفعہ حضرت کج موعود سے سنا ہے کہ مجھے مسٹر یا ہے۔ بعض اوقات آپ مراقب بھی فرمایا کرتے تھے لیکن حاصل بات یہ ہے کہ آپ کو دماغی سخت اور شبانہ روز تصنیف کی مشقت کی وجہ سے بعض ایسی صحتی علامات پیدا ہو جایا کرتی تھیں جو مسٹر یا کے مریضوں میں بھی عموماً دکھی جاتی ہیں۔ مثلاً کام کرتے کرتے یک دم ضعف ہو جانا، چکروں کا آنا، ہاتھ پاؤں کا سرد ہو جانا، گھبراہٹ کا دورہ ہو جانا، ایسا معلوم ہوتا کہ ابھی دم لگتا ہے یا کسی تنگ جگہ یا بعض اوقات زیادہ آدمیوں میں گھر کر بیٹھنے سے دل کا سخت پریشان ہونے لگتا وغیرہ“

(سیرۃ الہدی حصہ دوم، صفحہ 55، روایت نمبر 369، از مرزا بشیر احمد انجم لے) (عکس صفحہ نمبر 931 پر)

آنجنابی مرزا قادیانی ایک مفلون حراج اور مخبوط الحواس شخص تھا۔ اس نے اپنی زعمی میں اتنے مضحکہ خیز دعوے کیے، اگر انھیں سچا کر دیا جائے تو انھی خاصی ضخیم کتاب تیار کی جا سکتی ہے۔ اس کے دعوؤں سے خود اس کے اپنے ماننے والے بھی پریشان و حیران ہیں۔ بھول گئے مرزا قادیانی نے شاید بچپن میں اتنی چڑیاں نہ تبدیل کی ہوں جتنے اس نے دعاوی کیے ہیں۔ جس طرح گرگٹ اپنا رنگ بدلتا اور چھلوا اپنی ہیئت تبدیل کرتا ہے، اسی طرح مرزا قادیانی نے بھی ہر روز ایک نیا دعویٰ کر کے بڑی عیاری سے اپنا بہرہ پ بدلا۔ اس نے عالم سے مناظر، مناظر سے محدث، محدث سے نبی، نبی سے خدا اور خدا کے بعد نجانے کیا کیا سوانح رچائے کہ

۔ ناظرہ سر بگمیاں ہے اسے کیا کہیے

والا معاملہ ہے۔ مرزا قادیانی آج زعمہ ہوتا تو ہالی وڈ کا معروف حراجیہ اداکار Mr. Bean اُسے دیکھ کر اپنا سر پیٹ کر رہ جاتا۔ آنجنابی مرزا قادیانی کے تقریباً 100 سے زائد مختلف دعوے ہیں۔ صفحات کی کمی کے پیش نظر محض اہم دعوے پیش خدمت ہیں۔ پڑھیے اور اپنی حیرانی میں اضافہ کیجئے کہ

۔ اس طرح تو ہوتا ہے اس طرح کے کاموں میں



## میں بشر ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(350) ”قل اما انا بشر مطلقم۔“

”کہو میں صرف تمہارے جیسا ایک آدمی ہوں۔“

(تذکرہ محمود دینی والہامات، صفحہ 70 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 932 پر)

## میں غلام احمد قادیانی ہوں

(351) ”مجھے کشفی طور پر اس منہجہ ذیل نام کے اعداد و حروف کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھ یہی سچ ہے کہ جو تیرہویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا۔ پہلے سے یہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی اور وہ یہ نام ہے:

## غلام احمد قادیانی

اس نام کے عدد پورے تیرہ سو ہیں اور اس قصبہ قادیان میں بجز اس عاجز کے اور کسی شخص کا غلام احمد نام نہیں، بلکہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں اور اس عاجز کے ساتھ اکثر یہ عادت اللہ باری ہے کہ وہ سبحانہ بعض اسرار اعداد و حروف کلمی میں میرے پر ظاہر کر دیتا ہے۔“

(تذکرہ محمود دینی والہامات، صفحہ 144 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 933 پر)

## میں کرم خاکی، بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار ہوں

(352) ”کرم خاکی ہوں میرے ہمارے نہ آدم زاد ہوں

ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار“

(لہذا میں احمدیہ، حصہ پنجم، صفحہ 97، منہجہ روحانی خزائن جلد 21، صفحہ 127، از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 934 پر)

## میں سور مار ہوں

(353) ”ایک دفعہ قادیان میں آوارہ کتے بہت ہو گئے۔ اور ان کی وجہ سے شور و غل رہتا تھا۔ پھر سراج الحق صاحب نے بہت سے کتوں کو زہر دے کر مار ڈالا۔ اس پر بعض لڑکوں نے پھر صاحب کو چڑانے کے واسطے ان کا نام پھر کتے مار رکھ دیا۔ پھر صاحب حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی خدمت میں شاکی ہوئے کہ لوگ مجھے کتے مار کہتے ہیں۔ حضرت صاحب نے تبسم کے ساتھ فرمایا کہ اس میں کیا حرج ہے۔ دیکھیے حدیث شریف میں میرا نام ”سور مار“ لکھا ہے۔ کیونکہ مسیح کی تعریف میں آیا ہے کہ یقتل الخنزیر۔“

(ذکر حبیب، صفحہ 162، از مفتی محمد صادق قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 935 پر)

## میں امین الملک جے سنگھ بہادر ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(354) ”امین الملک جے سنگھ بہادر۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 568 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 936 پر)

## میں کرشن ہوں

(355) ”اور جیسا کہ خدا نے مجھے مسلمانوں اور عیسائیوں کے لیے مسیح موعود کر کے بھیجا ہے ایسا ہی میں ہندوؤں کے لیے بطور اوتار کے ہوں۔ اور میں عرصہ بیس برس سے یا کچھ زیادہ برسوں سے اس بات کو شہرت دے رہا ہوں کہ میں ان گناہوں کے دور کرنے کے لیے جن سے زمین پڑ ہو گئی ہے جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا، یا یوں کہنا چاہیے کہ روحانی حقیقت کے رُو سے میں وہی ہوں۔ یہ میرے خیال اور قیاس سے نہیں ہے بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے اس نے یہ میرے پر ظاہر کیا ہے اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے کہ تو ہندوؤں کے لیے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لیے مسیح موعود ہے۔ میں

جانتا ہوں کہ جاہل مسلمان اس کو سن کر فی الفور یہ کہیں گے کہ ایک کافر کا نام اپنے اوپر لے کر کفر کو صریح طور پر قبول کیا ہے۔ لیکن یہ خدا کی وحی ہے جس کے اظہار کے بغیر میں رہ نہیں سکتا اور آج یہ پہلا دن ہے کہ ایسے بڑے مجمع میں اس بات کو میں پیش کرتا ہوں کیونکہ جو لوگ خدا کی طرف سے ہوتے ہیں وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے۔“

(لیکچر سیالکوٹ، صفحہ 24، 25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 228 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 937 پر)

(356) ”خدا تعالیٰ نے کشفی حالت میں بارہا مجھے اس بات پر اطلاع دی ہے کہ آریہ قوم میں کرشن نام ایک شخص جو گزرا ہے، وہ خدا کے برگزیدوں اور اپنے وقت کے نبیوں میں سے تھا، اور ہندوؤں میں اوتار کا لفظ درحقیقت نبی کے ہم معنی ہے۔ اور ہندوؤں کی کتابوں میں ایک پیشگوئی ہے اور وہ یہ کہ آخری زمانہ میں ایک اوتار آئے گا، جو کرشن کے صفات پر ہوگا اور اس کا بروز ہوگا۔ اور میرے پر ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ میں ہوں۔ کرشن کی دو صفت ہیں۔ ایک رُودر یعنی درندوں اور سوروں کو قتل کرنے والا، یعنی دلائل اور نشانوں سے۔ دوسرے گوپال یعنی گائیوں کو پالنے والا یعنی اپنے انقاس سے نیکوں کا مددگار۔ اور یہ دونوں صفتیں مسیح موعود کی صفتیں ہیں اور یہی دونوں صفتیں خدا تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی ہیں۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 311 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 938 پر)

## میں آریوں کا بادشاہ ہوں

(357) ”اور ہر ایک نبی کا مجھے نام دیا گیا ہے۔ چنانچہ جو ملک ہند میں کرشن نام ایک نبی گزرا ہے جس کو رُودر گوپال بھی کہتے ہیں (یعنی قتل کرنے والا اور پرورش کرنے والا) اس کا نام بھی مجھے دیا گیا ہے۔ پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں، وہ کرشن میں ہی ہوں۔ اور یہ دھوئی صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے بارہا میرے پر ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے آریوں کا بادشاہ۔“

(ہیئۃ الوحی، صفحہ 521، 522 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 521، 522 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 939، 940 پر)



## میں کرشن جی رُودر گوپال ہوں

(358) ”شام کے وقت حضرت اقدس نے ذیل کی روایا بیان فرمائی کہ ایک بڑا تخت مرلح شکل کا ہندوؤں کے درمیان بچھا ہوا ہے جس پر میں بیٹھا ہوا ہوں۔ ایک ہندو کسی کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ کرشن جی کہاں ہیں؟ جس سے سوال کیا گیا وہ میری طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ یہ ہے۔ پھر تمام ہندو روپیہ وغیرہ نذر کے طور پر دینے لگے۔ اتنے جھوم میں سے ایک ہندو بولا۔ ہے ”کرشن جی رُودر گوپال“ (ملفوظات، جلد سوم صفحہ 444 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 941 پر)

## میں سلطان القلم ہوں

(359) ”اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کا نام سلطان القلم رکھا اور میرے قلم کو ذوالفقار علی فرمایا۔“ (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 58، طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 942 پر)

## میں غازی ہوں

(360) ”اس عاجز کا نام مکاشفات میں غازی رکھا گیا ہے۔“ (نشان آسمانی صفحہ 15 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 375 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 943 پر)

## میں گورنمنٹ برطانیہ کے لیے پناہ اور تعویذ ہوں

(361) ”پس میں یہ دعویٰ کر سکتا ہوں کہ میں ان خدمات میں یکتا ہوں اور میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں ان تائیدات میں یگانہ ہوں اور میں کہہ سکتا ہوں کہ میں اس گورنمنٹ کے لیے بطور ایک تعویذ کے ہوں اور بطور ایک پناہ کے ہوں جو آفتوں سے بچاؤے اور خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ خدا ایسا نہیں کہ ان کو دکھ پہنچاؤے اور تو ان میں ہو۔ پس اس گورنمنٹ کی خیر خواہی اور مدد میں کوئی دوسرا شخص میری نظیر اور مثیل نہیں اور معترب یہ گورنمنٹ جان لے گی، اگر مردم شناسی کا اس میں مادہ ہے۔“

(نور الحق، صفحہ 33، مندرجہ روحانی خزائن جلد 8، صفحہ 44، 45 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 944، 945 پر)

## میں محدث ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(362) ”انت محدث اللہ۔“

تو محدث اللہ ہے۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 82، طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 946 پر)

## میں عبدالقادر ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(363) ”یا عبدالقادر انی معک۔ اے عبدالقادر میں تیرے ساتھ ہوں۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 296، طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 947 پر)

## میں ذوالقرنین ہوں

(364) ”سو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف کی آئندہ پیشگوئی کے مطابق وہ

ذوالقرنین میں ہوں جس نے ہر ایک قوم کی صدی کو پایا۔“

(بہارین احمدیہ جلد پنجم صفحہ 146 مندرجہ مدحانی خزائن جلد 21 صفحہ 314 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 948 پر)

میں آدم ہوں، میں احمد ہوں، میں مریم ہوں

میں موسیٰ ہوں، میں عیسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(365) ”یا ادم امکنک و ذوبجک الجنة یا مریم امکن۔ مرزا قادیانی اس

الہام کی تشریح کرتے ہوئے کہتا ہے۔ ”مریم سے مریم ام عیسیٰ مراد نہیں اور نہ آدم سے آدم

ابوالبشر مراد ہے اور نہ احمد سے اس جگہ حضرت خاتم الانبیاء ﷺ مراد ہیں، اور ایسا ہی ان الہامات کے تمام مقامات میں کہ جو موسیٰ اور عیسیٰ اور داؤد وغیرہ نام بیان کیے گئے ہیں، ان ناموں سے بھی وہ انبیاء مراد نہیں ہے بلکہ ہر ایک جگہ یہی عاجز مراد ہے۔ اب جبکہ اس جگہ مریم کے لفظ سے کوئی مونث مراد نہیں بلکہ مذکر مراد ہے تو قاعدہ یہی ہے کہ اس کے لیے صیغہ مذکر ہی لایا جائے یعنی یا مریم اسکن کہا جائے..... اور زوج کے لفظ سے رفقاء اور اقرباء مراد ہیں زوج مراد نہیں ہے اور لغت میں یہ لفظ دونوں طور پر اطلاق پاتا ہے اور جنت کا لفظ اس عاجز کے الہامات میں کبھی اس جنت پر بولا جاتا ہے کہ جو آخرت سے تعلق رکھتا ہے اور کبھی دنیا کی خوشی اور فحشیاں اور سرور اور آرام پر بولا جاتا ہے۔“ (مکتوبات احمدیہ، جلد اول صفحہ 82، 83 مکتوب بنام میر عباس علی شاہ صاحب)

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 55، 56 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 949، 950 پر)

## میں خاتم الاولیاء ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(366) ”وانا خاتم الاولیاء۔“

اور میں خاتم الاولیاء ہوں۔

(خطبہ الہامیہ، صفحہ 35، مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 70 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 951 پر)

## میں معجون مرکب ہوں

(367) ”میں اپنے خاندان کی نسبت کئی دفعہ لکھ چکا ہوں کہ وہ ایک شاعری خاندان ہے اور

بنی فارس اور بنی قاطرہ کے خون سے ایک معجون مرکب ہے۔“

(تزیین القلوب، صفحہ 159، مندرجہ روحانی خزائن جلد 15، صفحہ 287 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 952، 953 پر)



## میں خلیفہ اللہ ہوں

(368) ”میرے لیے زمین نے بھی گواہی دی اور آسمان نے بھی۔ اسی طرح میرے لیے آسمان بھی بولا اور زمین بھی کہ میں خلیفہ اللہ ہوں۔“

(ایک غلطی کا ازالہ، صفحہ 6، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 210 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 954 پر)

## میں امام الزماں ہوں

(369) ”امام الزماں میں ہوں۔“

(ضرورت الامام صفحہ 24، مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 495 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 955 پر)

میں مجدد ہوں، میں مہدی ہوں، میں مسیح موعود ہوں

”وَالْمُجِدِّدُ الْمَأْمُورُ وَالْعَبْدُ الْمَنْصُورُ. وَالْمَهْدِيُّ الْمَغْهُوْدُ.

وَالْمَسِيحُ الْمَوْعُودُ.“

اور (میں) وہ مجدد ہوں کہ جو خدا تعالیٰ کے حکم سے آیا ہے اور بندۂ مدد یافتہ ہوں

اور وہ مہدی ہوں جس کا آنا مقرر ہو چکا ہے اور وہ مسیح ہوں جس کے آنے کا وعدہ تھا۔

(خطبہ الہامیہ، صفحہ 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 51 از مرزا قادیانی)

## میں حجر اسود ہوں

(370) ”یکے پائے من ے بوسید من ے گفتم کہ حجر اسود منم۔“

(ترجمہ) ایک شخص نے میرے پاؤں کو چمالا اور میں نے (اسے) کہا کہ حجر اسود میں ہوں۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 29 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 956 پر)

## میں بیت اللہ ہوں

(371) ”خدا نے اپنے الہامات میں میرا نام بیت اللہ بھی رکھا ہے۔“  
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 28، طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 657 پر)

## میں قرآن ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(372) مَا آتَا إِلَّا كَالْقُرْآنِ.

ترجمہ: میں تو بس قرآن ہی کی طرح ہوں۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 570 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 658 پر)

## میں میکائیل ہوں

(373) ”بعض نبیوں کی کتابوں میں میری نسبت بطور استعارہ فرشتہ کا لفظ آ گیا ہے اور دانی ایل نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں خدا کی مانند۔“

(اربعین 3) (حاشیہ) صفحہ 25، مندرجہ روحانی خزائن جلد 17، صفحہ 413، از مرزا قادیانی  
(عکس صفحہ نمبر 659 پر)

## میں حضرت حسینؑ سے بڑھ کر ہوں

(374) ”اے صیائی مشنریو! اب دہنا المسیح مت کہو اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے جو اُس سچ سے بڑھ کر ہے۔ اور اے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اُس حسین سے بڑھ کر ہے۔“

(دافع البلاء، صفحہ 17، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18، صفحہ 233، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 660 پر)

## میں زندہ علی ہوں

(375) ”پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو۔ اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی تم میں موجود ہے، اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو۔“

(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 400، طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 961 پر)

## میں مدینۃ العلم ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(376) ”المدینۃ العلم۔ تو علم کا شہر ہے۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 320، طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 962 پر)

## میں مریم اور عیسیٰ ہوں

(377) ”اور یہ الہام اصل میں آیات قرآنی ہیں جو حضرت عیسیٰ اور ان کی ماں کے متعلق ہیں۔ ان آیتوں میں جس عیسیٰ کو لوگوں نے ناجائز پیدائش کا انسان قرار دیا ہے، اسی کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم اس کو اپنا نشان بنائیں گے اور یہی عیسیٰ ہے جس کی انتظار تھی اور الہامی مہارتوں میں مریم اور عیسیٰ سے میں ہی مراد ہوں۔“

(کشتی نوح، صفحہ 54، مندرجہ روحانی خزائن جلد 19، صفحہ 52، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 963 پر)

## میں مریم ہوں، میں عیسیٰ ہوں، میں ابن مریم ہوں

(378) ”اس (اللہ) نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں نہیں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 496 میں درج ہے، مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں لفع کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھ کا لہ ظہور آیا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو



سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 556 میں درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بتایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔“  
(کشتی نوح، صفحہ 52، مندرجہ روحانی خزائن جلد 19، صفحہ 50، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 964 پر)

## میں ابن مریم سے افضل ہوں

(379) ”ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو  
اس سے بہتر غلام احمد ہے“  
(دافع البلاء، صفحہ 20، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18، صفحہ 240، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 965 پر)

## میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں

(380) ”میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں۔ یعنی بیجا گیا بھی اور خدا سے غیب کی خبریں پانے والا بھی۔“  
(ایک غلطی کا ازالہ، صفحہ 7، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18، صفحہ 211، از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 966 پر)

## میں آدم اور احمد مختار ہوں

(381) ”آدم نیز احمد مختار  
میں آدم اور احمد مختار ہوں“  
(نزول المسیح، صفحہ 99، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18، صفحہ 477، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 967 پر)

میں مسیح زماں ہوں، میں کلیم خدا ہوں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں  
(382) ”منم مسیح زمان و منم کلیم خدا  
منم محمد و احمد کہ حقیقی باشند“

(ترجمہ) ”میں سب زماں ہوں، میں کلیم خدا یعنی موسیٰ ہوں، میں محمد ہوں، میں احمد مجتبیٰ ہوں۔“

(تریاق القلوب، صفحہ 6، مندرجہ روحانی خزائن، جلد 15، صفحہ 134، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 968 پر)

## میں تمام انبیاء کا مجموعہ ہوں

(383) ”خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کیے ہیں۔ میں آدم ہوں، میں شیث ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں اسحاق ہوں، میں یعقوب ہوں، میں یوسف ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت ﷺ کے نام کا میں مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمدؐ اور احمدؐ ہوں۔“

(حقیقت الہی، (حاشیہ) صفحہ 73، مندرجہ روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 76، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 969 پر)

## میں محمد ہوں

(384) ”پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے۔ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم۔ اسی وحی الہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔“ (ایک قلمی کا ازالہ، صفحہ 3، مندرجہ روحانی خزائن، جلد 18، صفحہ 207، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 970 پر)

## میں احمد ہوں

(385) ”وہمائی رہی احمد فاحمدونی۔“

میرے رب نے میرا نام احمد رکھا ہے۔ پس میری تعریف کرو۔“

(خطبہ الہامیہ، صفحہ 21، مندرجہ روحانی خزائن، جلد 16، صفحہ 53، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 971 پر)

## میں رحمۃ للعالمین ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(386) ”وما ارسلک الا رحمة للعالمین۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 64 طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 972 پر)

## میں خاتم الانبیاء ہوں

(387) ”بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں۔“

(ایک غلطی کا ازالہ، صفحہ 8، مندرجہ روحانی خزائن، جلد 18، صفحہ 212، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 973 پر)

## میں توحید خدا اور تفرید خدا ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(388) ”انت منی بمنزلہ توحیدی و تفریدی۔“

تو مجھ سے ایسا ہے جیسا میری توحید اور تفرید۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 53، طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 974 پر)

## میں عرش خدا ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(389) ”انت منی بمنزلہ عرشی۔“

تو میرے نزدیک عرش کی مانند ہے۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 427، طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 975 پر)



## میں مالک کن فیکون ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(390) ”إِنَّمَا أَفْرُكَ إِذَا أَرَدْتُ لِشَيْءٍ أَنْ تَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ.“

(ترجمہ) تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے، وہ میرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔  
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 443، طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 976 پر)

## میں زندہ کرنے والا اور مارنے والا ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(391) ”وَاعْطَيْتُ صِفَةَ الْإِنْعَاءِ وَالْإِحْيَاءِ.“

اور مجھے کوفانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے۔“

(خطبہ الہامیہ، صفحہ 21، مندرجہ روحانی خزائن، جلد 16، صفحہ 56، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 977 پر)

## میں نطفہ خدا ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(392) ”أَلْت مِنْ مَاءٍ نَاوَهُمْ مِنْ لُشَل.“

تو ہمارے پانی سے ہے اور وہ بزدلی سے ہیں۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 164، طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 978 پر)

(نوٹ) عربی لغت میں ماء سے مراد اکثر جگہ نطفہ ہے۔ مثلاً هو اللہی خلق من

ماء بشرا (الفرقان: 54) اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جس نے انسان کو پانی (نطفہ) سے پیدا

کیا۔ دوسری جگہ فلینظر الانسان مم خلق ۝ خلق من ماء ذالقی ۝ یمخرج من ان

سلب والعرائب۔ (الطارق: 5 تا 7) ترجمہ پس انسان کو چاہیے کہ دیکھے کہ وہ کس چیز سے

پیدا کیا گیا۔ وہ اچھلنے والے پانی سے پیدا کیا گیا جو کہ باپ کی بیٹھ اور ماں کی چھاتیوں سے

لکھا ہے۔ اور بھی کئی آیات ہیں۔ جن میں ماء سے مراد نطفہ لیا گیا ہے۔ لہذا مرزا قادیانی کا الہام ”انت من ماء نا“ اس کے معنی ہوں گے۔ ”انت من نطفتنا“ تو ہمارے نطفہ میں سے ہے اور لوگ بزدلی کے کچھڑے۔

## میں خدا کا بیٹا ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(393) ”انت منی بمنزلة اولادی۔

تو مجھ سے بمنزلہ اولاد کے ہے۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 325، 326 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 979، 980 پر)

## میں خدا کی بیوی ہوں

(394) ”حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا، سمجھے والے کے لیے اشارہ کافی ہے۔“

(اسلامی قربانی ٹریکٹ نمبر 34 از قاضی یار محمد قادیانی مرید آنجنابی مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 981 پر)

حالانکہ قرآن مجید میں ہے:

وَلَمْ تَكُنْ لَهُ صَاحِبَةً.

”اس (اللہ تعالیٰ) کے لیے کوئی بیوی نہیں ہے۔“ (انعام: 101)

## میں خدا کا باپ ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(395) ”إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِفَلَامٍ مَّظْهَرِ الْحَقِّ وَالْعَلَا. كَأَنَّ اللَّهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ.

ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق کا ظہور ہوگا۔ گویا آسمان سے خدا اترے گا۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 554 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 982 پر)  
نوٹ: اس الہام میں مرزا قادیانی نے اپنے بیٹے کو خدا قرار دیا تو اس کا معنی یہ ہوا کہ مرزا قادیانی خدا کا باپ ہوا۔ (نعوذ باللہ)!

## میں خود خدا ہوں

(396) ”میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔“  
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 152، طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 983 پر)

مجھ تو ہیں باطل ہیں دعوے قادیانی آپ کے  
بات بھی ایک بھی ہم نے نہ پائی آپ کی  
ڈھیٹ اور بے شرم بھی عالم میں ہوتے ہیں مگر  
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔  
جب کسی میں حیا ختم ہو جائے تو وہ جو چاہے کرتا پھرے۔“

بلاشبہ قادیانی جماعت کا بانی آنجہانی مرزا قادیانی اس حدیث مبارکہ کا مصداق ہے۔ لیکن افسوس ان پڑھے لکھے قادیانیوں پر ہے جو ایسے مخبوط الحواس اور قاترا عقل فحش کے کردار ہیں۔ قادیانیوں کا کہنا ہے کہ ہم مرزا قادیانی کو صرف مہدی یا مسیح موعود مانتے ہیں جبکہ اس نے 100 سے زائد مختلف دعوے کیے ہیں۔ قادیانیوں کو چاہیے کہ وہ ہر قسم کے تعصب، خد، لالچ اور خود غرضی سے علیحدہ ہو کر مرزا قادیانی کے ان مذکورہ دعوؤں کو دیکھیں، پڑھیں، سوچیں اور اپنے ضمیر کی آواز پر صدق نیت کے ساتھ قادیانی عقائد سے تائب ہو کر واپس اسلام کی آغوش میں آجائیں کیونکہ اسلام ہی وہ سچا دین ہے جس میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔





ثبوت حاضر ہیں!

مرزا قادیانی  
فرد یا عورت

مرزا قادیانی کی زندگی بھی ایک عجیب مسخرانہ اور مسخکہ خیز تھی۔ اس میں درجنوں ایسے ناہور واقعات ملتے ہیں جن کے مطالعے سے بے اختیار ہنسی آتی ہے اور ضبط کرنے پر بھی ضبط نہیں ہوتی۔ پنجابی نبی کے حالات زندگی اور تحریرات کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ پتہ لگانا مشکل ہے کہ وہ مرد تھا یا عورت؟ حیرانی ہوتی ہے کہ کیا لکھیں اور کیا کہیں؟ قارئین کرام خود ملاحظہ فرمائیں:

### اللہ کا بچہ

(397) ”اسی طرح میری کتاب اربعین نمبر 4 صفحہ 19 میں بابوالہی بخش صاحب کی نسبت یہ الہام ہے..... یعنی بابوالہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے مگر خدا تعالیٰ تجھے اپنے انعامات دکھلائے گا جو متواتر ہوں گے اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہو گیا ہے۔ ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے۔“

(تمہ حقیقت الوحی صفحہ 581 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 581 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 984 پر)

کم بخت بابوالہی بخش کو سوچھی بھی تو کیا سوچھی اور دیکھا بھی تو کیا دیکھا! مرزا قادیانی کا حیض و نفاس اور وہ بھی کن دنوں میں جبکہ مرزا قادیانی ایام ماہواری کی مصیبت میں دوچار تھا۔

یا مظهر العجائب  
بچہ معہ زچہ کے قائب

### اللہ مرد، مرزا عورت؟

(398) ”حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت

کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا، سمجھنے والے کے لیے اشارہ کافی ہے۔“  
(اسلامی قربانی ٹریکٹ نمبر 34، از قاضی یار محمد قادیانی مرید مرزا قادیانی) (نکس صفحہ نمبر 985 پر)

اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس پر اس سے بڑھ کر کمینہ حملہ اور اوباشانہ بہتان اور کیا ہو سکتا ہے۔ نعوذ باللہ خدا تعالیٰ کی ذات اقدس بھی مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں سے نہ بچ سکی۔ ایسا فاسد خیال اور لغو عقیدہ ابتدائے آفرینش سے لے کر آج تک کسی بھی گستاخ، منہ پھٹ زبان و راز سے نہیں سنا گیا۔ چونکہ مرزا قادیانی کے مرید اس سانحہ پر اصرار کرتے ہیں، چنانچہ حکایت بیان کی جاتی ہے کہ ایک دفعہ رات کا وقت تھا۔ عراق کا ایک اجاڑ اور بیابان صحرا تھا۔ اس ویرانے میں خدا کا ایک نیک بندہ دنیا و مافیہا سے بے خبر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول تھا۔ یہ کوئی عام آدمی نہیں بلکہ تمام ولیوں کے سردار سید عبدالقادر جیلانی تھے۔ آپ عبادت الہی میں مصروف تھے کہ یکایک آپ نے ایک روشنی دیکھی۔ اس روشنی سے سارا آسمان روشن ہو گیا۔ پھر آپ کو ایک آواز سنائی دی:

”اے عبدالقادر! میں تیرا رب ہوں۔ میں تیری عبادت سے راضی ہوا اور خوش ہو کر آج سے تجھے اپنی ہر قسم کی عبادت کی تکلیف سے آزاد کرتا ہوں۔“

سید عبدالقادر جیلانی ”بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اس آواز کو سن کر اپنے ظاہری اور باطنی علوم پر توجہ کی تو مجھے اس آزادی کا کوئی بھی جواز دکھائی نہ دیا اور میں نے سوچا کہ حضور نبی کریم ﷺ کے اس عظیم مرتبے کے باوجود بھی آپ کو عبادت کی تکلیف سے آزادی نہیں ملی تو پھر دوسرا کوئی کس طرح اس معاملے میں معافی کا حق دار ہو سکتا ہے۔ اس خیال کے آتے ہی میں نے فوراً بلند آواز سے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھا تو اس پر پھر آواز آئی۔“ اے عبدالقادر! مبارک ہوا آپ اپنے علم کی وجہ سے بچ گئے ہیں۔“ اس پر میں نے ایک مرتبہ پھر بلند آواز سے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھا اور کہا ”اے لعین دفع ہو جا، میں اپنے علم کی وجہ سے نہیں بلکہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی مدد و فضل و کرم کی وجہ سے محفوظ رہا ہوں۔“ اس پر فوراً شیطان مردود اپنی اصلی شکل میں میرے سامنے آ گیا اور اپنا سر پٹیتے ہوئے مجھ سے کہنے لگا۔ ”اے عبدالقادر! میں نے اس سے پہلے بے شمار لوگوں کو اسی طریقے سے گمراہ کیا ہے۔“



یقیناً شیطان مرزا قادیانی کے پاس بھی آیا ہوگا۔ مرزا قادیانی نے پوچھا ہوگا، کیا حکم ہے میرے آقا اس پر شیطان نے اپنی ہوس کا اظہار کیا ہوگا۔ تب مرزا قادیانی شیطان کی خدمت بجالایا۔ مگر فسوس اس نے اللہ تعالیٰ پر الزام لگا دیا۔

جب سے یہ دنیا قائم ہوئی ہے، آج تک کسی شخص نے بھی اللہ تعالیٰ پر ایسا بے ہودہ، گھٹیا اور بدترین کفر یہ الزام نہیں لگایا۔ یہ ذلت و رسوائی صرف مرزا قادیانی کو ہی نصیب ہوئی، جس کا عقد انعام اُسے دنیا میں لیٹرین میں موت کی صورت میں ملا۔ غافل و غافل و اولی الابصار۔

## خدا سے نہانی تعلق

(399) ”در حقیقت میرے اور میرے خدا کے درمیان ایسے باریک راز ہیں جن کو دنیا نہیں جانتی اور مجھے خدا سے ایک نہانی تعلق ہے جو قابل بیان نہیں۔“

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 63 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 81 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 986 پر)

یہ نہانی تعلق کہیں وہ تو نہیں جس کی پردہ دری مرزا قادیانی کے مرید قاضی یار محمد کے ہاتھوں ہوئی؟ (استغفر اللہ)!

## حاملہ

(400) ”اُس نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے، دو برس تک صفت مریمیت میں نہیں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 496 میں درج ہے۔ مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں تلخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں، بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 556 میں درج ہے، مجھے مریم سے عیسیٰ بتایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔“

(کشتی نوح صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 50 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 987 پر)

## مرزا قادیانی کو درودِ روزہ

(401) ”خدا نے مجھے پہلے مریم کا خطاب دیا اور پھر فتحِ روح کا الہام کیا۔ پھر بعد اس کے یہ الہام ہوا تھا۔ فاجاءها المنخاص الى جلع النخلة قالت يا الهي مت قبل هذا وکت نسیماسیا۔ یعنی پھر مریم کو جو مراد اس عاجز سے ہے۔ درودِ روزہ سے کجھور کی طرف لے آئی۔“  
(کشتی نوح صفحہ 48 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 51 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 988 پر)

درودِ روزہ عورتوں کو ہوتی ہے۔ کیا کوئی قادیانی یہ بتانے کی زحمت گوارا کرے گا کہ کون سے زمانہ میں مرزا صاحب پر نسوانیت غالب آئی اور وہ درودِ روزہ سے کانگھتے رہے؟

## مرزا قادیانی عیسیٰ ابن مریم کیسے بنا؟

(402) ”سورۃ تحریم میں صریح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ بعض افراد اس امت کا نام مریم رکھا گیا ہے اور پھر پوری اتباعِ شریعت کی وجہ سے اس مریم میں خدا تعالیٰ کی طرف سے روح پھونکی گئی اور روح پھونکنے کے بعد اس مریم سے عیسیٰ پیدا ہو گیا اور اسی بنا پر خدا تعالیٰ نے میرا نام عیسیٰ بن مریم رکھا کیونکہ ایک زمانہ میرے پر صرف مریم کی حالت کا گزرا۔ اور پھر جب وہ مریم کی حالت خدا تعالیٰ کو پسند آگئی تو پھر مجھ میں اُس کی طرف سے ایک روح پھونکی گئی۔ اس روح پھونکنے کے بعد میں مریم کی حالت سے ترقی کر کے عیسیٰ بن گیا، جیسا کہ میرے کتاب، براہین احمدیہ حصہ سابقہ میں مفصل اس بات کا تذکرہ موجود ہے کیونکہ براہین احمدیہ حصہ سابقہ میں اول میرا نام مریم رکھا گیا۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے: یا مریم اسمک انت و زوجک الجنة یعنی اے مریم! تو اور وہ جو تیرا رفیق ہے، دونوں بہشت میں داخل ہو جاؤ۔ اور پھر اسی براہین احمدیہ میں مجھے مریم کا خطاب دے کر فرمایا ہے: نفعت لک من روح الصدیق یعنی اے مریم! میں نے تجھ میں صدق کی روح پھونک دی۔ پس استر کے رنگ میں روح کا پھونکنا اس حمل سے مشابہ تھا جو مریم صدیقہ کو ہوا تھا۔ اور پھر اس حمل بعد آخر کتاب میں میرا نام عیسیٰ رکھ دیا، جیسا کہ فرمایا کہ یا عیسیٰ انی معولیک واللعک الی۔ یعنی اے عیسیٰ میں تجھے دوں گا اور مومنوں کی طرح میں تجھے اپنی

اٹھاؤں گا اور اس طرح پر میں خدا کی کتاب میں عیسیٰ بن مریم کہلایا۔ چونکہ مریم ایک امتی فرد ہے اور عیسیٰ ایک نبی ہے۔ پس میرا نام مریم اور عیسیٰ رکھنے سے یہ ظاہر کیا گیا کہ میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔ مگر وہ نبی جو اتباع کی برکت سے ظلی طور پر خدا تعالیٰ کے نزدیک نبی ہے اور میرا نام عیسیٰ بن مریم ہونا وہی امر ہے جس پر نادان اعتراض کرتے ہیں کہ حدیثوں میں تو آنے والے عیسیٰ کا نام عیسیٰ بن مریم رکھا گیا ہے۔ مگر یہ شخص تو ابن مریم نہیں ہے اور اس کی والدہ کا نام مریم نہ تھا اور نہیں جانتے کہ جیسا کہ سورہ تحریم میں وعدہ تھا میرا نام پہلے مریم رکھا گیا اور پھر خدا کے فضل نے مجھ میں نفخ روح کیا۔ یعنی اپنی ایک خاص جگہ سے اس مریمی حالت سے ایک دوسری حالت پیدا کی اور اس کا نام عیسیٰ رکھا۔“

(براہین احمدیہ (ضمیمہ) صفحہ 189 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 361 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 989 پر)

بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ  
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

قارئین کرام! مرزا قادیانی نے اپنے ”عیسیٰ“ بننے کی کہانی جس معجزہ خیز انداز میں پیش کی، اس پر مجھے ایک لطیفہ یاد آ گیا۔ ملاحظہ فرمائیں:

ڈاکٹر نے پاگل خانے میں آنے والے نئے مریض کا معائنہ کیا۔ وہ مریض ڈاکٹر صاحب کو صحت مند دکھائی دیا۔

ڈاکٹر ”کیوں میاں کیسے پہنچے؟“

مریض: دراصل کچھ عرصہ قبل میں نے ایک بیوہ سے شادی کر لی۔ عورت کی ایک جواں سال بیٹی بھی تھی۔ اتفاق سے وہ لڑکی میرے باپ کو پسند آ گئی۔ میرے باپ نے اس سے نکاح کر لیا۔ یوں میری بیوی میرے باپ کی ساس بن گئی۔ کچھ عرصہ بعد میرے باپ کے گھر ایک بچی پیدا ہوئی۔ یہ رشتے میں میری بہن لگتی تھی کیونکہ میں اس کے باپ کا بیٹا تھا۔ دوسری طرف وہ میری نواسی بھی لگتی تھی، کیونکہ میں اس کی مانی کا خاوند تھا۔ گویا میں اپنی بہن کا داماد بن گیا۔ پھر کچھ مدت کے بعد میرے گھر بیٹا پیدا ہوا، ایک طرف وہ لڑکی میرے بیٹے کی بہن لگتی تھی کیونکہ وہ بچہ اس کی ماں کا بیٹا تھا۔ دوسری طرف وہ اس کی دادی بھی لگتی تھی،



کیونکہ وہ میری سوتیلی ماں تھی، چنانچہ میرا بیٹا اپنی دادی کا بھائی بن گیا۔

مریض ”ڈاکٹر صاحب، ذرا سوچئے میرا باپ میرا داماد ہے اور میں باپ کا سر ہوں۔ میری سوتیلی ماں میرے بیٹے کی بہن ہے اور یوں میرا بیٹا میرا ماموں بن گیا اور میں اپنے بیٹے کا بھانجا۔

ڈاکٹر صاحب نے دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا اور چیخ کر کہا ”خاموش ہو جاؤ، ورنہ میں بھی پاگل ہو جاؤں گا۔“

بقول شخصے: ”کسی مسئلہ میں ایسے تشابہات سے، جن کی طرف ذہن بھی نہ جاتا ہو، استدلال کرنا اور اس باب میں محکمت کو چھوڑ دینا الحاد نہیں تو اور کیا ہے؟ چنانچہ مرزا قادیانی طہ نے ان امور کو، جو کتابوں میں بد دین و بے ایمان لوگوں کے وساوس و شبہات کے طور پر ذکر کیے گئے ہیں، جمع کر کے انھیں اپنا دین و مذہب بنا لیا ہے اور جب کسی کو اسلام سے منحرف کرنا چاہتا ہے تو (صریح نصوص میں) شیطانی شبہات کھڑے کر دیتا ہے اور جب اپنی جانب کھینچنا چاہتا ہے تو طمع کاری کے ساتھ مناسبتیں پیدا کرتا ہے اور نصوص قطعیہ کو استعارہ و مجاز پر محمول کرنے کی تاویل جس کو اس نے اپنے ذخیرۃ الحاد کا موضوع بنا رکھا ہے، اس کے ذریعہ وہ اکثر اسلامی عقائد اور بعض احکام شریعہ، مثلاً زکوٰۃ، حج اور جہاد سے سبکدوش ہو چکا ہے اور اس کے مرید منقریب دیگر احکام سے بھی بے باقی ہو جائیں گے اور صرف الفاظ کی گردان کافی ہوگی، اور ذخیرۃ آخرت اور ہدیہ بارگاہ الہی کے لیے دے دے کر چند تاویلیں رہ جائیں گی اور بس۔ کیونکہ ہم نے دیکھا ہے کہ وہ افعال میں بھی استعارہ مانتا ہے۔

اس فعلی استعارہ کو سن رکھو جو اس کے خاص علوم میں سے ہے اور جس کے ذریعہ وہ خارج میں حاملہ بھی ہو سکا (پس اس ”استعاراتی حمل“ کے ذریعہ جب وہ عیسیٰ کو جنم دے کر خود عیسیٰ بن سکتا ہے تو دیگر افعال کے بارے میں یہ کیوں نہیں کہا جاسکتا کہ مثلاً ہم نے استعارہ کے طور پر زکوٰۃ دے دی، استعارہ کے طور پر حج کر لیا، استعارہ کے طور پر نماز پڑھ لی، اور استعارہ کے طور پر روضہ اطہر میں دفن ہو گئے۔ وغیرہ وغیرہ۔“

اب اگر کوئی مرزا قادیانی سے یہ پوچھ لے کہ جناب! اگر آپ نے ”ابن مریم“ بنا تھا تو چاہیے یہ تھا کہ آپ کی والدہ میں پہلے مریم کی صفات آئیں، نہ کہ آپ میں (یہ دوسری بات ہے کہ آپ کی حقیقی والدہ نہیں تو ان کی کوئی مثل ہوئیں) وہی حاملہ ہوئیں، وہیں آبجاء

ہا المصفا کا مصداق بنتیں یعنی دروزہ کی مثالی کیفیت سے انھیں واسطہ پڑتا اور پھر انہی سے آپ کا ظہور ہوتا، پھر تو شاید کوئی بات بھی بن جاتی لیکن یہ وحدۃ الوجودی فلسفہ، یعنی مولود اور والدہ کا ایک ہونا، نہ حکمائے اشرافین پیش کر سکے ہیں نہ مشائخ، ایسی نکتہ نئی تو نہ طوائف اسلام کے حصے میں آئی ہے نہ دانیان یورپ کے۔ بہت ممکن ہے کہ اس اعتراض کے جواب میں قادیانی کمال سے لکھنے والے فضلا کچھ موشگافیاں کرنے لگیں۔ لیکن ہمارے نزدیک یہ فلسفہ مخیرانہ دعوت کے نام پر عقل و خرد کا منہ چڑانے کے مترادف ہے اور بس۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پہلیوں سے منع فرمایا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی ہے: لہی عن الاغلو طات۔ اور یہاں یہ حال ہے کہ مرزا قادیانی کی دعوت کی بنیاد ہی معموں اور لفظی گورکھ دھندوں پر ہے۔ اَفْلا تَعْقِلُوْنَ؟ جبکہ مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

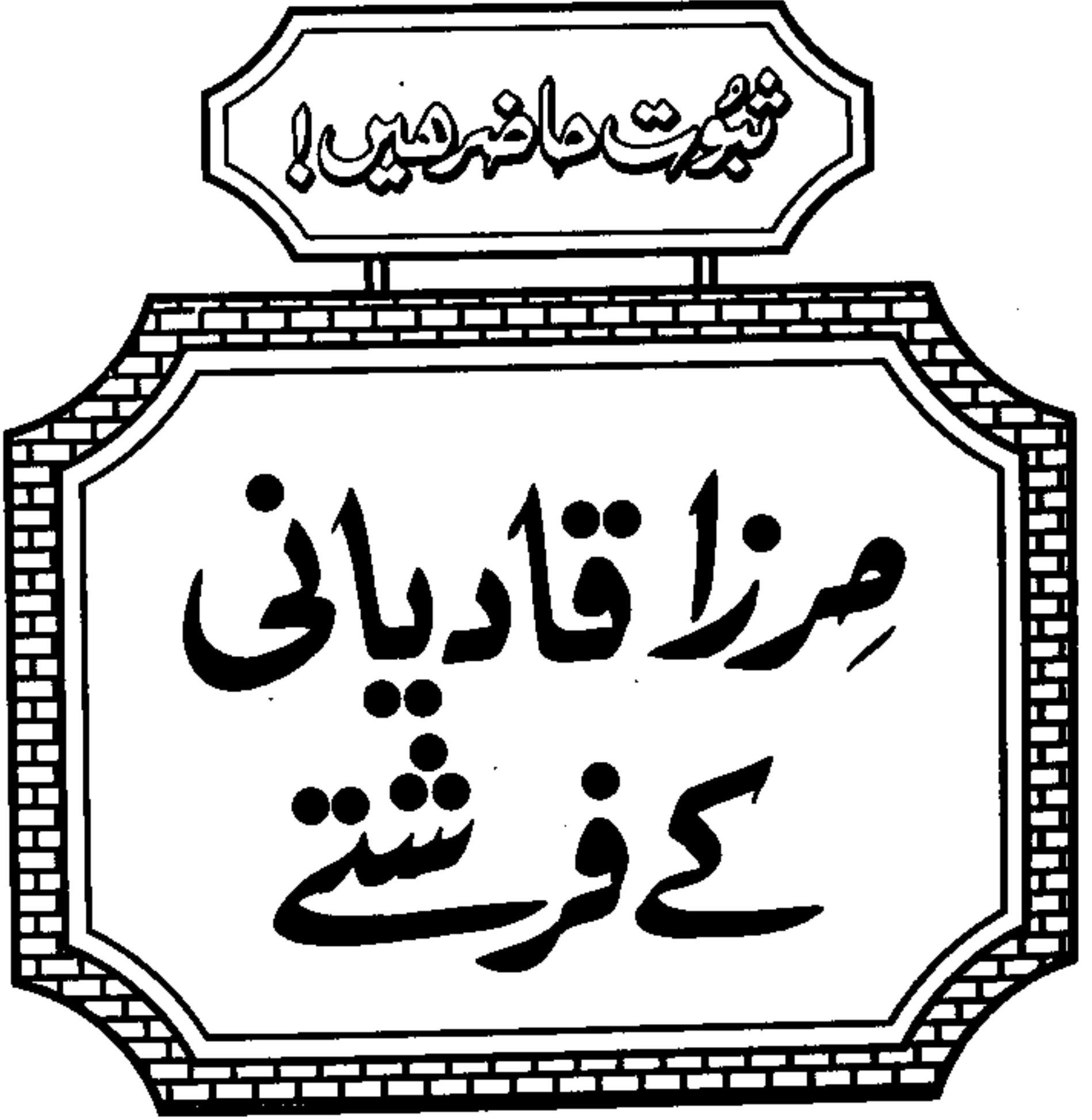
## ”سلطان القلم“ کا دعویٰ

(403) ”میں بار بار یہی کہتا ہوں کہ دو قسم کی برکتیں جن کا نام عیسوی برکتیں اور محمدی برکتیں ہیں، مجھ کو عطا کی گئی ہیں۔ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے علم پا کر اس بات کو جانتا ہوں کہ جو دنیا کی مشکلات کے لیے میری دعائیں قبول ہو سکتی ہیں، دوسروں کی ہرگز نہیں ہو سکتیں اور جو دینی اور قرآنی معارف حقائق اور اسرار مع لوازم بلاغت اور فصاحت کے میں لکھ سکتا ہوں، دوسرا ہرگز نہیں لکھ سکتا۔ اگر ایک دنیا جمع ہو کر میرے اس امتحان کے لیے آوے تو مجھے غالب پائے گی اور اگر تمام لوگ میرے مقابل پر انھیں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے میرا ہی پلہ ہماری ہوگا۔“

(ایام الصلح صفحہ 160 منہجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 407 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 990 پر)

شیطان اس کو دیکھ کے کہتا تھا رکھ سے  
بازی یہ مجھ سے لے گیا تقدیر دیکھیے







اللہ تعالیٰ کے چار فرشتے بہت زیادہ مشہور ہیں۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام اور حضرت جبرائیل علیہ السلام۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام کے ذمہ ہر جاندار کی روح قبض کرنا ہے۔ حضرت میکائیل علیہ السلام کے ذمہ ہواؤں اور بارشوں کا نظام سپرد ہے، حضرت اسرافیل علیہ السلام کے ذمہ روز قیامت صور پھونکنا ہے جس سے پوری کائنات درہم برہم ہو جائے گی اور زمانہ آخرت شروع ہو جائے گا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا پیغام (وحی نبوت و رسالت) لے کر تمام انبیاء و رسل تک پہنچاتے رہے۔ حضور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ پر سلسلہ نبوت اور رسالت ختم ہو گیا اور وحی کا دروازہ بھی۔ لہذا حضرت جبرائیل علیہ السلام کی ڈیوٹی (اللہ کے نبیوں پر وحی پہنچانا) بھی ختم ہو گئی۔ ان چاروں فرشتوں کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ کے بے شمار فرشتے ہیں جو اپنے اپنے فرائض منصبی انجام دے رہے ہیں۔

جھوٹے مدعیان نبوت کا ہمیشہ یہ دھوئی رہا ہے کہ ان پر بھی فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ کہاوت مشہور ہے: جیسی روح، ویسے فرشتے! یہ ضرب البطل جھوٹے مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی پر پوری طرح صادق آتی ہے۔ جس طرح مرزا قادیانی ایک مخبوط الحواس اور معکم خیر شخصیت کا مالک تھا، اس کے نام نہاد فرشتے بھی ایسی ہی خصلت رکھتے تھے۔ آئیے! ملتے ہیں مرزا قادیانی کے ”خصوصی“ فرشتوں سے۔

### ٹپنی ٹپنی

(404) ”کوئی شخص ہے اس سے میں کہتا ہوں کہ تم حساب کر لو۔ مگر وہ نہیں کرتا۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے ایک مٹھی بھر کر روپے مجھے دیے ہیں۔ اس کے بعد ایک اور شخص آیا جو اسی طرح کی طرح ہے مگر انسان نہیں بلکہ فرشتہ معلوم ہوتا ہے۔ اس نے دونوں ہاتھ روپوں کے

بھر کر میری جھولی میں ڈال دیے ہیں تو وہ اس قدر ہو گئے ہیں کہ میں ان کو گن نہیں سکتا۔ پھر میں نے اس کا نام پوچھا تو اس نے کہا۔ میرا کوئی نام نہیں۔ دوبارہ دریافت کرنے پر کہا کہ میرا نام ہے ٹیچی۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع دوم صفحہ 526 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 991 پر)

ٹیچی ٹیچی مرزا قادیانی کا عجیب فرشتہ تھا۔ مرزا قادیانی نے اس سے نام پوچھا تو پہلے اس نے جھوٹ بولتے ہوئے کہا، میرا کوئی نام نہیں۔ پھر دوبارہ دریافت کرنے پر بتایا کہ میرا نام ٹیچی ہے۔ قادیانیوں کا کہنا ہے کہ ٹیچی ٹیچی تیز رفتار فرشتہ ہے جو ٹچ کر کے جاتا ہے اور ٹچ کر کے آتا ہے۔ لیکن یہ بھی عجیب بات ہے کہ جب قادیانیوں کو ٹیچی ٹیچی کہا جاتا ہے تو وہ اس کا برا محسوس کرتے ہیں بلکہ بعض دفعہ تو وہ غصے میں آ کر جھگڑنا شروع کر دیتے ہیں۔ آزمائش شرط ہے۔

## شیر علی

(405) ”میں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ ایک شخص جو مجھے فرشتہ معلوم ہوتا ہے مگر خواب میں محسوس ہوا کہ اس کا نام شیر علی ہے۔ اس نے مجھے ایک جگہ لٹا کر میری آنکھیں نکالی ہیں اور صاف کی ہیں اور میل اور کدورت ان میں سے پھینک دی اور ہر ایک بیماری اور کوتاہ بینی کا مادہ نکال دیا ہے اور ایک مصفا نور جو آنکھوں میں پہلے سے موجود تھا مگر بعض مواد کے نیچے دبا ہوا تھا، اس کو ایک چمکتے ہوئے ستارہ کی طرح بنا دیا ہے۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 24 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 992 پر)

معلوم ہوتا ہے کہ اس فرشتے (آئی سپیشلسٹ) نے مرزا قادیانی کی آنکھیں صحیح طریقے سے صاف نہیں کیں کیونکہ مرزا قادیانی آخر وقت تک آنکھوں کی بیماری ”مائی اوپیا“ میں مبتلا رہا جس کی وجہ سے وہ چاند بھی نہ دیکھ سکتا تھا۔ (سیرت الہدی جلد سوم صفحہ 119 از مرزا بشیر احمد ایم اے)

## مرزا غلام قادر

(406) ”میں نے کشتی حالت میں دیکھا کہ میرے بڑے بھائی مرزا غلام قادر مرحوم کی شکل پر ایک شخص آیا ہے۔ مگر مجھے فوراً معلوم کرایا گیا کہ یہ فرشتہ ہے۔“  
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 151 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 993 پر)

## خیراتی

(407) ”عرصہ قریباً پچیس برس کا گزرا ہے کہ مجھے گورداسپور میں ایک رویا ہوا کہ میں ایک چارپائی پر بیٹھا ہوں اور اسی چارپائی پر بائیں طرف مولوی عبداللہ صاحب غزنوی مرحوم بیٹھے ہیں۔ اتنے میں میرے دل میں تحریک پیدا ہوئی کہ میں مولوی صاحب موصوف کو چارپائی سے نیچے اتار دوں۔ چنانچہ میں نے ان کی طرف کھسکا شروع کیا۔ یہاں تک کہ وہ چارپائی سے اتر کر زمین پر بیٹھ گئے۔ اتنے میں تین فرشتے آسمان کی طرف سے ظاہر ہو گئے جن میں سے ایک کا نام خیراتی تھا۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 23 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 994 پر)

## مٹھن لال

(408) ”فرمایا، نصف رات سے فجر تک مولوی عبدالکریم کے لیے دعا کی گئی۔ صبح کے بعد جب سویا تو یہ خواب آئی۔ میں نے دیکھا کہ عبداللہ سنوری میرے پاس آیا ہے اور وہ ایک کاغذ پیش کر کے کہتا ہے کہ اس کاغذ پر میں نے حاکم سے دستخط کراٹا ہے اور جلدی جانا ہے میری عورت سخت بیمار ہے اور کوئی مجھے پوچھتا نہیں۔ دستخط نہیں ہوتے۔ اس وقت میں نے عبداللہ کے چہرے کی طرف دیکھا تو زرد رنگ اور سخت گھبراہٹ اس کے چہرہ پر ٹپک رہی ہے۔ میں نے اس کو کہا کہ یہ لوگ روکے ہوتے ہیں۔ نہ کسی کی سپارش مانیں اور نہ کسی کی شفاعت۔ میں حیرا کاغذ لے جاتا ہوں۔ آگے جب کاغذ لے کر گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص مٹھن لال نام جو کسی زمانہ میں بٹالہ میں اکسٹرا اسٹنٹ تھا۔ کرسی پر بیٹھا ہوا کچھ کام کر رہا



ہے اور گرد اس کے عملہ کے لوگ ہیں۔ میں نے جا کر کاغذ اس کو دیا اور کہا کہ یہ ایک میرا دوست ہے اور پرانا دوست ہے اور واقف ہے۔ اس پر دستخط کر دو۔ اس نے بلا تامل اسی وقت لے کر دستخط کر دیے۔ پھر میں نے واپس آ کر وہ کاغذ ایک شخص کو دیا اور کہا خبردار ہوش سے پکڑو، ابھی دستخط کیلئے ہیں اور پوچھا کہ عبداللہ کہاں ہے؟ انھوں نے کہا کہ کہیں باہر گیا ہے۔ بعد اس کے آنکھ کھل گئی اور ساتھ پھر غنودگی کی حالت ہو گئی۔ تب میں نے دیکھا کہ اس وقت میں کہتا ہوں۔ مقبول کو بلاؤ۔ اس کے کاغذ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ فرمایا۔ یہ جو شخص لال دیکھا گیا ہے، ملائک طرح طرح کے تمثلات اختیار کر لیا کرتے ہیں۔ شخص لال سے مراد ایک فرشتہ تھا۔ (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 474 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 995، 996 پر)

### حفیظ

(409) ”صوفی نبی بخش صاحب لاہوری نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ ”بڑے مرزا صاحب پر ایک مقدمہ تھا۔ میں نے دعا کی تو ایک فرشتہ مجھے خواب میں ملا جو چھوٹے لڑکے کی شکل میں تھا۔ میں نے پوچھا تمہارا کیا نام ہے، وہ کہنے لگا، میرا نام حفیظ ہے۔ پھر وہ مقدمہ رفع دفع ہو گیا۔“ (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 643 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 997 پر)

### درشنی

(410) ”ایک فرشتہ کو میں نے 20 برس کے نوجوان کی شکل میں دیکھا۔ صورت اس کی شکل انگریزوں کے تھی اور میز کرسی لگائے ہوئے بیٹھا ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ آپ بہت ہی خوبصورت ہیں۔ اس نے کہا ہاں میں درشنی آدمی ہوں۔“ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 69 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 998 پر)



ثبوت حاضر ہیں!

مرزا قادیانی  
کے الزامات اور خواب

جھوٹے مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ اس پر عربی، اردو، فارسی، انگریزی، پنجابی، عبرانی اور دوسری زبانوں میں وحیاں اور الہامات نازل ہوئے۔ اس کی بعض وحیاں اور الہامات اس قدر مضحکہ خیز اور مہمل ہیں کہ خود مرزا قادیانی کو بھی اس کی سمجھ نہیں آئی۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کی وحی اور الہامات من جانب الرحمن تھے یا منجانب الشیطان؟ قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے:

□ هل انبئکم علی من تنزل الشیطان ۝ تنزل علی کل الاک الیم ۝ یلقون السمع واکثرهم کذہون۔ (الشعراء: 221 تا 223)

ترجمہ: کیا میں تم کو بتا دوں کہ شیطان کن پر اترتے ہیں۔ وہ ہر جعل ساز بدکار (مرزا قادیانی ایسے جھوٹے مدعیان نبوت) پر اترا کرتے ہیں، جو سنی سنائی بات (اپنے پیروکاروں کے دلوں میں) ڈالتے ہیں اور ان سے بھی اکثر جھوٹے ہی ہوتے ہیں۔ (الشعراء: 221 تا 223)

مرزا قادیانی خود بھی اس اصول کو مانتا ہے۔

## شیطانی الہامات کا ہونا حق ہے

(411) ”واضح ہو کہ شیطانی الہامات کا ہونا حق ہے۔“

(ضروریۃ الامام صفحہ 13 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 483 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 999 پر) مزید کہا:

(412) ”ممکن ہے کہ ایک الہام سچا ہو اور پھر بھی وہ شیطان کی طرف سے ہو کیونکہ اگرچہ



شیطان بڑا جھوٹا ہے لیکن کبھی سچی بات بتلا کر دھوکا دیتا ہے تا ایمان چھین لے۔“  
(حقیقۃ الوحی صفحہ 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 3 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1000 پر)

وحی خواہ کسی زبان کی بھی ہو، کوئی انسان اس کی مثال و نظیر پیش نہیں کر سکتا کیونکہ وہ خدا کا کلام ہوتا ہے۔ آئندہ سطور میں مرزا قادیانی کی ہر زبان یعنی اردو، عربی، فارسی، انگریزی اور پنجابی کی وحیاں درج کی جا رہی ہیں۔ صاحب ذوق حضرات انہیں پڑھ کر سنجیدگی سے غور فرمائیں کہ کیا یہ خدائی کلام ہو سکتا ہے؟ کیا زبان کے اعتبار سے مرزا قادیانی کی کسی وحی میں بھی فصاحت و بلاغت یا ادبیت کی شان پائی جاتی ہے؟ کیا یہ اس درجہ کا بھی کلام کہلایا جاسکتا ہے، جو ایک عام عالم یا ادیب پیش کرتا ہے؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام ملک کنعان سے تعلق رکھتے تھے، اس لیے ان پر تورات عبرانی زبان میں نازل ہوئی۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے ملک کی زبان سریانی تھی، اس لیے زبور سریانی زبان میں نازل ہوئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ملک کی زبان یونانی تھی، اس لیے اللہ تعالیٰ نے انجیل کو یونانی زبان میں نازل فرمایا اور حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ عرب میں مبعوث فرمائے گئے، اس لیے قرآن مجید کو عربی زبان میں نازل فرمایا گیا۔ ایک نبی کا فرض منصبی ہی یہ ہے کہ جو وحی بھی من جانب اللہ نازل ہو، اس کا معنی و مفہوم لوگوں کو بتائے جیسا کہ قرآن میں واضح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

□ وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لہم فیضل اللہ من یشاء

ویہدی من یشاء وهو العزیز الحکیم (ابراہیم: 4)

ترجمہ: اور ہم نے کسی رسول کو نہیں بھیجا مگر اپنی قوم کی زبان کے ساتھ تاکہ وہ ان کے لیے (پیغام حق) خوب واضح کر سکے، پھر اللہ جسے چاہتا ہے، گمراہ ٹھہرا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت بخشتا ہے، اور وہ غالب حکمت والا ہے۔  
مرزا قادیانی اس حقیقت کی تائید میں لکھتا ہے۔

## غیر معقول اور بے ہودہ امر

(413) ”یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا کیونکہ اس میں تکلیف مالا یطاق ہے اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے۔“

(حشمہ معرفت صفحہ 209 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 218 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1001 پر)  
جبکہ اس کے برعکس مرزا قادیانی خود اعتراف کرتا ہے:

## تعجب کی بات

(414) ”مگر اس سے زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے کہ بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ۔“  
(نزدول المسح صفحہ 57 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 435 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1002 پر)

آنجہانی مرزا قادیانی ہندوستان میں پیدا ہوا اور وہیں نبوت کا دھوئی کیا۔ اس لیے ضروری تھا کہ اسے اردو یا پنجابی میں وحی ہوتی لیکن اس پر ایسی زبانوں میں وحی والہام ہوئے جس کو بچارہ خود بھی سمجھنے یا سمجھانے سے قاصر تھا۔ دراصل مرزا قادیانی کے ”خدا“ کا بھی کچھ پتہ نہیں کہ وہ کون ہے؟ کیونکہ مرزا قادیانی خود اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

## ربنا عاج

(415) ”ربنا عاج“ ”ہمارا رب عاجی ہے۔“ (اس کے معنی ابھی تک معلوم نہیں ہوئے)  
(مہا بن احمدیہ، صفحہ 556 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 663 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1003 پر)

اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کو اپنے خدا کا بھی علم نہیں کہ وہ کون ہے؟ انفسوس! جس شخص کو اپنے خدا کا بھی پتہ نہ ہو، اس کے الہاموں کا کیا پتہ ہو سکتا ہے کہ وہ

کیا ہیں؟ پھر کیا اعتبار کہ وہ الہام واقعی رحمانی ہیں یا شیطانی؟ ایسے الہامات پر کوئی یقین کرے تو کیسے؟ مرزا قادیانی لکھتا ہے:

### ہو شعنا نعسا

(416) ”پھر بعد اس کے فرمایا ہو شعنا نعسا۔ یہ دونوں فقرے شاید عبرانی ہیں اور ان کے معنی ابھی تک اس عاجز پر نہیں کھلے۔ پھر بعد اس کے دو فقرے انگریزی ہیں جن کے الفاظ کی صحت باعث سرعت الہام ابھی تک معلوم نہیں اور وہ یہ ہیں آئی لو یو۔ آئی شیل گو یو۔ لارج پارلی او ف اسلام۔ چونکہ اس وقت یعنی آج کے دن اس جگہ کوئی انگریزی خوان نہیں اور نہ اس کے پورے پورے معنی کھلے ہیں۔ اس لیے بغیر معنوں کے لکھا گیا ہے۔“  
(برائین احمد یہ صفحہ 557 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 664 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1004 پر)

اس عبارت سے ثابت ہے کہ مرزا قادیانی کا عاجی خدا مرزا قادیانی پر ایسے الہام کرتا ہے جس کا مفہوم دونوں کو معلوم نہیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ مرزا قادیانی جن زبانوں کے سمجھنے سے بالکل عاری اور نابلد ہے، اسے انہی زبانوں میں بار بار الہامات ہوتے ہیں۔ اس سے مرزا قادیانی اور اس کے عاجی خدا کی جہالت اور بے علمی ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ اگر مرزا قادیانی کے خدا کو معلوم ہوتا کہ مرزا قادیانی عبرانی، انگریزی اور عربی زبان سے بالکل ناواقف اور عاری ہے تو وہ کبھی ایسے الہام یا وحی نازل نہ کرتا۔  
الہامات کی حقیقت کے بارے میں مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

### ظن اور شک کی تاریکی

(417) ”جس دل پر درحقیقت آفتاب وحی چلی فرماتا ہے، اس کے ساتھ ظن اور شک کی تاریکی ہرگز نہیں رہتی۔“  
(نزدول اسح صفحہ 89 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 467 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1005 پر)



## بے یقینی کا کلام

(418) ”لیکن اگر کوئی کلام یقین کے مرتبہ سے کمتر ہو تو وہ شیطانی کلام ہے نہ ربانی۔“  
(نزل اسح صفحہ 108 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 486 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1006 پر)

## عجیب و غریب الہامات جن کی سمجھ نہیں آئی

(419) ”عید کل تو نہیں پر پرسوں ہوگی۔ معلوم نہیں کل اور پرسوں کی کیا تعبیر ہے۔“  
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 161 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1007 پر)

(420) ”اس ہفتہ میں بعض کلمات انگریزی وغیرہ الہام ہوئے ہیں..... اور وہ کلمات یہ ہیں:  
پریش، عمر براطوس، یا پلاطوس۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 91 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1008 پر)

(421) ”بعد 11 انشاء اللہ (فرمایا اس کی تفہیم نہیں ہوئی کہ 11 سے کیا مراد ہے۔ گیارہ دن یا گیارہ ہفتے یا کیا۔ یہی ہندسہ 11 کا دکھایا گیا ہے)۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 327 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1009 پر)

(422) ”عشاء سے قبل حضرت اقدس نے یہ الہام سنایا۔

لَا يَمُوتُ أَحَدٌ مِّنْ رِّجَالِكُمْ.

فرمایا۔ اس کے حقیقی معنی کہ تمہارے رجال میں کوئی نہ مرے گا، تو ہو نہیں سکتے کیونکہ موت تو انبیاء تک کو آتی ہے اور نہ قیامت تک کسی نے زندہ رہنا ہے۔ شاید کوئی اور معنی ہوں۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 377 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1010 پر)

(423) ”میں ان کو سزا دوں گا۔ میں اس عورت کو سزا دوں گا۔ معلوم نہیں یہ کس کے متعلق ہے۔“  
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 564 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1011 پر)

(424) ”عورت کی چال۔“  
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 509 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1012 پر)

(425) ”موت، تیراں ماہ حال کو۔“  
عالم تیراں ماہ حال سے مراد تیراں ماہ شعبان ہے۔ واللہ اعلم۔ اور میں نہیں جانتا  
کہ تیراں ماہ حال سے بھی شعبان ہے یا کسی اور شعبان کی تیراں تاریخ، اور میں قطعی طور پر  
نہیں جانتا کہ کس کے حق میں ہے۔ اس لیے طبیعت غمگین ہے۔“  
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 570 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1013 پر)

(426) ”افسوسناک خبر آئی ہے۔“  
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 589 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1014 پر)

(427) ”بہتر ہوگا کہ اور شادی کر لیں۔“  
فرمایا: معلوم نہیں کہ کس کی نسبت یہ الہام ہے۔  
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 589 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1015 پر)

(428) ”کترین کا بیڑا غرق ہو گیا۔“  
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 574 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1016 پر)

(429) ”خَفَمَ لَهُ۔“  
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 266 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1017 پر)

(430) ”نتیجہ خلاف مراد ہوا یا نکلا۔“

”آخر کا لفظ ٹھیک یاد نہیں اور یہ بھی پختہ نہیں کہ یہ الہام کس امر کے متعلق ہے۔“  
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 358 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1018 پر)

(431) ”اِیلٰی اوس۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 71 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1019 پر)  
(432) ”ایک دم میں دم رخصت ہوا۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 563 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1020 پر)

(433) ”پیٹ پھٹ گیا۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 568 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1021 پر)

(434) ”تھکے املوک۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 590 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1022 پر)

(435) ”ہیضہ کی آمدن ہونے والی ہے۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 614 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1023 پر)

(436) ”۱۱-۱۵-۲۳-۱-۲۸-۲-۲۶-۲-۲۷-۲-۱۴-۲۷-۲۸“

۱۱-۱۴-۳۳-۱۱-۱۶-۲۷-۲۷-۲۸-۱-۱۰-۱۴-۲۷-۲۱

۱-۱۴-۲۳-۷-۱۴-۱۱-۳۳-۲۳-۳۳-۵-۱-۷

۱-۱۴-۱-۵-۷-۱-۲-۷-۱۴-۱-۱۶-۱۱-۳۳-۷-۱-۳۳-۷-۲۸-۵-۱۴

”۷-۱-۲۸-۲-۱۴“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 157 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1024 پر)

”تائی آئی۔ ہماری سمجھ میں اس کے معنی اور مطلب نہیں آیا۔ ہمارے کوئی تائی



نہیں۔ نہ حقیقی نہ رشتہ کی۔“  
 (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 665 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1025 پر)  
 محترم قارئین! آپ نے مرزا قادیانی کے ”انسانی سمجھ سے بالاتر“ انٹ سنٹ الہامات  
 ملاحظہ کیے۔ اب آپ خود فیصلہ کریں کہ کیا یہ غیر معقول اور بے ہودہ امر نہیں ہے کہ مرزا قادیانی کی  
 اصل زبان تو کوئی اور ہو اور اسے الہام کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ خود بھی نہیں سمجھ سکتا۔

## عربی الہامات

(438) وقالوا لولا نزل على رجل من قريتين عظيم. وقالوا انى لك هذا ان  
 هذا لمكر مكرتموه فى المدينة. .... قل ان كنتم تحبون الله فاتبعونى يحببكم  
 الله. عسى ربكم ان يرحمكم. .... وما ارسلناك الا رحمة للعالمين. .... اليس  
 الله بكاف عبده. انت منى بمنزلة توحيدى و تفريدى. فحان ان تعان و تعرف بعن  
 الله بكاف عبده. انت منى بمنزلة عرشى. انت منى بمنزلة ولدى. انت منى بمنزلة لا يعلمها  
 الناس. انت منى بمنزلة عرشى. انت منى بمنزلة ولدى. انت منى بمنزلة لا يعلمها  
 الخلق. .... انا انزلناه قريبا من القاديان. وبالحق انزلناه و بالحق نزل. صدق الله  
 ورسوله. وكان امر الله مفعولا. الحمد لله الذى جعلك المسيح ابن مريم.  
 (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 547، 548، 549 از مرزا قادیانی)  
 (عکس صفحہ نمبر 1026، 1027، 1028 پر)

## انگریزی الہامات

(439)  
 You must do what I told you.  
 Though all men should be angry but God is with  
 you. He shall help you. Words of God cannot  
 exchange.  
 I shall help you.  
 You have to go Amritsar.

5. He halts in the Zilla Peshawar.

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 92 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1029 پر)

مرزا قادیانی کے خدا کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ ضلع کی انگریزی Zilla نہیں بلکہ District ہوتی ہے۔

1- I love you. I am with you. Yes I am happy. (440)

2- Life of pain. I shall help you. I can, what I

3- will do. We can, what we will do. God is coming by

4- His army. He is with you to kill enemy. The days

5- shall come when God shall help you. Glory be to the Lord.

6- God maker of earth and heaven.

(ہیچہ الوحی صفحہ 304 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 316 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1030 پر)

(441) ”ایک دفعہ کی حالت یاد آئی ہے کہ انگریزی میں اول یہ الہام ہوا۔ آئی لو یو یعنی میں تم سے محبت رکھتا ہوں۔ پھر یہ الہام ہوا۔ آئی ایم وڈ یو یعنی میں تمہارے ساتھ ہوں پھر الہام ہوا۔ آئی شیل ہیپ یو یعنی میں تمہاری مدد کروں گا۔ پھر الہام ہوا آئی کین ویٹ آئی ول ڈو۔ یعنی میں کر سکتا ہوں جو چاہوں گا۔ پھر بعد اس کے بہت ہی زور سے جس سے بدن کانپ گیا یہ الہام ہوا۔ وی کین ویٹ وی ول ڈو۔ یعنی ہم کر سکتے ہیں جو چاہیں گے اور اس وقت ایک ایسا لہجہ اور تلفظ معلوم ہوا کہ گویا ایک انگریز ہے جو سر پر کھڑا ہوا بول رہا ہے۔“

(براہین احمدیہ صفحہ 480 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 571، 572 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1031، 1032 پر)

بخت پیچی بوا گستاخ تھا کیا اسے یہ معلوم نہ تھا کہ ۔ نازک حراج شاہاں تاب بخن نہ دارند  
آمیزش کسی چیز میں صرف دھوکا دینے اور دنیاوی منفعت چاہنے کے لیے ہی کی  
جاتی ہے مثلاً دودھ میں پانی اسی لیے ملایا جاتا ہے کہ دھوکا دے کر زیادہ پیسہ کمایا جائے، یا اصلی

کھی میں ڈالنا وغیرہ ملائے کا مقصد بھی دھوکا، فریب اور دنیاوی مال و دولت کمانا ہی مقصود ہوتا ہے مگر اس سے آخرت برباد ہو جاتی ہے۔ بطور نمونہ صرف ایک نکلڑا ملاحظہ فرمائیں جس میں قرآنی وحی کے الفاظ، انگریزی لفظ (Feeling) اور اردو عبارت کی آمیزش کر کے عوام کو دھوکا دیا گیا ہے کہ یہ الفاظ مرزا قادیانی پر بطور وحی نازل ہوئے ہیں۔

(442) الم تعلم ان الله على كل شيء قدير. يلقى الروح على من يشاء من عباده. كل بركة من محمد صلى الله عليه وسلم. لتبارك من علم و تعلم. خدا کی فیلنگ اور خدا کی مہر نے کتنا بڑا کام کیا۔ ان معک ومع اهلك ومع كل من احبك۔  
(ہیئتہ الوحی صفحہ 96 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 99 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1033 پر)

### فارسی الہامات

شیخ سعدی شیرازی (1184ء تا 1292ء) شہرہ آفاق فارسی ادیب، شاعر، صوفی اور مصنف گلستان و بوستان ہیں۔ ان کا ایک مشہور شعر ہے:

مکن تکیہ بر عمر ناپاکدار  
مباش ایمن از بازی روزگار

مرزا قادیانی نے اس شعر کو اپنے الہامات میں شامل کر لیا۔

(443) 17 مئی 1908ء ”مکن تکیہ بر عمر ناپاکدار“  
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 640 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1034 پر)

(444) 26 اپریل 1908ء ”مباش ایمن از بازی روزگار“  
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 640 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1035 پر)

اس کے علاوہ مرزا قادیانی نے فارسی کی مشہور ضرب الامثال کو اپنا الہام قرار دیا۔ مثلاً



(445) رسیدہ بود بلائے و لے بخیر گذشت  
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 434 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1036 پر)

(446) اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 104 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1037 پر)  
صلح حیران ہے کہ خالق نے مخلوق کے کلام کو اپنا کلام بنا کر کیسے نازل کر دیا؟  
شاعری کی اصطلاح میں ایسے کلام کو تواریخ یا سرقہ کہتے ہیں۔ کیا قادیانیوں کے پاس اس کا کوئی  
جواب ہے؟

### پنجابی الہامات

”مرزا غلام احمد قادیانی نے محمدی بیگم کے ساتھ شادی کروانے کی ہر ممکن کوشش  
کی۔ ترغیب، لالچ، دھمکیاں، ڈرانے اور دھمکانے کا ہر حربہ استعمال کیا مگر ناکام رہے۔ آخر  
محمدی بیگم کی شادی اس کے رشتہ دار سلطان محمد سے ہو گئی۔ سلطان محمد موضع ”پٹی“ ضلع لاہور کا  
رہنے والا تھا۔ مرزا قادیانی نے کہا کہ اسے الہام ہوا ہے:

(447) ”پٹی پٹی گئی!“

یعنی ”پٹی“ تباہ ہو جائے گی۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 681 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1038 پر)

(448) واللہ! واللہ! سدھا ہو یا اولاد۔

فرمایا۔ یہ پنجابی فقرہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ کج طبع آدمی درست ہو گیا ہے۔  
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 631 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1039 پر)

محترم قارئین! آخر میں ایک دلچسپ واقعہ ملاحظہ فرمائیں: مرزا قادیانی کے ایک

مرید میر عباس علی شاہ تھے۔ وہ پہلے حضرت شاہ سلیمان تونسوی کے مرید تھے۔ ان کی وفات کے بعد میر عباس علی شاہ صاحب بدقسمتی سے بغیر تحقیق کے مرزا قادیانی کے کشتی و جھوٹوں سے متاثر ہو کر اس کے حلقہ ارادت میں آ گئے۔ یہ وہ دور تھا کہ مرزا قادیانی نے ابھی تک نبوت کا اعلان نہ کیا تھا۔ میر عباس علی شاہ صاحب نے ایسی وقاداری اور تالیق فرمائی کا مظاہرہ کیا کہ وہ تمام قادیانیوں سے سبقت لے گئے۔ مکتوبات احمد کی پہلی اور سب سے ضخیم جلد ان مخطوط پر مشتمل ہے جو مرزا قادیانی نے میر عباس کو لکھے۔

ایک دفعہ مرزا قادیانی کو میر عباس لدھیانوی کے بارے میں الہام ہوا:

(449) ”سجا ارادت مند۔ اصلها ثابت و فرعها فی السماء۔ یعنی اس کی ارادت ایسی قوی اور کامل ہے کہ جس میں نہ کچھ تزلزل ہے نہ نقصان ہے۔“  
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 45 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1040 پر)

9 سال تک تاریکی میں بھٹکنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت دی اور وہ دوبارہ دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ ان کے قبول اسلام کی وجوہات کا بڑا سبب ایک اہم خط ہے جو مرزا قادیانی نے میر عباس علی شاہ صاحب کو لکھا اور ان سے اپنے الہامات کے سلسلہ میں راہنمائی اور علمی معاونت طلب کی۔ میر عباس علی شاہ صاحب نے سوچا کہ یہ کیسا نبی ہے جو اپنے امتی سے راہنمائی حاصل کرتا ہے۔ اس واقعہ نے ان کی کایا پلٹ دی اور وہ قادیانیت پر تین حروف بھیج کر اسلام کی آغوش میں آ گئے۔ اب آپ میر عباس علی شاہ صاحب کے نام مرزا قادیانی کا خط پڑھیے اور قادیانی نبوت کے بارے میں خود فیصلہ کیجیے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(450) ”مخدومی مکرئی اخویم میر عباس علی شاہ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! بعد ہذا چونکہ اس ہفتہ میں بعض کلمات انگریزی وغیرہ الہام ہوئے ہیں اور اگرچہ بعض ان میں سے ایک ہندو لڑکے سے دریافت کیے ہیں مگر قابل اطمینان نہیں، اور بعض منجانب اللہ بطور ترجمہ الہام ہوا تھا اور بعض کلمات شاید عبرانی ہیں۔ ان سب کی تحقیق متعین ضرور ہے تاہم

تنقیح جیسا کہ مناسب ہو آخر جزو میں کہ اب تک چھپی نہیں درج کیے جائیں۔ آپ جہاں تک ممکن ہو، بہت جلد دریافت کر کے صاف غلط میں جو پڑھا جاوے اطلاع بخشیں۔ اور وہ کلمات یہ ہیں۔ پریشن۔ عمر پراطوس، یا پلاطوس یعنی پراطوس لفظ ہے یا پلاطوس لفظ ہے۔ باعث سرعت الہام دریافت نہیں ہوا اور عمر عربی لفظ ہے اس جگہ پراطوس اور پریشن کے معنی دریافت کرنے ہیں کہ کیا ہیں اور کس زبان کے یہ لفظ ہیں؟ پھر دو لفظ اور ہیں ہوشعنا نعسا معلوم نہیں کس زبان کے ہیں؟ اور انگریزی یہ ہیں اول عربی فقرہ ہے یا داؤد عامل بالناس رفقاً و احساناً۔ یوسٹ ڈڈوہاٹ آئی ٹولڈ یو۔ تم کو وہ کرنا چاہیے جو میں نے فرمایا ہے۔ یہ اردو عبارت بھی الہامی ہے۔ پھر بعد اس کے ایک اور انگریزی الہام ہے اور ترجمہ اُس کا الہامی نہیں۔ بلکہ اس ہندو لڑکے نے بتلایا ہے۔ فقرات کی تقدیم تاخیر کی صحت بھی معلوم نہیں۔ اور بعض الہامات میں فقرات کا تقدم تاخر بھی ہو جاتا ہے۔ اُس کو غور سے دیکھ لینا چاہیے اور وہ الہام یہ ہیں دو آل من کڈ بی انگری بٹ گاڈ از وڈ۔ ای شل ہلپ یو۔ واژڈس آف گاڈناٹ کین ایکس چینج۔ ترجمہ: اگر تمام آدمی ناراض ہوں گے۔ لیکن خدا تمہارے ساتھ ہوگا وہ تمہاری مدد کرے گا۔ اللہ کے کلام بدل نہیں سکتے۔ پھر بعد اس کے ایک دو اور الہام انگریزی ہیں، جن میں سے کچھ تو معلوم ہے اور وہ یہ ہے:

آئی شل ہلپ یو۔ مگر بعد اس کے یہ ہے۔ یو ہیو ٹو گوامر تر۔ پھر ایک فقرہ ہے، جس کے معنی معلوم نہیں اور وہ یہ ہے: ای مل ٹس ان دی ضلع پشاور۔ یہ فقرات ہیں ان کو تنقیح سے لکھیں اور براہ مہربانی جلد تر جواب بھیج دیں تا اگر ممکن ہو تو آخر جزو میں بعض فقرات بہوض مناسب درج ہو سکیں۔ بخدمت مولوی عبدالقادر صاحب و خواجہ علی صاحب سلام مسنون پہنچے۔“

12 دسمبر 83ء مطابق 11 صفر 1301ھ

(مکتوبات احمد جلد اول صفحہ 583 مکتوب نمبر 36 از مرزا قادیانی) (کس صفحہ نمبر 1041، 1042 پر)

## ایک اور ہندو کاتب وحی

(451) ”ان دنوں میں ایک ہندو الہامی پیشگوئی کے لکھنے کے لیے بلور روزنامہ نویس نوکر رکھا ہوا تھا۔ اور بعض امور غیبیہ جو ظاہر ہوتے تھے، اس کے ہاتھ سے ناگری اور قاری میں قبل



از وقوع لکھائے جاتے تھے اور اس پر اس کے دستخط بھی کرائے جاتے تھے۔“  
(تزیان القلوب صفحہ 59 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 260 مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1043 ہا)

مرزا قادیانی کے الہامات بارے قادیانی کہتے ہیں کہ مرزا صاحب اتر میٹھل نی تھے، اس لیے ان پر متعدد زبانوں میں وحی نازل ہوئی۔ قادیانیوں کی یہ تاویل جہالت پر مبنی ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ ساری کائنات کے نبی اور رسول ہیں۔ آپ پر متعدد زبانوں میں وحی کیوں نہ آئی؟ جبکہ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ وہ ”محمد رسول اللہ“ کا بدوز ہے۔ عجیب بات ہے کہ بدوز اصل سے بڑھ جائے۔ اس وقت دنیا میں تقریباً 4 ہزار سے زائد زبانیں بولی جاتی ہیں۔ اگر مرزا قادیانی ”اتر میٹھل نی“ تھا تو پھر اس کو 4 ہزار زبانوں میں وحی ہونی چاہیے تھی۔ علاوہ ازیں مرزا قادیانی کو ایسی زبانوں میں بھی وحی ہونی تھی، جو اسے سمجھ بھی نہ آتی تھیں۔ وہ اس کا ترجمہ دوسروں سے پوچھتا پھرنا تھا بلکہ اس نے اس کام کے لیے ایک ہندو لڑکا رکھا ہوا تھا۔ (مکتوبات احمد جلد اول صفحہ 583 مکتوب نمبر 36 طبع جدید در شیخ یعقوب علی مرعانی)  
بچے نبیوں (تقریباً ایک لاکھ چھپیس ہزار) کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام، اللہ تعالیٰ کی وحی لے کر آتے تھے اور اس کام کے لیے صرف وہی مخصوص تھے لیکن حیرانی ہے کہ مرزا قادیانی کے لیے جو فرشتہ وحی لے کر آتا تھا، اس کا نام ”ٹپٹی ٹپٹی“ ہے۔ (حقیقت الوحی صفحہ 332، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 346 مرزا قادیانی)  
مرزا قادیانی کے الہاموں کی کئی خود مرزا قادیانی پر گر گئی۔ وہ اعتراف کرتا ہے:

(452) ”یہ کیا بات ہو گئی کہ ان کے الہاموں کی کئی انھیں پر گر گئی۔ کیا کوئی ہے کہ اس کا جواب دے؟“

(حقیقۃ الوحی تکرر صفحہ 125 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 561 مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1044 ہا)

## مرزا قادیانی کے عجیب و غریب خواب

### بلی کو پھانسی

(453) ”میں نے دیکھا کہ ایک بلی ہے اور گویا کہ ایک کبوتر ہمارے پاس ہے۔ وہ اس پر حملہ کرتی ہے۔ بار بار ہٹانے سے باز نہیں آتی تو آخر میں نے اس کا ناک کاٹ دیا ہے اور خون بہہ رہا ہے۔ پھر بھی باز نہ آئی تو میں نے اسے گردن سے پکڑ کے اس کا منہ زمین سے رگڑنا شروع کیا۔ بار بار رگڑتا تھا لیکن پھر بھی سر اٹھاتی جاتی تھی تو آخر میں نے کہا کہ آؤ اسے پھانسی دے دیں۔“

(تذکرہ محمودی والہامات صفحہ 402، 403 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1045، 1046 پر)

### نامرد ہاتھی

(454) ”میں ایک جگہ جا رہے ہیں۔ ایک ہاتھی دیکھا۔ اس سے بھاگے اور ایک اور کوچہ میں چلے گئے۔ لوگ بھی بھاگے جاتے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ ہاتھی کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا کہ وہ کسی اور کوچہ میں چلا گیا ہے۔ ہمارے نزدیک نہیں آیا۔

پھر کھانا بدل گیا۔ گویا گھر میں بیٹھے ہیں۔ قلم پر میں نے دو لوگ لگائے ہیں جو ولایت سے آئے ہیں۔ پھر میں کہتا ہوں یہ بھی نامرد ہی نکلا۔ اس کے بعد الہام ہوا۔

ان اللہ عزیز ذو العظم۔“

(تذکرہ محمودی والہامات صفحہ 421 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1047 پر)

### مرغ، بکرا، بلی، چوہا

(455) ”چھ آدمی سامنے ہیں۔ ایک چوہہ میں کوئی شے ہے۔ ایک شخص نے کہا کہ یہ آپ لے لیں۔ دیکھا تو اس میں چھ مرغ ہیں اور ایک بکرا ہے۔ میں ان مرغوں کو اٹھا کر اور سر سے اونچا کر کے لے چلا تا کہ کوئی بلی وغیرہ نہ پڑے۔ راستہ میں ایک بلی ملی جس کے منہ میں کوئی شے چبا رہا ہے مگر اس بلی نے اس طرف توجہ نہیں کی اور میں ان مرغوں کو

محفوظ لے کر گھر پہنچ گیا۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 472 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1048 پر)

## مرغی کے الفاظ

(456) ”دیکھا کہ ایک دیوار پر ایک مرغی ہے۔ وہ کچھ بولتی ہے۔ سب فقرات یاد نہیں رہے مگر آخری فقرہ جو یاد رہا، یہ تھا۔

ان کنتم مسلمین۔

اس کے بعد بیداری ہوئی۔ یہ خیال تھا کہ مرغی نے یہ کیا الفاظ بولے ہیں؟ پھر الہام ہوا۔

انفقوا فی سبیل اللہ ان کنتم مسلمین۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 492 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1049 پر)

## بلا عنوان!

(457) ”بارک اللہ فی الہامک و وحیک و رؤیاک۔

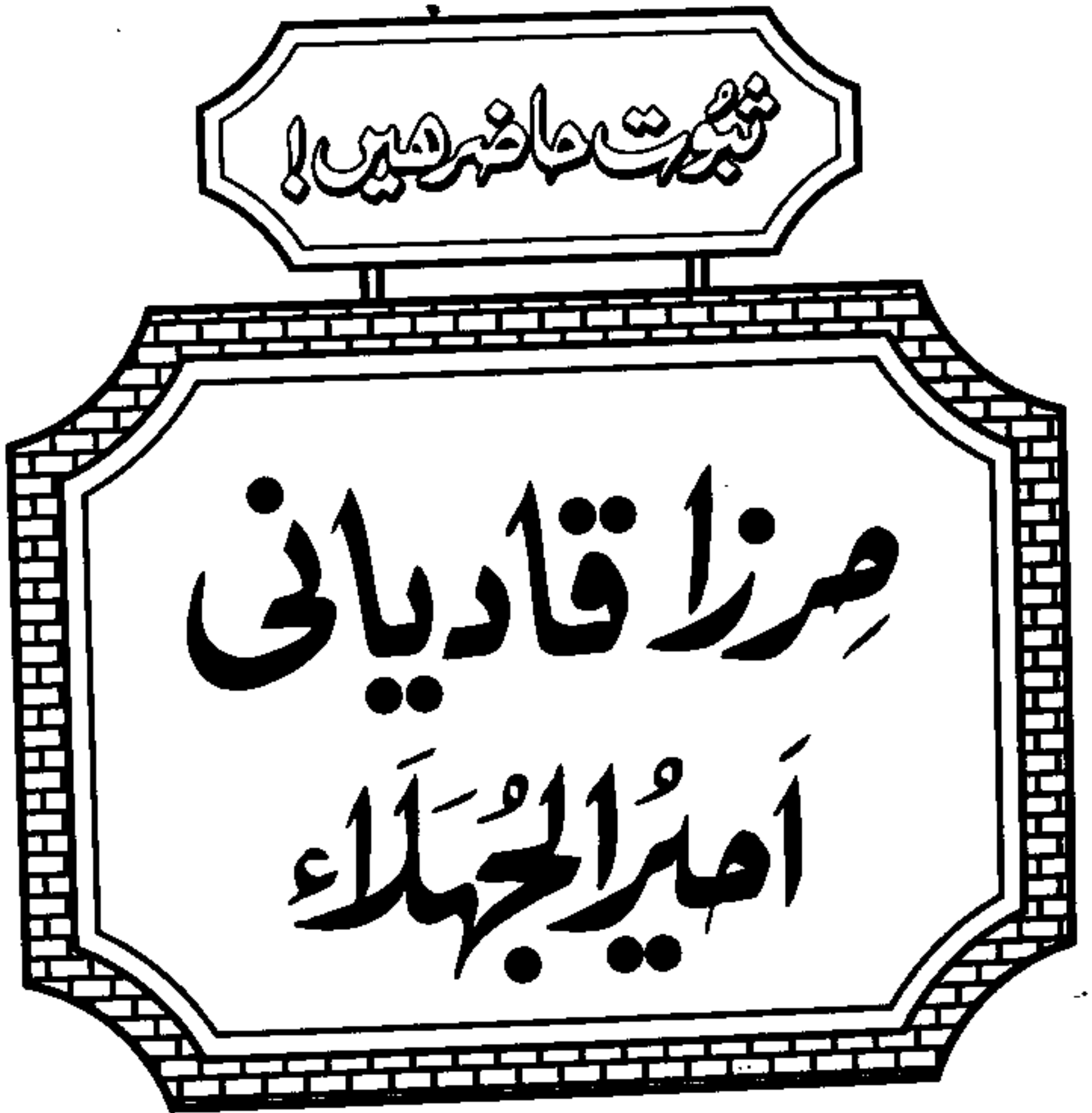
برکت دی اللہ تعالیٰ نے حیرے الہام میں اور حیرتی وحی میں اور حیرتی خوابوں میں۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 569 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1050 پر)

قسم ہے قادیاں کے گل رخوں کی گل عذاری کی  
فلام احمد کی الماری پٹاری ہے ماری کی







اسلام میں علم کی بہت زیادہ فضیلت بیان ہوئی ہے۔ قرآن اور حدیث کی رو سے علم اور اہل علم کا درجہ بہت بڑا ہے۔ علم ایک نور ہے اور جہالت تاریکی۔ جس طرح نور اور قلت یا روشنی اور تاریکی دونوں برابر نہیں ہو سکتے، اسی طرح ایک عالم اور جاہل دونوں ہمسر نہیں ہو سکتے۔ قرآن مجید کی رو سے ایک اندھا اور ایک آنکھوں والا شخص دونوں مساوی نہیں ہو سکتے۔ قادیان کے جموٹے مدعی نبوت و رسالت مرزا غلام احمد قادیانی کو زعم تھا کہ وہ بہت بڑا عالم ہے اور اسے تمام علوم خود خدا نے سکھائے ہیں۔ وہ اپنی کتب میں بار بار کہتا ہے کہ میری معلومات خدائی ہیں اور میں نے علم براوراست اللہ سے حاصل کیا ہے۔ مرزا قادیانی اپنی وحی و الہام میں کہتا ہے:

(458) ”انک باعیننا مستعجک المعوکل و علمنه من لدنا علما“  
ترجمہ: تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے، ہم نے تیرا نام متوکل رکھا، اپنی طرف سے علم سکھلایا۔“

(الہام ص 698 منہجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 476 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1051 پر)

(459) ”وہب لی علوماً مقلمة نقیة ومعارف صافیة جلیة و علمنی ما لم یعلم غیری من المعاصرین۔“

ترجمہ: ”اللہ نے مجھے پاک مقدس علوم نیز صاف و روشن معارف عطا کیے۔ اور وہ کچھ سکھایا جو میرے سوا کسی اور انسان کو اس زمانے میں معلوم نہ تھا۔“

(انجام آتم صفحہ 75 منہجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 75 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1052 پر)

(460) ”وَعَلَّمَنِي مِنَ لَدُنْهِ وَآكْرَمَ. اور مجھ کو اپنے پاس سے سکھایا اور عزت دی۔“  
(خطبہ الہامیہ صفحہ 163 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 249 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1053 پر)  
قارئین کرام! آئیے دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مرزا صاحب کو کون کون سے  
صاف اور روشن معارف عطا کیے:

## نبی کریم ﷺ کے والد محترم

(461) ”تاریخ کو دیکھو کہ آنحضرت ﷺ وہی ایک قیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے  
چند دن بعد ہی فوت ہو گیا۔ اور ماں صرف چند ماہ کا بچہ چھوڑ کر مر گئی تھی۔“  
(پیغام صلح صفحہ 28 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 465 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1054 پر)

سیرت النبی ﷺ کا ہر طالب علم بخوبی جانتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے والد  
محترم حضرت عبداللہ آپ ﷺ کی ولادت باسعادت سے چند ماہ پہلے ایک تجارتی سفر میں  
انتقال کر گئے تھے اور آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہؓ کا سانحہ ارتحال آپ ﷺ کی  
ولادت باسعادت کے 6 سال بعد ہوا تھا۔ مگر مرزا قادیانی کو ان تاریخی حقائق کا علم نہیں۔  
بقول ڈاکٹر غلام جیلانی برق: ”مت بھولیے کہ یہ مرزا صاحب کی آخری تحریر تھی جو انہتر برس  
کے علمی مطالعہ کا نچوڑ تھی۔ پھر تحریر بھی اس ہستی کے متعلق جن کا ذکر ہر زبان پر اور چہ چاہر گھر میں  
ہے۔ اور واقعہ بھی ایسا جسے ہمارے لاکھوں واعظین تیرہ سو برس سے گلی گلی سنا رہے ہیں اور جس  
سے ہمارے چھوٹے چھوٹے بچے بھی آگاہ ہیں۔ حیرت ہے کہ جناب مرزا صاحب تاریخی نبوی  
کے اس مشہور ترین واقعہ سے بھی بے خبر نکلے۔“ (حرفِ عمرانیہ از ڈاکٹر غلام جیلانی برق)  
اس عبارت میں مرزا قادیانی نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ ماجدہ کے  
بارے میں ”مرگئی“ ایسے الفاظ استعمال کر کے بدترین توہین کا ارتکاب کیا ہے۔



## نبی کریم ﷺ کے گیارہ لڑکے

(462) ”تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آپ ﷺ کے گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے تھے اور سب کے سب فوت ہو گئے تھے۔“

(چشمہ معرفت صفحہ 286 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 299 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1055 پر)  
مذکورہ بات مرزا قادیانی کی جہالت پر بین دلیل ہے، حالانکہ سب جانتے ہیں کہ حضور خاتم النبیین ﷺ کے صاحبزادوں کی تعداد 3 تھی۔ (1) حضرت قاسم (2) حضرت عبداللہ (ان کا لقب طیب و طاہر بھی ہے) (3) حضرت ابراہیم۔

## نبی کریم ﷺ کی 12 لڑکیاں

(463) ”دیکھو ہمارے پیغمبر خدا کے ہاں 12 لڑکیاں ہوئیں۔ آپؐ نے کبھی نہیں کہا کہ لڑکا کیوں نہ ہوا۔“

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 372 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1056 پر)

یہ عبارات مرزا قادیانی کے مراق اور مانگو لیا کا نتیجہ ہیں یا پھر ٹانک وائین کا اثر کہ کبھی کہتا ہے آپ ﷺ کے 11 بیٹے تھے اور کبھی کہتا ہے 12 لڑکیاں تھیں۔

## امام بخاریؒ

مرزا قادیانی اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

(364) ”یہ وہ حدیث ہے جو صحیح مسلم میں امام مسلم صاحب نے لکھی ہے جس کو ضعیف سمجھ کر ریخس الحمد ثین امام محمد اسماعیل بخاری نے چھوڑ دیا ہے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 110 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 210 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 1057، 1058 پر)

تاریخ کا ہر طالب علم جانتا ہے کہ نامور محدث اور صاحب الجامع الصحیح بخاری شریف کا اصل نام امام ابو عبداللہ محمد ہے۔ ان کے والد گرامی کا نام محمد اسماعیل تھا جبکہ مرزا

قادیانی کا کہنا ہے کہ امام بخاری کا نام محمد اسماعیل بخاری تھا۔ یہ بات مرزا قادیانی کے جہل کا ایک اور ثبوت ہے۔

### چوتھا مہینہ صفر، چوتھا دن چار شنبہ

مرزا قادیانی نے اپنے بیٹے کی پیدائش کے بارے میں لکھا:

(465) ”اور جیسا کہ وہ چوتھا لڑکا تھا۔ اسی مناسبت کے لحاظ سے اس نے اسلامی مہینوں میں سے چوتھا مہینہ لیا یعنی ماہ صفر۔ اور ہفتہ کے دنوں میں سے چوتھا دن لیا یعنی چار شنبہ اور دن کے گھنٹوں میں سے دوپہر کے بعد چوتھا گھنٹہ لیا۔“

(تزیین القلوب صفحہ 41 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 218 از مرزا قادیانی) (فکس صفحہ نمبر 1059 پر) اسلامی سال محرم سے شروع ہوتا ہے جس کا دوسرا مہینہ صفر ہے لیکن مرزا قادیانی اسے چوتھا قرار دیتا ہے۔ پھر اسلامی ہفتہ شنبہ سے شروع ہو کر جمعہ پر ختم ہوتا ہے۔

1 2 3 4 5 6 7

شنبه یک شنبہ دو شنبہ سه شنبہ چهار شنبہ پنج شنبہ جمعہ

چهار شنبہ پانچواں دن ہے لیکن مرزا قادیانی اسے چوتھا کہتے ہیں۔

مرزا قادیانی کی زبان اور قلم صدیقوں کی طرح خدا کی حفاظت میں نہ تھیں بلکہ شیطان کے زیر اثر تھیں۔ اس لیے وہ معمولی معمولی باتوں میں غلط گوئی کر جاتا تھا۔ اس کی ہم ایسی مثال پیش کرتے ہیں کہ جسے پڑھ کر معمولی علم رکھنے والا شخص بھی اپنی ہنسی پر قابو نہ رکھ سکے گا۔

### قادیان؟

(466) ”قادیان جو ضلع گورداسپور پنجاب میں ہے جو لاہور سے گوشہ مغرب اور جنوب میں واقع ہے۔“

(ضمیمہ خطبہ الہامیہ صفحہ جلد مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 22، 23 از مرزا قادیانی) (فکس صفحہ نمبر 1060، 1061 پر)

پنجاب کا ہر باشندہ جانتا ہے کہ قادیان ضلع گورداسپور میں واقع ہے اور گورداسپور

لاہور سے شمال مشرق کو ہے مگر مرزا قادیانی اس کو مغرب میں لکھتا ہے۔ جب یہ حوالہ قادیانیوں کو سنایا جاتا ہے تو وہ بے حد شرمندہ ہوتے ہیں اور دل میں سوچتے ہیں ہمارے مرزا قادیانی کا کمال علمی کیسا تھا کہ اسے مشرق و مغرب کی بھی خبر نہ تھی۔

## چائے

(467) ”کہتے ہیں کہ امام حسن رضی اللہ عنہ کے پاس ایک نوکر چائے کی پیالی لایا جب قریب آیا تو غفلت سے وہ پیالی آپ کے سر پر گر پڑی۔ آپ نے تکلیف محسوس کر کے ذرا حیران نظر سے غلام کی طرف دیکھا۔ غلام نے آہستہ سے پڑھا۔ وَالْكَافِرِينَ الْفٰطِرُ (آل عمران: 135) یہ سن کر امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کھلمت۔ غلام نے پھر کہا وَالْعَالَمِينَ هٰنِ النَّاسِ۔ کھلم میں انسان غصہ دہا لیتا ہے اور اظہار نہیں کرتا ہے مگر اندر سے پوری رضا مندی نہیں ہوتی۔ اس لیے غصہ کی شرط لگا دی ہے۔ آپ نے کہا کہ میں نے غصہ کیا۔ پھر پڑھا۔ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ۔ محبوب الہی وہی ہوتے ہیں جو کھلم اور غصہ کے بعد نیکی بھی کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ جا آزاد بھی کیا۔ راستہ بازوں کے نمونے ایسے ہیں کہ چائے کی پیالی گرا کر آزاد ہوا۔ اب بتاؤ کہ یہ نمونہ اصول کی حمد کی ہی سے پیدا ہوا۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 115 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1062 پر)

یہ واقعہ بھی مرزا قادیانی کی جہالت کا بین ثبوت ہے۔ حضرت امام حسنؑ نے چائے کا استعمال کیا ہو، ایسا کوئی واقعہ تاریخ میں نہیں ملتا۔

## کروڑ ہا انسانوں کی موت

(468) ”دیکھو زمین پر ہر روز خدا کے حکم سے ایک ساعت میں کروڑ ہا انسان مر جاتے ہیں اور کروڑ ہا اس کے ارادہ سے پیدا ہو جاتے ہیں۔“

(کشتی نوح صفحہ 37 منہجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 41 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1063 پر)

یہ تحریر بھی مرزا قادیانی کی نام نہاد طبیعت کا پول کھول دینے کے لیے کافی ہے۔ دنیا میں ایسا واقعہ کہیں رونما نہیں ہو رہا۔ جھوٹ پر مبنی ایسی مبالغہ آرائی قادیانیت ہی کا خاصہ ہے۔



## آسانی روح

(469) ”میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے، اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لیے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اعدا ایک آسانی روح بول رہی ہے، جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشی ہے۔“  
(ازالہ اوہام صفحہ 563 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 403 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1064 پر)

## علمی قوت کی ضرورت

(470) ”امام الزمان کو مخالفوں اور عام سائلوں کے مقابل پر اس قدر الہام کی ضرورت نہیں جس قدر علمی قوت کی ضرورت ہے کیونکہ شریعت پر ہر ایک قسم کے اعتراض کرنے والے ہوتے ہیں۔ طبابت کے رُوسے بھی، ہیئت کے رُوسے بھی، طبعی کے رُوسے بھی، جغرافیہ کے رُوسے بھی اور کتب مسلمہ اسلام کے رُوسے بھی اور عقلی بنا پر بھی اور نقلی بنا پر بھی۔“  
(ضرورۃ الامام صفحہ 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 480 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1065 پر)

## میں زمین کی باتیں نہیں کہتا

(471) ”میں زمین کی باتیں نہیں کہتا کیونکہ میں زمین سے نہیں ہوں بلکہ میں وہی کہتا ہوں جو خدا نے میرے منہ میں ڈالا ہے۔“  
(پیغام صلح صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 485 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1066 پر)





## قادیانی کلمہ کی حقیقت

یہ تصویر نا-بحیرا (افریقہ) میں قادیانیوں کی بڑی عبادت گاہ ”احمدیہ سنٹرل ماسک“ کی ہے، جو قادیانی جماعت کے تیسرے بڑے سربراہ مرزا ناصر احمد کے دورۂ افریقہ پر تصویری کتاب ”AFRICA SPEAKS“ سے لی گئی ہے۔ قادیانیوں کی اس عبادت گاہ پر کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی بجائے لا الہ الا اللہ احمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے، جس کا ترجمہ ہے ”اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، احمد (مرزا غلام احمد قادیانی) اللہ کے رسول ہیں۔“ قادیانی کلمہ کی مزید وضاحت مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود کے مندرجہ ذیل اقتباس سے ہو جاتی ہے۔

### احمد سے مراد مرزا قادیانی

(472) ”اور اس آنے والے (مرزا قادیانی) کا نام جو احمد رکھا گیا ہے، وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمدؐ جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کے رُود سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے و مبشراً برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد مگر ہمارے نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنی جامع جلال و جمال ہیں لیکن آخری زمانہ میں بر طبق پیش گوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے، سمجھا گیا۔“ (ازالہ اوہام صفحہ 673 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 463 از مرزا قادیانی) اس عبارت سے ظاہر ہے کہ آپ (مرزا قادیانی) اس آیت کا مصداق اپنے آپ کو ہی قرار دیتے ہیں کیونکہ آپ نے اس میں دلیل کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ اگر رسول کریم ﷺ اس جگہ مراد ہوتے تو محمدؐ و احمدؐ کی پیش گوئی ہوتی۔ لیکن یہاں صرف احمد کی پیش گوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی اور شخص ہے جو مجرد احمد ہے۔ پس یہ حوالہ صاف طور پر ثابت کر رہا ہے کہ آپ (مرزا قادیانی) احمد تھے بلکہ یہ کہ اس پیش گوئی کے آپ ہی مصداق ہیں۔“

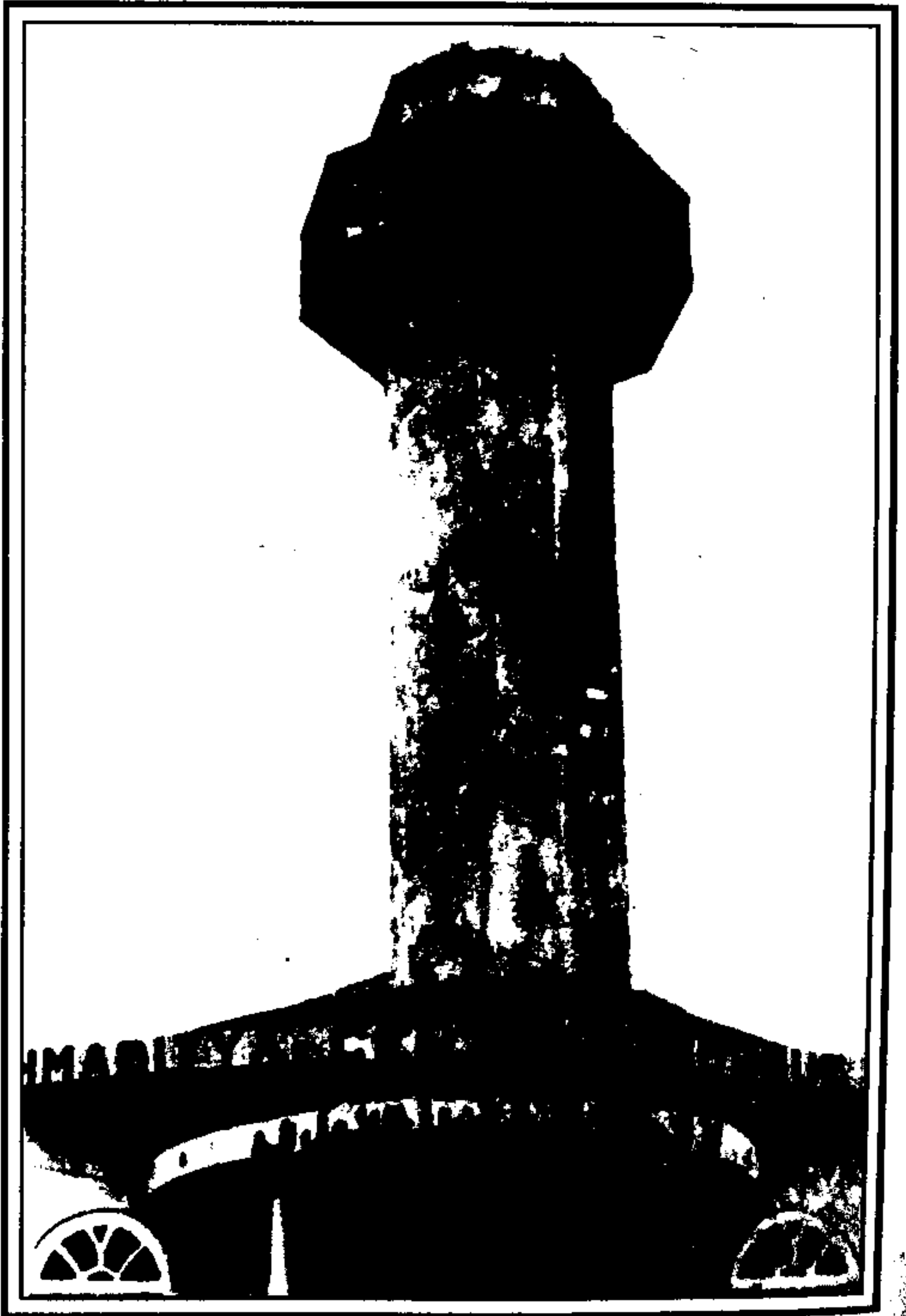
(انوار خلافت صفحہ 37 مندرجہ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 101 مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1067 پر)



434

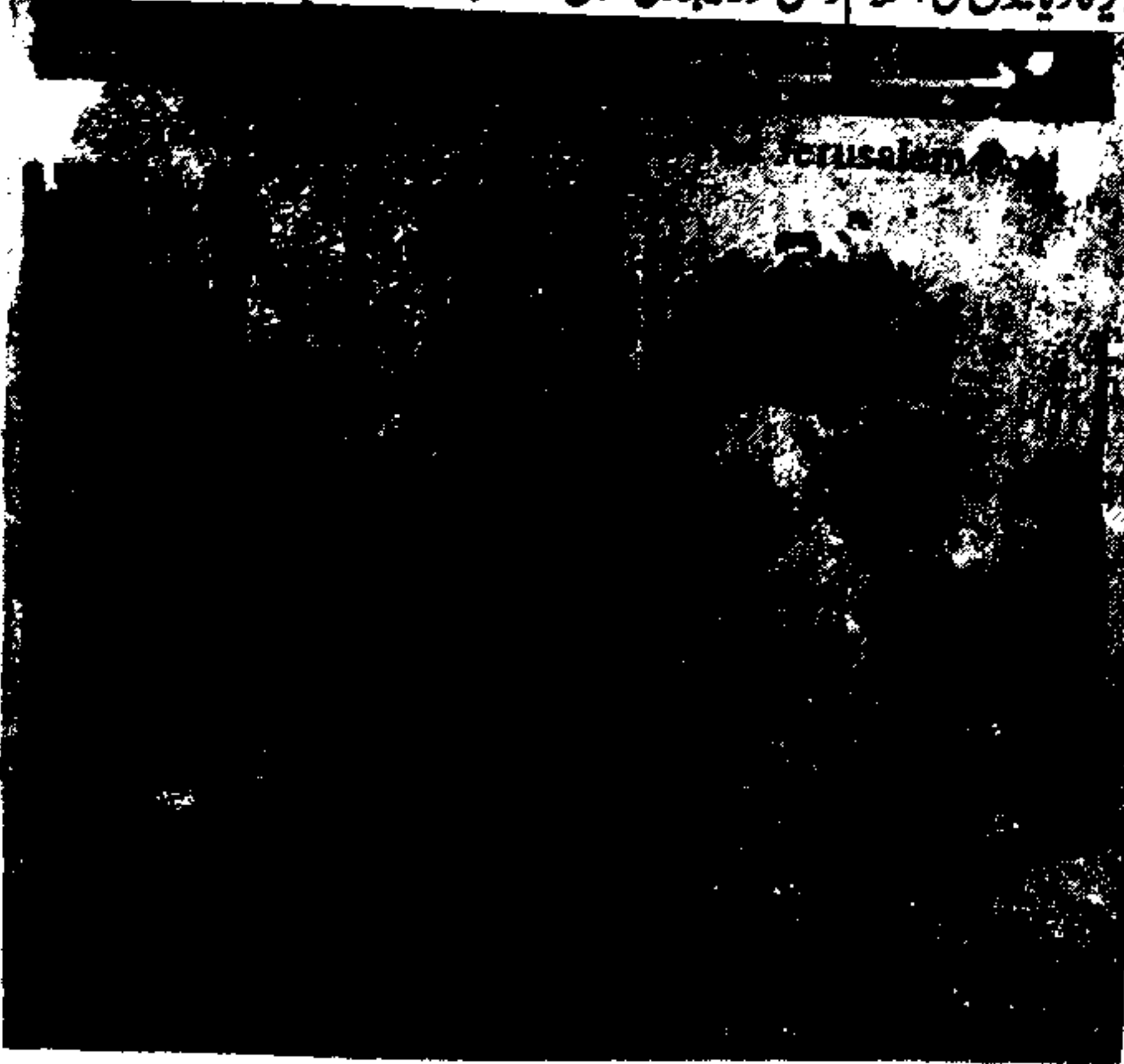
# AFRICA SPEAKS

*Published by:*  
Majlis Nusrat Jahan Tahrik-i-Jadid,  
Rabwah — West Pakistan



## تصویر بولتی ہے

اسرائیل میں نام نہاد مذہبی جماعت (قادیانی جماعت) کی موجودگی اس بات کا بین ثبوت ہے کہ قادیانی مذہبی نہیں بلکہ ایک خالص سیاسی جماعت ہے۔ یہودی دوسرا بنیا ہے جو کبھی خسارے کا سودا نہیں کرتا۔ اسرائیل نے قادیانیوں کو اپنے نظریاتی ملک میں جو مذہبی آزادی دے رکھی ہے، وہ اس کے اصول اور قواعد و ضوابط کے صریحاً خلاف ہے۔ قادیانی جماعت یہودی نگڑوں پر پلنے والا استعماری پٹو ہے۔ قادیانیوں اور اسرائیل کے باہمی تعلقات اور روابط کا اندازہ قومی اخبارات میں 22 فروری 1985ء کے ”یروشلم پوسٹ“ کے حوالے سے چھپنے والی اس تصویر سے لگایا جاسکتا ہے، جس میں دو قادیانی مبلغوں کو اسرائیلی صدر کے ساتھ نہایت مودب انداز میں ملاقات کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ اس تصویر میں اسرائیل میں سبکدوش ہونے والے قادیانی سربراہ شیخ شریف امینی سے سربراہ شیخ محمد حمید کا اسرائیل کے صدر سے تعارف کروا رہے ہیں۔ اس موقع پر شیخ شریف نے قادیانیوں کو اسرائیل میں مکمل مذہبی آزادی دینے پر اسرائیلی حکومت کی تعریف کی اور ان کا شکریہ ادا کیا۔ یہ تصویر قادیانیوں کی اسلام دشمنی اور یہودی دوستی کا منہ بولنا ثبوت ہے۔





”یروشلیم پوسٹ“ کے حوالہ سے شائع ہونے والی تصویر میں اصل عبارت سے قادیانیوں کے اسرائیل کے ساتھ باہمی روابط کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ ہندوستان میں بٹالہ کے نزدیک واقع قادیان اور پاکستان میں ریلوے کے بعد ان کا سب سے منظم مرکز اسرائیل کے شہر ”حیدر“ میں ہے۔ اس وقت بھی جب اسرائیل میں مسلمانوں کا رہنا دو بھر ہے، قادیانیوں کو اسرائیل میں کام کرنے کی پوری آزادی ہے۔ فلسطینی عرب مسلمان آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں اور قادیانی اسرائیلی وزیر اعظم، صدر اور میئر وغیرہ سے ملاقاتیں کرتے ہیں۔ اسرائیل کا مسلمانوں پر ظلم و ستم اور قادیانیوں پر اتنی حمایت! آخر کس صیہونی منصوبے کا حصہ ہیں؟

## جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے

صدر ایوب خان مرحوم کے دور میں 1962ء کی قومی اسمبلی میں میاں عبدالخالق مرحوم رکن قومی اسمبلی نے سوال اٹھایا کہ آیا اسرائیل میں قادیانی مشن موجود ہے؟ اس پر اس وقت کے وزیر خارجہ جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے کہا کہ اگر کوئی صاحب اس سلسلہ میں ٹھوس معلومات فراہم کریں تو حکومت پاکستان ان کی ممنون ہوگی۔ اس موقع پر بھٹو صاحب نے یہ بھی بتایا کہ پاکستانی شہری اسرائیل نہیں جاسکتے اور نہ پاکستان سے ہی اسرائیل رقم بھیجی جاسکتی ہے، کیونکہ پاکستان کے اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات نہیں ہیں۔ چنانچہ میرے والد تاج محمود مرحوم نے ریلوے لائبریری سے چیونٹ کے ایک طالب علم پرویز کی معرفت قادیانی جماعت کے برونی مضمون کے حلق کتابیں منگوائیں۔ ایک کتاب آدر فارن مشن (Our Foreign Mission) جو قادیانی جماعت کے زیر اہتمام ریلوے میں چھپی تھی اس کے صفحہ 97 پر قادیانی جماعت کے اسرائیل میں حیدر کے مقام پر قادیانی مشن کی تفصیلات کا ذکر موجود ہے۔ میرے والد گرامی نے وزیر خارجہ ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کو بذریعہ ٹیلی گرام یہ دستاویزی ثبوت بھیج دیا۔ بعد ازاں آغا شورش کاشمیری نے اپنے ہفت روزہ جریدہ چٹان نامہ میں اس کتاب کی تحریر کے فوٹو شائع کیے۔ اس طرح پہلی مرتبہ یہ بات منظر عام پر آئی۔ اسرائیل میں قادیانی مشن کی بابت تفصیلات کا عکس ملاحظہ فرمائیں۔..... یہ کتاب مرزا غلام احمد کے پوتے مرزا مبارک احمد کی تصنیف کردہ ہے۔

## OUR FOREIGN

## MISSIONS

A brief Account of the Ahmadiyya Work  
in Jeddah, Mecca and various  
parts of the World

A TABSHIR BOOK

MIRZA MUBARAK AHMAD



## ISRAEL MISSION

The Ahmadiyya Mission in Israel is situated in Haifa at Mount Karmel. We have a mosque there, a Mission House, a library, a book depot, and a school. The mission also brings out a monthly, entitled *Al-Bushra* which is sent out to thirty different countries accessible through the medium of Arabic. Many works of the Promised Messiah have been translated into Arabic through this mission.

In many ways this Ahmadiyya Mission has been deeply affected by the Partition of what formerly was called Palestine. The small number of Muslims left in Israel derive a great deal of strength from the presence of our mission which never misses a chance of being of service to them. Some time ago, our missionary had an interview with the Mayor of Haifa, when during the discussion on many points, he offered to build for us a school at Kababeer, a village near Haifa, where we have a strong and well-established Ahmadiyya community of Palestinian Arabs. He also promised that he would come to see our missionary at Kababeer, which he did later, accompanied by four notables from Haifa. He was duly received by members of the community, and by the students of our school, a meeting having been held to welcome the guests. Before his return he entered his impressions in the Visitors' Book.

Another small incident, which would give readers some idea of the position our mission in Israel occupies, is that in 1956 when our missionary Choudhry Muhammad Sharif, returned to the Headquarters of the movement in Pakistan, the President of Israel sent word that he (our missionary) should see him before embarking on the journey back. Choudhry Muhammad Sharif utilized the opportunity to present a copy of the German translation of the Holy Quran to the President, which he gladly accepted. This interview and what transpired at it was widely reported in the Israeli Press, and a brief account was also broadcast on the radio.

( OUR FOREIGN MISSIONS )  
( by Mirza Mubarak Ahmad )

## تفصیل آمد و خرچ مشتمل بیرون

حیفا

(۱۱۳)

درآمد نیکو بخت  
۲۰۶۸۰۰

آمد					خرج				
شمار	نام مرات	اصل اعداد	بجٹ	بجٹ	شمار	نام مرات	اصل اعداد	بجٹ	بجٹ
۱	مرکزی سبلیش	۹۷۲	۹۷۲	۹۷۲	۱	ہندہ تحریک ہدیہ		۱۳۵۰	۱۳۵۰
۲					۲	عام دھند آمد		۱۶۰۰	۱۶۰۰
					۳	زکوٰۃ		۱۰۰	۱۰۰
	میزان عمل	۹۷۲	۹۷۲	۹۷۲	۴	مجد فنڈ	۲,۳۰۰		
					۵	فطرانہ		۱۲۵	۱۲۵
					۶	مسترق		۱۲۵	۱۲۵
	سائر								
شمار	نام مرات	اصل اعداد	بجٹ	بجٹ	شمار	نام مرات	اصل اعداد	بجٹ	بجٹ
۱	شانت لڑپر		۴۰	۴۰		میزان آمد		۲,۳۰۰	۲,۳۰۰
۲	تبلیغی کلاس دہودین		۶۰	۶۰					
۳	دورے دستخط		۴۰	۴۰					
۴	کمان نوازی		۵۰	۵۰					
۵	کراہ مکان فرنگر								
۶	بکلی پانی گیس فیز	۱۰۵۵							
۷	سببندی		۱۵	۱۵					
۸	ڈاک کارڈ ٹیلیفون		۵۰	۵۰					
۹	کتاب اہمیات		۵۰	۵۰					
۱۰	مسترق		۵۰	۵۰					
۱۱	اہمیات رسد بڑا		۷۰۰	۷۰۰					
	میزان سائر	۱۰۵۵	۱۰۵۵	۱۰۵۵					
	کل خرچہ عمل و سائر	۲,۰۲۷	۲,۰۲۷	۲,۰۲۷					
	دیوارہ مرکزی	۱۳۷۳	۱۳۷۳	۱۳۷۳					
	کل میزان	۳,۴۰۰	۳,۴۰۰	۳,۴۰۰					

خلاصہ

آمد	۲,۳۰۰
خرج	۲,۳۰۰
خالص	-

(احمدیہ تحریک جدید کے سالانہ بجٹ ۱۹۶۶-۶۷ء کے صفحہ ۲۵ کا عکس)



ترجمہ: ”احمد یہ مشن اسرائیل میں حیفہ (ماؤنٹ کرمل) کے مقام پر واقع ہے اور وہاں ہماری ایک مسجد، ایک مشن ہاؤس، ایک لائبریری، ایک بک ڈپو اور ایک سکول موجود ہے۔ ہمارے مشن کی طرف سے ”البشری“ کے نام سے ایک ماہانہ عربی رسالہ جاری ہے جو تین مختلف ممالک میں بھیجا جاتا ہے۔ مسیح موعود کی بہت سی تحریریں اس مشن نے عربی میں ترجمہ کی ہیں۔

فلسطین کے تقسیم ہونے سے یہ مشن کافی متاثر ہوا۔ چند مسلمان جو اس وقت اسرائیل میں موجود ہیں، ہمارا مشن ان کی ہر ممکن خدمت کر رہا ہے اور مشن کی موجودگی سے ان کے حوصلے بلند ہیں۔ کچھ عرصہ قبل ہمارے مشن کے لوگ حیفہ کے میئر سے ملے اور ان سے گفت و شنید کی۔ میئر نے وعدہ کیا کہ احمدیہ جماعت کے لیے کہاں میں حیفہ کے قریب وہ ایک سکول بنانے کی اجازت دے دیں گے۔ یہ علاقہ ہماری جماعت کا مرکز اور گڑھ ہے۔ کچھ عرصہ بعد میئر صاحب ہماری مشنری دیکھنے کے لیے تشریف لائے۔ حیفہ کے چار معززین بھی ان کے ہمراہ تھے۔ ان کا پروکارا استقبال کیا گیا، جس میں جماعت کے سرکردہ ممبر اور سکول کے طالب علم بھی موجود تھے۔ ان کی آمد کے اعزاز میں ایک جلسہ بھی منعقد ہوا، جس میں انہیں سپاس نامہ پیش کیا گیا۔ واپسی سے پہلے میئر صاحب نے اپنے تاثرات مہمانوں کے رجسٹر میں بھی تحریر کیے۔ ہماری جماعت کے موثر ہونے کا ثبوت ایک چھوٹے سے مندرجہ ذیل واقعہ سے ہو سکتا ہے۔ 1956ء میں جب ہمارے مبلغ چودھری محمد شریف صاحب ربوہ پاکستان واپس تشریف لارہے تھے، اس وقت اسرائیل کے صدر نے ہماری مشنری کو پیغام بھیجا کہ چودھری صاحب روانگی سے پہلے صدر صاحب سے ملیں۔ موقع سے فائدہ اٹھا کر چودھری صاحب نے ایک قرآن حکیم کانسٹنٹ جو جرمن زبان میں تھا، صدر محترم کو پیش کیا، جس کو خلوص دل سے قبول کیا گیا۔ چودھری صاحب کا صدر صاحب سے انٹرویو اسرائیل کے ریڈیو سے نشر کیا گیا، اور ان کی ملاقات کو اخبارات میں جلی سرخیوں سے شائع کیا گیا۔“

”لندن سے شائع ہونے والی کتاب ”اسرائیل اے پرو فائل“ (ISRAELA PROFILE) میں انکشاف کیا گیا ہے کہ حکومت اسرائیل نے اپنی فوج میں پاکستانی قادیانوں کو بھرتی ہونے کی اجازت دے دی ہے۔ یہ کتاب پولیٹیکل سائنس کے ایک یہودی پروفیسر آئی۔ آئی۔ لومائی نے لکھی ہے اور اسے ادارہ پال مال، لندن نے شائع کیا ہے۔ اس

کتاب میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ”1972ء تک اسرائیلی فوج میں چھ سو پاکستانی قادیانی شامل ہو چکے ہیں۔“ (روزنامہ نوائے وقت لاہور صفحہ 5، 29 دسمبر 1975ء)

مندرجہ بالا کرب انگیز انکشاف پر اہل فکر تشویش کا اظہار کر رہے تھے کہ قومی اسمبلی کے فاضل رکن ظفر احمد انصاری صاحب نے ایک ہفت روزہ کو انٹرویو دیتے ہوئے بتایا کہ وہ آئندہ اجلاس میں اس مسئلے کو زیر بحث لانا چاہتے ہیں۔ اس سوال کے جواب میں کہ اسرائیلی فوج میں احمدیوں کی موجودگی ایک خوفناک انکشاف ہے، یہودیوں اور احمدیوں میں اس تعاون کی کیا تفصیل ہے اور آپ اسے پاکستان کی قومی اسمبلی میں کیوں زیر بحث لانا چاہتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا:

پاکستان مسلم مملکت ہے اور یہودی ہر مسلم مملکت کو نیست و نابود کرنے کا عہد کر چکے ہیں۔ وہ اس کے لیے ہر ذریعے اور ہر واسطے کو استعمال میں لارہے ہیں۔ ان کے آلہ کار بننے والوں میں یہ مرزائی یا قادیانی بھی شامل ہیں جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں۔ اسرائیلی یہودی مسیحونیت کا ہتھیار ہے، جس کے ذریعے یہودی عالم اسلام کو زیر کرنا چاہتے ہیں۔.....

1972ء تک اسرائیل میں موجود ”احمدیوں“ کی تعداد چھ سو تھی جن پر اسرائیلی فوج میں ”خدمت“ کے دروازے کھول دیے گئے تھے۔ یہ تفصیل پولیٹیکل سائنس کے یہودی پروفیسر آئی۔ آئی لومائی کی کتاب (ISRAEL A PROFILE) کے صفحہ 75 پر موجود ہے۔

یہ کتاب پال مال لندن سے 1972ء میں چھپی ہے۔ دلچسپ چیز یہ ہے کہ اس کتاب کے صفحہ 54 پر صاف طور پر بتایا گیا ہے کہ عربوں میں یہ پابندی اب بھی قائم ہے کہ وہ کسی سرسبز گاؤں میں نہیں رہ سکتے اور اسرائیلی فوج میں بھرتی نہیں ہو سکتے۔ اس کتاب کے صفحہ 75 پر یہ بھی موجود ہے کہ یہ ”احمدی“ پاکستان سے ہیں اور مسلمان بالخصوص پاکستانی مسلمان کے لیے یہ بات یوں بھی انتہائی افسوس کا موجب ہے کہ ان احمدیوں کو پاکستانی قرار دیا گیا ہے۔ اس لیے بھی یہ تحریک التوا کے ذریعہ اسے پاکستان کے مقتدر عین الیوان میں زیر بحث لانا چاہتے ہیں۔

اب اسرائیل سے احمدیوں کے گٹھ جوڑ کی صدقہ کہانی خود ان کے رسائل و جرائد سے حاضر ہے۔ ان شرمناک سرگرمیوں اور استحصالی ہتھکنڈوں کا سلسلہ تو بہت پرانا اور طویل ہے۔ تاہم چند واقعات ملاحظہ کریں۔ تحریک جدید کے مبلغ فلسطین رشید احمد چھائی اسرائیل سے پاکستان ارسال کردہ ماہ اگست تا اکتوبر 1948ء اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں:

”فلسطین کے شہر صور اپنے حیفہ کے احمدی بھائیوں تک پہنچنے کے سلسلہ میں گیا۔ جہاں فلسطینی پناہ گزینوں میں تبلیغ کی۔ احمدی بھائیوں کی خواہش پر دو یوم قیام رہا۔ تبلیغ کے علاوہ ان کی تربیت کے لیے بھی وقت صرف کیا۔ یہاں 29 کس کو تبلیغ کی۔ ایک شخص سے خاص طور پر تبادلہ خیالات دو روز تک چار سے چھ گھنٹے تک ہوتا رہا۔ انہیں بعض کتب بھی مطالعہ کے لیے دی گئیں۔“ (اخبار ”الفضل“ 12 مارچ 1949ء)

### تاریخی حقائق

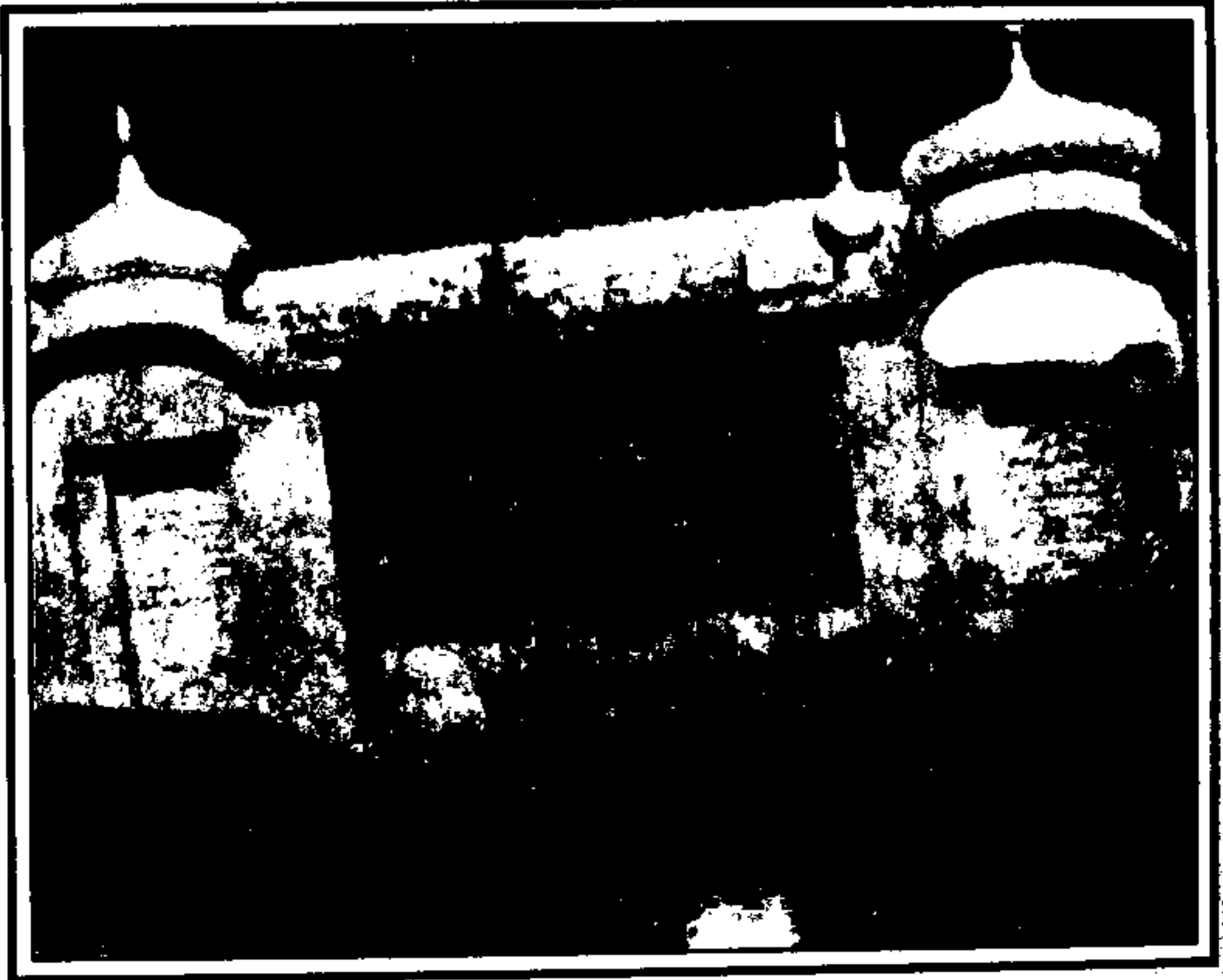
اسرائیلی مشن کے بارے میں قادیانیوں کا یہی موقف رہا ہے کہ یہ مشن قادیان (بھارت) کے ماتحت ہیں، حالانکہ دنیا جانتی ہے کہ ربوہ (پاکستان) قادیانیوں کا ہیڈ کوارٹر ہے اور قادیانی جماعت کی تمام تنظیمیں اسی مرکز سے وابستہ ہیں اور اسی کے زیر انتظام چلتی ہیں۔ قادیانی اپنے نام نہاد اور جعلی نبی کی طرح جھوٹ بولنے میں ماہر ہیں۔ اسرائیل میں قادیانی مشن کی موجودگی اور قادیانیوں کے اسرائیل کی حکومت کے ساتھ سفارتی تعلقات اور روابط کی قلعی تاریخی دستاویزات اور حقائق سے کھل جاتی ہے۔

○ ربوہ کی تحریک جدید کے سالانہ بجٹ 67-1966 سے ثابت ہوتا ہے کہ اسرائیل میں جماعت احمدیہ کا مشن کس کے زیر اہتمام چل رہا ہے؟ اس بجٹ کے صفحہ 25 کا فوٹو سٹیٹ ملاحظہ فرمائیں اور فیصلہ کریں کہ قادیانی اپنے موقف میں سچے ہیں یا جھوٹے؟





# اکھنڈ بھارت



یہ تصویر پاکستان میں قادیانیوں کے مرکز ربوہ ضلع جھنگ کے قادیانی قبرستان میں نصرت جہاں بیگم (مرزا قادیانی کی بیوی) اور مرزا بشیر الدین محمود کی بیوی کی قبروں کی ہے جن پر مرزا بشیر الدین محمود کے حسب ذیل فرمودات کا بورڈ آویزاں ہے:

”ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ“

”جماعت کو نصیحت ہے کہ جب بھی ان کو توفیق ملے، حضرت ام المومنین (مرزا قادیانی کی بیوی) اور دوسرے اہل بیت (مرزا قادیانی کے گھر والے) کی نعشوں کو مقبرہ بہشتی قادیان میں لے کر جا کر دفن کریں، چونکہ مقبرہ بہشتی کا قیام اللہ تعالیٰ کے الہام سے ہوا ہے، اس میں حضرت ام المومنین اور خاندانِ حضرت مسیح موعود کے دفن کرنے کی پیشگوئی ہے، اس لیے یہ بات فرض کے طور پر ہے، جماعت کو اسے کبھی نہیں بھولنا چاہیے۔“

ایک اور موقع پر مرزا بشیر الدین محمود نے کہا تھا کہ

□ ”ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضا مند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے، اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح پھر متحد ہو جائیں۔“

(روزنامہ الفضل کا دیان 17 مئی 1947ء)

## باؤنڈری کمیشن میں قادیانیوں کا موقف

صاحبزادہ طارق محمود اپنی شہرہ آفاق کتاب ”قادیانیت کا سیاسی تجزیہ“ میں لکھتے ہیں:

□ ”قادیانی جماعت کی بھرپور مخالفت کے باوجود جب ہندوستان کی تقسیم ناگزیر ہو گئی اور پاکستان کا قیام ممکن نظر آنے لگا تو قادیانیوں نے پاکستان کی جغرافیائی صورت کو نقصان پہنچانے کی بھیاں کوشش کی۔ کشمیر اپنی تاریخی حیثیت اور جغرافیائی محل وقوع کے اعتبار سے پاکستان کا حصہ ہونا چاہیے تھا۔ چونکہ پاکستان میں بہنے والے سارے دریاؤں کا منبع اور سرچشمہ کشمیر ہے، بھارت ہمارے دریاؤں کا پانی بند کر کے ہمارے سرسبز کھیتوں اور لہلہاتی فصلوں کو تباہ کر سکتا تھا۔ کشمیر اور پاکستان مذہبی، سیاسی اور ثقافتی نقطہ نظر سے بھی ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم تھے۔ اس لیے قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے۔ حد بندی کمیشن جن دنوں بھارت اور پاکستان کی حد بندی کی تفصیلات طے کر رہا تھا، کانگریس اور مسلم لیگ کے نمائندے اپنا اپنا موقف بیان کر رہے تھے۔ مسلم لیگ کی طرف سے سر ظفر اللہ خان قادیانی وکالت کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ باؤنڈری کمیشن اس وقت ورطہ حیرت میں پڑ گیا، جب جماعت احمدیہ کی طرف سے الگ میمورنڈم (مضمر نامہ) پیش کیا گیا، جس میں قادیانی جماعت نے اپنے بانی کے مولد و مرکز قادیان کو وٹیکن سٹی (Vatican City) قرار دینے کا مطالبہ کیا۔

جماعت احمدیہ کے میمورنڈم میں علیحدہ مذہب، سول و فوجی ملازمین کی مبالغہ آمیز تعداد، کیفیت اور آبادی کی تفصیلات درج ہیں۔ گزشتہ چند برس پہلے حکومت پاکستان کی طرف سے شائع ہونے والی کتاب (Partition of the Punjab) جلد 1، صفحہ 428 تا 469 میں قادیانی مرصداشت اور اس کی جملہ تفصیلات موجود ہیں۔

قادیانی جماعت نے ریڈ کلف کمیشن کو اپنا نقشہ بھی پیش کیا، جس میں قادیانیوں کی آبادی کو مسلمانوں سے علیحدہ ظاہر کیا گیا۔ جماعت احمدیہ نے یہ نقشہ 1940ء میں تیار کیا تھا۔ حد بندی کمیشن کو الگ میمورنڈم پیش کرنے کا افسوسناک پہلو یہ تھا کہ قادیانی جماعت کا مقتدر ظفر اللہ خان ایک طرف تو کمیشن کے سامنے پاکستان کی وکالت کر رہا تھا، جبکہ دوسری طرف اس کی جماعت کی طرف سے الگ میمورنڈم پیش کیا جا رہا تھا۔ ..... قادیانیوں کا (Vatican City) مطالبہ تو تسلیم نہ کیا گیا، البتہ باؤنڈری کمیشن نے احمدیوں کے محضر نامہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے احمدیوں کو مسلمانوں سے خارج کر کے گورداسپور کو مسلم اقلیت کا ضلع قرار دے کر اس کے اہم علاقے بھارت میں شامل کر دیے۔ اس طرح نہ صرف گورداسپور کا ضلع پاکستان سے گیا بلکہ بھارت کو کشمیر ہڑپ کر لینے کی راہ میسر آ گئی۔ نتیجتاً کشمیر پاکستان سے کٹ گیا۔“

سید میر نور احمد سابق ڈائریکٹر تعلقات عامہ اپنی یادداشتوں: ”مارشل لا سے مارشل لائیک“ میں برصغیر پاک و ہند کی تقسیم پر قادیانی جماعت کے منافقانہ کردار کا پوسٹ مارٹم کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

”لیکن اس سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ ایوارڈ پر ایک مرتبہ دستخط ہونے کے بعد ضلع فیروز پور کے متعلق، جس میں 17 اور 19 اگست کے درمیانی عرصہ میں ردوبدل کیا گیا اور ریڈ کلف سے ترمیم شدہ ایوارڈ حاصل کیا گیا۔

کیا ضلع گورداسپور کی تقسیم اس ایوارڈ میں شامل تھی جس پر ریڈ کلف نے 18 اگست کو دستخط کیے تھے یا ایوارڈ کے اس حصہ میں بھی ماؤنٹ بیٹن نے نئی ترامیم کرائی؟ افواہ یہی ہے اور ضلع فیروز پور والی فائل سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ اگر ایوارڈ کے ایک حصہ میں آجائز طریق پر ردوبدل ہو سکتی تھی تو دوسرے حصوں کے متعلق بھی یہ شبہ پیدا ہوتا ہے۔ پنجاب حد بندی کمیشن کے مسلمان ممبروں کا تاثر ریڈ کلف کے ساتھ آخری گفتگو کے بعد یہی تھا کہ گورداسپور، جو بہر حال مسلم اکثریت کا ضلع تھا، قطعی طور پر پاکستان کے حصے میں آ رہا ہے، لیکن جب ایوارڈ کا اعلان ہوا تو نہ ضلع فیروز پور کی تحصیلیں پاکستان میں آئیں اور نہ ضلع گورداسپور (ماسوا تحصیل شکر گڑھ) پاکستان کا حصہ بنا۔ کمیشن کے سامنے وکلاء کی بحث کا کوئی اثر موجود نہیں۔ یہ کہنا مشکل ہے کہ کمیشن کے سامنے کشمیر کے نقطہ نگاہ سے ضلع گورداسپور کی



تحصیل پٹھان کوٹ کی اہمیت کا کوئی ذکر آیا تھا یا نہیں، غالباً نہیں آیا تھا، کیونکہ یہ پہلو کمیشن کے نقطہ نگاہ سے قطعاً غیر متعلق تھا۔ ممکن ہے ریڈ کلف کو اس نکتے کا کوئی علم ہی نہ ہو، لیکن ماؤنٹ بیٹن کو معلوم تھا کہ تحصیل پٹھان کوٹ کے ادھر ادھر ہونے سے کن امکانات کے راستے کھل سکتے ہیں اور جس طرح وہ کانگریس کے حق میں ہر قسم کی بے ایمانی کرنے پر اتر آیا تھا، اس کے پیش نظر یہ بات ہرگز بعید از قیاس نہیں کہ ریڈ کلف عواقب اور نتائج کو پوری طرح سمجھا ہی نہ ہو اور اس پاکستان دشمنی کی سازش میں کردار اعظم ماؤنٹ بیٹن نے ادا کیا ہو۔

ضلع گورداسپور کے سلسلے میں ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے۔ اس کے متعلق چودھری ظفر اللہ خان، جو مسلم لیگ کی وکالت کر رہے تھے، خود ہی ایک افسوسناک حرکت کر چکے تھے۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کا نقطہ نگاہ عام مسلمانوں سے (جن کی نمائندگی مسلم لیگ کر رہی تھی) جداگانہ حیثیت میں پیش کیا۔ جماعت احمدیہ کا نقطہ نگاہ بے شک یہی تھا کہ وہ پاکستان میں شامل ہونا پسند کریں گی، لیکن جب سوال یہ تھا کہ مسلمان ایک طرف اور باقی سب دوسری طرف تو کسی جماعت کا اپنے آپ کو مسلمانوں سے علیحدہ ظاہر کرنا مسلمانوں کی عددی قوت کو کم ثابت کرنے کے مترادف تھا۔ اگر جماعت احمدیہ یہ حرکت نہ کرتی تب بھی ضلع گورداسپور کے متعلق شاید فیصلہ وہی ہوتا جو ہوا، لیکن یہ حرکت اپنی جگہ بہت عجیب تھی۔“

(روزنامہ ”مشرق“ 3 فروری 1964ء)

اب اس سلسلہ میں خود حد بندی کمیشن کے ایک ممبر جسٹس منیر کا ایک حوالہ بھی

ملاحظہ فرمائیں:

”اب ضلع گورداسپور کی طرف آئیے۔ کیا یہ مسلم اکثریت کا علاقہ نہیں تھا۔ اس میں

کوئی شک نہیں کہ اس ضلع میں مسلم اکثریت بہت معمولی تھی، لیکن پٹھان کوٹ تحصیل اگر بھارت میں شامل کر دی جاتی تو باقی ضلع میں مسلم اکثریت کا تناسب خود بخود بڑھ جاتا۔

مزید برآں مسلم اکثریت کی تحصیل شکر گڑھ کو تقسیم کرنے کی مجبوری کیوں پیش آئی

اگر اس تحصیل کو تقسیم کرنا ضروری تھا تو دریائے راوی کی قدرتی سرحد یا اس کے ایک حصہ

نالے کو کیوں نہ قبول کیا گیا، بلکہ اس مقام سے اس نالے کے مغربی کنارے کو سرحد قرار دیا

جاں یہ نالہ ریاست کشمیر سے صوبہ پنجاب میں داخل ہوتا ہے۔ کیا گورداسپور کو اس لیے بھارت

میں شامل کیا گیا کہ اس وقت بھی بھارت کو کشمیر سے منسلک رکھنے کا عزم و ارادہ تھا۔

اس ضمن میں، میں ایک بہت ناگوار واقعہ کا ذکر کرنے پر مجبور ہوں۔ میرے لیے یہ بات ہمیشہ ناقابل فہم رہی ہے کہ احمدیوں نے علیحدہ نمائندگی کا کیوں اہتمام کیا۔ اگر احمدیوں کو مسلم لیگ کے موقف سے اتفاق نہ ہوتا تو ان کی طرف سے علیحدہ نمائندگی کی ضرورت ایک افسوسناک امکان کے طور پر سمجھ میں آ سکتی تھی۔ شاید وہ علیحدہ ترجمانی سے مسلم لیگ کے موقف کو تقویت پہنچانا چاہتے تھے۔ لیکن اس سلسلہ میں انہوں نے شکر گڑھ کے مختلف حصوں کے لیے حقائق اور اعداد و شمار پیش کیے۔ اس طرح احمدیوں نے یہ پہلو اہم بنا دیا کہ نالہ بھین اور نالہ بستر کے درمیانی علاقہ میں غیر مسلم اکثریت میں ہیں اور اسی دعویٰ کے لیے دلیل میسر کر دی کہ اگر نالہ اچھ اور نالہ بھین کا درمیانی علاقہ از خود بھارت کے حصہ میں آ جائے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ علاقہ ہمارے (پاکستان) کے حصے میں آ گیا ہے، لیکن گورداسپور کے متعلق احمدیوں نے اس وقت ہمارے لیے سخت محصلہ پیدا کر دیا۔ (روزنامہ ”نوائے وقت“ 7 جولائی 1964ء)

1953ء کی تحریک ختم نبوت کے متعلق حالات و واقعات کی تحقیقات کرنے والی عدالت میں ہاؤڈری کمیشن کے سامنے قادیانی جماعت کی دوغلی پالیسی کا کردار سامنے آیا تھا۔ قادیانیوں نے اس الزام کے جواب میں واقعات کا سرے سے انکار کیا تھا۔ حد یہ کہ تحقیقاتی عدالت کے ایک رکن چیف جسٹس منیر نے قادیانیوں کی صفائی میں قادیانیوں سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا اور بڑے تند و تیز لہجے میں الزام عائد کرنے والوں کا استخفاف کیا تھا لیکن دس گیارہ برس کے بعد منیر صاحب کو ہوش آیا یا شاید حالات نے ثابت کر دکھایا کہ جماعت احمدیہ پر لگائے گئے الزامات بے بنیاد نہ تھے، بلکہ وہ حقائق پر مبنی تھے۔

ہائے اس زود پشیاں کا پشیاں ہونا

ان حقائق سے معلوم ہوتا ہے کہ سر ظفر اللہ خان نے تقسیم کے عمل میں کس قدر گھناؤنا کردار ادا کیا۔ روزنامہ مشرق کے ایک ادارہ سے قادیانی جماعت کے راہنما چوہدری ظفر اللہ خان کے منافقانہ کردار اور خبیث باطنی کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

”بھارت کے مشہور اخبار ”ہندوستان ٹائمز“ میں بھارت کے سابق کمشنر سری پرکاش کی قسط دار خود نوشت سوانح عمری چھپ رہی ہے، جس میں انہوں نے پاکستان کے



# نقشہ ماحول قادیان

(جو ضلع گورداسپور، پنڈلی تحصیل گورداسپور و بنال کے حصہ پر مشتمل ہے)

پیمانہ بمساب فی میل ایک انچ







سابق وزیر خارجہ اور عالمی عدالت کے جج سرفراز اللہ کے بارے میں لکھا ہے کہ 1947ء میں انہوں نے قائد اعظم محمد علی جناح کو بیوقوف قرار دیا تھا اور کہا تھا کہ اگر پاکستان بن گیا تو اس سے ہندوؤں سے زیادہ مسلمانوں کو نقصان پہنچے گا۔ ”مسٹر سری پرکاش نے حرید لکھا ہے کہ ”کچھ عرصہ بعد جب کراچی میں سرفراز اللہ خان سے ملاقات ہوئی اور میں نے ان سے پوچھا کہ اب قائد اعظم اور پاکستان کے بارے میں کیا خیال ہے تو انہوں نے کہا ”میرا جواب اب بھی وہی ہے جو پہلے دن تھا۔“ (روزنامہ مشرق لاہور 15 فروری 1964ء)

تقسیم ہند کے وقت مسلمان 51 فیصد تھے، ہندو 49 فیصد قادیانی 2 فیصد جب یہ مسلمانوں سے علیحدہ ہو گئے تو مسلمان 51 فی بجائے 49 فیصد ہو گئے۔ اس سے گورڈاسپور جاتا رہا اور کشمیر کا مسئلہ پیدا ہو گیا۔



## سپریم کورٹ آف پاکستان کا تاریخ ساز فیصلہ

7 ستمبر 1974ء کو پاکستان کی منتخب پارلیمنٹ نے تقریباً 14 روز کی علمی بحث کے بعد حلقہ طور پر قادیانوں کو ان کے کفریہ حکام کی بنا پر غیر مسلم قرار دے دیا۔ اسمبلی میں قادیانوں کے سربراہ مرزا ناصر احمد کو مکمل مخالفت کا موقع فراہم کیا گیا۔ ان دنوں ذوالفقار علی بھٹو پاکستان کے وزیراعظم تھے۔ ان کے بعد صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے 26 اپریل 1984ء کو امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا، جس میں قادیانوں کو شعائر اسلامی استعمال کرنے اور خود کو مسلمان ظاہر کرنے پر پابندی لگا دی گئی۔ قادیانوں نے اس قانون کی صریحاً خلاف ورزی کی اور آئین شکنی پر اتر آئے جس پر قادیانوں کے خلاف مقدمات، سول عدالتوں سے ہائی کورٹوں تک پہنچے۔ چاروں صوبوں کی ہائی کورٹس نے بھی قادیانوں کے کفریہ حکام پر ہر تصدیقی فیصلہ کی۔ قادیانوں نے ہائی کورٹوں کے ان فیصلوں کے خلاف سپریم کورٹ آف پاکستان میں اپیلیں دائر کیں۔ جوں جوں ہائی کورٹوں میں ان کے خلاف فیصلے ہوتے گئے، قادیانی سپریم کورٹ سے رجوع کرتے گئے۔ 1992ء تک ان اپیلوں کی تعداد آٹھ ہو گئی۔

جولائی 1993ء میں سپریم کورٹ کے چیف جسٹس جناب محمد افضل علی نے ان اپیلوں کی سماعت کے لیے پانچ رکنی بنچ تشکیل دیا، جو جسٹس شفیع الرحمن، جسٹس عبدالقدیر چوہدری، جسٹس محمد افضل، جسٹس ولی محمد خاں اور جسٹس سلیم اختر پر مشتمل تھا۔ سپریم کورٹ کے اس بنچ نے حلقہ طور پر قادیانوں کے کفریہ حکام پر تاریخ ساز فیصلہ دیا جو پڑھنے کے لائق ہے۔ اس فیصلہ کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں قادیانوں کے کفریہ حکام پر میر حاصل بحث کی گئی اور آخر میں جج صاحبان اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ہر قادیانی اپنے کفریہ حکام کی بناء پر ”سلمان رشدی“ کی طرح ہے۔

ذیل میں اس فیصلہ کے چند اقتباسات دیئے جا رہے ہیں جو اس فیصلہ کی روح

کو ظاہر فرمائیں:



(473) ”سادہ الفاظ میں جو لوگ دوسروں کو دھوکا دیتے ہیں، ان کی حوصلہ شکنی کی جانی چاہیے، خواہ ان کی حرکت سے بچنے والے نقصان کی مالیت چند کوڑیوں کے برابر ہو۔ ہمارے ہاں قائد اعظم اور اس کے مماثل لقب کی حفاظت کے لیے قانون وضع کیا گیا ہے جسے کسی خطے نے چیلنج نہیں کیا۔ بہر حال پاکستان جیسی نظریاتی ریاست میں اپیل کئنگان (قادیانی) جو کہ غیر مسلم ہیں، اپنے عقیدہ کو اسلام کے طور پر پیش کر کے دھوکہ دینا چاہتے ہیں؟ یہ بات خوش آمد اور لائق تحسین ہے کہ دنیا کے اس خطے میں عقیدہ آج بھی مسلمان کے لیے سب سے قیمتی متاع ہے، وہ ایسی حکومت کو ہرگز برداشت نہیں کرے گا جو اسے ایسی جمل ساز یوں اور دوسرے کاریوں سے تحفظ فراہم کرنے کو تیار نہ ہو۔

دوسری طرف اپیل کئنگان اصرار کر رہے ہیں کہ انہیں نہ صرف اپنے مذہب کو اسلام کے طور پر پیش کرنے کا لائسنس دیا جائے بلکہ وہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ انتہائی محترم و مقدس شخصیات کے ساتھ استعمال ہونے والے القابات اور خطابات وغیرہ کو ان بدعتی غیر مسلموں کے ناموں کے ساتھ چسپاں کیا جائے، جو مسلم شخصیات کے پاسک بھی نہیں۔ جیسا کہ مسلمان اس اقدام کو اپنی عظیم ہستیوں کی بے حرمتی اور توہین و تنقیص پر محمول کرتے ہیں۔ پس اپیل کئنگان اور ان کی برادری کی طرف سے ممنوعہ القابات اور شعار اسلام کے استعمال پر اصرار اس بارے میں کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہنے دیتا کہ وہ قصداً ایسا کرنا چاہتے ہیں جو نہ صرف ان مقدس ہستیوں کی بے حرمتی کرنے بلکہ دوسروں کو دھوکا دینے کے حروف بھی ہے۔ اگر کوئی مذہبی گروہ دھوکہ دہی و فریب کاری کو اپنا بنیادی حق سمجھ کر اس پر اصرار کرے اور اس سلسلے میں عدالتوں سے مدد کا طلب گار ہو تو اس کا خدای حافض ہے۔ امریکہ کی سپریم کورٹ ”(310US 296 at 306) Cantwell vs Connecticut“ کی

مقدمہ میں قرار دے چکی ہے کہ

”مذہب یا مذہبی عقیدہ کا لبادہ کسی شخص کو، عام لوگوں کو فریب دینے

تحفظ فراہم نہیں کرتا۔“

ملاوہ ازیں اگر اپیل کئنگان یا ان کی برادری، دوسروں کو دھوکہ دینے کا ارادہ رکھتے تو وہ اپنے لیے نئے القاب وغیرہ کیوں وضع نہیں کر لیتے؟ کیا انہیں اس بات کا احساس نہیں کہ دوسرے مذاہب کے شعار، خصوصاً نشانات، علامات اور اعمال پر انحصار کر کے،

اپنے مذہب کی ریاکاری کا پردہ چاک کریں گے۔ اس صورت میں اس کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ ان کا نیا مذہب اپنی طاقت، میرٹ اور صلاحیت کے بل پر ترقی نہیں کر سکتا یا فروغ نہیں پاسکتا بلکہ اسے چل ساری دُشرب پر انحصار کرنا پڑ رہا ہے؟ آخر کار دنیا میں اور بھی بہت سے مذاہب ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں یا دوسرے لوگوں کے عقائدات وغیرہ پر کبھی قاصبانہ قبضہ نہیں کیا۔ بلکہ اپنے عقائد کی پیروی اور اس کی تبلیغ بڑے فخر سے کرتے ہیں اور اپنے ہیروز کی، اپنے طریقہ سے مدح و ستائش کرتے ہیں۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ پاکستان میں ایسا کوئی قانون نافذ نہیں جو احمدیوں کو ان کے اپنے عقائدات تخلیق کرنے اور انہیں مخصوص افراد کے ساتھ استعمال کرنے سے روکنا ہو۔ ان کے مذہب پر کسی قسم کی دوسری پابندیاں عائد نہیں ہیں۔

84۔ جہاں تک رسول اکرم کی ذات گرامی کا تعلق ہے، مسلمانوں کو ہدایت دی گئی ہے: ”ہر مسلمان کے لیے جس کا ایمان پختہ ہو، لازم ہے کہ وہ رسول اکرم کے ساتھ اپنے بچوں، خاندان، والدین اور دنیا کی ہر محبوب ترین شے سے بڑھ کر پیار کرے۔“

(صحیح بخاری کتاب الایمان، باب حب الرسول من الایمان)

کیا ایسی صورت میں کوئی کسی مسلمان کو مورد الزام ٹھہرا سکتا ہے، اگر وہ ایسا توہین آمیز مواد جیسا کہ مرد صاحب نے تخلیق کیا ہے، سننے، پڑھنے یا دیکھنے کے بعد اپنے آپ پر گھونڈ رکھ سکے؟

85۔ ہمیں اس میں حذر میں احمدیوں کے صد سالہ جشن کی تقریبات کے موقع پر احمدیوں کے اعلامیہ رویہ کا تصور کرنا چاہیے اور اس رد عمل کے بارے میں سوچنا چاہیے جس کا اظہار مسلمانوں کی طرف سے ہو سکتا تھا۔ اس لیے اگر کسی احمدی کو انتظامیہ کی طرف سے یا کوئی شخص اسلام کا اعلامیہ اظہار کرنے یا انہیں پڑھنے کی اجازت دے دی جائے تو یہ اقدام اس کی شکل میں ایک اور ”زشتی“ تخلیق کرنے کے مترادف ہوگا۔ کیا اس صورت میں انتظامیہ اس کی جان، مال اور آزادی کے تحفظ کی ضمانت دے سکتی ہے اور اگر دے سکتی ہے تو اس قیمت پر؟ حریف برائیاں اگر گلیوں یا جائے عام پر جلوس نکالنے یا جلسہ کرنے کی اجازت دی ہے تو یہ خانہ جنگی کی اجازت دینے کے برابر ہے۔ یہ محض قیاس آسمانی نہیں، حقیقتاً ماضی میں ایسا ہو چکا ہے اور ہماری جانی و مالی نقصان کے بعد اس پر قابو پایا گیا (تفصیلات کے لیے پیمائش دیکھی جاسکتی ہے) رد عمل یہ ہوتا ہے کہ جب کوئی احمدی یا قادیانی سرعام کسی پلے یا کھانے یا پوسٹر پر لکھ کر فحاشی کرتا ہے یا دیوار یا نمائی صندوقوں یا جھنڈیوں پر لکھتا ہے یا

دوسرے شعائر اسلامی کا استعمال کرنا یا انہیں پڑھنا ہے تو یہ اعلیٰ رسول اکرمؐ کے نام نامی کی بے حرمتی اور دوسرے انبیاء کرام کے اسمائے گرامی کی توہین کے ساتھ ساتھ مرزا صاحب کا مرتبہ اونچا کرنے کے مترادف ہے جس سے مسلمانوں کا مختل ہونا اور ملیش میں آنا ایک فطری بات ہے اور یہ چیز امن عامہ کو خراب کرنے کا موجب بن سکتی ہے جس کے نتیجہ میں جان و مال کا نقصان ہو سکتا ہے۔ ایسی صورت حال میں احتیاطی تدبیر بروئے کار لانا لازمی ہے تاکہ امن و امان برقرار رکھا جاسکے اور جان و مال خصوصاً احمدیوں کے نقصان سے بچا جاسکے۔ اس صورت حال میں مقامی انتظامیہ نے جو فیصلے کیے، یہ حالات انہیں کا اہم نہیں کر سکتی۔ وہ اس معاملے میں بہترین جج ہیں تاہم قانون یا حقیقت کے ذریعے اس کے برعکس ثابت نہ کیا جائے۔

89۔ ہم یہ بھی نہیں سمجھتے کہ احمدیوں کو اپنی شخصیات، مقامات اور معمولات کے لیے عے خطاب، القاب یا نام وضع کرنے میں کسی دشواری کا سامنا کرنا پڑے گا۔ آخر کار ہمدردوں، عیسائیوں، سکھوں اور دیگر برادر یوں نے بھی تو اپنے بزرگوں کے لیے القاب و خطاب بنا رکھے ہیں اور وہ اپنے تہوار، امن و امان کا کوئی مسئلہ یا الجھن پیدا کیے بغیر امن طود پر مناتے ہیں۔ انتظامیہ جو امن و امان قائم رکھنے اور شہریوں کے جان و مال نیز عزت و آبرو کا تحفظ کرنے کی ذمہ دار ہے، بہر حال مذکورہ بالا اقدار میں سے کسی کو خطرہ لاحق ہونے کی صورت میں مداخلت کرے گی۔

مذکورہ بالا بحث کے نتیجہ میں اس سے حلقہ انگلیں بھی ماحکوم کی جاتی ہیں۔

دستخط

جشن عبدالقادر چودھری

جشن محمد افضل لون

جشن ولی محمد خان

جشن سلیم اختر

جشن شفیع الرحمن

(SCMR 1993 1718) (کس سنڈی نمبر 1068، 1069 پر)



## پندرہویں صدی کا آغاز اور قادیانیوں کے لیے لمحہ فکریہ

مرزا قادیانی اپنی کتاب میں ایک حدیث نقل کرتا ہے:

(474) ”قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يبعث لهذه الامة على رأس كل مائة سنة من يجدد لها دينها. (رواه ابو داود) یعنی خدا ہر ایک صدی کے سر پر اس امت کے لیے ایک شخص مبعوث فرمائے گا جو اس کے لیے دین کو تازہ کرے گا۔“

(حیۃ النبی ص 193 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 200 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1070 پر)  
مرزا قادیانی کا دعویٰ تھا کہ میں چودھویں صدی کا مجدد ہوں۔ اور چونکہ آخری زمانہ جس میں آخری مجدد کو آنا تھا، یہی صدی ہے، اس لیے میں مسیح موعود بھی ہوں۔ لیکن اب چودھویں صدی ختم ہو کر پندرہویں صدی شروع ہو گئی ہے۔ اس لیے ارشاد نبوی ﷺ کے مطابق اس صدی میں بھی کسی مجدد کا آنا ضروری ہے اور مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ کہ چونکہ وہ چودھویں صدی کا مجدد ہے، اس لیے مسیح موعود بھی ہے، غلط ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ مسیح موعود تو آخری مجدد ہوگا جو آخری زمانے میں ظاہر ہوگا۔

قادیانیوں سے درخواست ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کے مندرجہ بالا ارشاد کی روشنی میں غور کریں کہ آیا نئی صدی کے لیے کوئی مجدد آئے گا یا نہیں؟ اگر آئے گا اور ضرور آئے گا تو مرزا قادیانی آخری مجدد نہ ہوا؟ اور جب زمانے نے ثابت کر دیا کہ وہ آخری مجدد نہیں تو مسیح موعود بھی نہ ہوا، کیونکہ مرزا قادیانی لکھتا ہے:

(475) ”یہ بھی اہل سنت میں متفق علیہ امر ہے کہ آخری مجدد اس امت کا مسیح موعود ہے جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔“

(حیۃ النبی ص 193 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 201 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1071 پر)  
اور ظاہر ہے جب مسیح موعود نہ ہوا تو نبی بھی نہ ہوا۔

کیا قادیانیوں میں کوئی ایسا رجل برہید ہے جو حضور خاتم النبیین ﷺ کے مذکورہ بالا بیان پر غور کر کے اپنے عقیدے کی اصلاح کے لیے تیار ہو؟

ثبوتِ حاضریں!

عکسی شہادتیں

## نقل ٹائٹل باراقل

حصہ اول

ازلہ اوہام  
 قلم بامش شہید و متاخر الناس  
 الحمد والانت کرنا و ہلک فی الجہنۃ کتاب  
 ملح معارف قرآنی و شراح اسرار کلام ربانی از  
 تالیفات مرسل زردانی و مامور رحمانی  
 جناب میرزا غلام احمد صاحب قادیانی  
 مطبعہ منہج دہلی شہر  
 تصاویر ۷۰۰  
 قیمت فی جلد ۷۰۰



# وحانی خزان

تصنیفات

حضرت میرزا غلام احمد قادیانی

سیح نوح و مہدی مہو علیہ السلام

جلد ۱

برائے امیر احمدیہ  
چار حصے

لالہ بیگم

سید فیاض علی صاحب

سید فیاض علی صاحب

خَلَقَ الْإِنْسَانَ قَلْبًا عَلِيمًا

مَنْ لَمْ يَحْزَنْ

جس میں

عربی کو آتمہ اس حدیث کیا گیا ہے

تقیف الخلف حضرت خاتم الامم محمد صالح مود علیہ السلام

جیلے

بہانیت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بابیہ اللہ تبارک و تعالیٰ

میرزا یوسف علیف و شاہ قلیاں شاہ کی

میرزا یوسف علیف و شاہ قلیاں شاہ کی

حَامَتَا تَطِيرُ بِرُوحِ شَرْقٍ وَفِي مَقَارِفِهَا تَحْبِبُ السَّلَامَ  
إِلَى وَطَنِ النَّبِيِّ حَبِيبِي وَسَيِّدِ رَسَلِهِ عَيْرِ الْأَنَامِ

الرَّسَالَةِ

النَّطِيقَةِ الْمَشْتَمَلَةِ عَلَى مَعَارِفِ الْقُرْآنِ وَدَقَائِقِ الْمَسَامَةِ

حَكَمَةُ الْبَشَرِ

أَهْلُ مَكَّةَ وَصُلَحَاءُ أُمِّ الْقُرَى

لِحَضْرَةِ أَحْمَدَ الْمَسِيحِ الْمَوْعُودِ وَالْمَهْدِيِّ الْمُعْهُودِ

عَلَيْهِ وَعَلَيْهِ مَطَامِعُ الْخَلْقِ وَالْقَلَمِ

الطَبْعَةُ الْأُولَى فِي رَجَبِ السَّنَةِ الْخَبْرَةِ



نور علی بداول



ماہی بارہا

الحمد لله والمنة کریمہ

موسم

# ایضاح

تولدت

فی

مطبع ضیاء الاسلام قزلباشی باہتمام حکیم حافظ فضل الدین صاحب

بیروی ملک مطبع کے مطبعہ ہوا

یکم جنوری ۱۸۹۹ء

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين

كتاب البرية

مع

آيات البرية

طبع في المطبعه المطبوعه



طائش طبع اول

مطبوعہ رضیاء الاسلام

۱۴۱۲ھ  
سراج منیر  
مشتمل بر نشانہائے رقبہ

قادیان اہل اسلام

۱۸۹۷ء

إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ

قُرْآن

السلامة

۱۔ وہ خود القرآن اہل میں ہمارے بعد بھی ہوتے ہیں شائع ہو کرے کہ  
 صریح قریب تھا۔ مئی جون۔ جولائی۔ اگست۔ ستمبر۔ اکتوبر۔ نومبر۔ دسمبر۔ میں ہے  
 قیمت اہل و بی ایک سو تیرہ سالانہ ہے

وَقَدْ غَاكِبَارُ سِرَاجِ الْحَقِّ بِمَالِي نَهَانِي

# اسلامی اصول کی فہرست



— ارکانہ —

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام بانی جہاد



حد اضر پارکیت فی خطہ کی

# جنگِ مقدس

یعنی

تحقیق حق کی واسطے اہل اسلام اور عیسائیوں امرتسر میں بمقام امرت سر

مباحثہ

۲۲ مئی ۱۸۹۲ء سے شروع ہو کر ۵ جولائی ۱۸۹۲ء کو

ختم ہوا

اہل اسلام کی طرف سے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بحث کیلئے  
قادیان کے امرتسر تشریف لائے۔ اہل عیسائی صاحبین کی طرف سے ڈپٹی عمید احمد  
صاحب پبلشر انتخاب ہو کر جلسہ مباحثہ میں پیش ہوئے۔ راقم کو مصدقہ تحریریں  
چھاپکر منسلک کرنے کی جلسہ بحث میں ہر دو جانب سے اجازت دی گئی۔

حرف بحرف مطالبی روزانہ مصدقہ بحث ہر دو جانب چھپکر شائع ہوا کیلئے سب  
کاپیاں فروخت ہو گئیں۔ اب بار دوم اسی حیثیت سے شائع کیلئے چھاپی گئیں۔

راقم

شیخ نور احمد مالک بہتم ریاض ہند پریس امرتسر پنجاب

مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر

مجموعه  
اشتهارات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی  
مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام

جلد اول



مجموعہ

# اشتہارات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

سیچ موعود و مہدی مہربود علیہ السلام

جلد دوم

مائیل پرچہ بر اقل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بفضلہ تعالیٰ

یہ رسائل للہ جن کے نام پر تفصیل ذیل میں

انجامِ اکتم

خدائی فیصلہ - دعوتِ قوم

مکتوبِ عربی بنام علماء

طبع ضیاء الاسلام میں طبع ہو کر عام فائدہ  
کے لئے شائع کئے گئے

تکلیف

قیمت فی جلد چھ

بقلم

طبع اول

ان کا حق الیکل و طبع اول  
قاریہ باعین ملک باعین ملک  
قاریہ باعین ملک باعین ملک

قاریہ باعین ملک باعین ملک  
قاریہ باعین ملک باعین ملک  
قاریہ باعین ملک باعین ملک

هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ تَسْتَعْجِلُونَ  
یہ وہی جو جس کے لئے تم عجل کرتے تھے

میں نے میرے صاحب کو اس کے شکر و شہادت کو جو ان کے ساتھ تھا صاحب کتاب  
ان کے اراکین کو جس سے کہ ان کے اور وہاں اس کے کتاب اور طبع اول کے اراکین اور طبع  
اللہ و مازر رحمت و عن شہادت میرے اراکین کے تمام کتب خانوں۔  
مولویں و صفیں و پانچ فصل فقیرین و بچہ فقیرین کو  
آسانی فیصلہ کی طرف دھت اور نیز ان کے  
گزشتہ مباحثات کی کیفیت  
واللہ شہد و المنة  
کہ یہ رسالہ مودعہ ہے

# اسما فیصلہ

مطبع ریاض ہند امرتسر میں چھپا  
ایک ہر جلد فی سبیل اللہ تقسیم کی گئی ہے

قاریہ باعین ملک باعین ملک  
قاریہ باعین ملک باعین ملک  
قاریہ باعین ملک باعین ملک

قاریہ باعین ملک باعین ملک  
قاریہ باعین ملک باعین ملک  
قاریہ باعین ملک باعین ملک



مکتوبہ

اے خدا اے چشمہ نور ہستی  
 از کرم با چشم این اُمت کشا  
 یک نظر کن سوئے این رازِ نہال  
 تا رہی اے طالب از وہم و گماں  
 کہ یہ رسالہ جس کا نام

# راہِ حقیقت

حضرت جلیل القلم کے صحیح اور سچے سوانح ظاہر کرتا ہے اور ہمارے ممالک کے حقوق  
 کو نصیب کر کے اہل غرض ممالک بتاتا ہے

اور نظامِ قادیان میں منیہ و مسہم میں باہتمام حکیم فضل علی صاحب  
 بیوی ایک طبیب چھپا ہے اور تہذیب  
 ۱۰ مارچ ۱۸۹۵ء  
 فتح پور

قلم کے کاروبار نمودار ہو گئے۔ کاغذ کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے  
 (ٹائٹل پر بار اقل)

وَقَدْ سَبَقَتْ كَيْسَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ اَلْاَعْمَامُ الْمُنْعَمُونَ  
 وَكَفَانِي مَعَالَا وَرَحِي إِلَى هَذَا الْوَحْيِ الْمُبَشِّرِ  
 عَلَّامَاتُكَ اَنَّهُ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَا يَوْنِيْلُهُ وَمَا يَنْزِلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ  
 مَا تَوْحَدَ نَبِيٌّ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّهِ وَلَئِنْ رَاَوْنَا مِنْ شَيْءٍ لَّاتُفِيْتُمْ بِهِ  
 اَلَّذِيْنَ هُمْ يَحْسِبُوْنَ وَبَشِّرِ الْقَوْمَ اَلْمُنَافِقِيْنَ اَلَّذِيْنَ هُمْ يَحْسِبُوْنَ  
 نُوْرًا وَلَكِنَّ الْكَافِرِيْنَ لَكَاذِبِيْنَ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْءًا وَلَا يَخْتَارُوْنَ اَلْحَمْدُ  
 لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

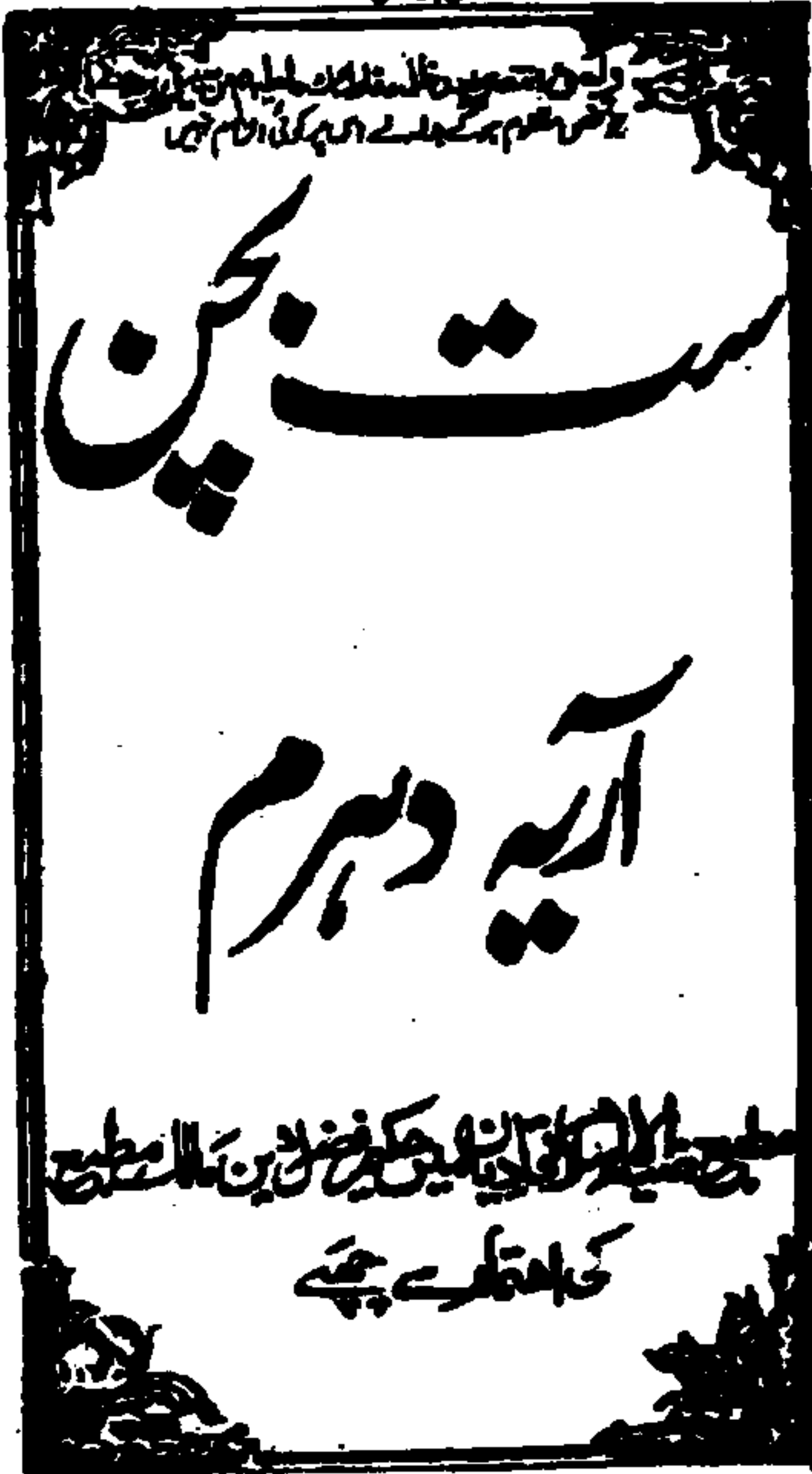
**حَقِيقَةُ الْوَحْيِ**

خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار حکم ہے کہ یہ کتاب جامع دین و دنیا کی  
 حقائق اور معارف اور ہر ایک اسمانی نشان و کجی میں  
 فضل اور کرم اور غلام اس کی توفیق اور تائید مرتبہ تالیف ہو

طبع میگزین قادیان میں باہتمام مہینہ طبع کے چھ

تعداد ایک ہزار طرہ

جلد اول





چارہ الحق و زہق الباطل ان الباطل کان نہ ہوتا

آٹا کہ بر دلوئی یا حملہ کرتا	وزرا و جیل عہدہ ہا بر وکتند
گر یک نظر کنند ہیں نسخہ کتب	ہست ہیں فقیر کتب کا لکھا ہوا کتب
بوزنی کہم کہ نیابت عذہ خواہ	وین ہا مرد گر است کہ ترک حیا کنند

# برائین احمدیہ

نسخہ (۱۵)

مقرب

بالبراہین للائحد علی حقیقہ کتاب القرآن والنبیۃ والحمد

حضرت اقدس مرزا غلام احمد مسیح عیسیٰ علیہ السلام

# ایک غلطی کا ازالہ

از:-  
حضرت سید محمد علی السیلام

پبلشر:- ناظر الیوم تصنیف  
برلہ صنلع جمنک

دومبر

تعداد طبع

# ملفوظات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

شیخ مولود و مہدی ہمد

بانی جماعت احمدیہ

جنوری ۱۹۰۶ء تا مئی ۱۹۰۸ء

جلد پنجم



ماہنامہ ابراہیم

الحمد لله والمنة  
کہ تمام مخالفوں پر الہی محبت پوری کرنے کیلئے

یہ رسالہ

جس کا نام ہے

# البعین

لائق تمام الحجۃ علیہ السلام

بمقام قادیان مطبع ضیاء الاسلام میں یا ہتمام حکیم فضل الدین صاحب

مالک مطبع چھپر

شائع ہوا

قیمت ۱۵

جلد ۱۰۰

۱۵- دسمبر ۱۹۷۰ء

بائیں طبع اقل

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ  
الْفَاتِحِينَ

الحمد للہ کہ زمانہ کی ضرورت کے موافق بہتوں کو طاعون سے نجات  
دینے کے لئے یہ رسالہ تالیف کیا گیا اور اس کا نام

ۛ

دَافِعُ الْبَلَاءِ وَمُعَيِّرُ أَهْلِ الْأَضْطِعَاءِ

بمقام

قادیان دارالامان

بہتمام حکیم فضل الدین صاحب مطبع ضیاء الاسلام

میں چھپا

اپریل ۱۹۳۷ء

تعداد جلد ۵۰۰

# تذکرہ

مجموعہ

الہامات، کشوف و رویا

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی مہرود علیہ السلام



ماہی براء اول

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بِكَافِ عِبَادَةِ اللَّهِ بِكَافِ عِبَادَةِ اللَّهِ بِكَافِ عِبَادَةِ اللَّهِ

الحمد لله والمنة کہ غنیمتہ زول المسیح جسکے مناتہ  
 دس ہزار روپیہ کا اشتہار ہے  
 حسب استدعا مولوی شہزاد صاحب امرت سری کے  
 محض پنج دن میں ابتداء ہر نومبر ۱۹۰۷ء سے  
 طیار ہو کر اس کا نام

اجل احمد

نکالا گیا

اور اس رسالہ میں پیر مہر علی شاہ صاحب مولوی اسغر علی صاحب  
 مولوی علی حائری صاحب شیعہ وغیرہ بھی مخاطب ہیں جن کا نام  
 رسالہ میں مفصل درج ہے (تاریخ طبع ۱۳۰۷ھ زویر ۱۳۰۷ھ)  
 بقا قایان باہتمام حکیم فضل الدین صاحب مطبع ضیاء الاسلام طبع ہوا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بِكَافِ عِبَادَةِ اللَّهِ بِكَافِ عِبَادَةِ اللَّهِ بِكَافِ عِبَادَةِ اللَّهِ

تمام صفحات ۲۵۰۰

اشعار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر شد نم اگر شد که کتاب

حقیقۃ النبوة

## حضور اول

ان اوقات حضرت صاحبزادہ خواجہ شمس الدین محمد خواجہ صاحب فضل عمر علیہ الرحمۃ المہدی  
علیہ السلام نے کافی ایٹھ ششماقی ہجرت احقرین میں ہر اصول طور پر حضرت جبرائیل علیہ السلام  
میں مولا خود دہدی ہوئے علیہ السلام کی نبوت و رسالت پر ایمان قبول کیا  
نبوت کی گئی ہے کہ ہر حال کے میں افضل جبرائیل کی گئی ہے میں نے ان کے تصنیف و طبع کو  
آج کل تمام اسلام کی طرف سے شکر و تحسین ہے ۔  
مستند و مطبوعہ فیہ الاسلامہ مکتبہ دار الفکر

باسم و بکیر مشعل

100-9155

بمقتل احد علماء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# انوار خلافت

یعنی

ان تقریروں کا مجموعہ حضرت صاحبزادہ منشا شیر الدین محمود صاحبزادہ  
خلیفۃ المسیح ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ہمہ سعادت کے دور رسائی  
جلسہ ۲۴ - ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ - ۳۰ دسمبر ۱۹۱۵ء کو فرمائی

۱۰ جلدات

مرتبہ

منشی غلام نبی (بانوی)

اکتوبر ۱۶ ۱۹۱۵ء

مطبعہ دارالاسلام پریس لاہور

قیمت ۱۰ روپے

تعداد ۱۰۰۰

یہ کتاب کے مضامین مسیحیوں اور ان کے مخالفین کے درمیان میں لکھی گئی ہیں۔ ان میں مسیحیوں کی غلط فہمیاں اور ان کے خلاف حقائق بیان کیے گئے ہیں۔



۱۲۷

ان هذه الكتاب يدفع وساوس الخناس - وفيه  
شفاء للناس - وهو يهب السكينة  
ويجلب الكروب - وسميته -

# ترياق القلوب

تصنيف

امام رباني حضرت ميرزا غلام احمد صاحب قادياني  
مسيح موعود ومهدي مسعود عليه الصلوة والسلام

# ملفوظات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

سیح موعود و مہدی ہند

بانی جماعت احمدیہ

جلد سوم

# مٹل بیج اول





جاء الحق وذهب الباطل ان الباطل كان زهوقاً

آنانکه برد علوی با حمله یافتند	وز راو چیل عربده با بر و کشتند
لریک نظر کشند حق نشو نکتاب	بست بر حقین که تکیه دارند با کعبه
باور نمی گنم که نیایند عذر خود	وین با مردی است که ترک حیا کنند

برایین احمدیه

چشم (۱۵) لقب

بالبراهین للائحاد علی حقیقه کتاب القرآن والنبوة المحمدیه

حضرت آقاسی مرزا اعظم احمدی عوالمی

نسخہ بدول

مکتبہ دارالعلوم دیوبند

بجلیہ دارالعلوم

حضرت علامہ احمد رضا خان صاحب دہلوی

— — — — —

مکتبہ دارالعلوم دیوبند

نسخہ بدول و اشاعت قاضی نے شائع کیا

مکتبہ دارالعلوم دیوبند





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فِي الْحَقِّ

وَلَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَتَعْلَمُ عَذَابُ الْمُتَكَبِّرِينَ

الْحَقُّ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَرْثِيَّة

حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ سلفہ اقدس علی

حسب علی شوق

مولانا حکیم مستطیع لدی محمد ایل صاحب لدی ضیل لدی ضیل اقل مدرسہ اسلامیہ۔ قادیان

عبدغفر الدین (دعا) بہتم اسمیت کتاب گمر قادیان کو شائع کرنا فرمائی

مستطیع لدی محمد ایل

عبدغفر الدین

دائیں طبع قلم

الحمد لله انت کریم تبارک و تعالیٰ نعم المولیٰ نعم النصیر و عنايات  
اک ذات علیل و عظیم و کبر حقد اولیٰ کتاب لا جواب سلام

# ایٹلہ مکالا اسلام

جس کا دوسرا نام دافع الہساوی بھی ہے

بمابہ فروری سنہ ۱۸۹۲ء

مطبع دریا ضلع قادیان میں باہتمام شیخ نور احمد ہستم

و مالک مطبع طبع ہو کر شائع ہوا

تأثيل باراتل

هذا هو الكتاب الذي ألهمته مصائبه من بيت العباد في يوم عيد من الأعياد - المرقمة على الحافون -  
 بانطق قلوب المؤمنين - من غير مدد القوم والتمدين - لا شئت منه أية من الأيات - وما كان لبشر أن  
 يخلق كشيء من قبله مستعظراً في مثل طعنة العبارات - وكان الناس يركبون طبعه رغبة في ما فيه  
 ويستطلعون بصيرون المشتاق المريد - فالله فله الذي أرادهم مقصودهم بعد الاستكان  
 بعد ما سألوا بكم يسكن مذللة الغصاة من الثمار - والله منيعه أصلاً  
 المحفورة - ومطية تليغ الناس إلى السعادة والله حيث من الله بعد ما  
 أمكن في البلاد وعم الفساد - ولما تجد هذه العارضة في الآثار المتكافئة  
 المدونة من الثقات - بل هي حقائق ادعيت إلى من رب  
 الكائنات - والله الظاهر تام - وهل بعد الميعودكم - وهل  
 بعد خاتم الخلق على السبر الختم - وليس من الخجب  
 أن تسمع من خاتم الأئمة - الكاتبا أصبحت من  
 قبل من على الصلاة - بل الخجب كل الخجب إلى  
 يأتي الله مع ظهوره والامام المنتظر معكم  
 من منتهى الخلق - لا يأتى بغيره  
 جديدة من منتهى الكبرياء - وتكلم  
 تكلم الله من ظهوره ولا  
 ينزل من كبرياء من العظمة  
 والظهور - إلى حيث  
 هذه الصلاة

# خُطْبَةُ الْإِسْلَامِيَّةِ

وَأَيُّ عُلَمَتِهَا الْإِسْلَامِيَّةِ قَدْ كَانَتْ أَيْتُهُ

وَأَنَّهَا طُبِعَتْ فِي مَطْبَعَةِ خِيَاوَالِاسْلَامِ قَادِيَا بَاهَامِ الْحَكِيمِ فَضْلِ الدِّينِ  
 الْبَيْرُوتِيِّ فِي سَنَةِ ١٣١٩ هـ مِنَ تَجَرُّدِ الْقَدَاسَةِ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رسولہ و نعتی علی رسولہ الکریم

سکس

(6) - (12)

وقف

قاضی کا حکم، صاحب بی۔ اور ایل پلیس



## ضلع کا نقشہ

جنوبی

ریاضی و هند پانچ امرت ترین ہما شیخ نور احمد پٹنہ دیکھو

ماضی یار محمد پیشرف دیو منل کانگڑ سے شیعہ کیا۔

مؤثر علیٰ طبع اطفال

الحمد لله رب العالمین

کہ یہ رسالہ میرے مہر علی شاہ صاحب گولڑی لہو ان کے مریدوں  
لہو خیل لوگوں پر تمام محنت کے لئے معنی نصیحتاً و شائع کیا  
گیا ہے لہذا بغرض اس کے کہ عام لوگوں پر حق واضح ہو جائے  
اس رسالہ کے ساتھ پچاس روپیہ کے انعام کا اشتہار بھی  
دیا گیا ہے جو اسی ٹائٹل کے دوسرے مطبع پر مندرج ہے لہذا  
یہ رسالہ موسوم ہے

فکر و ارادہ

مطبع ضیاء الاسلام قادیان ضلع گورداسپور میں باہتمام  
حکیم حافظ فضل الدین صاحب مسیوی ملک مطبع حکیم سید سید  
کوشا ننگ پٹا

قیمت ۱۰ روپے

جلد ۱۰۰

قیمت ۱۰ روپے

آؤر گو کہ ہیں نورِ خدا پاؤ گے + تمہیں طہرِ تسلی کا بتا دیں گے



یہی

دن کے مذاہبِ سید

تبرہ

بیت ماہ مارچ و اپریل ۱۹۱۵ء

جلد ۱۳

نظایقِ جمادی الاول و جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ

سید محمد علی شاہ

فرستِ خلائق

نورِ سادہ

کامفیصل ۹۱ - ۱۸۴



کتابخانه جامعہ اسلامیہ

# شیر المہدی

حصہ سوم

ترتیب اول

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب دہلی

چھپو

خا

پیشوا محمد علی گڑھی خاں منشی خاں قاضی خان

شیرک

پیشوا محمد علی گڑھی خاں منشی خاں قاضی خان

قُلْ اِنَّكُمْ مَعِي وَمَا بِيْكُمْ فَاتَّبِعُوْنِيْ يَّحْيِيْكُمْ وَيُغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ

# شیر المہدی

حصہ دوم

تالیف لطیف حضرت صاحبزادہ میرا بشیر احمد صاحبزادہ

جے

مینجر بک ڈپارٹمنٹ اشاعتیں دیاندر اراکھان

نے

ماہ دسمبر ۱۹۲۷ء میں شائع کیا +

پرنٹنگ ہاؤس: پرنٹنگ ہاؤس، لاہور

# ملفوظات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

شیخ مولود مہدی ہمدانی

بانی جماعت احمدیہ

جلد دوم



نیشنل طبیعت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خدا تعالیٰ کے بے انتہا سائن میں سے یہ بھی ایک عظیم الشان فضل و احسان ہے۔  
کہ کتابتِ مطاب نفعِ ایمان و عرفان مستحق ہے

مستطاب و کتب پرشہرہ شریفہ

مستطاب و کتب پرشہرہ شریفہ

# نزول المسیح

مستطاب و کتب پرشہرہ شریفہ

خود مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور سے نکل کر نبی جبرائیل کا نزول حوالی اور جلالی  
زنگوں میں حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے  
مطابق جو آخری زمانہ کے متعلق تھیں اس وقت کے اولوالالباب اولوالابناء  
نے برہنہ بالبین مشاہد کیا

مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپ کر کتبیں جہدی میں ہر قسم کتب خانہ حضرت مسیح موعود  
علیہ السلام کے زیرِ نگرانی شائع ہوئے، ان کی کتب مطبعہ یگین قادیان میں چھپ کر طیار ہوئے۔

پہر اول تعداد اشاعت ۲۹۰۰

شعبان ۱۳۳۰ھ

ماہ اگست ۱۹۰۹ء

قیمت ۳۰

بائیں درجہ

الحمد للہ

یہ رسالہ ایک عیسائی کی کتاب ینایح الہام کے  
جواب میں تالیف ہو کر اس کا نام مندرجہ ذیل رکھا گیا

یعنی

پستہ مسیحی

۱۹۰۶ء

مطبع میگزین قادیان میں باہرستان چوہدری  
طہر داد صاحب ہمارے ۱۹۰۶ء کو طبع ہو کر

شائع ہوا

تعداد ۱۰۰ (۱۰۰)

(نامنٹل پراوتل)

وہ خدا جس نے تمام دوسری اور ذرہ ذرہ عالم علوی اور سفلی کا پیدا کیا اسی نے  
اپنے فضل و کرم سے اس سالہ کا مضمون و مکتبہ دل میں پیدا کیا۔

اس کا نام  
←

# نسیم دعوت

آہوں کے لئے یہ رحمت ہے  
طالعوں کا یہ یارِ خلوت ہے  
ہر ورق اس کا جامِ صحت ہے  
یہ خدا کے لئے نصیحت ہے  
نہ تو سختی نہ کوئی شدت ہے  
آخر اس کی طرف ہی رحلت ہے  
سب طاعین پھر بھی ملت ہے  
پھر بھی تو بہ نہیں یہ حالت ہے

نام اس کا نسیم دعوت ہے  
دل بیدار کا یہ دہاں ہے  
کفر کے زہر کو یہ ہے تریاق  
خود کر کے اسے چھو پیلا دے  
خاکساری سے ہم نے لکھا ہے  
قوم سے مت ڈر و خدا سے ڈر و  
سخت دل کیسے ہو گئے ہیں لوگ  
ایک دنیا ہے مری کی اب تک

مبلغ ضیاء الاسلام قادیان میں باہتمام حکیم فضل الدین صاحب بھیروی  
بتاریخ ۲۸ فروری سن ۱۳۹۱ھ چھپکر شائع ہوا



زائیل علیہ اعلیٰ

# سراج الدین

عینائی

کے چار سوالوں کا

# جواب

۱۸۹۷ء  
۲۲ جون

مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں باہتمام حکیم فضل دین حسینی

کیچھپایا

قیمت ۲

تعداد ۷۰۰

(بیشل مطبع قتلہ)

الحمد للہ

کمید رسالہ مبارکہ میں اتھوئزادہ سید عطاء  
 کابل اور شیخ اجل افغانستان اور ریس اعظم  
 مولوی محمد عبداللطیف صاحب مرحوم کی شہادت کا  
 ذکر ہے اور نیز ان کے شاگرد رشید میاں عبدالرحمن کے  
 شہید ہونے کے حالات مذکور ہیں تالیف ہو کر  
 نام اس کا مندرجہ ذیل دکھا گیا ہے

## مذکرۃ الشہادۃ

مع رسالہ عربی و علومات المقرنین

اور یہ رسالہ مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں باہتمام  
 حکیم مولوی فضل الدین صاحب مالک مطبع  
 اکتوبر کے مہینہ میں چھاپ کر شائع کیا گیا۔

دانشکده اسلامی

۲۵۱

الهدیۃ المبارکۃ

یعنی کتاب

تحفۃ قاصد

بمقام قادیان

مطبع ضیاء الاسلام میں چھپا

۲۵ مئی ۱۸۹۷ء



پیش رو

۱۷۷

کشف الغطاء

لے تقدیر خدا!

اس کو زنت علیہ السلام کو ہمدی طرف سے نیک قرار دے دے  
 اس سے نیک کر دیکھیں نے ہم سے نیک  
 آمین۔

# کشف الغطاء

یعنی

ایک سو ہی حق کے پیشوا مرزا غلام احمد اچمل قادری کی طرف  
 بھنڈہ گورنمنٹ علیہ اس فرقہ کے حالات اور خیالات کے بارے میں اطلاع دے  
 نیز اپنے خاندان کا کچھ ذکر اور اپنے منشی کے اصول اور باتوں اور تعلیموں کا بیان دے  
 نیز ان لوگوں کی خلاف واقعہ باتوں کا رد جو اس فرقہ کی نسبت خلاف حقیقت پیش کیا  
 جاتے ہیں

اور یہ مولف

تاج عزت جناب ملک مغلہ قیسرہ ہند دلم اقبال کا واسطہ ڈال کر  
 نبوت گوئی علیہ السلام کے اعلیٰ افسروں اور معزز حکام کے ہاں بگڑا کر  
 کتاب کہ بلوغت ہمدی گم گسریں و ملا کو ملے سے انوکھ پڑھا جائے یا جائے۔  
 یہ جلد کا بیعت پر کر دیا ۱۸۹۹ء کو مطبع ضیاء اسلام قادیان میں با تہام حکیم فضل الرحمن  
 ملک مطبع کے مطبعہ پر کیا۔

ناٹش بلاتل

هَلْ جَزَاؤُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ

گورنمنٹ انگریزی

اور

جہاد

۱۲ مئی ۱۹۰۰

مطبع ضیاء الاسلام علیا میں باہتمام حکیم فضل الدین صاحب

تہذیب

## ضمیمہ رسالہ جہاد

علیٰ مسیح اور محمد مہدی کے دعویٰ کی اصل حقیقت اور جناب  
نواب والیسر اے صاحب بالقاب کی خدمت میں ایک  
درخواست

اگرچہ میں نے اپنی بہت سی کتابوں میں اس بات کی تشریح کر دی ہے کہ میری  
طریقہ یہ دعویٰ کہ میں علی مسیح ہوں اور نیز محمد مہدی ہوں اس خیال پر مبنی نہیں ہیں کہ  
میں درحقیقت حضرت علی علیہ السلام ہوں اور نیز درحقیقت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
ہوں۔ مگر پھر بھی وہ لوگ جنہوں نے خود سے میری کتابیں نہیں دیکھیں وہ اس شبہ میں  
جسلا ہو سکتے ہیں کہ گویا میں نے تاریخ کے طے پر اس دعویٰ کو پیش کیا ہے۔ اور گویا میں اس  
بات کا مدعی ہوں کہ کچھ ایسے لوگ ہیں جن کی توجہ میرے اندہ حلال کر گئی ہے۔ لیکن  
واقعہ یہ ہے کہ علی علیہ السلام ہیں۔ بلکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ آخری زمانہ کی نسبت پہلے نبیوں  
نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ وہ ایک زمانہ ایسا ہوگا کہ جو وہ قسم کے ظلم سے بھرپور ہوگا۔ ایک  
ظلم مخلوق کے حقوق کی نسبت ہوگا اور دوسرا ظلم خالق کے حقوق کی نسبت مخلوق کے  
حقوق کی نسبت یہ ظلم ہوگا کہ جہاد کا نام رکھ کر نوع انسان کی خونریزیوں کو پھیلانے کا  
کہ جو ظلم ایک بے گناہ کو قتل کرے گا وہ غیور کرے گا کہ گویا وہ ایسی خونریزی ہے ایک  
نواب ظلم کو حاصل کرتا ہے اور اس کے ساتھ ہی کچھ قسم کی ایذا میں بعض دینی غیرت کے  
بیانہ پر نوع انسان کو پہنچائی جائے گی۔ چنانچہ وہ زمانہ بھی ہے کیونکہ میں نے یہ بات



لَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مَبِيتًا  
 قرآن شریف مجزوم

یہ ہرگز نہیں ہوگا کہ کافر مومنوں کو ملازم کرنے کے لئے ماہ پاسکیں۔  
 کتاب الاجواب

## شخصہ الحق

تین کا دوسرا نام یہ ہے  
 آریوں کی کسی قدر خدمت  
 اور

اُن کے ویدوں اور نکتہ چینیوں کے پھر ماہیت

یہ رسالہ جو تالیفات مرزا غلام احمد صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھی ہیں  
 ان کے انتر رسالہ کا جواب ہے جو ہندو قادیان کے ہندوؤں کی طرف سے بادل و اُغما  
 لیکہ رام پشاور کی چشمہ نور پور میں چھپا تھا عام فائدہ کے لئے مرزا صاحب  
 مصروف کی طرف سے

مطبع برکات پور میں باہتمام شیخ نور احمد صاحب مطبع برکات پور

# ملفوظات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

سیح موعود و مہدی مہود

بانی جماعت احمدیہ

آغاز مئی ۱۹۰۴ء تا اواخر ۱۹۰۵ء

جلد چہارم

# درِ شین

حضرت میرزا غلام احمد قادیانی

سیاح سواد و ہندوستان

بانی جماعت احمدیہ

کا

پُر معارف اُردو منظوم کلام



قول الحق

۴۷

ادراکات

# قول الحق

از

سیدنا حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد

خلیفۃ المسیح الثانی

میشیل بداول

As the Muslims of India entertain different beliefs with regard to "the coming Mehdi" and especially the nature of his appearance among the Muslims, according to some Muslims he will be a reformer and engenderer of new life. Like a true lover of peace and tranquillity and a peace man in heart, — the Muslims of his party considering his appearance as merely spiritual, while other Muslims, such as Maulvi Mohammad Hossain of Batala, editor of *Isha-at-Muhammad* and leader and advocate of Ahl-i-hadis or Wahabis of his class, believe that the "coming Mehdi" will be Ghazi, general slaughterer and spoiler of the empires of the nations other than Muslims, especially the bitter opponent of the British Empire and speak of the terrible consequences resulting from the bloody deeds of this Mehdi. I have written this pamphlet to show which of these two Muslim parties is right in its beliefs with regard to "the coming Mehdi".

It will be better that our benign Government will get this pamphlet translated into English and hence make itself acquainted with these differences concerning "the coming Mehdi".

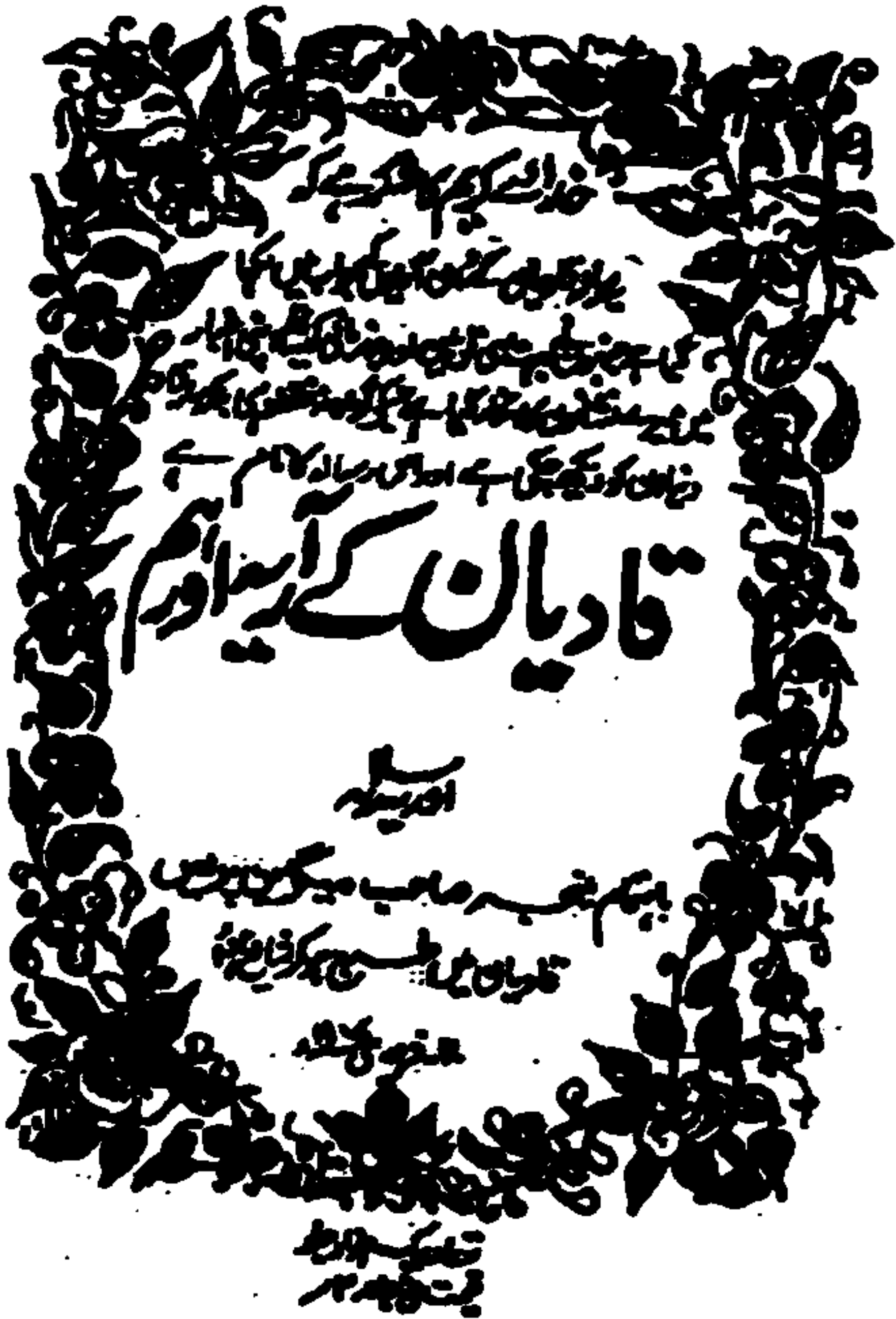
Haqiqat-ul-Mehdi

حقیقت المہدی

The true nature of Al-mehdi

میشیل بداول

نور الدین اہل بارگاہ





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# کَفِیَّةُ الزَّوْجِ

حضرت خواجہ شمس الدین محمد و لکھنؤ صاحب خانہ السیاح و المندی فی الدہلی  
کی تقریر سے خولاب پر مبنی دوسری تقریر کے جواب میں سید علی محمد قریشی

مرتبہ

غلام نبی بدیع ایڈیٹر الفضل پریس

قیمت فی جلد ۱۰/-

# برکاتِ خلافت

یعنی

اُن تقریروں کا مجموعہ جو

حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود اُنڈما حنیفہ السیستانی

نے اپنے عہدِ خلافت کے

پہلے سالانہ جلسہ پر تواتر ۲۴-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۳۱۹ء فرمائی

اور

انجمن ترقی اسلام غافلہ کی غلامیہ اور قادیان میں

## نمائندہ نثر پرچہ برآمد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

انغاد الاسلام

تعداد اشامه (۳۰۰۰)

تعداد اشخاص (۳۰۰)



ما تلو فيك يقرأ

يَا خَلَّ الْكِتَابَ تَعَالَى إِلَى كَلِمَةٍ مَوْجِبَةٍ بَيْنَكُمْ لَا تَقْدِرُ إِلَّا اللَّهُ  
الحمد لله الموفق اني كتبت هذه الرسالة والصيغة الجيدة لعلاج مرض  
المتنصرين الذي امتد مداه وعوقبهم مداه واكثرهم نارا نكار الفرقان. والوصول  
على كتاب الله القرآن. فأردنا ان ننجيهم من غلب الحرام. وتريهم مودادهم ونهديم  
الى دواء السقام. فالت هذا الكتاب مع انعام كثير من اجاب. وهو خمسة  
الآيات من الدسار لكل من ان يمثله وارى الجائب. وهو فضل الله حسن  
وطيب الطع وادق. وسميته الحصة الاولى من

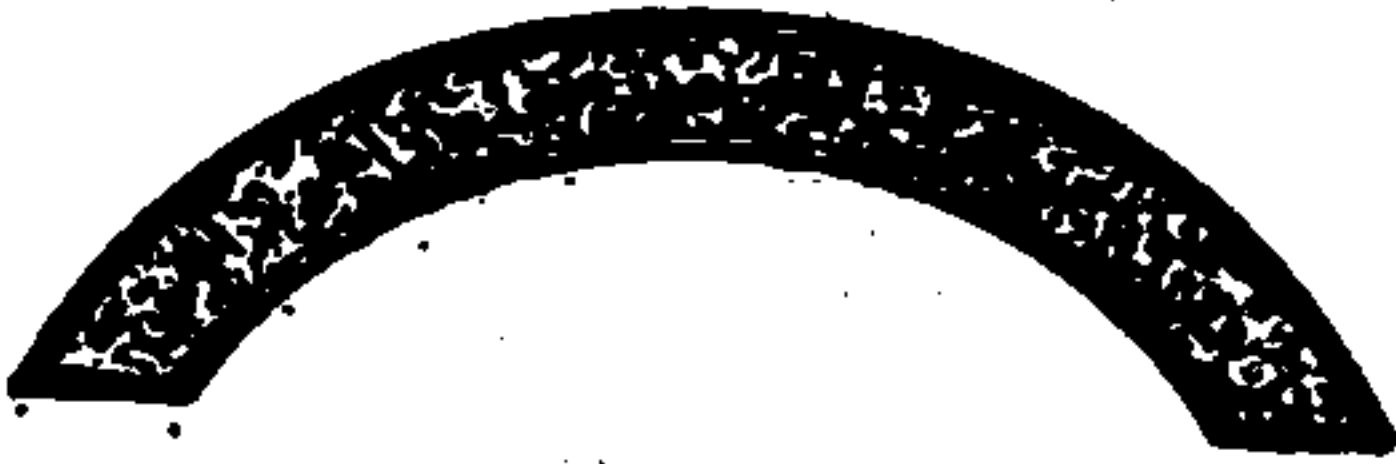
# نور الحق

"عسى ربكم ان يرحمكم  
وان عدتم عدنا وجعلنا جهنم  
للكافرين حصيرا ان هذا القرآن  
يهدي للتي هي اقوم ويبشر المؤمنين  
الذين يعملون الصالحات ان لهم  
اجرا كبيرا"

قد طبع في المطبع المصطفائي بريس في لا هور سنة ١٣١١ هـ

بار اول جلد ١٣٠٠





# انکیزہ صداقت

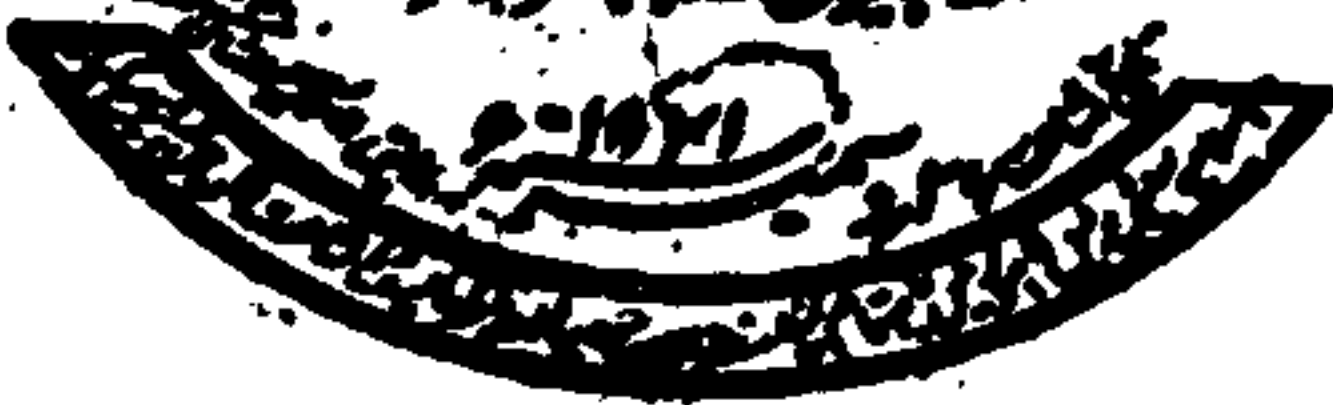
جبین

امام حمزہ اجماعیہ تریہ ناصرت میں ایشیہ دین محمد و احمد غنیہ

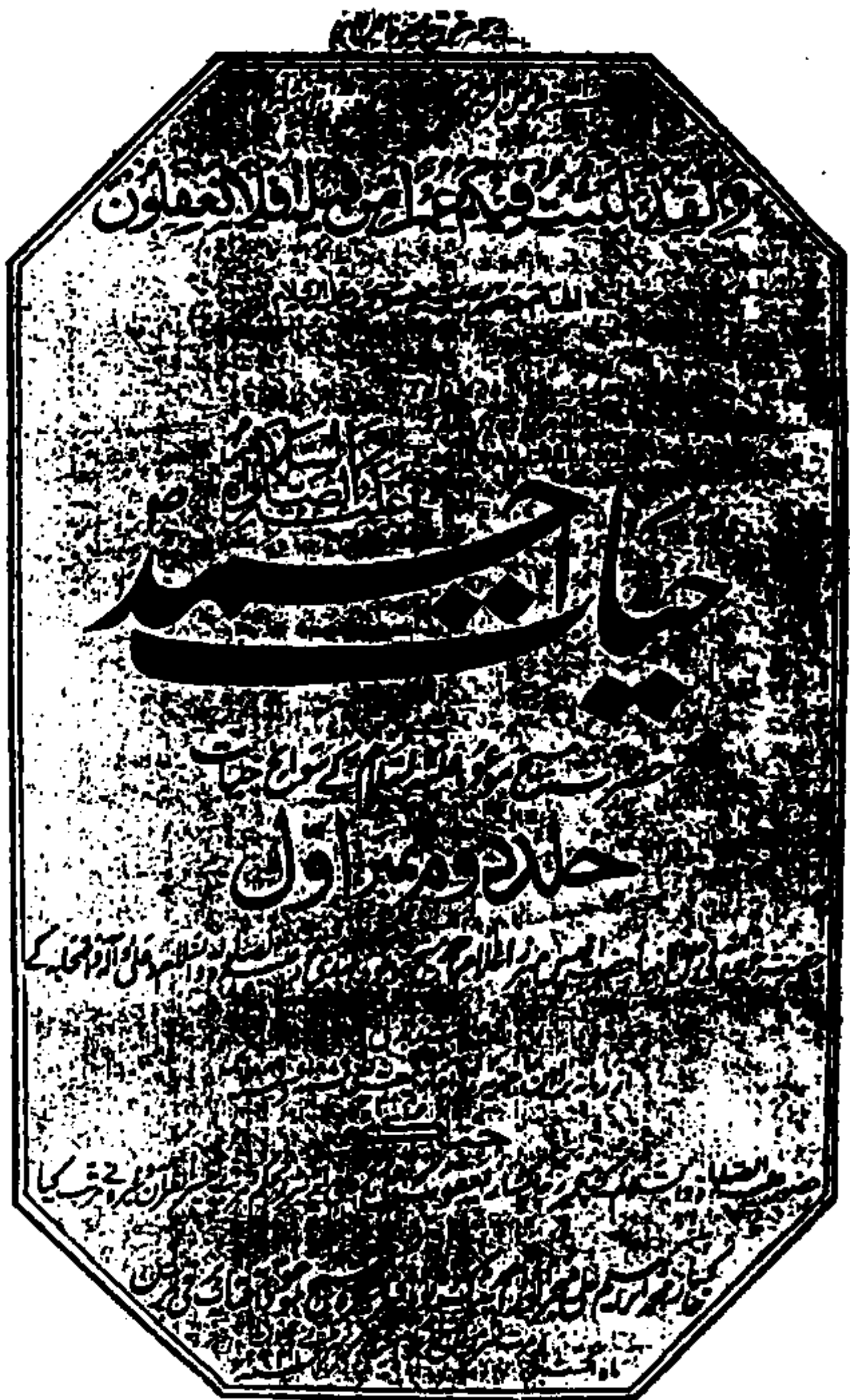
نے

مولوی محمد علی مسدودین کے متعدد کچھ تصانیف کی ماحولیات سے لیکر  
مسماہیں و مقامات اور کچھ ملاحات کا انکشاف اور پلٹ پیاہ کے دلی

فہم فہم کا مستند فراہم







# بتقریب سلاسل سلسلہ احمد

تصنیف لطیف

حضرت حاجت رواہ مرزا بشیر احمد رضا ایم اے

جس میں سلسلہ احمد کے چاروں سالہ تاریخ کے علاوہ سلسلہ کے مخصوص حلقہ سلسلہ  
کے غرض و غایت اور سلسلہ کے متعلق دیگر غرض و غایت کے لئے ہے



نکات تالیف و تصنیف قادیان نے

حضرت امیر المومنین خلیفہ المسیح الثانی کے خلاف جو بولے کے موقع پر

طبع کر کے شائع کیا



دسمبر ۱۹۳۹ء

ذکرِ عَزِیزِ کَم نہیں وصلِ حَبِیبِ

ذکرِ حَبِیبِ

مُصَنَّفٌ

حضرت مفتی محمد صدِّ صَادِق



بسم اللہ

## هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ

رسید شرف و عظیم کہ من ہمارا ہوں  
میں سچ یا کب بندے کے گویم  
چنین زمانہ چنین دہد میں نہیں برگا  
سیاہ باد و رخ بخت من اگر بہ دلم  
کہ لو مجھ میں دین و رہنما باشد  
میں خلیفہ شلہے کہ برتا باشد  
تو بہ نصیب سے چو میں شکار باشد  
مگر غرض بجز از یاد آشنا باشد

خدا کے رسول

حضرت سید موعود و مہدی مہرود  
عالی جناب میرزا غلام احمد صاحب قادیانی  
کایک پورہ

اسلام

جو ۱۰ نومبر ۱۹۰۴ء کو قائم کیا گیا  
عظیم شان میں پڑھا گیا

چو میں خوش و شاد ہوں  
میں غلط و فتنہ سے بھاگتا ہوں  
میں غلط و فتنہ سے بھاگتا ہوں



# مکتوبات احمد

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی  
مسیح موعود و مہدی معبود علیہ الصلوٰۃ والسلام  
کے

خطوط اور مکاتیب

جلد اوّل



# ملفوظات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

شیخ مودود مہدی ہمد

باقی جماعت احمدیہ

پیغامِ صلح

رقم نمونہ

حضرت اقدس میرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام

**531**

# **AFRICA SPEAKS**

***Published by:***  
**Majlis Nusrat Jehan Tehrik-I-Jadid,**  
**Rabwah — West Pakistan**



RECD. No. L-774

GRADE : LADDITION

By PERMISSION of the GOVERNMENT of PAKISTAN  
MINISTRY OF JUSTICE

VOL. XLVI

No. 8

# The Supreme Court Monthly Review

**COMPRISING OF SUPREME COURT CASES**

Editors :

KAMUJIA MUHAMMAD ASAF, B.A., LL.B.,  
MR. MUHAMMAD ZUNAIR SAHED, B.A., LL.B.**— AUGUST, 1983 —**

Circulation : 1913 S C M R 1987

pp. 1257—17923

**SUPREME COURT MONTHLY REVIEW****35-NABHA ROAD, LAFOR**

(Phone : 213497/214081)



---

**Printed and Published by Malik Muhammad Saad at the Pakistan  
Educational Press, Lahore.****Monthly fee regular subscription Rs. 40/-  
For non-subscribers Rs. 50/-****Annual Subscription : Rs. 400/-  
(Postage/courage extra)****800**

از اسلام

۵۱۱

حصہ سوم

ہم قریٰ شریف قلعہ طوری میں ایسی مریم کی موت ثابت و ظاہر کر چکا ہر صحیح بخاری جو بعد کتاب الشہادۃ لکھ بھی گئی ہے۔ اس میں فلتا توفیقہ فی کے معنی وفات ہی لکھے ہیں اور جس کے نام بخاری اس آیت کو کتاب التفسیر میں لایا ہے۔

سوم قرآن کریم کو آنحضرت صریح فرما چکا ہے کہ جو شخص مرگیا وہ پھر دنیا میں کبھی نہیں پائے گا۔ لیکن نبیوں کے ہر مقام اس امت میں آئیں گے۔

چہاں قرآن کریم بعد عاقب التبیان کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رہتا اور دنیا میں رسول ہوتا ہے اور نہ ہو۔ کیونکہ رسول کو علم ہوتا ہے تو اسے جبرائیل ملتا ہے اور باب نزول جبرائیل ہوتا ہے وہی رسالت مسدود ہے اور یہ بات خود متفق ہے کہ دنیا میں رسول تو آئے مگر سلسلہ رسالت نہ ہو۔

چشم بے کہ اعلیٰ شد مگر بصیرت یوں کر رہی ہیں کہ آنے والے کا جہان میں آئیں گے۔ رنگ میں آئے گا چنانچہ اس کا حق کر کے یہاں کیا گیا ہے جیسا کہ مدینہ منورہ کو تم سے ظاہر ہے اور نہ مروجہ دنیا کی کیا گیا مگر جو کچھ ملاقات اور ہمیشہ کی امت پہلا ہے۔ سب اس کے کلام حال شہرانی گئی۔

ششم یہ کہ بخاری میں صحیح الکتاب بعد کتاب الشہادۃ اصل کی ایسی مریم کا اور ظہر بنا لیا گیا ہے اور آنے والے نسخہ ایسی مریم کا اور ظہر بنا لیا گیا ہے اب ان قرائن کے یہ صریح اور صاف طور پر ثابت ہے کہ آنے والا صحیح ہرگز نہ سچ نہیں ہے جس پر نیک نازل ہوا تھا مگر اس کا مثیل ہے اور اس وقت اس کے آنے کا وہ تھا کہ جب کھڑا افلاک میں اس سے ہو دیوں کے مثیل ہو جائیگا تاہو تعالیٰ اس امت کی دلوں میں اس کی استعدادیں ظاہر کرے دے کہ اس امت میں موجود ہو دیوں کی جس صورت قبل کرنے کی استعداد اور جہاں سچ بنی اس میں سے آئے۔ بلاشبہ وہی صورت میں اس معنی اور حسن معنی معلوم اور پاک نبی کی

ازالہ اوہام

۴۱۴

ضمیمہ

یہی ہے کہ وہ کسی موت کے بعد بھی اٹھایا گیا تھا۔ پھر فرماتے ہیں کہ شبیر کا یہی حال ہے کہ آسمانی سے آتی ہو۔ یہی کوئی بھی نہیں۔ حقیقت یہی کہ نام ہی عیسیٰ ہے جو ہر جہاں کے تجویر فرماتے ہیں کہ بعض موفیوں نے اپنے کشف کے اسی کے مطابق اس حدیث کے معنی کو لامحدود ہی آلا عیسیٰ رکھنے میں کہ ہمدی جو آئے ملا ہے وہ حقیقت عیسیٰ ہی ہے کسی نہ عیسیٰ کی حاجت نہیں جو آسمان سے نازل ہو۔ اور موفیوں نے اس طرح اختلاف کیا کہ ہمدی کو عیسیٰ ٹھہرایا ہے کہ وہ شریعت گوئی کی قدرت کے لئے اسی طرز پر طرح کر آئے گا جیسے عیسیٰ شریعت ماسویہ کی قدرت سے آتا تھا۔

پھر ۴۱۴ میں لکھتے ہیں کہ حدیث کے ثابت ہے کہ عیسیٰ پر اس کے نازل سکھ ہوں کی طرح وہی نبوت نازل ہوئی ہے کی عیسیٰ سلم کے نزدیک اس سے بڑا حدیث میں ہے کہ یقتل عیسیٰ بن جلال عند باب الدار الشرقیہ منہم ماہم عند اللہ اذ اوحی اللہ تعالیٰ الی عیسیٰ بن مریم۔ یعنی جب عیسیٰ کو قتل کرے گا تو اس پر اللہ تعالیٰ ہی نازل کرے گا۔ پھر لکھتے ہیں کہ وہی کا لفظ عربی میں ہوتا ہے۔ کیونکہ عبرانی میں شبیر کا یہی لفظ ہے۔

اس تمام تفسیر سے معلوم ہوتا ہے کہ ہاں سال تک برابر جو قدرت توقف حضرت عیسیٰ کی دنیا میں جاننا نہ آنے کے لئے قرار دی گئی ہے حنوت جو کہ عیسیٰ کو قتل ہونے لگا رہا ہے اب ہر ایک صاحب فہم کو اندازہ ہو سکتا ہے کہ جن حالت میں عیسیٰ کو قتل کر دیا گیا ہے جو قرآن شریف کی نکل ہو گئی تھی تو موت ضروری ہے کہ اس کا پس منظر ہی حکم ہے کہ اس جو وہی کتاب اللہ حضرت عیسیٰ پر نازل ہو جائے۔ اور اس پر ہے کہ ہاں علوم حال ہے کہ خاتم النبیین کے بعد پھر کوئی نیک علیہ السلام کی وہی رسالت کے ساتھ نہیں آئے۔ اور قدرت شریف سے ہائے اور ایک نئی کتاب اللہ کو ضروری ہے قرآن شریف سے قیامت کی جو پیدا ہو جائے۔ اور اگر تسلیم حال جو وہ حال ہو گا ہے۔ قدرت



ذوالہجہ

۱۲۱۲

مقدم

نازل ہوتا ہوا ہے۔ ہر ایک دانائے سکتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ صادق الوجد ہے اور جو  
وقت خاتم النبیین میں دعوہ دیا گیا ہے اور جو حدیثوں میں تصریح بیان کیا گیا ہو کہ اب  
جبرئیل بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کے لئے وحی نبوت کے لئے سے منع  
کیا گیا ہے، تمام باتیں کا تصحیح میں تو ہر کوئی شخص بحیثیت رسالت ہمارے ہی صلی اللہ  
علیہ وسلم کے بعد ہرگز نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر ہم فرض کے طور پر مان لیں کہ مسیح ہی وہ  
دعوہ ہو کہ ہر دنیا میں آئے گا تو ہمیں کسی طرح اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ رسول ہے  
بحیثیت رسالت آئے گا۔ اور جب جبرئیل کے نازل ہونے کا نام آئی کہ آئے گا ہر سلسلہ شروع  
ہو جائے گا۔ جس طرح یہ بات ممکن نہیں کہ آفتاب نکلے اور اس کے ساتھ روشنی نہ ہو، چنانچہ  
ممکن نہیں کہ دنیا میں ایک رسول اصطلاح خلق اللہ کے لئے آوے اور اس کے ساتھ ہی آتی  
ہیں جبرئیل نہ ہو۔ مگر اس کے ہر ایک عاقل معلوم کر سکتا ہے کہ سلسلہ نازل جبرئیل  
حد کلام الہی کے آتے کا حرکت مسیح کے نازل کے وقت تک متعلق ہو گا تو وہ قرآن شریف  
کو جو قرآنی راہ میں ہے کیونکر چھو سکیں گے۔ کیا نازل فرما کر وہ چار سال تک مکتب میں  
رہیں گے اور کسی کو سے قرآن شریف پڑھیں گے۔ اگر فرض کریں کہ وہ اسلامی کوئی  
تو ہر مذہب میں نبوت کے تفصیلات مسائل و غیر مسائل اور ظاہر و باطن کی نسبت دہائی رکھتے ہیں اور  
ظاہر و باطن کی نسبت جو اپنی رکعات ہیں اور سیکڑا کی دو گوں پر فرض ہے۔ اور نصاب کیا ہو  
کیونکہ قرآن شریف سے استنباط کر سکیں گے۔ اور یہ تو کمال ہر چہ کہ ہے کہ وہ قرآن کی طرف  
رہتا ہی نہیں کریں گے۔ اور اگر وہ وحی نبوت سے ان کو وہ تمام علم دیا جائے گا تو بلاشبہ ہیں  
کلام کے ذریعہ سے تمام تفصیلات ان کو معلوم ہوں گی وہ جو ہمہ جی رسالت ہو چکے کہ اللہ اللہ  
کس لئے کی ہیں ظاہر ہے کہ ان کے دماغ ان کے جس جس قدر خوبیاں اور کس قدر مشکلات  
ہیں۔ منجملہ ان کے یہ بھی کہ وہ جو ہر اس کے کہ وہ قوم کے قریشی نہیں ہیں کسی حالت میں ہیر  
ہیں ہو سکتے۔ تاہم ان کو کسی دوسرے عالم سے اس کی رحمت کرنی پڑے گی یا انھوں کو

مختصر

۲۱۳۲

ازالہ اوہام

سچ لایا حاصل ہے اور رسول کی حقیقت خود ہیستندہ امر وائل ہے کہ  
 مثنیٰ لوم کو بدرجہ اعلیٰ حاصل کرے۔ اور ابھی شدت ہو چکا ہے کہ اب وہی  
 رسالت کا بقیہ است شیطاں ہے اس سے ضروری طور پر مانتا ہے کہ سچ لایا  
 ہرگز نہیں آئے گا اور اسے خود مستلزم اس بات کو ہے کہ وہ مر گیا اور یہ خیال کہ ہر  
 موت کے بعد زندہ ہو گیا مخالف کو کہ قائم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اگر وہ زندہ  
 بھی ہو گیا تاہم اس کی رسالت جو اس کے لئے لازم فیہ متفک ہے اسے دنیا میں  
 آنے سے روکتی ہے۔ ماسا اس کے ہم ہاں کرتے ہیں کہ سچ کمرنے کے بعد  
 زندہ ہونا اس قسم کا نہیں جیسا کہ خیال کیا گیا ہے بلکہ شہید کی زندگی کے بعد  
 جس میں مراتب قرب و کمال حاصل ہوتے ہیں۔ اس قسم کی حیات کائنات میں  
 جا بجا سیلی کی ہے چنانچہ حضرت ابراہیمؑ کی زبان سے یہ کلام قرآن شریف میں  
 درج ہے۔ وَالَّذِي يَمِيتُنِي ثُمَّ يُحْيِيَنِي ۚ إِنِّي وَهَّابٌ لَّهِ نَفْسًا مِّمَّنْ يَمُوتُ  
 ہے۔ اس موت اور حیات کے مراد صرف جسمانی موت اور حیات نہیں بلکہ اس موت  
 اور حیات کی طرف اشارہ ہے جو سالک کو اپنے مقامات و منازل سے لوکشتہ پیش  
 آتی ہے چنانچہ وہ خلاق کی محبت ذاتی سے مارا جاتا ہے اور خالق حقیقی کی محبت ذاتی  
 کے ساتھ زندہ کیا جاتا ہے اور پھر اپنے رفقہ کی محبت ذاتی سے مارا جاتا ہے اور  
 خالق اعلیٰ کی محبت ذاتی کے ساتھ زندہ کیا جاتا ہے۔ اور پھر اپنے نفس کی محبت ذاتی  
 سے مارا جاتا ہے اور محبوب حقیقی کی محبت ذاتی کے ساتھ زندہ کیا جاتا ہے۔ اسی طرح  
 کئی موتیں اس میں وارد ہوتی ہیں اور کئی حیاتیں۔ یہاں تک کہ کامل حیات کے مرتبہ  
 تک پہنچ جاتا ہے سو وہ کامل حیات جہاں مغلی دنیا کے چھوڑنے کے بعد ملتی ہے وہ  
 جسم خاکی کی حیات نہیں بلکہ نور رنگ اور شایں کی حیات ہے۔ قال اللہ تعالیٰ  
 وَانْ لِّلْآخِرَةِ اَمَّا الْحَيَاةُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ (البقرہ نمبر ۸۱)

لے شعراء: وہ شہ حکیت: ۶۵

یہ جلد ۱۵۷ پر درج ہے

ازالہ اوہام ص 814 مع جدید حاتی خزائن جلد 3 ص 432 از مرزا قادیانی

کہ جو لوگ اس تحقیق اور تدقیق کے مالک ہیں اور جن کے وسیع مقدس میں بجز آگ اور ہوا اور مجموعہ اود جانہ وغیرہ مخلوق چیزوں کے خدا کا پتہ بھی مشکل سے ملتا ہے وہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور حضرت خاتم الانبیاء کو مغتری ٹھہرائیں اور ان کے اداوار مبارک کو مکر اور فریب کے قدر اوریں اسائن کی کامیابیوں کو جو تا تہید الہی کے بڑے نمونے ہیں بخت اود اتقاق پر عمل کریں اور ان کی پگ کتاب میں جو خدا کی طرف سے عین ضرورتوں کے وقوع میں ان کو طیس میں کے ذریعہ سے بڑی اصلاح دنیا کی ہوئی۔ وہ وسیع کے معنائیں مسرقہ خیال کئے جائیں۔ اور تماشایہ کہ اب تک یہ پتہ نہیں دیا گیا کہ کس طرح کے سرقا اور کتاب

اور بحث پرستی نے آئینہ کی جگہ نہیں ل۔ اود انھیں بھی حل بس پیش گوئی کی تھی کہ کمال لایم کہتے ہیں کہ اگر جب اود ان تیس میں کہ مسائل کی تعداد بھی نکلیں تھی تعلیم تو حید میں کہ تزلزل واقع نہیں تھا بلکہ وہ بند ترقی ہوتی تھی۔ وقت کہ حاجت اس مو تقدیم کی میں کہ وہ سے بھی کچھ زیادہ ہے کیونکہ تزلزل ملن ہے۔ طوع کے زمانہ میں وہ الیہ ہے کہ مشرکین کی طبیعتیں بہاوت متواتر استماع تعلیم فرقہ اور دائمی مشیت الہی تو حید کے کچھ کچھ تو حید کی طرف میل کرتی جاتی ہیں۔ بد ضرور دیکھو دلائل و حوائت کے بہار و سپاہیوں کی طرح شرک کے خیالی اود وہی برجوں پر گولہ اندازی کر رہے ہیں اور تو حید کے قدرتی جوش نے مشرکوں کے دلوں پر ایک ٹھیل ڈال رکھی ہے اور مخلوق پرستی کی عادت کا ہونا اعلیٰ خیال لوگوں پر ظاہر ہوتا جاتا ہے۔ اور حوائت الہی کی پُر زور بند و قیں شرک کے بننا جو بیڑوں کا اڑتی جاتی ہیں۔ پس ان تمام آئینہ سے ظاہر ہے کہ اب اندھیو شرک کا ان اگلے دنوں کی طرح پھیلنا کہ جب تمام دنیا نے مسیحیہ میں کی ٹانگ صلیب کی فات اود صفات میں پھنسا رکھی تھی مٹنے اود محال ہے اور جبکہ رقبہ مجید کے اصولی فرقہ کا حقوق اود مبتدل ہو جانا۔ یا پھر ساتھ ساتھ تمام خلقت پر تاریکی ہو کر اور مخلوق پرستی کا بھی چھاپا ہو اور عقل محال اور عقین ہو۔ تو نئی مشیت اود نئے الہام کے فائل ہونے میں بھی اختلاف عقلی لازم آیا کیونکہ جو سر مستلزم محال ہو وہ بھی محال ہے۔ پس ثابت ہو گیا کہ حقیقت میں خاتم الرسل ہیں۔ منہ



بقیہ صفحہ ۱۱۴ الی ظلم میں یہ سیکھ کر کہ کس قدر توحید و توحید الہی ہے کہ اس کو خدا شناسی کا دروازہ ہوتا ہے  
کیا کہہ رہی ہے، یہ تجلی میں بھی موجود ہے، یہی حقیقت ہے کہ ہرگز نہیں پس ہوتے شرم ہے۔

12/24/2012

14

## عنہم

(۱۹) انیسویں آیت یہ ہے وما امرنا قبلك من امر سلف الا انهم ياتون  
الطعام ويمشون فلما سواق (المرور فیرج سواة الفرمان) یعنی ہم نے تجھ سے پہلے جس  
قدر دہل دیجے میں وہ سب کھانا کھایا کرتے تھے اور بالاصل میں پھر تھے۔ اور  
پہلے ہم انہیں قرآنی کتابت کچے ہیں کہ ذیوی حیات کے لوازم میں سے طعام کا کھانا ہے  
سوچ کر وہ سب تکم نئی طعام نہیں کھاتے لہذا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ سب فوت  
ہو چکے ہیں جن میں وجہ مگر حصر کجا کا داخل ہے۔

(۱۶)۔ میسر آیت ہے کہ والدین یا دعویٰ من دونی اللہ لا یخلقون شیئاً وہم یخلقون اموات غیر احیاء وما یشعرون ایمان وبعثون (سورۃ النحل البقرہ نمبر ۱۶) یعنی جو لوگ بغیر اللہ کے پرستش کئے جاتے اور پکارے جاتے ہیں وہ کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے۔ جلتے ہیں۔ سرچکے ہیں زمرہ بھی تو نہیں ہیں اور نہیں جانتے کہ کب اٹھائے جائیں گے۔ دیکھو یہ آیتیں کس قدر راحت کے سچ اور ان سب انسانوں کی وحالت پر دلالت کر رہی ہیں۔ جن کو یہود اور نصاریٰ اور بعض فرقے جو کہ اپنا حبیبو ٹھہراتے تھے اور ان سے دعائیں مانگتے تھے اگر آپ بھی آپ لوگ سچ مان کر یہی وحالت کے قائل نہیں ہوتے تو سیدھے یہ کہیں نہیں کہہ دیتے کہ ہمیں قرآن کریم کے ماننے میں کام ہے۔ قرآن کریم کی آیتیں سنکر پھر وہیں ٹھہر نہ جاتا کیا اسے اعتراض کا کام ہے۔

(۱۲) انیسویں آیت ہے مَا كَانَ مُحَمَّدٌ ابًا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ  
وَحَاتِمَ الْبَيْتِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمِّمَ مَن كَانَ مَوْكَا بَابَ نَبِيِّ هِيَ مَرْ  
وَهُ رَسُولُ اللَّهِ هِيَ الْوَقْفُ كَرْنِ مَا لَا هِيَ بَيْتُ كَا - يَا أَيَّتُهَا صَاحِبَةُ الْكُرْسِيِّ  
كَرْبَعًا كَاهَنَ نَبِيٍّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كُتِبَ رَسُولُ دُنْيَا مَن نَبِيٍّ كَاهَنَ كَاهَنَ  
بِهِ الْكَمَالِ وَخَاصَّةً الْوَقْفُ هِيَ الْوَقْفُ كَرْنِ مَا لَا هِيَ بَيْتُ كَا - يَا أَيَّتُهَا صَاحِبَةُ الْكُرْسِيِّ

[illegible]

ازالہ و ہام صفحہ 331، بروہانی خزائن جلد 3 صفحہ 431 از مرزا قادیانی یہ جلد صفحہ 158 پر درج ہے

۲۰۰

في حديث ذكر رفع المسيح حيا بجسده العنصري بل نجد ذكر وفاة  
المسيح في البخاري والطبراني وغيرهما من كتب الحديث، فليسمع في  
تلك الكتب من كان من المرتابين.

واما ذكر نزول عيسى ابن مريم فما كان مؤمنا من ان يهل هذا الاسم  
المذكور في الاحاديث على ظاهر معناه، لانه يخالف قول الله عز وجل:  
ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين، الا تعلم  
ان الرب الرحيم المتفضل بشي نبينا صلى الله عليه وسلم خاتم الانبياء  
بغير استثناء، وفسره نبيان قوله لا نبي بعدى يبين واضح للطلالين،  
ولو جوزنا ظهور نبي بعد نبينا صلى الله عليه وسلم لجوزنا انفتاح باب دى النبوة  
بعد تغلقها وهذا الخلف كما لا يخفى على المسلمين. وكيف يجيش نبي بعد رسولنا  
صلى الله عليه وسلم وقد انقطع الرضى بعد وفاته وختم الله به النبيين؟ انتم

كثير من الجهالين.

واما الاختلافات التي توجد في هذه الاحاديث فلا يخفى على هرة التي تفصيلها  
وقد ذكرنا شطرا منها في رسالتنا الانزاله، فليسمع الطالب اليها. وقد جاء في حديث  
ابن المسيح والمهدي عيسى بن مريم في زمن واحد، وجاء في حديث آخر انه لا مهدي  
الا عيسى، وجاء في حديث ابن المسيح والمهدي يتلاقون ومشارا للمهدي المسيح  
في صفات الخلافة ويكون زمانهما زمانا واحدا، وفي حديث آخر ان المهدي يبعث  
في وسط قرون هذه الامة والمسيح ينزل في آخرها، وفي حديث من البخاري ان  
المسيح يجيش حكا عدلا يكسر الصليب، يحيى يجيش في وقت غلبة عبدة الصليب  
فيكسر شوكة الصليب ويقتل خنازير التصاري، وفي حديث آخر انه يجيش في وقت  
غلبة الدجال على وجه الارض فيقتله بحريته. فاعلم ان هذه المقام مقام حيرة  
وتعجب للناظرين. وتفصيله ان يجيش المسيح لكسر صليب التصاري وقتل  
خنازيرهم يشهد بحسب حال على ان المسيح هو محمد لا يجيش الا في وقت غلبة التصاري

۲۲

سنة ۱۱۷۲



[illegible]

ایہا صلح

۳۹۳

نہیں لیکن ختم نبوت کا بحال تصریح ذکر ہے اور پرکھنے یا نہی کی تفریق کرنا یہ ضرورت ہے۔  
 نہ حدیث میں نہ قرآن میں یہ تفریق موجود ہے نہ حدیث لاحقاً بعدی میں بھی فعلی عام ہے  
 پس یہ کس قدر جرات اور لیری اور کس کا بھی ہے کہ خیالات دیکھ کر پیروی کر کے خصوصاً ہرگز قرآن  
 کو ہٹا چھوڑ دیا جائے اور خاتم النبیین کے بعد ایک نبی کا آنا مان لیا جائے اور بعد اس کے جو  
 وحی نبوت منقطع ہو چکی تھی پھر سلسلہ وحی نبوت کا جاری کر دیا جائے۔ کیونکہ میں نے شاہ قزوینی  
 باقی ہے اس کی وحی بلاشبہ نبوت کی وحی ہوگی۔ انھوں نے یہ لوگ خیال نہیں کرتے کہ مسلم  
 اور بخاری میں فقرہ اما مکہ منکم اور اتمکم منکم صاف موجود ہے مولیٰ مطلق مقید کا  
 ہے۔ یعنی جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے اس میں حکم بدل چکا ہے۔  
 تو بعض لوگوں کو یہ دوسرا دھنسیر ہو سکتا تھا تھا کہ پھر ختم نبوت کیونکر رہے گا۔ اس کے  
 جواب میں یہ ارشاد ہوا کہ وہ تم میں سے ایک امتی ہوگا۔ اور بعد کے طور پر مسیح بھی کہہ دیتا  
 چنانچہ مسیح کے مقابل پر جو ہدی کا آنا لکھا ہے اس میں بھی یہ اشارات موجود ہیں کہ  
 ہدی بعد کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت کا مجدد ہوگا۔ اسی وجہ  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا خلق میرے خلق کی طرح ہوگا۔ اور یہ  
 حدیث کہ لامحدی الا عیسیٰ ایک لطیف اشارہ اس بات کی طرف کرتی ہے کہ  
 وہ آئندہ ذوالبروزین ہوگا اور دونوں شاخیں ہدایت اور سمیت کی اس میں جمع ہوگی  
 یعنی اس وجہ سے کہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت اثر کرے گی ہدی  
 کہلائیگا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہدی تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

۱۔ نوٹ۔ اگر حدیث میں مقصد ہوتا کہ چنے یا دھنسی پڑنے کے پھر اس میں جائیگا تو حدیث کے متن  
 میں چنے یا پڑنے کے۔ اما مکہ الذی یصیر من امتی بعد نبوتی۔ یعنی تیار امام جو  
 نبوت کے بعد میری امت میں سے ہو جائے گا۔ منہ

۱۶۷

۱۵۹ صفحہ ۱۵۹

ایہا صلح صفحہ 167 مسجد حنائی عزرائیل جلد 14 صفحہ 393 اور راز کا دیانی



ایک تہ تھے میں شعیل پھرنا تھا اور مجھ سے پیار کیا کرتے تھے۔ مرزا صاحب نے کہا تھا کہ ۲۰  
 ۲۰ سال کا تھا کہ سو تہ وقت یا اور مقرر پارکھڑک صاحب کو ملنا اور مار دینا میں نے یہ  
 سب حال قطب الدین کو بکریا تھا اور اس نے کہا تھا کہ بیشک تو یہ کام کراؤ میرے پاس چلاؤ۔  
 و سوال حالات اور وقت برہان الدین اور سلطان محمود مجھ سے ناراض میں کہ میرا دوسرا بیہ و جاننا  
 اُنکے پاس ہوا وہ دیر نہیں چاہتے۔ مولوی نور الدین کے پاس رہا اسلئے خط بھیجا تھا کہ مرزا  
 صاحب اور وہ ایک ہی میں۔ جب میں امرتسر ہسپتال میں تھا میرا کوئی تعلق قطب الدین سے  
 نہیں رہا تھا اور نہ کسی کے پاس میں نے کوئی خط لکھا تھا۔ خط دریا میں نے بیاس میں ڈاکٹر

غیر مستقل رہا ہرگز مقصود نہ تھا کہ ایک نبی جو اپنی زندگی کے دن پورے کر کے فادہ اللہ کے  
 مہنہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اس کی طرف بلا لگیا پھر وہ اس دار تکالیف اور اذیتوں میں بھیجا  
 ہائیکہ اللہ نے بہت جیسے ہر گز نہ لگا اور وہ کتاب جو خاتم الکتاب ہو فیضیت ختمیت سے  
 مردودہ جائیگا۔ بلکہ نہایت لطیف استعداد کے طور پر یہ پیشگوئی کی گئی کہ ایک مذہب ایسا  
 پیش ہوگا جس کی لوگ اپنی حکومت پرستی اور علیہ کے باطل غیبت میں انتہاء کے منصب  
 تک پہنچ جائیں گے اور اپنی کمال حریت اور دین کی وجہ سے مسیح و قبل ہوں جائیں گے۔  
 تب خدا تعالیٰ اپنی رحمت سے ان کی اصلاح کے لئے ایک آسمانی مسیح پیدا کریگا۔  
 جو دلائل شافیہ سے ان کی صلیب کو توڑ دیگا۔

اس پیشگوئی کے سمجھ میں آہل عقل اور تدبر مبالغوں کے لئے کچھ بھی وقت  
 نہ تھی۔ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ مقدمہ ایسے صاف تھے کہ خود  
 اس مطلب کی طرف رہبری کرتے تھے کہ ہرگز اس پیشگوئی میں بنی اسرائیل کا دوبارہ  
 دنیا میں آنا مراد نہیں ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار فرمادیا تھا کہ  
 میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور حدیث لا نبی بعدی ایسی مشہور تھی کہ کسی کو  
 اس کی صحیحی کا مہنہ تھا اور قرآن شریف میں کافظ لفظ قل ہے اپنی آیت کریمہ

۲۱۸

صاحب کو لکھا تھا۔ (سوال وکیل لڑم) قتل جب میں چھ سال کی عمر کا تھا مگر کیا تھا۔ میں نے  
 لکھا، وہ میرے غیر علم سلطان محمود کے گھر سے لئے تھے۔ مگر وہاں جو توں کو اطلاع کر دی تھی۔  
 اور نہر پر چلا گیا تھا۔ میرے دو بھائی اور محمد کمال و محمد عالم گھر پر ہیں۔ میں نے محمد عالم کا زیور  
 نہیں لیا۔ میں نے جھوٹا دھوٹی کیا تھا کہ اسکے پاس میرا وہ یہ تھا۔ پانچ چھ سال کی بات ہے۔  
 باپ کی زمین پر دوسرے بھائی میرے قابض ہیں۔ حقیر پیدا ولد لیتا ہوں وہ میری طرف  
 کاشت کرتے ہیں۔ ہاڈاؤ کی وجہ سے اور سو تیلے بھائی ہونے کی وجہ سے محمد کو خفا رہتے  
 ہیں۔ سات ماہ سے ہم سے نکلا ہوا ہوں۔ برہن الدین کا لڑکا محمد کمال کی لڑکی کو منسوب ہے

ولکن رسول اللہ وخاتم النبیینؐ سے بھی اس بات کی تصدیق کرتا تھا کہ  
 فی الحقیقت ہم سے نہیں ملے۔ علیہ السلام پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔ پھر کیوں ممکن تھا کہ کوئی نبی  
 نبوت کے حقیقی معنی کے دوسرے شخصیت علیہ السلام کے بعد تشریف لادے۔ اس  
 تو تمام کار و بار اسلام دھم برہم ہو جاتا تھا۔ یہ کہنا کہ حضرت عیسیٰ نبوت سے محفل چکر  
 آئے گا۔ نہایت جیسا کہ گستاخی کا کہ ہے کیا خدا تعالیٰ کے مقبل اور مغرب نبی حضرت  
 علیہ السلام جیسے اپنی نبوت سے محفل ہو سکتے ہیں؟ پھر کہ اسلام اور طرق تھکے حضرت  
 جیسے علیہ السلام دینار دنیا میں آئے۔ فرض قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کا نام خاتم النبیین رکھا۔ حدیث میں خود آنحضرت نے لایق بخلای فرما کر  
 اس امر کا فیصلہ کر دیا تھا کہ کوئی نبی نبوت کے حقیقی معنی کے دوسرے شخصیت علیہ السلام  
 کے بعد نہیں آسکتا۔ اور پھر اس بات کو زیادہ واضح کرنے کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 یہ بھی فرمادیا تھا کہ آنے والا مسیح روحا میں امت میں سے ہوگا۔ چنانچہ مسیح بخاری کی حدیث  
 اَمَّا هُكْمُ هُنْكَهُ مَسِيحٍ مُّسْلِمٍ كِي هَدِثُ فَاَتَكُمْ هُنْكَهُ جَوْهِنِ مَقَامِ دَكْرِ مَسِيحٍ مَوْجُوْدِي  
 ہے صاف طور پر بتا رہی ہے کہ مسیح روحا میں امت میں سے ہوگا۔ !!!  
 پھر وہ مسلمانوں کو جو اس بارے میں قرآن اور حدیث سے لے کر دیا۔ یہ موجود تھا۔ کہ

۲۱۹

لے الاحزاب: ۴۱

جلد ۱ صفحہ 159

کتاب المیزان 200-199 مسعودی لائن 13 ط 217-218 مرقا



سراغ نیر

من

کس پر چشم یا رسد یقے نشد  
 کافر گفتند و دجال و لعین  
 بگر این بازی کتل ما چوں چند  
 سوئے ما کافرے دامن تسل  
 زانکه تکفیرے که از ناحق بود  
 سفلہ کو فرق در کفر نہان  
 گر خبر زان کفر باطن داشته  
 تا مرا از قوم خود بسریده اند  
 افترا با پیش هر کس برده اند  
 تا مگر لغو دکنه زان افترا  
 در رو ما فتند با این گفتند  
 کافر و خواص و از جهل و عناد  
 بخل و نادانی تعصب با فرود  
 ما سئلیم از فضل خدا  
 اعدین دین آمده از ما دریم  
 آن کتاب حق که قرآن نام اوست  
 آن رسولے کش محمد هست نام  
 ہر او با شیر شد امد بدن  
 هست او خیر الرسل غیر الامام  
 لغو دشیم ہر آسے کہ هست  
 آنچه ہما وحی و ایمانے بود  
 ما ازو یابیم ہر نور و کمال  
 اختصاصے قول او در جان ما ست

تا چشم غیر زند یقے نشد  
 ہر قتل ہر لشیے در کفر  
 از حسد بر جان خود بازی کنند  
 کار جان با نرست نزد ہوشیار  
 واپس باید بر سر ایش فتد  
 ہرزہ نالہ ہر کفر و دیگران  
 خیرشتر ما بدترے انکار شتہ  
 بہر تکفیرم چہا گوشیدہ اند  
 و ز عیان تھا سخن بدہ اند  
 سادہ لوسے کافر انکار و مرا  
 با نصائی راستے خود ایمانند  
 این چنین کوسے بد نیا کس مباد  
 کہیں پوشیدہ و چشم شال رہود  
 مصطفیٰ ما را امام و مقتدا  
 ہم بریں از دار دنیا بگذریم  
 ہوا عرقان ما از حسام اوست  
 دامن پاکش بدست ما دام  
 جان شدو ایمان بدو خواہ شد  
 ہر نبوت را برو شد اختتام  
 زد شدہ میاں میل کہ هست  
 کس نہ از خود از ہماں جلسے بود  
 وصل دلدار ازل سے او محال  
 ہر چہ زد ثابت شود ایمان ما ست

برایں احقر

۱۹

وہی ہے

آفتاب و مہ چہ میماند بدو  
 یک نظر بہتر ز عمر جاودان  
 مشک از خوشش ہی دارم خبر  
 یاد آن صورت مرا از خود برد  
 می پریدم سوئے کوئے او دام  
 لاله و ریحان چہ کار آید مرا  
 خوبی او دامن دل می کشد  
 دیدہ ام کوہست نذر دیدہ کا  
 سافت آں روئے کزاں دو سز سافت  
 ہر کہ بے او زد قدم در بحر دین  
 اتمی و در علم و حکمت بے نظیر  
 آں شراب معرفت دادش خدا  
 شد عیال ازوئے علی الوحید الا تم  
 ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال  
 آفتاب ہر زمین و ہر زمان  
 مجمع البحرین علم و معرفت  
 چشم من بسیار گردید و ندید  
 سالکان را نیست غیر ازوئے امام  
 جائے او جائے کہ طیر قدس را  
 کل خداوندش بدو آں شرع و دین  
 سافت اقل بر دیار تازیان

دش از نذر حق صد نیت  
 گرفتہ کس را بآئی خوش بیکرے  
 جان فشانم گردہ دل دیگرے  
 ہر زمان مستم کنند از ساغرے  
 من اگر میداشتم بال و پرے  
 من بیکرے دارم بال و پرے  
 مو کشانم می برد زور اورے  
 در اثر ہر شس جوہر نورے  
 یافت آں در مان کہ نگہ آں درے  
 کرد در اقل قدم کم معبرے  
 زیں چہ باشد محبتی رکشن ترے  
 کوشا عشق خیر شد ہر اخترے  
 جوہر انسان کہ بود آں مغرے  
 لا جرم شد ختم ہر پیغمبرے  
 رہبر ہر اسود و ہر احمدرے  
 جامع الاسمین ابرو خاورے  
 چشم چون دین او صاف ترے  
 رہبر دلی را نیست جز شہید ہرے  
 سوزد از انوار آں بل و پرے  
 کان نگردد تا ابد مستغیرے  
 کز یانش را شود در مان گرے





۳۶۷

چتر سے ماہل کرنے کو تیار ہو جیسا کہ پہلے تھا اور اب بھی اس کے فیضان کے ایسے درخت  
کھڑے ہیں جیسے کہ پہلے تھے۔ اس خصوصیت کے ختم ہونے پر شریعتیں اور حدود ختم ہو گئیں۔ اور تمام  
رسالتیں اور نبوتیں اپنے آخری منظر پر آکر پہنچیں۔ سید موسیٰ علیہ السلام کا وجود تھا  
کمال کو پہنچا گئیں۔

### آنحضرتؐ کے عرب کا ہر ہونے میں حکمت

اس آخری نبیؐ کا عرب سے ظاہر ہونا ہی ظلی حکمت سے نہ تھا۔ عرب وہ دنیا تھیں جہاں کی قوم  
تھی جو اسرائیل سے متعلق ہو کر حکمت الہی سے دنیا بان نہ بنیں۔ ثانی دی گئی تھی اور عقائد کے  
معنی ہیں دو قرار کرنے والے یعنی پہلے والے ہیں جن کو خود حضرت ابراہیمؑ نے بنی اسرائیل سے  
عقیدہ کر دیا تھا۔ ان کا توہیت کی شریعت میں کچھ حصہ نہیں رہا تھا جیسا کہ لکھا ہے کہ وہ اسحقؑ کے  
ساتھ حصہ نہیں پائیں گے۔ پس تعلق دلوں نے انہیں چھوڑ دیا۔ اور کسی دوسرے سے حق کا تقاضا  
اور شہادت نہ تھا۔ دوسرے تمام ملکوں میں کچھ کچھ رسوم و عبادت اور احکام کی پائی جاتی تھیں  
جن سے ہر تہ گنا ہے کہ کسی وقت ان کو نبیوں کی تعلیم پہنچی تھی۔ مگر صوف عرب کا ملک ہی ایک  
ایسا ملک تھا جہاں ان تعلیموں سے محض مذاقت تھا اور تمام جہاں سے یہ گھوڑا ہوا تھا۔ اس  
لئے آخر میں ان کی نوبت آئی اور اس کی نعمت عام عظمیٰ تمام ملکوں کو وہابہ برکات کا جھنڈ  
دیوے اور فطرتی پرگنی تھی اس کو نکال دے پس ایسی کامل کتاب کے بعد کس کتاب کا انتظار  
کریں جس نے سادہ کام انسانی صلاح کا اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اور اپنی کتابوں کی طرح شریعت کو  
سے واسطہ نہیں رکھا۔ بلکہ تمام قوموں کی صلاح چاہی اور انسانی تربیت کے تمام مہم و تہ بیان  
فرمائے۔ وحشیوں کو انسانیت کے ادب سکھائے۔ پھر انسانی صورت دینے کے بعد اخلاق  
عظمت کا سبق دیا۔

### قرآن کریم کا دنیا پر احسان

یہ قرآن نے ہی دنیا پر احسان کیا کہ طبعی حالتوں اور اخلاق و فطرت میں فرق کر کے دکھایا۔

۵۳

**چشمه**



**تقریریں**

میں کیا اپنے خدا کی جناب میں کسی امر کے لئے رجوع کروں تو خدا میری ہی تائید کرے گا مگر  
 نہ اس لئے کہ سب سے میں ہی بہتر ہوں بلکہ اس لئے کہ میں اُس کے رسول پر دلِ صادق سے ایمان  
 لایا ہوں اور جانتا ہوں کہ تمام نبوتیں اُس پر ختم ہیں اور اُس کی شریعت خاتمِ المشرقات ہے  
 مگر ایک قسم کی نبوت ختم نہیں یعنی وہ نبوت جو اُس کی کامل پیروی سے ملتی ہے اور جو اُس کے  
 چارغ میں سے لڑ لیتی ہے وہ ختم نہیں کیونکہ وہ محمدی نبوت ہے یعنی اُس کا قتل ہے اور  
 اُس کے ذریعہ سے ہمارا اُس کا منظر ہے اور اُس سے فیضیاب ہے خدا اُس شخص کا  
 دشمن ہے جو قرآنِ شریف کو فسوخ کی طرح قہر دیتا ہے اور محمدی شریعت کے بڑھوت  
 چلتا ہے اور اپنی شریعت چلانا چاہتا ہے اور حضرت علیؑ علیہ السلام کی پیروی نہیں کرتا  
 بلکہ آپؐ کو خدا چاہتا ہے مگر خدا اُس شخص سے پیدا کرتا ہے جو اس کی کتاب قرآنِ شریف  
 کو پناہ ستورِ حمل قرار دیتا ہے اور اُس کے رسولِ حق محمدؐ علیؑ علیہ السلام کو حقیقت  
 قائم و بنیاد بھٹاتا ہے اور اس کے فیض کا اپنے تئیں محتاج جانتا ہے پس ایسا شخص خدا تعالیٰ  
 کی جناب میں پیلا ہوا ہوتا ہے اور خدا کا پیارا ہے کہ اُس کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اُس کو  
 اپنے مکالمہِ حجاب سے مشرف کرتا ہے اور اُس کی حمایت میں اپنے نشانِ ظاہر کرتا ہے اور  
 جب اُس کی پیروی کامل کو پہنچتی ہے تو ایک ظلی نبوت اُس کو عطا کرتا ہے جو نبوتِ  
 محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ہے اس لئے کہ اس اسم ایسے لوگوں کے وجود سے تازہ ہے

[illegible]

یہ جلد نمبر 160 پر درج ہے

کتابت حضرت مولانا محمد علی خان صاحب دہلی 324 340 مریض کا پانی



۳۱ مئی ۱۹۵۷ء

۱۵۶

اہل اسلام عیسائیوں میں مباحث

سے انکار کر دیا پھر اس سے بھی مجب طرح کا ایک اور مقام دیکھئے کہ مسیح صلیب پر چھپنے کے لئے تو تب یہودیوں نے کہا کہ اُس نے اور دل کو بچایا پر آپ کو نہیں بچا سکتا اگر اسرائیل کا بادشاہ ہو تو اب صلیب سے اتر آوے تو ہم سپر ایملن لاوینگے۔ اب ذرا نظر فرمیں اس آیت کو سوچیں کہ یہودیوں نے صاف عہد اور اقرار کر لیا تھا کہ اب صلیب سے اتر آئے تو وہ ایمان لاوینگے۔ لیکن حضرت مسیح اتر نہیں سکے۔ ہن تمام مقامات صاف ظاہر ہے کہ نشان دکھانا اقتداری طور پر انسان کا کام نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جیسا کہ ایک اور مقام میں حضرت مسیح فرماتے ہیں یسعی متی بیٹے۔ آیت ۲۸ کہ اس زمانہ کے بد اور حرامکار لوگ نشان ڈھونڈتے ہیں پر یونس نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان دکھلایا نہ جائیگا۔ اب دیکھئے کہ اس جگہ حضرت مسیح نے انکی درخواست کو منظور نہیں کیا بلکہ وہ بات پیش کی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے انکو معلوم تھی۔ اسی طرح میں بھی وہ بات پیش کرتا ہوں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو معلوم ہے۔ میرا دعویٰ نہ خدا کی اور نہ اقتدار کا اہم میں ایک مسلمان آدمی ہوں جو قرآن شریف کی پیروی کرتا ہوں اور قرآن شریف کی تعلیم کے رُوسے اس موجودہ نجات کا مدعی ہوں۔ میرا نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں یہ آپ کی غلطی ہے یا آپ کسی خیال سے کہہ رہے ہیں کیا یہ ضروری ہے کہ جو الہام کا دعویٰ کرتا ہو وہ نبی بھی ہو جائے۔ میں تو محمدی اور کامل طور پر اللہ و رسول کا قیام کرتا ہوں اور ان نشانوں کا نام معجزہ رکھتا نہیں چاہتا بلکہ ہمارے مذہب کے رُوسے ان نشانوں کا نام کرامات ہے جو اللہ رسول کی پیروی سے دینے جاتے ہیں تو پھر میں دعوت حق کی غرض سے دوبارہ اتمام حجت کرتا ہوں کہ یہ حقیقی نجات اور حقیقی نجات کے برکات اور ثمرات صرف انہیں لوگوں میں موجود ہیں جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والے اور قرآن کریم کے احکام کے سچے تابع اور میں اور میرا دعویٰ قرآن کریم کے مطابق صرف اتنا ہے کہ اگر کوئی حضرت عیسائی صاحب اس نجات حقیقی کے منکر ہوں جو قرآن کریم

۷۴

جہ جلد ۱۶۱ ص ۷۴

جگ مقدس ص ۷۴ معجمہ حوالی خزان جلد ۶ ص ۱۵۸ اور ۱۵۹



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
نَحْمَدُكَ وَنُحِبُّكَ عَطَا رَسُوْلَكَ الْكَرِيمِ  
رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ

ایک عاجز مسافر کا اشتہار قابل توجہ  
جمع مسلمانان انصاف شعار و حضرات

علی کا نام دار

میں خوان مومنین سے بلادران سکتا ہے دلی و متوطنان ایں سرزمین !!! بعد سلام مسنون و دعائے  
در ویشاد آپ سب صاحبوں پر واضح ہو کہ اس وقت یہ حقیر غریب الوطن چند ہفتے کے لیے آپ کے اہل شہر  
میں مقیم ہے اور اس عاجز نے سنا ہے کہ اس شہر کے بعض اکابر علماء میری نسبت یہ الزام مشہور کرتے ہیں  
کہ یہ شخص نبوت کا مدعی ہے، بلکہ کاشمیر، بہشت و دوزخ کا انکساری اور ایسا ہی وجود جبرائیل اور ملیۃ القدس  
اور معجزات اور معراج نبوی سے بکلی منکر ہے۔ لہذا میں انکاراً حق عام و خاص اور تمام بزرگوں کی خدمت میں  
گزارش کرتا ہوں کہ یہ الزام سراسر افتراء ہے۔ میں نہ نبوت کا مدعی ہوں اور نہ معجزات اور ملائکہ اور ملیۃ القدس  
و غیرہ سے منکر۔ بلکہ میں ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں۔ اور جیسا کہ اہلسنت جماعت  
کا عقیدہ ہے ان سب باتوں کو ماننا ہوا جو قرآن اور حدیث کی رو سے مسلم الثبوت ہیں۔ اور سیدنا و مولانا  
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر  
جاتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ وہی رسالت حضرت آدم صلی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ محمد  
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی۔ امنت باللہ و ملائکتہ و کتبہ و رسلہ و البعث بعد الموت  
و امنت بکتاب اللہ العظیم القرآن الکریم۔ و اتبعت افضل رسل اللہ و خاتم انبیاء اللہ  
محمدًا المصطفیٰ و اتامن المسلمین۔ و اشهد ان لا الہ الا اللہ و ہدای لا شریک لہ و اشهد  
ان محمدًا عبیدہ و رسولہ۔ بت احینی مسلماً و توقنی مسلماً و احشرنی فی عبادک المسلمین۔  
و انت تعلم ما فی نفسی و لا یعلم غیرک و انت خیر الشاہدین۔ اس میری تحریر پر ہر ایک شخص

ل الابرار: ۹۰

یہ حوالہ صفحہ 161 پر درج ہے

مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 214، 215 طبع جدید، از مرزا قادیانی

گوار ہے اور خداوند علیم و سميع اول الشاہدين ہے کہ میں ان تمام حقائق کو مانتا ہوں جن کے ماننے کے بعد ایک کافر بھی مسلمان تسلیم کیا جاتا ہے اور جن پر ایمان لانے سے ایک غیر مذہب کا آدمی بھی مسلمان کہلا سکتا ہے۔ میں ان تمام امور پر ایمان رکھتا ہوں جو قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں درج ہیں اور مجھے مسیح ابن مریم ہونے کا دھوئے نہیں اور نہ میں تناسخ کا قائل ہوں۔ بلکہ مجھے تو فقط شیل مسیح ہونے کا دھوئی ہے جس طرح محدثیت نبوت سے مشابہ ہے ایسا ہی میری روحانی حالت مسیح ابن مریم کی روحانی حالت سے اشدد و کثرت نسبت رکھتی ہے۔ غرض میں ایک مسلمان ہوں۔ اتینا المسیدون اما حکم و اما حکم حکم بہر اللہ تعالیٰ خلاصہ کلام یہ کہ میں محدث اللہ ہوں اور مہد من اللہ ہوں اور با ائیمہ مسلمانوں میں سے ایک مسلمان ہوں جو صدی چہارم کے لیے مسیح ابن مریم کی نخلت اور رنگ میں مجتہد دین ہو کر رب السموات والارض کی طرف سے آیا ہوں۔ میں مغتری نہیں ہوں۔ وقد خاب من افتراء۔ خدا تعالیٰ نے دنیا پر نظر کی اور اس کو خلعت میں پایا اور مصلحت جہاد کے لیے ایک اپنے عاجز بندہ کو خاص کر دیا۔ کیا نہیں اس سے کچھ تعجب ہے کہ دوسرے کے موافق صدی کے سربراہ ایک مجتہد بھیجا گیا اور میں نبی کے رنگ میں چاہا خدا تعالیٰ نے اس کو پیدا کیا کیا ضرورت تھا کہ خبر صادق علی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہوتی بجائے! میں مصلح ہوں بڑھتی نہیں۔ اور معاذ اللہ میں کسی بدعت کے پیروں کے لیے نہیں آیا۔ حق کے انکار کے لیے آیا ہوں اور ہر ایک بات میں اس کا اثر اور نشان قرآن اور حدیث میں پایا جاسکے اور اس کے برخلاف ہو۔ وہ میرے نزدیک احمق اور بے ایمان ہے مگر ایسے لوگ غلو سے ہیں جو کلام الہی کی تہ تک پہنچتے اور دہائی پیشگوئیوں کے باریک بھیدوں کو سمجھتے ہیں۔ میں نے دین میں کوئی کمی یا زیادتی نہیں کی۔ بجائے امیراوی دین ہے جو تھا اور دین ہے اور وہی اصل کریم میرا مقتدا ہے جو تھا اور مقتدا ہے۔ اور وہی قرآن شریف میرا ہادی ہے۔ اور میرا پیرا اور میری دستاویز ہے جس کا ماننا تم پر بھی فرض ہے۔ ہاں یہ حکم اللہ بالکل سچ ہے کہ میں حضرت مسیح ابن مریم کو فوت شدہ اور داخل موتی یقین رکھتا ہوں اور جو آئے دوسرے مسیح کے بارے میں پیشگوئی ہے۔ وہ اپنے حق میں یقینی اللہ قطعی طور پر اعتقاد رکھتا ہوں۔ لیکن اسے بجائے اعتقاد میں اپنی طرف سے اور اپنے خیال سے نہیں رکھتا۔ بلکہ خداوند کریم جل شانہ نے اپنے الہام و کلام کے ذریعہ سے مجھے اطلاع دے دی ہے کہ مسیح ابن مریم کے ہم پیر آنے والا قوی ہے۔ اور مجھ پر قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کے وہ دلائل یقینیہ کھول دیئے ہیں جن سے تمام یقین و قطع حضرت عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ کا فوت ہو جانا نہایت ہوتا ہے۔ اور مجھے اس قدر مطلق نے بلکہ بار اپنے کلام خاص سے مشرف و مخاطب کی کہ فرمایا ہے کہ آخری زمانہ کی یسودیت ٹھوکر کرنے کے لیے تجھے عیسیٰ بن مریم کے رنگ اور کمال میں بھیجا گیا ہے۔ سو میں استعارہ کے طور پر ابن مریم کو خود ہوں۔ جس کا یسودیت کے زمانہ اور تفسیر کے غیب میں آنے کا وہ تھا جو غریب اور روحانی قوت اور روحانی اسرار کیساتھ



ہاں یہ بات صحیح اور درست ہے کہ اگر مولوی غلام دستگیر صاحب مبالغہ میں کاذب اور کافر اور منفری پر بمقابلہ مومن اور راہباز کے فوری عذاب نازل ہونا ضروری سمجھتے ہیں تو بہت خوب ہے۔ وہ اپنا فوری عذاب ہم پر نازل کر کے دکھلا دیں۔ ان کا یہ کٹنا صحیح نہیں ہے کہ میں تو نبوت کا مدعی نہیں کرتا فوری عذاب نازل کروں ان پر واضح رہے کہ ہم بھی نبوت کے مدعی پرست بھیجتے ہیں اور **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ** کے قائل ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور وحی نبوت نہیں بلکہ وحی ولایت جو زیر سایہ نبوت محمدیہ اور با تبارح انجذاب صلی اللہ علیہ وسلم اولیاء اللہ کو ملتی ہے اس کے ہم قائل ہیں اور اس سے زیادہ جو شخص ہم پر الزام لگاؤ وہ فتویٰ اور دیانت کو چھوڑتا ہے۔ اور اگر قرآن الہامات سے کوئی کافر بوجہ تائب ہے تو پہلے یہ فتویٰ کفر سیدہ القادور رضی اللہ عنہ پر لگانا چاہیئے کہ انہوں نے بھی قرآنی الہامات کا دعویٰ کیا ہے۔

غرض جبکہ نبوت کا دعویٰ اس طرف بھی نہیں صرف ولایت اور مجددیت کا دعویٰ ہے۔ اور مولوی غلام دستگیر صاحب مجھ کو باوجود کلمہ گو اور ایسا قبلہ ہونے کے کافر ٹھیراتے ہیں اور اپنے تئیں مومن قرار دیتے ہیں جو قرآن شریف کے بیان کے موافق ولی اللہ ہوتا ہے اور شیخ محمد حسین بھالوی کے فتویٰ میں ان تمام علماء نے مجھے اکفر قرار دیا ہے۔ یعنی یہ شخص کفر میں بیوا اور غدیری سے بڑھ کر ہے۔ پھر جس حالت میں نجران کے نصاریٰ کو فوری عذاب کا وعدہ دیا گیا تھا تو مولوی صاحب جو عالم اسلام ہو کر بزم خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گدی پر بیٹھے ہیں، ان کو چاہیئے کہ ایسے شخص کے لیے جو ان کی نظریں اکفر ہے نجران کے نصاریٰ سے بھی جلد تر عذاب نازل ہونے کا وعدہ کریں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ مبالغہ میں فریقین کی ہر ایک فریق متقابل کے عذاب کے لیے درخواست ہوتی ہے۔ کیونکہ مبالغہ دوسرے نفلوں میں ملا عنہ ہے۔ یعنی کاذب کے لیے خواہ فریقین میں سے کوئی کاذب ہو عذاب کی درخواست۔ پس یہ مولوی صاحب موصوف کی کس قدر زبردستی ہے کہ اپنے عذاب کے اثر کی تو کوئی مصلحت نہیں ٹھیراتے اور مجھ سے فوری عذاب مانگتے ہیں۔

اب حاصل کلام یہ ہے کہ میں خدا تعالیٰ کے الہام کے موافق ایک سال کا وعدہ کرتا ہوں۔ اگر مولوی صاحب کے نزدیک یہ وعدہ خلاف سنت ہے تو کوئی ایسی صحیح حدیث پیش کریں جس سے سمجھا جاسکے کہ فوری عذاب مبالغہ کے لیے شرط ضروری ہے یعنی یہ کہ فوراً کاذب یا کاذب کے صدق کا اثر فرقی ثانی پر ظاہر ہو۔ حضرت مولوی غلام دستگیر صاحب کو کافر بنانے کا بہت



۲۹۷

وما قلت للناس الا ما كُتبت في كتبى من اننى محدث ويكلمنى  
الله كما يكلم المحدثين۔ والله يعلم انه اعطانى هذه المرتبة فكيف  
ارد ما اعطانى الله ورزقتى من رزقاً أعرض عن فيض رب العالمين؟  
وما كان لى ان ادعى النبوة واخرج من الاسلام والحق يقوم كافرين۔  
وما اننى لا اصدق الهاماً من الهاماتى الا بعد ان اعرضه على كتاب الله  
واعلم انه كلما يخالف القرآن فهو كذب والحاد وزندقه فكيف ادعى  
النبوة وانما من المسلمين۔ واحمد الله على انى ما وجدت الهاماً من الهاماتى  
يخالف كتاب الله بل وجدت كلها موافقاً بكتاب رب العالمين۔

ومن الناس من يقول ان باب الالهام مسدود على هذه الامة وما  
تدبر فى القرآن من التدبير وما لى الملهمين۔ فاعلم ايها الرشيد ان هذا  
القول باطل بالبداهة ويخالف الكتاب والسنة وشهادات الصالحين۔  
اما كتاب الله فانت تعرف فى القرآن الكريم آيات تؤيد قولنا هذا وقد أخبر  
الله تعالى فى كتابه الحكيم عن بعض رجال ونساء كلهم ربههم وخاطبهم  
وامرهم ونهاتهم وما كانوا من الانبياء ولا رسل رب العالمين۔ الا تقرؤ فى  
القرآن لا تخافى ولا تحزنى انا رادوه اليك وجاءوا من المرسلين۔  
فتدبر ايها المنصف العاقل كيف لا يجوز مكالمات الله ببعض رجال  
هذه الامة التى هى خير الامة وقد كلم الله نساء قوم خلوا من قبلكم  
وقد اتاكم مثل الاولين۔ فان كان بعض الناس فى شك من الهامى وكان  
لهم عجب من ان يخاطب الله احداً من هذه الامة ويكلمه من غير ان  
يكون نبياً فلم لا يحكمون القرآن فيما غريب بينهم ولم لا يردون الامر الى  
الله ورسوله ان كانوا مؤمنين۔ وقد قال الله تعالى لهما البشرى فى الحياة

۱۲۱

له قصص : ۸

حاشية البشرى ص 131 مع جود حاشى خزائن جلد 7 ص 297 از مرزا قاسم  
بی حاله ص 162, 161 پر درج

آسمانی فیض

۲

ساتھ یا ستر ہزار کے قریب مسلمان ہنگامی طور پر اسلام میں سے واللہ اعلم شاذ و نادر کوئی ایسا فرد ہوگا جو اس عاجز کی نسبت گالیوں اور لعنتوں کے کرنے یا سننے میں شریک نہ بن جائے۔ یہ تمام ذخیرہ میاں صاحب کے ہی اعمال نامہ سے متعلق ہے جس کو انہوں نے اپنی ساری زندگی کے آخری دنوں میں اپنی عاقبت کیلئے اکٹھا کیا۔ انہوں نے پکی گواہی پوشیدہ کر کے لکھوں دلیل میں جمایا۔ دیگر حقیقت یہ شخص کافر اور لعنت کے لائق اور دین اسلام سے خارج ہے۔ اور میں نے انہیں دلائل میں جکڑ کر ان میں مقیم تھا شہر میں تکفیر کا عام فریاد دیکھ کر ایک غصے اشتہار میاں صاحب کو مخاطب کر کے ظاہر کیا اور چند خط بھی لکھے اور نہایت انکسار اور فروتنی سے ظاہر کیا کہ میں کافر نہیں ہوں۔ اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور ان سب عقائد پر ایمان رکھتا ہوں جو اہلسنت والجماعت مانتے ہیں اور کہہ دیجئے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قائل ہوں اور قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہوں اور میں نبوت کا مکی نہیں بلکہ ایسے مکی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں اور یہ بھی لکھا کہ میں ملائکہ کا منکر بھی نہیں۔ بخدا میں اسی طرح ملائکہ کو مانتا ہوں جیسا کہ شروع میں مانا گیا۔ اور یہ بھی بیان کیا کہ میں لیلۃ القدر کا بھی انکاری نہیں بلکہ میں اس لیلۃ القدر پر ایمان رکھتا ہوں جس کی تصریح قرآن اور حدیث میں وارد ہو چکی ہے۔ اور یہ بھی ظاہر کر دیا کہ میں وجود جبرائیل اور موسیٰ و رسالت پر ایمان رکھتا ہوں انکاری نہیں۔ اور نہ حشر و نشر اور یوم البعث سے منکر ہوں۔ اور نہ خام خیال نیچروں کی طرح اپنے مولیٰ کی عظمتوں اور کامل قدرتی اور ان کے نشاںوں میں شک رکھتا ہوں۔ اور نہ کسی استبداد عقلی کی وجہ سے معجزات کے ماننے سے منہ پھیرنے والا ہوں اور کئی دفعہ میں نے عام جلسوں میں ظاہر کیا کہ خدائے تعالیٰ کی غیر محدود قدرتی پر میرا یقین ہے بلکہ میرے نزدیک قدرت کی غیر محدودیت الوہیت کا ایک ضروری لازمہ ہے۔ اگر خدا کو ملن کر پھر کسی امر کے کرنے کو اس کو عاجز قرار دیا جائے تو ایسا خدا خدا ہی نہیں۔ اور اگر نفوذ باللہ وہ ایسا ہی ضعیف ہے تو آپس پر دوسرے کرنے والے جیتے ہی مر گئے اور تمام امیدیں ان کی خاک میں مل گئیں بلاشبہ کوئی بات اس سے انتہائی نہیں ہاں وہ بات ایسی چاہیے کہ خدا تعالیٰ کی شان اور تقدس کو زیبا ہو۔ اور ان کے صفات کا لہر ان کے موافق صداقت کے برخلاف نہ ہو۔ لیکن میاں صاحب نے باوجود میرے

۳۱۳

یہ حوالہ صفحہ 162 پر درج ہے

آسمانی فیض صفحہ 3 معجدہ حنفی خزائن جلد 4 صفحہ 313 از مرزا قادیانی



اب بیان کرو کہ کونسا کافی ستم بہاری اس تقریر میں ہے اس ستم کو طرز قیودیت کے لئے  
کس ثبوت کی کسر رہ گئی ہے۔ پادشہ اسی کی عملی حالت نے اس پر قیود اور جوہر لگا دی ہیں پرمیک  
بھی صفائی کا گام پیش نہ کر سکا۔ اب یہ سٹیٹس کو اس کی حاجی کی صورت سے کہہ حاصل نہیں ہو گا۔ ہم  
نے بہت صفائی سے ہمارا اس بات پر بند کیا کہ ستم اس بیان میں بالکل عجیب ہے کہ اس کے قتل کے

[illegible]

روزگار و این صفت بگویند که در میان ما نیست و چون کسی را از این صفت خبر دهند

Enq 162 JH

انجام آقظم ط 28.27 مع مسجد حانی عزائن جلد 11 ط 27.28 از مرزا قادیانی



لئے ہماری طرف سے کیا گیا ہے۔ ہم نے اس کو اپنے پہلے اشتراک میں بہت غیرت دلائی۔ اور  
غیرت دینے والے الفاظ استعمال کئے۔ مگر کچھ ایسا دھڑکا اس کے دل میں نہیں گیا تھا کہ وہ سر  
نہ اٹھا سکا۔ پھر ہم نے نہایت الجھ اویں ٹھکار کے ساتھ یسوع کی عزت اور مرتبہ کو یاد دلا کر  
قسم دی۔ اور جوں تک الفاظ ہمیں ملی سکے۔ ہم نے اس بات پر زور دیا کہ وہ اس بہتان کو جو ہم پر  
لگاتا ہے ٹھٹھکت کرے یا قسم کھاوے۔ لیکن وہ ان بدعت جھوٹوں کی طرح چُپ رہا۔ جین کا کاشفس ہر  
وقت ان کو صحت کرتا ہے کہ تم خدا کی لعنت کے نیچے کارروائی کر رہے ہو یہ یقیناً اس کو یہ خوف  
کھا گیا کہ قہر پکڑانے کے وقت اس کے جھوٹے منصوبہ کے تمام پروہال گر جائیں گے۔ وہ قسم  
کھانے کی حالت میں خدا کا قہر اس پر نازل ہوگا۔ سو اس نے نہ ناش کی اور نہ قسم کھائی۔

گھر بنائے گا۔ اور عبادت میں کوئی تنہا نہیں رہا کہ وہ اس کا حکم میں کچھ تغیر و تبدل کر دے گا۔ پس بلاشبہ  
وہ میل کتاب کا بھائی ہے جس کے کافر ہونے میں کچھ شک نہیں۔ ایسے غیبت کی نسبت کیونکر کر  
سکتے ہیں کہ وہ نیک شریف و کرم ہے۔

لیکن اس وقت ہمارے کچھ ایسا کہ ہم نے یہاں کیا ہے جس سے وہ خدا کے عبادت میں ایسے  
مستعد اور بہتر بنیں۔ اس کے بعض دویار کی نسبت استعمال ہو جاتے ہیں اور وہ حقیقت پر  
عمل نہیں کرتے۔ اور ابھی اس سے اس کو ان میں مستحب اور طرف کھینچ کر لے گئے ہیں۔ انہیں اس سے  
اس کے اس قدر میں وہ خدا کی عزت نہیں دے رہے۔ انہی ہماری عزت کے لئے ہے۔  
میں نے ان کو ایک کتاب دی ہے جس میں وہ خدا کی عزت ہے۔ وہ خدا کی عزت کے لئے ہے۔

اقول: میں نے ان کو ایک کتاب دی ہے جس میں وہ خدا کی عزت ہے۔ انہی ہماری عزت کے لئے ہے۔  
میں نے ان کو ایک کتاب دی ہے جس میں وہ خدا کی عزت ہے۔ انہی ہماری عزت کے لئے ہے۔  
میں نے ان کو ایک کتاب دی ہے جس میں وہ خدا کی عزت ہے۔ انہی ہماری عزت کے لئے ہے۔

اقول: میں نے ان کو ایک کتاب دی ہے جس میں وہ خدا کی عزت ہے۔ انہی ہماری عزت کے لئے ہے۔  
میں نے ان کو ایک کتاب دی ہے جس میں وہ خدا کی عزت ہے۔ انہی ہماری عزت کے لئے ہے۔  
میں نے ان کو ایک کتاب دی ہے جس میں وہ خدا کی عزت ہے۔ انہی ہماری عزت کے لئے ہے۔





سے مجھ کو منکر عقاید اہل سنت کا قریب سے دیا۔ تب انہوں نے کہا کہ بہت اچھا۔ اگر فی الحقیقت یہ بات ہے تو مجھے ایک پرچہ پر سب باتیں کہہ دیں۔ میں ابھی صاحب سٹی پرنٹنگ پریس کو اور نیز بلیک کو سنا دوں گا۔ اور ایک نقل اس کی علی گڑھ بھی لے جاؤں گا۔ تب میں نے مفصل طور پر اس بارے میں ایک پرچہ لکھ دیا جو بطور نوٹ درج ذیل ہے۔ اور خواجہ صاحب نے وہ تمام مضمون صاحب سٹی پرنٹنگ پریس کو بلحاظ آواز سنایا اور تمام معزز حاضرین نے جو نزدیک تھے سُن لیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - نَحْمَدُكَ وَلِنُصَلِّیْ

واضح ہو کہ اختلافی مسئلہ جس پر میں بحث کرنا چاہتا ہوں۔ صرف یہاں ہے کہ یہ دعویٰ جو حضرت یحییٰ بن مریم علیہ السلام زندہ مجسّمہ العصری انسان پر اٹھائے گئے ہیں۔ میرے نزدیک ثابت نہیں ہے اور انہوں نے قرآن و حدیث سے ایک بھی آیت صریحہ اور قاطعہ الدلالتہ یا ایک بھی حدیث صریحہ مرفوعہ متعلیٰ نہیں لے سکتی جس سے حیات یحییٰ علیہ السلام ثابت ہو سکے بلکہ باجائزہ آن کریم کی آیات صریحہ اور احادیث صحیحہ مرفوعہ متصلہ سے وفات ہی ثابت ہوتی ہے۔ اور میں اس وقت اقرار صریح شری کرتا ہوں کہ اگر حضرت مولوی سید محمد نذر حسین صاحب حیات یحییٰ علیہ السلام کی آیات صریحہ الدلالتہ اور قاطعہ الدلالتہ اور احادیث صحیحہ مرفوعہ متصلہ سے ثابت کر دیں تو میں دوسرے دعویٰ یحییٰ کو خود ہونے سے خود دست بردار ہو جاؤں گا اور مولوی صاحب کے سامنے توبہ کر دوں گا۔ بلکہ اس مضمون کی تمام کتابیں جلا دوں گا اور دوسرے الزامات جو میرے پر لگائے جاتے ہیں کہ یہ شخص یتیم القدر کا منکر ہے اور معجزات کا انکاری اور معراج کا منکر اور نیز نبوت کا مدعی اور ختم نبوت سے انکاری ہے سارے الزامات باطل اور دروغ محض ہیں۔ ان تمام اہل ہند میں میرا وہی مذہب ہے۔ جو دیگر اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے۔ اور میری کتب توفیح مرام اور ازالہ اوہام سے جو اعتراض نکالے گئے ہیں۔ یہ کتب جنہوں کی سراسر غلطی ہے۔ اب میں غلط ذیل امور کا مسلمانوں کے سامنے حقائق اقرار اس خاندان خدا مسجد میں کرتا ہوں کہ میں جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا قائل ہوں۔ اور جو شخص ختم نبوت کا حکم دے اس کو بدعت اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ ایسا ہی میں ملائکہ اور معجزات اور ایلة القدر و قیوم کا قائل ہوں اور یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ جو کچھ بدعتی سے بعض کو ترغیب دی گئی ہے سمجھ لیا ہے ان اہام کے ازالہ کے لیے مقرب ایک مستقل رسالہ تالیف کر کے شایع کر دوں گا۔ غرض میری نسبت جو بجز میرے دعویٰ وفات یحییٰ اور شیل یحییٰ ہونے کے اور اعتراضات لگائے گئے ہیں وہ سب غلط لہجے اور صرف غلط فہمی کی وجہ سے کئے گئے ہیں۔

پھر بعد اس کے خواجہ صاحب نے اس بات پر زور دیا کہ جب کہ ان عقاید میں حقیقت کوئی نزاع نہیں۔ فریقین بالاتفاق ماننے میں تو پھر ان میں بحث کیونکر ہو سکتی ہے۔ بحث کے لائق وہ مسئلہ ہے جس میں فریقین اختلاف رکھتے ہیں۔ یعنی وفات و حیات یحییٰ کا مسئلہ جس کے طے ہونے سے سدا فیصلہ ہو جاتا



۲۷

موت اس پر وارد ہوگا۔ اس کے بعد مرنے کا موجب ہو گئی اور جیسا کہ ہم کئی مرتبہ لکھ چکے ہیں وہ ہمکنہ شہداء و شہداء  
۱۹۱۹ء کے بعد جو ہمکنہ آفریقا شہداء بطور اتمام حجت تھا چوبیسے سات بیٹے بھی زندہ نہ رہ سکا۔ پس  
کیا یہ خدا کا فعل نہیں ہے کہ اس نے اہم کے اہل انکار پر موت کی سزا دی اس کا تمام بھوٹ اور  
افترا ایک لحظہ ظاہر کر دیا۔

اب بیان کردہ کہ کونسا قانونی ستم ہماری اس تقریر میں ہے اور اہم کو طرم قرار دینے کے لئے  
کس ثبوت کی کسر ہو گئی ہے۔ بلاشبہ اسی کی عملی حالت نے اس پر فوق و داد و جرم لگا دی جس پر وہ ایک  
بھی صفائی کا گام پیش نہ کر سکا۔ اب جیسا کہ اس کی حاجی کی موت سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ ہم  
نے بہت صفائی سے ہمارے اس بات پر زور دیا کہ اہم اس بیان میں بالکل جھوٹا ہے کہ اس کے قتل کے

ہوں اور قرآن شریف کو مانتا ہوں کیا یہ سب بخت مٹری جو خود صالحات اور نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ قرآن  
شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے اور کیا ایسا شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے۔ اور ایت و لکھ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا کام نہیں رکھتا ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ میں بھی آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رسول اور پیغمبر ہوں۔ صاحب مباحث طلب کو یہ رکنا چاہئے کہ اس کا جتنے  
کسی اور کسی وقت حقیقی طور پر نبوت یا رسالت کا دعویٰ نہیں کیا اور حقیقی طور پر کسی خط کا مشعل  
کنا اور لغت کے عام معنوں کے لحاظ سے اس کو بل پھل میں وہ مستحکم کفر نہیں۔ مگر میں اس کو  
بھی پسند نہیں کرتا کہ اس میں عام مسلمانوں کو دھوکہ لگ جانے کا امکان ہے۔ لیکن یہ مکالمات اور مذاکرات  
جو پیشکشاذ کی طرف سے ہم کو ملے ہیں جن میں یہ فقہ نبوت اور صالحات کا بکثرت ذکر ہے۔ ان کو میں  
مستحکم کرنے کے حق میں نہیں رکھ سکتا۔ لیکن یہ کہتا ہوں کہ ان مباحثات میں جو خط قریشی یا رسول  
یا نبی کا میری نسبت آیا ہے وہ اپنے حقیقی معنوں پر مستعمل نہیں ہے۔ اصل حقیقت جس کی  
میں علی رؤس الاشهاد کو ایسا کہتا ہوں یہ ہے جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ اور  
آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا کوئی پڑا اور کوئی نیا۔ ومن قال بعد رسولنا وبعثنا  
ابی نبی او رسول علی وجہ الحق والافتراء وتولوا القرآن واحکام الشریعة  
العلیہ فهو کافر کذا اب۔ غرض ہمارا مقصد یہ ہے کہ شخص حقیقی طور پر نبوت کا دعویٰ کرے  
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مابین فیوض سے اپنے تئیں رنگ کرے اور اس پاک سرشار سے  
جدا ہو کر آپ کی راہ راست نبی اللہ نہ پہنچے تو وہ طعن و تہمت کا وسیع ہوا کسی نیا

جو خط اب اس کتاب کو شہرہ و گیرہ ہو گا میں یہ جانتا ہوں کہ میں نے یہ خط اب اس کی نسبت نہیں کیا۔

پہلا صفحہ 163 پر درج

انجام آتم صفحہ 27 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 27 از مرزا قادیانی

نہایت غنی و لائق تحسین (رسالہ دعوتِ قوم)  
**اشہد بانہا عساکرہ**  
 حاکم الملک و مولانا محمد رفیع الدین

بغرض دعوت ان مسلمان مولویوں کے جو اس عاجز کو

کافرا و کذاب اور مفتری اور دجال اور جہنمی قرار دیتے ہیں

بَقَا الْفَضْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَلَاحِينَ

اے محمد! ہم میں اور ہماری قوم میں حق ہے اور تم خیر الفلاحین

ہو کہ ظاہرِ مطلب یہ ہے کہ دوستانہ کی طرف سے قلم نگار و کاتبِ حد سے زیادہ گور گیا ہے اور نہ فقط  
 ملکہ فقرہ سہارا لیں بھی اس عاجز کے کافرا و کذاب ٹھہرنے میں مولویوں کی اس میں اس کا ہے  
 ہیں اور ایسا ہی ان مولویوں کے خواہے ہر ماہ ایسے لوگ پائے جاتے ہیں کہ وہ ہمیں نصیب نہ ہو  
 یہاں سے بھی اکثر کہتے ہیں۔ اگرچہ اس تمام قلم نگار کا جو جو تدریسین و دہوی کی گون پر ہے۔  
 مگر ہم دوسرے مولویوں کا یہ گناہ ہے کہ انہوں نے اس تنگ نظر کلمہ نویس میں اپنی عقل اور اپنی  
 نقیض سے کام نہیں لیا۔ بلکہ تدریسین کے دہلاؤں قوی کو دیکھ کر جو محمد حسین بنامی نے تیار کیا  
 تھا بغیر تحقیق اور تحقیق کے اس پر ایمان لے آئے۔ ہم کلی مرتکب چکے ہیں کہ اس ناواقف تدریسین اور  
 اس کے تلامذہ شاگرد محمد حسین کا یہ سراسر اقترا ہے کہ ہمدی طرف سے بات فسوب کہتے ہیں کہ گویا  
 ہمیں دعوتِ دینار علیہم السلام سے اجازت ہے یا ہم خود دعوتِ نبوت کہتے ہیں یا نوح و ہاب و حضرت  
 سید المرسلین محمد مصطفیٰ علیہ السلام کو خاتم النبیا نہیں کہتے یا ملک سے انکساری یا مشرور  
 تشریف و اصل مقامِ امام سے منکر ہیں۔ یا موم و مومنہ و خیر و اکان اسوہ کو فخر استحقاق سے  
 نہ کہتے یا غیر ضروری کہتے ہیں۔ نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کوہ ہے کہ ہم ان سب باتوں کے قائل ہیں۔ اور  
 ان حقائق میں حال کے ملکر کو طعن اور فخر و افتخار و اتان یقین دہکتے ہیں۔

اگرچہ ہم اس دعوت کے مافی قبل کہنے کے لئے یہاں پر اقرار ہے تو ہم پختہ آواز سے یہاں  
 نشانی ہیں کہ ہم سے یہاں سے جو یہاں سے کہتے ہیں۔ ان ایک بات ضرور ہے جس کے

۱۔ الامارات : ۹۰



۲۱۵

کر دینا میرے باپ کا نام تھا۔ یہ سلطان محمود غزنوی سے لکھایا تھا۔ سلطان محمود کے ساتھ شادی کر کر میری ماں نے کی تھی۔ پہلے غزنوی سے لکھایا ہے کہ لقمان سے شادی ہوئی تھی۔ سلطان محمود کی ایک لڑکی ہے۔ لقمان کا اور بیٹا ہے جو میرا بھائی ہے۔ ہم تین بھائی ہیں۔ میں نے بیٹہ کسی نہیں لیا متلاشی رہا تھا۔ مالاکنڈ میں فوج کے ساتھ نہیں گیا تھا۔ بوجہ کام نہ ہو سکنے کے مجھے برخواست کیا گیا تھا۔ جب واپس مالاکنڈ سے آیا متلاشی نہ تھا۔ محمدی تھا۔ دو سال کے قریب اس بات کو ہوئے ہیں۔ قادیان آنے سے پہلے سلطان محمود مجھ سے ناراض ہوا تھا۔

اسی امت میں سے ہو گا۔ اور اسی طرح صحیح مسلم میں فاتحہ مشکوٰۃ لکھا تھا۔ میں نے مسیح تم میں سے ایک امتی آدمی ہو گا۔ تمہارا امام ہو گا۔ کیا یہ باتیں تسلی پانے کیلئے نہ تھیں؟ کیا یہ امر تسلی بخش نہ تھا کہ قرآن نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فوت ہو جانا یہی فرمایا؟ حدیثوں میں ان کی عمر ایک سو بیس برس لکھ کر یہ اشارہ فرمایا کہ وہ ستتر عیسوی میں ضرور فوت ہو گئے ہیں۔ توفی کے معنی مارنا یہی فرمایا گیا اور آیت قلمنا توفیقہ تھی نے صفات طہر پر خبر دیدی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے اور وہ بھگڑا ہوا جس سے پہلے ہو چکا ہے جو ہوا اور حضرت عیسیٰ میں ایلیانی کے نزول کے بارے میں تھا۔ کوئی ایسا مسلمان نہیں کہ اس میں یہود کو تہا قرار دے۔ سو دنیا میں دوبارہ آنے کے معنی ہم ایک نبی نے کئے وہی معنی ہم حضرت عیسیٰ کے نزول کے بارے میں کرتے ہیں۔ مگر ہمارے مخالف مولوی جو معنی کرتے ہیں ان کے پاس ان معنی کی کوئی سند موجود نہیں۔

اب سوچنا چاہیے کہ ہم تو اس عقیدہ کو پیش کرتے ہیں جس کی پہلی کتابوں میں نظیر موجود ہے اور جس کا قرآن مصدق ہے۔ اور ہمارے مخالف حضرت عیسیٰ کے نزول کے بارے میں اس عقیدہ کو پیش کرتے ہیں جس کی تمام انبیاء کے سلسلہ میں کوئی نظیر موجود نہیں اور قرآن اس کا مکذب ہے۔ پھر ہمارے مخالف جبکہ اس بحث میں عاجز آجاتے ہیں تو ان کے علم پر ہم پر یہ تہمت دلاتے ہیں کہ گویا ہم نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور گویا ہم معجزات اور فرشتوں کے منکر ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ یہ تمام افراء ہیں۔ ہمارا ایمان ہے



۳۰۲

تخذنا مني ولا تخف الا الله واعدوا الله ان تكون من العارفين - هذا ما  
 قلنا في بعض كتبنا استنباطا من الاحاديث النبوية والقرآن الكريم وما  
 قال بعض السلف فهو اكبر من هذا ألا ترى الى قول ابن سيرين انه ذكر  
 المهدي عنده وسئل عنه هل هو أفضل من ابي بكر فقال ما ابو بكر هو  
 أفضل من بعض النبيين -

هذا ما كتب صاحب فتح البيان صديق حسن بن كتابه الجمع  
 ومثله اقوال أخرى ولكننا نتركها خوفا من الاطئاب وعلينا ان تدقق  
 النظر بالانصاف الكامل ليتضح لك الحق الحقيق وتكون من الفاترين  
 وقد بينت لك كلاما وكلمة الكفر في اعيان المستجملين فانظر اين هذا و  
 اين ادعاء النبوة فلا تظن يا ابي اني قلت كلمة فيه رائحة ادعاء النبوة  
 كما فهم المشهورون في زمانى وعرضى بل كما قلت انما قلتها تبيينا لمعارف  
 القرآن ودقائقه وانما الاحمال بالنيات ومعاذ الله ان ادعى النبوة بعد  
 ما جل الله نبينا وسيدنا محمد المصطفى صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين -  
 ومن اعترضنا عنهم انهم قالوا ان المسيح الموعود لا يأتي الا عند  
 قرب القيامة وظهور اماراتها الكبرى يسرى ظهورها وارجح وطبع ودابة الارض  
 والجمال الذي يسير معه الجنة والنار وطلوع الشمس من مغربها وما  
 ظهر شي من هذه العلامات فمن اين جاء المسيح الموعود مع عدم مجئ آيات  
 أخرى وكيف يظلم القلب على هذا وكيف يحصل الشك واليقين - اما  
 الجواب فاعلم ان هذه الانبياء قد تمت كلها وقصص كما كان في الآثار  
 المتتمة المدونة عن النقا ولكن الناس ما عرفوها وكانوا غافلين - و  
 الكلام المفصل في ذلك ان امانيات القيامة على قسمين الامارات الصغرى

۱۳۹

کے عتیق کو نہیں میں طوب گئی ہے یہ بات سچ ہے کہ انجیل میں بھی کسی قدر  
یہودیوں کی بد چلتیوں کا ذکر ہے لیکن مسیح نے کہیں یہ ذکر تو نہیں کیا کہ جس قدر  
دنیا کے منعم میں لوگ موجود ہیں جن کو عالمین کے حکم سے معزور کر سکتے ہیں کہ وہ  
بڑے گئے مر گئے اور دنیا شرک اور بد کاریوں سے بھری اور ذرا سالت کا کام دعویٰ  
کیا ہے یہاں ہر جگہ کہ یہودی ایک تھوڑی سی قوم تھی جو مسیح کے مطالبہ تھی بلکہ وہی  
تھی جو مسیح کے نظر کے سامنے اور چند وہیات کے باشندے تھے لیکن قرآن  
کیم نے تو تمام زمین کے سر جانے کا ذکر کیا ہے اور تمام قوموں کی بری حالت  
کو وہ بتلا تا ہے کہ زمین ہر قسم کے گناہ سے مری جو یہودی تو فیوں کی اولاد  
اور تورات کا اپنے اقارب سے اتنے تھے کہ کوئل سے قاصر تھے لیکن قرآن  
کے زمانہ میں علاوہ فسق و فجور کے عقاید میں بھی فساد ہو گیا تھا۔ ہزار ہا لوگ  
دھرم تھے ہزار ہا دینی اور الہام سے منکر تھے اور ہر قسم کی بد کاریاں زمین پر  
پھیل گئی تھیں اور دنیا میں افساد دی اور عملی خرابیوں کا ایک طوفان برپا  
تھا ماسوا اس کے مسیح نے اپنی جمہوری سی قوم یہودیوں کی بد چلتی کا کچھ ذکر  
کیا جس سے ابھرتے یہ خیال پیدا ہوا کہ اس وقت یہودی ایک خاص قوم کو  
ایک مصلح کی ضرورت تھی مگر میں دلیل کو ہم اس شخصیت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
منجانب افسوس ہونے کے بارے میں بیان کرتے ہیں یعنی اس شخصیت صلی  
اللہ علیہ وسلم کا فساد عام کے وقت میں آنا اور کمال اصلاح کے بعد وہیں

۱۔ اہل کتاب کے کہ فساد جو کہ اس دور میں ہوا اس وقت میں یہودیوں کی بد چلتیوں کا ذکر ہے  
یہ کہ خدا تعالیٰ اس شخصیت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تھا اور میں چاہیں کہ وہ فساد کو ختم کر دے  
اس دور میں اس فساد کو ختم کرنے کے بعد کہ مسیح سے قوم نہیں رہا اور

## نتیجہ

149

## مختلّوّل

لا ینفخ الا نفاثا لیس الی قرآن شریف میں مذکور ہے کہ میری موجودگی میں نہ ہونے دے گا  
 پر ہر شے نہیں ماسوا اس کے روحانی و عقلی کمال پر جو تاویہ ان کے ساتھ فرشتوں  
 کا آنا ایک روحانی قیامت کا نمود ہوتا ہے جس سے مروط میں حرکت پیدا ہو جاتی ہے  
 اور قبروں کے اہل عالم وہ باہر آجاتے ہیں اور ان کے سرور پر لوگ اپنی سزا و جزا لیتے  
 ہیں سو اگر سورۃ الزلزال کو قیامت کے آثار میں قرار دیا جائے تو اس میں بھی کچھ شک نہیں  
 کہ ایسا وقت روحانی طور پر ایک قسم کی قیامت بھی ہوتی ہے خدا نے تعالیٰ کے مقررہ  
 بندے قیامت کا بھی ٹھکانہ ہی کرنا ہے میں اسی میں کا وہ جو قیامت کے نام پر موم پر ہو سکتا  
 ہے جس کے لئے روحانی موت و زندہ ہونے شروع ہو جاتے ہیں اور نیز اس میں  
 بھی کچھ شک نہیں کہ جب ایسا زمانہ آجائے گا کہ تمام انسانی طاقتیں اپنے کمالات کو  
 ظاہر کرو گناہیں کی حد میں وہ کسی شے کی عقل میں فکر کا پرچار ممکن ہے اس وقت تک  
 وہ کچھ باتیں کی حد میں عقلی حقیقتوں کو اپنے علم پر کرنا مقید ہے صاحب ظاہر وہ مائیں  
 جب اس عالم کا دائرہ چلا ہو کر ایک دوسرے اس کی صف بندی ہی جائے گی۔

كل من علي ما فان ويبي شوج برتلك والجلال بالاكلام

تکالیف

رشتہ فرتوں کا کسب و کسب : ہمیں آئیں و ہمیں بھگتیں  
 ہمارے عذاب کا علاج طلب کیا جائے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ  
 ہمارے ہر کام میں اس وحی زمینی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل قدرت پرستی  
 میں عالم فتنوں کے کچے کریں گے یہ ہے کہ جو خود تیرا دوست و صلیبی صلیبی علیہ السلام

1A-4C: 07/02 09:05/10

یہ جملہ صفحہ 165 پر مندرج ہے

۱۴۷-۱۴۸: حبیبی، غفران محمد، ۱۳۹۳، ۱۷۰-۱۶۹: امرزاد، علی



## مستأهل

خاتم النبیین و خیر المرسلین میں سے ہے ائمہ سے مکمل طور پر جدا ہے نہ نعمت بہتر انہیں  
پہنچ چکی جس کے ذریعے انہیں وہ راستہ کو اختیار کر کے فطرتاً تعالیٰ کی پہنچ سکا  
ہے اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایسے ہو جاتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب الہی  
ہے اور ایک شمشاد قطعا اس کی ضرورت اور مدد دے گا حکام اور اہل علم کے نزدیک نہیں  
ہو سکتا اور دکم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی دلیلی یا ایسا امام ملنا نہ ہو جو اس  
کی حکام و قتالی کی قسم یا قطع یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغیر کر سکا ہو اگر کوئی ایسا  
عبداللہ کہے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت و مسئلہ سے خارج اور غلط اور کافر ہے اور  
انہیں اس بات پر ہونا چاہیے کہ وہی وحی و کلام و حکم کا یہی ایسا قبیلہ ہمارے یہاں اللہ  
علیہ وسلم کے ہرگز انہوں کو حاصل نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ وہ راستہ کے علی و اولیٰ ہو  
اقتدا اس امام المرسل کے حاصل ہو سکیں کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت  
اور قرب کا پھر یہی حال دلالت دیتا ہے یہی علیہ السلام کے ہرگز حاصل کیا نہیں  
سکتے ہیں جو کچھ قرآن و فطرت علیہ السلام ہے وہ ہم سے زیادہ ہو سکتا ہے اور کہتے  
ہیں کہ ہمارے ساتھ وہ کمال شرف و عزت آنحضرت علیہ السلام ہے مشرق و مکر  
عجیل و تاویل سب کچھ میں ان کے کلام کی نسبت بھی ہمارے کلام سے کم نہیں حاصل  
ہو بلکہ اصل کے ساتھ میں ہمارے میں بعض ذریعے ہیں جنہیں ان میں کمال ہے  
حاصل نہیں ہو سکتے فرض ہوا ان کی تمام باتیں ہمارے ہی قرآن شریف میں لکھی  
اور ہمارے آنحضرت علیہ السلام و کلام خدا تعالیٰ کی طرف سے اور تمام عزت اور  
عزت کی تمام خاصاں و کمالات اور جہنم کی تمام نعمات و کائنات و ارضی و کائناتوں  
کہ ہماری قوم میں ایسے لوگ بہت ہیں جو بعض حقائق اور مواضع قرآنیہ اور حقائق کا ہر  
کو پہنچنے وقت میں ہمارے کشف و امام راہ و تصدیق کے کھاتے ہیں جو کلمات و مواضع  
انہیں حاصل کہہ دیتے ہیں مگر مواضع حق و قرآن و حدیث میں کمال کشف و کھاتے ہیں

از این دو رقم 147.148 معجمه و 170.169 از مرز است

**165 2nd**





۱۲۳

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ وَجَعَلَ اَعْدَاءَهُ مِنَ الْمَلْعُونِينَ - اَشْهَدُ اَنَا تَقْسَمُ

اَمْتِ مَا يَدْعُوهُ فَرَسَكَو دِرْكَتِ اَنْلِ كِدْ دِرْ خَمَانِ اَوْ مَعْتِ فَرَسَكَو دِرْ كَوَاهِ اَشْهَدُ كَرَا

بِكِتَابِ اللَّهِ الْقُرْآنِ - وَتَتَّبِعُ اقْوَالِي بِرَسُولِ اللَّهِ مِنْبِغِ الْحَقِّ وَالْحَقِّانِ - وَتَقْبَلُ

بِخَتَابِ اللَّهِ كَقُرْآنِ شَرِيفِ اَمْتِ نَجْمِي زَنِيمِ وَخَمَانِ بِرَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْ خَمْرُ حَقِّ وَرَزَقِ

مَا اَنْعَقَدَ عَلَيْهِ الْاِجْمَاعُ بِذَلِكَ الزَّمَانِ - لَا تَزِيدُ عَلَيْهَا وَلَا تَنْقُصُ مِنْهَا

بِرِوَايَةِ كَنِيمِ دِرْ مَرْتَبِ اَنْزَارِ اَقْبُولُ مَعِ كَنِيمِ كِهْ دِلِ زَمَانِ اِجْمَاعِ مَا يَكُونُ قُرْآنِ اَقْبُولُ مَعِ

وَعَلَيْهَا نَحْمِي وَعَلَيْهَا نَمُوتُ - وَمَنْ زَادَ عَلَى هَذِهِ الشَّرِيعَةِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ اَوْ نَقَصَ

زَكَوَاتِ كَنِيمِ وَزَكَوَاتِ اَنْبِيَاكُم جِوَادِ كَنِيمِ - دِرْ اَنْبِيَاكُم خَوَارِ كَنِيمِ اَنْبِيَاكُم خَوَارِ كَنِيمِ - دِرْ اَنْبِيَاكُم خَوَارِ كَنِيمِ

مِنْهَا لَوْ كَفَرْتَ بِحَقِّ اِجْمَاعِيَةِ - فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اِجْمَاعِينَ

زَيْلِ كِهْ يَا كَرَمِ اَنْبِيَاكُم جِوَادِ كَنِيمِ - دِرْ اَنْبِيَاكُم خَوَارِ كَنِيمِ - دِرْ اَنْبِيَاكُم خَوَارِ كَنِيمِ -

هَذَا اِعْتِقَادِي - وَهُوَ مَقْصُودِي وَمِرَادِي - وَلَا اُخَالِفُ

اِسْمِ اِقْلَامِ اَمْتِ دِرْ اَنْبِيَاكُم خَوَارِ كَنِيمِ - دِرْ اَنْبِيَاكُم خَوَارِ كَنِيمِ - دِرْ اَنْبِيَاكُم خَوَارِ كَنِيمِ -

قَوْمِي فِي الْاَصُولِ الْاِجْمَاعِيَةِ - وَمَا جِئْتُ بِمُحَدَّثَاتٍ كَالْفِرْقِ الْمُبْتَدِعَةِ

اَتَمُّ نَحْوِ دِرْ اَنْبِيَاكُم خَوَارِ كَنِيمِ - دِرْ اَنْبِيَاكُم خَوَارِ كَنِيمِ - دِرْ اَنْبِيَاكُم خَوَارِ كَنِيمِ -

بِيَدَانِي اَرْسَلْتُ لِنَجْمِ الدِّينِ وَاصِلِ الْاِمَّةِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي هَاشِمٍ هَذَا الْمَانَةُ - فَاذْكُرْ

كِرَامَتِ كِهْ يَا كَرَمِ اَنْبِيَاكُم جِوَادِ كَنِيمِ - دِرْ اَنْبِيَاكُم خَوَارِ كَنِيمِ - دِرْ اَنْبِيَاكُم خَوَارِ كَنِيمِ -

بِعَنْوَانِ اَمْرِ الْعُلُوِّ وَالْحِكْمَةِ - وَالْوَقْفِ الْعَصْمِيَةِ الْاَصْلِيَةِ - وَجَعَلْتُ

بِعَنْوَانِ اَمْرِ الْعُلُوِّ وَالْحِكْمَةِ - وَالْوَقْفِ الْعَصْمِيَةِ الْاَصْلِيَةِ - وَجَعَلْتُ

رَفْعِ حُجُوبِ مِيكَ عَلَى طَرِيقِ الْبَيْتِ الْبَرِّ حَاضِرِيَةِ اِلَهِيَّةِ اِسْرَافِ لِنَفْعِ الْعَامَّةِ -

بِرَفْعِ بَقَاعِ اَمْرِيَةِ حُجُوبِ مِيكَ عَلَى طَرِيقِ الْبَيْتِ الْبَرِّ حَاضِرِيَةِ اِلَهِيَّةِ اِسْرَافِ لِنَفْعِ الْعَامَّةِ -

بِرَفْعِ بَقَاعِ اَمْرِيَةِ حُجُوبِ مِيكَ عَلَى طَرِيقِ الْبَيْتِ الْبَرِّ حَاضِرِيَةِ اِلَهِيَّةِ اِسْرَافِ لِنَفْعِ الْعَامَّةِ -



ایمان و عمل

۳۲۳

جب تک کسی دل میں ایک ذرہ بھی تقویٰ ہو ایسے افراد میں کر سکتا ہیں باقی چیزوں پر اسلام کی بنا رکھی گئی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہے۔ اور جس خدا کی کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنا حکم ہے ہم اس کو پنجہ مار رہے ہیں۔ اور فالدق دینی شہدہ کی طرح ہماری زبان پر غنیمتاً کتابت اللہ ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح اختلاف اور تافس کے وقت جب حدیث اور قرآن میں پیدا ہو قرآن کو ہم ترجیح دیتے ہیں۔ بالخصوص قصوں میں جو بالاتفاق نسخ کے ہوتے ہیں نہیں ہیں۔ اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق اور مشر اجماع حق اور دوز حساب حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جل شانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ سب لحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعت اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ کرے یا ترک فرمائے اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے۔ اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ پتے دل سے اس کلمہ پر ایمان رکھیں کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اور اسی پر مریں اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے اُن سب پر عین لایں۔ اور یوم الملوۃ اور ذکوة الفجر اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کار بند ہوں۔ غرض وہ تمام امور جن پر امت مسلمہ کا اعتقاد اور عملی طور پر اجماع تھا اور وہ امور جو اہل سنت کی اجمالی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں اُن سب کا ماننا فرض ہے۔ اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے۔ اور جو شخص مخالفت اس مذہب کے کئی افعال نام ہم پر لگاتا ہے وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑ کر ہم پر افتراء کرتا ہے۔ اور قیامت میں ہمارا واسطہ ہے یہ دعویٰ ہے کہ گمب اُن نے ہمارا سینہ چاک کر کے دیکھا کہ ہم باوجود ہمارے اس قول کے بدل

۹۷





اب دیکھو کہ ایک طرف تو یہ شخص میرے سچ موعود ہونے کا قرار کرتا ہے اور نہ صوفی قرار ملے میری تصدیق کے بارے میں ایک خواب بھی پیش کرتا ہے جو سچی نکلی۔

پھر اسی کتاب کے آخر میں اور نیز اپنے رسالہ المسیح الدجال میں میرا نام دجال اور شیطان بھی رکھتا ہے اور مجھے خائن اور برا منحور اور کذاب ٹھیراتا ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ عبدالحکیم خان نے اپنے ان دونوں متناقض بیانات میں چند روز کا بھی فرق نہیں رکھا۔ ایک طرف تو مجھے مسیح موعود کہا اور اپنے خواب کے ساتھ میری تصدیق کی اور پھر ساتھ ہی دجال اور کذاب بھی کہہ دیا۔

مجھے اس بات کی پروا نہیں کہ ایسا کیوں کیا مگر ہر ایک کو سوچنا چاہیے کہ اس شخص کی حالت ایک غلبۃ الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے ایک طرف تو مجھے مسیح قرار دیتا ہے بلکہ میری تصدیق میں ایک سچی خواب پیش کرتا ہے جو پوری ہو گئی۔ اور دوسری طرف مجھے سب کافروں سے بدتر سمجھتا ہے کیا اس کا بڑا حکم

اور تناقض ہو گا اور میں یہوں کو وہ میری طرف فسوب کرتا ہوا اس کو خود سوچنا چاہیے تھا کہ خواب کی نود سے میری سچائی کی اُس کو تصدیق ہو چکی تھی بلکہ میری تصدیق کیلئے خدا نے حسرت بیگ کے طاعون سے ہلاک بھی کر دیا تھا تو کیا ایک دجال کیلئے خدا نے اس کو مارا اور کیا خدا کو وہ عجیب معلوم نہ تھے جو بیس سال کے بعد اُس کو معلوم ہو گئے۔ اور یہ عذر اُس کا قابل قبول نہ ہو گا کہ مجھ کو شیطانی خوابیں آتی ہوں گی اور یہ بھی ایک شیطانی خواب تھی۔ کیونکہ یہ تو ہم قبول کر سکتے ہیں کہ اُس کو بوجہ لطرتی مناسبت کے شیطانی خوابیں آتی ہوں گی اور شیطانی الہام

وہ اب عبدالحکیم کیلئے لازم ہے کہ جس بیگ کی قبر پر جا کر دوسرے کہ لے جاتی تو تکذیب میں سچا تھا اور میں ٹھوٹا۔ میری گفت و سنا کہ انہ سے معلوم کہ مجھے بتا کہ ایک کتاب باوجود دجال کیلئے کیوں نہیں لکھی جیسے چمک کر دیا۔ مذکورہ بات بھی خود کے خائن ہے کہ شخص بیس سال تک خیر و اذیت میں میری تائید کرتا اور مخالفوں کے ساتھ جھگڑتا رہا۔ اب بیس سال کے بعد کوئی نئی بات اُس کو معلوم ہوئی جو بیس سال پہلے تھی وہ تو وہی چیز ہے جو اب دیکھنا تھا۔



۱۴۳

کہتے ہیں اور ہم تسلیم کر لیں گے کہ شاید کسی مسلمان نے مقررہ ہمارے گزرتے میں داخل کر بیٹھیں لیکن اگر رسول کا طبع سے یہ عفت ہو جائے کہ ہمارا صاحب نے اسلام کے عقاید قبول کر لئے تھے اور وہ پر ان کا دین نہیں دنا تھا تو ہر وہ چہا شاعر ہمارا صاحب کے اکثر حصہ کام سے متاثر ہوئے ہیں۔ جلی اہل حق تسلیم کرنے پر ہیں گے یا ان کے ایسے معنے کرنے پر ہیں گے جس سے متاثر ہو جائے ہو جائے اور ظاہر ہے کہ ایک بل سے دو متاثر ہونے میں نکل نہیں سکتیں۔ کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔ میں شریعہ اپنی ہوگی کہ متاثر ہونے والوں کا مجموعہ ہمارا صاحب کی طرف منسوب کیا جائے۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ ہمارا صاحب نے ایسے مسلمانوں کا خفیہوں مطیعوں کو بھی اپنے اشعار میں سزوفیل کی جو جنہوں نے اس حق اور حقیقت کو چھوڑ دیا جس کی طرف خدا تعالیٰ کا کام ہوتا ہے اور بعض رسم اور عادت کے ہابند ہو گئے چنانچہ قرآن مجید اور حدیث میں بھی ہے کہ ایسے خدیووں پر لعنتیں ہیں جن میں صدق اور اخلاص نہیں اور ایسے رفاہی زنی قدر کشی ہے جن میں گناہ ترک کرنے کا مدن نہیں۔ سو تعجب نہیں کہ غافل مسلمانوں کے سمجھنے کے لئے اس فرض سے کہ وہ رسم اور عادت سے آگے قدم بڑھائیں ہمارا صاحب نے بعض بے عمل ہولوں اور قاضیوں کو نصیحت کی ہے۔

اب ہم کھول کر لکھتے ہیں کہ ہمارے ہمارے صاحب کی نسبت ہے کہ بلاشبہ وہ سچے مسلمان تھے اور یقیناً وہ دیکھے ہوئے ہو کر اور کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے مشرف ہو کر اس نئی زندگی کو پا چکے تھے۔ جو اخیر خدا تعالیٰ کے پاک رسول کی پیروی کے کسی کو نہیں مل سکتی۔ وہ

ہندوؤں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہے

اور پوشیدہ ہی چلے گئے ہیں

میری ہم دلی غم کہتے ہیں

۱۴۱

کے رنگ میں اس لئے کہ اس نے یہاں صاحب کے اشعار میں اپنی طوٹ سے اشعار ملا دیئے ہیں  
 اور نتیجہ یہ کہ ان اشعار میں تناقض پیدا ہو گیا۔ مگر صاف ظاہر ہے کہ کسی سچا اور محکمہ  
 انسانیت خلعتوں کی کھم میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا۔ ان اگر کوئی پاگل اور مجنون یا ایسا منافق  
 ہو کہ خوشامد کے طور پر ان میں ان ملا رہا ہو۔ اس کا کام بے شک تناقض ہوجاتا ہے۔  
 مگر فیصلہ کہ ہم کیونکر ان تمام اشعار میں سے کھرے کھوٹے میں فرق کر سکیں اور کیونکر سمجھیں  
 کہ ان میں سے یہ یہاں صاحب کے منہ سے نکلے ہیں اور یہ یہاں صاحب جو ان پہلے شعروں  
 کی تفسیر دے رہے ہیں وہ کسی اور نے یا صاحب کی طرف منسوب کر دیئے ہیں۔ تو واضح رہے  
 کہ فیصلہ نہایت آسان ہے۔ چنانچہ طریق فیصلہ یہ ہے کہ ان تمام ہدایوں پر خواص انصاف سے نظر  
 ڈالی جائے جو یہاں صاحب کے مسلمان ہوجانے پر مطلق ہیں سو بعد خود اگر یہ ثابت ہو کہ وہاں  
 مسیح نہیں ہیں اور اصل یہاں صاحب ہندو ہی تھے اور وہ کہہ مانتے تھے۔ اور اپنی ملی صورت  
 میں انہوں نے یہاں اسلام ظاہر نہیں کیا بلکہ اسلام کی صداقت ظاہر کی تو اس صورت میں ہمیں  
 اتنا کہ پڑے گا کہ یہ یہاں صاحب کی نسبت مسلمانوں کا یہ پورا خیال چلا آتا ہے کہ حقیقت وہ  
 مسلمان ہی تھے اور پانچ وقت تلا بھی پڑھتے تھے اور ان کا بھی کیا تھا یہ خیال صحیح نہیں ہے۔  
 اس صورت میں وہ تمام شعرا الحاقی ماننے جائیں گے جو یہاں صاحب کے اسلام پر دلالت

تھی۔ چنانچہ فیصلہ کہ یہاں صاحب کو فہم ہی سے لکھنا کہ یہاں صاحب کا ہے اور ماننا پڑے گا۔  
 پھر یہ گویا وہ سب کہ صوفی لوگ اس زندگی میں ایک قسم کے ان گون کے عالم میں۔  
 اور ہر کس کی کہ وہ کس عالم تھے ہیں اور نیرنگ تھے ہیں کہ انسان ہر ایک کہ وہ ایک  
 نیرنگ تھا وہ طرح طرح کے زمانوں سے ظاہر ہوتا ہے وہی عالم کائنات کی فہم کی طرف  
 طرف میں دیکھتے ہیں اور پھر وہ سب وقت میں ہیں ان کی صورت پر اس کو پتہ نہیں ہے اس کا  
 نتیجہ یہ ہے کہ وہی صورت کے بتا نہ سکتے ہیں تب ان کی پہلے ٹوٹی ہے۔  
 پھر کیا ہے کہ یہاں صاحب کا بھی یہی ہو جو وہ انہوں کے ساتھ ہے وہ صاحب کی شکل میں

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جو ہاشم کا بعد میں مولوی عبدالحکیم صاحب اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے درمیان چند روز سے بات  
مستند دعویٰ نبوت مند جو کتب مرزا صاحب کے ہوتا تھا آج مولوی صاحب کی طرف سے تیسرا پرچہ جواب  
الجواب کے جواب میں لکھا جا رہا تھا۔ اٹھائے تحریر میں مرزا صاحب کی عبارت مند جو ذیل کے بیان کرنے پر بطور  
عام میں فیصلہ ہوگی جو عبارت درج ذیل ہے۔ المرقوم ۳ فروری ۱۹۹۲ء مطابق ۲۲ رجب ۱۴۱۳ھ

برکت علی کیل جیف کورٹ پنجاب محی الدین المعروف مولیٰ العبد  
ناکسہ درجیم بخش العبد  
فضل دین العبد

۲۵۷ 2025 2025  
رحیم اللہ العبد  
ابو یوسف محمد بیک علی العبد  
جیب اللہ العبد

الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله خاتمة النبيين - انا العبد - تمام مسلمانوں کی خدمت میں  
مقدم کر رہا ہوں کہ اس ماجم کے زمرہ فتح الاسلام و توحید مرام و ازالہ اوہام میں جس قدر ایسے الفاظ موجود ہیں  
کہ محدث ایک مسیحی میں نبی ہوتا ہے یا ایک محدثیت جزوی نبوت ہے یا ایک محدثیت نبوت ناقصہ ہے۔ یہ تمام کلمے  
حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں۔ بلکہ صرف سادگی سے ان کے معنی معنوں کے رو سے بیان کئے گئے ہیں۔ وہ  
حاشا و کلا۔ بے نبوت حقیقی کا ہرگز دعویٰ نہیں ہے۔ بلکہ جیسا کہ میں کتاب ازالہ اوہام کے صفحہ ۳۷ میں لکھ چکا  
ہوں۔ میرا اس بات پر ایمان ہے کہ ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ سوئی  
تمام مسلمان بھائیوں کی خدمت میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اگر وہ ان عقیدوں سے ناراض ہیں انہوں کے دلوں  
پر یہ الفاظ شاق ہیں تو وہ ان الفاظ کو ترمیم شدہ تصدیق فرما کر بھائے اس کے محدث کا لفظ میری طرف سے سمجھیں۔  
کیونکہ کسی طرح مجھ کو مسلمانوں میں تفرقہ انداز لگایا جاتا منظور نہیں ہے۔ جس حالت میں ابتداء سے میری قیادت میں  
کو اللہ جل شانہ غیب جانتا ہے اس لفظ نبی سے مراد نبوت حقیقی نہیں ہے بلکہ صرف محدث مراد ہے جس کے  
معنی محدث علی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکمل کر لیا ہے۔ یعنی محدثوں کی نسبت فرمایا ہے۔ من ابا مریرة رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ قال قال التبیعی علی اللہ علیہ وسلم قد جعل فیمن قبکم من بنی اسرائیل رجال  
یعلمون من غیر ان یکونوا انبیاء فان یث فی امی منهم احد فممن یشیح نبی بعد انی سلمہ ۵۶۱



۲۵۸

۱۷۴۔ باب مناقب عمرؓ تو پھر مجھے اپنے مسلمان بھائیوں کی دلجوئی کے لیے اس غلط کو دوسرے پیرایہ میں بیان کرنے سے کیا غصہ ہو سکتا ہے۔ سو بلا مثل پیرایہ یہ ہے کہ بجائے غلط نبی کے محضٹ کا غلط ہر ایک جگہ سمجھ میں اور اس کو لسنی غلط نبی کو) کا ناہوا خیال فرما میں۔ اور نیز حقیر یہ ماجر ایک رسالہ مستطعہ بنانے والا ہے جس میں ان شبہات کی تفسیل اور مبطلہ تشریح کی جائے گی جو میری کتابوں کے پڑھنے والوں کے دلوں میں پیدا ہوتے ہیں اور میری بعض تحریرات کو خلاف حقیقہ اہلسنت والجماعت خیال کرتے ہیں۔ سو میں انشاء اللہ تعالیٰ حقیر اب ان اوہام کے ازالہ کے لیے پوری تشریح کے ساتھ اس رسالہ میں لکھ دوں گا اور مطابق اہل سنت والجماعت کے بیان کردوں گا۔

راق

خاکسار میرزا غلام احمد قادیانی مؤلف رسالہ توفیق مرام و ازالۃ الاوہام

۲ فروری ۱۸۹۶ء

(محمد علی پریس لاہور)  
خام نبی سنگ ساز و کاتب

۵۳۷۸۲۵۸

۵۳۷۸۲۵۸

۲۵۶۶۳۵

یہ حوالہ صفحہ 176, 175 پر درج ہے

استنباطات جلد اول صفحہ 257-258، طبع جدید، از مرزا قادیانی

”اے مکلفو! میری سر لو جو بت سے یہ نہیں کہ میں نعمہ باللہ آنحضرت علیہ السلام کے  
مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں۔ یا کوئی نئی شریعت دیا ہوں۔ عورت مراد  
میری نبوت سے کثرت مکالت و مخالفت الہیہ ہے جو آنحضرت علیہ السلام کی  
اتباع سے حاصل ہے۔ سو مکاتلہ و مخالفت کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صرف عقلی  
تزع ہوئی۔ یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ و مخالفت رکھتے ہیں اس کی کثرت  
کا نام حکم الہی نبوت رکھتا ہوں۔ دیکھیں اب یہ صلیح۔ اور میں خدا کی قسم  
لگا کر کہتا ہوں جس کے ائمہ میں میری جانی ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا  
نام بھی رکھا ہے۔ اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے۔“  
(تمہ حقیقۃ الوحی ص ۳۹)

پس آپ کے دعویٰ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اور نہ ہی آپ کا کوئی الہام یا آپ کی کوئی تقریر  
منسوخ ہوئی۔ بلکہ نبوت کی مسلمانوں میں دلچسپی و تعریف کے پیش نظر اسلام سے پہلے آپ ہی کے عقد کو  
کاہرے پھیر کر یعنی محدث جتنے تھے یسوع مسیح کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ پر جو نبوت کی حقیقت  
کا انکشاف کیا اس کی پہلی چیز کا ہم جگر بھی نبوت لگا اور اس نئی تعریف کے ماتحت اپنے آپ کو  
نبی قرار دیا۔

### دافع البلاء و جبار اہل الاصطفا

یہ رسالہ آپ نے پہلی سالہ میں شائع فرمایا۔ جب کہ خیاب میں ماحول کا بیت نہ تھا  
اس رسالہ میں ماحول سے متعلق آپ نے بنی الہیات کا ذکر فرمایا ہے جس میں ماحول کی دباؤ کے  
پھیلنے کے متعلق پیشگوئی تھی۔ اور یہ بھی بتایا گیا تھا کہ ماحول دنیا میں اس لئے آئی ہے کہ خدا کے  
سیح کا نہ صرف انکشاف کیا گیا بلکہ اس کو مکہ دیا گیا۔ اس کے قتل کرنے کے منصوبے کئے گئے۔ اس کا  
نام کا فر لود دجیل رکھا گیا۔ اور پہلی کتابوں میں پیشگوئی پائی جاتی تھی کہ سیح موعود کے خپور کے وقت  
سنت ماحول پڑے گی۔ اور فرمایا کہ اس کا یقینی حوالہ قریم ہی ہے کہ اس سیح کو بچے دل اور  
اخلاص سے قبول کیا جائے اور اپنی زندگیوں میں ایک روحانی تبدیلی پیدا کی جائے۔ نیز دینی ہستی

کیا عزت نہ کی مشرت اللہ کیا تاثیر اللہ کیا قوت قدسیر اپنی ذات میں دکھتا ہے جس کی پیروی کے دعویٰ کرنے والے صرف اللہ کے لئے تھیں ہوں۔ اور خدا تعالیٰ اپنے مکالمات و مخاطبات سے اپنی آنکھیں نہ کھولے۔ یہ کس قدر لغو و باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دینی الہی کا مدار ہمیشہ کیلئے بند ہو گیا ہے اور آئندہ کو قیامت تک اس کی کوئی بھی امید نہیں۔ صحت قصوں کی یہ وجہ کہ۔ میں کیا ایسا مذہب کچھ مذہب ہو سکتا ہے جس میں براہ راست خدا تعالیٰ کا کچھ بھی تہ نہیں ملتا۔ جو کچھ میں کہتے ہیں۔ اللہ کوئی طرح اس کی راہ میں اپنی جان بھی فدا کرے اس کی رضا جوئی میں فنا ہو جائے اور ہر ایک چیز پر اس کو اختیار کرے تب بھی وہ اس پر اپنی شجاعت کا مددگار نہیں کہوتا اور مکالمات اور مخاطبات اس کو مشرف نہیں کرتا۔

میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس زمانہ میں کچھ سے زیادہ بیزار ایسے مذہب کے لئے کوئی نہ ہوگا۔ جس ایسے مذہب کا نام شیطان مذہب دکھتا ہوں نہ کہ دہمانی ملوئی یقین دکھتا ہوں کہ ایسا مذہب بہنم کی طرف سے جاتا ہے اور اندھا دکھتا ہے اور اندھا ہی مارتا اور اندھا ہی قبر میں جاتا ہے۔ مگر حق بات یہی خدائے کریم و رحیم کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اصلاحیہ ایسا مذہب نہیں ہے بلکہ دنیا میں صرف اصلاحیہ ہی یہ خوبی اپنے اندر رکھتا ہے کہ وہ بشرط ہی اللہ کا ل اتباع ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکالمات الہیہ سے مشرف کرتا ہے۔ اسی وجہ سے تو حدیث میں لیا ہے کہ علماء و ائمتہ کا بنیاد بنی امویا ائیل یعنی میری امت کے علماء و ائمتہ بنی امویہ کے نبیوں کی طرح ہیں۔ اس حدیث میں بھی علماء بنی امویہ کو ایک طرف رکھتی کیا اور دوسری طرف نبیوں سے مشابہت دی ہے۔

اور خود ظاہر ہے کہ جبکہ خدا تعالیٰ قییم سے اپنے بندوں کے ساتھ مکالمہ کرتا آیا ہے یہاں تک کہ بنی امویہ میں محفل کو بھی لڑا تھا کہ مکالمہ اور مخاطبہ کا ثروت حاصل ہوا ہے جیسے حدیث میں کہاں اور ہم صدیقہ کو تو پھر یہ ائمتہ کیسی بد قسمت و بد نصیب



۲۰۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّیْ عَلَیْ رَسُوْلِكَ الْكَرِیْمِ

## ایک غلطی کا ازالہ

ہماری جماعت میں سے بعض صاحب جو ہمارے دعویٰ اور دلائل سے کم گوئی کرتے ہیں جنکو نہ بنور کتاب میں دیکھنے کا اتفاق ہوا بعدہ صاحب مستعمل قیادت تک صحبت میں نہ کر رہے معلومات کی تکمیل کر سکے۔ وہ بعض حالات میں مخالفین کے کسی اعتراض پر ایسا جواب دیتے ہیں کہ جو سراسر واقعہ کے خلاف ہوتا ہے۔ اس لئے باوجود اہل حق ہونے کے انکو نہامت اٹھانی پڑتی ہے۔ چنانچہ چند روز ہوئے ہیں کہ ایک صاحب پہ ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش کیا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ سے دیا گیا حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔ حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوئی ہے۔ اس میں ایسے الفاظ و متون اور فرسل اور نبی کے موجد ہیں جنہیں ایک دفعہ بلکہ صد بار دفعہ پھر کر یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے کہ ایسے الفاظ موجد نہیں ہیں۔ بلکہ اس وقت تو پہلے زمانہ کی نسبت بہت بعد۔ تصریح اور توضیح سے یہ الفاظ موجد ہیں اور براہین احمدیہ میں بھی جسکو طبع ہونے بائیں پس ہوئے۔ یہ الفاظ کچھ تھوڑے نہیں ہیں۔ چنانچہ وہ کلمات ایسے جو براہین احمدیہ میں شائع ہو چکے ہیں ان میں سے ایک یہ وحی اللہ ہے۔ حوالہ فی اسل رسولہ بالہدیٰ ودرجہ الحق لیظہر علی الدین کلام (دریکہ صفحہ ۱۹۲) یا ایہا احمدی! اس میں صاف ظہر ہے اس

۴

لَدُن سَرَبَتِ کَرِیْم۔ وِرْ کَلَامِ تَوَ حَیْزِے سَرَتِ کَ شَعْرَارِ اَدْرَا  
نَسِیجِ کِیَا گِیَا سَ۔ تِیرِے کَلَامِ مِلِ اِیکِ حَیْزِے جِس مِی شَاعِرُوں کِ

وَحَلَّی نِیْسَت۔ رَبِّ عَلَمَی مَا هُوَ خَیْرُ عِنْدَک۔ یَعَصَمُکَ اِلَہُ مَن  
وَحَلَّی نِیْسَت۔ اے میرے خاتمہ وہ سبکدہ جو تیرے نزدیک بہتر ہے تجھے خدا دشمنوں سے

اَلْعَدَاوِیْسُ طَو بَکَل مَن سَطَا۔ بَرَزَ مَا عِنْدَہُم مِّنَ السَّارِحِ۔ اِنِّی  
بَہُتَے گا اور حملہ کرنے والوں پر حملہ کر دے گا۔ انہوں نے جو کچھ اُن کے پاس تھا یہ سب ظہیر کر دئے

سَاخِرَہُ فِی اٰخِرِ الْوَقْتِ۔ اِنَّکَ لَسْتَ عَلٰی الْحَقِّ۔ اِن اِلَہَ رُؤُف  
مِی مَروئی چھ مہینے کی کو آخر وقت میں بخود دھمکا کہ تُو حق پر نہیں ہے۔ خدا رؤف و

رَحِیْم۔ اَنَا النَّالِکُ الْحَدِیْد۔ اِنِّی مَعَ الْاَفْوَاجِ اَتِیْکَ بَغْتَہ  
رہیم ہے۔ ہم نے تیرے لئے لوہے کو نیک کر دیا۔ میں فوجوں کے ساتھ ناگہانی طور پر آؤں گا۔

اِنِّی مَعَ الرَّسُولِ اُجِیْبُ اِخْطٰی وَاَصِیْبُ۔ وَقَالُوا اِنِّیْ لَمَلْک  
میرے رسول کے ساتھ ہوں کہ جواب دہ ہوں اپنے ارادہ کو کہیں چھوڑ بھی دوں گا اور کہیں ارادہ پُر کر دوں گا۔ اور کہیں لڑ بھی رہوں گا

ہٰذَا قُلْ هُوَ اللّٰہُ عَجِیْب۔ جَاءَنِیْ اٰیْلٌ وَاخْتَار۔ وَاَدَارَ صَبْحَہُ  
یہ حال تھا کہ خدا نہ اٹھا ٹپ ہے۔ میرے پاس آیل آیا اور اس نے مجھے شہنشاہی ادا اپنی ہٹل کر دی

وَاَشَارَ اَنْ وَعَدَ اللّٰہُ اِنِّی۔ فَطَوْبٰی لِمَن وَجَدَ رَأٰی۔ الْاَمْرَاضُ  
یہ اشارہ کیا کہ خدا کا وعدہ آگیا۔ پس مبارک وہ جو اُس کو پاوے اور دیکھے۔ طرح طرح کی بیماریاں

اُتِیَ شَیْء۔ اِس دے الہی کے ظہیری الفاظ یہ سننے لگتے ہیں کہ میں غلط بھی کروں گا اور صواب بھی یعنی میں چھاپ رہا ہوں  
کہیں کہ نہ لگاؤ کہیں نہیں۔ اور کہیں میرا ارادہ پورا ہو گا اور کہیں نہیں۔ ایسے الفاظ خدا تعالیٰ کے کلام میں آجاتے ہیں۔

جیسا کہ اعلیٰ بیٹ میں لکھا ہے کہ میں تو من کی قبضہ شہر کے وقت تردد میں پڑتا ہوں۔ حالانکہ غلط تردد سے پاک ہے  
اسی طرح یہ دیکھ لینی ہے کہ کہیں میرا ارادہ غلط جاتا ہے اور کہیں پُر ہو جاتا ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ کہیں نہیں

اپنی تقدیر اور ارادہ کو فسوخ کر دیتا ہوں اور کہیں وہ ارادہ جیسا کہ چاہتا ہوں ہے۔ منہ  
یہ اس جگہ آئیل خدا تعالیٰ نے جبرئیل کا نام رکھا ہے اس لئے کہ بار بار رجوع کرتا ہے۔ منہ



نشانی صداقت

۳۰۶

حقیقۃ الوحی

اجاتے ہیں کسی مسلمان کا کام نہیں بلکہ ان لوگوں کا کام ہے جو درحقیقت اسلام کے دشمن ہیں۔ اور پھر ایک اور نادانی یہ ہے کہ جاہل لوگوں کو بھڑکانے کیلئے کہتے ہیں کہ اس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے حالانکہ مسلمانوں کا مسلمان ہونا ہے۔ بلکہ جس نبوت کا دعویٰ کرنا قرآن شریف کے رُوسے منع معلوم ہوتا ہے ایسا کوئی دعویٰ نہیں کیا گیا صرف یہ دعویٰ ہے کہ ایک پہلو سے میں امتی ہوں اور ایک پہلو سے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض نبوت کی وجہ سے نبی ہوں۔ اور نبی سے مراد صرف اس قدر ہے کہ خدا تعالیٰ سے بکثرت شرف مکالمہ و مخاطبہ پاتا ہے۔ بات یہ ہے کہ جیسا کہ مجدد صاحب سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگرچہ اس امت کے بعض افراد

مکالمہ و مخاطبہ الہی سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے لیکن جس شخص کو بکثرت اس

مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں تو نہ ہی کہلاتا ہے۔ اب واضح ہو کہ احادیث نبویہ میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے ایک شخص پیدا ہوگا جو وحی الہی میں مریم کہلاتا ہوگا اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائیگا یعنی اس کثرت سے مکالمہ و مخاطبہ کا شرف اس کو حاصل ہوگا اور اس کثرت سے امور غیبیہ اس پر ظاہر ہونگے کہ بجز نبی کے کسی پر ظاہر نہیں ہو سکتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قُلْ لَا يَظْهَرُ عَلَىٰ غَيْبٍ أَحَدٌ إِلَّا لَكُمْنَ ارْتَضَىٰ مَعَهُ رَسُولٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ إِنَّ غَيْبَ كُلِّ نَفْسٍ مِّنْكُمْ لَدُونَ اللَّهِ لَا يَخْفَىٰ شَيْءٌ مِنْهُ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ (سورہ الاحقاف: ۲۷)۔ اور یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ حقد خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ و مخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں تیرے نو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی مگر کوئی منکر ہو تو بار نبوت اس کی گردن پہ ہے۔

غرض اس حصہ کثیر وحی الہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے نہیں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء و اولیاء بال اور اطباء اس امت میں سے گزر چکے ہیں انکو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کیلئے

۳۰۶

لہ الجلق: ۲۷-۲۸



خیتہ الہی

۵۰۲

نہ

وہی الہی نے مجھے ٹھیک پایا ہے اور تصریح بیان فرمایا کہ وہ میرے حق میں اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے جو میرے پر نازل ہوا۔ ومن ینکر بہ فلیبارز للمباحلہ ولعنة اللہ علی من کذب الحق وافتری علی حضرة الحق۔ اور یہ دعویٰ اُمت محمدیہ میں سے آج تک کسی اور نے ہرگز نہیں کیا کہ خدا تعالیٰ نے میرا یہ نام رکھا ہے اور خدا تعالیٰ کی وحی سے صوف میں اس نام کا مستحق ہوں۔ اور یہ کہنا کہ نبوت کا دعویٰ کیا ہو کس قدر جہالت کس قدر حماقت اور کس قدر حق سے خروغ ہے۔ اے نادانو! میری مراد نبوت سے یہ نہیں ہے کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں صرف مراد میری نبوت سے کثرت مکالمات و مخاطبات الہیہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہو۔ سو مکالمہ و مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صوف لفظی تنازع ہوئی۔ یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ و مخاطبہ رکھتے ہیں۔ میں اس کی کثرت کا نام بموجب حکیم الہی نبوت رکھتا ہوں۔ ولکن ان یصطلح۔

اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی بات میں میری جان پر کما سی نے مجھے بھیجا ہو اور اسی نے میرا نام ہی رکھا ہو اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہو اور اسی نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں جو عین لاکھ تک پہنچتے ہیں جن میں سے بطور نمونہ کسی قدر اس کتاب میں بھی لکھے گئے ہیں۔ مگر اس کے سوا انہ افعال اور کھلے نشان جو ہزاروں تک پہنچ گئے ہیں میرے صدق پر گواہی نہ دیتے تو میں اس کے مکالمہ کو کسی پر ظاہر نہ کرتا۔ اور نہ یہ بتاتا کہ یہ اس کا کلام ہے پر اس نے اپنے اقوال کی تائید میں وہ افعال دکھائے جنہوں نے اس کا چہرہ دکھانے کے لئے ایک صاف اور روشنی کا عینہ کا کام دیا۔

نشانی صداقت

۴۰۶

حقیقت الہی

جاتے ہیں کسی مسلمان کا کام نہیں بلکہ ان لوگوں کا کام ہے جو درحقیقت اسلام کے دشمن ہیں۔ اور پھر ایک اور نادانی یہ ہے کہ جاہل لوگوں کو بھڑکانے کیلئے کہتے ہیں کہ اس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے حالانکہ مسلمانوں کا مسرہ امترا ہے۔ بلکہ جس نبوت کا دعویٰ کرنا قرآن شریف کے رُوسے منع معلوم ہوتا ہے ایسا کوئی دعویٰ نہیں کیا گیا صرف یہ دعویٰ ہے کہ ایک پہلو سے میں اتنی ہوں اور ایک پہلو سے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض نبوت کی وجہ سے نبی ہوں اور نبی سے مراد صرف اس قدر ہے کہ خدا تعالیٰ سے بکثرت شرف مکالمہ و مخاطبہ پاتا ہوں بات یہ ہے کہ جیساکہ مجدد صاحب سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگر میرے ہمت کے بعض افراد

مکالمہ و مخاطبہ الہی سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے لیکن جس شخص کو بکثرت

مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے۔

اب واضح ہو کہ احادیث نبویہ میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں

سے ایک شخص پیدا ہوگا جو منیٰ ادیان مریم کہلاتا ہوگا اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائیگا یعنی اس

کثرت سے مکالمہ و مخاطبہ کا شرف اس کو حاصل ہوگا اور اس کثرت سے امور غیبیہ اس پر ظاہر ہونگے

کہ بجز نبی کے کسی پر ظاہر نہیں ہو سکتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فلا یظہر علی غیبہ

احدا الا کمون ارتضیٰ من رسول یعنی خدا اپنے خیمہ پر کسی کو پوری قدرت اور ظہر

نہیں بخشے گا جو کثرت اور صفائی سے حاصل ہو سکتا ہے بجز اس شخص کے جو اس کا برگزیدہ رسول

ہو۔ اور یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ حقیقتہً خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ و مخاطبہ کیا ہے اور

جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں تیرے سوا کسی دوسری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے

یہ نعمت عطا نہیں کی گئی مگر کوئی منکر ہو تو بارشہوت اس کی گردن پھانسی۔

غرض اس حصہ کثیر و سیالہ اور امہ غیبیہ میں اس اُمت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص

ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیا و اولیاء اور اقطاب اس اُمت میں سے گزر چکے

ہیں انکو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کیلئے

۴۰۶

لہ المبحر: ۲۷-۲۸



نشانات صداقت

۴۰۷

حقین الہی

نہیں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرتِ وحی اور کثرتِ احمد غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی اور ضرور تھا کہ ایسا ہوتا تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی صفائی سے پوری ہو جاتی۔ کیونکہ اگر دوسرے صلحاء جو مجھ سے پہلے گزر چکے ہیں وہ بھی اسی قدر مکالمہ و مخاطبہ الہیہ اور امور غیبیہ سے حصہ پالیتے تو وہ نبی کہونے کے مستحق ہو جاتے تو اس صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی میں ایک ذخیرہ واقع ہو جاتا اس لئے خدا تعالیٰ کی مصلحت نے ان بزرگوں کو اس نعمت کو پسے طور پر پانے سے روک دیا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہو گا وہ پیشگوئی پوری ہو جائے اور یاد ہے کہ ہم نے محض نمونے کے طور پر چند پیشگوئیاں اس کتاب میں لکھی ہیں مگر اصل وہ کئی لاکھ پیشگوئی ہیں جن کا سلسلہ ابھی تک ختم نہیں ہوا اور خدا کا کلام اس قدر مجھ پر ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو میں حیرت سے کم نہیں ہو گا اب ہم اسی قدر پر کتاب کو ختم کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے چاہتے ہیں کہ اپنی طرف سے اس میں برکت ڈالے۔ اور لاکھوں دلوں کو اسکے ذریعہ سے ہماری طرف کھینچے آمین۔ و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین۔

## تتمت

خدا کے کلام میں یہ سرور و یازد تھا کہ وہ موصوفات امت کا یہ کج رجحان و عود کی جامع ہوگی۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے ہم جماعت کو دوسروں سے علیحدہ کر کے بتایا کہ جیسا کہ وہ فرماتا ہے و آخر ہی منہم لہما یستروا بہم بین امت محمدیہ میں سوا یک اند فرزند بھی جو بعد میں آخری زمانہ میں آئیں گے ہیں اور حدیث صحیح میں ہے کہ اس آیت کے نفل کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ ملائی قادی کی پشت پر مارا اور فرمایا لو کان الايمان معكفا بالثریا لثا لہرجان من فارس اور یہ میری نسبت پیشگوئی تھی۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں نصیب میں اس پیشگوئی کی تصدیق کی ہے وہی حدیث بطور ہی میرے پرنازل کی اور وحی کی روش سے مجھ کو پہلے اس کا کوئی مصداق نہیں نہ تھا اور خدا کی وحی نے مجھے میں کر دیا۔ فالہم للہ بمنہ

۴۰۷

جمادی الثانی ۱۳۹۱ھ مطابق ۲۲ جولائی ۱۹۷۲ء ۴۰۸-۴۰۷ اور ۱۵ دسمبر ۱۹۷۲ء ۱۷۸ پر درج ہے



حقیقت الہی

۱۵۳

بعض امور جن کے جواب

میں نے یہ لکھا تھا کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہو گا مگر بعد میں یہ لکھا کہ آسمان سے نہیں ہو گا۔  
 اس تناقض کا بھی یہی سبب تھا کہ اگرچہ تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں میرا نام نہیں لکھا اور یہ بھی مجھے  
 فرمایا کہ تیرے آنے کی خبر خدا اور رسول نے دی تھی۔ مگر چونکہ ایک گروہ مسلمانوں کا اس اعتقاد چلا ہوا  
 تھا کہ میرا بھی یہی اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر سے نازل ہو گئے اسلئے میں نے خدا کی وحی کو  
 ظاہر پر عمل کرتا نہ پایا بلکہ اس وحی کی تائید کی اور اپنا اعتقاد وہی لکھا جو عام مسلمانوں کا تھا اور اس کے  
 براہین احمدیہ میں شائع کیا۔ لیکن بعد اسکے اس بارہ میں بارش کی طرح وحی الہی نازل ہوئی کہ مسیح موعود  
 جو آنے والا تھا تو وہی ہے اور ساتھ اس کے بعد ان نشان ظہور میں آئے اہل زمین و آسمان دونوں میں  
 تصدیق کیلئے کھڑے ہو گئے اور خدا کے چمکتے ہوئے نشان میرے چہرہ کے مجھ پر اس طوفان کے لئے  
 کہ آخری زمانہ میں مسیح آنے والا نہیں ہی ہوں اور نہ میرا اعتقاد تو وہی تھا جو میں نے براہین احمدیہ  
 میں لکھ دیا تھا اور پھر میں نے اپنی کتابیت نہ کر کے اس وحی قرآنی شریف پر عرض کیا کہ آیات قطعیہ اللہ  
 سے ثابت ہوا کہ درحقیقت مسیح ابن مریم فوت ہو گیا تھا اور آخری خلیفہ مسیح موعود کے نام پر اسی اہمیت  
 میں سے آئیگا اور عیساکہ جب وہی چلے جاتا ہو تو کوئی تائید باقی نہیں رہتی۔ اسی طرح صدر انشانوں  
 اور آسمانی شہادتوں اور قرآنی شریف کی قطعیہ الدلائل آیات اور نصوص صریحہ حدیث نے مجھے اس بات  
 کے لئے مجبور کر دیا کہ میں اپنے تئیں مسیح موعود مان لوں۔ میرے لئے یہ کافی تھا کہ وہ میرے پر خوش ہو  
 مجھ پر اس بات کی ہرگز متنازعہ تھی۔ میں پوشیدگی کے بغیر میں تھا اور کوئی مجھے نہیں جانتا تھا اور نہ مجھے  
 یہ خواہش تھی کہ کوئی مجھے شناخت کرے۔ اس نے گواہی تنہائی سے مجھے ہر اٹکا۔ میں نے چاہا کہ میں  
 پوشیدہ رہوں اور پوشیدہ مروج مگر اس نے کہا کہ میں تجھے تمام دنیا میں عزت کے ساتھ شہرت دے دوں گا۔  
 پس یہ اس خدا سے تو چھو کہ ایسا تو نے کیوں کیا؟ میرا اس میں کیا قصور ہے؟ اسی طرح ادا اہل میں میرا  
 یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہو نہ ہی ہو اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہو۔  
 اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اسکو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا مگر بعد میں  
 ہونہر تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے جس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور

۱۵۲

حیدر الہی صفحہ 150، رد مانی خزانہ نمبر 22 صفحہ 153، 154 از مرزا قادیانی یہ جملہ صفحہ 179 پر درج

صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمتیؑ اور جیسا کہ میں نے نمونہ کے طور پر بعض جہات میں خدا تعالیٰ کی وحی کی اس رسالہ میں بھی لکھی ہیں اُن سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح ابن مریم کے مقابل پر خدا تعالیٰ میری نسبت کیا فرماتا ہے۔ میں خدا تعالیٰ کی عیسیٰؑ پر اس کی متواتر وحی کو کیونکر رد کر سکتا ہوں۔ میں اُنکی اس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ اُن تمام خدا کی دھیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں۔ اور میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ مسیح ابن مریم آخری خلیفہ موسیٰ علیہ السلام کا ہوا اور میں آخری خلیفہ اُس نبی کا ہوں جو خیر المرسل ہے۔ اسلئے خدا نے چاہا کہ مجھے اُس کے خد کے۔ میں خوب جانتا ہوں کہ یہ الفاظ میرے اُن لوگوں کو گوارا نہ ہونگے جن کے دلوں میں حضرت مسیح کی محبت پرستش کی حد تک پہنچ گئی ہو مگر میں اُنکی پروا نہیں کرتا۔ میں کیا کر دوں کہ کس طرح خدا کے حکم چھوڑ سکتا ہوں اور کس طرح اُس بد شئی کو جو مجھے دیکھی تارکی میں آگتا ہوں خلاصہ یکہ میری کلام میں کچھ تناقض نہیں میں تو خدا تعالیٰ کی وحی کا پیروی کر رہا ہوں۔ جب تک مجھے اس علم نہ ہوا کہ میں کبھی کتنا بار احوال میں میں نے کہا اور جب مجھ کو اُنکی طرف سے علم ہوا تو میں نے اُس کے مخالف کہا۔ میں انسان ہوں مجھے عالم الغیب ہونے کا دعویٰ نہیں۔ بات یہی ہے جو شخص چاہے قبول کرے یا نہ کرے۔ میں نہیں جانتا کہ خدا نے ایسا کیوں کیا۔ ہاں میں اس قدر جانتا ہوں کہ آسمان پر خدا تعالیٰ کی غیرت عیسائوں کے مقابل پر بڑبڑا رہی ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے خلاف وہ توہین کے الفاظ استعمال کئے ہیں کہ قریب ہے کہ اُن کو آسمان پھٹ جائیں پس خدا دکھلا دے گا

وہ یاد ہے کہ جب تک میرے دعوے میں نبی کا نام نہ ہو کہ وہ کہتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ گویا میں نے اُس نبوت کا دعویٰ کیا ہے جو پہلے زمانوں میں ہمارا راست نبیوں کو مل چکا ہے لیکن وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں میرا ایسا دعویٰ نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی صحت اور حجت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فخر و حانیہ کا کمال ثابت کرنے کیلئے یہ قرعہ نکلا ہے کہ آپؐ فیض کی برکت مجھے نبوت کا مقام تک پہنچا دیا۔ اسلئے میں صرف نبی نہیں کہہ سکتا بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمتیؑ اور میری نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل ہے جسکے اصل نبوت۔ اسی وجہ سے حدیث و روایہ الہام میں جیسا کہ میرا نام نہیں لکھا گیا ایسا ہی میں نام اُمتیؑ بھی رکھا ہوتا معلوم ہے کہ ہر ایک کمال مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپ کے فدائے سر ہے۔ صنف ۱۵۴



بعض اعتراضات کے جواب

۱۵۴

حقیقت دہری

صریح طور پر نہیں کا خطاب مجھے دیا گیا مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نہیں ادا ایک پہلو سے اُلتی ہو کر۔  
جیسا کہ میں نے نوٹ کے طور پر بعض جہات میں خدا تعالیٰ کی وحی کی اس رسالہ میں بھی لکھی ہیں تو اس سے بھی  
ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح ابن مریم کے مقابل پر خدا تعالیٰ میری نسبت کیا فرماتا ہے۔ میں خدا تعالیٰ کی  
تیمیں ۱۳ برس کی متواتر وحی کو کیونکر رد کر سکتا ہوں۔ میں اسکی اس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں  
جیسا کہ حق تمام خدائی رحمتوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں۔ اور میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ  
مسیح ابن مریم آخری خلیفہ موسیٰ علیہ السلام کا بیٹا اور میں آخری خلیفہ اُس نبی کا ہوں جو غیر مرسول ہے۔  
اس لئے خدا نے چاہا کہ مجھے اس کی کم نند کے میں خوب جاننا ہوں کہ لفظ میرے حق لوگوں کو گوارا  
نہ ہونے میں کہ وہ لوگوں میں حضرت مسیح کی محبت پر تشکیک حد تک پہنچ گئی ہو مگر میں اسکی پروا نہیں کرتا۔  
میں کیا کروں اور کس طرح خدا کے حکم چھوڑ سکتا ہوں اور کس طرح اُس دشمنی کو جو مجھے درجی تادیبی میں کر سکتا ہو  
خلاصہ یکے میری کلام میں کہ تناقض نہیں میں تو خدا تعالیٰ کی وحی کا پیروی کرتا ہوں۔ جیسا کہ مجھے اس  
علم نہ تھا میں بھی کہتا ہوں جو احوال میں میں نے کہا اور جب مجھ کو اسکی طرف سے علم تھا تو میں نے اس کے  
مخالف کہا۔ میں انسان ہوں مجھے عالم الغیب ہونے کا دعویٰ نہیں۔ بات یہ ہے جو شخص چاہے قبول  
کرے یا نہ کرے۔ میں نہیں جانتا کہ خدا نے ایسا کیوں کیا۔ ان میں اس قدر جانتا ہوں کہ اس میں پر خدا تعالیٰ کی  
خیریت جیسا تہوں کے مقابل پر بڑا جوش ہمارا ہے۔ چنانچہ میں نے ان شخصوں کو علیٰ ہمدردی علم کی شان کے  
مخالف وہ تو میں کے الفاظ استعمال کئے ہیں کہ قریب ہے کہ ان کو اس میں چٹھا میں پس خدا کو کھانا

میرا یاد ہے کہ بہت سے لوگ میرے دعوے میں نہیں کام شکر و حمد کہتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ گویا میں نے اس نعت کا  
جھوٹ کیا ہے جو چلنے والوں میں باد ماست جمیل کوئی ہے لیکن وہ اس خیال میں غلط ہیں میرا ایسا دعویٰ نہیں  
ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی صلت اور نکتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق حانہ کمال بہت کوفہ کیلئے یہ قریب  
ہے کہ آپ کی فیض کی رنگت مجھے نبوت کا تمام رنگ پہنچا ہے۔ اس میں موت نہیں کہہ سکتا بلکہ ایک پہلو سے نبی  
اور ایک پہلو سے امتی ہے میری نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظل ہے۔ شکر اصل نبوت۔ اس وجہ سے  
میرے دعوے میں ہمارے جیسا کہ میرا نام نہیں رکھا گیا ایسا ہی میں نام امتی بھی رکھا ہے تاہم معلوم ہے کہ ہر ایک  
کمال ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ادا کر کے نہایت ہے۔ منہ

۱۵۴

پہلا صفحہ 179 پر درج

حصہ الومی صفحہ 150، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 154 اور مذاکا دیانی



اور اس کی آمت کے لئے قیامت تک مکالمہ و مخاطبہ الہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا اور مجبور  
اس کے کوئی نہیں صاحب غم نہیں ایک وہی ہے جس کی فہرے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے  
جس کے لئے آمتی ہونا لازمی ہے۔ اور اس کی ہمت اور ہمدردی نے آمت کو ناقص حالت  
پر چھوڑنا نہیں چاہا۔ اور حق پروری کا دروازہ جو حصول معرفت کی اصل بڑھ ہے بند رہنا  
کو اور نہیں کیا۔ بلکہ اپنی ختم رسالت کا نشانی قائم رکھنے کے لئے یہ چاہا کہ فیض وحی آپ کی پیروی  
کے وسیلے سے ملے اور جو شخص آمتی نہ تھا سپردی الہی کا دروازہ بند ہو سو خدا نے اس مضمون  
سے آپ کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا۔ لہذا قیامت تک یہ بات قائم رہی کہ جو شخص بھی پیروی سے  
رہنا آمتی ہونا ثابت نہ کرے اور آپ کی متابعت میں اپنا تلامذہ جو نہ کرے۔ ایسا انسان  
قیامت تک نہ کوئی کامل بھی ہو سکتا ہے اور نہ کامل پریم ہو سکتا ہے۔ کیونکہ مستقل نبوت آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم ختم ہو گئی ہے مگر قلمی نبوت جس کے معنی ہیں کہ شخص فیض محمدی سے وہی پانا۔ فنا  
قیامت تک باقی رہی ہے انسانوں کی تکمیل کا دروازہ بند نہ ہوا اور تا یہ نشانی دنیا و مافیہا  
کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت نے قیامت تک یہی چاہا کہ مکالمات اور مخاطبات الہیہ  
کے دروازے کھلے رہیں اور معرفت الہیہ جو مدارِ نجات ہے معتقد نہ ہو جائے۔

کسی حدیث صحیح سے اس بات کا پتہ نہیں ملے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد  
کوئی ایسا نبی آئے گا جو آمتی نہیں یعنی آپ کی پیروی سے فیض یاب نہیں اور اسی جگہ یونانی

مفسرین نے کہا کہ اگر کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرے تو اس کے لئے اس کی ہمت اور ہمدردی کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا اور مجبور  
اس کے کوئی نہیں صاحب غم نہیں ایک وہی ہے جس کی فہرے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے  
جس کے لئے آمتی ہونا لازمی ہے۔ اور اس کی ہمت اور ہمدردی نے آمت کو ناقص حالت  
پر چھوڑنا نہیں چاہا۔ اور حق پروری کا دروازہ جو حصول معرفت کی اصل بڑھ ہے بند رہنا  
کو اور نہیں کیا۔ بلکہ اپنی ختم رسالت کا نشانی قائم رکھنے کے لئے یہ چاہا کہ فیض وحی آپ کی پیروی  
کے وسیلے سے ملے اور جو شخص آمتی نہ تھا سپردی الہی کا دروازہ بند ہو سو خدا نے اس مضمون  
سے آپ کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا۔ لہذا قیامت تک یہ بات قائم رہی کہ جو شخص بھی پیروی سے  
رہنا آمتی ہونا ثابت نہ کرے اور آپ کی متابعت میں اپنا تلامذہ جو نہ کرے۔ ایسا انسان  
قیامت تک نہ کوئی کامل بھی ہو سکتا ہے اور نہ کامل پریم ہو سکتا ہے۔ کیونکہ مستقل نبوت آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم ختم ہو گئی ہے مگر قلمی نبوت جس کے معنی ہیں کہ شخص فیض محمدی سے وہی پانا۔ فنا  
قیامت تک باقی رہی ہے انسانوں کی تکمیل کا دروازہ بند نہ ہوا اور تا یہ نشانی دنیا و مافیہا  
کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت نے قیامت تک یہی چاہا کہ مکالمات اور مخاطبات الہیہ  
کے دروازے کھلے رہیں اور معرفت الہیہ جو مدارِ نجات ہے معتقد نہ ہو جائے۔

يُفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ ثَلَاثَةً مِنَ الْأَوَّلِينَ وَثَلَاثَةً مِنَ الْآخِرِينَ وَهَذَا تَذَكُّرٌ

اللہ کریم پروردگار سے اور ایک بچوں میں سے ہر یہ تذکرہ ہے

فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذْ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا إِنَّ النَّصَارَىٰ يَخُولُوا الْأَمْرَ سَنُفِقُهُمْ

جو چاہے خدا کی راہ کو اختیار کرے۔ نصاریٰ نے حقیقت کو بدلا دیا ہے سو ہم ذلت و محنت

عَلَىٰ النَّصَارَىٰ لِيُنْزِلَنَّهُ فِي الْخَطْمَةِ . اَنَا نَبِيُّكَ بِغَلَامٍ حَلِيمٍ

کو نصاریٰ پر وہیں بھیجیں گے جہاں تم ہو کر نیل و گہری ٹہلے جاؤ گے۔ ہم تجھے ایک حلیم لڑکے کی

مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعِلَاءِ كَأَنَّ اللَّهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ . اسْمُهُ

تو تجھے دیتے ہیں جو حق اور بندگی کا مظہر ہو گا کہ خدا آسمان سے اترے۔ اس کا نام اویل ہے

عَمَّا نَوِيلٍ . يُؤَلِّدُكَ الْوَلَدُ . وَيُذِنُ لَكَ الْفَضْلُ . إِنَّ قُلُوبَ قَوْمٍ

میں تم سے ہے کہ خدا تم کو ساقی ہے تجھے لگا دیا ہو گا اور خدا کا فضل تجھ سے بڑھ کر ہو گا۔ میرا فائدہ تو یہ ہے

قُلُوبُ قَوْمٍ بِرَبِّهِمْ يُؤَلِّدُكَ الْوَلَدُ . عَجَلُ جَسَدٍ لَخَوَارِ . فَلَا نَصَبَ عَذَابٍ

کہیں نہ ہو گا اور خدا کا فضل تجھ سے بڑھ کر ہو گا۔ میرا فائدہ تو یہ ہے

بُخْلُكَ وَقَدْ تَوَدَّكَ رَيْدُ بَابِ نَبِيِّهِمْ بِرَبِّهِمْ وَقَدْ تَوَدَّكَ رَيْدُ بَابِ نَبِيِّهِمْ

بھوک کہ وقت تو تو ایک رید پائے تو بھی پرستار بندہ تو حکم افتاد۔ خدا تیرے سب کام دوست

کریگا اور تیری ساری باتوں کو سمجھے گا۔ میں نبی ہوں کہ وہ لوگ۔ نبی قدرت بخانی سے تجھ کو اظہار کا

اور تیری باتیں پھیلاؤں گا یہی ملک کہ بادشاہ تیرے حکمرانوں سے بکرت و صوفیوں کے دُعا میں

ایک خیر کیا پر دنیا نے اس کو قبول کیا لیکن ملائے قہر کی کریم اور بڑے غداروں کی پہنچ کر

آمین

یہ کسی قدر غور نہ ان الہامات کا ہے جو وقتاً فوقتاً مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوئے ہیں اور ان کے سوا

کوئی اور بہت سے الہامات ہیں مگر میں خیر کی کتابوں کہ جس قدر میں نے لکھا ہے۔ وہ کافی ہے

اب ظاہر ہے کہ ان الہامات میں میری نسبت بہار بیان کیا گیا ہے۔ کہ یہ خدا کا فرستادہ

خدا کا اور خدا کا لہجہ اور خدا کی طرف سے لکھا ہے جو کہ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ۔ میں کاشف ہوں

اور نیز ان تمام الہامات میں اس حاجت کی اس قدر تعریف اور توصیف ہے کہ اگر یہ قریب سے حقیقت

خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں تو ہر ایک مسلمان کو چاہیے کہ تمام ہجر اور حقوت اور شیعی سے لگ کر ایسے

انجام آتم ص 62 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 ص 62 رزاق دہلوی یہ جلد 179 پر درج ہے



## یسح موعود علیہ السلام کا دعویٰ نبوت

ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی احمد رسول ہیں۔ اہل یہود  
نزارع منکی سے خدا تعالیٰ ہمیں کے ساتھ ایسا کرے

مطلب کہ جو یہود کیت و کیت دھڑلے سے بڑھ کر ہمارے اس میں پیشگوئیاں بھی کثرت سے ہوں اسے  
نبی کہتے ہیں اور یہ قرینہ ہم پر صادق آتی ہے ہم نبی ہیں۔ اہل یہود نبوت تشریف نہیں جو کتاب خدا کو نسخہ  
کرے اور نئی کتاب دے۔ ایسے ہی کو تو ہم کفر کہتے ہیں۔ بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں جن پر کوئی  
کتاب عمل نہیں ہوئی۔ صرف خدا کی طرف سے پیشگوئیاں کہتے تھے۔ ہم اسے دوسری دین کی شریعت و حدیث  
کا انکار کرتے ہیں وہ نبی کہتے ہیں۔ اہل اس سلسلہ میں ہے۔ بعد اگر ہم نبی نہ کہلائیں تو اس کے لیے اللہ  
کو نسا امتیازی نقطہ ہے جو دوسرے نہیں سے ممتاز ہے۔

دیکھو اور لوگوں کو بھی بعض اوقات بچے خواب آجاتے ہیں کہ بعض دفعہ کوئی کہہ بھی نہیں پر جانی ہو جاتا  
ہے جو کچھ عمل آتا ہے۔ یہ اس لیے تاں کہ وقت پوری ہو اور وہ نہ کہہ سکیں کہ ہم کو یہ وحی نہ دینے لگے۔ پس ہم  
بہر نہیں کہتے کہ یہ کبریات کا دعویٰ کرتے ہیں۔ آپ کو سمجھنا تو یہ چاہیے تھا کہ کسی قسم کی نبوت کے منکر ہیں۔  
بھلا مذہب تو یہ ہے کہ جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو وہ مرفوض ہے۔ یہودیوں، مسلمانوں، ہندوؤں کے  
دین کو جو ہم مرفوض کہتے ہیں تو اسی لیے کہ ان میں اب کوئی نبی نہیں ہوتا۔ اگر اسلام کا بھی یہی حال ہوتا تو پھر ہم بھی  
تقدیر کو مرفوض کہتے۔ کسی نے اس کو دوسرے دینوں سے بڑھ کر کہتے ہیں تاخر کوئی امتیاز بھی ہوتا چاہیے صرف بچے  
خوابوں کا بہتو کافی نہیں کہ یہ تو چوتھے چاروں کو بھی آجاتے ہیں۔ مثالہ مناجات الیہ ہو، چاہیے اللہ بھی ایسا  
کہ جس میں پیشگوئیاں ہوں اور عبادت کیت و کیت کے جوہر چھوڑ کر۔ ایک معروضہ تو خارج نہیں ہو سکتے۔ اسی  
طرح رسول ایک حدیث الیہ سے کوئی منکر نہ ہوتا ہو تو وہ مجبوز ہے۔ ہم پر کئی سائنس وادی تزلزل ہو  
دی ہے اللہ تعالیٰ کے کئی نشان اس کے صدق کی گواہی دے چکے ہیں۔ اسی لیے ہم نبی ہیں۔ اسی کے  
پہنچنے میں کسی قسم کا اعتقاد نہ کرنا چاہیے۔

## آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی

فرمایا:۔  
آئیے یہ اقراض کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کی زندگی پر قرینہ تھی۔ ان لوگوں کی خدمت میں پہنچ کر ایک ایک بات کہہ کر دیکھتے تھے کہ وہ  
اس کا حال سوائے اللہ کے اور کسی کو معلوم نہیں۔ پس پاک نبی ہے جس کے پاک ہونے پر خدا کو ایسا سے دیکھو اب وہ  
نے یہاں کیا تھا کہ جو ہم میں آفتل و فتنہم اور آفتل و فتنہم ہے اسے پاک کر کے اسی اللہ پاک ہو گیا۔ ایسا



ممن افتوی علی اللہ کذابا۔ تسزیل من اللہ العزیز الرحیم۔ لتتذر قوما  
ما انذر ابائهم ولتدعو قوماً اخرین۔ عسی اللہ ان يجعل  
بینکم و بین الذین علیکم مودۃ۔ یخزرون علی الدخان سجداً ربنا  
اغفر لنا لما کنّا خاطئین۔ لا توب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم۔ و  
هو ارحم الراحمین۔ انی انا اللہ فاعبدنی ولا تلمنوا و اجتهد ان  
تصلن واسئل ربک و کن سئولاً۔ اللہ ولی حقان۔ علم القرآن۔ فیہ  
حدیث بعدہ تمکمون۔ نزلنا علی هذا العبد رحمة۔ و ما  
ینطق عن الهوی۔ ان هو الا دخی یوخی۔ دخی فتدعی فکان قاب  
قوسین لو ادنی۔ ذرانی و المکذبین لانی مع الرسول اقوم۔ ان یومی  
لفصل عظیم۔ و انک علی صراط مستقیم۔ و انا نریک بعض الذی  
نعد هم او نوفینک۔ و انی راضک الی۔ و یاتیک نصرتی۔ انی  
انا اللہ ذو السلطان۔ ترجمہ :-۔ اور کہتے ہیں کہ یہ بناوٹ ہے اور یہ شخص  
دین کی بیخ کنی کرتا ہے۔ کہہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا۔ کہ اگر یہ امر خدا کی طرف  
سے نہ ہوتا تو تم اس میں بہت سا اختلاف پاتے یعنی خدا تعالیٰ کی کلام سے اس  
کے لئے کوئی تائید نہ ملتی اور قرآن جو راہ بیان فرماتا ہے یہ راہ اس کے خلاف ہوتی  
اور قرآن سے اس کی تصدیق نہ ملتی اور دلائل حقہ میں سے کوئی دلیل اس پر قائم نہ  
ہو سکتی اور اس میں ایک نظام اور ترتیب اور علمی سلسلہ اور دلائل کا ذخیرہ جو  
پایا جاتا ہے یہ ہرگز نہ ہوتا اور آسمان اور زمین میں سے جو کچھ اس کے ساتھ  
نشان جمع ہو رہے ہیں ان میں سے کچھ بھی نہ ہوتا۔ اور پھر فرمایا خدا وہ خدا  
ہے جس نے اپنے رسول کو یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق ..... اور  
تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔ ان کو کہہ دے کہ اگر میں نے انرا کیا ہے تو

۲۲۱

تو کچھ تعجب نہیں کہ اس معجزہ نما جانور کی گورنمنٹ جان بچتی کرے۔ اسی طرح عیسائیوں کو چاہیے کہ کلکتہ کی نسبت پیشگوئی کر دیں کہ اس میں طاعون نہیں پڑے گی۔ کیونکہ بڑا بھشپ برٹش انڈیا کا کلکتہ میں رہتا ہے۔ اسی طرح میاں شمس الدین اور انکی انجمن حمایت اسلام کے ممبروں کو چاہیے کہ اتوار کی نسبت پیشگوئی کر دیں کہ وہ طاعون سے محفوظ رہے گا۔ اور فشی الہی بخش اور گورنمنٹ جو الہام کا دعویٰ کرتے ہیں انکے لئے بھی یہی موقع ہے کہ اپنے الہام سے اتوار کی نسبت پیشگوئی کر کے انجمن حمایت اسلام کو مدد دیں یا اور مناسب ہے کہ عبدالجبار اور عبدالحق شہر تیسری نسبت پیشگوئی کر دیں۔ اور چونکہ فرقہ واریہ کی اصل بڑا وکی ہو۔ اسلئے مناسب ہے کہ نذر حسین اور محمد حسین وکی کی نسبت پیشگوئی کریں کہ وہ طاعون سے محفوظ رہیں گے۔ پس اس طرح سے گویا تمام پنجاب اس ٹھیک مرض سے محفوظ ہو جائے گا۔ اور گورنمنٹ کو بھی مفت میں سکھ دینی ہو جائیگی۔ اور اگر ان لوگوں نے ایسا نہ کیا تو پھر یہی سمجھا جائے گا کہ سچا خدا تو ہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔

اور بالآخر یاد ہے کہ اگر یہ تمام لوگ جن میں مسلمانوں کے ظہیم اور آریہوں کے ہندو اور عیسائیوں کے پادری داخل ہیں چپ رہے تو ثابت ہو جائے گا کہ یہ سب لوگ جھوٹے ہیں اور ایک دن آئے ملا ہے جو قادیان شہر کی طرح چمک کر دکھلا دیگی کہ وہ ایک سچے کا مقام ہے۔ بالآخر میاں شمس الدین صاحب کو یاد ہے کہ آپ نے جو اپنے اشتہار میں آیت امن محبوب المضطر لکھی ہے اور اس سے قبلیت و عار کی امید کی ہے۔ یہ اُمید صحیح نہیں ہے کیونکہ کلام الہی میں لفظ مضطر سے وہ ضرر یافتہ مراد ہیں جو محض ابتلا کے طور پر ضرر یافتہ ہوں نہ سزا کے طور پر۔ لیکن جو لوگ سزا کے طور پر کسی ضرر کے تحت مشق ہوں وہ اس آیت کے مصداق نہیں ہیں ورنہ لازم آتا ہے کہ قوم نوح اور قوم لوط اور قوم فرعون وغیرہ کی دُعائیں اس اضطرار کے وقت میں قبول کی جاتیں مگر ایسا نہیں ہوا اور خدا کے ہاتھ نے ان قوموں کو ہلاک کر دیا۔ اور

۱۵

جلد ۱۱، صفحہ ۶۳۱

۱۴ اپریل ۱۹۰۶ء

طوری مشاہدات

فرایا: خدا تعالیٰ اپنے وجود کو آپ دوبارہ ثابت کرتا چاہتا ہے  
 جیسا کہ وہ خود تجلیات الہیہ کا نمونہ دکھایا گیا تھا۔ ایسا ہی اب  
 بھی دکھایا جائے گا۔ جس طرح فرعون کے پاس رسول بھیجا گیا تھا وہی الفاظ ہم کو بھی الہام ہوتے  
 ہیں کہ تو بھی ایک رسول ہے جیسا کہ فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا گیا تھا: بجز طوری مشاہدات کے اب  
 دنیا کے لوگ سیدھے نہیں ہو سکتے۔

۱۵ اپریل ۱۹۰۶ء

معجزات کے بارے میں سنت الہی

فرمایا: بعض لوگ یہ عوامی دیکھتے ہیں کہ ان کے دیکھے  
 ہوئے معجزات میں کو دکھائے جاتے ہیں یہ قدرت نہیں بلکہ  
 تعالیٰ کی یقینیت نہیں جس حد تک خدا تعالیٰ کا قانون قدرت متشخص دینے کا ہے مگر اس حد تک تشخص نہ ہو  
 جائے تو پھر تو اخذ مکہ و قی انسان ہو جاتا ہے۔

جماعت میں داخل ہونی والوں کی قبولیت فرمایا:

خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ جو لوگ اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ ان کو قبول کرے گا۔ باقی جو  
 لوگ اپنی بند پر قائم رہتے ہیں اور شقاوت کی راہ سے انکار کرتے ہیں وہ راست باز نہیں ٹھہر سکتے۔

دینی عقل تقویٰ سے تیز ہوتی ہے فرمایا:

دینی عقل اندھے اور ذہنی عقل اندھے ہے جو لوگ ذہنی عقل میں ریاضت کرنے والے ہیں وہ یہ دعویٰ

۱۔ بعد جلد ۲ نمبر ۱ صفحہ ۲ مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۰۶ء



نہیں ہوتا کہ ایک رسول کے انکار سے دنیا میں کوئی تباہی بھیجی جائے بلکہ اگر لوگ شرارت اور تہذیب کے خدا کے رسولوں کا انکار کریں اور دست درازی اور بدزبانی نہ کریں تو انکی سزا قیامت میں مقود ہو۔ اور میں قدر دنیا میں رسولوں کی حمایت میں مری بھیجی گئی ہے وہ محض انکار سے نہیں بلکہ شرارتوں کی سزا ہے۔ اسی طرح اب بھی جب لوگ بدزبانی اور ظلم اور تعدی اور اپنی خباثتوں سے باز آجائیں گے اور شریفانہ برتاؤ ان میں پیدا ہو جائے گا تب یہ تنبیہ اٹھالی جائیگی مگر اس تقریب پر بہت سے سعادت مند خدا کے رسول کو قبول کر لیں گے اور آسمانی برکتوں سے حصہ لیں گے اور زمین سعادت مند وطن سے بھر جائیگی۔ (۳) تیسری بات جو اس سے ثابت ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ بہر حال جب تک کہ طاعون دنیا میں ہے گو شر میں تک ہے قادیان کو اسکی خونناک تباہی سے محفوظ رکھیگا کیونکہ یہ اسکے رسول کا تحت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کیلئے نشانی ہے۔

اب مگر خدا تعالیٰ کے اس رسول اور اس نشان سے کسی کو انکار ہو اور خیال ہو کہ فقط اسکی نمازوں اور دعاؤں سے یا سچ کی پرستش سے یا گائے کے طفیل کو یا دیدل کے ایمان سے یا جو مخالفت اور دشمنی اور نافرمانی اس رسول کے طاعون دھڑھکتی ہے تو یہ خیال بغیر ثبوت کے قابل پذیرائی نہیں۔ پس جو شخص ان تمام فرقوں میں سے اپنے مذہب کی سچائی کا ثبوت دینا چاہتا ہے تو اب بہت عمدہ موقع ہے۔ گویا خدا کی طرف سے تمام مذاہب کی سچائی یا کذب پہچاننے کیلئے ایک نمائش گاہ مقرر کیا گیا ہو۔ اور خدا نے سہقت کو اسکی اپنی طرف سے پہلے قادیان کا نام لے دیا ہے۔ اب اگر آریہ لوگ وید کو سچا سمجھتے ہیں تو انکو چاہیے کہ بناؤں کی نسبت جو وید کے درس کا اصل مقام ہے ایک پیشگامی کریں کہ انکا پریشربناؤں کو طاعون سے پہلے گا۔ اور سناؤں دھرم والوں کو چاہیے کہ کسی ایسے شہر کی نسبت جس میں گائیں بہت ہوں مثلاً اترسری کی نسبت پیشگامی کریں کہ گنو کے طفیل اس میں طاعون نہیں آئیگی۔ اگر اسقدر گنو اپنا معجزہ دکھا دے

۵۰۳

نہ

خیزد

وہی الہی نے مجھے ٹھیکریا ہے اور تصریح بیان فرمایا کہ وہ میرے حق میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے جو میرے پر نازل ہوا۔ ومن ینکر بہ فلیبارز للمباحلہ ولعنة الله علی من کذب الحق واذقونی علی حضرة العترۃ۔ اور یہ دعویٰ اُمت محمدیہ میں سے آج تک کسی اور نے ہرگز نہیں کیا کہ خدا تعالیٰ نے میرا یہ نام رکھا ہے اور خدا تعالیٰ کی وحی سے صرف میں اس نام کا مستحق ہوں۔ اور یہ کہنا کہ نبوت کا دعویٰ کیا ہو کس قدر جہالت کس قدر حماقت اور کس قدر حق پر غور ہے۔ اے نادانو! میری مراد نبوت سے یہ نہیں ہے کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں بلکہ مراد میری نبوت سے کثرت مکالت و مخاطبت الہیہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہو۔ سو مکالمہ و مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صرف لفظی نزاع ہوئی۔ یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ و مخاطبہ رکھتے ہیں۔ میں اس کی کثرت کا نام پر جب حکیم الہی نبوت رکھتا ہوں۔ ولکل ان یصطلح۔

اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی بات میں میری ہان پوکا سی نے مجھے بھیجا ہو اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہو اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہو اور اسی نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں جو میں لاکھ تک پہنچتے ہیں جن میں بطور نمونہ کسی قدر اس کتاب میں بھی لکھے گئے ہیں۔ مگر ان کے معجزانہ افعال اور کھلے نشان جو ہزاروں تک پہنچ گئے ہیں میرے صدق پر گواہی نہ دیتے تو میں اس کے مکالمہ کو کسی پر ظاہر نہ کرتا۔ اور نہ جیٹا کہہ سکتا کہ یہ اس کا کلام ہے پر اس نے اپنے اقوال کی تائید میں نہ افعال و کھلے جنہوں نے اس کا چہرہ دکھانے کے لئے ایک صاف اور روشن آئینہ کا کام دیا۔

نہ لایا کہ "ہمیں نے سرفرازیوں میں لکھا گیا ہے کہ

مبارک

یہ گویا قیامت کا نشان ہے۔" (الحکم جلد ۴ نمبر ۱۲ سورہ یحییٰ ص ۱۹۱)

۱۹۰۰ء

"ایک دفعہ عزیز مرحوم کی زندگی میں بکثرت اس کی شنا کے لئے دعا کی۔ تب خواب میں دیکھا کہ ایک شرک ہے۔ گویا وہ ہاتھ کے ٹکڑے کاٹنے کو کے بنائی گئی ہے اور ایک شخص ایوب بیگ کو اس شرک پر سے ہار رہا ہے اور وہ شرک آسمان کی طرف ہاتھ ہے اور ضایت خوش اور محکمل ہے۔ گویا زمین پر چاند بچایا گیا ہے۔ میں نے یہ خواب اپنی جماعت میں بیان کی اور مختلف کے طور پر یہ سمجھا کہ رحمت کی طرف اشارہ ہے لیکن دل نہیں مانتا تھا کہ اس خواب کی تفسیر رحمت ہو۔ سوائے اس خواب کی تفسیر ظہور میں آئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ! (از مکتوبہ جامعہ اکتوبر ۱۹۰۰ء ص ۱۲۱ نمبر ۱۲ سورہ یحییٰ ص ۱۹۱)

۱۹۰۵ء

"اس خط کے لکھنے کے وقت میں جو ایوب بیگ مرحوم کی طرف توجہ تھی کہ وہ یکروز جلد ہماری آنکھوں سے اچھیر ہو گیا اور تمام تعلقات کو خواب و خیال کر گیا کہ ایک دفعہ اس نام ہوا: مبارک وہ آدمی جو اس دورِ فائزہ کے ماہ سے داخل ہو یہاں بات کی طرف اشارہ ہے کہ عزیز ایوب بیگ کی موت نہایت نیک طور پر ہوئی ہے اور خوش نصیب وہ ہے جس کی ایسی موت ہو۔" (از مکتوبہ جامعہ اکتوبر ۱۹۰۵ء ص ۱۲۱ نمبر ۱۲ سورہ یحییٰ ص ۱۹۱)

۱۹۰۰ء

"خدا نے مجھے لگا لگا اٹھ اوصاف لوگوں کو کہ وہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ پس کیا تم خدا کی گواہی دے گے؟ خدا کا حکم جو میرے پر بتل رہا ہے اس کے یہ الفاظ ہیں: قُلْ عِنْدِي شَهَادَةٌ مِّنْ اِلٰہِ قُلْ اَنْتُمْ مُّؤْمِنُونَ قُلْ عِنْدِي شَهَادَةٌ مِّنْ اِلٰہِ قُلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُونَ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اِلٰہَ فَاَلْبِغُوْا یُحِبُّکُمْ اِلٰہُ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ قُلْ اِنَّمَا اَتٰی رَسُوْلًا مِّنْ اِلٰہِ اِلَیْکُمْ حَنِیْیًا اَنْیَ مَوْسٰی مِّنْ اِلٰہِ"

(از اشتہار و عید الاغیاء نمبر ۲ ص ۵۵ نمبر ۱۹۰۰ء نمبر ۱۲ سورہ یحییٰ ص ۱۹۱)

(ترجمہ) ان کو کہہ کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ پس کیا تم خدا کی گواہی دے گے یا نہیں۔ ان کو کہہ کہ میرے

سے مزا ایوب بیگ صاحب (محب) سے مزا ایوب بیگ صاحب (محب)



تحقیق دینی

۲۵

ابو جہار

کمثل زمن موبی۔ انا ارسلنا الیک رسولاً شأهدا  
 کی طرح ایک زمانہ آئے گا۔ ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے وہی رسول  
 علیکم کہا ارسلنا الی فرعون رسولاً۔ آسمان سے بہت دور  
 کہ مانند جو فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا۔ آسمان سے بہت دور

اتر آئے محفوظ رکھو۔ اتی انرتک واخترتک۔ تیری  
 اُتار ہو یعنی معائنہ اور محققان کا دورہ نہیں ہے، دیکھا گیا ہے چمن لیا۔ اور تیری  
 خوش زندگی کا سامان ہو گیا۔ واللہ خیر من کل شیء عندی  
 خوش زندگی کا سامان ہو گیا ہے۔ خدا ہر چیز سے بہتر ہے۔ میرے قریب

حسنہ فی خیر من جبل۔ بہت سے سلام میرے تیرے پر  
 میں ایک نیک ہے جو وہ ایک پہاڑ سے زیادہ ہے تیرے پر بکثرت میرے سلام

ہوں۔ انا اعطیناک الکثر۔ ان اللہ مع الذین اٰتوا الذین  
 ہیں۔ ہم نے کثرت سے تجھے دیا ہے۔ خالق کے ساتھ جو وہ راست اختیار کرتے ہیں اور  
 صادقون۔ ان اللہ مع الذین اتقوا والذین هم محسنون۔  
 جو صادق ہیں۔ خالق کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔ نیکو کہ ہیں۔

اراد اللہ ان یبشک مقاماً محموداً۔ و نشان ظاہر ہونے  
 خدا نے ارادہ کیا ہے جو تجھے وہ مقام بخشنے جس میں تو ترین کیا جائیگا۔ وہ نشان ظاہر ہونے  
 و امتازوا الیوم ایہا المجہون۔ یکاد البرق یخطف  
 اور اے مجرّم! آج تم الگ ہو جاؤ۔ خدا کے نشانوں کی برق کی طرح اچکے

ابصارهم هذا الذی کنتم بہ تستعجلون یا احمد  
 نے بہنے کے۔ یہ وہی بات ہے جس کے لئے جلدی کرتے تھے۔ اے احمد!  
 فأضت الرحمة علی شفقتک۔ کلام افضحت من  
 تیرے لبوں پر رحمت جاری ہے۔ تیرا کلام خدا کی طرف سے

۲۵

**فيلسوف**

11-

۴۴۴

السيد الذي جل لكم الصبر والنسب الحمد لله الذي اذهب

اسی خاکِ قرینہ پر جتنے عباد کا نامِ نسب کی شمعیں تیز ہو رہی ہیں۔ اس خاکِ قرینہ پر جس نے میرا

عن الحزن وآتاني ما لم يثوت أحد من العالمين ليس أترك

علم قدر کیا۔ اہل علم کو جو عروج حاصل ہوا اس کے لئے ان کی کوششیں، محنتیں، جدوجہدیں، قربانیوں کا

لبن المرسلين على صراط مستقيم - تنزيل العز من الرحيم اريد

مرسل ہے۔ راہ راست پر۔ اس خدا کی طرف جو غالب اور مکیہ کی راہوں پر ہے۔

ان استخفاف لخلق آدم - يحيى الدين ويقدم الشريعة -

لیکھ اس زمانہ میں اپنے شاگردوں کے درمیان سے ایک شخص کو نکال کر کہتا ہے کہ یہ تو میرا شاگرد نہیں ہے۔

و دو خوش روی آغاز کردند + مسلمانان را مسلمانان را باز کردند

جبرئیل علیہ السلام کا وہ شروع کی ایک تو مسلمانوں کو جو موت کے مسلمان تھے وہ مسلمان تھے

لكن السموات والارض كانتا رتقا ففتقنهما. قرب اهلك

نہایت ہی اہم اور اعلیٰ درجہ کی چیز ہے۔ اس کی وجہ سے اس کی قدر و قیمت بڑھ جاتی ہے۔

المقدر ان هذا العرش يدعوك. ولا تنق بك من الحيات.

است کریں گے۔ فطرت میں جسے جو ہے۔ اور پھر اسے کوئی دوسرا کندہ کر نہیں دیتا۔

ذَكَرَ قُلُوبَ مِعَادِرِكَ وَلَا تَقُومُ إِلَيْكَ مِنْ أَلَمِ زَبَاتٍ شَدِيدَةٍ

تیرے سب کا وہ کام کیا ہے جو میرے لئے کوئی کام نہ تھا۔

بہت تھوڑے دنوں میں گھر آکر دیکھا کہ خدا کا بطور

انہوں نے بہت غصہ کیا تھا کہ ان لوگوں نے ان کی عزت کو برباد کر دیا ہے۔

سب نراودای، محاط شکر، بر میگردد

پیشہ - پروفیسر - پروفیسر - پروفیسر - پروفیسر

یہ سب کچھ دیکھ کر وہ بے حد غم و غصہ ہو گیا اور اس کی حالت دیکھ کر اس کے والدین بھی بے حد غم و غصہ ہو گئے۔

وہی کہ ایک روز دل کے اندر غصہ عظیمی ہو گیا۔

وہی ہے جس نے ان کو اپنا گھر بنا لیا تھا۔

*Handwritten signature*

یہ حوالہ نمبر 181 پر درج ہے

حیدر آباد ط 107 - مسجد مہدی خاں ط 22 ط 110 - مرزا کا رہائشی



نورانیہ

۱۲۲

ضمیمہ

وحی سے میان کرتا ہوں اور محکم ہوں اس بات کا جو خدا کے حکم میں عالم الغیب میں جیتے ہوئے  
 خدا نے اس طرف توجہ دی اور بار بار بھائی کو مسیح موعود علیہ السلام کی قوت عظمیٰ  
 ہے تب تک میں اسی عقیدہ پر قائم تھا جو تمام لوگوں کا عقیدہ ہے۔ اسی وجہ سے کمال سال کی تھی  
 حضرت مسیح کے دوبارہ آنے کی نسبت براہین میں لکھا ہے۔ جب خدا نے مجھ پر اس حقیقت کو لکھا  
 تو میں اس عقیدہ سے باز آ گیا۔ میں نے کمال عقل کے ساتھ دیکھا کہ یہ عقیدہ سچ ہے یا  
 اس دیکھی عقیدہ کو نہ چھوڑا جاتا ہے۔ اسی براہین میں میرا نام عیسیٰ لکھا گیا تھا جسے تمام عقائد  
 شہرہ آگیا تھا اور میری نسبت کہا گیا تھا کہ وہی کسریلیب کر کے مجھے بتوایا تھا کہ تیری  
 قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تو یہی اس آیت کا مصداق ہے کہ هو الذي يبعث  
بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله تاہم یہ الہام جو براہین اور میں کلمہ کلمہ  
 پر دیکھ تھا خدا کی حکمت علی نے میری نظر سے پوشیدہ رکھا اور اسی وجہ سے اور جو کچھ براہین  
 میں صاف اور روشن طور پر مسیح موعود شہرہ آگیا تھا مگر میری نہیں نے جو اس ذہول کے  
 میرے دل پر ڈالا گیا حضرت عیسیٰ کی آمثال کا عقیدہ براہین احمدیہ میں لکھا ہے پس میری کمال  
 سادگی اور ذہول پر یہ دلیل ہے کہ وہی الہی مندرجہ براہین احمدیہ تو مجھے مسیح موعود بتاتی تھی مگر میں  
 اس دیکھی عقیدہ کو براہین میں لکھ دیا۔ میں خود تعجب کرتا ہوں کہ میں نے باوجود کمال عقل و دلی کے  
 جو براہین احمدیہ میں مجھے مسیح موعود بتائی تھیں کہ اس کتاب میں یہ دیکھی عقیدہ لکھ دیا۔  
 پھر میں قریباً بارہ برس تک جو ایک نامزد روزہ بالکل اس کے بغیر اور فاکل رہا کہ خدا نے  
 مجھے بڑی شدت سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے اور میں حضرت عیسیٰ کی آمثال کے دیکھی عقیدہ  
 پر جمار ہا جب بارہ برس گز گئے۔ تب وہ وقت آگیا کہ میں نے پر اصل حقیقت کھل دیکھائی  
 تب تو اتر سے اس بارہ میں الہامات شروع ہوئے کہ تو یہی مسیح موعود ہے۔  
 پس جب اس بارہ میں انتہائی خدا کی دیکھی پہنچی احمدیہ حکم تھا کہ فاسد دعوائے میرے  
 جو مجھے حکم ہوتا ہے وہ کھول کر لوگوں کو سنا دے اور بہت سے نشان مجھے دیئے گئے اور میرے دل میں ہدف روشن

۹

الحال صفحہ ۱۰۸

احمدی مصلحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 113 از مرزا قادیانی

یہ جملہ صفحہ 182 پر مندرجہ ہے



اس حوالہ سے مندرجہ ذیل نکات نکلتے ہیں۔

(۱) یہ کہ آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے یہ معنی نہیں کہ آپ کے بعد فیض روحانی بند ہے۔ بلکہ یہ معنی ہیں کہ آپ کے بعد ایسا فیضان جاری ہے۔

(۲) یہ کہ آپ کے فیضان سے ایک ایسی نبوت ملتی ہے جو پہلے کسی نبی کی اطاعت سے نہیں ملتی تھی۔ اور اس نبوت کا پائے والا امتی نبی کہلاتا ہے۔

اب پہلے حوالہ اور اس حوالہ کو ملا کر دیکھو۔ کیا نتیجہ پیدا ہوتا ہے۔ پہلے حوالہ میں فرماتے ہیں۔ کہ محدث جسے جزوی نبی بھی کہہ سکتے ہیں۔ پہلی امتوں میں ہوتے رہے ہیں۔ اور اس حوالہ میں فرماتے ہیں۔ کہ امتی نبی وہ درجہ ہے جو پہلے نبیوں کی اتباع سے نہیں ملتا تھا۔ اور ان کا درجہ ایسا ہوتا تھا کہ ان کی اتباع سے کوئی فرد ان کی امت کا نبی بن جائے۔

پس ان حوالوں کو ملا کر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ پہلی امتوں میں محدث یا جزوی نبی تو ہوتے تھے۔ لیکن پہلے نبیوں میں اس قدر طاقت نہ تھی کہ ان کے فیضان سے امتی نبی ہو سکے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی امت میں صرف محدثیت ہی جاری نہیں۔ بلکہ اس سے اوپر نبوت کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ کیونکہ محدث یا جزوی نبی کا درجہ تو وہ ہے جو پہلی امتوں کے بعض افراد کو بھی مل جایا کرتا تھا لیکن امتی نبی کا درجہ ہے جو پہلے رسولوں کی اتباع سے نہیں مل سکتا تھا۔ کیونکہ وہ خاتم النبیین نہ تھے۔ اور جزوی نبی کے اوپر کا درجہ سوائے نبی کے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جزو کے بعد کل ہی ہوتا ہے۔ پس یہ بات بالکل روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ مگر نبوت صرف آپ کے فیضان سے مل سکتی ہے۔ براہ راست نہیں مل سکتی۔ اور پہلے زمانہ میں نبوت براہ راست مل سکتی تھی۔ کسی نبی کی اتباع سے نہیں مل سکتی تھی۔ کیونکہ وہ اس قدر صاحب کمال نہ تھے جیسے آنحضرت ﷺ۔ اور جبکہ نبوت کا دروازہ علاوہ محدثیت کے امت محمدیہ میں کھلا ثابت ہو گیا۔ تو یہ بھی ثابت ہو گیا کہ مسیح موعود بھی نبی اللہ تھے۔ نہ یہ کہ آپ کا اصل درجہ تو محدث ہونے کا تھا۔ نبی کا خطاب بعض مشابہتوں کی وجہ سے دے دیا گیا۔ کیونکہ آپ کو طور و سول اللہ ﷺ نے ہی کہا ہے۔

اگر کوئی شخص کے کہ یہ بات آپ نے کہاں سے نکال لی۔ کہ محدث پہلے نبیوں کی اتباع سے ہو سکتے تھے؟ حدیث میں تو یہ ہے کہ ایسے لوگ بنی اسرائیل میں ہوا کرتے تھے۔ یہ تو نہیں فرمایا۔ کہ وہ امتی بھی ہوا کرتے تھے۔ پس ہم ان دونوں حوالوں کو ملا کر یہ نتیجہ نکالتے ہیں۔ کہ رسول اللہ

انہوں نے کوئی تکذیب کی تھی سو یاد رہے کہ جب خدا کے کسی مرسل کی تکذیب کی جاتی ہے خواہ وہ تکذیب کوئی خاص قوم کرے یا کسی خاص حصہ زمین میں ہو مگر خدا تعالیٰ کی غیرت عام عذاب نازل کرتی ہے۔" (ختیہ ملوی - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۱۹)

(۱۱) "اور اس امتحان کے بعد اگر فریق مخالف کا ظہر رہا اور میرا ظہر نہ ہوا تو میں کذب فہموں گا۔ ورنہ قوم پر لازم ہو گا کہ خدا تعالیٰ سے ڈر کر اسکا طریق تکذیب اور انکار کو چھوڑ دیں۔ اور خدا کے مرسل کا مقابلہ کر کے اپنی عاقبت خراب نہ کریں۔"

(ختیہ ملوی - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۰)

(۱۲) "نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں" (ختیہ ملوی - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۰۹-۳۱۰)

(۱۳) "پس خدا تعالیٰ نے اپنی امت کے مطابق ایک نبی کے مبعوث ہونے تک وہ عذاب ملتی رکھا اور جب وہ نبی مبعوث ہو گیا..... تب وہ وقت آگیا کہ ان کو اپنے جرائم کی سزا دی جاوے۔" (ختیہ ملوی - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۸)

(۱۴) "میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے۔ اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔" (ختیہ ملوی - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۰۳)

(۱۵) وَ مَا كُنَّا مُعَذِّبِيْكَ حَتّٰى تَبْعَثَ رَسُوْلًا (بنی اسرائیل ۱۷۰) پس اس سے بھی آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہی مسیح موعود ہے۔

(ختیہ ملوی - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۰۰)

(۱۶) ذَاخِرِيْنَ مِنْهُمْ لَعَنَّا فَلْيَلْحِقُوْا بِهٖم (البقرہ ۴۱)۔۔۔۔۔ یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیغمبر کی ہے۔" (ختیہ ملوی - روحانی خزائن جلد ۵۰۴)

(۱۷) "صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔" (ختیہ ملوی - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۵۴)

(۱۸) "جبکہ میں نے یہ ثابت کر دیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو گیا ہے۔ اور آنے والا مسیح میں ہوں تو اس صورت میں جو شخص پہلے مسیح کو افضل سمجھتا ہے اس کو نفوس حد یغیر اور قرآنیہ سے ثابت کرنا چاہئے کہ آنے والا مسیح کچھ چیزیں نہیں۔ نہ نبی کہلا سکتا ہے نہ عظم۔ جو کچھ ہے پہلا ہے۔"

(ختیہ ملوی - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۵۹)

(۱۹) "میں مسیح موعود ہوں۔ اور وہی ہوں جس کا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے"





شیخ الحداد ص ۱۳۷

۵۲۷

انوار العلوم جلد ۲

کہ خدا سے الہام پا کر بکثرت پیغمبر کی کرنے والا۔ اور بغیر کثرت کے یہ معنی تحقیق نہیں ہو سکتے۔

(آخری خلاصہ درجہ اخبار ماہ ۱۲۶۲ھ مئی ۸-۱۹۱۰ء)

(۳۰) ”پس اسی بناء پر خدا نے میرا نام نبی رکھا ہے کہ اس زمانے میں کثرت مکالمہ غلطیہ لینی اور کثرت اطلاع پر علوم غیب صرف مجھے ہی عطا کی گئی ہے۔“

(آخری خلاصہ حضرت اقدس ص ۱۳۶۲ھ مئی ۸-۱۹۱۰ء)

(۳۱) ”عاراد غوثی ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ دراصل یہ نزاع عقلی ہے خدا تعالیٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ غلطیہ کرے کہ جو لحاظ کثرت و کیفیت و سروں سے بہت بڑھ کر ہو۔ اور اس میں پیغمبریاں بھی کثرت سے ہوں اسے نبی کہتے ہیں۔ اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔ پس ہم نبی ہیں۔“ (۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

(۳۲) ”جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں اس وقت تک کہ جو اس دنیا سے گزر جاؤں۔“

(آخری خلاصہ حضرت اقدس ص ۱۳۶۲ھ مئی ۸-۱۹۱۰ء)

(۳۳) ”نبی نبی بھی ہوں اور امتی بھی ہوں تاکہ ہمارے سید و آقا کی وہ پیغمبری پوری ہو کہ آنے والا مسیح امتی بھی ہو گا۔ اور نبی بھی ہو گا۔“ (آخری خلاصہ درجہ اخبار ماہ ۱۲۶۲ھ مئی ۸-۱۹۱۰ء)

(۳۴) ”یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ جب آسمان سے مقرر ہو کر ایک نبی یا رسول آتا ہے تو اس نبی کی برکت سے عام طور پر ایک نور حسب مراتب استعدادات آسمان سے نازل ہوتا ہے۔ اور انتشار و روحانیت ظہور میں آتا ہے تب ہر ایک شخص خواہوں کے دیکھنے میں ترقی کرتا ہے۔ اور الہام کی استعداد رکھنے والے الہام پاتے ہیں اور روحانی امور میں عقلیں بھی تیز ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ جیسا کہ جب بارش ہوتی ہے ہر ایک زمین کچھ نہ کچھ اس سے حصہ لیتی ہے۔ ایسا ہی اس وقت ہوتا ہے جب رسول کے پیچھے سے بہار کا زمانہ آتا ہے۔ تب ان ساری برکتوں کا موجب دراصل وہ رسول ہوتا ہے۔ اور جس قدر لوگوں کو خواہیں الہام ہوتے ہیں۔ دراصل ان کے کھلنے کا دروازہ وہ رسول ہی ہوتا ہے کیونکہ اس کے ساتھ دنیا میں ایک تبدیلی واقع ہوتی ہے اور آسمان سے عام طور پر ایک روشنی اترتی ہے۔ جس سے ہر ایک شخص حسب استعداد حصہ لیتا ہے وہی روشنی خراب اور الہام کا موجب ہو جاتی ہے اور عوامان خیال کرتے ہیں کہ میرے ہنر سے ایسا ہوتا ہے مگر وہ چشمہ الہام اور خراب کا صرف اس نبی کی برکت سے دنیا پر کھولا جاتا ہے۔ اور اس کا زمانہ ایک

بجانب جلد ۱۱ ص ۱۳۷

یہ خلاصہ صفحہ ۱۸۴ تا ۱۸۲ پر درج ہے

حفظ الہام و حصول علم ۲۰۸ تا ۲۱۱ ص ۲۱۱ تا ۲۱۲ درج ہے



مختصر تاریخ اسلام

۵۸۲

از دارالعلوم دہلی

ہمارے نبی ﷺ خاتم الانبیاء نہیں رہیں گے۔ والسلام علی من اتبع الهدی۔  
الراحم غاکسار المتقیر الی اللہ الآخر علام احمد عفی اللہ عنہ

۲۳ مئی ۱۹۰۸ء از شریلاپور

## ضمیمہ نمبر ۳

## ”امر حق کے پہنچانے میں کسی قسم کا اخفاء و نہ رکھنا چاہئے“

۵ مارچ ۱۹۰۸ء کے پرچہ اخبار بدر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ڈائری کے  
ذیل میں مذکور ہے کہ ایک احمدی سے ایک جواب ریاست نے سوال کیا کہ کیا حضرت مرزا صاحب  
رسالت کے مدعی ہیں جس کے جواب میں اس احمدی دوست نے کہا کہ ان کا ایک شعر ہے

من نیستم رسول و نیلودہ ام کلب

ہلما فلم اتم وزخداوند مندرم

اس سوال و جواب کا ذکر اس احمدی دوست نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی  
خدمت میں کیا۔ جس پر حضور نے فرمایا کہ۔

”اس کی تشریح کر دینا تھا کہ ایسا رسول ہونے سے انکار کیا گیا ہے جو صاحب کلب ہو۔ دیکھو جو  
امور جاوی ہوتے ہیں ان کے بیان کرنے میں ذرا نہیں چاہئے۔ اور کسی قسم کا خوف کرنا اہل حق کا  
قائدہ نہیں۔ صحابہ کرام کے طرز عمل پر نظر کرو۔ وہ بادشاہوں کے درباروں میں گئے اور جو کچھ ان  
کا عقیدہ تھا وہ صاف صاف کہہ دیا۔ اور حق کے کہنے سے ذرا نہیں جھپکے جیسی تو لا یخافون نوحۃ  
لانیم کے صداق ہوئے ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ دراصل یہ نزاع عقلی ہے خدا  
تعالیٰ جس کے ساتھ ایسا کمالہ مخاطبہ کرے کہ جو بلحاظ کیفیت و سروس سے بہت بڑھ کر ہو  
اور اس میں بیگہ نیاں بھی کثرت سے ہوں اسے نبی کہتے ہیں اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔  
پس ہم نبی ہیں۔ ہاں یہ نبوت تشریحی نہیں جو کتاب اللہ کو منسوخ کرے اور نبی کتب لائے ایسے  
دعوے کو تو ہم بکھر گتے ہیں بنی اسرائیل میں کبھی ایسے نبی ہوئے ہیں جن پر کوئی کتب نازل نہیں  
ہوئی صرف خدا کی طرف سے بیگہ نیاں کرتے تھے جن سے موسیٰ دین کی شوکت و صداقت کا



انکار ہو پس وہ نبی کلائے ہی حال اس سلسلہ میں ہے۔ بھلا اگر ہم نبی نہ کلائیں تو اس کے لئے اور کونسا امتیازی نقطہ ہے جو دوسرے مسلمانوں سے ممتاز کرے۔ دیکھو! اور لوگوں کو بھی بعض اوقات سچے خواب آجاتے ہیں بلکہ بعض دفعہ کوئی کلمہ بھی زبان پر جاری ہو جاتا ہے جو کچھ کل آتا ہے اس لئے ناان پر محنت پوری ہو اور وہ یہ نہ کہہ سکیں کہ ہم کو یہ حواس نہیں دےئے گئے پس ہم سمجھ نہیں سکتے کہ یہ کس بات کا دعویٰ کرتے ہیں۔

آپ کو سمجھانا تو یہ چاہئے تھا کہ وہ کس قسم کی نبوت کے مدعی ہیں ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو وہ مردہ ہے۔ یہودیوں، عیسائیوں، ہندوؤں کے دین کو جو ہم مردہ کہتے ہیں تو اسی لئے کہ ان میں اب کوئی نبی نہیں ہوتا۔ اگر اسلام کا بھی یہی حال ہو تا تو پھر ہم بھی قصہ کو ٹھہرے کس لئے اس کو دوسرے دعووں سے بڑھ کر کہتے ہیں آخر کوئی امتیاز بھی ہونا چاہئے صرف سچے خوابوں کا آنا تو کافی نہیں کہ یہ تو چہ بڑے ہماروں کو بھی آجاتے ہیں۔ مکالمہ طالبہ الہیہ ہونا چاہئے اور وہ بھی ایسا کہ جس میں بیگم بنیاں ہوں اور بلحاظ کیفیت و کیفیت کے بڑھ چڑھ کر ہو۔ ایک مصرع سے تو شاعر نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح معمولی ایک دو خوابوں یا الہاموں سے کوئی مدعی رسالت ہو تو وہ جھوٹا ہے۔ ہم پر کئی سالوں سے وحی نازل ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے کئی نشان اس کے صدق کی گواہی دے چکے ہیں اسی لئے ہم نبی ہیں۔ امر حق کے پہنچانے میں کسی قسم کا افتاء نہ رکھنا چاہئے۔

(پرہیز مارچ ۱۹۰۸ء جلد ۷ نمبر ۲)

نخت ہنگ ہے جس کو ہم کسی مخالفت کی وجہ سے برداشت نہیں کر سکتے۔ وہ تو مخالفت سے ڈراتے ہیں لیکن اگر میری گردن کے دونوں طرف گوار بھی رکھ دی جائے اور مجھے کما جائے کہ تم یہ کہو کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو میں اسے کون کاٹ بھونکے گا۔ کذاب ہے آپ کے بعد نبی آسکتے ہیں اور ضرور آسکتے ہیں۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ کی شان ہی ایسی ہے کہ آپ کے ذریعہ سے نبوت حاصل ہو سکتی ہے۔ آپ نے رحمت للعالمین ہو کر رحمت کے دروازے کھول دیئے ہیں اس لئے اب ایک انسان ایسا نبی ہو سکتا ہے جو کئی پہلے انبیاء سے بھی بڑا ہو مگر اس صورت میں کہ آنحضرت ﷺ کا غلام ہو۔

ہمارے لئے کتنی عزت کی بات ہے کہ قیامت کے دن تمام نبی اپنی اپنی امتوں کو لے کر کھڑے ہوں گے اور ہم کہیں گے کہ ہمارے نبی کی وہ شان ہے کہ آپ کا غلام ہی ہمارا نبی ہے۔ لیکن مسلمان کہتے ہیں کہ ہمارے لئے وہی سچ آئے گا جو بنی اسرائیل کے لئے آیا تھا۔ اگر وہی آیا تو یہ قیامت کے دن کیا کہیں گے کہ ہمارے نبی آنحضرت ﷺ کی وہ شان ہے کہ آپ کی امت کی اصلاح کے لئے بنی اسرائیل کا ہی ایک نبی آیا تھا۔ اس بات کو سوچو اور غور کرو کہ آنحضرت ﷺ کی ہنگ تم کر رہے ہو یا ہم۔ آنحضرت ﷺ کی اسی میں عزت ہے کہ آپ کی امت میں سے کسی کو نبی کا درجہ ملے نہ کہ بنی اسرائیل کا کوئی نبی آپ کی امت کی اصلاح کے لئے آئے۔ حضرت سچ موعود نے اسی لئے فرمایا کہ

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے

یعنی ابن مریم کا تم کیوں انتظار کر رہے ہو مجھے دیکھو کہ میں احمد کا غلام ہو کر اس سے بڑھ کر ہوں۔ کوئی کہے کہ اس شعر میں مرزا صاحب کہتے ہیں کہ میں غلام احمد ہوں اس لئے آپ کا نبی نام ہوا۔ میں کہتا ہوں کون مسلمان ہے جو اپنے آپ کو غلام احمد نہیں کہتا۔ ہر ایک سچا مسلمان اور مومن نبی کے گام میں احمد کا غلام ہوں۔ اسی طرح حضرت صاحب نے فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ ایک اور جگہ فرماتے ہیں

کرامت گرچہ بے نام و نشان است و پانگہ ز ظن

اب اس شعر سے کوئی احمق ہی یہ نتیجہ نکالے گا کہ جس شخص کا نام غلام محمد ہو وہ کرامت رکھ سکتا ہے۔ پس پہلے شعر میں صرف یہ دکھانا مقصود ہے کہ آنحضرت ﷺ کا ایک غلام سچا ہے بہتر ہو سکتا ہے۔

۲۷۹

اور دوسری اور محدث کے بارے میں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر آتے ہیں اور  
تمام قوموں کے لئے واجب اطاعت ٹھہرتے ہیں۔ قدیم سے خدا تعالیٰ کا ایک  
خاص قانون ہے جو ہم ذیل میں لکھتے ہیں۔

ہم اس سے پہلے ابھی بیان کر چکے ہیں کہ ایسے اولیاءِ ماضیہ جو مامور نہیں ہوتے  
یعنی نبی یا رسول یا محدث نہیں ہوتے اور ان میں سے نہیں ہوتے جو دنیا کو خدا کے  
حکم اور الہام سے خدا کی طرف بتاتے ہیں۔ ایسے ولیوں کو کسی اعلیٰ خاندان یا  
اعلیٰ قوم کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ان کا سب معاملہ اپنی ذات تک محدود ہوتا  
ہے۔ لیکن ان کے مقابل پر ایک دوسری قوم کے ولی ہیں جو رسول یا نبی یا  
محدث کہلاتے ہیں اور وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک منصب حکومت اور قضا  
کا لیکر آتے ہیں اور لوگوں کو حکم ہوتا ہے کہ ان کو اپنا امام اور سرور اور پیشوا  
سمجھ لیں۔ اور جیسا کہ وہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں اس کے بعد خدا کے  
ان نانبوں کی اطاعت کریں۔ اس منصب کے بزرگوں کے متعلق قدیم سے خدا تعالیٰ  
کی یہی عادت ہے کہ انکو اعلیٰ درجہ کی قوم اور خاندان میں سے پیدا کرتا ہے۔ تا  
ہم قبول کرنے اور انکی اطاعت کا جو آٹھ اٹھانے میں کسی کو کراہت نہ ہو اور  
جو نہ خدا نہایت رحیم و کریم ہے اس لئے نہیں چاہتا کہ لوگ ٹھوکر کھا دیں اور  
ان کو ایسا استلا پیش آوے جو انکو اس سعادتِ عظمیٰ سے محروم رکھے کہ وہ  
اس کے مامور کے قبول کرنے سے اس طرح پر رُک جائیں کہ اس شخص کی بیچ  
قوم کے لحاظ سے تنگ اور خطرناک غالب ہو۔ اور وہ ولی نفرت کے ساتھ اس  
بات سے کراہت کریں کہ اسکے تابعان میں اور اسکا پتا بزرگ قرار دیں اور انسانی  
جذبات اور تصورات پر نظر کر کے یہ بات خوب ظاہر ہے کہ یہ ٹھوکر لیٹا نوع  
انسان کو پیش آجاتی ہے۔ مثلاً ایک شخص جو قوم کا چوہرہ یعنی بھگتی ہے۔ اور ایک

۱۵۱

یہ حوالہ صفحہ 186، 187 پر درج ہے

جلد 152 ص 152 بحوالہ قرآن مجید جلد 15 ص 279-280 مرداد 1401



۲۸۰

گاہوں کے شریف مسلمانوں کی تحسین چالیس سال سے یہ خدمت کرتا ہے کہ دو وقت  
 اُنکے گھر میں کی گئی تالیف کو صاف کرنے آتا ہے اور اُنکے پاتھوں کی نجات  
 اُٹھاتا ہے اور ایک دو دفعہ چھٹی میں بھی پکڑا گیا ہے اور چند دفعہ زنا میں بھی  
 گرفتار ہو کر اس کی رسوائی ہو چکی ہے۔ اور چند سال جیل خانہ میں قید بھی رہ چکا ہے  
 اور چند دفعہ ایسے بُرے کاموں پر لگاؤں کے زبرداریوں نے اُسکو جوتے بھی بنائے  
 ہیں اور اُسکی مل اور دایاں اُردنیاں ہمیشہ سے ایسے ہی خسر کام میں مشغول  
 رہی ہیں اور سب مُردار کھاتے اور گدہ اُٹھاتے ہیں۔ اب خدا تعالیٰ کی قدرت  
 پر خیال کر کے ممکن تو ہے کہ وہ اپنے کاموں سے تائب ہو کر مسلمان ہو جائے۔  
 اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایسا فضل اُسپر ہو کہ وہ رسول اور نبی بھی بن جائے  
 اور اُسی گاہوں کے شریف لوگوں کی طرف دعوت کا پیغام لیکر آوے اور کہے کہ  
 جو شخص تم میں سے میری اطاعت نہیں کرے گا خدا اُسے جہنم میں ڈالے گا۔ لیکن  
 باوجود اس امکان کے جب کہ دنیا پیدا ہوئی ہے کسی خدا نے ایسا نہیں کیا۔  
 کیونکہ ایسا کرنا اُسکی حکمت اور مصلحت کے خلاف ہے اور وہ جانتا ہے کہ لوگوں  
 کے لئے یہ ایک فوق الطاقٹ ٹھوکر کی جگہ ہے کہ ایک ایسا شخص جو پشتِ گشت  
 رزویل چلا آتا ہے اور لوگوں کی نظر میں نہ صرف وہ نیچے ہے بلکہ اُسکا باپ اور دادا  
 اور پڑدادا اور جہانگیر مظلوم ہے تو ہم کبھی ایسا ہمیشہ سے شریر اور بدکار  
 ہوتے چلے آئے ہیں۔ اور موشیوں کی طرح اُدنی خدمتیں کرتے رہے ہیں۔ اب اگر  
 لوگوں سے اُسکی اطاعت کرائی جائے تو بلاشبہ لوگ اُسکی اطاعت سے کراہت کریں گے۔  
 کیونکہ ایسی جگہ میں کراہت کرنا انسان کیلئے ایک طبعی امر ہے۔ اُسکے خدا تعالیٰ کا تقیم  
 قانونِ اہل سنت یہی ہے کہ وہ صرف اُن لوگوں کو منصبِ دعوت دینے سے توت وغیرہ  
 مامور کرتا ہے جو اعلیٰ خاندان میں سے ہوں۔ اور ذاتی طور پر ہی چلے چلے گئے

۱۵۲

پہلا صفحہ 187، 188 پر درج ہے

تراجم المصنفات 152، مصنفات حوالہ جلد 15 صفحہ 279، 280 اور 281

باتھو جو یا گیا اور اس کا کچھ نہ نہیں کہہ سکا۔ کیا ہو گا۔ لیکن اگر وہ غم مند ہوتا ہے اور اس میں نشوونما کی قوت  
موجود ہوتی ہے تو خدا کے فضل سے وہ اس گمان کی سی سے وہ اوپر آتا ہے اور ایک دانہ کا ہزار دانہ بنتا ہے  
اسی طرح سے انسان بدست گنہگار کو قتل انگاری اور مجز اعتبار کرنی پڑتی ہے اور اپنی خودی اور نفسانیت  
سے بگڑ جاتا ہے تب وہ نشوونما کے قابل ہوتا ہے لیکن جو بیعت کے ساتھ نفسانیت بھی رکھتا ہے اُسے  
پگڑ نہیں حاصل نہیں ہوتا۔ مونیوں نے بعض جگہ لکھا ہے کہ اگر مرید کو اپنے مرشد کے بعض مقامات پر بظاہر  
غلی نظر آتے تو اسے چاہیے کہ اس کا اظہار نہ کرے اگر اظہار کرے گا تو جیسا کہ اس پر جادوے گا (کیونکہ کامل میں)  
غلی نہیں ہوتی مگر اس کے غم کا اپنا تصور ہوتا ہے، اسی لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دستور تھا کہ آپ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں اس طرح سے بیٹھتے تھے جیسے سر پر کوئی پرندہ ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے  
انسان سر پر نہیں اٹھا سکتا۔ یہ تمام بات کا ادب تھا کہ حتیٰ الوسع خود بھی کوئی سوال نہ کرتے۔ اس اگر باہر سے  
کوئی نیا آدمی آکر کچھ پوچھتا تو اس قدر لیسے جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے نکلتا وہ سن لیتے صحابہ  
بڑے متادب تھے اس لیے کہ ہے کہ اَلطَّرِيقَةُ حَقُّهَا اَدَبٌ۔ جو شخص ادب کی حدود سے باہر نکل  
جاتا ہے تو پھر شیطان اس پر دخل پاتا ہے اور رفتہ رفتہ اس کی زینت ارتداد کی آجاتی ہے۔ اس ادب کو ذکر  
رکھنے کے بعد انسان کو لازم ہے کہ وہ فارغ نشین نہ ہو۔ ہمیشہ توبہ مستغفار کرتا رہے اور جو مقامات اسے  
حاصل ہوتے جاویں ان پر عمل کرے کہیں ابھی قابل اصلاح ہوں اور کچھ کر کہیں میرا تزکیہ نفس ہو گیا  
وہاں ہی دھاڑ بیٹھے۔

**مناقی کون ہے** یاد رکھو منافق وہی نہیں ہے جو ایقانے حد ضعیفی کرتا یا زبان سے اظہار  
ظاہر کرتا ہے مگر دل میں اس کے گھر ہے۔ بلکہ وہ بھی منافق ہے جس کی غفلت  
میں درنگ ہے۔ اگرچہ وہ اس کے احمید میں نہ ہو۔ صحابہ کرام کو اس دورنگی کا بہت خطرہ رہتا تھا۔ ایک دفعہ  
حضرت ابو ہریرہؓ مدہ سے تھے تو حضرت ابو بکرؓ نے پوچھا کہ کیوں روتے ہو؟ کہ اس لیے مدتا ہوں کہ مجھ میں منافق  
کے آثار معلوم ہوتے ہیں۔ جب میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتا ہوں تو اس وقت دل نرم اور اس کی  
حالت بدل جاتی معلوم ہوتی ہے مگر جب اُن سے علیحدہ ہوتا ہوں تو وہ حالت ضعیفی رہتی۔ ابو بکرؓ نے فرمایا کہ یہ حالت  
تو میری بھی ہے پھر وہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور کُل باطن بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم منافق  
نہیں ہو۔ انسان کے دل میں آہن اور بٹا ہوا کرتی ہے۔ جو حالت تمہاری میرے پاس ہوتی ہے اگر وہ ہمیشہ  
وہ تو فرختے تم سے صاف کر۔

توبہ کی کہ صاحب کلام اس نفاق اور دورنگی سے کس قدر ڈرتے تھے۔ جب انسان عورات اور دلیری







توضیح نام

۹۰

مسح کا وہ بنیادی آواز

پیدا ہوتی ہے وہی حرکت اس اندام کے نکلنے اور باطن میں جیسا کہ آئیں قیوم کی ذات کا تقاضا ہو پیدا ہو جاتی ہے۔

اس بیان مذکورہ بالا کی تصویر دکھانے کے لئے حقیقی طور پر ہم فرض کر سکتے ہیں کہ قیوم العالمین ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے لئے بے شمار اتھبے شمار پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ قعدہ کے خارج اور لا انتہا عرض اور طول رکھتا ہے اور قعدہ کی طرح اس وجہ اعظم کی تہیں بھی ہیں جو صحت و استقامت کے تمام کائنات تک پہنچ رہی ہیں۔ اور کشتی کا کام دے رہی ہے۔ یہ وہی اعضا ہیں جن کا دوسرے نقطہ میں عالم عام ہے جب قیوم عالم کوئی حرکت چھوڑ دیا لگی کرے گا تو اس کی حرکت کے ساتھ اس کے اعضاء حرکت پیدا ہو جائے گا ایک لازمی امر ہو گا۔ اور وہ اپنے تمام ارادوں کو انہیں اعضا کے ذریعے ظہور میں لاتے گا نہ کسی اور طرح سے۔ پس یہ ایک عام فہم مثال راستی روحانی امر کی ہے کہ مخلوقات کی ہر ایک جزو خدا قعدہ کے اعدادوں کی تابع اور اس کے مقاصد مخفیہ کو اپنے غلامانہ پیر میں نسا ہو کر رہی ہے اور کمال وجود کی اطاعت سے اس کے ارادوں کی راہ میں گویا ہر ایک ہے اور اطاعت اس قسم کی ہرگز نہیں ہے جس کی موت حکومت اور زیر دستی بدنام ہو۔ بلکہ ہر ایک چیز کو خدا تعالیٰ کی طرف ایک مقناطیس کشش پائی جاتی ہے اور ہر ایک ذرہ ایسا باطنی اس کی طرف جھک رہا معلوم ہوتا ہے جیسے ایک وجود کے متفرق اعضاء اس وجود کی طرف جھکے ہوئے ہوتے ہیں۔ پس یہ حقیقت یہی ہے کہ اور بالکل سچ ہے کہ تمام عالم اس وجود اعظم کے لئے بطور اعضاء کے قائم ہے اور اس وجہ سے قیوم العالمین کہلاتا ہے کیونکہ جیسی ہیں اپنے بنی کی قیوم ہوتی ہے ایسا ہی تمام مخلوقات کا قیوم ہے مگر ایسا نہ ہوتا تو ظلم ظالم کا نکل جاتا۔

ہر ایک ارادہ اس قیوم کا خواہ وہ ظاہری ہے یا باطنی۔ دینی ہے یا دنیوی دینی

حصہ پنجم

۲۱۲

ضمیمہ برائے احمدیہ

تو اس صفت میں وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مذہب نہیں ٹھہر سکتا۔ بلکہ ایک شخص اسلام کے ہر ایک پاک عقیدہ کے موافق اپنا عقیدہ رکھتا ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مغتری سمجھتا ہے جیسا کہ یہودیوں کے لئے سمجھتے ہیں تو اس خیال کے مسلمان اس کے آگے اپنے مذہب کا مایہ الاقربا کیلئے پیش کر سکتے ہیں۔ جو صرف قصے کہانیاں نہ ہوں بلکہ ایک ایسی شہادت و محسوس نعمت ہو جو ان کو دی گئی۔ اور اسی کے بغیر کو نہیں دی گئی۔ پس اسے بد نعمت اور بر قسمت قوم! وہ ہی نعمت ہے جو مکالمات اور مخاطبات الہیہ میں۔ جن کے ذریعہ سے علوم غیب حاصل ہوتے اور خدا کی تائیدی قدر میں ظہور میں آتی ہیں اور خدا کی وہ نعمت جن پر وحی الہی کی ہر ہوتی ہے ظاہر ہوتی ہیں اور وہ لوگ اس شہر سے شناخت کئے جاتے ہیں۔ اس کے سوا کوئی مایہ الاقربا نہیں۔ اور جب تم خود مانتے ہو جو خدا دلوں کو سستا ہے۔ پس اسے مست ایمانو! اور دلیل کے اندھو! جبکہ وہ سن سکتا ہے تو کیا وہ بول نہیں سکتا؟ اور جبکہ سننے میں اس کی کوئی ہتک عزت نہیں تو پھر اپنے بندوں کے ساتھ بولنے سے کیوں اس کی ہتک عزت ہو گئی؟ وہ نہ یہ اعتقاد رکھو کہ جیسا کہ کچھ مدت سے الہام الہی پر ہر لگ گئی ہے ویسا ہی اسی مدت سے خدا کی شنوائی پر بھی ہر لگ گئی ہے۔ اور اب خدا انھوں کو باطن حکم میں داخل ہے۔ کیا کوئی عقلمند اس بات کو قبول کر سکتا ہے کہ اس زمانہ میں خدا سننا تو ہے مگر بولنا نہیں۔ پھر بعد اس کے یہ سوال ہو گا کہ کیوں نہیں بولتا۔ کیا زبان پر کوئی مرض لاحق ہو گئی ہے مگر کان مرض سے محفوظ ہیں۔ جبکہ وہی بندہ میں اور وہی خدا ہے اور تکمیل الہی کے لئے وہی حاجتیں ہیں۔ بلکہ اس زمانہ میں جو دلوں پر دہریت غالب ہو گئی ہے بولنے کی اسی قدر ضرورت تھی جس قدر سننے کی۔ تو پھر کیا وجہ کہ سننے کی صفت تو اب تک ہے مگر بولنے کی صفت معطل ہو گئی ہے۔

انہوں کہ چودھویں صدی میں بھی انیسویں گندھے لہ ہمارا دھوے کا زمانہ

۱۵۵



دن کا۔ اسی طرح جس طرح فرعون کے ہاتھ سے موسیٰ بنی اسرائیل کی جماعت کو ربائی دی گئی۔ اسی طرح اسی طرح ظہر چونگے جس طرح موسیٰ نے قرعون کے سامنے دکھائے اور خدا فرماتا ہے کہ میں صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلاؤں گا۔ اور میں اُسے دوزخ کا جویری طرف سے ہے۔ اور میں اس کا مخالف ہو جاؤں گا جو اس کا مخالف ہے۔

سوائے شیعہ دلوں اتم سب یاد رکھو کہ اگر پیشگوئیاں صرف معمولی طور پر ہوں تو سمجھ لو کہ میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں۔ لیکن اگر ان پیشگوئیوں نے اپنے اپنے ہونے کے وقت دنیا میں ایک ہلکے برپا کر دیا اور شدت گبر اسٹ سے دیوانہ سا بنا دیا اور اکثر مقامات میں حملوں اور جانوں کو نقصان پہنچایا تو تم اس خدا سے ڈرو جس نے میرے لئے یہ سب کچھ دکھایا۔ وہ خدا جس کے قبضہ میں قہ قہ ہے اس سے ہنسو کہیں بھاگ سکتا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ میں چھٹی کی طرح پوشیدہ کوں گا۔ یعنی کسی جوتشی یا طہم یا خواب میں کو اس وقت کی خبر نہیں دی جائے گی بجز اس قدر خبر کہ جو اس نے اپنے مسیح موعود کو دے دی یا آئندہ اس پر کچھ زیادہ کرے۔ بن فشتوں کے بعد دنیا میں ایک تبدیلی پیدا ہوگی اور اکثر دل خدا کی طرف کھینچے جائیں گے اور اکثر سعید دلوں پر دنیا کی محبت فستکی ہو جائیگی یہ غفلت کے پدے وہ میان سے اٹھا دیئے جائیں گے اور حقیقی مہلوم کا شریعت انہیں پڑا جائیگا۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے۔

چو قد غسوی آغلہ کرند - مسلمانان را مسلمان باز کرند  
قد غسوی سے مراد اس عاجز کا جدید دعوت ہے۔ مگر اس جگہ دنیا کی بادشاہت مراد نہیں بلکہ آسمانی بادشاہت مراد ہے جو مجھ کو دی گئی۔ خلاصہ معنی اس الہام کا یہ ہے

رُحمتی کا خود کی حالت میں خود کو ایک کافر پر رکھا پڑا ابھی یہ کہو کہ تکذیبیت مکتب  
العیبیت - یعنی قرآن شریف کی پہلی پر یہ نشان ہوں گے۔ منہ



حقیقۃ الہی

۱۰۶

بہارِ بہار

لَدُن سَرَبَتِ کَرِیْم۔ وِرْ کَلَامِ تَوَحِّیْدِی سَرَتِ کَشَعْرِ اَرَادِی  
 نصیح کیا گیا ہے۔ تیرے کلام میں ایک چیز ہے جس میں شاعروں کو  
 وِخْلے نیست۔ رَبِّ عَلَمَنی مَا هُوَ خَیْرُ عِنْدَک۔ یَعَصَمُکَ اللّٰہُ مِنْ  
 دُخْلِ نَہِی۔ اے میرے خاتمہ وہ سکھاتا تیرے نزدیک بہتر ہے تجھے خدا دشمنوں سے  
 الْعَدَاوِیْسُ طَوْبُ بَکْلِ مِنْ سَطَا۔ بَرَزَ مَا عِنْدَہُمْ مِنَ السَّرَاحِ۔ اِنِّی  
 پہلے گا اور حملہ کرنے والوں پر حملہ کر دے گا۔ انہوں نے جو کچھ ان کے پاس تھی سب ظہر کر دے  
 سَاخَبْرَہُ فِی اٰخِرِ الْوَقْتِ۔ اَنَکَ لَسْتَ عَلٰی الْحَقِّ۔ اِنَّ اللّٰہَ رَوُّفٌ  
 میں مولوی محمد حسین بنالی کو آخر وقت میں خبر دیہ و شکاک تو حق پر نہیں ہے۔ خدا رؤف و  
 رَحِیْم۔ اَنَا النَّالِکُ الْحَدِیْدِ۔ اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اَتِیْکَ بَغْتَہٗ۔  
 ہم نے تیرے لئے کوہ کو زبردیا۔ میں فوجوں کے ساتھ آگاہی طور پر آؤں گا۔  
 اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اُجِیْبُ اِخْطِیْ وَاُحْصِیْ۔ وَقَالُوا اِنِّیْ لَکَ  
 میں رسول کے ساتھ ہوں کہ جواب دوں گا اپنے ارادہ کو کہیں چھوڑ بھی دوں گا کہیں ارادہ پُر کر دوں گا۔ اور کہیں کہیں یہ ترتیل  
 هٰذَا قُلْ هُوَ اللّٰہُ عَجِیْب۔ جَاءَ فِی الْاَیْلِ وَاخْتَارَ۔ وَاَدَارَ صَبْعَہُ  
 سے حال پوچھ کہہ خدا وہ عجیب ہے۔ میرے پاس آئیں آیا اور اس نے مجھے چن لیا۔ اے اپنی انگلی کی روشنی  
 وَاَشَارَ اَنْ وَعَدَ اللّٰہُ اِنِّیْ۔ فَطَوَّبٰ لِمَنْ وَجَدَ رَآیَ۔ الْاَمْرَاضِ  
 اور اشارہ کیا کہ خدا کا وعدہ آگیا۔ پس مبارک وہ جو اس کو پاوے اور دیکھے۔ طرح طرح کی بیماریوں

[ تفسیر - اس دہائی کے ظہری الفاظ یہ سننے دیکھنے میں کفر میں غلط بھی کہ ظہور صواب بھی یعنی میں وہ چاہتا ہوں  
 کہیں کہہ چکا اور کہیں نہیں۔ اور کہیں میرا ارادہ پورا ہو گا اور کہیں نہیں۔ ایسے الفاظ خدا تعالیٰ کے کلام میں آجاتے ہیں۔  
 جیسے احادیث میں لکھا ہو کہ میں مومن کی قبضہ روح کے وقت تردد میں پڑتا ہوں۔ حالانکہ خدا تعالیٰ سے پاک ہے  
 اسی طرح یہ دہائی ہے کہ کہیں میرا ارادہ غلط جاتا ہے اور کہیں پورا ہو جاتا ہے۔ اس کے یہ سننے ہیں کہ کہیں نہیں  
 اپنی تقدیر اور ارادہ کو منسوخ کر دیتا چلا اور کہیں وہ ارادہ جیسا کہ چاہتا ہے۔ منہ  
 اس جگہ آئیل خدا تعالیٰ نے جبرئیل کا نام رکھا ہے اس لئے کہ بار بار رجوع کرتا ہے۔ منہ ]

۱۰۶

ہجرت الہی صفحہ 103 منہ بعد وحانی عزرائیل جلد 22 صفحہ 108 از مرزا قادیانی یہ جلد صفحہ 195 پر درج ہے





۲۳۱

تو کچھ تعجب نہیں کہ اس معجزہ نما جانور کی گورنمنٹ جانور بخشی کر دے۔ اسی طرح عیسائیوں کو چاہیے کہ کلکتہ کی نسبت پیشگوئی کر دیں کہ اس میں طاعون نہیں پڑیگی۔ کیونکہ بڑا بشت برٹش انڈیا کا کلکتہ میں رہتا ہے۔ اسی طرح میاں شمس الدین اور انجمن خائن خاں عیسیٰ اسلام کے ممبروں کو چاہیے کہ لاہور کی نسبت پیشگوئی کر دیں کہ وہ طاعون سے محفوظ رہے گا۔ اور فشی الہی بخش اکوٹنٹ جو الہام کا دعویٰ کرتے ہیں اُنکے لئے بھی یہی حق ہے کہ اپنے الہام سے لاہور کی نسبت پیشگوئی کر کے انجمن حمایت اسلام کو مدد دیں اور مناسبت کے بعد الجبار اور حمد الحق شہر ترسری کی نسبت پیشگوئی کر دیں۔ اور چونکہ فرقہ وادیہ کی اصل بڑا ولی ہو۔ اسلئے مناسب ہے کہ غزیرہ حسین احمد محمد حسین ولی کی نسبت پیشگوئی کریں کہ وہ طاعون سے محفوظ رہے گی۔ پس اس طرح سے گویا تمام پنجاب اس ٹھیک مرض سے محفوظ ہو جائے گا۔ اور گورنمنٹ کو بھی مفت میں شکمدہشی ہو جائیگی۔ اور اگر ان لوگوں نے ایسا نہ کیا تو پھر یہی سمجھا جائے گا کہ سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔

اور بالآخر یاد ہے کہ اگر یہ تمام لوگ جن میں مسلمانوں کے فہم اور آریہوں کے ہندو مت اور عیسائیوں کے پادری داخل ہیں چپ رہے تو ثابت ہو جائے گا کہ یہ سب لوگ جھوٹے ہیں اور ایک دن آنے والا ہے جو قادیان شہر کی طرح چمک کر دکھلا دیگی کہ وہ ایک سچے کا مقام ہے۔ بالآخر میاں شمس الدین صاحب کو یاد ہے کہ آپ نے جو اپنے اشتہار میں آیت امن محبوب المضطر لکھی ہے اور اس سے قبولیت دعا کی امید کی ہے۔ یہ اُمید صحیح نہیں ہے کیونکہ کلام الہی میں لفظ مضطر سے وہ ضرر یافتہ مراد ہیں جو محض ابتلا کے طور پر ضرر یافتہ ہوں نہ سزا کے طور پر۔ لیکن جو لوگ سزا کے طور پر کسی ضرر کے تحت مشق ہوں وہ اس آیت کے مصداق نہیں ہیں ورنہ لفظم آتا ہے کہ قوم نوح اور قوم لوط اور قوم فرعون وغیرہ کی دعائیں اس مضطر کے وقت میں قبول کی جاتیں مگر ایسا نہیں ہوا اور خدا کے ہاتھ نے ان قوموں کو ہلاک کر دیا۔ اور

۱۵

۶۳۰ النمل



كَلِمَةً يَدْعَاۤ اِلَآ اَمْرًا مِّنْ لَّدُنْكَ ۚ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُوْنَ اِلَآ اَمْرًا مِّنْ لَّدُنْكَ يَلْبِسُوْا  
اٰیٰتِنَا مَعَ اٰیٰتِهِمْ ۚ اُولٰٓئِكَ لَمَعُوا لَآءَمْنًا وَهُمْ يُكْفَرُوْنَ ۚ اِنَّا نُنَزِّلُ الْاَرْضَ  
فَتَقْصِفُهَا مِنْ اَلْهَرَارِ فَمَاۤ اَرٰى اَیَّ اَحْقَدٍ الْجَبِيْشِ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارٍ مِّنْ جَاثِیْمٍ ۚ  
سَّكَّرَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا فِی الْاَوَّلٰی وَفِیْ اٰخِرِیْهِمْ نَقْصُرُ مِنَ الْاَلٰهِ وَفَتَنُہُمْ مُّیْسِرٌ ۚ اِنَّا  
بِاَعْمٰلِکَ بِاَبْصٰرِنَا رَءِیۡنَ ۚ اَنْتَ مِیْرٌ یَّسْزِلُہٗ اَزْوَاجُہِیۡ ۚ اَنْتَ مِیْرٌ وَّاَنَّا مِیْرٌ لِّمَنْ  
اَنْ یَّجْعَلَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۚ اَلْقُوْکَ مَعْلٰکَ وَاللّٰہُ مَعَ اَعْدَآئِکَ ۚ فَاَصْبِرْ  
حَتّٰی یَاۤتِیَ الْاَمْرُ ۚ یٰۤاٰیُّ عَمٰی جَعَلْنَا دَمَآنًا لِّیْسَ رَفِیْعًا اَحَدٌ ۚ

ترجمہ: خدا ایسا نہیں کہ قادیان کے لوگوں کو عذاب دے حالانکہ تو ان میں رہتا ہے۔ وہ اُس گاؤں کو طاف  
کے دوست برد لوہاں کی تباہی سے بچائے گا۔ اگر تیرا آپس مجھے نہ رہتا، اور تیرا اکرام نہ نظر نہ ہوتا تو میں اس گاؤں کو

لے جاتا۔ اللہ تعالیٰ نے کئی باب مجھے بندیدوں کی تباہی سے کٹھنڈت غضبنا بخود پیدا کیا (مجموعہ ۶ نمبر ۱۰ صفحہ ۱۰ پر)۔ حضرت  
عمرؓ نے حضرت صدیق اکبرؓ کے کھانے کے کھانے پر فرمادے کہ میرے غلاموں کی تباہی سے کٹھنڈت غضبنا بخود پیدا کیا (مجموعہ ۶  
نمبر ۱۰ صفحہ ۱۰ پر)۔ زمین پر ہر جگہ ہے کہ جو خدا میں اکثر لوگ مصیبت اور دنیا پر کثرت میں ایسے فرق ہو گئے ہیں کہ خدا نے تعالیٰ پر بھی ایمان نہیں دیا  
اور وہ جو اس کی طرف سے اس طرح حق کے لئے بھیجا گیا ہے اس سے شش کیا ہوتا ہے اور یہ شش اور میں جس حد سے گذر گیا  
ہے پس خدا فرماتا ہے کہ میں اس سے جگہ کروں گا۔ جگہ سے کرواؤ انسان جگہ نہیں ہے بلکہ رشتوں کا جگہ اور رضا و قد  
کا جگہ، اور یہ کہ وہ جسے ان پر ہوں گے جو ان کے خیال و گمان میں نہیں کہ وہ انہوں نے جھوٹ سے اس قدر دوستی کی کہ پتائی  
کو اپنے پیوں کے نیچے پال کر پالا۔ پس خدا فرماتا ہے کہ میں نے اب امداد کیا ہے کہ اپنے غریب گرو کو ان درمندان کے عملوں  
سے بچاؤں اور پتائی کی حیرت میں کئی لاشوں کا ہر کردار (استثمار ۱۰ پر)۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۵۱۸

لے یاد ہے کہ خدا تعالیٰ میں سے پاک ہے نہ اس کا کوئی شریک ہے اور نہ بیٹا ہے اور نہ کسی کو حق پہنچتا ہے کہ وہ یہ کہہ کر  
خدا میں یا خدا کا بیٹا ہوں بلکہ یہ فقر و اس جگہ قبیل باز اور متعارف میں سے ہے خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں، حضرت علیؓ نے  
وہم کہنا کہ قرآن و اہل بیت علیہ السلام نے اُنہی کے قتل یا عبادت کی گئی کہ اور یہ بھی فرمایا  
لَا اَلٰہَ اِلَّا اَللّٰہُ لَہٗ کُوْنٌ اَبَدٌ لَّہٗ ہِیَ اَمْرٌ اَللّٰہُ اَلْاَوَّلُ لَہٗ اَمْرٌ اَللّٰہُ اَلْاٰخِرُ لَہٗ اَمْرٌ اَللّٰہُ اَلْاَوَّلُ لَہٗ اَمْرٌ اَللّٰہُ اَلْاٰخِرُ لَہٗ اَمْرٌ  
اور اس کی کثرت میں دخل خدا و حقیقت حوالہ بخدا کر دے اور یہ کہ خدا تعالیٰ نے اُنہی کے قتل یا عبادت کی گئی کہ اور یہ بھی فرمایا  
یٰۤاٰیُّ عَمٰی جَعَلْنَا دَمَآنًا لِّیْسَ رَفِیْعًا اَحَدٌ ۚ

(دفعہ ۱۰، حاشیہ ۱۰، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۷)

مذکرہ مجموعہ کی والہامات طبع چہارم صفحہ 345 از مرزا قادیانی یہ حوالہ صفحہ 196 پر درج ہے

۳۳۶

يَا جِبَالُ آيِينَ مَعَهُ وَالطَّيْرُ أَكَلَمُ تَرَكَيْتَ فَعَلْ رَبُّكَ بِأَمْرِهِ الْيَقِينُ - أَنْتَ  
يَجْعَلُ لَكَ فَرْقًا فِي تَقْلِيلٍ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲۲، ۱۲۳)

۲۷ جنوری ۱۹۰۵ء ۲۷ جنوری ۱۹۰۵ء کو حضرت اقدس کے دائیں رخسار مبارک پر ایک آگس سا  
نمودار ہوا جس سے بہت تکلیف ہوئی۔ جنور نے دعا فرمائی تو زلی کے قوت الہام ہوئے دم کرتے سے  
فریحت حاصل ہو گئی۔

ہنسید اللہ انکافی۔ ہنسید اللہ الشافی۔ ہنسید اللہ الفقیر الرحیم۔ ہنسید اللہ  
البرکۃ الرحیم۔ یا حقیق۔ یا عزیز۔ یا رفیق۔ یا قریب۔ یا قریب۔ یا قریب۔  
۱۱ بدو جلد ۲ نمبر ۲ مورخہ یکم فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۰۰ الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲۵

یکم فروری ۱۹۰۵ء (۱) اِنِّیْ لَا جِدَّ لَیَّہُ یَوْمَئِذٍ یَّوْصَفُ لَوْلَا اَنْتَ لَفِیْ ذُنُوبٍ۔

(۲) اِنِّیْ مَعَ الزَّوْجِ مَعَكَ وَمَعَ اَهْلِکَ۔  
(۱) بدو جلد ۲ نمبر ۲ مورخہ ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۰۰ الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲۵  
(۲) الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲۵

یکم فروری ۱۹۰۵ء اَنْتَ مِیْقَیْ بِمَنْزِلَۃٍ تَوْحِیْدِیٍّ وَتَقْوِیْدِیٍّ۔ اَنْتَ مِیْقَیْ  
بِمَنْزِلَۃٍ عَزِیْضِیٍّ۔ اَنْتَ مِیْقَیْ بِمَنْزِلَۃٍ وَلَدِیٍّ۔ اَنْتَ مِیْقَیْ بِمَنْزِلَۃٍ لَا یَعْلَمُهَا  
الْخَلْقُ۔ اِنِّیْ مَعَ الزَّوْجِ مَعَكَ وَمَعَ اَهْلِکَ۔ اَنْتَ مِیْقَیْ بِمَنْزِلَۃٍ عَزِیْضِیٍّ۔

اپنے بندے کے لئے کافی نہیں۔ شہ پارہاں کے ساتھ ایک جاؤ اور اس پر غور فرمائی گئی کہ میں کیا کر سکتا ہوں  
کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا اور کیا تقویٰ کا کام دیا گیا۔

۱۱ الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲۵ (ترجمہ از قرب) میں شہ کے ہم سے مدد چاہتا ہوں جو کافی ہے۔ میں شہ  
کے ہم سے مدد چاہتا ہوں جو کافی ہے۔ میں شہ کے ہم سے مدد چاہتا ہوں جو کافی ہے۔ میں شہ کے ہم سے مدد چاہتا ہوں جو کافی ہے۔

۱۱ (ترجمہ از قرب) اگر ایسا نہ ہو کہ تم مجھے جنت لے لو تو میں ضرور کون لا کر مجھے یقیناً ہنسید کی خوشبو آری ہے۔ (۱۲) میں  
مجھ پر مل کے تیرے ساتھ ہو کر تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔

۱۱ (ترجمہ از قرب) اگر تم سے ایسا ہے جیسا کہ میری توجہ اور تقریر، تو مجھ سے جو لکھش ہے۔ تو مجھ سے بڑا بیٹے  
ہے۔ تو مجھ سے اس سے پہلے میں کوئی نہیں جانتی تھی مجھ پر مل کے تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ۔ میں نے تجھے



۱۳۱۱ حبشہ لڑہ  
تشریح: حضرت شیخ رحمہ اللہ نے بھائی مرزا غلام قسسام صاحب کی وفات سے ایک سو دو چھپے ایام  
میں رد عمل لکھ کر صفحہ ۳۳۵ تا ۳۳۸ تک اصل میں لکھا تھا۔  
۱۳۱۲ بحسن قبول دعا بنکر کچھ زود دعا قبول میکیتم لکھتوں احمد جلد اول صفحہ ۳۳۵  
تاریخ اصل ایام ۳۳۵ یعنی ۱۳۱۲ء

۱۳۱۳ لا تقف ما ليس لك به علم ولا تقل لشيء اى فاعل ذلك  
قد اترجما جس چیز کا تجھ کو علم نہیں ہے اسے پیچھے مت پڑ۔ اور کسی شے کی نسبت یہ نہ کہہ میں اس کو  
۱۳۱۴ کتاب کتوات احمد جلد اول صفحہ ۲۰ تا تاریخ اصل ایام ۱۳۱۲ء

۱۳۱۵ كَذِبَ فَمِنْ كَذِبِ الْخَبِيثِ كَذِبَ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ نَوْعَانَا يَا اللَّهُ حَافِظَكَ  
اِنِّي مَعَكَ اَسْمَعُ وَلِي اَلْحَسَنُ اَللَّهُ بِكَ كَا فِ عَجْدَا فَتَبَرَأَ اَللَّهُ وَمَنَا  
قَالُوا وَكَانَ عِشْدَ اللّٰهِ وَجِيهًا

۱۳۱۶ کتاب کتوات احمد جلد اول صفحہ ۳۳۵ تا تاریخ اصل ایام ۱۳۱۲ء  
۱۳۱۷ قُلْ اِنَّكُمْ تَعْبُدُونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اِنِّي مُتَوَقِّعٌ  
قَدْ اَفْعَلْتُ لِي وَجَاهًا لِّلَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا لِيَا  
تَقُوْمَ الْقِيَمَةُ وَقَالُوا اِنَّا اِنَّا لَكَ فُتْدَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ فَحَبْنِي بِحَبْنِي مَنْ  
يُشَاءُ مِنْ جَاهِدٍ وَيُتْلِكَ اَلَا يَأْمُرُنَا اُولَئِكَ النَّاسِ

۱۳۱۸ کتاب کتوات احمد جلد اول صفحہ ۳۳۵ تا تاریخ اصل ایام ۱۳۱۲ء  
۱۳۱۹ قُلْ اِنَّكُمْ تَعْبُدُونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اِنِّي مُتَوَقِّعٌ  
قَدْ اَفْعَلْتُ لِي وَجَاهًا لِّلَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا لِيَا  
تَقُوْمَ الْقِيَمَةُ وَقَالُوا اِنَّا اِنَّا لَكَ فُتْدَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ فَحَبْنِي بِحَبْنِي مَنْ  
يُشَاءُ مِنْ جَاهِدٍ وَيُتْلِكَ اَلَا يَأْمُرُنَا اُولَئِكَ النَّاسِ

۱۳۲۰ کتاب کتوات احمد جلد اول صفحہ ۳۳۵ تا تاریخ اصل ایام ۱۳۱۲ء  
۱۳۲۱ قُلْ اِنَّكُمْ تَعْبُدُونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اِنِّي مُتَوَقِّعٌ  
قَدْ اَفْعَلْتُ لِي وَجَاهًا لِّلَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا لِيَا  
تَقُوْمَ الْقِيَمَةُ وَقَالُوا اِنَّا اِنَّا لَكَ فُتْدَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ فَحَبْنِي بِحَبْنِي مَنْ  
يُشَاءُ مِنْ جَاهِدٍ وَيُتْلِكَ اَلَا يَأْمُرُنَا اُولَئِكَ النَّاسِ

۱۳۲۲ کتاب کتوات احمد جلد اول صفحہ ۳۳۵ تا تاریخ اصل ایام ۱۳۱۲ء  
۱۳۲۳ قُلْ اِنَّكُمْ تَعْبُدُونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اِنِّي مُتَوَقِّعٌ  
قَدْ اَفْعَلْتُ لِي وَجَاهًا لِّلَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا لِيَا  
تَقُوْمَ الْقِيَمَةُ وَقَالُوا اِنَّا اِنَّا لَكَ فُتْدَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ فَحَبْنِي بِحَبْنِي مَنْ  
يُشَاءُ مِنْ جَاهِدٍ وَيُتْلِكَ اَلَا يَأْمُرُنَا اُولَئِكَ النَّاسِ



حقیقۃ الہی

۹۸

باب چہارم

۹۵

وانت فیہم امن است و زمکان محبت سکا ما یجوز خیال  
 کہ جنیں تڑپوا تھو خدا بکرے۔ یہاں ہی محبت کا گھر ہے۔ ایک زلزلہ آیا  
 آیا اور شدت سے آیا۔ زمین تہ و بالا کروئی۔ یوم تالی السماء  
 آئے گا اور بڑی سختی سے آئے گا۔ اور زمین کو زیر و زبر کر دے گا۔ اسی دن آسمان سے  
 بد خان مبین و تری الاارض یومئذ خامدۃ  
 ایک گھلا گھلا دھواں نازل ہوگا۔ اور اس دن زمین زرد پڑ جائے گی یعنی سخت قحط کے آئندہ ظاہر ہوگا  
 مصفرة اکرمک بعد توہینک یریدون ان لا یتقر  
 ہیں یہاں کے جو مخالف تیری تیری کریں تجھے عورت ہوگا اور تیرے حکام کو دلا۔ فاما کہ کرے جو نیکو کام ناتمام رہے  
 امرک واللہ یأبى الا ان یتتم امرک انی انا الرحمن ساجد  
 اور خدا نہیں چاہتا جو تجھے جھوٹ دے جب تک تیرے تمام کام پورے نہ کرے۔ میں رحمان ہوں۔ ہر ایک امر  
 لک سہولۃ فی کل امر اریک برکات من کل طرف  
 میں تجھے سہولت دلاؤں گا۔ ہر ایک طرف سے تجھے برکتیں دے گا۔  
 نزلت الرحمة علی ثلث العین علی الاخریین تری الیک  
 میری رحمت تیرے میں حضور پر نازل ہوگی ایک کھیر لہ ڈا اور حضور پر نازل ہوگا۔ اور جو اللہ کے لئے  
 انوار لشباب تری نسلا بغیدا انا نبشک بغلام عظیم  
 تیری طرف عمو کریں گے۔ اور تو اپنی ایک دھڑکی نسل کو دیکھ لیا۔ ہم ایک بڑے بڑے نبی بھیجیں گے جس کے ساتھ

یہ سب اس زلزلہ کے لئے جو قیامت کا فوز ہوگا یہ ظاہر ہو کر کہہ دیں پچھلے اس قحط پر جس میں خشک  
 ہوئے گی۔ نہ معلوم کہ خدا اس کے بعد یا کچھ دیر کے بعد نازل آئے گا۔ منہ  
 پچھلے وہ بڑے نشی جو دنیا میں ظاہر ہوں گے حضور ہے جو پچھلے اس سے توہین کی جلتے اور طرح طرح کی بڑی  
 باریکی کی جائیں اور الزام لگائے جائیں۔ تب بعد اس کے اس کی خوفناک نشی ظاہر ہوگی جس کی شدت  
 کہ پہلے ذہن منکروں کی ہوتی ہے اور دوسری خدا کی۔ منہ  
 یہ خدا تعالیٰ کی وحی یعنی تری نسلا بغیدا آخر نبی اس سال کی ہے۔ منہ

۹۸

جلد ۱ ص ۹۵-۹۶ جلد ۲ ص ۲۲ ۹۹-۱۰۰ از مرزا کاظمی

جلد ۱ ص ۱۹۷ پر درج ہے

الحق والعلیٰ کان اللہ نزل من السماء انا نبی شریک بخلام  
 جو کاظہر ہوگا گویا آسمان سے خدا اترے گا ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں  
 نافلۃ لک: سبّحک اللہ ورافاک: وعلمک ما لم تعلم  
 یہ تیرا پوتا ہوگا نہ تو ہر ایک جیسے تجھے پال گیا اور تجھ کو سزا نقت کہ اور وہ معارف تجھے سکھائیں گا تجھے علم دے گا  
 انه کریم قمش امامک وعلیٰ لک من عادی: وقالوا ان هذا  
 وہ کریم ہے وہ تیرے ہنگے آگے چلے گا تیرے دشمنوں کا وہ دشمن بنے گا اور کہیں گے کہ یہ تو  
 الا اختلاق: الم تعلم ان اللہ علیٰ کل شیء قدیر: یلقی الروح  
 ایک بنادے گا۔ اے معترف کیا تو نہیں جانتا کہ خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے جیسا کہ بندہ علم کر  
 علیٰ من یشاء من عباده: کل بركة من محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 جیسا کہ چاہے وہ نام سے کسی مصیبت کی تلافی ہو یا توفیق کا نام ہو یا صلہ علیہ وسلم ہے  
 فتبارک من علم وتعلم: خدا کی قیانت اور خدا کی  
 پس بیت: کہ وہ علم و تحقیق میں ہر ایک کی تعلیم دے گا اور ہر ایک کی توفیق دے گا اور ہر ایک کی  
 ہر نے کتنا بڑا کام کیا: انی معک ومع اهلك  
 اے خدا کسی کو نہ تو نجات دے گا نہ ہی ہر ایک کو نجات دے گا اور ہر ایک کو ہر ایک کی توفیق دے گا اور ہر ایک کی  
 ومع کل من احبک: تیرے لئے میرا نام چمکا۔  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام چمکا۔ اور ہر ایک کی توفیق دے گا اور ہر ایک کی  
 روحانی عالم تیرے پر کھولا گیا: فبصرک الیوم حدید:  
 روحانی عالم تیرے پر کھولا گیا۔ پس تیرا نظر تیرے تیرے ہے۔

حاشیہ: دس ایسی کھانیاں ہیں جن کی توفیق ہر ایک کو ملے گی اور ہر ایک کی توفیق دے گا اور ہر ایک کی  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام چمکا۔ اور ہر ایک کی توفیق دے گا اور ہر ایک کی  
 ایک لڑکے کی توفیق دے گا اور ہر ایک کی توفیق دے گا اور ہر ایک کی



پٹیاں سے غلط آیا کہ میری والدہ فوت ہو گئی ہے اور اس شخص میرے چھوٹے بھائی کو کوئی سنبھالتے والا نہیں ہے اور پھر  
 خط کے بغیر میں یہ بھی لکھا ہوا تھا کہ اس شخص بھی فوت ہو گیا ہے اور بڑی جلدی سے مجھ یا کہ دیکھتے ہی چلے آؤں۔ ایسی خط  
 کے پڑھنے سے بڑی تشویش ہوئی میرے دل میں وقت میسر نہ کر کے لوگ بھی سخت قہر سے میلہ کرتے۔۔۔ تب مجھے اس  
 تشویش میں ایک دفعہ غنودگی ہوئی اور یہ الہام ہوا۔

إِنَّ كَيْدَ كُنْ عَظِيمٌ

یعنی اسے عورتوں اتنا سے فریب بہت بڑے ہیں۔۔۔۔۔ اس کے ساتھ ہی تقسیم ہوئی کہ یہ ایک غلاف واقعہ بیان  
بتایا گیا ہے تب میں نے۔۔۔ شیخ طبری کو جو میرا لڑکا تھا پٹیا لکھوا دی کہ جس نے وہاں آکر یہاں کیا کہ آئیں اور  
اس کی والدہ ہر روز زندہ مریج رہیں۔ (نقل کیجئے صفحہ ۶۲۲-۶۲۳۔ مطابق غزالی جلد ۱ ص ۹۱۰-۹۱۱)

برقبر ۱۸۹۲ء

١٨٩٢ هـ. ثمانون الإجماع. هذا يوم عيسى. يؤكّد لك الولد ويؤدّي منك

الفصل الثاني في كيفية استخراج حروف الحركات

دریستتر از او و با ششصد نفر از خدمت مسیح سرور و پادشاهان صومالیه

۱۸۹۲ء

۱۸۹۲ء ستمبر

تَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ. أَنْتَ يَا مُلْكِي يَا أَمِيرِي يَا أَرْدَ حَرِيْمِي يَا تَقْوِي كَلَامِي

تَقُولُ لَهُ لَنْ يَكُونُوا أَتَمَّ بِمَا عَمِلْتَ إِنَّكَ تُنْزِلُ النَّاسَ إِلَى النَّارِ كُنْ قَبْلَهُمْ  
أَوَّلَ الْخَالِقِينَ

يُخَيَّرُ أَنْ تَكُونَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ. أَلَمْ نَقُودْكُمْ مَاءً يَافِقُ. أَلَمْ يَأْتِ بِمُؤْتَفَكُونَ.

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا لِمَنْ يُعَذِّبُكُمُ اللَّهُ لِلْعَذَابِ أَنْ يُخَفِّفَهُ أَوْ يَقُولُوا لِمَنْ يُعَذِّبُكُمُ اللَّهُ لِيُخَفِّفَ الْعَذَابَ قَلِيلًا أَوْ كَثِيرًا سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ

۱۔ ترجمہ از قرآن: اے اللہ! ان لوگوں کے انحراف سے بچنے کی خاطر ان کو اس قدر غفلت سے قریب کر دے کہ وہ اپنے گناہوں سے باز رہیں۔

قرب ہے۔ نیز صاحب باری کے آقا ہوں۔  
 ۱۔ از جہ اندیش اللہ تعالیٰ معاف کرے ان کو کئے کیوں اجابت دی۔ تیرا کام یہ ہے کہ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے تو  
 اسے کہہ کر ہر جا تو ہر جائے گی۔ تو قسم سے غصے سے ہے۔ تیرا کام یہ ہے کہ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے تو اسے کہہ کر ہر جا تو  
 ہر جائے گی۔ نیز قسم سے پاس کل آؤں گا۔ نیز نہایت اعلیٰ بیوے پاس آیا۔ تو ہم سے ملنے والا ہے۔ تیرا کام یہ ہے کہ جب تو کسی چیز کا  
 ارادہ کرے تو اسے کہہ کر ہر جا تو ہر جائے گی۔ تو نہایت اعلیٰ سے ہے اور وہ مجھ سے۔ تو قسم سے ملنے والا ہے۔ نیز  
 کام یہ ہے کہ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے تو اسے کہہ کر ہر جا تو ہر جائے گی۔ تو تجھے ایسا ہے جیسے میری توجہ اور



تجلیاتِ شہید

۳۹۷

کہ جب یہ خسر ہوئی یعنی توسیع جو خدا کے نزدیک آسمانی بادشاہت کہلاتی ہے ششم ہزار  
کے آخر میں شروع ہوا جیسا کہ خدا کے پاک نبیوں نے پیشگوئی کی تھی تو اس کا یہ اثر ہوا  
کہ وہ جو مرتے ظاہر ہو جاتے تھے وہ حقیقی مسلمان بننے لگے جیسا کہ اب تک چلو کہہ کے  
قریب بن چکے ہیں۔ اب میرے لئے یہ شکر کی جگہ ہے کہ میرے ہاتھ پر چلو کہہ کے قریب لوگوں  
نے اپنے سامعین کو گناہوں سے شریک سے توبہ کی اور ایک جماعت ہندوؤں اور انگریزوں کو بھی  
شریت اسلام پائی۔ چنانچہ گل کے سن ہی ایک ہندو میرے ہاتھ پر شریت اسلام پوا جس کا  
نام محمد اقبال رکھا گیا۔ میری گل کے سن پر ہندو دھرم اس مقام اپنی کو چھوڑا تھا کہ ایک دفعہ  
میری خدمت میں آمدت پہنچی گئی جو پہلے مقام کے بعد میں ہے۔

مقامِ توبہ میں از راہِ حقیر - بدو دانش رسواں ناز کر بند  
جیسا ہی خدا تعالیٰ نے اس کی ہمت میں جو ممکن جاتی ہے۔ میرے ہاتھ پر دین اسلام  
کے پہلے نے کی خوشخبری دی جیسا کہ اس نے فرمایا۔ یا قمر یا قمر انت ساری  
دلتا منک۔ یعنی اسے ہاند اور اسے صبح! تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔  
اس کی ہمت میں ایک دفعہ خدا تعالیٰ نے مجھے ہاند قرار دیا اور اپنا نام صبح رکھا۔ اس  
سے یہ مطلب ہے کہ میں صبح ہاند کا نام صبح سے فیضیاب اور مستفاد ہوتا ہے۔ اسی  
طرح میرا نور خدا تعالیٰ سے فیضیاب اور مستفاد ہے۔ پھر وہ میری دفعہ خدا تعالیٰ نے اپنا نام  
چاند رکھا اور مجھے صبح کر کے پکڑا۔ اس سے یہ مطلب ہے کہ وہ اپنی جلالی روشنی میرے  
ذریعہ سے نکھر کرے گا۔ وہ پوشیدہ تھا۔ اب میرے ہاتھ سے ظاہر ہو جائیگا اور اس  
کی جگہ سے دنیا بے غیر تھی کہ اب میرے ذریعہ سے اس کی جلالی جگہ دنیا کی ہر ایک طرف  
پھیل جائیگی۔ اور میں صبح تم جیسی کو دیکھتے ہو کہ ایک طرف سے روشن ہو کر ایک دم  
میں تمام سطح آسمان کی روشن کر دیتی ہے۔ اسی طرح اس زمین میں بھی ہو گا۔ خدا تعالیٰ  
مجھے مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ تیرے لئے میں زمین پر اترا اور تیرے لئے میرا نام چکا اور

حقیقۃ الہی

۲۱۹

بعض اعتراضوں کے جواب

اگر چار پائی پر بیٹھے تو بیٹھتے ہی جان کندھ کا غرغرو شروع ہوا۔ اسی غرغرو کی حالت میں آنہوں نے مجھے کہا کہ دیکھا یہ کیا ہے اور پھر لیٹ گئے اور پہلے اس سے مجھے کہیں اس بات کے دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا کہ کوئی شخص غرغرو کے وقت میں بول سکے اور غرغرو کی حالت میں صفائی اور استقامت سے کلام کر سکے۔ بعد اس کے میں اس وقت جب کہ آفتاب غروب ہوا وہ اس جہان غلانی سے انتقال فرما گئے انا شد وانا الیہ راجعون۔ اور یہ ہیں سب الہاموں سے پہلا الہام اللہ پہلی پیش گوئی تھی جو خدا نے مجھ پر ظاہر کی دوپہر کے وقت خدا نے مجھے اس کی اطلاع دی کہ ایسا ہونے والا ہے اور غروب کے بعد یہ خبر پوری ہو گئی اور مجھے فخر کی جگہ ہو۔ اور میں اس بات کو فراموش نہیں کروں گا کہ میرے والد صاحب کی وفات کے وقت خدا تعالیٰ نے میری عزاپرسی کی اور میرے والد کی وفات کی قسم کھائی جیسا کہ آسمان کی قسم کھائی۔ جن لوگوں میں شیطانی روح جوش زن ہو وہ تعجب کریں گے کہ ایسا کیونکر ہو سکتا ہو کہ خدا کسی کو اس قدر عظمت دے کہ اُس کے والد کی وفات کو ایک عظیم الشان صدمہ قرار دیکر اُس کی قسم کھائے مگر میں پھر دوبارہ خدا سے عزوجل کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ واقعہ حق ہے اور وہ خدا ہی تھا جس نے عزاپرسی کے طور پر مجھے خبر دی اور کہا کہ السلام والطابق اور اسی کو موافق تلہد میں آیا واللہ شہد علی ذلک۔ ۲۲۔ بائیں ماں نشان یہ ہو کہ جیسا کہ میں ابھی لکھ چکا ہوں جب مجھے یہ خبر دی گئی کہ میرے والد صاحب آفتاب غروب ہونے کے بعد فوت ہو جائیں گے تو بموجب مقتضائے بشریت کے مجھے اس خبر کے سننے سے درد پہنچا اور چونکہ ہماری معاش کے اکثر ذمہ دار نہیں کی زندگی سے وابستہ تھے اور وہ سرکار انگریزی کی طرف سے منشن پاتے تھے اور نیز ایک رقم کثیر انعام کی پاتے تھے۔ جو ان کی حیات سے مشروط تھی۔ اس لئے یہ خیالی گذرا کہ ان کی وفات کے بعد کیا ہوگا۔ اور دل میں خوف پیدا ہوا کہ شاید تنگی اور تکلیف کے دن ہم پر آئیں گے اصرے سارا خیال بھل کی چمک کی طرح ایک سیکنڈ سے بھی کم عرصہ میں دل میں گزر گیا تب اسی وقت غم کی ہو کر یہ دوسرا الہام ہوا الیس اللہ لکھاف عجب دیکھ گیا خدا اپنے بندہ کیلئے کافی چیزیں

۲۱۹

کہتے ہیں۔ کہ مجھے کئی دفعہ خدا تعالیٰ کی زیارت اپنے والد کی شکل میں ہوئی ہے۔  
 نیز خاں صاحب فرماتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ مجھے امد قلعے کی زیارت ہوئی اور  
 خاں قلعے نے مجھے ایک ہندی کی گٹھی دی۔ کہ یہ میری معرفت ہے اسے سنبھال  
 کر رکھنا۔ جب وہ بیدار ہوئے۔ تو ہندی کی گٹھی ان کی مٹھی میں موجود تھی اور ایک  
 بزرگ جن کا حضور نے نام نہیں بتایا تھو کے وقت اپنے حجرہ کے اندر بیٹھے  
 مصلیٰ پر کچھ پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے کشف میں دیکھا کہ کوئی شخص باہر سے آیا  
 ہے امدان کے نیچے کا مصلیٰ نکال کر لے گیا ہے۔ جب وہ بیدار ہوئے تو دیکھا  
 کہ فی الواقع مصلیٰ ان کے نیچے نہیں تھا۔ جب دن نکلنے پر حجرہ سے باہر نکلے تو  
 کیا دیکھتے ہیں کہ مصلیٰ صحن میں بٹا ہے۔ یہ واقعات سنا کر حضرت صاحب نے فرمایا  
 کہ یہ کشف کی باتیں تھیں۔ مگر خدا تعالیٰ نے ان بزرگوں کی کرامت ظاہر کرنے  
 کے لیے خارج میں بھی ان کا وجہ ظاہر کر دیا۔ اب ہمارا قصہ سنو۔ جنہوں نے حجرہ  
 میں ہمارے پاؤں دبا ہے تھے۔ میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ایک نہایت وسیع اور  
 صاف مکان ہے اس میں ایک ہنگ بچھا ہوا ہے۔ اندر اس پر ایک شخص حاکم  
 کی صفت میں بیٹھا ہے۔ میرے دل میں ٹٹا گیا کہ یہ حکم الحاکمین یعنی رب العالمین  
 ہیں اور میں اپنے کپ کر ایسا بھتا ہوں جیسے حاکم کا کوئی سررشتہ دانا ہو تا ہی ہے  
 پھر احکام قضا و قدر کے متعلق کھمے ہیں اور ان پر کسٹھ کرانے کی غرض سے  
 ان کے پاس لے جا ہوں۔ جب میں پاس گیا۔ تو انہوں نے مجھے نہایت شفقت سے  
 اپنے پاس ہنگ پر بٹھا لیا۔ اس وقت میری ایسی حالت ہو گئی۔ کہ جیسے ایک بیٹا پر  
 باپ سے بھلا ہوا سالہا سال کے بعد ملتا ہے۔ اور قدرت اس کا دل بھر کرنا اور  
 یا شاید فرمایا اسکو رقت آجاتی ہے اور میرے دل میں اس وقت یہ بھی خیال آیا  
 کہ حکم الحاکمین یا فرمایا رب العالمین ہیں اور کس محبت اور شفقت سے انہوں نے  
 مجھے اپنے پاس بٹھا لیا تو اس کے بعد میں نے قضا و قدر کے متعلق کھمے تھے۔ وہ مسئلہ کرانے  
 کی غرض سے پیش کیے۔ انہوں نے قلم سرفی کی دعوت میں جو پاس پڑی تھی



حقیقۃ الہی

۲۶۷

بعض احقر حضوں کے جواب

۲۵۵

معلوم ہوا کہ خدا نے اُن کی زندگی کے پندرہ دن پندرہ سال سے بدل دئے ہیں یہ چہ بیکار خدا  
جو اپنی پیشگوئیوں کے بدلانے پر بھی تادم ہے مگر ہمارے مخالف کہتے ہیں کہ کاذب نہیں۔  
نشان ۱۰۶۔ ایک دفعہ تمثیل طور پر مجھے خدا تعالیٰ کی زیارت ہوئی اور میں نے اپنے ہاتھ سے کئی  
پیشگوئیاں لکھیں جن کا یہ مطلب تھا کہ ایسے واقعات ہونے چاہئیں۔ تب میں نے وہ کاغذ دستخط  
کرانے کے لئے خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کیا اور اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی تاخیر کے سُرخ کے قلم سے  
اُس پر دستخط کئے اور دستخط کرنے کے وقت قلم کو چھڑکا جیسا کہ جب قلم پر زیادہ سیاہی آجاتی  
ہے تو اسی طرح پر جھاڑ دیتے ہیں۔ اور پھر دستخط کر دئے اور میرے پاس وقت نہایت بڑھ  
کا عالم تھا اس خیال سے کہ کس قدر خدا تعالیٰ کا میرے پر فضل اور کم ہے کہ جو کچھ میں نے چاہا  
بلاتوقف اللہ تعالیٰ نے اُس پر دستخط کر دئے اور اُسی وقت میری آنکھ کھل گئی اور اُس وقت  
میں عبد اللہ سنودی مسجد کے حجرہ میں میرے پیر دبار ہاتھا کہ اُن کے زور و خیرت سُرخ کے  
قلم سے میرے گرتے تھا اُن کی ڈوبی پر بھی گرے اور عجیب بات یہ کہ اس سُرخ کے قلم سے گرتا تو  
قلم کے جھاڑنے کا ایک ہی وقت تھا ایک سیکنڈ کا بھی فرق نہ تھا ایک غیر آدمی باس باز کو  
نہیں سمجھے گا اور شک کریگا کیونکہ اس کو صرف ایک خوب کا معاملہ محسوس ہوگا مگر میں کا خدا تعالیٰ  
اور کا علم ہوتا ہے اس میں شک نہیں کرتا۔ اسی طرح منافقت سے استہکارت اور خفی میں یہ سارا قصہ  
میں عبد اللہ کو سنایا اور اُس وقت میری آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ عبد اللہ جو ایک روایت کا گوہر  
اور پرہیزگار تھا اس نے میری گرتے بلور تبرک اپنے پاس رکھ لیا اور اُن تک کے پاس بچھا ہے۔  
۷۔ اُن کی مرتبہ زلازلوں سے پہلے بغداد میں میری طرف سے شائع ہونے لگا کہ دنیا میں بڑے بڑے  
زلزلے آئیں گے یہاں تک کہ زمین زیر و زبر ہو جائیگی۔ پس وہ زلزلے جو سو فرانس کو اور  
فلو ساؤیرو میں میری پیشگوئی کے مطابق آئے وہ تو سب کو معلوم ہیں لیکن حال میں وہ زلزلے آئے ہیں  
جو جنوبی صحرا کے یعنی چلی کے صوبہ میں ایک سخت زلزلہ آیا۔ وہ پہلے زلازلوں سے کم نہ تھا۔  
جس سے پندرہ چھوٹے بڑے شہر تباہ ہوئے اور ہزار ہا جانیں تلف ہوئیں اور

۲۶۷

جلد ۲۵۵ صفحہ 255، جلد ۲۲ صفحہ 287، امر داکارانی

جلد ۲۵۵ صفحہ 200,199

۵۴۲

فانهم لا يقبلون الإصلاح - فصرنا الوقت في نصحتهم في حكم اضاعة الوقت  
وطمع قبول الحق منهم كقطع العطاء من العطينين ورأيت انه يحبني و  
يريدني ويرحم علي ويشير الي ان عكازته معي وهو من الناصرين.  
ورأيتني في المنام عين الله وتيقفت انني هو ولم يبق لي ارادة ولا  
خطرة ولا عمل من جهة نفسي وصرت كانا معنثلم بل كشيء تابطه شيء  
آخر و اخفاه في نفسه حتى ما بقي منه اثر ولا رائحة وصار كالملقودين - و  
اعني بعين الله رجوع الظل الى بصره وغيوبة فيه كما يجري مثل هذه الحالات  
في بعض الاوقات على المحبتين - وتفصيل ذلك ان الله اذا اراد شيئا من نظام  
الخير جعلني من تجلياته الذاتية بمنزلة مشيئة وعلمه وجوارحه وتوحيده  
وتفريده لا تمام مراده وتكميل مواعيده كما جرت عادته بالابدال والاقطاب  
والصديقين - فرأيت ان روجه احاط علي واستوى على جسمي ولقني في ضمن  
وجوده حتى ما بقي مني ذرة وكنت من الغائبين - ونظرت الى جسدي  
فاذا جوارحي جوارحه وعيني عينه واذني اذنه ولساني لسانه - اخذني  
ربي واستوفاني واكد الاستيفاء حتى كنت من الفائزين - ووجدت قدرته  
وقوته تفور في نفسي والوهيته تتموج في روحي وضربت حول قلبي  
مرادقات المحضرة ودقق نفسي سلطان الجبروت - فما بقيت وما بقي  
ارادتي ولا منامي - وانهدمت عمارة نفسي كلها وتراءت عما مررت  
رب العلماني - وانمحت اطلال وجودي وعفت بقايا انانيتي وما بقيت  
ذرة من هويتي - والالوهية غلبت على غلبة شديدا تاممة و

کتابت اسلام 584ھ معبد مانی خزائن جلد 5 صفحہ 584 از مرزا قادیانی یہ حوالہ صفحہ 200 پر درج ہے



خدا کا سایہ تیرے پر ہو گا اور وہ تیری پناہ رہیگا۔ آسمان بندھا ہوا تھا اور زمین بھی۔ ہم نے دونوں کو کھول دیا۔ تو وہ عیسیٰ ہی جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں ہو سکتا۔ ہم تجھے لوگوں کے لئے نشان بنائیں گے۔ اور یہ امر ابتدا سے مقدر تھا۔ تو میرے ساتھ ہے۔ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ تو دنیا اور آخرت میں وحید اور مقرب ہے۔ تیرے پر انعام خاص ہے۔ اور تمام دنیا پر تجھے بزرگی ہے۔ بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے مختاریاں بر منار بلند تر محکم افتاد میں اپنی چمکار دکھلاؤنگا اپنی قدرت نمایاں سے تجھ کو اٹھاؤنگا۔ دنیا میں ایک مذہب آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور اور جلوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ اُس کے لئے وہ مقام ہے جہاں انسان اپنے اعمال کی قوت سے پہنچ نہیں سکتا تو میرے ساتھ ہے۔ تیرے لئے رات اور دن پیدا کیا گیا۔ تیری میری طرف وہ نسبت ہے جس کی مخلوق کو آگاہی نہیں۔ اسے لوگوں تمہارے پاس خدا کا نور آیا۔ پس تم مت کرمست ہو۔ وغیرہ۔ ان کے ساتھ مکاشفات ہیں جہاں کا تائید کرتے ہیں پناہ ایک کشت میں میں نے دیکھا کہ میں اور حضرت عیسیٰ ایک ہی جہر کے دو ٹکڑے ہیں۔ جس کشت کو بھی میں براہین میں چاہا چکا ہوں۔ جسکے ثابت ہوتا ہے کہ ان کی تمام صفات مدحانی میرے اندر ہی ہیں۔ کہات سے وہ موصوف ہو سکتے ہیں وہ مجھ میں بھی ہیں۔ اور چونکہ کشت ہے جو آئینکات اس میں سفر ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ میں مت سے چپ چکا ہے اسکو بیہ ذہل میں دیکھتا ہوں۔ وہ یہ ہے ترجمہ۔ میں نے اپنے ایک کشت میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں اور میرا ہونا کوئی مادہ اور کوئی خیال اور کوئی عمل نہیں بلکہ میں ایک ساحلدار ہوں۔ طرح ہو گیا ہوں۔



دیکھتے ہندو بہتیرے ہندو جنوں کے آگے اپنی نیاں دیا یا تھ یا پیر کاٹ دیتے ہیں اور بہتیرے  
 سماں ہندو اپنے بچے کو گٹھا میں ڈال کر اس کا نام مل پھار دیتے ہیں۔ اسی میں سے بہتیرے  
 لیے گندے ہیں کہ مرادنا جگن ناتھ کے پتے کے نیچے کچلے گئے ہیں۔ سو ایسی ہیودہ حرکات  
 غیر دین کے ذاتی نہیں اور نہ وہ خدا تعالیٰ کا قانون قدرت کہلا سکتی ہیں۔ ہمارا تو یہ اعتراض  
 تھا کہ اسٹے کا دے کے لئے اپنی جان ضائع کرنا قانون قدرت کے مخالف ہے۔ پس کاش  
 گریہ لوگ پہلے قانون قدرت کی تعریف میں غور کرتے تو اس فاش غلطی میں نہ پڑتے۔ کیا ہم بعض  
 عادلانہ کی بے ہودہ حرکات کو جن پر خود قانون قدرت کا اعتراض ہے قانون قدرت کا حکم دے  
 سکتے ہیں؟ برگزین۔

ابھر پھر لطیف یہ کہ اس بحث میں پڑنے کا بھی تکسیا جنوں کا حق بھرا نہیں۔ کیونکہ وہ اس بات  
 کے قائل نہیں کہ حقیقت اقنوم ثانی کو جس کا دوسرا نام ان کے نزدیک ابن اللہ ہے۔ بھائی ہی  
 گئی علی وجہ یہ کہ اس کی کو ماننا پڑتا ہے کہ ان کا خدا تین دن تک مراد ہا۔ پس جبکہ خدا ہی مراد ہا تو  
 اس سر تک اس دنیا کا انتظام کون کرتا ہوگا؟

یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ یہ باتی حضرت مسیح کی تعلیم میں نہیں تھیں اسی کی تعلیم میں کہ بیت  
 کوئی بھی زیادت نہیں تھی۔ انہوں نے صاف صاف کہا تھا کہ میں انسان ہوں۔ ہاں جیسا کہ خدا  
 کے مقبول کو محبت اور قربت اور محبت کے خدا تعالیٰ کی طرف سے القاب ملتے ہیں۔ اور ہا  
 جیسا کہ وہ لوگ خود مشق الہی کی محبت میں محبت اور کمال کے علاوہ کثرت پر ہستے ہیں ایسا ہی ہاں  
 کا بھی مل تھا۔ اس میں کیا شک ہے کہ جب کوئی انسان سے محبت کرے یا خدا سے تو جب وہ محبت  
 کمال کو پہنچتی ہے تو عجب کو ایسا ہی مظلوم ہوتا ہے کہ اس کی مدد خدا اس کے محبوب کی مدد ایک ہو  
 گئی ہے اور خدا نظری کے مقام میں بلاوقات وہ اپنے تئیں محبوب سے ایک ہی دیکھتا ہے۔  
 بیسکاس عاجز کو اپنے الہامات میں خدا تعالیٰ مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ "تو مجھ سے اور میں

نوٹ: یہ کتابیں کتابیں ہیں جو کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے تیار ہوئی ہیں اور ان کی مدد سے لوگوں کو رہنمائی ملے گی۔

تجھ سے ہوں اور زمین و آسمان تیرے ساتھ ہیں جیسا کہ میرے ساتھ  
ہیں اور تو ہمارے پانی میں سے ہے اور دوسرے لوگ خشکی سے اور  
تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تو مجھ سے اس مقام اتحاد  
میں ہے جو کسی مخلوق کو معلوم نہیں۔ خدا اپنے عرش سے تیری تعریف  
کرتا ہے۔ تو اُس سے نکلا اور اُس نے تمام دنیا سے تجھ کو چنا۔ تو میری  
درگاہ میں وجیم ہے۔ میں نے اپنے لئے تجھ کو پسند کیا۔ تو جہان کا  
نور ہے۔ تیری شان عجیب ہے۔ میں تجھے اپنی طرف اٹھاؤنگا۔ اور  
تیرے گروہ کو قیامت تک غالب رکھوں گا۔ تو برکت دیا گیا۔ خدا نے  
تیری مجذ کو زیادہ کیا۔ تو خدا کا وقار ہے۔ پس وہ تجھے ترک نہیں کریگا۔  
تو کلمۃ الازل ہے پس تو مٹایا نہیں جائے گا۔ میں فوجوں کے سمیت  
تیرے پاس آؤنگا۔ میرا لوٹا ہوا مال تجھے ملیگا۔ میں تجھے عزت دؤنگا۔  
اور تیری حفاظت کرونگا۔ یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا اور پھر انتقال ہوگا۔ تیرے  
میرے کامل انعام ہیں۔ لوگوں کو کہہ دے کہ اگر تم خدا سے پیار کرتے ہو تو آؤ  
میرے پیچھے چلو۔ تا خدا بھی تم سے پیار کرے۔ میری سچائی پر خدا گواہی دیا  
ہے پھر کیوں تم ایمان نہیں لاتے۔ تو میری آنکھوں کے سامنے ہو۔ میں نے  
تیرا نام متوکل رکھا۔ خدا عرش سے تیری تعریف کرتا ہے۔ ہم تیری تعریف  
کرتے ہیں اور تیرے پروردہ بھیجتے ہیں۔ لوگ چاہیں گے کہ اس نور کو  
بجھا دیں مگر خدا اس نور کو جو اُس کا نور ہے کمال تک پہنچائیگا۔ ہم اُنکے  
دلوں میں رعب ڈالیں گے۔ ہماری فتح آئے گی اور زمانہ کا کاروبار ہم پر  
ختم ہوگا۔ اُس دن کہا جائے گا کہ کیا یہ حق نہ تھا۔ میں تیرے ساتھ ہوں جہاں  
تو ہے۔ جس طرف تیرا منہ اُس طرف خدا کا منہ۔ تجھ سے بیعت کرنا



ایسا ہی جیسا کہ مجھ سے۔ تیرا ہاتھ میرا ہاتھ ہے۔ لوگ دُور دُور سے تیرے پاس آئیں گے اور خدا کی نصرت تیرے پر اترے گی۔ تیرے لئے لوگ خدا سے الہام پائیں گے اور تیری مدد کریں گے۔ کوئی نہیں جو خدا کی پیشگوئیوں کو ٹال سکے۔ اسے احمد تیرے نبیوں پر رحمت جاری کی گئی اور تیرا ذکر بلند کیا گیا۔ خدا تیری حجت کو روشن کرے گا۔ تو بہادری۔ اگر ایمان ثریا میں جوتا تو تو اسکو پالیتا۔ خدا کی رحمت کے خزانے تجھے دیئے گئے۔ تیرے باپ دادا سے کا ذکر منقطع ہو جائیگا اور خدا ابتدا تجھ سے کرے گا۔ میں نے ارادہ کیا کہ اپنا جان شین بنالوں تو میں نے آدم کو لینے تجھے پیدا کیا ہے۔ ابراہیم {خدا تیرے امتا تر آیا} خدا تجھے ترک نہیں کرے گا اور نہ چھوڑے گا جب تک کہ پاک اور پلید میں فرق نہ کرے۔ میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا۔ پس میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں۔ تو مجھ میں اور تمام مخلوقات میں واسطہ ہے۔ میں نے اپنی رفیع تجھ میں بھونکی۔ تو مدد دیا جائیگا اور کسی کو گریز کی جگہ نہیں رہے گی۔ تو حق کیساتھ نازل ہوا اور تیرے ساتھ نبیوں کی پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ خدا نے اپنی فرستادہ کو بھیجا تا اپنی دین کو قوت دے اور سب دینوں پر اسکو غالب کرے۔ اسکو خدا نے قادیان کے قریب نازل کیا اور حق کیساتھ اُترا اور حق کیساتھ اُتارا گیا۔ اور ابتدا سے ایسا ہی مقرر تھا۔ تم گمراہی کے کنارے پر تھے خدا نے تمہیں نجات دینے کیلئے اُسے بھیجا۔ اسے میرے احمد تو میری مراد اور میرے ساتھ ہے۔ میں نے تیری زندگی کا رحمت اپنے ہاتھ سے لگایا۔ میں تجھے لوگوں کا امام بناؤں گا اور تیری مدد کروں گا۔ کیا لوگ اس سے تعجب کرتے ہیں کہ خدا مجھ سے چھپ چھپ لیتا ہے جسکو چاہتا ہے۔ اور اپنے کاموں سے پوچھا نہیں جاتا۔



خدا کا سایہ تیرے پر ہوگا اور وہ تیری پناہ دے گا۔ آسمان بندھا ہوا تھا اور زمین بھی۔ ہم نے دونوں کو کھول دیا۔ تو وہ عیسیٰ ہی جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں ہو سکتا۔ ہم تجھے لوگوں کے لئے نشان بنائیں گے۔ اور یہ امر ابتدا سے مقدر تھا۔ تو میرے ساتھ ہے۔ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ تو دنیا اور آخرت میں وحید اور مقرب ہے۔ تیرے پر انعام خاص ہے۔ اور تمام دنیا پر تجھے بزرگی ہے۔ بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے پتھریاں بر منار بلند تر محکم افتاد میں لہنی چمکار دکھلاؤنگا اپنی قدرت نکالی سے تجھ کو اٹھاؤنگا۔ دنیا میں ایک مذہب آیا پر دنیا نے اُسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور اور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دے گا۔ اُس کے لئے وہ مقام ہے جہاں انسان اپنے اعمال کی قوت سے پہنچ نہیں سکتا تو میرے ساتھ ہے۔ تیرے لئے رات اور دن پیدا کیا گیا۔ تیری میری طرف وہ نسبت ہے جس کی مخلوق کو آگاہی نہیں۔ اُسے لوگوں کے پاس خدا کا نور آیا۔ پس تم منکر مت ہو۔ وہ قبول نہ۔ اور ان کے ساتھ احکامات ہیں جن کی تائید کرتے ہیں پناہ دیکھ کشت میں نبی نے دیکھا کہ میں اور حضرت عیسیٰ ایک ہی جہر کے دو ٹکڑے ہیں۔ بس کشت کو بھیجی ہو میں نے جواب چکا ہوں جسکی ثابت ہوتا ہے کہ ان کی تمام صفات روحانی میرے خدیجی اور میں کلمات سے وہ موصوف ہو سکتے ہیں وہ مجھ ہی ہیں۔ اور چونکہ کشت ہے پناہ کلمات اس میں سو ۵۶۴ و ۵۶۵ میں منت سے چپ چکا ہے اُسکو بیچہ ذلی میں صفا کتا ہوں۔ وہ یہ ہے ترجمہ۔ نبی نے اپنے ایک کشت میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور حق کیا کہی ہوں اور میں اپنا کئی لدا وہ اور کئی خیال اور کئی عمل نہیں دے گا میں ایک سدا خدا برتن کی طرح ہو گیا ہوں۔

خدا کا سایہ تیرے سر پر ہو گا اور وہ تیری پناہ رہیگا۔ آسمان بندھا ہوا تھا اور زمین بھی۔ ہم نے دونوں کو کھول دیا۔ تو وہ عیسیٰ ہی جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں ہو سکتا۔ ہم تجھے لوگوں کے لئے نشان بنائیں گے۔ اور یہ امر ابتدا سے مقدر تھا۔ تو میرے ساتھ ہے۔ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ تو دنیا اور آخرت میں وحید اور مقرب ہے۔ تیرے پر انعام خاص ہے۔ اور تمام دنیا پر تجھے بزرگی ہے۔ بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے پتھریاں پر منار بلند تر محکم افتاد میں اپنی چمکار دکھلاؤنگا اپنی قدرت نہانی سے تجھ کو اٹھاؤنگا۔ دنیا میں ایک مذہب آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کر لیا۔ اور بڑے زور اور جلوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ اُس کے لئے وہ مقام ہے جہاں انسان اپنے اعمال کی قوت سے پہنچ نہیں سکتا تو میرے ساتھ ہے۔ تیرے لئے رات اور دن پیدا کیا گیا۔ تیری میری طرف وہ نسبت ہے جس کی مخلوق کو آگاہی نہیں۔ اسے لوگو تمہارے پاس خدا کا نور آیا۔ پس تم منکر مست ہو۔ وغیرہ۔ ان کے ساتھ مکاشفات ہیں جن کی تائید کرتے ہیں پناہ ایک کشت میں میں نے دیکھا کہ میں اللہ حضرت عیسیٰ ایک ہی جہر کے دو ٹکڑے ہیں۔ اس کشت کو بھی میں براہین میں پاپ چکا ہوں۔ جسکے ثابت ہوتا ہے کہ ان کی تمام صفات۔ جہاں میرے اندر ہیں وہ میں کلمات سے وہ موصوف ہو سکتے ہیں وہ مجھ میں ہیں۔ وہ چھ ایک اللہ کشت ہے جو آئینکات اسلام صفحہ ۵۶۳ و ۵۶۵ میں صفت سے چھپ چکا ہے جسکو بعینہ ذیل میں درج کرتا ہوں۔ وہ یہ ہے ترجمہ ۱۔ میں نے اپنے ایک کشت میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں اللہ میرا اپنا کوئی مادہ اور کوئی خیال اور کوئی عمل نہیں ملا اور میں ایک سوا خدا برحق کی طرح ہو گیا ہوں۔



یہاں شے کی طرح ہے کسی دوسری شے نے اپنی فعل میں دیا لیا ہوا اسے اپنے اندر بالکل  
 جتنی کر لیا ہو یہاں تک کہ اس کا کوئی نام و نشان باقی نہ رہ گیا ہو۔ اس اثنا میں میں نے دیکھا کہ  
 اللہ تعالیٰ کی صرح مجھ پر محیط ہو گئی اور میرے جسم پر مستولی ہو کر اپنے وجود میں مجھے نہیں کر لیا۔  
 یہاں تک کہ میرا کوئی ذرہ بھی باقی نہ رہا اور میں نے اپنے جسم کو دیکھا تو میرے احشاء اس کا احشاء  
 اور میری اسکل اس کی اسکل اور میرے کان اس کے کان اور میری زبان اس کی زبان بن گئی تھی میرے  
 رب نے مجھے پکڑا لیا پکڑا کر میں بالکل اس میں محو ہو گیا اور میں نے دیکھا کہ اس کی قدرت اور  
 قوت مجھ میں جوش ملیں اور اس کی الوہیت مجھ میں موجزن ہے۔ حضرت عزت کے نیچے میرے  
 دل کے چاروں طرف ٹکائے گئے اور سلطان ہر وقت نے میرے نفس کو میں نکالا۔ سو نہ تو میں  
 نہیں رہا اور نہ میری کوئی تمنا باقی رہی۔ میری اپنی عورت گر گئی اور رب العالمین کی جلالت نظر آئے  
 لی اور الوہیت مجھ سے زور کے ساتھ مجھ پر غالب ہوئی اور میں سر کے ہاتھوں سے تھیں پک۔ اسکی  
 طوٹ کھینچا گیا۔ چرخ ہر مغز ہو گیا جس میں کوئی پوست نہ تھا اور یہاں تک بن گیا کہ میں میں کوئی میل  
 نہیں تھی اور مجھ میں اور میرے نفس میں بدل لئی ڈال دی گئی۔ پس میں اس شے کی طرح ہو گیا جو نظر نہیں  
 آتی یا اس قطرہ کی طرح جو صیامی جلتے اور وہ یا اس کو اپنی چادر کے نیچے چھپائے اس حالت  
 میں میں نہیں جانتا تھا کہ اس کے پہلے میں کیا تھا اور میرا وہ ہو گیا تھا۔ الوہیت میری رگوں اور  
 پشوں میں مسوت کر گئی اور میں بالکل اپنے آپ سے کھو گیا اور اللہ تعالیٰ نے میرے سب  
 احشاء اپنے کام میں لگائے اور اس ذرہ سے اپنے قبضہ میں کر لیا اس سے زیادہ ممکن نہیں۔  
 چنانچہ اس کی گرفت سے میں بالکل معدوم ہو گیا اور میں اس وقت یقین کرتا تھا کہ میرا احشاء  
 میرے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے احشاء میں۔ اور میں خیال کرتا تھا کہ میں اپنے سارے وجود سے  
 معدوم اور اپنی ہویت سے قطعاً محو ہو گیا ہوں اب کوئی شریک اور متاع روک کرنے والا  
 نہیں رہا۔ خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا اور میرا غضب اور علم اور توفیق اور شرفی اور  
 حرکت اور سکون سب اسی کا ہو گیا۔ اور اس حالت میں میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام



اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سوئی نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجسالی  
صحّت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی پھر میں نے فساد حق کے موافق اس کی  
ترتیب و تفریق کی۔ اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمان و دنیا کو  
پیدا کیا اور کہا اِنَّا زَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَّابِيحٍ۔ پھر میں نے کباب ہم انسانوں  
کو مٹی کے غلاف سے سے پیدا کر کے۔ پھر میری مالت کشف سے ابھام کی طرف منتقل ہو گئی  
اور میری زبان پر جاری ہوا اِردتُ اِنِ اسْتَخْلَفَ فَاَخْلَقْتُ اٰدَمَ۔ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ  
فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ۔

یہ الہامات میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے میری نسبت میرے پر ظاہر ہوئے انہیں  
قیم کے اور بھی بیعت سے الہامات میں جن کوئی قرینہ بھی نہیں برس سے شائع کر رہا ہوں۔ اور  
بیعت سے ان میں سے میری کتاب براہین احمدیہ اور دوسری کتابوں میں چھپ کر شائع ہو چکے  
ہیں۔ اب حضرات پادری صاحبان سچیں اور خود کہیں ان الہامات کو یسوع کے الہامات  
سے متاثر کہیں اور پھر انصافاً کہہ دیں کہ کیا یسوع کے وہ الہامات جن سے وہ اس کی خدائی  
مکملتے ہیں ان الہامات سے بڑھ کر ہیں کیا یہ سچ نہیں کہ اگر کسی کی خدائی ایسے الہامات اور کلمات  
سے مکمل ہو سکتی ہے تو ان میں سے الہامات کے نوز با اللہ میری خدائی یسوع کی نسبت بدرجہ اولیٰ  
ثابت ہوگی اور سب سے بڑھ کر ہمارے سید و مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدائی  
ثابت ہو سکتی ہے۔ کیونکہ آپ کی وحی میں صرف یہی نہیں کہ جسے تمہارے بیعت کی انجمن نے  
خدا سے بیعت کی اور نہ صرف یہ کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیا ہے۔ اور  
آپ کے ہر ایک فعل کو اپنا فعل ٹھہرایا ہے۔ اور یہ کہہ کر وما ینطق عن الہویٰ این ہو  
آلادھی یوحنی آپ کی تمام کلام کو اپنی کلام ٹھہرایا ہے بلکہ ایک جگہ تمام دو گون کو آپ کے بندے  
قرہ دیسے جیسا کہ فرمایا ینقل یا عبادی۔ یعنی کہہ کر اسے میرے بندہ۔ پس ظاہر ہے کہ  
میں قدر صحت اور صحت سے ان پاک کلمات سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

یہاں شے کی طرح ہے کسی دوسری شے نے اپنی فعل میں دبا لیا ہو اور اسے اپنے اندر بالکل  
 چھپی کر دیا ہو یہاں تک کہ اس کا کوئی نام و نشان باقی نہ رہ گیا ہو۔ اس اثناء میں میں نے دیکھا کہ  
 اللہ تعالیٰ کی روح مجھ پر محیط ہو گئی اور میرے جسم پر استولی ہو کر اپنے وجود میں مجھے نہیں کر لیا۔  
 یہاں تک کہ میرا کوئی اندہ بھی باقی نہ رہا اور میں نے اپنے جسم کو دیکھا تو میرے اعضاء اس کے اعضاء  
 اور میری ہڈیاں اس کی ہڈیاں اور میرے کان اس کے کان اور میری زبان اس کی زبان بن گئی تھی میرے  
 رب نے مجھے پکڑا اور دیا پکڑا کر میں بالکل اس میں محو ہو گیا اور میں نے دیکھا کہ اس کی قدرت اور  
 قوت مجھ میں جو شے بدلتی ہو اس کی بلویت مجھ میں موجود ہے۔ حضرت حوت کے نیچے میرے  
 دل کے چاندوں طرف نکلتے گئے اور سلطان بیروت نے میرے نفس کو پس ٹکلا۔ سو نہ تو میں  
 نہیں رہا اور نہ میری کوئی تنہائی باقی رہی۔ میری اپنی عبادت کر گئی اور رب العالمین کی عبادت نظر آنے  
 لگی اور بلویت پڑنے سے زور کے ساتھ مجھ پر غالب ہوئی اور میں سرکھ ہوں سے ناخن پانک۔ اسکی  
 طوٹ کھینچا گیا۔ پھر میں ہر مغز ہو گیا جس میں کوئی پوست نہ تھا اور دیا تل میں گیا کہ میں میں کوئی میل  
 نہیں تھی اور مجھ میں اور میرے نفس میں بدلتی ڈال دی گئی۔ پس میں اس شے کی طرح ہو گیا جو نظر نہیں  
 آتی یا اس قطرہ کی طرح جو دنیا میں جلتے اور دیا اس کو اپنی چادر کے نیچے چھپا لے۔ اس حالت  
 میں میں نہیں جانتا تھا کہ اس کے پہلے میں کیا تھا اور میرا وجود کیا تھا۔ بلویت میری رگوں اور  
 پشوں میں سوت کر گئی اور میں بالکل اپنے آپ سے کھو گیا اور اللہ تعالیٰ نے میرے سب  
 اعضاء اپنے کام میں لگائے اور اس زور سے اپنے قبضہ میں کر لیا کہ اس سے زیادہ ممکن نہیں۔  
 چنانچہ اس کی گرفت سے میں بالکل معدوم ہو گیا اور میں اس وقت یقین کرتا تھا کہ میرے اعضاء  
 میرے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے اعضاء ہیں۔ افسوس خیال کرتا تھا کہ میں اپنے سر سے وجود سے  
 معدوم اعضاء بلویت سے قطعاً محو ہو جاؤں اب کوئی شریک اور متاع روک کر سننے والا  
 نہیں رہا۔ خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا اور میرا غضب اور علم اور حکمت اور شریعت اور  
 حرکت اور سکون سب اسی کا ہو گیا۔ اور اس حالت میں میں نے یہ کہہ دیا تھا کہ ہم ایک نیا نظام



اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سوئی نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجسام کی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی پھر میں نے منشا حق کے موافق اس کی ترتیب و تفریق کی۔ اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمان و دنیا کو پیدا کیا اور کہا اِنَّا زَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِحَصْحَا بِيَسْح۔ پھر میں نے کہاب ہم انسان کو مٹی کے غلط سے پیدا کر کے۔ پھر میری مالت کشف سے الہام کی طرف منتقل ہو گئی اور میری زبان پر جاری ہوا اِردت اِنِ اسْتَخْلَفَ فَخَلَقْتُ آدَمَ۔ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِي اَحْسَنِ تَقْوِيمٍ۔

یہ الہامات ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے میری نسبت میرے پر ظاہر ہوئے اہل قیام کے اور بھی بہت سے الہامات ہیں جن کو میں قریناً محسوس ہوں سے شائع کر رہا ہوں۔ اور بہت سے اس میں سے میری کتاب براہین احمدیہ اور دوسری کتابوں میں چھپ کر شائع ہو چکے ہیں۔ جب حضرات پاکی صاحبان سچیں اور خود کہیں اور حق الہامات کو یسوع مسیح کے الہامات سے متاثر کریں اور پھر انصافاً گواہی دیں کہ کیا یسوع کے وہ الہامات جن سے وہ اس کی خدائی نکالتے ہیں ان الہامات سے بڑھ کر ہیں۔ کیا یہ سچ نہیں کہ اگر کسی کی خدائی ایسے الہامات اور کلمات سے ٹھیک ہو سکتی ہے تو ان میرے الہامات سے خود یا اللہ میری خدائی یسوع کی نسبت بدتر جہاد کی ثابت ہوگی اور سب سے بڑھ کر ہمارے سید و مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدائی نسبت ہو سکتی ہے۔ کیونکہ آپ کی وحی میں عرف ہی نہیں کہ جس طرح تجھ سے بیعت کی اٹھنے خدا سے بیعت کی اور نہ صرف یہ کہ خدائے تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیا ہے۔ اور آپ کے ہر ایک فعل کو اپنا فعل ٹھہرایا ہے۔ اور یہ کہہ کر کہ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ اِنْ هُوَ اِلَّا وحيٌ يُوحىٰ آپ کی تمام کام کو اپنی کام ٹھہرایا ہے۔ بلکہ ایک جگہ تمام لوگوں کو آپ کے بندے قرار دیا ہے جیسا کہ فَرِيسَ قُلْ يَا عِبَادِىَ۔ یعنی کہہ کر اسے میرے بندو۔ پس ظاہر ہے کہ جس قدر صراحت ہو۔ حدت سے اور پاک کلمات سے پانچویں صلی اللہ علیہ وسلم کی



مشا

انما امرک اذا اردت شیئاً ان تقول لا کن فیکون۔ تو در منزل لہو بار بار کہی

تو جس بات کا ارادہ کرتا ہو وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔ اے میرے بندے جو کہ تو میری فرمائشوں

خدا پر رحمت بہارید پانے، انا امتنا اربعۃ عشر دوا باء

بار بار آتا ہو اسٹیج اب تو خود کیسے کہ تیرے پدمت کی بدش ہوئی یانہ ہم نے چودہ بار پانوں کہ چل کر دیا۔

ذلك بما عصوا وكانوا يعتدون۔ سرائجام جاہل جہنم بود

کیونکہ وہ تانہ دین میں سر سے کڈ گئے تھے۔ جاہل کا انجام جہنم ہے۔

کہ جاہل نکو عاقبت کم بود + میری فتح ہوئی میرا غلبہ ہوا۔

جاہل کا خاتمہ بالغیر کہہ جاتا ہے میری فتح ہوئی میرا غلبہ ہوا۔

انی امرت من الرحمن فاتونی۔ انی حمی الرحمن۔ انی لا جد

میں خدا کی طرف سے خلیفہ کیا گیا ہوں پس تم میری طرف کہاؤ کہ خدا کا چاہا گا ہوں۔ اور مجھے گشتہ

ربیع یوسف لولا ان تقندون۔ الم ترکیف فعل

ربیع کی خوشبو آتی ہے مگر تم یہ نہ کہو کہ شخص بہک رہا ہے کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے

ربک باصحاب الفیل۔ الم یجعل کیدہم فی تضلیل

تو نے صحابہ فیل کے ساتھ کیا کیا۔ کیا اس نے ان کے کر کو الیگ انہیں پر نہیں مانا۔

وہ کام جو تم نے کیا خدا کی مرضی کے منفق نہیں ہوگا۔

کام جو تم نے کیا خدا کی مرضی کے موافق نہیں ہوگا۔

انا عفونا عنک۔ لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذ لکم

ہم نے تم سے معاف کیا۔ خدا نے بدر میں مجھے چوڑھویں صدی میں تمہیں ذلت میں پا کر تباہی دے دی۔

وقالوا ان هذا الاختلاق قل لو کان من عند غیر اللہ

اور کہیں گے کہ یہ تو ایک بناوٹ ہے۔ انکو کہہ کر کہ یہ کارہ بدر ہجرت کے کس ہر کارہ

اگر کہیں گے کہ یہ تو ایک بناوٹ ہے۔ انکو کہہ کر کہ یہ کارہ بدر ہجرت کے کس ہر کارہ

اگر کہیں گے کہ یہ تو ایک بناوٹ ہے۔ انکو کہہ کر کہ یہ کارہ بدر ہجرت کے کس ہر کارہ

۱۰۸

خلیفہ الہدیہ

۵۵

النِّسَاءَ وَالرِّجَالَ ۝۱۱۰ فَجَعَلَنِي مَظْهَرَ الْمَسِيحِ عَيْنِي

و ذہبی نام کہہ آید میں مرا جانے پھر بھیجے

معدنہ پر دم کیا دے میں مجھ کو مسیح

ابن مَرْيَمَ لَدَفْعِ الضَّرِّ وَابَادَةِ مَوَادِّ الْغَوَايَةِ ۝۱۱۱

مجھ سے کہ نہ کہہ دے اسے نہ دگر بھی را نہ فرماید

بن مریم کا ظہر بنیا تاکہ ضرر دور کرے کے بادوں کو

وَجَعَلَنِي مَظْهَرَ النَّبِيِّ الْمُقَدِّسِ أَحْمَدًا أَكْرَمَ

و مراد ظہر ہدی

نہ مجھ کو

لِقَاضِيَةِ الْخَيْرِ وَإِعَادَةِ عَهْدِ الدِّرَاسَةِ وَالْهُدَايَةِ ۝۱۱۲

کہ ہم خیر پرسانہ دلائل حدیث و روایت و ادوارہ فرستد

تاکہ لوگوں کو فائدہ پہنچا دے اور روایت حدیث کی بارش کو دوبارہ آگے

وَتَعْطِيَةِ النَّاسِ مِنْ دَرَنِ الْغَفْلَةِ وَالْجَنَائَةِ ۝۱۱۳

و ہدیم را از چرک غفلت و گنہگار کی پاک کند

اور لوگوں کو غفلت سے بیدار کرے پاک کرے

فَجُثَّتْ فِي الثَّلَتَيْنِ الْمَهْزُودَتَيْنِ الْمُصِيبَتَيْنِ

میں ہی وہ جڑیں

نہ دو ٹک تہہ ام کہ بچیں ہستہ

بِصَبْغِ الْجَلَالِ وَصَبْغِ الْجَمَالِ ۝۱۱۴ وَأَعْطِيتُ صِفَةً

ب رنگ جلال و رنگ جمال

جو جمال نہ جمال کے رنگ سے رنگے ہو غری

و اعطیت صفت

وہ مجھ کو

غلبہ الہامیہ صفحہ 55-58 مسجد مدنی قرآن مجلد 18 صفحہ 55-58 از مرزا قادیانی
 یہ حوالہ صفحہ 205 پر درج ہے

کئی کہیں زندہ کہیں لاچار و دگاری کے ہر ہر کار قادر ہست مگر جو نے کہ وہاں شدم  
خالی کوئے ابرہ زندہ کہنے کی صفت دی گئی ہے اور صفت خدا تعالیٰ کی طرف سے بھکائی ہے لیکن وہ جلال

پس آن قدر  
جو کھکھو رہا ہے وہ میرے اُس برفند کا اثر ہے جو جیسوی برفند ہے اور جو خدا کی

ملائے کہ خدا جل جلالہ است  
 شرک را نیست گنہ کہ موعود زہ  
 مگر حق آن شرک کی جہی کو  
 طرے ہے

و موجود در مقام گزاین است و بکمال اشتغال

گزارش کے مفید ہونے میں سوچ نہ میری توجہ اور موجود ہے اور اپنی پوری بہتری میں

مستعمل است  
آنگاه در پیشم غذائے دانند  
همچو حالات جاسته دانے خدا کی نظریں ہر ایک و کسے  
احوال از ہر سر

برہان گفت کہ کسی بی تیغ و نیزہ نیامده ام  
 لہذا نے کچھ دھم بھکیا ہے کہ غم تو کولہوں سے تیروں کے ساتھ نہیں آیا ہوں بلکہ میرے پاس شکاری ہیں اور

دقت درسیہ دھریں ۔ پس جہل سے لڑا اس وقت نہ ہر لشکر و مددگاروں ۔ نہ  
 نہ ہر شہر و مسجد ۔ یہ سب جہل پہ جہل ہے ذکر لشکروں کے ساتھ ۔ نہ

وقت خاصہ اور سبب یہ ہے۔ یہی میل جملہ اشخاص کے ذہن میں



برہنہ صحیحہ حسیب

۸۱

میرے دعوت کو کچھ اپنے عقائد کے برخلاف پا کر اپنے دلوں میں کہا کہ یا الہی کیا تو ایسے  
انسان کو اپنا خلیفہ بنائے گا کہ جو ایک مفسد آدمی ہے جو اس حق قوم میں پھوٹ ڈالتا  
ہے۔ یہ علماء کے مسلمات سے باہر جاتا ہے۔ تب خدا نے جواب دیا کہ جو بکے معلوم ہے وہ  
نہیں معلوم نہیں۔ یہ خدا کا کلام ہے کہ جو مجھ پر نازل ہوا اور حقیقت میرے اور میرے خدا  
کے مابین ایسے ہر ایک لازم میں جن کو دنیا نہیں جانتی۔ مجھے خدا سے ایک نہانی تعلق ہے  
جو قابل بیان نہیں۔ اس میں نہانہ کے لوگ اس سے بے خبر ہیں پس یہی معنی ہیں اس  
دی ہستی کے کہ قال لی اعلم ما لا تعلمون۔ پھر تفسیر ترجمہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے  
کہ یہ شخص مجھ سے نزدیک ہوا۔ اور میرا قرب کمال اس نے پایا۔ اور پھر بعد اس کے بعض  
مخلوق کے لئے انکی طرف توجہ ہوا اور مجھ میں اور مخلوق میں ایک واسطہ ہو گیا جیسا کہ  
دعوتوں میں دتر ہو۔ اور اس لئے کہ وہ اس حدیثی مقام پر ہے وہ دین کو از سر نو زندہ  
کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا۔ یعنی بعض خطیوں جو مسلمانوں میں رائج ہو گئی ہیں اسحق  
احضوت علی ہند میر و علم کی طرف اس خطیوں کو منسوب کیا جاتا ہے۔ ان سب خطیوں  
کو ایک حکمران نے منسوب کر دیا کہ وہ کہے گا۔ یہ شریعت کو جیسا کہ ابتدا میں  
سیدھی تھی سیدھی کر کے دکھا دے گا۔

پھر انہی شیعوں کے پاس سے میں بلالین احمدیہ میں اور بھی ایسا ہی جیسا کہ اللہ تعالیٰ  
فرماتا ہے۔ نُحِوتَ وَقَالُوا لَا تَنْحِلِنَ مَنَاسَ۔ اَمْرٌ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِیعُ  
مَلْتَعَمُو۔ سَیْهَزَمُ الْجَمْعُ وَیَقُولُونَ الدَّیْر۔ دَانِ یُرَوْنَ اَنَّهُ یُعَرِّضُوا وَیَقُولُوا  
مَعْرُوسَتُمُ۔ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّونَ اِلٰهَ فَاْتِیْهِمْ فَاَنْتُمْ بِکَرَامَتِهِ۔ وَاعْلَمُوا  
فَکَ اِنَّ اِلٰهَ یَحْیِی الْمَوْتِ بَعْدَ مَوْتِهَا۔ وَمَنْ کَانَ اِلٰهَ کَانَ اِلٰهَ لَہ۔ قُلْ اِن  
اَلْفَرِیْقَہ فَعَلِیْ اَجْرَامُ شَدِیدَ۔ یَا اَحْمَدُی اَنْتَ مَرْدُی وَنَحْنُ فَرِیْقَت  
کَوْلَتَاکَ سَیْدَی۔ اَکَانَ اَلْمَنَاسُ جَمِیًّا۔ قُلْ هُوَ اِلٰهَ جَمِیْب۔ لَا یُسْخَل

۱۲

اسلامی قربانی

۱۳

ظاہر ہے کہ بچہ اہل فی سہم انخراط شد سے کے طہر ہے۔ اور صحت میں سے  
ایک درجے کی علامت کنایہ مقرر فرمائی گئی ہیں۔ جیسا کہ حضرت یحییٰ موعود  
علیہ السلام نے ایک موصوفہ پہلی حالت پر ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت  
آپ پر اس طرح طاری ہوئی۔ کہ گویا آپ صحت میں۔ اور اللہ تعالیٰ نے  
رہبیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا بچنے والے کے لئے اشارہ کافی ہے  
پس جن لوگوں کو میرا وہ رتھ جو میں نے حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام کی خدمت  
میں کھاتھا اور اس میں اپنی کشفی حالت ظاہر کی تھی میرے جنون کی دلیل  
نظر آتا ہے وہ اپنے ایمان کی فکر کریں اور قرآن کے الفاظ نلیٹ حاکم مقام  
دہد جنت ومن دہد جنت پٹا کی کسوٹی پر اپنے ایمان کو پکھیں بیاں  
اللہ تعالیٰ نے دے دے کو دو جنت عطا فرمائے گا وعدہ فرماتا ہے جس کی  
تعریف درمیانی تقریرات ہیں۔ پہلے اون میں پٹے ہو گئے۔ لوگو اور مرجان ہو گئے  
سراٹے ہو گئے درخشاں وغیرہ اظہار فرماتے ہیں کہ اون دو جنتوں سے ذریعہ دو  
جنت اور بھی ہیں پہلے جیسے مرنے کے بعد اون کو دو جنت ملیں گے ایسے ہی  
اسی دلی زندگی میں ہی دو جنت ملیں گے اور الفاظ من کان فی حنہ اعلیٰ خلو  
فی الاخرة اعنی۔ اس کی تشریح ہے۔

اب یہاں صاحب اور مولوی محمد مسلی، صاحب ہر بانی فرما کر کھول کر کہیں کہ  
اُن کو دو جنت کون سے حاصل ہیں۔ یونہی اعتراض کر دینا تو بڑا آسان ہے  
خود کسی صنعت کے موصوفہ پیکر بتا دیں۔ اب میں مختصر طور پر اون جوابوں  
اور کشفوں کو ظاہر کرتا ہوں جو بطور پیشگوئی ظاہر ہوئے اور جو نے مانے ہیں  
ایک سال سے زیادہ عرصہ گزرا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ شاد کے گرد کسی  
مسلمان بادشاہ کی پہلی صاڑہ رہی ہے انجام کچھ معلوم نہ ہوا تھا۔ مگر تاہم میں نے

کشتہ فوج

تقریرت الایمان

کیا جانتے تھے کہ میں مریم کا ہاتھ لے کر آیا آج سے بیس بائیس برس پہلے بلکہ اس سے بھی پہلے میری طرف سے یہ منصوبہ ہو سکتا تھا کہ میں اپنی طرف سے الہام تراش کر قتل پنا نام مریم کا کھانا پھر آگے چل کر افتراء کے طور پر یہ الہام پنا نا کہ پہلے زمانہ کی مریم کا طبع مجھ میں بھی جیسی کی روح پھونکی گئی اور پھر آخر کار صفر ۵۵۶ ہجری میں اس صوبہ میں یہ لکھنؤ نگاہ میں مریم پر بھی جیسی کی گئی اس لئے عزیز و غور کرنا اور خدا سے ڈرو ہرگز یہ فساد کا قائل نہیں۔ ایک اور دینی حکمتیں انسان کے فہم اور قیاس سے بالاتر ہیں مگر براہیں اس حجت کی تالیف کے وقت جس پر ایک زمانہ گزر گیا ہے اس منصوبہ کا خیال ہوتا۔ تو میں اسی براہیں صوبہ میں یہ کہوں کہ جس کی صلیبی مسیح اہی مریم آسمان سے دوبارہ آئے گا۔ سوچو کہ خدا جاننا تھا کہ اس نکتہ پر علم ہونے سے یہ دلیل ضعیف ہو جائیگی۔ اس لئے گو اس نے براہیں صوبہ کے میرے عقد میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہیں صوبہ سے ظاہر ہے وہ بھی ایک صفت مروتیت میں میں نے پردہ مل پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب میری دور رس گزرتے تو جیسا کہ براہیں صوبہ کے عقد چہارم صفر ۱۲۹۶ میں حج ہو کر مریم کا کشتہ جیسی کی روح مجھ میں نکل چکی گئی اور استعداد کے رنگ میں مجھے حاملہ ظہر پایا گیا اور اس کی امید کے بعد ہوس جیسی سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہیں صوبہ کے عقد چہارم صفر ۵۵۶ میں درج ہے مجھے مریم سے جیسی بتایا گیا پس اس سے میں میں مریم ٹھہرا اور خدا نے براہیں صوبہ کے وقت میں اس پر تر غنمی کی مجھے خبر نہ دی۔ خدا کو غائب خدا کی وحی جو اس دراز پر مشکل تھی میرے پر نازل ہوئی اور براہیں میں درج ہوئی۔ گو مجھے وہ کہ سننا اور قریب پر اطلاع نہ ہو گئی۔ اسی واسطے میں نے مسلمانوں کی حقیقت براہیں صوبہ میں لکھنا۔ آمیری سادگی اور عدم بناوٹ پر وہ گواہ ہو۔ وہ کیا لکھنا جو الہامی نہ تھا۔ جس پر ہی تھا۔ مخالفوں کے لئے قابل استناد نہیں۔ کیونکہ مجھے خود بخود غیب کا دعویٰ نہیں بلکہ کہ خود امتحان مجھے نہ سمجھا دے۔ سو اس وقت تک حکمت الہی کا یہی



تقاضا تھا کہ براہِ راست کے بعض الہامی امور میری سمجھ میں نہ آتے۔ کرب و محنت کے بعد  
وہ امور مجھے سمجھائے گئے۔ تب میں نے معلوم کیا کہ میرے اس روحی مسیح وجود کو نے میں  
کوئی نئی بات نہیں دی وہی دعویٰ ہے جو بارہوی احمدیہ میں بارہا تصریح کیا گیا ہے۔ اجماعاً  
الہام کا بھی ذکر کرتا ہوں۔ اور مجھے یاد نہیں کہ میں نے وہ الہام اپنے کسی رسالہ یا اشتہار میں  
شائع کیا ہے یا نہیں۔ لیکن یہ یاد ہے کہ صد بالکل کو میں نے تسلیم کیا کہ وہ الہامی اور وحی  
کے الہامات میں موجود ہیں۔ اور وہ اس زمانہ کا ہے جبکہ خدا نے مجھے پہلے میری خطابت دینا  
اور پھر نفعِ روح کا الہام کیا۔ پھر بعد اسکے یہ الہام ہوا تھا۔ فاجامعاً المناظر الخ  
النخلۃ قالت یا لیتق مت قبل هذا وکنت نسیا منیا۔ یعنی پھر میری کوئی  
اس عاجز سے ہے۔ درودِ تہنیکہ کی طرف لے آئی جیسے محمد مصطفیٰ اور جابر بن عبد  
لہ بھی علماء سے واسطہ پڑا۔ جن کے پاس ایسوں کا پھل نہ تھا جنہوں نے تکفیر و توحید کی اور  
کالیان دین اور ایک طوفان برپا کیا۔ تب میری نے کہا کہ کاش میں اس پہلے عراقی اور شامی  
نام و نشان ہوتی نہ رہتا۔ یہ اس شوق کی طرف اشارہ ہے جو ابتدائے میں مولویوں کی طرف سے  
یہ ہیئت مجموعی پڑا اور وہ اس دعوے کو برداشت نہ کیا کہ احمد مجھے ہر ایک جگہ سے روکتا تھا  
فانکنا چاہا۔ تب اس وقت جبکہ اذقن تا بحمدی شروع ہو چکا تھا میرے دل پر گزرا۔ اس کا  
بجائے خدا تعالیٰ نے نقشہ دیکھ کر فرمایا کہ ادا کے متعلق احمدی الہام ہے جس کا تقدیر خوشی  
فرمایا۔ تاکان ابوی اتر و ستر و کانت اقل یس۔ احمد میرے ساتھ کا الہام  
بارہوی احمدیہ کے صفحہ ۵۲ میں موجود ہے۔ اذقن تا بحمدی۔ لیکن جتنا کہ وہ ایک  
آیۃ لکھا ہے۔ قد ختمہ قنا و کان امر متغیبا۔ قول اللہ تعالیٰ فیہ تکرر و  
دیکھو کہ میں احمدیہ صفحہ ۱۱۰ سطر ۱۱۔ ترجمہ اور لوگوں نے کہا کہ اسے حرم کرنے کی ایک کڑی  
اور قلیل غرض کا نام رکھ لیا جو راستی سے قدر ہے۔ تیرا باپ احمد تیری ماں تو ایسے نہ تھے۔

نوٹ۔ اس مقام پر مجھے یاد کیا کہ اگر اس شخص نے اپنے ایک تیسرے دوست کو بتا دیا تو

وہا صلح

۱۳۱

مجھے معلوم ہوئی تھی کہ وہ ہے کہ تو اللہ لا یشعربا بقویہی یطیروا ما یلتفہم . اللہ  
 یوم النورۃ : یعنی خدا تعالیٰ اس کی یاد کی جو کسی قوم کے شامل حال ہے تو ضرور اس کا جب تک کہ  
 قوم میں باتوں کو پہنچے کہ وہ جو اس کے دل میں ہیں ۔ اس خدا نے اس قوم کو جو اس کے علم  
 میں ہے اختیار سے محفوظ رکھا : انہوں نے کہ بعض مومن کہتے ہیں کہ الہام آپؐ بایا ہے جس کے  
 جواب میں کیا کہیں کہ کیا کہیں ۔ اے جنت بردگارا ! کیا ممکن ہے کہ کوئی ظاہر جھوٹ باندھے  
 اور پھر اس کے دستِ قہر سے بچ رہے ۔ خدا جبریلؑ کو ہلک کرے گا ۔ اور وہ جو اپنے دل سے  
 باتیں بتاتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ یہ خدا کا الہام ہے وہ ہلک کرے گا جس کے کیونکہ انہوں نے دلیلی  
 کہ خدا پر پستیاں باندھا ۔ دستِ ہنر کے لئے بھی میں مقرب ہیں ۔ اور جبریلؑ مغربوں کے لئے بھی  
 وقتِ مقرب رکھے گا ۔ جب وہ وقت آئے گا تو خدا تعالیٰ دکھا دیگا کہ اس نے شوقی سے باتیں کیں  
 کہ اس نے شوقِ حق کی تلافی کی ۔ خدا کی باتوں کو خدائی نشانوں سے تم شہادت کرو گے  
 کہ ان پر شہاد نہیں رہے گی اور ذہل اس سے رہے گا ۔ خدا اس پر غیثہ اپنے میں کاہر کر رہا ہے وہ  
 اب بھی مکہ کی گاہ حق کے ساتھ ہے جو وہی ہے اس سے کہتے اندیشی اور پرہیز گاری کا دھو  
 کو اختیار کرتے ہیں ۔

اے لوگو ! خدا سے ڈرو ۔ چونکہ حقیقت اس سے صلح کرو ۔ کہ اس کا ملامت کا ہمار  
 ہیں تو ۔ اور خدائے کہ ہر ایک مخلوق تم سے خدا پر جانے ۔ خدا میں بے انتہا عجیب قدرتیں ہیں ۔  
 خدا میں بے انتہا عجیبیں ہیں جو ہم پر تمام اور فضل ہے ۔ وہی ہے جو ایک ہر لٹاک میلاپ کو  
 ایک دم میں خشک کر سکتا ہے ۔ وہی ہے جو ہلک بلاؤں کو ایک ہی اذی سے اپنے ہاتھ سے  
 اٹھا کر دھیرے سے دیتا ہے ۔ مگر اس کی عجیب قدرتیں اس کی ہر گشتی ہیں جو اس کے ہی ہو جاتے  
 ہیں ۔ اور وہی ہے خالق دیکھتے ہیں جو اس کے لئے اپنے اندر ایک پاک تبدیلی کرتے ہیں ۔ اور اس کے  
 آسمان نے پہلے ہی اس کے قطرے کی طرح جس سے موت جتنا ہے صاف ہو جاتے ہیں ۔ اور  
 محبت اور عشق اور وفا کی سہولت سے چلیں کہ اس کی طرف پہنچتے ہیں تب وہ مسیتوں میں

۱۱۵

لے الحمد: ۱۲

یہ جلد ۲۰۷ پر درج ہے

لایا صلح ۱۱۵ سے جلد ۱۴ ص ۱۳۴۱ از مرزا کاویانی

فتح مرام

۹۴

کامیابی کی علامت

اقل یہ کہ جب دیکھیں شخص کے دھوکے نے غلطی کیا ہے جس کی غلطی کو  
 اشد غلطی کہہ سکتے ہیں۔ جانیت کے تقاضے میں انسان کے عمل کو کچھ دخل نہیں اور غلطی  
 بنا کر ہوتا ہے تو اس پر کسی نکتہ ہونے کی حالت میں جس پر دل تو کاسلہ ڈال دیتا  
 ہے تب دیکھیں شخص کی غلطی میں کیا غلطی ہے یا غلطی ہے یا غلطی ہے یا غلطی ہے  
 ایسا ہی اس کو مل جاتا ہے۔

پھر دوسرا کام بھی مل گیا ہے کہ جب بندہ کی محبت غلطی کی محبت  
 کے لیے جیسا کہ آتی ہے تو خدا تعالیٰ کی ہر یاد حرکت کی وجہ سے جس پر دل مل گیا  
 ایک حرکت پیدا ہو کر محبت صادق کے دل پر وہ خود یا پڑتا ہے جس سے اس کو کاسلہ  
 محبت صادق کے دل پر چکر لگ گیا کسی تصویر جس پر دل کی اس میں پیدا ہوا ہے  
 جیسے کہ کس کو یا تو اگر کسی کلام دیتی ہے وہ بطور کلام ایسا ہے کہ ہم کے اندر  
 پیدا ہے۔ ایک نمرائیں کاسلہ دل کے لیے غرق ہوتا ہے وہ دوسرے کے  
 دل کے اندر داخل ہوتا ہے جس کو دوسرے تعظیم میں مدح و تحسین کا اس کی  
 تصویر کہہ سکتے ہیں۔

تیسرا کام بھی مل گیا ہے کہ جب خدا تعالیٰ کی طرف سے کسی کلام کا کلام  
 جو تو ہوا کی طرح ہوتا ہے اگر اس کلام کو دل کے کانوں تک پہنچا دیتا ہے یا  
 کلام ایسا ہے جس پر غور و فکر ہو کر اس کو کلام کے سامنے کر دیتا ہے۔ یہ حرکت ہو کر  
 دیکھیں میں تمہیں یہ بتاؤں کہ زبان کو ایسا ہی الفاظ کی طرف بلا جاتا ہے۔

اس جگہ میں آں لوگوں کا دیکھیں کہ تاہم ہوتا ہے جو شکوک و شبہات  
 میں مبتلا ہیں جو اولیاء اللہ انہیں جادو کے ایلات اور مآثرات کو دیکھنے والوں کی  
 نسبت کیا خصوصیت ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اگر ہمیں خود دل میں پامور خود یہ کہتے ہیں  
 خود دوسرے لوگوں پر بھی کسی بھی عمل جاتے ہیں۔ مگر بعض خاص اوصاف و صفات کے



بدکاروں کو بھی بھی خواہیں آجاتی ہیں۔ اور بعض پرے درجہ کے بد معاشر اور شریر آدمی اپنے اپنے مکاشفات بیان کیا کرتے ہیں کہ آخر سر وہ سچے نکلتے ہیں پس جبکہ ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے تئیں نبی یا کسی اور خاص درجہ کے آدمی تصور کرتے ہیں وہ اپنے بد عمل آدمی بھی شریک ہیں جو بد عمل ہیں اور بد معاشرہ ہیں چھٹے چھٹے اور شریعہ آفاق ہیں تو نبیوں اور ولیوں کی کیا فضیلت باقی رہی ہوگی اس کے جواب میں کہتا ہوں کہ وہ حقیقت یہ سوال جس قدر ہی اصل کیفیت رکھتا ہے وہ سب درست اور صحیح ہے اور جب رسولی نور کا پھیا الیہ سوائے حصہ تمام جہان میں پھیلا ہوا ہے جس سے کوئی قاصد اور قاصر اور ہر درجہ کا بدکار بھی باہر نہیں۔ بلکہ میں یہاں تک کہتا ہوں کہ تجسید میں آچکا ہے کہ بعض اوقات ایک نصرت درجہ کی قاصد صورت جو کفر حق کے گروہ میں سے ہے جس کی تمام جو انی بدکاری میں ہی گلدی ہے کسی کی خواب و بیداری ہے۔ اور زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ ایسی صورت کسی ایسی بات میں بھی کہ جب وہ بادہ بسرفا شستا ہیر کا مصداق ہوتی ہے کوئی خواب دیکھ لیتی ہے اور وہی نکلتی ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہیے کہ ایسا ہی ہوتا چاہیے تھا کیونکہ جبریل علیہ السلام کی طرح جو اس کا بیٹا کو ارشاد ہے تمام معبود عالم پر حسب استعداد ان کی مثال بنا ہے پھر کوئی نفس بشر دنیا میں ایسا نہیں کہ بالکل تارک ہو کم سے کم ایک ذرہ سی عبت طہی اصلی اور محبوب اصلی کی ادنیٰ سے ادنیٰ سرشت میں بھی ہے اس صورت میں توحید تھا کہ تمام بنی آدم پر یہاں تک کہ ان کے مہمان پر بھی کسی قدر کا اثر ہوتا اور فی الواقع ہے بھی۔ کیونکہ مہمان بھی ان کو تمام انسان جملہ دہ چنے بعض حالات میں جو چاہے خلیفہ طہ کے انقطاع کے جیسے بی نور کے ہے۔ پھر پڑھتے ہیں تو کہہ کہ ان کی باطنی آنکھوں پر اس نور کی روشنی پڑتی ہے جس سے وہ خدا تعالیٰ کے تصرفات غیبیہ کو کہہ دیکھنے لگتے ہیں مگر وہی خواہوں یا نہ خواہوں

۲۸۰

درجہ کے معصوم ہیں مگر مسلمانوں کے نزدیک اس سے بڑھ کر کوئی بھی گناہ نہیں کرنا ان اپنے تئیں یا کسی اور کو خدا کے برابر ٹھہراوے۔ غرض یہ طریق مختلف فرقوں کے لیے ہرگز حقیقت کا معیار نہیں ہو سکتا جو بیشپ صاحب نے اختیار کیا ہے۔ ہاں یہ طریق نہایت عمدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا علمی اور اخلاقی اور تقدسی اور برکاتی اور تاثیراتی اور ایمانی اور عقلی اور فاضلہ خیر اور فرائی معاشرت و فیروہ وجوہ فضائل میں باہم موازنہ اور مقابلہ کیا جائے۔ یعنی دیکھایا جائے کہ ان تمام امور میں کس کی فضیلت اور فوقیت نہایت ہے اور کس کی ثابت نہیں۔ کیونکہ جب ہم کلام کلی کے طور پر تمام طرق فضیلت کو مد نظر رکھ کر ایک نبی کے وجوہ فضائل بیان کریں گے تو ہم پر یہ طریق بھی ٹھہرا ہوگا کہ اسی تقریب پر ہم اس نبی کی پاک باطنی اور تقدس اور طہارت اور معصومیت کے وجوہ بھی جس قدر ہمارے پاس ہوں بیان کر دیں۔ اور چونکہ اس قسم کا بیان صرف ایک جزوی بیان نہیں ہے بلکہ بہت سی باتوں اور شاخوں پر مشتمل ہے اس لیے ہر ایک کے لیے آسانی ہوگی کہ اس تمام مجموعہ کو زیر نظر رکھ کر اس حقیقت تک پہنچ جائیں کہ ان دونوں نبیوں میں سے درحقیقت افضل اور اعلیٰ خلائق کس نبی کو حاصل ہے اور گو ہر ایک شخص فضائل کو بھی اپنے مذاق پر ہی قرار دیتا ہے مگر چونکہ یہ انسانی فضائل کا ایک کافی مجموعہ ہوگا اس لیے اس طریق سے افضل اور اعلیٰ کے جانچنے میں وہ شکست نہیں پڑے گی جو صرف معصومیت کی بحث میں ہوتی ہے بلکہ ہر ایک مذاق کے انسان کے لیے اس مقابلہ اور موازنہ کے وقت ضرور ایک ایسا قدر مشترک حاصل ہو جائے گا جس سے بہت صاف اور سلی طریقہ پر نتیجہ نکل آئے گا کہ ان تمام فضائل میں سے فضائل کثیرہ کا مالک اور جامع کون ہے۔ پس اگر ہماری بحثیں محض خدا کے لیے ہیں تو ہمیں وہی راہ اختیار کرنی چاہیے جس میں کوئی اشتباہ اور کہرت نہ ہو۔ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ معصومیت کی بحث میں پہلے قدم میں ہی یہ سوال پیش آئے گا کہ مسلمانوں اور یہودیوں کے عقیدہ کی رو سے جو شخص عورت کے پیٹ سے پیدا ہو کر خدا یا خدا کا بیٹا ہونا اپنے تئیں بیان کرتا ہے وہ سخت گنہگار بلکہ کافر ہے تو پھر اس صورت میں معصومیت کیا بات رہی اور اگر گو کہ ہمارے نزدیک ایسا دعویٰ گناہ نہ کفر کی بات ہے تو پھر اسی الجھن میں آپ پڑ گئے جس سے بچنا چاہیے تھا کیونکہ جیسا آپ کے نزدیک حضرت مسیح کے لیے خطا کا دعویٰ کرنا گناہ کی بات نہیں ہے ایسا ہی ایک شاکست مت والے کے نزدیک ہاں بہن سے بھی زنا کرنا گناہ کی بات نہیں ہے اور اگر یہ صاحبوں کے نزدیک ہر ایک ذرہ کو اپنے وجود کا آپ ہی خدا جاننا اور اپنی پیدائی ہوئی کو باوجود اپنی موجودگی کے کسی دوسرے سے ہم بستر کر دینا کچھ بھی گناہ کی بات نہیں اور ساتھ دھما والوں کے نزدیک راجہ رام چند اور کرشن کو اوتار جاننا اور پریشور ناتا اور پتھروں کے آگے سجدہ کرنا کچھ گناہ کی بات نہیں اور ایک گبر کے نزدیک آگ کی پوجا کرنا کچھ گناہ کی بات نہیں۔ اور ایک فرقہ یہودیوں کے مذہب موافق خیر قوموں کے مال کو چوری کرنا اور ان کو نقصان پہنچا دینا کچھ گناہ کی بات نہیں اور بجز مسلمانوں کے

مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 380، طبع جدید، از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 208 پر درج ہے



تفہیم گیلوہ

۲۲۳

اسلام ہے! اور اگر یہ سوال ہو کہ جیب کہ دجال کا بھی حدیثوں میں ذکر پایا جاتا ہے کہ وہ دنیا میں لٹا ہوا ہو گا اور پہلے نبوت کا دعویٰ کرے گا اور پھر خدائی کا دعویٰ کرے گا۔ تو اس حدیث کی ہم کیا تاویل کریں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اب تہذیبی ماحول کی کچھ منہیت نہیں۔ واقعات کے ظہور نے خود اس حدیث کے معنی کو دل دینے میں یعنی یہ حدیث ایک ایسی قوم کی طرف اشارہ کرتی ہے جو اپنے افضل سے دکھلا دیں گے کہ انہوں نے نبوت کا دعویٰ بھی کیا ہے اور خدائی کا دعویٰ بھی۔ نبوت کا دعویٰ اس طرح پر کہ وہ لوگ خدا تعالیٰ کی کتابوں میں اپنی تحریریں اور تبدیل اور انواع و اقسام کی عبادت اندازیوں سے جو نہایت جرئت اور جیسا کہ دعویٰ سے ہونے لگی اس قدر دخل دینے اور اس قدر اپنی طرف سے تعزیرات کرینگے کہ ترجموں کو عذاباً بگاڑینگے کہ گویا وہ خود نبوت کا دعویٰ کر رہے ہیں۔ پس یہ تو نبوت کا دعویٰ ہی تھا۔ اب خدائی کے دعوے کی بھی تشریح کیجئے اور وہ یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ لوگ ایسا اور صنعت اور خدائی کے کاموں کی کثرت معلوم کرنے میں اور اس دیکھنے میں کہ اہمیت کے ہر ایک کام اور صنعت کی نقل و آثار میں اس قدر حریف ہو گئے کہ گویا وہ خدائی کا دعویٰ کر رہے ہیں؟ وہ چاروں گے کہ مثلاً کسی طرح بارش

۴ ہدایت کی حکمت اور عہدیت کے جمل اور صفات ہادی کی وحدانیت کو ملحوظ رکھ کر دیکھو کہ اب عہدیت کے ساتھ جیسا کہ صنعت کی طرف بعد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونا ہے اور اس کے ساتھ کہ اپنے مابین جگہ دیکھو کہ وہ قدر کے برابر پر مشابہہ کر خدا کے پیلوں میں اپنی انانیت کو کسی فعل اور اثر سے ظاہر کرنا یہی وجہ ہے۔ اور دجال کے غفلت سے ہماری وہ مراد نہیں ہے جو اصل کے لوگوں کو مار لیتے ہیں۔ اس کو ایسا شخص سمجھتے ہیں جس سے وہ غلامی کرینگے کیونکہ ہم سے نزدیک بن جائے گا کوئی ہو اس سے وہی کیسے پہچان کرنا ہے۔ ہر ایک مخلوق سے کچھ ہماری چاہیئے۔ اور اس کے خیالات سب باطل ہیں اور دجال سے مراد صرف وہ فرقہ ہے جو کلام حق میں قرین کوئی اور ہے کہ ملک میں خدا سے پیدا ہیں۔ اور اس غفلت میں کوئی اور خطرناک ہجوم نہیں ہے بلکہ یہ غفلت معرفت کے غفلت یا دہریہ کے غفلت سے مترادف ہے۔ منہ

۱۴۷

یہ حوالہ صفحہ 208 پر درج ہے

تفہیم گیلوہ صفحہ 147 معجم روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 233 اور زاد الایمان



۲۰۷

عاجز کو رسول کر کے پکایا گیا ہے۔ پھر اس کے بعد اسی کتاب میں میری نسبت یہ ولی اللہ ہے۔  
 چوری اللہ فی حل الانبیاء یعنی خدا کا رسول نبیل کے حلق میں (دیکھو براہین احمدیہ  
 ص ۵۰۵) پھر اسی کتاب میں اس مکار کے قریب ہی یہ ولی اللہ ہے محمد رسول اللہ  
 والذین معہ اشداً علی الکفار وجہاً بینہم (س ولی الہی میں میرا نام محمد رکھا گیا  
 اور رسول بھی۔ پھر یہ ولی اللہ ہے جو ص ۵۰۵ براہین میں ص ۵۰۶ دنیا میں ایک نیر  
 آیا۔ اس کی دوسری قرأت یہ ہے کہ دنیا میں ایک نبی آیا۔ اسی طرح براہین احمدیہ میں  
 اور کئی جگہ رسول کے لفظ سے اس عاجز کو یاد کیا گیا۔ سو اگر یہ کہا جائے کہ آنحضرتؐ تو  
 خاتم النبیین ہیں۔ پھر آپ کے بعد اور نبی کس طرح آسکتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ  
 بیشک اس طرح سے کوئی نبی نیا ہوا پڑا نہیں آسکتا۔ جس طرح سے آپ لوگ  
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آخری زمانہ میں مانتے ہیں اور پھر اس حالت میں انکو نبی  
 مانتے ہیں۔ بلکہ چالیس برس تک سلسلہ ولی نبوت کا جاری رہنا اور زمانہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ جانا آپ لوگوں کا عقیدہ ہے۔ بیشک ایسا عقیدہ تو  
 معصیت ہے اور آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور حدیث لا نبی  
 بعدی اس عقیدہ کے کذب صریح ہونے پر کامل شہادت ہے۔ لیکن ہم اس قسم کے  
 عقاید کے سخت مخالف ہیں۔ اور ہم اس آیت پر سچا اور کامل ایمان رکھتے ہیں جو فرمایا کہ  
 ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور اس آیت میں ایک پیشگوئی ہے جس کی  
 ہمارے مخالفوں کو خبر نہیں اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیشگوئوں کے دور واز سے قیامت تک بند کر دیئے گئے۔  
 اور ممکن نہیں کہ اب کوئی ہندو یا یہودی یا عیسائی یا کوئی رسمی مسلمان نبی کے لفظ کو  
 اپنی نسبت ثابت کر سکے۔ نبوت کی تمام کھڑکیاں ہند کی گئیں مگر ایک کھڑکی میرے صدیق  
 کی کھلی ہے یعنی تثنائی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے

لے الاحزاب: ۴۰

پہلا سطر 215 پر درج ہے

ایک قسطی کا ازالہ سطر ۴۰ سے بعد دہائی خزانہ جلد 18 سطر 207 اور راز کا دیانی

میرے مخالف حضرت غیثی رحمہ اللہ کی نسبت کہتے ہیں کہ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسرا  
دنیا میں آئے۔ اور خود غیثی اس نے اُن کے آنے پر بھی وہی احترام اور گاہ پر کیا جاتا ہے۔ یعنی  
مکہ خاتم النبیین کی حریمت لٹ جائے گی۔ مگر میں کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد  
جوہر حیات خاتم النبیین تھے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل سے پلائے جانے کوئی احترام کی بات  
نہیں آتی۔ ہر حقیقت ڈھکی چھپی ہے۔ کیونکہ میرا بتا چکا ہوں کہ میری بموجب آیت وحی خیر فی  
مشرق و مغرب و شمال و جنوب بعد از محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی خاتم الانبیاء ہوں۔ اور خدا نے آج سے میں پر کسی  
پیغمبر کو نہ میرا نام نہ لگا اور احمد لکھا ہے۔ اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہود قرار دیا  
ہے۔ پس اس شخص سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے  
کوئی تداخل نہیں آیا۔ کیونکہ کمال اپنے اصل سے جھٹک نہیں پڑتا۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں  
صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اس بعد سے خاتم النبیین کی بہرہ نہیں لوثی۔ کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت محمد  
تک ہی محدود رہی۔ یعنی بہر حال محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا رہے نہ کہ کوئی۔ یعنی جب کہ میں برحق ہوں  
پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور برحق نہ کہ میں تمام کائنات کی نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے میرے  
آئینہ کلیت میں منکسر ہیں تو پھر کونسا ایک انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔  
بھلا مجھے قبول نہیں کرتے تو کیوں کہہ دو کہ ہماری موجود خلق اور مخلوق میں ہم تنگ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم پر لگے ہیں کہ کہا جناب کے اسم سے ملایا ہو گا۔ یعنی اس کا نام بھی محمد اور  
قرآن مجید اس کے اہلیت میں سے ہو گا۔ اور جس حدیثوں میں ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو گا۔ یعنی  
ہم کہ اس بات کا خوف ہے کہ وہ دعایت کے دوسرے اسی نبی میں سے ہو گا اور اسی کی روح کا  
صاحب ہو گا۔ اس پر نہایت قوی قرینہ یہ ہے کہ جن الفاظ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خلق میں  
کیا۔ یہی تنگ کہ خلق کے نام ایک کر دیئے ان الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم اس روح کی پناہ پذیر ہیں فرمایا جانتے ہیں جیسا کہ مکرر مکرر لکھا ہے۔ اور ہند

[illegible]

١٠ المجلة : ١١

یہ علاقہ 216,215 درجہ پر درج ہے

کتاب فلسفہ کا ازاد سطر 8، معجمہ دہانی خزانہ جلد 18 سطر 212 از مرزا قاسم دہانی



حقیقۃ اللہ

۵۰۲

نقہ

شخص کے نام میں جیسا کہ قرآن شریف میں ہاسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور وہ یہ ہے اور آخری میں  
 مِنْهُمْ لَتَنَالُنَّكَ بِهٖمْ لَحْمًا مَّنِيًّا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک ایک  
 فرقہ ہے جو ابھی ظاہر نہیں ہوا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اصحاب وہی کہلاتے ہیں جو نبی کے وقت  
 میں تھے۔ اور ایمان کی حالت میں اسکی صحبت سے مشرف ہوں اور اس سے تعلیم و تربیت  
 پاویں۔ پس اسکی یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنیوالی قوم میں ایک نبی ہو گا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کا بروز ہو گا اس لئے اسکا صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کہیں گے  
 اور میں طبع صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے رنگ میں خدا تعالیٰ کی راہ میں دینی خدمتیں ادا کی تھیں۔  
 وہ اپنے رنگ میں ادا کر چکے۔ پھر حال یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی  
 نسبت ایک پیش گوئی ہے وہ نہ کوئی وجہ نہیں کہ پہلے لوگوں کا نام اصحاب رسول یا فقہ کا  
 جائے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہوئے تھے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو نہیں دیکھا۔ آیت ممدوحہ بالا میں یہ تو نہیں فرمایا و آخرین من الامة  
 بلکہ یہ فرمایا و آخرین منهم۔ اور ہر ایک جانتا ہے کہ منہم ہر اصحاب رضی اللہ عنہم  
 کی طرف راجع ہے۔ لہذا وہی فرقہ منہم میں داخل ہو سکتا ہے جس میں ایسا رسول موجود ہو  
 کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے آج سے چھپیس برس پہلے  
 میرا نام براہین احمدیہ میں مختصراً ادا فرمایا رکھا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا  
 بروز مجھے قرار دیا ہے۔ اسی وجہ سے براہین احمدیہ میں لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا ہے  
 قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اُوْزِدْكُمْ مِنْ فَضْلِهِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفِيْرًا  
 ذُوْ فَضْلٍ مَّحْسُوْدًا صلی اللہ علیہ وسلم فتبارک من علم و تعلم اور اگر کوئی یہ  
 کہے کہ کس طرح معلوم ہوا کہ حدیث لو کان الايمان معلقا بالاثار یا اللہ جل  
 من فارسی اس عاجز کے حق میں ہے اور کیوں جائز نہیں کہ امت محمدیہ میں سے کسی اور  
 کے حق میں ہو تو اس کا جواب یہ ہے کہ براہین احمدیہ میں بار بار اس حدیث کا حوالہ

لے الجملة :۴

یہ جلد 216 پر درج

حصہ الہامی ترجمہ صفحہ 67، ترجمہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 502 اور ذائقہ دینی



۲۱۶

اہمیت اور اسے جیسا کہ آیت و نسخہ میں مذکور ہے۔ اس آیت میں ایک لطافت  
 بیان ہے کہ اس گناہ کا ذکر قرآن کی گویا جو صواب میں سے ٹھہرائے گئے۔ لیکن اس جگہ اس  
 مورد پر مذکور تصریح ذکر نہیں کیا یعنی مسیح موعود کا جس کی ذمہ داری سے وہ ایک صحابہ شہید  
 اور صحابہ کی طرح زیرِ قیامت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی گئے۔ اس ترکِ ذکر سے یہ اشارہ  
 مطلوب ہے کہ موردِ مذکور حکم نفی و جہد کا رکھتا ہے اس لئے اس کی بروہی نبوت اور رسالت  
 سے ہر قیمت پر نہیں ٹوٹتی پس آیت میں اس کا ایک وجہ منفی کی طرح پہنچنے دیا اور اس کے حوض میں  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کر دیا ہے اور اسی طرح آیت انا انزلناک بالکونین  
 ایک بروہی وجہ کا دھندلایا گیا جس کے زمانہ میں کہ ظہور میں آئے گا یعنی دینی برکات کے چٹے  
 پہنچیں گے اور بکثرت دنیا میں چلے آئے اسلام چھو جائے گا۔ اس آیت میں بھی ظاہری احوال  
 کی ضرورت کو نظرِ تحقیق سے دیکھا اور بروہی احوال کی مشکوک کی گئی اور خدا نے مجھے پرشرف  
 بخشا ہے کہ میں ہر شے میں بھی ہوں اور فاطمی بھی ساتھ دونوں جہانوں سے حق رکھتا ہوں لیکن  
 میں خودمانیت کی نسبت کو مقدم رکھتا ہوں جو بروہی نسبت ہے۔ اب اس تمام تقریر سے  
 مطلب میرا ہے کہ باہل مخالفت میری نسبت الزام لگاتے ہیں کہ یہ شخص نبی یا رسول  
 ہونے کا دعویٰ کرتا ہے مجھے ایسا کوئی دعویٰ نہیں۔ میں اس طوع سے جو وہ خیال کرتے ہیں  
 نہ نبی ہوں نہ رسول ہوں۔ ہاں میں اس طور سے نبی اور رسول ہوں جس طوع سے ابھی چلتے  
 پہلے کیا ہے۔ پس جو شخص میرے پرشرف تک یہ الزام لگاتا ہے جو دعویٰ نبوت اور رسالت  
 لگاتے ہیں وہ جھوٹا اور ناپاک خیال ہے۔ مجھے بروہی صورت چھنے نبی اور رسول بتایا ہو اور  
 اسی بنا پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا مگر بروہی صورت میں۔ میرا شخص  
 وہ نہیں ہے۔ بلکہ وہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اسی لحاظ سے میرا نام محمدؐ اور احمدؐ  
 ہوا۔ پس نبوت اور رسالت کسی کو جس کے پاس نہیں گئی۔ محمدؐ کی چیز محمدؐ کے پاس ہے۔  
 یہی علیہ الصلوٰۃ والسلام

حاکم دینیرا غلام احمد از قادیان

۵۰ زمرہ ۱۹۱۰ء

۱۲

الجمعة ۱۰ جمادى الثانی ۱۳۲۰ھ

۲۱۳

میرے مخالف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کہتی تھی کہ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آیا  
 دنیا میں آئی ہے۔ اور جو نبیوں کی اس نے آئے ہیں وہی احقر اور وہی گھٹے پر کیا جاتا ہے۔ یعنی  
 یہ کہ خاتم النبیین کی ہر نسبت لوٹ جائے گی۔ مگر میں کہتا ہوں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد  
 جو وہ حقیقت خاتم النبیین ہے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چلا ہے۔ جانا کہی احقر ان کی بات  
 نہیں اور نہ اس سے ہر حقیقت ڈرتا ہے۔ کیونکہ میں اس کا چکا چولہا کر میں۔ بموجب آیت و احقر نے  
 منقولہ تھا کہ یوسف علیہ السلام نے کہا کہ میں خاتم النبیین ہوں۔ اور خداوند تعالیٰ سے میں پرسوں  
 اپنے برائیوں سے میرا نام لگاؤ اور احمد رکھا ہے۔ اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا احمد قرار دیا  
 ہے۔ پس اس احمد سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے میں میری نبوت سے  
 کوئی تزلزل نہیں آیا۔ کیونکہ میں اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوں۔ اور میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں  
 صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اس لئے وہ خاتم النبیین کی ہر نسبت لڑتی ہے۔ کیونکہ میں صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو  
 ایک ہی محدود رہی۔ یعنی ہر حال میں صلی اللہ علیہ وسلم کا نام رہے نہ ہو گا۔ یہی سب کے ہی ہر خدا کا  
 یہاں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور ہر خدا کا ایک ہی نام کائنات میں نبوت محمدیہ کے لیے  
 ایک ہی کلیت میں منکس ہیں تو ہر کوئی ایک انسان ہوا پس خلیفہ و خلیفہ نبوت کا دعویٰ کیا۔  
 جھگڑتے قبول نہیں کرتے تو میں کہہ دو کہ ہمدی موجود خلق اور خلق میں ہم ایک ہیں۔ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم ہر گاہ اس کا کما حقہ نام ہے اس سے مطالبہ ہو گا۔ یعنی اس کا نام بھی محمد اور  
 احقر محمد اس کے اہلیت میں سے ہو گا۔ اور پس حدیث میں ہے کہ محمدی سے ہو گا۔ یعنی  
 جبکہ اس بات کا ارف ہے کہ وہ نہایت گھڑوے کا بیٹا ہے۔ اس کا بیٹا ہے۔ محمدی کا اور اس کی روح کا  
 وہی ہو گا۔ اس پر نہایت قوی قرینہ ہے کہ ابن الخطاب کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قلعہ مدینہ  
 کیا۔ یہاں تک کہ قلعہ کے نام ایک کر دیئے ابن الخطاب سے عاف معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم اس روح کو اپنا ہمدی بیان فرمانا چاہتے ہیں۔ یہاں تک کہ ابوشوہب ہمدی سے۔ اور ہمدی

سچا ہے۔ یہ بات میرے ہمدی کے بیچ سے نہیں ہو کر ایک وادی ہمدی شریف خاندان سے ہو  
 بنی خاندان سے تھی۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہ ابو طالب سے ہو کر فرمایا  
 سلامی حنا اہل البیت علیٰ حسنہم السلام یہ نام سلامی بنی ہاشم سے ہے۔ اور  
 سلم خاندان کے کہتے ہیں۔ یعنی یہ کہ وہ صلح ہو کر آتے ہوئے تھے۔ ایک قلعہ ہمدی ہمدی  
 اور ہمدی کہتے ہیں کہ یہ ہمدی ہمدی کے کہ وہ ہمدی کے کہ اس کے ہمدی کے

لے البصحة : ۴

ایک قلعہ کا ازادہ 8 ہمدی ہمدی خاندان 18 سلم 212 ازادہ ہمدی

۲۱۶ سلم



کشتوف

41

## تقوية الايمان

اللہ چاہوں نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہ کیا۔ مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی سب  
راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔ اللہ میں اس کے صہ قبول میں سے آخری نور ہوں۔

قسمت بدو جو مجھے چھوڑتا ہے۔ کیونکہ میرے بغیر سب تباہ کی ہے۔

دوسرا ذریعہ ہدایت کا جو مسلمانوں کو دیا گیا ہے۔ صفت ہے یعنی اخلاقیات اور علم کی عملی کارروائیاں جو آپ نے قرآن شریف کے احکام کی تشریح کے لئے کوئے دکن میں مثلاً

کراچی شریعت میں بظاہر نظر ہیچ جگہ نماز، عدلیہ کی روکھات معلوم نہیں ہوتیں کہ صبح کس قدر اور

دوسرے قتل میں کس کس تعادیر لیکن شفت نہیب کے کھول دیا ہے یہ دھوکہ نہ لگے کہ شفت اور

حدیث ایک جہاز ہے۔ کیونکہ حدیث تو سوداؤں کے سودے پر جس کی گہرے علم و شفقت کا اثر کی شریعت کا

عقلاً و قلباً مسلمانوں پر قرآن شریف کے بعد ثوابِ احسان و شفقت کا ہے۔ خداوند مہول کی ذمہ داری

کافر و منافق اور کفر و منافق کے خلاف تمام اوقات کو نانا کہ کے مخلوقات کو نذر ہے اپنے

تو ایسے مشاہیر و عظام و دین و دنیا کے قانون کا فرض تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اول نے اپنے مسلمانوں کو بلایا۔ یہ لوگ اسے کافی کامرس سے اہل سنت میں سے تھے۔

[illegible]

جسلی خاندان کے حکم کے وہ عسکری باغیوں پر لڑائی کے سیرایہ میں دھلا دیں۔ اور اپنی حکومت کے  
ملا کر، والے سرسخت اور تیز مشق کے مسلمانوں کو مل کر دلا کر کتابوں سے کھرچ کر کرنا بیٹ

لی کا رد عمل سے محصولات اور مشغولت مسائل کو حل کر دیا۔ یہ لہذا بجائے کہیے کہ اس نے کل زمانہ صرف

میں تھا کہ کیا نہ ہو سکے، خود سے ملتا رہا، وہ زور و قاتلہ ہو گیا جس کے لیے اس نے ایک

پہلو لٹکا۔ کیونکہ حضرت دہود سے پہلے اسلام زمین پر قائم ہو چکا تھا۔ لیا جب تک

خیر میں کس نہ ہوئی کہیں لوگ نماز نہ پڑھتے تھے۔ یا زکوٰۃ نہ دیتے تھے۔ یا حج نہ کر لیتے تھے۔

یا احلال حرام سے واقف نہ تھے۔ ہر قیصر اور عہدِ ایت کا حدیث پر ہی عمل کرتے تھے۔

اسلام کے تاریخی اور اخلاقی بعد فقہ کے تصور کو پیش کھول کر بیان کرتی ہیں۔ اور یہ

بڑا فائدہ حدیث کا یہ ہے کہ وہ قرآن کی خادمہ اور سنت کی خادمہ ہے۔ جو لوگوں کو اللہ پر قرآن

[illegible]



حقیقۃ الہی

۵۲۱

نثر

اس کے نور کو نابود نہ کر سکی۔ سو خدا نے جو ہر ایک کام نرمی سے کرتا ہے اس زمانہ کے لئے سب سے پہلے میرا نام عیسیٰ ابن مریم رکھا کیونکہ ضرور تھا کہ میں اپنے ابتدائی زمانہ میں ابن مریم کی طرح قوم کے ہاتھ سے بدگمان اٹھاؤں اور کافر اور طغویٰ اعدا و تباہ کہلاؤں اور حد التوں میں کھینچا جاؤں۔ سو میرے لئے ابن مریم ہونا پہلا زمینه تھا کہ میں خدا کے دفتر میں صوف عیسیٰ ابن مریم کے نام سے موسوم نہیں بلکہ اور بھی میرے نام ہیں جو آج سے چھبیس برس پہلے خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں میرے ہاتھ سے لکھا لیئے ہیں اور دنیا میں کوئی نبی نہیں گذرا جس کا نام مجھے نہیں دیا گیا۔ سو جیسا کہ براہین احمدیہ میں خدا نے فرمایا ہے۔ میں آدم ہوں۔ میں نوح ہوں۔ میں ابراہیم ہوں۔ میں اسحاق ہوں۔ میں یعقوب ہوں۔ میں اسماعیل ہوں۔ میں موسیٰ ہوں۔ میں داؤد ہوں۔ میں عیسیٰ ابن مریم ہوں۔ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں یعنی یہ و زری طور پر جیسا کہ خدا نے اسی کتاب میں یہ سب نام مجھے دیتا اور میری نسبت جبرئیل اللہ فی حلال الانبیاء فرمایا یعنی خدا کا رسول نبیوں کے پیرایوں میں۔ سو ضرور ہو کہ ہر ایک نبی کی شان مجھ میں پائی جاوے اور ہر ایک نبی کی ایک صفت کا میرے ذریعے سے ظہور ہو جو خدا نے میری پسند کیا کہ سب سے پہلے ابن مریم کے صفات مجھ میں ظاہر کرے۔ سو میں نے اپنی قوم سے وہ سب ذکر اٹھائے جو ابن مریم نے یہود سے اٹھائے بلکہ تمام قوموں سے اٹھائے۔ یہ سب کچھ مگر پھر خدا نے کہ صلیب کے لئے میرا نام مسیح قائم رکھا تا جس صلیب کے مسیح کو توڑا تھا اور اس کو زخمی کیا تھا وہ مسیح وقت میں مسیح اُس کو توڑے مگر آسمانی نشانوں کے ساتھ نہ انسانی ہاتھوں کے ساتھ کیونکہ خطہ کے نبی مغلوب نہیں رہ سکتے۔ سو سنہ عیسوی کی پینتیسویں صدی میں پھر خدا نے امداد فرمایا کہ صلیب کے مسیح کے ہاتھ سے مغلوب کرے۔ لیکن جیسا کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں مجھ اور نام بھی دیئے گئے ہیں اور ہر ایک نبی کا مجھے نام دیا گیا ہے چنانچہ جو ملک ہند میں کرشن نام ایک نبی گذرا ہو جس کو زور گو پال بھی کہتے ہیں دیکھنے فنا کر نیوالا اور پودیش کر نیوالا اس کا نام بھی مجھے دیا گیا ہو پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ابن دونوں میں انتظار کرتے ہیں وہ کرشن نہیں ہیں ہوں

سرکد نہیں۔ کیا کوئی اس کا نام لیا اس بات کو تسلیم کر سکتا ہے کہ اگر اس زمانہ کا بڑا مفسر تیرا  
 رسول پہلے عرب میں پیدا کیا جاتا تو ابو جہل سے جہالت میں کم رہتا لہذا کیا اگر اس زمانہ کا مرتد  
 پشاور کی رسول برائی کے وقت کو پاتا تو سید کذاب کی طرح آپ کے غلامی بد کرتا؟ دوستو! بہا  
 تم نے جو کہ حق کا کمال پر وقتا نما ہے وہاں اس کے منکرین کو تم کے منکرین کا کمال پرور  
 اتے ہوئے تمہیں کو کسی بات مدد دیتی ہے۔ اور پھر اس پر بھی تو غور کرو کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم  
 کی مدد مشق کا وقت کریم میں ذکر فرمایا ہے جیسا کہ آتا ہے: **هو الذي بعث في الانبياء  
 رسولا يتلو عليهم اياته ويزكيهم ويعلمهم الكتاب والحكمة  
 وان كانوا من قبل لفي ضلال مبين** ۵۔ و آخرین منهم لمتا  
 يلحقوا بهم وهو العزيز الحكيم۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے صاف فرمایا  
 ہے کہ جس طرح نبی کریم کو تمہیں مدد دیتی تھی وہاں میں رسول بنا کر بھیجا گیا ہے اسی طرح ایک اور  
 قوم میں بھی آپ کو نبوت بھیجا جائے گا جو وہی ایک دنیا میں پیدا نہیں کی گئی۔ لیکن چونکہ  
 تقویٰ قدرت کے خلاف ہے کہ ایک شخص جب فوت ہو جاوے تو اسے پھر دنیا میں  
 لایا جاوے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کے متعلق قرآن کریم میں صاف فرمادیا ہے  
 کہ انہو یرجعون پس وہ وہاں اس صورت میں پھر ہو سکتا ہے کہ جب نبی کریم کی  
 پشت ثل کے لئے ایک ایسے شخص کو چنا جاوے جس نے آپ کے کمالات نبوت سے  
 پھر احد لیا ہو اور جو حسن اوصاف اور ہدایت خلق اللہ میں آپ کا شاہ ہو اور جو آپ کی  
 تبار میں مقصد کے محل گیا ہو کہ میں آپ کی ایک نفعہ تصویر بن جاوے تو باریب ایسے  
 شخص کا دنیا میں نہ انور نبی کریم کا دنیا میں آپ کے اور چونکہ شہادت کامل کی وجہ سے روح  
 نبی کریم میں کوئی دوسری باقی نہیں رہی تھی کفن و دفن کے بعد جو بھی ایک وجود کا ہی حکم  
 رکھتے ہیں جیسا کہ خود شیخ مودت نے فرمایا ہے کہ صادر وجودی وجہ الوجودی علیہ السلام  
 ص ۱۷۱۔ اور حدیث میں بھی آتا ہے کہ حضرت نبی کریم نے فرمایا کہ مسیح موعود میری قبر  
 میں دفن کیا جاوے گا جس سے ہر آدمی کی ہڈی ہڈی میں مسیح موعود نبی کریم سے الگ  
 نہ لگے نہیں ہے بلکہ وہی ہے جو ہر ذی شہادت میں دوبارہ دنیا میں آئے گا تا شامت ہمام



کلام پرہ کرے اور ہوا الذی ارسل رسولہ بالہدی وودین الحق لیظہر  
 علی الدین کلامہ کے قرآن کے مطابق ہم ادیان باطلہ پر اتمام حجت کر کے اسلام کو دنیا  
 کے کافروں تک پہنچا دے تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ  
 قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اتارنا اپنے دھوکہ باز کو ہر گز جاسکتا ہے جو اس نے آخر  
 منہم علیکم بلحقوا بہم میں فرمایا تھا یہ تم اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ سچ موجد  
 نے خود خلیل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۸۰ میں آیت آخرین منہم کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ  
 مد کس طرح منہم کے حفظ کا مقوم تحقق ہوا اگر رسول کریم آخرین میں موجود نہ ہوں  
 جیسا پہلوں میں موجود تھے پس وہ جس نے سچ موجد اور نبی کریم کو دو دھوکوں  
 کے ٹک میں دیا اس نے سچ موجد کی مخالفت کی کیونکہ سچ موجد کہتا ہے صادر موجد حق  
 اور جس نے سچ موجد اور نبی کریم میں تفریق کی اس نے بھی سچ موجد کی تسلیم کے خلاف  
 قدم مارا کیونکہ سچ موجد صاف فرماتا ہے کہ میں فرق دیتی دو ہیں بلکہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 عرفنی وعلما علی، در کتب خلیل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جس جگہ ذکر ہے کہ نبی کریم کی پشت  
 آئی نہ ملتا اس نے قرآن کو پس پشت ڈال دیا کیونکہ قرآن پکار پکار کر کہتا ہے کہ تمھاری  
 ایک دفعہ پھر دنیا میں کاٹینگا۔ پس ان سب باتوں کے سمجھ لینے کے بعد اس بات میں کوئی  
 شک باقی نہیں رہتا کہ وہ جس نے سچ موجد کا انکار کیا اس نے سچ موجد کا انکار نہیں کیا  
 بلکہ اس نے اس کا انکار کیا جسکی پشت پانی کے دھوکہ پر راکھنے کے لیے سچ موجد کو  
 کیا گیا اس نے اس کا انکار کیا جس نے انھوں میں انڈیا تھا اور پھر اس نے اس کا انکار  
 کیا جس نے اپنی قبر سے اٹھ کر سب دھوکہ پھرنی قبر میں جانا تھا پھر اسے اس کا انکار  
 موجد کے انکار کو کوئی اصول بات نہ جان کیونکہ محمد نے اپنے ہاتھوں سے اپنی نبوت کی  
 جاور اہل پر وصال ہے اور اگر تیرا دل فیروں کے پنجے میں گرفتار ہے اس کی حجت  
 تجھے چین نہیں لینے دیتی تو جا پہلے آخرین منہم کی آیت قرآن سے کمال پسٹک  
 اور پھر جو تیرے دل میں آئے کہ۔ کیونکہ جب تک یہ آیت قرآن کریم میں موجود ہے اس وقت  
 تک تو مجھو ہے کہ سچ موجد کو محمد کی شان میں قبول کرے اور سچ موجد سے انکار نہ کرے



نمبر ۳

سید یوسف طبریزی

۱۱۳

مستقل اور حقیقی نبوتوں کا وہ دائرہ بند ہو گیا اور ظلی نبوت کا دائرہ کھولا گیا پس اب جو ظلی نبی ہو گا وہ نبوت کی ہر کوئی شے مانا نہیں کیونکہ اس کی نبوت اپنی ذات میں کچھ چیز نہیں بلکہ وہ تمہاری نبوت کا ظل ہے۔ اسی طرح مستقل نبوت اور جو بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ظلی یا برہمنی نبوت گنہگار قسم کی نبوت ہے، محض ایک نفس کا دھوکہ ہے جس کی کوئی بھی حقیقت نہیں کیونکہ ظلی نبوت کے لئے، فردی ہے چنانچہ ان نبی کریم صلی علیہ وسلم کی ابتداء میں استعداد فرق ہوا جسے کہ من و شمع تو من شدی کے دہجہ کو پہلے ایسی صورت میں وہ نبی کریم صلی علیہ وسلم کے جیسے مکاتبات کو کھسکے رنگ میں اپنے خاص اثر یا پائیدار مٹی کی ان دونوں میں قرب و تباہی کا کیا کہ نبی کریم صلی علیہ وسلم کی نبوت کی جادہ بھی اس پر چھائی جائیگی تب ہمارے ظلی نبی کھائیں گے پس جب ظل کا یہ تھا فضا ہے کہ اپنے اصل کی پوری تصویر ہو اور اسی پر تمام انبیاء کا اتفاق ہے تو وہ ہمارے جو مسیح موجود کی ظلی نبوت کو ایک گنہگار قسم کی نبوت سمجھا یا اسکے معنی، نفس نبوت کے لئے ہے وہ ہوش میں آئے اور اپنے اسوہ کی فکر کر کے کیونکہ اس لئے نبوت کی شان ہے ملکیت ہے جو تمام نبوتوں کی سرکار ہے۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ لوگوں کو کیوں حضرت مسیح موجود کی نبوت پر شکر لگتی ہے اور کہیں بعض لوگ آپ کی نبوت کو ناقص نبوت سمجھتے ہیں کیونکہ تمہارے دیکھتا ہوں کہ آپ حضرت مسیح کے برعکس ہونے کی وجہ سے ظلی نبی تھے اور اس ظلی نبوت کا یہ بہت بند ہے۔ یہ ظاہر بات ہے کہ پہلے زمانوں میں جو نبی ہوتے تھے ان کے لئے یہ ضروری نہ تھا کہ ان میں وہ تمام مکاتبات رکھے ہمارے جو نبی کریم صلی علیہ وسلم میں رکھے گئے مگر ایک نبی کو اپنی استعداد اور کام کے مطابق کمالات عطا ہوتے تھے کسی کو بہت کسی کو کم۔ مگر مسیح موجود کو اگر نبوت ملی جب اس نے نبوت عظمیٰ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا اور اس قابل ہو گیا کہ ظلی نبی کے لئے پس ظلی نبوت نے مسیح موجود کے قدم کو پیچھے لیس یا بلکہ آگے بڑھایا اور استعداد آگے بڑھایا کہ نبی کریم کے پہلو پہلو کر دیا گیا۔ اس بات سے کون اٹھ کر سکتا ہے کہ میں نے اپنے ہر فردی نہ تھا کہ وہ نبی کریم کے تمام کمالات حاصل کر لینے کے بعد نبی بنا یا جاتا۔ مگر وہ سب کچھ اپنے ہر فردی نہ تھا کہ اگر نبی کا خطاب تب دیا جاتا جب وہ آنحضرت صلی علیہ وسلم کے تمام کمالات سے ہر استعداد لیتا اور ہر نبی تو یہی کہوں گا کہ موسیٰ کے لئے بھی یہ ضروری نہ تھا

## کلمۃ تفصیل

جلد ۱۲

۱۵۸

متر من کا یہ خیال ہے کہ کلمہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک میں فرض سے رکھا گیا ہے کہ وہ آخری نبی ہیں جیسی تو یہ اعتراض کرتا ہے کہ اگر محمد رسول اللہ کے بعد کوئی اور نبی آئے تو اس کا کلمہ بناؤ ادا ان اتنا نہیں سوچتا کہ محمد رسول اللہ کا نام کلمہ میں تو اس لئے لکھا گیا ہے کہ آپ نبیوں کے سر تاج اور خاتم النبیین ہیں اور آپ کا نام لینے سے باقی سب نبی خود اندھا جاتے ہیں ہر ایک کا طبع وہ نام لینے کی ضرورت نہیں ہے ہاں حضرت مسیح موعودؑ کے آگے نہایت بڑا فرق ضرور پیدا ہو گیا ہے اور وہ یہ کہ مسیح موعودؑ کی بعثت سے پہلے تو محمد رسول اللہ کے مفہوم میں صرف آپ کے پہلے گزرے ہوئے انبیاء شامل تھے مگر مسیح موعودؑ کی بعثت کے بعد محمد رسول اللہ کے مفہوم میں ایک اور رسول کی زیادتی ہو گئی لہذا مسیح موعودؑ کے آگے سے نوذبا سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا کلمہ داخل نہیں ہوتا بلکہ وہ بھی زیادہ شان سے چمکنے لگ جاتا ہے اور فرض اب بھی اسلام میں داخل ہونے کے لئے یہی کلمہ ہے صرف فرق اتنا ہے کہ مسیح موعودؑ کی آمد کے بعد محمد رسول اللہ کے مفہوم میں ایک رسول کی زیادتی کر دی ہے اور اس کے ساتھ اگر ہم بغرض محال یہ بات مان بھی لیں کہ کلمہ شریف میں نبی کریم کا اسم مبارک اس لئے رکھا گیا ہے کہ آپ آخری نبی ہیں تو تب بھی کوئی حرج واقع نہیں ہوتا اور ہم کہنے لگے کہ ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ کسی موعودؑ نبی کریم سے کوئی ملگجہز نہیں ہے جیسا کہ وہ خود قائل ہے صاس و جوسی و جودہ نیز من خرق بینی و بین المصطفیٰ فما عرفنی و ما سنی اللہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ دوبارہ خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت آخرین منهم سے ظاہر ہے پس مسیح موعودؑ خود محمد رسول اللہ ہے جو مبعوث اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے اس لئے ہم کو کسی نے کلمہ کی ضرورت نہیں لائی مگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔ قدر دردا

چھٹا اعتراض ہے کہ کلام الفرقا بین احد من رسلہ کے مفہوم میں صرف وہی رسول شامل ہیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے گزر چکے ہیں اور اس کا ثبوت یہ دیا جاتا ہے کہ سورتہ بقرہ کے پہلے آیت میں حق کی شان میں



نزل المسیح

۱۸۳

منہ

على زعم شائعه توفي ابتداء  
بما رواه جوهي في حالته من قاتل باليهي كثر من دوا كليل

له مثلنا ولد الى يوم ينجس

فاتي ثبوت بعد ذلك ليخضر

پس اس سے بھکاریہ کو نسا ثبوت جو پیش کیا جائے۔

غصا القمر ان المشرقان اتنكر

میرے لئے جانے اور خروج و دور کا اب کیا تو اٹھ کر جا۔

كذلك لي قول على الكل يهمل

ہی طرح مجھے وہ کلام دیا گیا جو سب پر غلب ہے

عجبت فاني ظلم بدار ينوس

میں تعجب کیا کہ میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا ہوں

فما فيه في وجهي يلوح ويزهر

پس وہ روشنی جو اُس میں ہے وہ مجھ میں چمک رہی ہے۔

ومن طينه المعصوم طيني مطر

اللہ اس کی پاک مٹی کا مجھ میں خمیر ہے۔

وليس لمنسب ذو صلاح معير

اس لئے سرزنش نہیں کر سکتے کہ اُسکی نسب اعلیٰ نہیں۔

لهم نسب كينلا يهيج التنفر

تاکہ لوگوں کو اُنکی کو نسب کا تصور کے نفرت پیدا نہ ہو

له حسب فهو الدني المحقر

اُس میں ذاتی صفات کچھ نہیں وہ کینزاد حقیر ہے۔

اتزعم ان رسولنا سيد الوري

کیا وہ گمان کرتا ہے کہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قلا والذي خلق السماء لاجله

مجھ سے کہ قسم میں نے آسمان بنایا کہ بیساری ہے۔

وانا ورثنا مثل ولي متاعه

بعد میں نے اللہ کی طرح اس کی وراثت پائی۔

له خصف القمر المنير وان لي

اُسکی لئے چاند کے نمونہ کا نشان ظاہر ہوا اور

وكان كلام معجز آية له

اور اُس کے معجزات میں سے معجزانہ کلام بھی تعلیم

اذا القوم قالوا يدعي الوحي عامدا

جب قوم نے کہا کہ یہ تو عوامی کا دعویٰ کرتا ہے۔

واكني لظلي ان يخالف اصله

اور سایہ کیونکر اپنے اصل سے مخالفت ہو سکتا ہے

وان لي لذو نسب كاصلي اطيعه

اور میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ذو نسب ہوں

كفى العبد تقوى القلب عند حبيبنا

اللہ ہمد کو دل کا تقویٰ کافی ہے۔ اللہ ایک صالح کو

ولكن قضى رب السما لائمة

مگر خدا نے اماروں کے لئے چاہا کہ وہ ذو نسب ہوں

ومن كان ذان نسب كريم ولم يكن

اور جو شخص اچھی نسب رکھتا ہے

۴۹



۹۶۱

۱۸ اکتوبر ۱۸۹۹ء "بافضل خدا تعالیٰ نے میرے دل میں یہی ڈالا ہے کہ بیعت کرنے والے وفد میں رکھے جائیں گے ایک جو اٹلی اور صاف تر زندگی کے خواہشمند اور خدا تعالیٰ کے منشاء کی اطاعت کے لئے حاضر ہیں اور ایک وہ جو کسی قدر کمزور ہیں۔" (اقباس مکتوب نمبر ۵ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مودرہ اکتوبر ۱۸۹۹ء مندرجہ تشیخہ الاذان جلد ۶ نمبر ۶ جولائی ۱۹۱۲ء صفحہ ۲۳۳-۲۳۴)

۱۸۹۹ء "حضرت اقدس کو دیا ہوا کہ جلد علی اگر کتاب ہے کہ باہر ایک ہندو کو کتاب ہے اور دُعا کے لئے درخواست کرتا ہے حضور اقدس اسے کہتے ہیں کہ بے تدبیر ہے ہم دُعا کرنے کے نہیں۔ پھر حامد علی دوبارہ واپس آتا ہے تو ایک چھوٹا بیگ اور دو چادریں ہیں ان میں وہ یہ جبر کر لایا ہے۔ فرمایا ہندو سے مراد ایسا شخص ہوا کرتا ہے جو دنیا کے فتنہ میں جھپٹتا ہوا اور چاہے کہ کسی طرح دنیاوی ابتلاؤں سے نجات ہو۔" (مکتوب سروری جلد ۶ نمبر ۶ جولائی ۱۹۱۲ء صفحہ ۲۳۴)

۵ جنوری ۱۹۰۰ء (الف) ۱۹ جنوری ۱۹۰۰ء کو صبح کے نماز کے وقت حضرت اقدس نے فرمایا کہ پرسوں کی نماز میں جب میں التَّحِيَّات کے لئے بیٹھا تو پہلے التَّحِيَّات کے ہی دُعا پڑھنے لگا گیا صَلَّی اللہُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ وَعَلِیْکَ وَآلِکَ وَسَلَّمَ اَخَذَ اَبُوکَ عَلَیْہِ سَلَامٌ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ میں نے خیال کیا کہ یہ کیا پڑھ رہا ہوں تو معلوم ہوا کہ اللہ ہے۔ (ادبیت منشئ محمد الہی صاحب واصل باقی فرمیں۔ رجسٹرہدایات صحابہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۴ رجسٹرہدایات صحابہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۷)

(ب) صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب جمال نعمانی نے یہ بیان کیا کہ۔  
"ایک دور مغرب کی نماز پڑھنی گئی اور میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس کھڑا تھا جب نماز کا سہم پھیر گیا تو آپ نے ہایاں ہاتھ میری دائیں ران پر رکھ کر فرمایا کہ صاحبزادہ صاحب! اس وقت میں التَّحِيَّات پڑھتا تھا اللہ میری زبان پر جاری ہوا کہ۔"

صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَآلِکَ وَسَلَّمَ  
(الحکم جلد ۲ نمبر ۱۹ مودرہ ۳۱ مئی ۱۹۱۲ء صفحہ ۵)

۱۰ (نوٹ از مرتب) یہ مکتوب حضرت مولا نے افریقہ کے ایک شخص کو لکھا اور اس میں یہ بھی لکھا کہ "آپ کا وعدہ ارسال مدد یہ آئے سے ایک ہفتہ قبل حضور اقدس کو پڑھا ہوئی۔۔۔۔۔ پھر جب نام بنام فرست چکا ہے پر مشتمل خط آیا تو تاویل و تصدیق واضح ہو گئی۔" (مکتوب مذکور)  
۱۱ (ترجمہ از مرتب) اللہ تعالیٰ محمد صلوٰۃ علیہ وسلم اور محمد علیہ السلام کی بکرمائیں پر کوٹا دی جائے گی۔

۲۰۸

خاکہ عرض کرتا ہے کہ کچھ تھل کی جماعت ایک خاص جماعت تھی۔ اور نہایت خلص تھی۔ ان میں سے تین ہوت خاص طور پر ممتاز تھے۔ یعنی میاں محمد خاں صاحب مرحوم منشی دولت علی صاحب مرحوم اور منشی غلام احمد صاحب۔ اقل بالذکر بزرگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں فوت ہو گئے تھے اور ثانی بالذکر خلافتِ ثانیہ میں فوت ہوئے اور ثالث بالذکر ابھی تک زندہ ہیں۔ اشد قحط نہیں تاج سلامت کے۔ اور ہر طرح حافظہ نامور ہو۔ آئین بنیز خاکہ عرض کر رہے کہ مکرم منشی غلام احمد صاحب کے اس انعام کے اظہار میں تین لطافتیں ہیں ایک تو یہ کہ جو رقم جماعت سے مل گئی تھی وہ انہوں نے خود اپنی طرف سے خرچ کر دی۔ دوسرے یہ کہ میں بھی اس طور کی خدمت موعود نہیں تھا تو زید و فرخت کے کہ یہ یہ حاصل کیا۔ تیسرے یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بتایا کہ میں نہیں کہیں خود اپنی طرف سے زید و فرخت کو بتاؤں۔ بلکہ حضرت صاحب ہی سمجھتے رہے کہ جماعت نے چند جمع کر کے رقم بھجوائی ہے۔ دوسری طرف منشی دولت علی صاحب کا انعام بھی وہ منہ پر کس خدمت میں منشی غلام احمد صاحب سے چھ ماہ تا ماضی رہے کہ اس خدمت کے وقت کی اطلاع کچھ کیوں نہیں دی۔ یہ غلط ہے کہ کس درجہ سے یہ در کس درجہ ایمان (روزہ)۔ اسے کھانا سدا کے برگزیدہ مسیحا چہ پر خدا کا لاکہ لاکہ سود اور لاکہ لاکہ سام ہو کہ تیرا شکر کیا شکر ہے۔ اور اسے کھانا کچھ کچھ شوق! تم پر خدا کی لاکہ لاکہ رحمتیں ہوں کہ تم نے اپنے ہمدرد خاص و دوفا کو کس خوبصورت اور جلیں تھل کی ساتھ نبھایا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم منشی غلام احمد صاحب کچھ تھل کی خدمت میں تحریر لکھ سے بیان کیا کہ اس نفل میں جیسے ایمان و ایمان تو اس کو میری شہرت کا تھا جو مسجد مبارک سے ملتی ہے اور میری سے ہر کہ حضرت صاحب مسجد میں تشریف لے جاتے تھے ایک دفعہ ایک مولوی روزی علم شخص تھا قادیان آیا۔ بارہ فرور اس کے ساتھ تھے۔ وہ ماکر و غیرہ نہیں کرتا تھا بلکہ مرث و حالت کاٹا وہ کرتا تھا ایک مرتبہ اس کو تنہائی میں میرے پاس اس کمرہ میں آگیا۔ اور کہا کہ ایک بات مجھے بتائی کہ مرزا صاحب کا رولی تصانیف میں ہیں کہ ان میں کوئی فصیح بیخ عبارت نہیں لکھ سکتا۔ مرزا صاحب کچھ ملار سے دے کر لکھتے ہونگے۔ اور وہ وقت مانتا کہ ہی ہو سکتا ہے۔ لکھنا کہ کو کچھ آئی اچھے آپ کے پاس رہتے ہیں جو اس کام میں مدد دیتے ہوں۔ میں نے کہا کہ





الْمُتَوَكِّلِينَ يَحْمَدُكَ اللَّهُ مِنْ عَذَابِهِمْ - نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّي - يَا أَحْمَدُ يَحْمَدُ اسْمُكَ  
وَلَا يَنْفَعُ اسْمِي - كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ عَرِيبٌ أَوْ قَارِبٌ سَبِيلِي - وَكُنْ مِنَ الصَّالِحِينَ  
الْقَادِرِينَ يَقِينِينَ - أَتَاخُذُكَ وَالْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً وَمُنَى - خُذْ وَالْتَّوْحِيدَ التَّوْحِيدَ  
يَا أَبَاكَ الْقَارِسَ - وَبَشِيرَ الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ قَدْرَ صِذْقٍ مِنْهُ رَبُّهُمْ وَلَا  
تُغَيِّرُ خَلْقَ اللَّهِ وَلَا تَسْخَرُ مِنَ النَّاسِ وَالْخُفِضُ جَنَاحَكَ لِلْمُسْلِمِينَ -  
اسْتَبَابَ الصَّلَاةَ وَمَا آذَانَكَ مَا أَصْحَابُ الصَّلَاةِ تَزَيُّ أَهْلَهُمْ مِنْ تَفْهِيمٍ مِنَ الذَّمِّ  
يَسْأَلُونَ عَلَيْكَ رَبَّنَا إِنَّا سَخَرْنَا مِنْكَ يَا بَنِي آدَمَ يَا إِبْرَاهِيمَ رَبَّنَا إِنَّا فَكَّرْنَا  
مَعَ الْعَالَمِينَ - فَأَنْتَ عَجِيبٌ وَأَجْرُكَ قَرِيبٌ - وَتَعْلَقُ جُنْدُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ  
أَنْتَ مَبْنِي بِمَنْزِلِكَ تَعْبِيدِي وَتَقْوِي دِي نَحْلَهُ أَنْ لَعَانَ وَكُفَّرَتْ بَيْنَ النَّاسِ بَوْرِكَ  
يَا أَحْمَدُ وَكَانَ مَا بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ حَقًّا نِيكَ - أَنْتَ وَهَيْتَ فِي حَضْرَتِي - اخْتَرْتُكَ  
يَقِينِينَ وَأَنْتَ مَبْنِي بِمَنْزِلِكَ لَا يَمْلِكُهَا الْخَلْقُ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُخْلِكَ حَقًّا يَسْأَلُكَ حَقًّا يَسْأَلُكَ حَقًّا

فیصل کردے اور کسب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے اور تجھ پر لوگ ڈرتے ہیں۔ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے  
میں نے تیرا ہم حائل ہو گیا خدا کی شمس سے تیری تعریف کر رہا ہے۔ ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر وفادار ہیں  
ہیں۔ اتنے تمہارا ہم پر کیا ہو جائے گا اور میرا ہم پر کیا نہیں ہو گا۔ تو دنیا میں ایسے طور پر رہ کر گویا گویا ایک غریب الوطن  
بلکہ ایک ہجرت ہے اور صالح اور راستہ راہ لوگوں میں سے ہو چکے ہیں یا اور اپنی محبت تیرے پر ڈال دی۔ تو  
کو پہنچو۔ توحید کو پہنچو اسے قادر اس کے چٹا اور توان لوگوں کو جو ایمان لائے یہ خوشخبری سننا کہ ان کا قدم  
خدا کے نزدیک صدق کا قدم ہے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے تو گردانی نہ کر اور لوگوں کے لئے سے نہ کر  
اور الامت امتیہ کرنے والوں کے لئے اپنے بازو کو بٹھا۔ جو صفحہ میں رہنے والے ہیں اور تو کیا ہانت  
ہے کہ کیا ہیں صفحہ میں رہنے والے۔ تو دیکھ لاکر ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوں گے۔ تیرے پر درود  
بھیجیں گے اور کہیں گے کہ اے ہمارے شہداء! ہم نے ایک مٹا دی کہنے والے کی آواز سننی جو ایمان کی طرف  
نکلے۔ اے ہمارے نبی! ہم ایمان لائے ہیں ہمیں بھی گواہوں میں تھے۔ تیرے ہی شان عجیب ہے اور تیرا  
جو قریب ہے۔ اور آسمانوں اور زمینوں کی ایک فوج تیرے ساتھ ہے۔ تو تجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید  
اور تفرید پس وہ وقت آئے کہ تو مدد دیا جائے گا اور دلیب میں مشہور کیا جائے گا۔ اے اسے اسے  
برکت دیا گیا اور جو کچھ تجھے برکت دی گئی وہ تیرا ہی حق تھا۔ تو تیرے ہی درگاہ میں وجہ ہے۔ میں نے تجھے  
اپنے لئے چاہا۔ تو تجھ سے ہزاروں گراں ہے جس کو دنیا نہیں جانتی اور جنت دایا نہیں کہ تجھ کو چھوڑ دے جب تک

تاریخ اسلام و احوال ائمہ کرام علیہ السلام

[illegible][illegible][illegible]



Presented by; <https://jafrilibrary.com>



بعض نمبر

۲۴۹

وہ عیب میں داخل ہیں یا چند ایسی پیشگوئیاں پیش کریں جو ان کے نزدیک وہ پوری نہیں ہوئیں۔ مگر وہ امور ایسے ہوں جو انبیاء کے سوچ یا انکی پیشگوئیوں میں تین کی نظیر مل نہ سکے۔ مگر یاد رہے کہ اگر وہ ایسی مہذب لہذا دانشمند مجلس میں یہ تصفیہ کرنا چاہیں تو ضرور ثابت ہو جائیگا کہ وہ صرف بہتان اور افتراء کرنے والے ہیں۔ غائبانہ ذکر تو صرف غیبت کہلاتا ہے۔ اس سے زیادہ نہیں اور اس سے کچھ ثابت نہیں ہوتا کیونکہ اس میں شخص غیبت گفتہ کو وجہ اکیلا ہونے کے ہر ایک کذب اور افتراء کی بہت گنجائش ہوتی ہے پس بلاشبہ ایسی غیبت جس مجلس میں سنی جاتی ہے وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک مسلمانوں کی مجلس نہیں ہے۔ اگر انسان اپنے دل میں بچائی کی طلب رکھتا ہے تو جو بات اس کو سمجھ نہ آوے اس کو پوچھ لینا چاہیے۔ اگر میرے پر یہ الزام لگایا جائے کہ کوئی پیشگوئی میری پوری نہیں ہوئی یا پورا ہونے کی امید جاتی رہی تو اگر میں نے بحوالہ انبیاء علیہم السلام کی پیشگوئیوں کے یہ ثابت نہ کر دیا کہ درحقیقت وہ تمام پیشگوئیاں پوری ہو گئی ہیں یا بعض انتقاد کے لائق ہیں اور وہ اسی رنگ کی ہیں جیسا کہ نبیوں کی پیشگوئیاں تھیں۔ تو بلاشبہ میں ہر ایک مجلس میں جھوٹا ٹھیسوونگا۔ لیکن اگر میری باتیں نبیوں کی باتوں سے مشابہ ہیں تو جو مجھے جھوٹا کہتا ہے اس کو خدا تعالیٰ کا خوف نہیں ہے۔ بعض بے خبر ایک یہ اعتراض بھی میرے پر کرتے ہیں کہ اس شخص کی جماعت اس پر فقرہ حیدر الصلوٰۃ والسلام اطلاق کرتے ہیں اور ایسا کرنا حرام ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ میں مسیح موعود ہوں۔ اور دوسروں کا صلوٰۃ یا سلام کہنا تو ایک طرف خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس کو پادے۔ میرا سلام اس کو کہے۔ اور احادیث اور تمام شروح احادیث میں مسیح موعود کی نسبت صمد یا جگہ صلوٰۃ اور سلام کا لفظ لکھا ہوا موجود ہے۔ پھر جبکہ میری نسبت نبی علیہ السلام نے یہ لفظ کہا صحابہ نے کہا بلکہ خدا نے کہا تو میری جماعت کا میری نسبت یہ فقرہ بولنا کیوں حرام ہو گیا۔ خود عام طور پر تمام قوموں کی نسبت قرآن شریف میں

۷

استحسان ہے اور وہ نہیں آداتا ہے کہ تم اس نمونہ کے دکھلانے میں کیسے ہو۔ تم سے پہلے جہلی زندگی کا نمونہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے قابل تعریف دکھلایا اور وہ ایسا ہی وقت تھا کہ جہلی طرز کی زندگی کا نمونہ دکھلایا جاتا کیونکہ ایماندار لوگ قبول کی تعلیم کے لئے اور مخلوق پرستی کی حمایت میں بھیڑ بکری کی طرح قتل کئے جاتے تھے۔ اور پتھر والے استادوں اور عناصر اور دوسری مخلوق کو خدا کی جگہ دی تھی۔ مودہ زمانہ بے شک جہاد کا زمانہ تھا تا جو لوگ ظلم سے تلواریں اٹھاتے ہیں وہ تلواریں ہی سے قتل کئے جائیں۔ سو صحابہ رضی اللہ عنہم نے تلواریں اٹھانے والوں کو تلواریں ہی سے خاموش کیا اور اسم محمدی جو منظر جلال اللہ شان محبوبیت اپنے اندر رکھتا ہے اس کی تجلی ظاہر کرنے کے لئے خوب جوہر دکھلائے اور دین کی حمایت میں اپنے خون بہا دیئے۔ پھر بعد اس کے وہ کذاب پیدا ہوئے جو اسم محمدی کا جہل ظاہر کرنے والے نہیں تھے بلکہ اکثر ان کے چہروں اور ڈانگوں کی طرح تھے جو مجھ سے پہلے گزر گئے جو جھوٹے طور پر محمدی کہلاتے تھے اور لوگ ان کو خود غرض سمجھتے تھے۔ جیسا کہ آجکل بھی بعض سرحدی نادان اس قسم کے مولویوں کی تعلیم سے دھوکا کھا کر محمدی جلال کے ظاہر کرنے کے جہاد سے لوٹ مار اپنا شیوہ رکھتے ہیں اور آئے دن ناحق کے خون کرتے ہیں مگر تم خوب توجہ کر کے سن لو کہ اب اسم محمدی کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں۔ یعنی اب جہلی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں۔ کیونکہ مناسب حد تک وہ جہلی ظاہر ہو چکا۔ سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں۔ اب جہاد کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے

یہ نہایت عظیم الشان ہے۔ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جہاد میں بیت اللہ کو بھگوانا چاہیے جس کی سعادت صرف مسلمانوں کے لئے ہے۔ چنانچہ نبی دیکھتا ہیں کہ ہر ایک ایذا کے وقت منہ ایک طرف مڑتا ہے اور اس بار میں ہمارے ہے۔ کیسے پائے میں جو سیدہ منیگنم کہ عجمیہ منہ منہ



لہ وہ احمد کے رنگ میں چوکرش ہوں۔ اب اسم احمد کا نمونہ ظہر کرنے کا وقت ہے۔  
 یعنی جہاں طہ کی خدات کے ایام میں احمد اخلاقی کمالات ظاہر کرنے کا زمانہ ہے۔ ہمارے  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ٹیل موٹی بھی تھے اور ٹیل عینی بھی۔ موٹی جہاں رنگ میں آیا  
 تھا اور جہاں اور ہٹی غضب کا رنگ اس پر غالب تھا مگر عینی جہاں رنگ میں آیا تھا  
 اور فروتنی اس پر غالب تھی۔ سو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گئی احمدی زندگی  
 میں یہ دونوں نمونے جہاں احمد جہاں کے ظاہر کر دیئے اور پھر جاؤ کہ آپ کے بعد آپ کی  
 فیض یافتہ جماعت بھی جو آپ کے روحانی وارث ہیں انہی دونوں نمونوں کو ظاہر  
 کرے۔ سو آپ نے محمدی یعنی جہاں نمونہ دکھانے کے لئے صحابہ رضی اللہ عنہم کو  
 مقرر فرمایا کیونکہ اس زمانہ میں اسلام کی مطلوبیت کے لئے یہی طبع قرین مصلحت تھا  
 پھر جب وہ زمانہ جاتا رہا اور کوئی شخص زمین پر ایسا نہ رہا کہ مذہب کے لئے اسلام  
 پر جبر کرے اس لئے خدا نے جہاں رنگ کو منسوخ کر کے اسم احمد کا نمونہ ظاہر کرنا چاہا  
 یعنی جہاں رنگ دکھانا چاہا۔ سو اس نے قدیم وعدہ کے موافق اپنے مسیح موعود کو  
 پیدا کیا جو عینی کا اوتار اور احمدی رنگ میں چوکر جہاں اخلاق کو ظاہر کرنے والا  
 ہے اور خدا نے تمہیں اس عینی احمد صفت کے لئے بطور اعضا کے بنایا۔ سو اب  
 وقت ہے کہ اپنی اخلاقی قوتوں کا حق اور جہاں دکھاؤ۔ چاہیے کہ تم میں خدا کی  
 مخلوق کے لئے عام مہمدی ہو اور کوئی چغل اور دھوکا تمہاری طبیعت میں نہ ہو  
 تم اسم احمد کے مظہر ہو۔ سو چاہیے کہ دن رات خدا کی حمد و ثنا تمہارا کام ہو  
 اور خادمانہ حالت جو حامد ہونے کے لئے لازم ہے اپنے اندر پیدا کرو اور تم کا لہو  
 پر خدا کی کیونکر حمد کر سکتے ہو جب تک تم اس کو رب عالمین یعنی تمام دنیا کا  
 ہانے والا نہ سمجھو اور تم کیونکر اس اقرار میں پہنچے ٹھہر سکتے ہو جب تک ایسا ہی  
 اپنے تئیں بھی نہ بناؤ۔ کیونکہ اگر تو کسی نیک صفت کے ساتھ کسی کی تعریف کرتے



۲۵۸

نہایت

هُوَ نَبِيُّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُو الْإِسْبَةِ بَيْنِي

نہایت کی بات علیٰ ہمدردی و سلم  
وہ میری نسبت میں ہے

وَبَيْنَهُ كُنُسِيَّةٌ مِّنْ عِلْمٍ وَتَعْلَمُ ذُو الْإِسْبَةِ أَشَارَ

نسبت اسناد و شائد است  
جناب کے ساتھ اسناد و شائد کی نسبت ہے۔

سُبْحَانَهُ فِي قَوْلِهِ وَأَخْرَيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا فُلِحُوا

بشود ہے کہ قیل و قالہ و اخرویٰ منہم لمتا یلحقوا بہم  
وہ قیل و اخرویٰ منہم لمتا یلحقوا بہم اسی بات کی طرف اشارہ کرتا ہے

يَهُمُّ قَفَرُكَ فِي قَوْلِهِ أَخْرَيْنَ - وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ

میں نہ بظاہر اخرویٰ نہ کہ بظاہر  
میں اخرویٰ کے مقلد میں نہ کہ

كَيْفَ هَذَا الرَّسُولِ فَاتَمَّهُ وَالْكَمَلَهُ وَجَدَبَ

کیسے یہ رسول کہم نہ آمد  
یہ رسول کہم کا کیسے نازل فرمایا

إِلَىٰ لُطْفِهِ وَجُودُهُ مَحْشَىٰ صَارَ وَجُودُهُ

بیت و جود کی ہمدردی و جود کا ایک  
نہایت کے مقلد کہ میری طرف کیسے

فَمَنْ دَخَلَ فِي جَمَاعَتِي دَخَلَ فِي صَحَابَةِ

میں آگاہ نہ جماعت میں داخل شد  
میں نہ جماعت میں داخل ہوا

پس نہ جو  
یہ جماعت میں داخل ہوا  
نہ حقیقت میرے

نہ الجماعۃ : اے

۲۵۹

سَيِّدِي عَزَّ الْمُرْسَلِينَ - وَهَذَا هُوَ مَعْنَى الْخَيْرِ بَيْنَهُمَا

آیت میں غیر المرسلین داخل شد  
وہیں معنی بہت رفقہ آفریں نہیں رہا  
یہ وہ غیر المرسلین کے نہیں ہیں داخل ہوا ۔  
لہذا یہاں سے آخری آیت کے لفظ کے

كَمَا لَا يَخْفَى عَلَى الْمُتَدَبِّرِينَ - وَمَنْ فَتَقَ بَيْنِي وَ

بیتانکہ پر اندیشہ کنندہ کو پوشیدہ نیست  
جس کو چاہے کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں  
وہ آیت نہ سے وہ مصطفیٰ  
لہذا جو شخص مجھ میں لڑے ہو

بَيْنَ الْمُصْطَفَىٰ بِمَا عَرَفَنِي وَمَا رَأَىٰ دُونَ

تفرق سے کند  
مرا نہ وہ عبادت و نشاۃ امت - وہاں تک  
تفرق ہی ہے  
میں نے مجھ سے نہیں دیکھا ہے کہ میں پیدا ہوں ہے - اس لیے کہ

نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَدَمَ خَاتَمَ

نبا کا  
میں اللہ علیہ وسلم  
آدم خاتم دنیا  
دنیا کے خاتمہ کے آدم  
جسے نبی علیہ وسلم

الدُّنْيَا وَمَنْ هِيَ إِلَّا يَأْمُرُ بِوُحْدَانٍ كَأَدَمَ مَرِيضًا

وہاں سے بڑے زبانی بوند  
وہاں سے بڑے زبانی بوند  
وہاں سے بڑے زبانی بوند  
وہاں سے بڑے زبانی بوند

مَا خَلَقَ عَلَى الْأَرْضِ كُلِّ نَوْعٍ مِنَ الدَّوَابِّ

ہر ایک کے  
ہر ایک کے  
ہر ایک کے  
ہر ایک کے

وَكُلِّ صُنْفٍ مِنَ السَّبَاعِ وَالْأَنْعَامِ مَوْلَا خَلْقٍ

دو دھڑ  
دو دھڑ  
دو دھڑ  
دو دھڑ

غلبہ الہامیہ

۲۷۱

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ ۚ فَاذْكُرُوا الْفَوَاحِشَ الَّتِي كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۚ

منہم عشق خود اگر رسول کریم نہ آفرین میں خود  
کہ معلوم متعلق ہو اگر رسول کریم آفرین میں خود

فِي الْآخِرِينَ كَمَا كَانُوا فِي الْأَوَّلِينَ ۚ فَلَا تَذْكُرُوا مِنْ

نہشت پہلوئوں کہ نہ اولیں موجود خود ہیں نہ  
ذہنوں جیسا کہ پہلوئوں میں موجود تھے ہیں جو کچھ

تَسْلِيْمًا مِمَّا ذُكِّرْنَا لَهُ فَإِنَّهُ لَا مَفْرَجَ لِمَنْ كَرِهَ ۚ وَ

تسلیم آئیں ذکر کر دیر جانست و پوائے طراں راہ گزینہ است و  
پہنے ذکر کیا ان کی تسلیم سے چارہ نہیں وہ مکرر کہنے سے بھاگنے کا راستہ بند ہے اور

مَنْ أَلْكَرَ مِنْ أَنْ يَبْعَثَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

کہ کہ میں معنی انکار کر کہ بعثت ہی علیہ السلام  
جس کے میں بات سے منع کیا کہ ہی علیہ السلام کی بعثت

يَتَّعَلِقُ بِالْآلِفِ السَّادِسِ كَتَّعَلِقُهُ بِالْآلِفِ

با ہزار غلط متعلق ہوا جہنوں کہ با ہزار سیم  
جتنے ہزار سے متعلق رہتے ہیں جیسا کہ با ہزار سے

الْخَامِسِ فَقَدْ أَلْكَرَ الْحَقُّ وَلَعَنَ الْفَرِيقَانِ وَمَا

تین حالت اور پیش رفت پر مرقق و تین فرقہ زد و زد  
حق باحق کلمہ ہیں کہ نے حق کا وہ تین فرقوں کا انکار کی

مِنَ الظَّالِمِينَ ۚ بَلِ الْحَقُّ أَنْ رَوْحَانِيَّتُهُ عَلَيْهِ

ظالموں کر ہے بلکہ حق آنکہ روحانیت آنحضرت علیہ السلام  
بلکہ حق ہے کہ آنحضرت کی روحانیت علیہ السلام روحانیت



۲۷۲

غلبہ لہا

السَّلَامُ كَانَ فِي آخِرِ الْأَلْفِ السَّادِسِ أَعْنَى فِي

یعنی

آخر ہزار ششم  
چھ ہزار کے آخر میں

هَذِهِ الْأَيَّامِ أَشَدُّ وَأَقْوَى وَأَكْمَلُ مِنْ تِلْكَ

میں قیام نسبت بہ ان سالوں کے اقویٰ و اشدد بہت  
بہت میں سالوں کے اقویٰ و اشدد بہت

الْأَعْوَامِ بَلْ كَالْبَدْرِ الثَّامِرِ لِذَلِكَ لَا فَخْصًا

بلکہ اتنے بد کال است  
بلکہ چودھویں سات کے چاند کی طرح ہے۔ یہ اس لئے کہ

لِيَ الْحُسَامِ وَلَا لِي حِزْبٍ مِّنْ مُّحَارِبِينَ - وَ

و  
بشیر  
دگرہ مذم آسمان  
یہ لڑنے والے گروہ کے متعلق نہیں

لَأَجَلَ ذَٰلِكَ اخْتَارَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ لِبَعْثِ الْمَسِيحِ

بجست ہیں حق امت  
اس لئے خدا تعالیٰ نے  
کہ خداوند سبحان تعالیٰ  
برائے بعثت مسیح موعود

الْمَوْعُودِ عِدَّةٌ مِّنَ الْأَيَّامِ كَعِدَّةِ لَيْلَةِ الْبَدْرِ مِنْ

شمار حدیث  
شمار کرم کی ہجرت کے بعد کی باتوں  
نزد شمار شب پر  
صدیوں کے شمار کو

هَجْرَةِ سَيِّدِنَا خَيْرِ الْكَائِنَاتِ لِتَدُلَّ تِلْكَ الْعِدَّةُ

ہجرت مہول کرم  
کے شمار کی مانند اختیار فرمایا  
تا کہ شمار  
اس مرتبہ پر

غلبہ لہا صفحہ 182 معجمہ دعائی عزائن جلد 18 صفحہ 271، 272 از مرزا قادیانی

صفحہ 223 پر درج

تھذوگر لڑویہ

۱۵۳

اب جس تاریخ میں یکھرام کا قتل ہونا بیان کیا گیا تھا اسی طرح سے یکھرام قتل ہوا اور  
 کئی سو لوگوں نے گواہی دی کہ وہ پیشگوئی بہت صفائی سے پوری ہو گئی۔ چنانچہ  
 اب تک وہ محضر نامہ میرے پاس موجود ہے جس پر ہندوؤں کی گواہیاں بھی ثبت ہیں۔ دیکھا  
 ہی پیشگوئی کے مطابق میرے گھر میں چار لڑکے پیدا ہوئے اور پسر چہلیم کی پیدائش تک  
 پیشگوئی کے مطابق جبراً حق غزنوی زندہ رہا۔ اس میں کیسی قدرت الہی پائی جاتی ہے  
 ایسا ہی لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ مکرسی انوریم مولوی حکیم فہریدین صاحب  
 کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا بدن پھوڑوں سے بھرا ہوا تھا اور وہ پھوڑے  
 ایک سال سے بھی کچھ زیادہ دنوں تک اس لڑکے کے بدن پر رہے جو بڑے بڑے اور  
 خطرناک اور بدنام اور موٹے اور ناقابل علاج معلوم ہوتے تھے جس کے اب تک داغ  
 موجود ہیں۔ کیا یہ طاقتیں بجز خدا کے کسی اور میں بھی پائی جاتی ہیں؟ پھر یہ پیشگوئیاں  
 کچھ ایک دو پیشگوئیاں نہیں بلکہ ہر قسم کی سو سے زیادہ پیشگوئیاں ہیں جو کتاب  
 تریاق المقتوب میں درج ہیں۔ پھر من سب کا کچھ بھی ذکر نہ کرنا۔ اور بار بار احمدیہ  
 کے داماد یا آئینہ کا ذکر کرتے رہنا کس قدر مخلوق کو دھوکہ دیتا ہے۔ اس کی ایسی ہی  
 مثال ہے کہ مشن کئی شریر النفس مفسدین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئے اور حدیث کی پیشگوئی کو بار بار ذکر کرے کہ وہ وقت  
 اندازہ کردہ پر پوری نہیں ہوئی۔ یا مشن حضرت مسیح کی صاف اور صریح پیشگوئیوں کا کبھی کسی کے  
 پاس نام تک نہ لے اور بار بار نفسی ٹھٹھے کے طور پر لوگوں کو یہ کہے کہ کیوں طلب کیا وہ  
 وعدہ پورا ہو گیا جو حضرت مسیح نے فرمایا تھا کہ ابھی تم میں سے کئی لوگ زندہ ہونگے  
 جو میں پھر وہیں آؤں گا۔ یا مشن شرارت کے طور پر دلوں کا تختہ دوبارہ قائم کرنے کی  
 پیشگوئی کو مین کر کے پھر ٹھٹھے سے کہے کہ کیوں صاحب کیا یہ سچ ہے کہ حضرت مسیح  
 بادشاہ بھی ہو گئے تھے اور دلوں کا تختہ مٹ گیا تھا۔ شیخ سعدی نعل کی نسبت

۶۷

شہرت دی جائیگی۔ اور تو اس سے کہیں تعجب کرتا ہے کہ خدا ایسا کرے گا۔ کیا تیرے پر وہ وقت نہیں آیا کہ تو محض معدوم تھا اور تیرے وجود کا دنیا میں نام و نشان نہ تھا پھر کیا خدا کی قدرت سے یہ بعید ہے کہ تیری ایسی تائیدی کرے۔ اور یہ وہ ہے پسے ہوئے کو کے دکھو دے۔ اور تو توں لوگوں کو جو ایمان لائے یہ خوشخبری سننا کہ توں کا قدم خدا کے نزدیک صدق کا قدم ہے۔ سو توں کو وہ وحی سنا دے جو تیری طرف تیرے رب سے پہنچی۔ اور یاد رکھ کہ وہ زمانہ آتا ہے کہ لوگ کثرت سے تیری طرف رجوع کریں گے۔ سو تیرے پر واجب ہے کہ توں سے بدعتی نہ کرے اور تجھے ہضم ہے کہ توں کی کثرت کو دیکھ کر قہقہہ نہ جائے۔ اور یہ لوگ بھی ہونگے جو اپنے دھنوں سے بھرت کر کے تیرے مجہول میں آکر بکرا ہونگے۔ مری ہیں جو خدا کے نزدیک اصحاب الصدقہ کہلاتے ہیں۔ اور تو جانتا ہے کہ کس شان اور کس ایمان کے لوگ ہونگے جو اصحاب الصدقہ کے نام سے لوگوں میں وہیمت قوی ہو جائیں ہونگے۔ تو دیکھے گا کہ توں کی آنکھوں سے آنسو جاری ہونگے۔ اور تیرے پر ہمدردی ہو جائے گی اور کہیں گے کہ اے ہمدرد خدا! ہم نے ایک آواز دینے والے کی گواہی سن لی جو ایمان کی طرف بلا تا ہے۔ سو ہم ایمان لائے ہیں تمام شیگوئیں کو تم بکھلا کر وقت پہنچا دی ہو گی۔ میں چند سطحوں میں جو شیگوئیں ہیں اور میں خدا نشاندار شعلوں میں جو حق و کھ سے زیادہ ہونگے وہ نشان بھی ایسے کئے کئے ہیں جو قتل و جبر پر خلاق ملامت میں موسم قول صفائی بیان کئے ہیں شیگوئوں کے اقسام بیان کر کے میں بعد اس کے یہ ثبوت دینا گے کہ یہ شیگوئیں پوری ہو گئی ہیں۔ اور حقیقت یہ خلاق ملامت نشان میں اور اگر بہت ہی سہولت گیری اور زیادہ سے زیادہ احتیاط سے بھی حق کا شمار کیا جائے تب بھی یہ نشان جو ظاہر ہوئے دش و کھ سے زیادہ ہونگے۔

شیگوئوں کے اقسام میں سے قتل و پشگوئی ہے جس کی طرف ملامت و انتہائی اصول زمانہ لایا میں شمار ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو حد تک ممکن ہو بلاؤ گے



نصوح الحق

۶۳

مشتی جلال میں سے جو کاجی کھاتے ہیں لیکن حکیم مطلق نے مومنوں میں ایک قیادی نشا  
 دکھا ہے جس کو قرآن فی الغور شناخت کر لیتے ہیں۔ اور بہتیرے سفید اور چمکتے ہوئے پتھر  
 ایسے ہیں کہ جو میرے سے بہت ہی مشابہ ہیں اور بعض نادانوں نے ان کو پیرا سمجھ کر ہر دو ہار دے  
 کا نقصان اٹھاتے ہیں۔ لیکن صانع عالم نے میرے کے لئے ایک امتیازی نشان رکھا ہوا  
 ہے جس کو ایک دانشمند جوہر شناست کر سکتا ہے۔ یہاں ہی دنیا کے کل جو اسرار اور  
 عمدہ چیزوں کو دیکھ لو کہ اگرچہ بظاہر نظر کئی مدتی اور لائق مدح کی چیزیں ہیں مگر  
 کل جاتی ہیں مگر ہر ایک پاک اور قابل قد جو ہر اپنے امتیازی نشان سے اپنی خصوصیت  
 کو ظاہر کر دیتا ہے۔ اور گریہ نہ ہوتا تو دنیا میں اندھیر ڈرتا۔ اور خود انسان کو دیکھو کہ اگرچہ  
 وہ صحت میں بہت سے جوشیات سے مشابہت رکھتا ہے جیسا کہ بندے کا ہم اس میں  
 ایک امتیازی نشان ہے جس کی وجہ سے ہم کسی بندہ کو انسان نہیں کہہ سکتے۔ پھر جبکہ اسی  
 لکھی دنیا میں جہنا پائیدار اور بے ثبات ہے اور جس کا نقصان بھی بے مثال آخرت کے کچھ چیز  
 نہیں ہے ہر ایک عمدہ اور نفیس جوہر کیلئے حکیم مطلق نے امتیازی نشانی قائم کر دیا ہے جس  
 کی وجہ سے وہ جوہر سہولت شناخت کیا جاتا ہے۔ تو پھر مذہب جس کی غلطی جہنم تک پہنچاتی ہے  
 اور یہاں تک کہ مستند اور اہل حقہ کا جوہر میں کا نشانہ شکوت بدی کے گناہوں میں ڈالتا ہے  
 کیونکہ حق کیا جائے کہ حق کا شناخت کے لئے کوئی بھی نشانی نہ قطعی نشان نہیں ہیں یہ  
 شخص سے زیادہ کو حق اور توحید ہے کہ جو خیال کرتا ہے کہ پچھلے مذہب اور پچھلے امتیاز  
 کے لئے کوئی امتیازی نشانی خدا نے قائم نہیں کیا۔ خدا کو خدا تعالیٰ قرآن شریف میں آپ  
 فرماتا ہے کہ کتب اللہ جو مذہب کی غیوہ ہے امتیازی نشانی اپنے لئے رکھتی ہے جس کی نظر  
 کو لے کر نہیں کر سکتا۔ اور نیز فرماتا ہے کہ ہر ایک مومن کو فرقہ عطا ہوتا ہے یعنی امتیازی نشانی  
 جس سے وہ شناخت کیا جاتا ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ یہاں مذہب اور حق امتیاز خود اپنے ساتھ  
 امتیازی نشانی کتا ہے اسی کا علم ہر مفسر عقلوں میں مجھو اور کرامت اور خالق عبادت اس سے۔

الحمد لله رب العالمین  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآلہٖ الطیبین

۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء

# شعر و سخن نظم راز اکمل آف گوپکے

غلام احمد ہوا دارالامان میں  
مکان اس کا ہے گویا لامکان میں  
شرن پایا ہے نزع الہی وہاں میں  
بروز مصطفیٰ ہو کر جہان میں  
بہ شک جانیگا باغ جنان میں  
ہے ہے اعجاز احمد کی زبان میں  
خدا اک قوم کا مارا۔ جہان میں  
کہیں طاقت تھی یہ سینہ و سنان میں

امام اپنا عزیز اس زمان میں  
غلام احمد ہے عرش رب اکرم  
غلام احمد رسول اللہ ہے برحق  
غلام احمد میوا ہے ہے افضل  
غلام احمد کا خادم ہے جو دل سے  
تسلی دل کو ہو جاتی ہے حاصل  
بہلا اس مجزے سے بڑے کیا ہو  
قلم سے کام جو کر کے دکھایا

اور آگے سے ہیں بڑے ہی مشاں  
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں  
ہے رتبہ تو نے پایا ہے جہان میں  
اکم سب کچھ لکھ دیا راز بنان میں

محمد پھر اتر آئے جنت میں  
محمد دیکھے ہوں جس نے آگے  
غلام احمد مختار ہو کر  
تری در صحت سرائی چھوٹے کیا ہو

لہذا ہے تو۔ خاتجہ سے ہو دشت  
تراز تیرے نہیں آنا بیان میں

## انصاف پدھر

حکیم نضدین صاحب قادیان مال دار و بیرو۔ ہندو اخبار کے مال پر چیشہ جبرانی کی نظر  
کھانکے تھے یہ اندر انکے واسطے خطہ صادر کیا کہ انکے تھے۔ رات کے اس

یہ جلد 225 پدھر

روزنامہ بدر قادیان 25 اکتوبر 1908 مازر ذاکادیانی













فروری 1924ء

انجمن ترقی تعلیم و تہذیب کے ذریعہ شائع

9

## حضرت شیخ مرزا کا ایک نامکتاب

اس کتاب میں شیخ مرزا کا ایک نامکتاب ہے جس میں شیخ مرزا نے اپنی زندگی کے حالات اور ان کی تعلیم و تہذیب کے بارے میں لکھا ہے۔

## ضلع مظفر نگر میں مباحثہ

مظفر نگر میں 1924ء میں ایک مباحثہ منعقد ہوا جس میں شیخ مرزا نے شرکت کی۔ ان کی تقریریں سننے والوں کو بہت متاثر ہوئی۔

ان کی تقریریں سننے والوں کو بہت متاثر ہوئی۔ ان کی تقریریں سننے والوں کو بہت متاثر ہوئی۔ ان کی تقریریں سننے والوں کو بہت متاثر ہوئی۔

ان کی تقریریں سننے والوں کو بہت متاثر ہوئی۔ ان کی تقریریں سننے والوں کو بہت متاثر ہوئی۔ ان کی تقریریں سننے والوں کو بہت متاثر ہوئی۔

ان کی تقریریں سننے والوں کو بہت متاثر ہوئی۔ ان کی تقریریں سننے والوں کو بہت متاثر ہوئی۔ ان کی تقریریں سننے والوں کو بہت متاثر ہوئی۔

ان کی تقریریں سننے والوں کو بہت متاثر ہوئی۔ ان کی تقریریں سننے والوں کو بہت متاثر ہوئی۔ ان کی تقریریں سننے والوں کو بہت متاثر ہوئی۔

ان کی تقریریں سننے والوں کو بہت متاثر ہوئی۔ ان کی تقریریں سننے والوں کو بہت متاثر ہوئی۔ ان کی تقریریں سننے والوں کو بہت متاثر ہوئی۔

ان کی تقریریں سننے والوں کو بہت متاثر ہوئی۔ ان کی تقریریں سننے والوں کو بہت متاثر ہوئی۔ ان کی تقریریں سننے والوں کو بہت متاثر ہوئی۔

ان کی تقریریں سننے والوں کو بہت متاثر ہوئی۔ ان کی تقریریں سننے والوں کو بہت متاثر ہوئی۔ ان کی تقریریں سننے والوں کو بہت متاثر ہوئی۔

ان کی تقریریں سننے والوں کو بہت متاثر ہوئی۔ ان کی تقریریں سننے والوں کو بہت متاثر ہوئی۔ ان کی تقریریں سننے والوں کو بہت متاثر ہوئی۔

ان کی تقریریں سننے والوں کو بہت متاثر ہوئی۔ ان کی تقریریں سننے والوں کو بہت متاثر ہوئی۔ ان کی تقریریں سننے والوں کو بہت متاثر ہوئی۔

ان کی تقریریں سننے والوں کو بہت متاثر ہوئی۔ ان کی تقریریں سننے والوں کو بہت متاثر ہوئی۔ ان کی تقریریں سننے والوں کو بہت متاثر ہوئی۔

ان کی تقریریں سننے والوں کو بہت متاثر ہوئی۔ ان کی تقریریں سننے والوں کو بہت متاثر ہوئی۔ ان کی تقریریں سننے والوں کو بہت متاثر ہوئی۔

ان کی تقریریں سننے والوں کو بہت متاثر ہوئی۔ ان کی تقریریں سننے والوں کو بہت متاثر ہوئی۔ ان کی تقریریں سننے والوں کو بہت متاثر ہوئی۔

ان کی تقریریں سننے والوں کو بہت متاثر ہوئی۔ ان کی تقریریں سننے والوں کو بہت متاثر ہوئی۔ ان کی تقریریں سننے والوں کو بہت متاثر ہوئی۔

ان کی تقریریں سننے والوں کو بہت متاثر ہوئی۔ ان کی تقریریں سننے والوں کو بہت متاثر ہوئی۔ ان کی تقریریں سننے والوں کو بہت متاثر ہوئی۔

مرزا قادیانی کا مکتوب، روزنامہ الفضل قادیان 22 فروری 1924ء

یہ جلد نمبر 228 پر درج ہے



تختہ گولڈیہ

۲۰۵

۱۷۔ تم میں سے بھی بہتوں میں یہ مادہ موجود ہے۔ میں خبردار رہو اور دنیا میں مشغول نہ رہو تا ٹھوکر نہ کھاؤ۔ لہٰذا اس آیت کا دوسرا فقرہ جو الضالین ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ ہمیں اسے ہماری پروردگار اس بات سے بھی بچا کہ ہم عیسائی بن جائیں۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے۔

۱۸۔ ہوا ہے کہ گراہن مہموں میں ایک روح ہے اور پھر دنیوی زندگی میں بھی کچھ فوٹ نہیں رہی جہان میں بھی ہے اور اُس جہان میں بھی۔ گویا دونوں طرف اپنے دہریہ پھیلا رکھے ہیں۔ ایک پیر دنیا میں اور دوسرا آخرت میں۔ اور دنیوی زندگی بھی عجیب کہ باوجود اس قدر امتداد و مدت کے کھانے پینے کی محتاج نہیں اور خند سے بھی فارغ ہے نہ پھر آخری زمانہ میں بڑے کٹر مقررہ جلالی فرشتوں کے ساتھ اُنہیں پرستے آئے گا۔ اور گو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شروع کی رات میں نہ پڑھنا دیکھا گیا تھا نہ ان کے شریعہ کا اُترنا دیکھا جائیگا تمام مویوں کے مدد فرشتوں کے کاغذوں پر ہاتھ رکھتے جوئے فوٹے گا۔ پھر اسی پر بس نہیں بلکہ مسیح نے تمام کام دکھائے جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم باوجود اہل ایمانوں کے رکھنا نہ سکے۔ بار بار قرآن مجید کا یہی حوالہ دیا۔ بقول تبارک و تعالیٰ: یسٰی کا کچھ مُردوں کو زندہ کرنا دیا۔ شہر کے لاکھوں انسان ہزاروں برسوں کے مہرے ہوئے زندہ کر ڈالے۔ ایک دفعہ شہر کا شہر زندہ کر دیا۔ مگر

۱۹۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ حضرت مسیح کو اتنی بڑی خصوصیت تھی کہ زندہ چمکنے اور اتھرت تک زندہ رہنے پر ضرورت نہ آئے کی جلدی گئی ہے اس کے ہر ایک پوسے ہتھکنی صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی ہوئی ہے۔ خود بخود کا ایک بڑا اتھن ہے کہ کچھ حد تک نہیں حضرت مسیح کے ہی ثابت ہوئے تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی تک بھی عمر نہ پہنچی کہ حضرت مسیح اب قرآن اور ہزاروں سے زندہ ہو رہی۔ اور خود بخود نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چمکنے کیلئے ایک ایسی ذیل بیک تجویز کی جو نہایت شخص سے تک امتداد ایک حد خیرات و بخشش کی نعمت کی جگہ تھی کہ حضرت مسیح کو آسمان پر جو بہشت کی جگہ فرشتوں کی ہستی کا مکان ہے جو دیا۔ اب بتلاوے محبت کس سے زیادہ کی؟ حریت کس کی زیادہ کی؟ قربا کس کس کو دیا اور پھر دوبارہ آنے کا شرت کس کو بخشا؟ سنو

انتخاب مجلس کارکنان طالبان سندھ و بلوچستان

ہر ایک کو کتب گزشتہ کے بعد بھی ملے۔ لیکن مولانا کا  
مذہب ہم کی مذہبی زندگی میں ہے  
ایک شخص ہی

قتل نہیں کیا گیا۔ سامنے ان کے ہیں پر کے لپٹے ہیں کہ ہم ثابت ہو  
 گئے۔ خاص لکھنا کہ لے گا ایک شخص بھی قتل نہیں ہو گا۔  
 بعد ازاں میں بھی کوئی نہیں تھا۔ اگر ایسے لوگوں کو قتل کیا جائے گا  
 کہ پڑتا تو خدین کو چاہئے تھا۔ تاہم سبھوں کو بتا دیا کہ انہی  
 شخصوں کو قتل کیا گیا۔ انہیں قتل کر دو۔ کیے تھے تو وہ  
 ایک کٹر مخالف ہو گئے۔ یہی ہے بیت زیادہ ہم پر گہرے ہو گئے۔  
 ایک ماہ بعد ہی نے عزت فرار کے سامنے کہا۔ میں قسم کھا رہا ہوں۔  
 سوئی کی جیسے خولنے سے مدد حاصل کرنے پر نصیحت کی ہے۔  
 فرشتے، اے اے جب، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دینا  
 تو آپ کی عزت بڑھے گا۔ کہ کہیں یہاں نہیں چاہئے تھا۔  
 یہ ہیں کہ کہہ کر انہیں نہ چلی۔ فرض قتل بجا مانا ہو جائے گا  
 فریق خط ہے۔ اور اس کے فرسوں کے خلاف قتل ہو جائے گا۔  
 پس یہی سببوں سے ہیں وہ پندہاں سے ہیں

## درخت

کہ ہیں۔ کہ وہ میں بتوں کی طرف نہ جائیں۔ سناؤں کو اور کہیں  
 پہنچے کہ پانچ پر تم کہنے سے اپنے ہی منہ پر اگر ضرور کہہ سکا ہے۔  
 کاغذ خواہ کسی ہی کو شش کریں اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہنے  
 کو کہ نہ ہے نہیں چاہا کہتے ہیں

## نور کی شعاعیں

[illegible]

## کالی رہنے سے

ہم کہہ رہے ہیں۔ دوسرا یہ ہے کہ یہ سب کچھ ہمارے سامنے ہے۔  
 اگرچہ یہ سب کچھ ہمارے سامنے ہے۔ اگرچہ یہ سب کچھ ہمارے سامنے ہے۔  
 اگرچہ یہ سب کچھ ہمارے سامنے ہے۔ اگرچہ یہ سب کچھ ہمارے سامنے ہے۔  
 اگرچہ یہ سب کچھ ہمارے سامنے ہے۔ اگرچہ یہ سب کچھ ہمارے سامنے ہے۔  
 اگرچہ یہ سب کچھ ہمارے سامنے ہے۔ اگرچہ یہ سب کچھ ہمارے سامنے ہے۔

مذکورہ بالا اس طرح اس نوکلا میں کے پر شیعہ ہی تھی کہ  
ہیں۔ ذرا انہی کا دیکھیں کہ وہ سے یہ وہاں تھی۔ وہی ہے  
کہ وہ سے وہ کے ساتھ اچھے لوگوں کو دے دے وہ ہے  
انہی پر لک کر ہے۔ انہی کی عزت کی حفاظت قانون کی ہے  
تھی اس کی۔ وہ ہی یہ کہتا تھا ہے میں کی عزت کو کا بیٹو  
خون سے اٹھ رہے تھے

ہیں۔ میرے پانے کے گلیہ پانی تہہ کنڈھے سے گھسکا  
تھوڑا سا دل کی عزت کے لئے قنڈیا جانے سے عزت کا حق ہے  
کیا محو سلہ شکر عزت اتنی ہے کہ ایک شخص کے دل سے  
اس کی جنگ و حول دیکھ۔ جس نے ہر منہ ہر اکوتہ ہی کہ  
میرا دل ہند کی جنگ کا سواقت ہے۔ میرا کہتا ہوں۔ تاج گن

## ایک مثال

یہاں بیسہ ٹیڑھی جہاں۔ کہ سولی کریم سناؤ عیدِ فخر و رسمِ بخت  
ہر کسی ایک نشان کو بھی حسنِ بکبک پڑا کھنکھ کی جہ سے قتل  
کیا گیا ۱۰۰-۱۱۰ اس قتل میں کس

انتقادی کتب

پولیسنگل جرم کا دخل  
 نہ ہو۔ کوئی ثابت کرے کہ جرم میں کسی کو قتل کا ثبوت ہو۔ اگر  
 کسی کے منہ سے شہادت نہ آئے۔ تو پھر قتل میں کوئی شک نہ ہو۔  
 ہر ملزمان میں کہنے والوں کو قتل میں شہادت ہو۔ تو یہ بات ہے  
 موت تو یہی اصل جرم ہے۔ کسی کو قتل کیا۔ قتل میں کسی کا  
 اثر نہیں جائز ہے۔ تو یہ بات ہے۔ قتل میں کوئی شک نہ ہو۔  
 ہو جاتا۔ حالانکہ اس نے قتل میں حصہ لیا۔ کہ قتل میں حصہ  
 لیا۔ لالہ لالہ کی ہر ایک بات میں حصہ لیا۔ تو یہ بات ہے  
 لالہ لالہ کی ہر ایک بات میں حصہ لیا۔ تو یہ بات ہے  
 کہ اس میں حصہ لیا۔ تو یہ بات ہے۔ قتل میں کوئی شک نہ ہو۔  
 وہی تھا کہ اس کے ساتھیوں میں حصہ لیا۔ تو یہ بات ہے  
 جائے۔ لیکن رسول کریم نے فرمایا نہیں۔ لوگ کیا چاہتے تھے  
 اپنے ساتھیوں کو قتل کر دیا۔ مگر قتل جائز ہے۔ تو یہ بات ہے  
 ملزمان میں حصہ لیا۔ تو یہ بات ہے۔ قتل میں کوئی شک نہ ہو۔  
 (بیکہ جرم میں حصہ لیا۔ تو یہ بات ہے۔ قتل میں کوئی شک نہ ہو۔)

## برنامه‌های آموزشی

دوست و رفیق من ... (میرزا) ...  
دوست و رفیق من ... (میرزا) ...



تھوڑے ٹکڑے

۲۶۳

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم تمام خدام حاضر ہیں اور فرض اشاعت پورا کرنے کیلئے بدل رہا  
سرگرم ہیں۔ آپ تشریف لائے اور اس اپنے فرض کو پورا کیجیے کیونکہ آپ کا دعویٰ ہے  
کہ میں تمام کافہ ناس کیلئے آیا ہوں اور اب یہ وہ وقت ہے کہ آپ ان تمام قوموں کو جو  
زمین پر رہتی ہیں قرآن تبلیغ کر سکتے ہیں اور اشاعت کو کمال تک پہنچا سکتے ہیں اور اتمام حجت  
کے لئے تمام لوگوں میں دلائل حقانیت قرآن پھیلا سکتے ہیں تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی  
روحانیت نے جواب دیا کہ دیکھو میں بعد کے طور پر آتا ہوں۔ مگر میں ملک ہند میں آؤنگا۔ کیونکہ  
جوش مذہب و اجتماع جمیع ادیان اور مقابلہ جمیع ملل داخل اندام اس اور انوکھی اسی جگہ ہے اور نیز  
آدم علیہ السلام اسی جگہ نازل ہوا تھا۔ پس ختم دور زمانہ کے وقت بھی وہ جو آدم کے رنگ میں  
آتا ہے اسی ملک میں اس کو آنا چاہیئے تا آخر وہ اہل کا ایک ہی جگہ اجتماع ہو کر دائرہ پورا  
ہو جائے۔ اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حسب آیت داخلیت منہم دوبارہ تشریف لانا  
بجز صورت بروز غیر ممکن تھا اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے ایک ایسے شخص کو  
پنے لئے منتخب کیا جو خلق اور خواہ ہمت اور ہمدردی خالق میں اس کے مشابہ تھا اور مجازی طور  
پر اپنا نام احمد اور محمد اس کو عطا کیا تا یہ سمجھا جائے کہ گویا اس کا ظہور بعینہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کا ظہور تھا لیکن یہ امر کہ یہ دوسرا بحث کس زمانہ میں چاہیئے تھا؟ اس کا یہ جواب ہے کہ چونکہ

\* چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر فرض منصبی جو تکمیل اشاعت ہدایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ  
میں جو جہد مسائل اشاعت غیر ممکن تھا اسلئے قرآن شریف کی آیت داخلیت منہم لایحقیقاً بہتم  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد ثانی کا وعدہ دیا گیا ہے۔ اس وعدہ کی ضرورت اسی وجہ سے ہوئی کہ  
کاہل و فریبی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تکمیل اشاعت ہدایت میں جو آپ کے ہاتھ سے پورا ہونا چاہیئے تھا  
اسوقت باعث عدم مسائل پورا نہیں ہوا اس فرض کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آمد ثانی سے جو بعد  
نگین تھی اسے نادم پورا کیا جبکہ میں کی تمام قوموں تک رسائی پہنچانے کیلئے ذرا دیر ہو گئی تھی۔

لے نصف : ۱۰

۱۴۴

یہ جملہ صفحہ 229 پر درج ہے

ماہنامہ 177 مسجد مانی قرآن جلد 17 صفحہ 283 اور ذرا کاروانی



اربعین نمبر ۴

۲۲۵

ایک دلیل ہے کہ خدا تعالیٰ کے قول کی تصدیق تبھی ہوتی ہے کہ جیسا دعویٰ کرنا والا  
ہلاک ہو جائے ورنہ یہ قول منکر پر کچھ محبت نہیں ہو سکتا اور نہ اس کے لئے بطور دلیل  
تفسیر سکتا ہے بلکہ وہ کہہ سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تئیس برس تک  
ہلاک نہ ہونا اس وجہ سے نہیں کہ وہ صادق ہے بلکہ اسوجہ سے ہے کہ خدا پر افتراء  
کرنا ایسا گناہ نہیں ہے جس سے خدا اسی دنیا میں کسی کو ہلاک کرے کیونکہ اگر یہ  
کوئی گناہ ہوتا اور سنت اللہ اس پر جاری ہوتی کہ مفتری کو اسی دنیا میں مرادینا  
چاہیے تو اس کے لئے تفسیر ہونی چاہیے تھیں۔ اور تم قبول کرتے ہو کہ اس کی  
کوئی تفسیر نہیں بلکہ بہت سی ایسی تفسیریں موجود ہیں کہ لوگوں نے تئیس برس تک بلکہ  
اس سے زیادہ خدا پر افتراء کئے اور ہلاک نہ ہوئے۔ تو اب بتلاؤ کہ اس اعتراض کا  
کیا جواب ہو گا؟ اور اگر کہو کہ صاحب الشریعت افتراء کر کے ہلاک ہوتا ہے نہ ہر ایک  
مفتری۔ تو اول تو یہ دعویٰ بے دلیل ہے۔ خدا نے افتراء کے ساتھ شریعت کی کوئی  
قید نہیں لگائی۔ ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی  
وحی کے ذریعہ سے چند امر نہ نہیں بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر  
کیا وہی صاحب الشریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کے رو سے بھی ہمارے مخالف  
مذہب میں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی؟ شواہد یہ الہام قلی للو سنین

چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے قوی حکام کی تہدید ہے اس خدا تعالیٰ نے میری  
تعلیم کا وہ اس وحی کو جو میرے پر ہوتی ہے فلاک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا جیسا کہ ایک ایام الہی  
کی یہ عبارت ہے۔ **وَصْنَعُ الْفُلِكِ بَاسْمِنَا وَوَحْيَانِ الْذِّیْنِ بِأَعْيُنِنَا** یا یعونک انما یا یعون  
اللہ ید اللہ فوق ایدیہم یعنی اس تعلیم اور تہدید کی کشتی کو ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی  
سے بنا۔ جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ خدا سے بیعت کرتے ہیں۔ یہ خدا کا اتھ ہے جو اس  
کے ہاتھوں پر ہے۔ اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو لوح کی کشتی قرار دیا اور  
تمام انسانوں کے لئے اس کشتی کو نجات ٹھکانہ کی آغوش میں رکھا اور جسے کان پھلے۔ منہ

۳۰۸

دو برس کا بچہ تھا۔ پھر آپ میری ان آنکھوں سے اس وقت قائب ہوئے جب میں ۷ سال کا  
 ہوا تھا مگر میں خدا کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں کہ میں نہ آپ کو بہتر آپ کو زیادہ غلیظ آپ کو  
 زیادہ نیک۔ آپ سے زیادہ بزرگ۔ آپ کو زیادہ اشد اور رسول کی محبت میں غرق کوئی شخص نہیں  
 دیکھا۔ آپ ایک فرد تھے۔ جو انسانوں کے لئے دنیا پر ظاہر ہوا۔ اور ایک رحمت کی بارش تھے جو ایک  
 کی لمبی خشک سالی کے بعد اس زمین پر برسی۔ اور اسے شاداب کر گئی۔ اگر حضرت عائشہؓ نے آنحضرت  
 ﷺ علیہ السلام کی نسبت ۷ بات بھی کہی تھی کہ کان خلتھا الفکران تو ہم حضرت مسیح موعود  
 علیہ السلام کی نسبت اسی طرح ۷ کہہ سکتے ہیں کہ کان خلتھا حب محمد واتباعہ علیہ  
 السلاۃ والسلام

خاکسار عرض کرتا ہے کہ مکرم ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے اپنی اس روایت میں ایک  
 وسیع دریا کو کوزے میں بند کرنا چاہا ہے۔ ان کا نوٹ بہت خوب ہے اور ایک لمبے اور ذاتی تجربہ  
 پر مبنی ہے اور ہر لفظ دل کی گہرائیوں سے نکلا ہوا ہے۔ مگر ایک دریا کو کوزے میں بند کرنا انسانی طاقت  
 کا کام نہیں۔ ان خدا کوہ طاقت ضرور حاصل ہے اور میں اس جگہ اس کوزے کا خاکہ درج کرتا  
 ہوں جس میں خدا نے دریا کو بند کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے  
 جوی اللہ فی جلیل الانبیاء

یعنی خدا کا رسول جو تمام نبیوں کے لباس میں ظاہر ہوا  
 اس فقرہ کو بڑا حکمت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی جامع تعریف نہیں ہو سکتی۔ آپ ہر نبی کے غلیظ اور  
 تھے اور ہر نبی کی اعلیٰ صفات اور اعلیٰ اخلاق اور اعلیٰ طاقتیں آپ میں ملے۔ غل غل تھیں کسی نے آنحضرت  
 ﷺ علیہ السلام کے متعلق کہا ہے اور کیا خوب کہا ہے۔

من بعدہ دم یحییٰ داری انکہ خولیں ہمہ داند تو تہا داری  
 یہ وہ آپ کے غلیظ کامل نے بھی پایا یا ہو لوگ صوفی تین نہیں کو گن کرے گئے لیکن خدا نے اپنے کوزے میں یہ  
 کہ ہوا۔ اللہ جل علی سلاطین محمد وایاتہ وسلم واحسن ربوبیت تحت قدمیہ ما ذاک خلق بان داوود و عیسیٰ

آمین شہد آمین

اس جگہ سیرۃ الہدی کا حصہ سوم ختم ہوا۔

واللہ اعلم بالصواب ان الحمد للہ رب العالمین

ہر اس قدر نامناسب زور دیا ہے اور اتنا مبالغہ سے کام لیا ہے کہ شریعت کی اصل روح سے وہ  
ہاتیں باہر ہو گئی ہیں۔ اب اصل مسئلہ یہ ہے کہ نماز میں دو غازیوں کے درمیان کوئی قائلہ جگہ نہیں  
پڑی مینی چاہئے بلکہ نمازیوں کو مل کر کھڑا ہونا چاہئے تاکہ قول تو بے فائدہ جگہ فائز نہ جاسے۔ دیگر  
بے ترقبی واقع نہ ہو تیسرے بڑے آدمیوں کو یہ بہانہ نہ ملے کہ دوڑاؤں کی وجہ سے اپنے سے کم درجہ  
کے لوگوں سے فضا ہٹ کر الگ کھڑے ہو سکیں وغیرہ الگ۔ مگر اس پر اہل حدیث نے اتنا زور دیا ہے  
اس قدر مبالغہ سے کام لیا ہے کہ مسئلہ ایک معنیٰ خیز بات بن گئی۔ اب گویا ایک اہل حدیث کی  
نماز ہو نہیں سکتی جب تک وہ اپنے ساتھ والے نمازی کے کندھے سے کندھا اور ٹخنہ سے ٹخنہ اور  
پاؤں سے پاؤں رگڑلاتے ہوئے نہ لڑا مانکرے ملا لگا اس قدر قریب کھائے مفید ہونے کے  
نماز میں خواہ مخواہ پریشانی کا موجب ہوتا ہے۔

(۳۴۳) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حافظ محمد ابراہیم صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ سن ۱۳۴۰  
کا واقعہ ہے کہ میں ایک دن مسجد مبارک کے پاس والے کمرے میں بیٹھا ہوا تھا کہ مولوی عبد الحکیم صاحب  
مرحوم تشریف لائے اساتذہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی تشریف لائے اور تھوڑی دیر  
میں مولوی محمد حسن صاحب لہروہی بھی آ گئے۔ اور آتے ہی حضرت مسیح موعود سے حضرت مولوی  
فرادین صاحب خلیفہ قول کے خلاف بعض باتیں بطور شکایت بیان کرتے گئے۔ اس پر مولوی  
عبد الحکیم صاحب کو چوش آگیا۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ ہر دو کی ایک دوسرے کے خلاف آغازیں  
بلند ہو گئیں اور آواز کمرے سے باہر ملنے لگے۔ اس پر حضرت اقدس نے فرمایا لا توضعوا اعضاءکم  
فوق صوت النبی۔ (یعنی اپنے مومن اپنی آوازوں کو نبی کی آواز کے سامنے بلند نہ کیا کرو) اس  
حکم کے سنتے ہی مولوی عبد الحکیم صاحب تو فوراً خاموش ہو گئے اور مولوی محمد حسن صاحب  
تھوڑی دیر تک آہستہ آہستہ اپنا جوش نکالتے رہے اور حضرت اقدس وہاں سے آنکھ نہ لہر  
کی نماز کے واسطے مسجد مبارک میں تشریف لے آئے۔

(۳۴۴) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں غلام نبی صاحب سیٹھی نے مجھ سے بیان کیا کہ  
ایک دفعہ جبکہ میں قادیان میں تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئینہ کلمات اسلام تصنیف  
فرما رہے تھے حضرت صاحب کرامت کے ساتھ حضور فرمایا کہ علماء اور گدی نشینوں میں تبلیغ



ہوں۔ اس عبارت کو پڑھ کر ہر ایک شخص معلوم کر سکتا ہے کہ الوصیت کے اس حکم کی کہ میرے نام پر بیعت لیں۔ انجمن اشاعت اسلام نے یہ تاویل کی ہے کہ احمد کے نام پر لوگوں کی بیعت لینی شروع کی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر حضرت مسیح موعود کا نام احمد نہیں تو میرے نام پر بیعت لینے کا حکم کس طرح پورا ہوا۔ اور اگر آپ کا نام احمد ہے جیسا کہ ان الفاظ بیعت سے ظاہر ہے تو پھر اس بات پر بحث کیوں ہے کہ حضرت صاحب "کا نام احمد نہ تھا اور کیوں جو الزام ہم پر دیا جاتا ہے اس کے خود مرتکب ہو رہے ہیں اور کیوں غلام احمد کو احمد بتا رہے ہیں لیکن ہر ایک شخص جو تعصب سے خالی ہو کر اس امر پر غور کرے سمجھ سکتا ہے کہ در حقیقت ہمارے مخالفین کے دل بھی یہی گواہی دے رہے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کا نام احمد تھا۔ اور ہم پر جو اعتراض کئے جاتے ہیں وہ صرف دکھانے کے دانت ہیں اور ان کے کھانے کے دانت اور ہیں۔

نواں ثبوت حضرت مسیح موعودؑ کا نام احمد ہونے کا یہ ہے کہ خود آپ نے اس آیت کا حصاد اپنے آپ کو قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ ازالہ ادہام جلد ۲ صفحہ ۳۶۴ میں تحریر فرماتے ہیں:

”اور اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس کے مثل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے وَ مُبَشِّرًا بِوَسُوْلِ يٰقَاتِلِ مِنَ الْهَيْدَى اسْمُهُ اَحْمَدُ مگر ہمارے نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنی جامع جلال و جمال ہیں۔ لیکن آخری زمانہ میں برہمن میٹھو کی مجرد احمد جو اپنے احمد و حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیہا گیا۔“

(روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۶۳)

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ آپ اس آیت کا صداق اپنے آپ کو ہی قرار دیتے ہیں  
 کیونکہ آپ نے اس میں دلیل کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ اگر رسول کریم ﷺ اس جگہ مراد  
 ہوتے تو محمد و احمد کی پیغمبری ہوتی۔ لیکن یہاں صرف احمد کی پیغمبری ہے جس سے معلوم ہوتا  
 ہے کہ یہ کوئی اور شخص ہے جو محمد و احمد ہے پس یہ حوالہ صاف طور پر ثابت کر رہا ہے کہ آپ  
 ﷺ تھے بلکہ یہ کہ اس پیغمبری کے آپ ہی صداق ہیں اور اگر کسی دوسری جگہ پر آپ نے  
 رسول کریم ﷺ کو بھی اس آیت کا صداق قرار دیا ہے تو اس کے یہی معنی ہیں کہ بوجہ اس

یہ علاقہ 231، 232 پورج ہے

37 معجم انوار العلوم جلد 3 صفحہ 101 از مرزا شیر علی محمد صاحب مرزا کا دہائی

۴۴۲

اربعین نمبر ۴

## اطلاع

میں نے اپنا ارادہ یہ ظاہر کیا تھا کہ اس رسالہ اربعین کے چالیس اشتہار جدا جدا شائع کروں۔ اور میرا خیال تھا کہ میں صرف ایک ایک صفحہ کا اشتہار یا کبھی دو دو صفحہ یا غایت کار دو صفحہ کا اشتہار شائع کر دینگا اور یا کبھی شاید تین یا چار صفحہ لکھنے کا اتفاق ہو جائیگا۔ لیکن ایسے اتفاقات پیش آ گئے کہ اس کے برخلاف ظہور میں آیا۔

یہ نمبر دس دفعہ میں اور چار رسالوں کی طرح ہو گئے۔ چنانچہ اس رسالہ کی تقریباً تین صفحہ تک نوٹ پہنچ گئی اور وہ حقیقت یہ امر پورا ہو چکا جس کا میں نے ارادہ کیا تھا اس لئے میں نے ان رسالوں کو صرف چار نمبر تک ختم کر دیا اور آئندہ شائع نہیں ہوگا۔ جس طرح ہمارے خدائے عزوجل نے اول پچاس نمازیں فرض میں پھر تکلیف کر کے پانچ کو بجائے پچاس کے قرار دے دیا۔ اسی طرح میں بھی اپنے رب کریم کی سنت پر ناظرین کے لئے تخفیف تصدیق کر کے نمبر چار کو بجائے نمبر چالیس کے قرار دے دیتا ہوں اور اپنی اس تحریر کو اپنی جماعت کے لئے چند نصیحتوں پر ختم کرتا ہوں۔

## نصائح

اے عزیزو! تم نے وہ وقت ہلایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو جسے مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لئے بہت پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔ اس لئے اب اپنے ایمانوں کو خوب مضبوط کرو اور اپنی راہ میں درست کرو۔ اپنے دلوں کو پاک کرو اور اپنے مومن کو ماضی کرو۔ دوستو! تم اس مسافر خانہ میں محض چند روز کے لئے ہو۔ اپنے مالی گھروں کو

۱۰۰

نبی جو خاتم النبیین ہے اور جو تمام نبیوں کا سردار ہے۔ اس کی نبوت بھی اس دلیل کے مطابق (نمود باللہ) باطل ٹھہرتی ہے۔ کیونکہ آپ سے پہلے پانچ شخص ایسے گذرے ہیں جن کا نام محمد تھا۔ چنانچہ آپ سے پہلے بنو سواۃ میں محمد النخعی گزرا ہے۔ اور ایک محمد اس امیہ کے دربار میں تھا جس نے مکہ پر حملہ کیا تھا۔ اور یہ حملہ رسول کریم ﷺ کی پیدائش سے ایک سال پہلے ہوا۔ اس کی نسبت جاہلیت کا ایک شعر بھی ہے فَذَا لَکُمْ ذُو النَّجَّاحِ مِنَّا مُحَمَّدٌ۔ وَرَأَيْتُهُ بِفَتْحِ حَوَامَةِ النُّبُوتِ تَخْفُفُ تَمِيرًا فَخُصَّ اس نام کا بنو قسیم میں گزرا ہے اور یہ شخص پادری تھا۔ جو قاضی الامیردی تھا۔ پانچویں محمد النخعی۔ پس اگر یہی دلیل حضرت مسیح موعود کی نبوت کو باطل کرنے والی ہے تو حضرت عیسیٰؑ، حضرت زکریاؑ، حضرت مسیحؑ اور آنحضرت ﷺ کی نبوت بھی ثابت نہیں ہوتی۔ کیسے تعجب کی بات ہے کہ ہمارے مخالفین ہماری مخالفت میں ان ہتھیاروں پر اتر آئے ہیں کہ جن سے پہلے نبیوں کی نبوت بھی باطل ہو جاتی ہے۔ قرآن شریف میں خدا تعالیٰ کفار کی نسبت فرماتا ہے کہ یہ ہمارے رسول (محمد ﷺ) پر ایسے اعتراض کرتے ہیں جو ان کے نبیوں پر بھی پڑتے ہیں جن کو یہ مانتے ہیں یعنی یہ کہتے ہیں کہ آسمان پر چڑھ جا۔ اور ہمارے لئے کلب لا۔ وغیرہ وغیرہ۔ تو جیسے اعتراضات وہ لوگ آنحضرت ﷺ پر کیا کرتے تھے ایسے ہی اعتراضات یہ لوگ آج حضرت مسیح موعود پر کرتے ہیں جن کو اگر سچا مان لیا جائے تو سب نبیوں کی نبوت باطل ہو جاتی ہے۔

ایک اور اعتراض اور اس کا جواب پھر ایک یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے کئی نام نہیں رکھے اس لئے یہ نبی نہیں ہو سکتے۔ اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ اِنِّیْ اَسْمَاءُ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا النَّاجِیُّ الَّذِیْ یَخْشَوُ اللّٰہَ مِنْ الْکُفْرِ وَاَنَا النَّاجِیُّ الَّذِیْ یُخْشَرُ النَّاسُ عَلَیْ قَدَفِیْ وَاَنَا الْغَاقِبُ وَالْغَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ۔ (شکوہ کتاب البواب باب اسماء النبی ومفاتیح) یعنی آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ میرے پانچ نام ہیں۔ پس اگر حضرت مسیح موعودؑ کے بھی خدا تعالیٰ نے کئی نام رکھ دیئے اور آپ کو مدی اور کرشن بنا دیا۔ تو اس سے آپ کی نبوت کس طرح باطل ہو گی۔ آپ نے اپنے آقا سے تو ایک نام ہی پایا ہے۔ پس آنحضرت ﷺ کی نبوت پانچ نام رکھنے کے باوجود ثابت ہو سکتی ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ آپ کی نبوت چار نام رکھنے کی وجہ



سے ثابت نہیں ہو سکتی۔ وہ لوگ جو یہ اعتراض کرتے ہیں سوچیں اور بتائیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت کیوں ثابت نہیں ہو سکتی۔

نہی کے لئے شریعت لانا شرط نہیں کتاب یعنی شریعت لائے۔ لیکن حضرت سجاد  
موجود چوتھ تک کوئی کتاب نہیں لائے۔ اس لئے نبی نہیں ہو سکتے۔ یہ اعتراض جس کی طرف سے  
کیا جاتا ہے وہ اپنے آپ کو احمدی کہتے اور حضرت سجاد موجود کے شیوائی کہلاتے ہیں لیکن ان  
نہیں جانتے کہ حضرت سجاد موجود اس کے حلق خود لگے تھے ہیں کہ "نبی کے حلقی معنوں پر  
غور نہیں کی گئی۔ نبی کے معنی صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا اور شرف  
مکالمہ اور مخاطبہ الہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری  
ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو" (ابن احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۳۸) روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ

(۳۰۶)

پھر آپ لکھتے ہیں کہ ”نبی کے لئے شارع ہونا شرط نہیں ہے۔ یہ صرف مہبت ہے جس کے ذریعہ سے امور غیبیہ کھلتے ہیں (ایک قسطی ۱۱۲، المیزان جلد ۸ ص ۱۲۰)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں ”بعد قورت کے صد ہا ایسے نبی بنی اسرائیل میں سے آئے کہ کوئی نئی کتاب انکے ساتھ نہیں تھی۔ بلکہ ان انبیاء کے تصور کے مطابق یہ ہوتے تھے کہ تالین کے موجودہ زمانہ میں جو لوگ تعلیم قورت سے دور پڑ گئے ہوں۔ پھر ان کو قورت کے اصلی منشاء کی طرف کہیں۔ (شارح القرآن ص ۲۲۲، المیزان جلد ۶ ص ۲۲۰)

پھر آپ لکھتے ہیں "بنی اسرائیل میں گئی ایسے نبی ہوئے ہیں۔ جن پر کوئی کتاب اتنا نہیں ہوئی۔ صرف خدا کی طرف سے بھیجی گئی تھیں کرتے تھے" (پارہ ۵-۵۰ ص ۱۵۵)

اب یہ لوگ کہتے ہیں کہ کوئی ایک نبی بھی ایسا نہیں تھا جو شریعت نہ لایا ہو۔ لیکن حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ گئی نبی ایسے ہوئے ہیں۔ ہم کہتے ہیں جب بنی اسرائیل میں ایسے نبی آ چکے ہیں جو کوئی کتاب نہیں لائے تو پھر یہ مطالبہ حضرت مرزا صاحب کے لئے کیوں پیش کیا جاتا ہے۔ لیکن انہوں نے تو یہ ہے کہ یہ لوگ نہیں سمجھتے کہ ہم کیا کر رہے ہیں اور خدا اور کمال پروردگار ہے۔ کیا ناراض ہے وہ شخص جو کسی کو تیرا رے اور سامنے اس کا اپنا باپ کہتا ہو مگر وہ یہ خیال نہ کرے کہ اگر میں نے تیرا رے تو تیرے لیے میرے باپ کو چھوڑ دے گا اور پھر کہیں اس تک پہنچے گا۔

بیخ مطلب مرا هرگز انتقامت نبود  
 بتاج و تخت ز من آمد و نبرد  
 مویس است که ملک ما بدست آید  
 و اتم بملک کرده اند روز نخست  
 ملک خست علی است مسکن و مایه  
 اگر جهل بود حقیر من که در غم  
 منم مسیح ز من و منم کلیم خدا  
 ز طبع است که بدتر از طبع من بود  
 ازان پس پریدم بعد که دنیا نام  
 مواجش و خوارش حق شدت کند  
 کلیدها صدق صفا گم شده بود  
 مرغ از خنم ایکه سخت به خبری  
 کسیکه گم شده از خود حق بیست  
 نیادم ز پنه جنگ که از راه و جاد  
 بجای دلت دلی کسی خدا و لیم  
 دلی من که پر از محبت دوست  
 بجوای می خشتی ز غل بهانی نیست  
 عزایت در کش پرده مرا پر دم  
 بکند قدرت هزار بافتش با  
 بیادم که در صدق با و خشت غم  
 بیادم که در علم و دانش گشت غم

چه جرم من چو چنین حکم از خدا باشد  
 و شوق افسر شاهی بلل هوا باشد  
 که ملک و ملک زمین با عا کجا باشد  
 کنول نظر بملک زمین چرا باشد  
 چرا بجز بملک این نشیب جا باشد  
 که با من ست قدر که در و العملی باشد  
 منم محمد و احمد که بختی با شد  
 که جنگ او بکلیم حق از هوا باشد  
 کنول بکند عرش جلالت با شد  
 مقام من همین قدس و اصفا باشد  
 دو بلده از سخن و خط من بها باشد  
 که در سنگ گفته ام از وحی گبریا باشد  
 هر آنچه از دینش بشنوی بجا باشد  
 فرض ز آدم در کس اتقا باشد  
 بیخ فرض که بر نه ستایا باشد  
 که در زمان فعلات از و ضیا باشد  
 بعد او همه امر حق را و هوا باشد  
 بر بینی اش اگر تپش خشت و باد باشد  
 که حقش و حال و نقشش با شد  
 بدستال بر ما آرا که پادشاه باشد  
 جنگ نیز نمایم که در سا باشد

۲۵۴

اربعین ۴

جو ہرٹی گڑھی نے میرے مقابل پر کی۔ کیا میں نے جس کو اس نے بویا تھا کہ میں اس سے ایک منقوی بحث کر کے بیعت کر لوں۔ جس حالت میں میں بار بار کہتا ہوں کہ خدا نے مجھے مسیح موعود کے بیجا ہے اور مجھے بتا دیا ہے کہ فلاں حدیث سچی ہے اور فلاں جھوٹی ہے اور قرآن کے معنیوں سے مجھے اطلاع بخشی ہے تو پھر میں کس بات میں اور کس غرض کے لئے ان لوگوں سے منقوی بحث کروں جبکہ مجھے اپنی دلی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر تو کیا انہیں مجھ سے یہ توقع ہو سکتی ہے کہ میں ان کے ظنیات بلکہ موضوعات کے ذخیرہ کو شکر اپنے یقین کو چھوڑ دوں جس کی حق ایتھن پر بنا ہے اور وہ لوگ بھی اپنی مذ کو چھوڑ نہیں سکتے کیونکہ میرے مقابل پر جھوٹی کتابیں شائع کر چکے ہیں اور اب انکو رجوع اللہ من الموت ہے تو پھر ایسی حالت میں بحث سے کونسا فائدہ مترتب ہو سکتا تھا اور جس حالت میں میں نے اشتہار دے دیا کہ آئندہ کسی مولوی ذخیرہ سے منقوی بحث نہیں کر دنگا تو انصاف نہ نیک غیثی کا تقاضا یہ تھا کہ ان منقوی بحثوں کا میرے سامنے نام بھی

کہ پہلے آپ اسلام سے مرتد ہو جائیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اجتہاد بھی حدیث مذہب دہلی کے رد سے غلط تھا لہذا اس غلطی کی وجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی آپ کے اصول کے رد سے کاذب ٹھہرے۔ پہلے اس سوال کا جواب دو پھر میرے رافضیوں کو۔ اسی طرح احمدیہ کے دلائل کے متعلق بھی شرطی بیگوئی ہے اگر کچھ حیلے باقی ہے تو کیوں شرط کی مستعد نہیں کرتے اور یہ کیسے دیانت تھی کہ مذہبی کتاب میں بیکرام کے متعلق کی بیگوئی کا ذکر بھی نہیں کیا۔ کیا وہ بیگوئی بھی حدیث یا نہیں بلکہ احمدیہ بیگوئی کے مطابق یہ حدیث کے اندر ملے نہیں۔ ابھی کی بات ہے کہ آپ کے حوزہ دہمت ڈیڑھ فٹ حوضہ صاحب نے میرے مستفاد پر بڑے یقین سے لکھا ہے کہ یہاں مسئلہ سے بیکرام کے متعلق بیگوئی یہی ہو گئی۔ اب اسی جماعت میں جو کہ آپ تکذیب کرنے لگے۔ منہ

۱۱۲



أَهَذَا الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ قُلُوبَنَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُؤْتِي إِلَيْنَا أَمْثَالَ الْهَكَمِ إِلَهُ وَاحِدٌ  
وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي الْقُرْآنِ - وَلَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِمْ أَفَلَا تَعْقِلُونَ - وَمَا لَوْلَا  
هَذَا إِلَّا الْإِفْرَاءُ - قُلْ إِنَّ هُدَى اللَّهِ هُوَ الْهُدَى - أَلَا إِنَّ جُزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ -  
إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا لِّيُخْرِجَكَ اللَّهُ مَالَقَةً مِّن دُونِكَ وَمَا أَخَذَ إِلَهِسَ اللَّهُ بِكَ  
عَبْدَهُ - فَبَرَأهُ اللَّهُ وَمَا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ رَاحِمًا - وَاللَّهُ مُؤْمِنٌ كَرِيمٌ -  
وَلَنَجْعَلَ لَآيَةٍ لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِنَّا وَمَا تَقْضِيهَا - قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ تَمْتَرُونَ -  
يَا أَيُّهَا الرَّحْمَنُ الْوَحْدَةُ عَلَى سَفْتَيْكَ - إِنَّا آعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ -  
إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ - يَأْتِي لَمَدًا لَا نَبِيَاءَ وَأَمْرٌ يَتَأْتِي - يَوْمَ يَبْعَثُ الْحَقُّ وَ

چاہا کہ شناخت کیا جاؤں۔ زمین و آسمان بندھے ہوئے تھے سو ہم نے دونوں کو کھول دیا۔ اور تجھے انہوں نے  
ایک نہیں کی جگہ بنا رکھا ہے کیا یہی ہے جو خدا کی طرف سے بھیجا گیا۔ کہ میں ایک آدمی ہوں تم عباد مجھے خدا  
سے الگ ہوتا ہے کہ تمہارا خدا ایک خدا ہے اور تمام بھلائی قرآن میں ہے۔ اور میں اس سے پہلے ایک مدت  
سے تم میں ہی رہتا تھا کیا تمہیں میرے حالات معلوم نہیں۔ اور انہوں نے کہا کہ یہ باتیں افترا ہیں۔ کہ حقیقی ہدایت  
جس میں غلطی نہ ہو خدا کی ہدایت ہے۔ اور خبردار ہو کہ خدا کا گروہ ہی آخر کا غالب ہوتا ہے۔ پہلے تجھے کھلی  
کھلی فتح دی ہے تاہم اگلے اور پچھلے گناہ معاف کئے جائیں۔ کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے۔  
سو خدا نے ان کے الزاموں سے اس کو بری کیا۔ اور وہ خدا کے نزدیک و محب ہے۔ اور خدا کافروں کے مکر  
کو مسترد کر دے گا۔ اور ہم اس کو لوگوں کے لئے نشان بنائیں گے۔ اور رحمت کا نمود ہو گا۔ اور یہی مقدر  
قدیر و مہیا قول ہے جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔ اے احمد! رحمت تیرے لبوں پر جاری ہو رہی ہے۔ ہم نے  
تجھے بہت سے حقائق اور معارف اور برکات بخشے ہیں۔ بعد از تیرے نیک عطا کی ہے۔ سو خدا کے لئے نماز پڑھ  
اور قرآنی کہ تیرا بد گویہ غیر ہے یعنی خدا سے بے نشان کر دے گا۔ اور وہ نامراد مرے گا۔ میوئل کا ہانڈ آئے گا

۱۔ یہ العلم کہ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ اس وقت اس عاجز پر خدا تعالیٰ کی طرف سے القا ہوا کہ جب ایک شخص  
کو مسلم معاف نام نہ ایک نعمت گالیوں سے بھری ہوئی اس عاجز کی طرف بھیجی تھی اور اس میں اس عاجز کی نسبت  
اس ہندو زادہ نے وہ الفاظ استعمال کئے تھے کہ جب تک ایک شخص نہ حقیقت شقی و نجیث ہیئت افکار و قلب  
نہ ہو ایسے الفاظ استعمال نہیں کر سکتا۔ .... سو یہ العلم اس کے اشتداد اور رسالہ کے پڑھنے کے وقت ہوا کہ إِنَّ  
شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ۔ سو اگر اس ہندو زادہ بد نظرت کی نسبت ایسا وقوع میں نہ آیا اور وہ نامراد اور ذلیل اور ہوا  
نہمرا تو سمجھو کہ یہ خدا کی طرف سے نہیں ۱۱ انہام انعم ما مشیہ صفحہ ۵۸-۵۹۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۵۸-۵۹

۵۰۹

نزل

پیشگوئی نمبر ۱	پیشگوئی نمبر ۱	جس سے میں مشت کیا گیا ہوں اسی نے منہ مجھ پر ذیل خارق عادت پیشگوئیاں بٹکانی ہیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکی ہیں	پیشگوئی نمبر ۱
پیشگوئی نمبر ۱	پیشگوئی نمبر ۱	اَلَيْسَ اللهُ بِكَافٍ عَبْدًا قَبْرًا اَهْلًا وَمَقَاتِلًا اَوْ كَانِ يَحْتَدِ اللّٰهُ تو چنانچہ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۱۷۰ ترجمہ کیا خدا اپنے بندہ کیلئے کافی نہیں۔ پس وہ اسکو ان تمام ملازمتوں کی برکات جو اس پر لگائے جائیں گے اور وہ خدا کے نزدیک وجاہت رکھتا ہو۔ یہ پیشگوئی مطلع پر پڑی ہوئی ہے کہ تین ٹکڑی کشن کے وقت میں میرے پر خن کا الزام لگایا گیا خدا نے اس سے مجھے بری کر دیا اور پھر مشرقی ڈپٹی کشن کے وقت میں مجھ پر الزام لگایا اس سے بھی خدا نے مجھ بری کر دیا اور پھر مجھ پر جاہل ہونے کا الزام لگایا سو مخالفت مولویوں کی خود جہالت ثابت ہوئی اور پھر میری سب سے بڑی ساری جہالت کا الزام لگایا سو اس کا خود ساری ہونا ثابت ہوا۔ ایسا ہی یہاں کہیں نہیں گذرے گا جب تک خدا کی دل انسانی کو نہ دکھائی دے کہ یہ میرا بندہ میری طرف سے تھا تب بہتوں کی آنکھیں کھلیں گی مگر کیا فائدہ۔ اکھن ہزار غمیر مایہ گناہ راہ مرثیہ کے کہہ مانہ بود زب و خمر و	پیشگوئی نمبر ۱
پیشگوئی نمبر ۱	پیشگوئی نمبر ۱	اَنَا اَعْطَيْتُكَ الْكَوْثَرَ یعنی ہم تجھے بہت سے امانتیں عطا کرینگے اور ایک کثیر جماعت تجھے دی جائے گی۔ دیکھو اس پیشگوئی کو میں برس گذار گئے۔ اور اب وہ کثیر جماعت ہوئی اور نہ صرف ستر ہزار بلکہ اب تو یہ جماعت لاکھ کے قریب ہو گئی اور ان دونوں میں ایک بھی نہ تھا۔	پیشگوئی نمبر ۱
پیشگوئی نمبر ۱	پیشگوئی نمبر ۱	جن مقامات میں خدا نے مجھے بری کیا جو بڑے افترا اور افتراق سے پیدا کئے گئے تھے ان کے کھنڈے کی کچھ ضرورت نہیں سرکاری کافتات مولویوں میں اور جن صدائے ناشائستہ کے ساتھ سخت اور کذب اور افترا اور جہل سے خدا نے مجھے بری کیا وہی ناشائستہ میں سے بطور نمونہ اسی فہرست میں موجود ہیں اور نصف کے لئے کافی ہو سکتی ہیں۔	پیشگوئی نمبر ۱

۷۲







ORA

۱۰ جولائی ۱۹۰۶ء ”دیچ نہیں آسمان سے تیسکے بڑھاؤں کا اور زمین سے نکالوں گا پتہ بڑھے

مخالف ہیں یکٹڑے جانیں گے۔“

(بدولہ ۲۲ نمبر ۱۹۶۶ء، ۱۹ اگست ۱۹۶۶ء، صفحہ ۲۶، ۱۰ اکتوبر ۱۹۶۶ء، ۱۹ اگست ۱۹۶۶ء، صفحہ ۲۶)

[illegible]

۱۰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الاستقامۃ منفرۃ، مشورۃ حقیقۃ الہیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۲، صفحہ ۷۷  
میں یہیں اہل علم کا حوالہ میں ترجیح فرماتے ہوئے اس کی تہنیک "ارجو ان لا یخلف" تحریر فرمائی ہے۔ اس کے ساتھ یہاں  
درج کیا گیا۔ (مرتبہ)

234

تذکرہ مجموعی والہامات صفحہ 538 طبع چارم ہزار اولیائی

نفس پر قائم ہے زندہ خدا کا مظهر اور کونجہ سے اس پر مقصود کا مبدع ہے۔ اور تو ہمارے پانی سے ہے اور دوسرے لوگ قتل سے کیا یہ کہتے ہیں کہ ہم ایک بڑی جماعت ہیں۔ انتقام لینے والے۔ یہ سب بھاگ جائیں گے اور پیٹھ پھیریں گے۔ وہ خدا قابل تعریف ہے جس نے تجھے دامادی اور آبائی عزت بخشی۔ اپنی قوم کو ڈرا اور کہہ کہ میں خدا کی طرف سے ڈرانے والا ہوں۔ ہم نے کئی کھیت تیس کر لئے تیار کر رکھے ہیں اسے ابراہیم اور لوگوں نے کہا کہ ہم تجھے ہلاک کریں گے مگر خدا نے اپنے بندہ کو کہا یہ کچھ خوف کی جگہ نہیں ہیں اور میرے رسول غالب ہوں گے۔ اور میں اپنی فوجوں کے ساتھ مقرب آؤں گا میں سمندر کی طرح موجزن کروں گا۔ خدا کا فضل آنے والا ہے اور کوئی نہیں جو اس کو رد کر سکے۔ اور کہہ خدا کی قسم یہ بات سچ ہے اس میں تبدیلی نہیں ہوگی اور نہ وہ ٹھپسی رہے گی۔ اور وہ امر نازل ہو گا جس سے تو تعجب کرے گا۔ یہ خدا کی وحی ہے جو اونچے آسمانوں کا بنانے والا ہے۔ جس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ ہر ایک چیز کو جاتا ہے اور دیکھتا ہے۔ اور وہ خدا ان کے ساتھ ہے جو اس سے ڈرتے ہیں اور نیکی کو نیک طور پر ادا کرتے ہیں اور اپنے نیک عملوں کو خوبصورتی کے ساتھ انجام دیتے ہیں۔ وہی ہیں جن کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے۔ اور دنیا کی زندگی میں بھی ان کو بشارتیں ہیں۔ تو نبی کی کتا رعاطفت میں پرورش پا رہا ہے۔۔۔۔۔ اور میں ہر حال میں تیرے ساتھ ہوں۔

اور پھر فرمایا:-

وَقَالُوا إِن هَذَا إِلَّا اخْتِلَافٌ. إِنَّ هَذَا لَوَجْعُنَا يَجْعَوُا الَّذِينَ. قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ. قُلْ لَكُمْ الْآمْنُ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لَا تَوَجَّهُتُمْ فِيهِ اخْتِلَافًا كَيْفَ تَكْفُرُونَ. هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ وَكَفَّيْنَاكَ الْاِخْلَاقِ. قُلْ إِنَّ اخْتِلَافَهُ لَعَلَّكُمْ يَجْتَارُونَ. وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ اخْتَارَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا تَنْزِيلًا مِنْ اللَّهِ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ. لِيُنْذِرَ كَوْمًا مَّا أَتٰهُمُ هُمْ. وَلِيُنْذِرَ كَوْمًا آخَرِينَ. عَسَى اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ هَاهُنَا يُكْفِرُونَ مَوَدَّةً. يَخْشَوْنَ عَلَى الْأَقْلَامِ سَجْدًا أَنْ يَنْزِلَ عَلَيْهِمْ لَكَا الْخَاطِئِينَ. لَا تَأْخُذْ بَعِثِكُمْ الْيَوْمَ. يُغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ وَهُوَ الرَّحِيمُ الرَّحِيمُ. إِنْ أَنَا اللَّهُ فَأَعْبُدْنِي وَلَا تُنْسِينِي وَاجْتِهِدْ أَنْ تُصَلِّيَنِي وَأَسْأَلُ رَبَّكَ وَكُنْ سَعُوًّا. اللَّهُ وَرَبُّ حَتَّانَ عَلَّمَ الْقُرْآنَ. قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ بَعْدَهُ تَعْلَمُونَ. نَزَّلْنَا عَلَى هَذِهِ الرَّحْمَةِ وَمَا يَنْطَلِقُ عَيْنُ الْهَوَى. إِنْ هُوَ إِلَّا دَعْوَى يَدْعُو. دَلِي قَتَلْتَنِي فَكَانَ قَاتِلُ قَتَلْتَنِي أَوْ أَدْنَى ذُنُوبِي وَالْمَكْذِبِينَ إِنْ مَعِيَ الرَّسُولُ أَتَوْكُمْ. إِنْ يَنْهَى أَنْفَعُ عَظِيمًا. وَإِنَّكَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ. وَإِنَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي

لے (ترجمہ ذوق) اور تو ہمارے پانی سے ہے۔



فَأَمَّا الرَّحْمَةُ عَلَى شَفْعَتِكَ ۖ إِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا ۖ سَتَجِدُنَا الْفَائِزِينَ ۖ  
 تیرے لبوں پر رحمت جاری کی گئی۔ تو میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ میں نے تیرے اہم متوکل رکھا۔  
 يَرْزُقُهُ اللَّهُ ذِكْرَكَ ۖ وَيَتَخَرَّجُ نِعْمَتُهُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ بَوَلَّيْتَ  
 خدا تیرا ذکر کرے گا۔ اور اپنی نعمت دنیا اور آخرت میں تیرے ہی پر ہی کرے گا۔ اے احمد اگر  
 يَا أَحْمَدُ ۖ وَكَانَ مَا بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ حَقًّا ۖ إِنَّكَ حَبِيبٌ وَأَجُورٌ  
 برکت دیا گیا اور جو کچھ تجھے برکت دی گئی وہ تیرے ہی حق تھا تیرے ہی شان محبوب ہے اور تیرا اجر  
 قَرِيبٌ ۖ أَلَا رَأَيْتَ ۖ وَالسَّمَاءَ مَعَكَ لَمَّا هُوَ مَعِي ۖ أَنْتَ وَجِيهٌ فِي خَضْرَايَ  
 قریب ہے۔ آسمان اور زمین تیرے ساتھ ہیں جیسے کہ وہ میرے ساتھ ہیں۔ تو میری درگاہ میں وجہ ہے  
 اخْتَرْتَنِي لِنَفْسِي ۖ سُبْحَانَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ۖ زَادَ مَجْدَكَ  
 نہ نہ تجھے اپنے لئے چنا خلائق پاک بڑا برکتوں والا اور بڑا بزرگ ہے وہ میری بزرگی کو زیادہ کرے گا۔  
 يَنْقُطُ عَنْ أَبْنَاءِكَ وَيُبْدَأُ مِنْكَ ۖ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَسْتَرْثِكَ ۖ كَيْفَى  
 تیرے باپ بچوں کا ذکر منقطع ہو جائے گا اور تیرے بعد سلسلہ خلائق کا تھمے شروع ہو گا خلائق ایسا نہیں کیجے کچھ پڑے  
 يَمِيزُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۖ إِذَا جَلَّ لَعْنُ اللَّهِ وَالْقَتْعُ ۖ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ  
 جب تمہیں پاک اور پیر میں فرق کر کے دو کھادوسے اور جب خدا تعالیٰ کی مدد اور فتح آئے گی اور خدا کا وعدہ پوری ہو گا  
 هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ۖ أَرَدْتُ أَنْ أَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ  
 تمہیں کما جائے گا اگر یہی امر ہے جس کیلئے تم تیزی کرتے تھے میں نے خدا کو کیا کہ اپنا خلیفہ بنوں سو میں نے اس کام کو  
 أَدْرَدْتُ قَتْلِي فَكَانَ قَاتٍ قَوْمِيْنَ أَوْ أَدْنَى ۖ يُخِي الدِّينَ وَ  
 پیدا کیا۔ وہ خدا سے نزدیک ہو پھر غلو کی حالت ہو گا اور خدا اور غلو کے درمیان میں ہو گا یہاں تک کہ وہ اپنا خلیفہ بنا کر  
 يُقَيِّمُ الشَّرِيعَةَ ۖ يَا أَدْرَأْسُكُنْ أَنْتَ وَرَفُجُكَ الْجَنَّةُ ۖ يَا مَرْيَمُ  
 دین کو قائم کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا۔ اے آدم اگر تو میرے دوست بہشت میں داخل ہو۔ اے مریم  
 اسْكُنْ أَنْتَ وَرَفُجُكَ الْجَنَّةُ ۖ يَا أَحْمَدُ اسْكُنْ أَنْتَ وَرَفُجُكَ الْجَنَّةُ  
 اگر تو میرے دوست بہشت میں داخل ہو۔ اے احمد اگر تو میرے دوست بہشت میں داخل ہو۔

یہ یاد ہے کہ ظاہری درجہ اور جاہت کے لئے سے جس خاکلہ کا انتخاب بہت شریعت رکھتا ہے بلکہ اس نادیکہ ہی اس  
 خائلی کی دینی شریعت زوال کے قریب ہوتی تھی۔ میرے دادا صاحب کے اس نوحہ میں یہ بات گواہی اپنی کثرت کے لئے پہلے  
 اس سے وہ والہاں تک کہ وہ گم ہیں بسر کرتے تھے کہ اس سلطنت کے تحت نہ تھے اور ہر قدر فتنہ و فساد و شریعت پرندہ  
 سے غفلت کے نادر میں چند راہنما کے بعد سب کچھ جیسے اور موت چھ گواہی ان کے قبضہ میں ہے اور ہر روز گواہی اور رات

مذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 542 طبع چہارم از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 234 پر درج۔



٢٤٧

نے فرمایا کہ "ابھریں سے غریغ الفلا میں ٹھکانا چاہیے کہ

مُبَارَك

یہ گویا قبر حیات کا نشان ہے۔

(الحکم جلد ۴ نمبر ۱۶، سوز خرمک میٹا شدہ ۱۹۰۰ء صفحہ ۵)

پہلی مشق

**پہلی کتاب**

"ایک دفعہ عزیز مرحوم کی زندگی میں بھرت اس کی شنا کے لئے دُعا کی۔ تب خواب میں دیکھا کہ ایک شرک ہے۔ گویا وہ چاند کے ٹکڑے کا کٹے کے بنائی گئی ہے اور ایک شخص ایوب بیگ کو اس شرک پر سے لے جا رہا ہے اور وہ شرک آسمان کی طرف جاتی ہے اور ضایت خوش اور چمکیلی ہے۔ گویا زمین پر چاند پھرایا گیا ہے۔ یہی خواب اپنی جماعت میں ریاں کی اور مختلف کے طور پر یہ سمجھا کہ یہ صحت کی طرف اشارہ ہے لیکن ولی نہیں مانتا تھا کہ اس خواب کی تفسیر صحت ہی سوائے اس خواب کی تعبیر ظہور میں آئی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ"

(از مکتوب بہ تمام کلٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مندرجہ بالا نمبر ۴۷ نمبر ۱۰ مورخہ ۲۸ مئی سنہ ۱۳۹۷ء صفحہ ۴)

۲۵ اپریل ۱۹۰۰ء

اس خط کے لکھنے کے وقت میں جو ایوب بیگ مرحوم کی طرف توجہ تھی کہ وہ کیونکر جلد  
 ہماری آنکھوں سے ناپید ہو گیا اور تمام تعلقات کو خواب و خیال کر گیا کہ یک دفعہ الہام ہو ا  
 مبارک وہ آدمی جو اس وقت قازقہ کے راہ سے داخل ہو  
 یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ عورتی ایوب بیگ کی موت نہایت ایک طور پر ہوئی ہے اور  
 خوش نصیب وہ ہے جس کی ایسی موت ہو

والله المستودع بنامہ اکثر مولانا المستودع بیگ صاحب نندو جہاں عالم صدر نمبر ۱۸ مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۰۷ء (۱۹۰۷ء)

1400

خدا نے مجھے کیا کر اٹھا اوسان لوگوں کو کہہ دے کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ پس کیا تم خدا کی گواہی تک نہ دے گے خدا کا کلام جو میرے گھر پر اتلی اٹھا اس کے یہ الفاظ ہیں :

قُلْ جُنْدِيْ شَهِادَةٌ مِّنْ اِلٰهِ قَهْلَ اَنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ قُلْ وَجُنْدِيْ شَهِادَةٌ مِّنْ اِلٰهِ  
قَهْلَ اَنْتُمْ تُسْلِمُوْنَ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اِلٰهَ قَالِمْعُوْنِ يَخْبِئَكُمْ اللّٰهُ وَقُلْ  
يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّ رَسُوْلُ اِلٰهِ اِلَيْكُمْ جِيئَكُمْ اَنِى مُنْعَلٌ مِّنْ اِلٰهِ

۱۱) اشتداد بیماری از خرداد ۲۲ صبح ۲۵ شهریور ۱۳۶۹ در مجرای اشتدادت جلد ۳ ص ۲۶۰-۲۶۹

(ترجمہ) ان کو کہہ کر میں خدا کی گواہی ہے۔ پس کیا تم ایمان لائے یا نہیں۔ ان کو کہہ کر میں

**۱۔ منظر الترویج بیک صاحب (مترجم)**

۱۰۰۰ روپے

3

يُحْمَدُ لِلَّهِ وَاللَّهُ وَيَتَشَنَّى إِلَيْكَ

عقائیر تعریف کرتا ہے اور تیری طرف پہلا آگے

الَّذِينَ تَعْبُدُ اللَّهَ قَدِيرِينَ

غیر وہ ہر خدا کی مدد نزدیک ہے

شَيْئَانِ الَّذِي أَسْزَى بِعَبْدِهِ لِيَمْلَأَ

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندہ کو رات کے وقت میں سیر کرایا۔ یعنی مٹلات اور گراہی کے زمانہ میں  
جورات سے مشابہہ مہکات معرفت اور یقینی تک لائق طور سے پہنچایا۔

بِخَلْقِ أَوَّلَ مَا كَرَّمَ

پیدا کیا آدم کو پس اکرام کیا اس کا

جَوْنًا اللَّهُ فِي خَلْقِ الْأَوَّلِينَ

جبرئیل اللہ نے پہلے کے مخلوق میں

اس فقرہ اسی کہیے معنی میں کہ منصب ارشاد اور ہدایت اور مورد وئی الہی ہونے کا دراصل مخلوق نہیں  
ہے اور اس کے غیر کے طور مستعار ملتا ہے اور یہ مخلوق انبیاء اقدس محمدیہ کے بعض افراد کو بغرض تکمیل ناقصین عطا ہوتا  
ہے اور اس کی طرف اشارہ ہے جو حضرت علی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَلَكًا أَمِينًا كَأَنَّهُ يَأْتِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَيَسْتَأْذِنُ  
بِهِ فَنُكِّلُ بِهِ شَيْئًا مِنْ شَيْءٍ كَأَنَّهُ يَأْتِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَيَسْتَأْذِنُ بِهِ فَنُكِّلُ بِهِ شَيْئًا مِنْ شَيْءٍ

وَلَقَدْ كَرَّمَ عَلَى خَلْقِهِ فَكَرَّمَ

مشتاقہ تم ایک لڑکے کے کہ پر سوا اس سے تم کو خلاصی بخش۔ میں خلاصی کا سامان عطا فرمایا۔

فَلَمَّا كَرَّمَ عَلَى خَلْقِهِ فَكَرَّمَ

خدا تعالیٰ کا ارادہ اس بات کی طرف متوجہ ہو کر تم پر رحم کرے اور اگر تم نے گناہ اور سرکشی کی طرف رجوع کیا تو  
ہم کی سزا اور عتاب کی طرف رجوع کریں گے اور ہم نے تم کو کافروں کے لئے قید خانہ بنا رکھا ہے.....

فَلَمَّا كَرَّمَ عَلَى خَلْقِهِ فَكَرَّمَ

تو جب کہ وہ اس وقت اور لمحہ اور گھبراہٹ سے باز آؤ اور اپنے حال کی اصلاح کرو اور خدا کی طرف متوجہ ہو جاؤ  
اس میں پر رکن کہ وہ میرا مخلوق کے ساتھ اس سے مدد پا ہو کہ تمہاری جگہ سے بیاں نہ ہو جاتی ہیں۔

بُخَرِي لَكَ يَا خَمْدِي - أَلَمْ تَكُنْ مَلَكًا وَمِنْ خَلْقِكَ كَرَّمَ

اے حضرت میں نے میں خدایا کے مخلوق میں پیدا کیا اور میں نے اس کے لئے کلام کی اور مہکات پر مجھ کو براہیں احمدیہ  
اللہ نے مخلوق سے مخلوق کو مخلوق میں سے مخلوق سے کہ خلق کا لفظ سبکدہ ہے۔ (مرب)





هُوَ الَّذِي دَوَّالُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيَّ رَجُلٌ مِّن قَوِّيتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ  
 دوا لولا خدا کا ہوتے کہ ہے اور کس کے لیے بھی ان کا کسی شے کا دوا کر کے لایا نہیں ہوئی جو وہ شہروں میں سے کسی ایک شہر کا خدا  
 وَقَالُوا آتَىٰ لَكَ هَذَا إِنَّ هَذَا لَمَكْرٌ مَّكْرُ مُشْرِكٍ فِي الْمَدِينَةِ وَيَنْظُرُونَ  
 ہے اور کہیں گے کہ تجھ پر تو کس کا دوا حاصل ہو گیا یہ تو ایک مکر ہے جو تم لوگوں نے مل کر بنایا۔ یہ لوگ تیرا طعن دیکھتے ہیں  
 إِلَيْكَ وَهَذَا لَا يُنْصَرُونَ هَذَا إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَأَسْأَلُكَ أَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ  
 عَزَّوَجَلَّ انہیں دکھائی نہیں دیتا۔ ان کو کہہ کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے  
 عَلَى رَبِّكُمْ أَنْ يَوَحِّشَكُمْ وَإِنْ عَذَّبْنَا عَذَابًا وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ  
 خدا آیا ہے تم پر ہم سے۔ اور اگر تم پھر شرارت کی طرف محذو کر دے تو ہم بھی مذابینے کی طرف محذو کریں اور ہم نے جہنم کو  
 حَصِيرًا وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ قِيلَ اسْمِعُوا عَلَىٰ مَكَاتِكُمْ  
 لالوں کیلئے قید خانہ بنالیا ہے اور ہم نے تجھے قلم بنایا پر رحمت کرنے کیلئے بھیجا ہے ان کو کہ تم اپنے مکانوں پر اپنے طور پر عمل کرو  
 إِنِّي عَامِلٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ لَا يَنْبَلُ عَمَلٌ يَشْقَىٰ ذَرِيَّةٌ مِّن  
 اور میں اپنے طور پر عمل کرو اور میں پھر تمہاری ہی کے بعد تم دیکھ لو گے کہ کس کا خدا دے کر رہے کوئی عمل بغیر تقویٰ کے ایک دن  
 غَيْرِ اتَّقُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ  
 بول نہیں ہو سکتا۔ خدا ان کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور ان کے ساتھ جو نیک کاموں میں مشغول ہیں  
 كُنْ إِنْ أَمَرْتَهُ فَقُلْ إِنْ جَدَّيْنِ وَلَقَدْ بَلَّغْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن  
 کہ اگر تم نے امر کیا ہے تو میری گردن پر میرا گناہ ہے اور میں پہلے اس سے ایک مدت تک تمہیں ہی رہتا  
 قَبْلَهُ أَفَلَا تَعْقِلُونَ أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدًا وَيُخَوِّلُهُ آيَةً  
 تھا کیا تم کو سمجھ نہیں؟ کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے۔ اور ہم اس کو لوگوں کے لئے  
 لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ أَمْرًا حَقُّوْشًا قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ  
 ایک نشان اور ایک نمود رحمت بنائیں گے اور یہ ابتداء سے مقدر تھا۔ یہ وہی امر ہے جس میں تم  
 تَسْمَعُونَ سَلَامٌ عَلَيْكَ جَعَلْتَ مَبَارَكًا أَنْتَ مَبَارَكٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ  
 تمہارے لئے۔ تیرے پر سلام۔ تو مبارک کیا گیا۔ تو غضب اور سختی میں مبارک ہے

۱۔ بین برائے کرم کا موجود ہونے کا دعویٰ ہے جو نبی کے ایک چھوٹے سے گاؤں قادیان کا رہنے والا ہے۔ کیوں نبی محمد  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی معبود ہو اور نبی اسلام ہے۔ منہ (حقیقۃ الوحی ص ۲۷۷ حاشیہ۔ روحانی خزائن ج ۲ ص ۱۸۵)  
 ۲۔ الہام کے خلاف الیٰ الصلیتہ کا ترجمہ "شہر میں" ہے۔ الہی کے پہلے ایڈیشن میں بھی موجود نہیں ہے۔ (مرتب)



۵۴۷

مَوَالِئُ ذِي دِقَاتٍ لِّأُولَئِكَ عَلَى رَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ عَظِيمَةٍ  
 وہاں خلیفہ ہوتے ہیں۔ یہ سب کچھ جو کہیں ہو گا وہی ان کے ہاتھ میں آئے گا۔ ان کے ہاتھ میں جو کچھ ہو گا وہی ان کے ہاتھ میں آئے گا۔  
 وَقَالُوا آتَىٰ لَكَ هَٰذَا إِنَّ هَٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوهُ فِي الْمَدِينَةِ يَتَخَفُونَ  
 یہ سب کچھ جو کہیں ہو گا وہی ان کے ہاتھ میں آئے گا۔ ان کے ہاتھ میں جو کچھ ہو گا وہی ان کے ہاتھ میں آئے گا۔  
 إِلَيْكَ وَهَٰذَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْكَ إِن كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ  
 مگر تو نہیں دکھاؤ گے کہ ان کو کہہ کر اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو ان کو میری پیروی کرو۔ ان کو میری پیروی کرو۔  
 عَلَى رَبِّكُمْ أَن يَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَإِن تَعُذُّوْا عَذَابَنَا وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ  
 خدا آیا ہے تم پر کہ سب اور اگر تم میری شرارت کا طعن کرنا چاہو گے تو ہم بھی تم پر عذاب فرما دیں گے۔  
 حَصِيرًا ۚ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ۚ قِيلَ اعْمَلُوا عَمَلَكُمْ فَانظُرُوا  
 انہوں نے کہا کہ یہ تو بڑا بڑا ہے اور ہم نے تجھے تمام دنیا پر رحمت کے لیے بھیجا ہے۔ ان کو کہہ کر تم اپنی باتوں پر اپنے طور پر عمل کرو۔  
 إِنِّي خَائِفٌ لِّعَذَابِ رَبِّي إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۚ لَا يَقْبَلُ عَمَلُ شَقِيحٍ ذَرَّةً قِسْطَ  
 اور میں اپنے طور پر عمل کر رہا ہوں۔ میری قوم کے ساتھ جو تم دیکھو گے کہ ان کو خدا اور دیکھو کہ ان کو ان کی قوم کے ساتھ  
 غَيْرِ التَّقْوَىٰ ۚ إِنَّا اللَّهُ مَتَّعْنَا الَّذِينَ اتَّقَوْا آلَ الَّذِينَ هَٰذَا مَخْبِتُونَ ۚ  
 قبول نہیں ہو سکتا۔ خدا ان کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور ان کے ساتھ جو نیک کاموں میں مشغول ہیں  
 قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُمْ لِقَاءَ رَبِّي فَمَا يَنبَغِي لِي أَن أَجْعَلَ لِكُلِّ بَلَاءٍ سَبِيلًا ۚ قُلْ إِن يَكُن مِّنْ عِندِ رَبِّي  
 کہ اگر میں نے اپنے رب سے کوئی بات کہی ہو تو میرا گناہ ہے اور میں پہلے ہی سے ایک وقت تک تم میں ہی رہتا  
 قَبْلَهُ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۚ أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدًا ۚ وَرَتَّبْنَا قُلُوبَهُمْ ۚ  
 کیا تم کو سمجھ نہیں؟ کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے۔ اور ہم اس کو لوگوں کے لئے  
 لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً يِّنَا ۚ وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا ۚ قُلْ الْحَقُّ إِلَىٰ رَبِّي ۚ  
 ایک نشان اور ایک نمود رحمت بتائیں گے اور یہ ابتداء سے مقدم تھا۔ یہ وہی امر ہے جس میں تم  
 تَمْتَرُونَ ۚ سَلَامٌ عَلَيْكَ ۚ جُعِلْتَ مِثْرًا ۚ أَنْتَ مِثْرُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ  
 شک کرنے سے تیرے پر سلام۔ تو مہرک کیا گیا۔ تو مہرک کیا گیا۔ اور آخرت میں مبارک ہے

۱۔ میں نے انہیں کوئی عذاب نہیں بھیجا۔ ان کے ہاتھ میں جو کچھ ہو گا وہی ان کے ہاتھ میں آئے گا۔  
 ۲۔ (تفسیر القرآن مجلہ ۱۰ ص ۱۰۰) (تفسیر القرآن مجلہ ۱۰ ص ۱۰۰)  
 ۳۔ اہام کے خلاف فی المناہجہ کا ترجمہ "شرعی" ہے۔ الہی کے پہلے ایضاً میں بھی موجود نہیں ہے۔ (مرتب)

تذکرہ محمودی والہات ص ۵۴۷ طبع چاند ہاؤس راولپنڈی

یہ جملہ ص ۲۳۵ پر



[illegible]

ان کو عذاب کو سے بھی تیرے ساتھ ہوں سو کو ہر ایک جگہ میرے ساتھ رہ تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے فائدہ کیلئے نکالے گئے ہو تم مومنوں کا خیر ہو اور تم خدا کی رحمت سے نوید مت ہو خبردار ہو کہ خدا کی رحمت قریب ہے۔ خبردار ہو کہ خدا کی مدد قریب ہے وہ مدد ہر ایک بندہ کی راہ سے تجھے پہنچے گی اور ایسی راہوں سے پہنچے گی کہ وہ راہ لوگوں کے بہت چلنے سے جو تیری طرف آئیں گے گریے ہو جائیں گے اور اس کثرت سے لوگ تیری طرف آئیں گے کہ جہاں ماہوں پر وہ پلیں گے وہ عقیق ہو جائیں گے خدا اپنی طرف سے تیری مدد کرے گا۔ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جس کے دلوں میں ہم اپنی طرف سے اہم کریں گے۔ خدا کی باتوں کو کوئی ٹال نہیں سکتا ہم ایک کھلی کھلی فتح تجھ کو عطا کریں گے۔ قتل کی فتح ایک بڑی فتح ہے اور ہم نے اس کو ایک ایسا قرب بخشا کہ ہمارا اپنا بنا دیا۔ وہ تمام لوگوں سے زیادہ ہوا وہ ہے اور اگر ایمان ثریا سے معلق ہوتا تو وہیں سے جا کر اسس کو لے لیتا۔ خدا اس کی محبت و دشمنی کو سے گا۔ اے مسعد تیرے بہوں پر رحمت جاری کی گئی۔

گو تیری آنکھوں کے سامنے ہے خدا تیرا ذکر بلند کرے گا اور اپنی نعمت کو نیا اور سخت میں تیرے پر پوری کرے گا اور ہم نے

۱۔ ترجمہ انقرب اگرچہ تیری ہیبت اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ تم ایک تہذیب پر غور کرو گئے اور یہی اللہ تعالیٰ کی توجہ ہوگی۔

۷۔ (عبدالغنی) : تو اس نے تجھے صاف ہایت پایا پس اس نے تیری رہنمائی کی۔

سے (تبعاً) نزدیک آیتوں کی رحمت کے (موسم کے) ختم ہونے والے دن میں جانیں گے، اسے پھر ادا کرنے والے آٹھ اور (لوگوں کو) آنے والے خطرات سے؛ (۱) ظناً (۲) سچے دین کی بڑائی یا ان کی

۳ مئی ۱۹۰۶ء "اِنِّیْ مَعَ الْاَکْثَرِیْمِ لَوْلَاکَ لَمَّا خَلَقْتُ الْاَنْدَالَکَ"۔

(بدجلد ۲ نمبر ۱۹ مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲، الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱)

۵ مئی ۱۹۰۶ء روایا: ایک شخص نے ایک دوائی کو لاواش کی ایک بوتل دی جو سُرخ رنگ کی دوائی ہے

اور بوتل بند کی ہوئی ہے اور اس پر کتیاں لپیٹی ہوئی ہیں ظاہر دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی ہے مگر جس شخص نے دی ہے وہ کہتا ہے کہ یہ کتاب دینا ہوں۔ دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی تھی لیکن کہنے میں وہ شخص اس کا نام کتاب رکھتا ہے۔ اس وقت میں تمنا ہوں کہ اس کا وقت آگیا ہے اس کو نوکر رکھا جائے اور میں نے اس کتاب پر دستخط کر دیئے ہیں۔ پھر الہام ہوا۔

یہ میری کتاب ہے اس کو کوئی ہاتھ نہ لگاوے مگر وہی جو میرے خاص خدمت گار ہیں۔

پھر الہام ہوا۔

اَللّٰهُ یُعَلِّمُنَا وَ لَا نَعْلَمُ

فرمایا: اس سے مطلب یہ ہے کہ ہم دشمنوں پر غالب ہوں گے اور دشمن سے مغلوب نہ ہوں گے۔

(بدجلد ۲ نمبر ۱۹ مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲، الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱)

۵ مئی ۱۹۰۶ء "پھر بار آئی، تو آئے تلخ کے آنے کے دن

تلخ کا غلظت عربی ہے اس کے ایک تو یہ معنی ہیں کہ وہ بہت جو آسمان سے پڑتی ہے اور شدت سردی

کا سبب ہو جاتی ہے اور بارش اس کے لازم سے ہوتی ہے اس کو عربی میں تلخ کہتے ہیں۔

ان معنوں کی بناء پر اس پیشگوئی کے یہ معنی معلوم ہوتے ہیں کہ بار کے دلوں میں آسمان سے ہمارے

فلک میں خدا تعالیٰ طیر معمولی طور پر یہ آفتیں نازل کرے گا اور برکت اور اس کے لازم سے شدت سردی اور

کثرت بارش غلوں میں آئے گی اور دوسرے معنی اس کے عربی میں اطمینان قلب حاصل کرنا ہے یعنی انسان کو

کسی امر پر ایسے دلائل اور شواہد مستر آجادیں جس سے اس کا دل مطمئن ہو جائے۔ اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ نکال قتر

موجب تلخ قلب ہو گئی۔ یعنی ایسے دلائل قاطعہ بیان کئے گئے ہیں سے کل اطمینان ہو گئی۔ اور یہ غلط کسی خوشی اور

راحت پر ہی استعمال کیا جاتا ہے جو اطمینان قلب کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ تو ظاہر ہے کہ جب انسان کا دل کسی

۱۔ (ترجمہ) تحقیق میں بزرگوں کے ساتھ ہوں مگر تونہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا کرتا

۲۔ (ترجمہ) اللہ تعالیٰ ہمیں اودھانکے گا ہم نے نہیں کئے جانیں گے

مدحہ آدم کہ تھا وہ نامکمل اب تک  
 وہ تھا جس نے نبی کو تھا زید خالص دیا  
 وہ دکھاتا ہے کہ دین میں کچھ نہیں گمراہ و جبر  
 پس ہی ہے رنر جو اس نے کیا رخ از جہاد  
 تا کہ کھلے ملکوں کو دین کی ذاتی خوریاں  
 کہتے ہیں یہ بچے نادان یہ نکال نہیں  
 پر بنانا آدمی وحشی کہ ہے ایک بھڑو  
 نہ لائے اس میں سے خود بھی وہ اک نور تھے  
 لاشیائیں ہر زبان کی جھٹکیا فرق ہو  
 اے مرے پیارو ٹیکٹ ممبر کی طلوت کرد  
 نفس کو لے دو کہ اس جیسا کوئی دشمن نہیں  
 جس نے نفس میں کو ہمت کر کے زیر کیا  
 گدایاں سنکر ٹھانڈا دوہا کے دیکھ لایم دو  
 تم نہ گھبراؤ اگر وہ گالیوں دیں ہر گھڑی  
 چہم ہوتے دیکھ کر ان کے ساروں میں رستم  
 دیکھ کر لگوں کا بوش غینہ ست کچھ غم کرو  
 خزانہ کی نگاہوں میں ہمسایا کاہر ہے  
 غیر غریبوں کی غلوں کیا ہم نے جگر  
 پاک لہو گلتی ہے چشتوت کا نشان

میرے آنے سے ہوا کال بھیلہ برگ و بار  
 زید دین کو بنانا ہے وہ اب مثل ستار  
 دین تو خود کیسے ہے دل مثل رت میں عذار  
 تھٹھا سے دین کی راہ جو اٹھا تھا ایک خبار  
 جس سے ہوں شرمندہ جو اسلام پر کرتے ہیں وار  
 دھیلوں میں دین کو پھیلا نا یہ کیا شکل تھا کھار  
 معنی راز نبوت سہمی سے آشکار  
 قوم وحشی میں اگر میل لہئے کیا جائے عار  
 کہے ٹکسوم کی سرک یا از زنگبار  
 وہ اگر پھیلا میں بدو تم بنو مشک تبار  
 چپکے چپکے کرتا ہے پیدانہ سامان دمار  
 چیز کیا ہیں اس کے آگے رستم و اسفندیار  
 کیر کی طلوت جو دیکھو تم دکھاؤ انگسار  
 چوٹ دلوں کو کہ چھوڑیں وہ ایسے اشتہار  
 دم نہ مارو گردہ مایل اور کر دیں حال زار  
 شدت گری کا ہے محتاج بار این بہار  
 یہ خیال اٹھا لکھو کس قدم ہے تابکار  
 جنگ بھی قیام کی نیت نہ کی سے قرار  
 اب تو انگلیں بند ہیں در کھینکے پھر انجا مار



۱۴۸

خطبہ ہمامیہ

فَإَرَادَ اللَّهُ أَنْ يُتِمَّ النَّبَاَ وَيَكْمَلَ الْبِنَاءَ بِالْبَيْتَةِ

پس خدا ارادہ کیا کہ پیکر کو را بکمال رساند  
پس خدا ارادہ فرمایا کہ در پیکر کو کمال دہ کرے  
درخت آخری باد  
در آخری بیت عمارت

الْآخِرَةِ فَأَنَا تِلْكَ الْبَيْتَةُ أَيُّهَا النَّاطِرُونَ - وَكَانَ

تمام کند - میں سو بیت خشت رستم -  
پا کو کمال تک پہنچا دے - میں تین بیت خشت ہوں -

عِيسَى عَلِمًا لِبَنِي إِسْرَائِيلَ وَأَنَا عَلِمٌ لَّكُمْ أَيُّهَا

عیسای نشانہ برائے بنی اسرائیل ہو  
جیسا کہ عیسای بنی اسرائیل کے لئے نشان تھا - ایسا ہی میں تمہارے لئے ہے  
جیسا کہ تمہارا

الْمُفْرِطُونَ - فَسَارِعُوا إِلَى التَّوْبَةِ أَيُّهَا الْغَافِلُونَ -

بیکشہ رستم - میں نے فطحن ہوسے توبہ بشاہد -  
ایک نشان ہوں - میں نے فطحن توبہ کی طرف جلدی کرو -

وَأَلَنِي جُعِلَتْ فَرْدًا أَكْمَلَ مِنَ الَّذِينَ أَنْعَمَ عَلَيْهِمْ

وہی از مردہ نعم میں فرد بکل کردہ شدیم -  
وہی میں نعم میں فرد ہیں ہم فرد الہی کیا کیا ہوں -

فِي آخِرِ الزَّمَانِ وَلَا فُخْرَ وَلَا رِيبَاءَ وَاللَّهُ فَعَلَ

وہ میں از آخر و را نیست - و خدا چنانکہ  
وہی عمارت را نہیں - خدا نے جیسا

كَيْفَ أَرَادَ وَشَاءَ فَعَلْ أَنْتُمْ تَحَارِبُونَ اللَّهَ وَتُرَاجِمُونَ

خواستہ کرد  
چاہا کیا -  
میں کیا تم خدا کا چیلنے ہو -

۴۴۶

کہ کر سچ موعود کو اپنا بدھ بناتا ہے۔

### معراج ایک کشف تھا

بعض لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات اسی جسم کے ساتھ آسمان پر گئے ہیں مگر وہ نہیں دیکھتے کہ قرآن شریف اس کو رد کرتا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی دنیا کہتی ہیں۔

حقیقت میں معراج ایک کشف تھا جو بڑا عظیم الشان اور صاف کشف تھا اور اتم اور اکمل تھا کشف میں اس جسم کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ کشف میں جو جسم بڑا جاتا ہے اس میں کسی قسم کا حجاب نہیں ہوتا بلکہ بڑی بڑی طاقتیں اس کے ساتھ ہوتی ہیں اور آپ کو اسی جسم کے ساتھ جو بڑی طاقتیں دالا ہوتا ہے معراج ہوا۔

پھر آپ نے اس امر کی تائید میں چند آیات سے استدلال کیا کہ جسم آسمان پر نہیں جاتا یہ باتیں قریباً پہلے ہم بار بار درج کر چکے ہیں خوف طوالت اعانہ نہیں کرتے۔

### سکین کی پیدائش اور خارق عادت امور

سکین کی پیدائش کے ذکر پر فرمایا کہ

خدا کی خدمت طمع پر ہوتی ہے ایک کڑی جیسے عمارت سے جس سے وہ نکلے ہے مگر بعض اوقات نر سے بھی نکلا کرتا ہے ایسے واقعات دنیا میں ہوئے ہیں یہ قبل الوقوع واقعات خارق عادت کے جاتے ہیں۔

۴۴۶ اکتوبر ۱۹۹۲ء

دہرا دھام

برادر کرم محمد یوسف صاحب اہل نہیں نے اپنے گاؤں میں بعض لوگوں کے شلوک کے رخ کرنے کے واسطے بعض احباب کو حضرت اقدس کے ایما سے لے جانا چاہا اس کی تجویز ہوئی کہ مولوی عبداللہ صاحب اور مولوی سید شاہ صاحب کو بھیجا جائے۔

۱۰ اگست ۱۹۹۲ء مولوی محمد علی صاحب

یہ حوالہ صفحہ 237 پر درج ہے

مطبوعات جلد دوم صفحہ 446، طبع جدید، از مرزا قادیانی

## حسابات

144

## تذکرہ اول

اور وہ یہ ہے وکنت علیہم شہیدا ما دمت فیہمہ فلما توفیتنی کنت  
انت الرقیب علیہم و انت عن حدی و شہید اب جیکہ فوت ہو جاتا ہے  
پہو تو اس سے ظاہر ہے کہ ان کا جسم ان سب لوگوں کی طرح جو مرجاتے ہیں زمین میں دفن  
کیا گیا ہو گا کیونکہ قرآن شریف بلساحت مطلق ہے کہ قطعاً ان کی روح آسمان پر گئی نہ کہ جسم۔  
تمہاری تو حضرت مسیح نے آیت موصوفہ بالذین اپنی موت کا صاف اقرار کر دیا۔ اگر وہ زمحل کی  
شکل پر خاکی جسم کے ساتھ آسمان کی طرف دبواز کرتے تو اپنے مرجانے کا ہرگز ذکر کرتے  
اور ایسا ہرگز نہ کہتے کہ میں وفات پا کر اس جہان سے رخصت کیا گیا ہوں۔ اب ظاہر ہو کہ جیکہ  
آسمان پر انکی روح ہی گئی تو پھر مائیل ہونے کے وقت جسم کہاں سے ساتھ آ جائیگا۔

اسان پر اسی دفعہ اسی ہی وجہ سے اس بات کو ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ  
 ہر جملہ ایک یہ اعتراض ہے کہ نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو بحال ثابت کرتا ہے  
 کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرۂ زہریت تک بھی پہنچ سکے۔ بلکہ علم طبیعی کی نئی  
 تحقیقات اس بات کو ثابت کر چکی ہیں کہ بعض بلغم ہائے دل کی بوٹھوں پر پہنچ کر اس طبقہ  
 کی یہ حالتی مضر صحت معلوم ہوئی ہے کہ جس میں ذہن بہت ناممکن نہیں۔ پس اس جسم کا  
 کرۂ لمستب یا کرۂ آفتاب تک پہنچنا کس قدر لغو خیال ہے ؟

۴  
۱  
۲  
۳  
۴  
۵  
۶  
۷  
۸  
۹  
۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

في البداية: ١١٨

از ادب و اہم صفحہ 47 سے جدید معانی نثر آن جلد 3 صفحہ 126 از مردان کا دیانی

پیشانی 237 پر درج



انزال اولام

۱۲۶

حقہ اقل

اور وہ یہ ہے وکنت علیہم شہیداً ما دمت فیہم و فلتا تو قیشتی کنت  
انت الوقیب علیہم و انت عن حق شیء شہید اب جبکہ فوت ہو جائے گا ثابت  
ہوگا قیاس سے ظاہر ہے کہ ان کا جسم ان سب لوگوں کی طرح جو مر جاتے ہیں زمین میں دفن  
کیا گیا ہو گا کیونکہ قرآن شریف بصرحت ناظر ہے کہ خط ان کی روح آسمان پر گئی نہ کہ جسم۔  
تہہ ہا تو حضرت کیسے نے آیت لا یضربہا اللہ فی ابنی موت کا صاف اقرار کر دیا۔ اگر وہ زہدوں کی  
شکل پر خاکی جسم کے ساتھ آسمان کی طرف بے عاز کرتے تو اپنے مرجع جانے کا ہرگز ذکر کرتے  
اور ایسا ہرگز نہ کہتے کہ میں وفات پا کر اس جہان سے رخصت کیا گیا ہوں۔ اب ظاہر ہو کہ جبکہ  
آسمان پر ان کی روح ہی گئی تو پھر نازل ہونے کے وقت جسم کہاں سے ساتھ آجائے گا۔

درجہ ایک یہ اعتراض ہے کہ نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کرتا ہے  
کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کب نہ تہریر تک بھی پہنچ سکے۔ بلکہ عالم طبی کی نئی  
تحقیقات اس بات کو ثابت کرتی ہیں کہ بعض بلغم ہماروں کی پوٹوں پر پہنچ کر اس طبقہ  
کی ہوا کی سی صحت معلوم ہوتی ہے کہ جس میں زندہ رہنا ممکن نہیں۔ پس اس جسم کا  
کہہ مل متک یا کرہ انتخاب یکسو پھینکا کس قدر لغو خیال ہے۔

اس جگہ اگر کوئی اعتراض کرے کہ اگر جسم خاکی کا ساتھ دے جانا محال ہے تو پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ وسلم کا  
سورج اس جسم کے ساتھ کیونکر چلا رہا ہو گا۔ تو اس کا جواب ہے کہ میرزا صاحب اس جسم کی کیفیت کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ  
ذات الہیہ پر کشف تھا جو کہ حقیقت بیداری کا چاہیہ۔ ایسے کشف کی حالت میں الہی ایک لفظی جسم  
کے ساتھ حسب اعتقاد نفس مطلقہ پر کشف اساتذہ کی میر کر سکتا ہے۔ پس چونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ وسلم کے  
فلسفہ مطلقہ الہیہ کی استوار تھی اور انسانی لفظ تک پہنچتی تھی اس لئے یہ لفظ مطلقہ میرزا صاحب کے  
کے انسانی لفظ تک جو عرض ظہر سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ کشف حقیقت یہ کہ کشفی لفظی سے کشف  
پر مشابہ ہو گا۔ بلکہ یہ کشفی ہی ہے۔ میں اس کا نام غیب پرگزشت رکھتا اور کشف کے لفظ سے مراد  
اکو کشف ہیں۔ لہذا کشف کا یہ تفسیری مقام ہے جو کہ حقیقت بیداری بلکہ اس کشف بیداری سے حالت  
زیادہ الہیہ ہے۔ لہذا اس قسم کے کشفوں میں مولف خود صاحب تجربہ ہے۔ اس جگہ زیادہ لکھنے کی  
گنجائش نہیں۔ کشفی کشفی میں حاصل طہرہ بیان کیا جائے گا۔ منہ

المائدۃ: ۱۱۸

اس کو بیشک کوئی بھی خوں کسی دوسرے ہی میں ایسی نہیں جو کہ آپ کو نہ دی گئی ہو۔

انچہ خوں بہ طرہ ترشہ دہی

کیا تم یہ قبول کرتے ہو کہ ایک کے ہاں بہت سے صلیبوں تو ان میں سے ایک کے بھگت کا ناچا ذخیرہ ہے  
اور دوسرے کو صلیب کا شہید یا صلیب وغیرہ تباہی صلیب کہیں گے کہ کاش ہم ہی گھر میں صلیب نہ ہوتے۔ اسی  
طرح ایک دھڑک چوہیں ہزار نمبر جو گندہ میں انہوں نے کیا کہ ایک جو فضیلت احمد تہ صلیب اسلام کو دیا جاتا ہے  
ان میں سے ایک کو بھی وہ دھڑک۔ ان سب کو فوت ملتے ہو اور ایک جیسی کوندہ احمد بھی آسمان پر۔

قرآن فرماتا ہے رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا (آلہ: ۱۱۵) اور حضرت قرآن دعا کو برابر مانگتے رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کی عمر ۳۳ برس کی ہوئی۔ دوسرے تمام پیروں کو گھٹانا اللہ شیعہ کو سب سے بڑھ کر فضیلت دیتا ہے کچھ نہیں  
آئی کہ کوئی فضیلت شیعہ کو دوسروں پر ہے؛ انہوں نے زمزمی دنیا کی اصلاح کا دعویٰ کیا۔ نہ کوئی دھڑک آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ان کو پہچانے مقابلہ کو بتائی۔ نہ کوئی شکست اٹھائی پڑی۔ چند کوئی صرف ایمان لائے  
وہ بھی پختے گئے۔ اس کے مقابلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو آپ کا دعویٰ گل جہان کے لیے اور سخت سے  
سخت دھڑک اللہ کا لیت آپ کو پہنچے۔ جہیں بھی آپ نے گئے۔ ایک دھڑک نے نیکو صلیب کی تہلک میں موجود تھے  
پہرہاں باتوں کے ہوتے ہوئے جو بعض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کوئی ایسا کہنا نہ پڑے کہ جس سے  
آپ کی ہنگ جہاں حرامی نہیں تو نور کیا ہے؛ ان کم بختوں سے کوئی بچے کہ چہرہ تم محمد رسول اللہ کہیں کہتے ہو  
جیسی رسول اللہ ہی کہو۔

اسم کو پہنچے جہاں کہ ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عزت۔ مگر تم کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے  
پہنچے ہیں تو ہم آج ملتے ہیں گھر میں سے تم کو فیض اللہ فائدہ کچھ بھی حاصل نہ ہوا۔ اس کو جہرہ فیضیت دینے سے  
تم کو کیا حاصل؟

تمام فیضوں کا سرچشمہ قرآن ہے نہ انجیل نہ تورات۔ جو قرآن کو چھوڑ کر ان کی طرف جھکتا ہے، مرتد ہے اور  
کافر جو قرآن کی طرف جھکتا ہے، مسلمان ہے کیا ان کو شرم نہیں آئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب خالق  
چس پائی تو خدا تعالیٰ نے آپ کو فاد میں جگہ دی اور عینی کو جب وہ موقع پیش آیا تو صلیب پر باجیہ پھر آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ۳۳ برس کی کہتے ہیں وہ عینی کو جب تک زندہ ملتے ہیں۔ ان تمام باتوں کا آخری نتیجہ  
ہے کہ مسلمانوں کا دین غالب ہے۔ آج مسلمان کم ہیں اللہ صیانتی زیادہ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہی رسول ہیں  
کہہ پا دیں نے مسلمانوں کو صیانتی بنایا ہے۔  
خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ عینی مر گیا فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كَيْتُ مَوْجُودٍ ہے۔ مگر تم راہ ذہب قرآن ہے تو اس پر



۲۹۰

کچھ نہ کچھ صحت نیت دل میں رکھ لیتا ہے کہ نکر اسلم میں کسی نبی کی تحقیر کفر ہے اور سب پر ایمان مانا فرض ہے۔ پس مسلمانوں کو بڑی مشکلات پیش آتی ہیں کہ دونوں طرف ان کے پیارے ہوتے ہیں۔ ہر حال جاہلوں کے مقابل پر صبر کرنا بہتر ہے کیونکہ کسی نبی کی اٹلانہ سے بھی تحقیر کرنا سخت محبت ہے اور موجب قبولِ غنیمت بھی۔

مگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ اسلم میں کافروں کے ساتھ جہاد کرنے کا حکم ہے تو پھر کیونکر اسلم صلح کاوی کا مذہب ٹھہر سکتا ہے پس واضح ہو کہ قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ قہمت ہے اور یہ بات مرامِ جھوٹ ہے کہ دینِ اسلام میں میرا دین پھیلانے کے لئے متحکم دیا گیا تھا کسی پر یہ بات پوشیدہ نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ منکر میں تیرہ برس تک سخت دلوں کافروں کے ہاتھ سے وہ مصیبتیں اٹھائیں اوروں کو دیکھے کہ بجز ان برگزیدہ لوگوں کے جن کا خدا پر نہایت درجہ بھروسہ ہوتا ہے کوئی شخص ان دکھوں کی برداشت نہیں کر سکتا اور اس صحت میں کسی جزئی صحابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہایت بے رحمی سے قتل کئے گئے اور بعض کو بار بار نذوب کو بکے موت کے قریب کر دیا اور بعض دلوں کا لہر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اس قدر چھریاں مارے کہ آپ سر سے سر تک خون آلود ہو گئے اور آخر کار کافروں نے یہ منصوبہ سوچا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر کے اس مذہب کا فیصلہ ہی کر دیں۔ تب اس نیت سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کو محاصروں کیا اور خدا نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ اب وقت آگیا ہے کہ تم اس شہر سے نکل جاؤ۔ تب آپ اپنے ایک رفیق کے ساتھ جس کا نام ابو بکر تھا نکل آئے اور خدا کا یہ مجبور تھا کہ باوجودیکہ صد ہا لوگوں نے محاصروں کیا تھا مگر ایک شخص نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا اور آپ شہر سے باہر گئے اور ایک چھری کھڑے ہو کر کہ کو مخاطب کر کے کہا کہ "اے کہ تو میرا پیدا شہر ان پیلاؤں

یہ جملہ صفحہ 244 پر درج ہے

تاریخ 390، معجمہ حافی غزنی جلد 23 صفحہ 390، امر دہلی



حقیقۃ الہی

۵۷

نثر

۱۲۵

فضل و کرم سے لڑتے رہیں۔ پس خدا کے علم میں مرنے والے کی طرف وہ پیشگوئی منسوب نہیں ہو سکتی اور خدا کے نزدیک وہ کالعدم ہے اور خدا کی پیشگوئی ایک جینے والے لڑکے کے متعلق تھی۔ خدا کا ایسا کوئی الہام نہیں کہ وہ عمر پانے والا لڑکا پہلے حمل سے ہی پیدا ہو گا اور اگر کوئی اجتہادی خیال ہو تو اس پر اعتراض کرنا ان لوگوں کا کام ہے جو نبی کے اپنے اجتہاد کو واجب الوقوع سمجھتے ہیں تبجب کہ یہ لوگ کیسے اپنے افتراء سے ایک اعتراض بنالیتے ہیں۔ سچ بات تو یہ ہے کہ جب انسان جھوٹ بولنا دوارکھ لیتا ہے تو حیا اور خدا کا خوف بھی کم ہو جاتا ہے۔ ناظرین یاد رکھیں کہ میری طرف سے کبھی کوئی ایسی پیشگوئی شائع نہیں ہوئی جس کے الہامی الفاظ میں یہ تصریح کی گئی ہو کہ اسی حمل سے لڑکا پیدا ہو گا۔ رہا اجتہاد تو میں اس بات کا خود قائل ہوں کہ دنیا میں کوئی ایسا نبی نہیں آیا جس نے کبھی اجتہاد میں غلطی نہیں کی۔ جب وہ نبی جو تمام انبیاء سے افضل تھا اجتہادی غلطی سے بچ نہ سکا۔ چنانچہ حدیث کا سفر اجتہادی غلطی تھی۔ یمامہ کی ہجرت گاہ قرار دینا اجتہادی غلطی تھی تو پھر دوسروں پر کیا اعتراض۔ ایک نبی اپنے اجتہاد میں غلطی کر سکتا ہے مگر خدا کی وحی میں غلطی نہیں ہوتی۔ ہاں اس کے سمجھنے میں اگر احکام شریعت کے متعلق نہ ہو کسی نبی سے غلطی ہو سکتی ہے جیسا کہ طہ کی نبی اس راز کو کچھ نہ سکا کہ الیاس نبی کا دوبارہ آسمان سے نازل ہونا حقیقت پر محمول نہیں بلکہ استعارہ کے رنگ میں ہے اور اسرائیل کوئی نبی توریت کی پیشگوئی سے یہ نہ سمجھ سکا کہ آخری نبی بنی اسرائیل میں سے ہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ نے بھی اجتہادی غلطی سے اپنے تئیں بادشاہ بنالیقین کر لیا اور کپڑے بیچ کر اختیار بھی خریدے گئے۔ یہود اس کو بڑی کو بہشت کا ایک تخت بھی دیا گیا۔ پھر اسی زمانہ میں آسمان سے واپس آنے کا بھی پختہ وعدہ دیا آخر وہ سب پیشگوئیاں غلط نکلیں۔ پس جس امر میں تمام انبیاء شریک ہیں اور ایک بھی ان میں سوا ہر نہیں اس کو اعتراض کی صحت میں پیش کرنا کسی متقی کا کام نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ اجتہادی غلطی انبیاء کیلئے اس واسطے مقور کر رکھی کہ تا وہ معبود نہ ٹھیلے جائیں مگر اس سے انکی تمام محنت میں کچھ فرق نہیں آتا۔ کیونکہ ہجرات کثیرہ سے انکی حقیقت ثابت ہو جاتی

انام الادام

۱۳۹۹ھ

مستند

کے شخص ایسا ملحد اور کافر ہے کہ ہرگز ہدایت پذیر نہیں ہو گا اور کسا ہر ہے کہ جس کا فرقہ  
مال کا کفر ہی ہو وہ بھی جہنمی ہی ہوتا ہے۔ غرض ان دونوں صاحبوں نے کہ خدا انہیں  
بشت نصیب کرے اس عاجز کی نسبت جہنم اور کفر کا فتوے دے دیا اور بڑے زور  
سے اپنے الہیات کو شائع کر دیا۔ ہم اس جنگدان صاحبوں کے الہیات کی نسبت کہ  
زیادہ کھتا ضروری نہیں سمجھتے۔ صرف اس قدر تحریر کرنا کافی ہے کہ الہام رحمانی ہی ہوتا  
ہے نہ شیطان ہی۔ اور جب انسان اپنے نفس اور خیال کو دخل دے کر کسی بات کے  
استکشاف کے لئے بطور استدلال یا استنباط وغیرہ کے تو بہ کرتا ہے۔ خاص کر اس حالت  
میں کہ جب اس کے دل میں یقیناً حقیقی ہوتی ہے کہ کسی مرضی کے موافق کسی کی نسبت کوئی  
بجایا بلا کلمہ بطور الہام کے معلوم ہو جائے تو شیطان اس وقت اس کی آرزو میں دخل  
دیتا ہے اور کوئی کلمہ اس کی زبان پر جاری ہو جاتا ہے اور دراصل شیطان کلمہ ہوتا  
ہے۔ یہ دخل بھی انبیاء اور رسولوں کی وحی میں بھی ہو جاتا ہے مگر وہ بلا توقف مٹا دیا  
جاتا ہے۔ اسی کی طرف اشد اشارہ قرآن کریم میں اشارہ فرماتا ہے وما ارسلنا من قبلك  
من رسول الا بقی الامر فی الشیطان فی انہما ہی ایسا ہی انجیل میں بھی لکھا ہے  
کہ شیطان اپنی شکل نبی فرشتوں کے ساتھ بدل کر بعض لوگوں کے پاس آ جاتا ہے یہ کلمہ  
غلط قرنتیاں باب آیت ۱۱۰ اور مجموعہ قریت میں سے سلاطین باطل باب ہائیس  
آیت ایس میں لکھا ہے کہ ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبی نے اس کی فتح کے  
بارے میں پیش گوئی کی اور وہ مجھ لئے ٹکے اور بادشاہ کو شکست آئی بلکہ وہ اسی میدان  
میں مر گیا اس کا سبب یہ تھا کہ دراصل وہ الہام ایک ناپاک روح کی طرف سے تھا نبی  
فرشتہ کی طرف سے نہیں تھا لہذا ان نبیوں نے دھوکا کھا کر ربانی کلمہ لیا تھا۔ یہ خیال  
کنا چاہیے کہ جس حالت میں قرآن کریم کی آمد سے الہام امدادی میں دخل شیطان  
مکس ہے پہلی کتابیں قریت اور انجیل اس دخل کی مصدق ہیں اور اسی بنا پر

۵۳۰۵

یہ حوالہ صفحہ 244 پر درج ہے

الہام صفحہ 629 معجود رحمانی غزائن جلد 3 صفحہ 1439 از مرزا قادیانی



مضمون

۴۳۹

انساب و اہم

کے شخص اس لحاظ سے کافر ہے کہ ہرگز ہدایت پذیر نہیں ہو گا اور کافر ہے کہ جس کا فرقا  
مال کار کفر ہی ہو وہ بھی جہنمی ہی ہوتا ہے۔ فرض میں دو لیں صاحب نے کہ خدا انہیں  
بشت نصیب کرے اس عاجز کی نسبت جہنم اور کفر کا فتوہ دے دیا اور بڑے زور  
سے اپنے الہامات کو شائع کر دیا۔ ہم اس جنگ میں صاحب کے الہامات کی نسبت کہ  
زیادہ کتنا ضروری نہیں سمجھتے۔ صرف اس قدر تحریر کرنا کافی ہے کہ الہام رحمانی ہی ہوتا  
ہے اور شیطانی بھی۔ اور جب انسان اپنے نفس اور خیال کو دخل دے کر کسی بات کے  
استکشاف کے لئے بطور استعارہ یا استنباط وغیرہ کے تو یہ کرتا ہے۔ خاص کر اس حالت  
میں کہ جب اس کے دل میں یقینا کھنی ہوتی ہے کہ میری مرضی کے موافق کسی کی نسبت کوئی  
بجلا یا بھلا بطور الہام مجھے معلوم ہو جائے تو شیطان اس وقت اس کی آرزو میں دخل  
دیتا ہے اور کوئی کلمہ اس کی زبانی جاری ہو جاتا ہے اور وہ اصل شیطان کا کلمہ ہوتا  
ہے۔ یہ دخل کسی انبیاء اور رسول کی وحی میں بھی ہو جاتا ہے مگر وہ بلا توقف نکلا  
جاتا ہے۔ اسی کی طرف اشارہ قرآن کریم میں اشارہ فرماتا ہے وما أرسلنا من قبلك  
من رسول الا نحی الا فحشی الا شیطان فی افسیہ ما یوہی الی خیال میں بھی لکھا ہی  
کہ شیطان اپنی شکل تو دی فرشتوں کے ساتھ بلکہ بعض لوگوں کے پاس آ جاتا ہے دیکھو  
خط ہم فرشتیاں بلا آیت لکھا۔ اور مجموعہ تو ریت میں سے سلاطین داخل بابائیس  
آیت ایس میں لکھا ہے کہ ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبی نے اس کی فتح کے  
بارے میں پیش گوئی کی اور وہ جھوٹے لگے اور بادشاہ کو شکست ہوئی بلکہ وہ اسی میدان  
میں مر گیا اس کا سبب یہ تھا کہ دراصل وہ الہام ایک ناپاک روح کی طرف سے تھا تو اس  
فرشتہ کی طرف سے نہیں تھا اور ان نبیوں نے دھوکا کھا کر ریا کی لکھا تھا۔ یہ خیال  
کہ چاہیے کہ جس حالت میں قرآن کریم کی آیت سے الہام اور وحی میں دخل شیطان  
مکمل ہے اور پہلی کتاب میں تو ریت اور خیال اس دخل کی مصدق ہیں اور اسی بنا پر

۵۳۱۸



حقیقۃ الہی

۷۶

اب جہانم

لَا غَلْبَ لَكَ أَنَا وَرَسُولِي وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلْبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ ۝

نہایت میرے رسول غالب رہیں گے۔ اور وہ مغلوب ہونے کے بعد بطور غالب ہو جائیں گے۔

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ ۝

خدا ان کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور وہ جو نیکوکار ہیں۔

لَرَبِّكَ زَلْزَلَةُ السَّاعَةِ ۝ إِنِّي أَحَافِظُ كُلَّ مَنَ فِي الدَّارِ

قیامت کے مشابہ ایک زلزلہ آنے والا ہے جو تمہیں دکھائے گا اور میں ہر ایک کو جو اس گھر میں ہو نگہ رکھوں گا۔

وَأَمَّا زُوا الْيَوْمِ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ۝ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ

اسے مجھو! آج تم ایک ہو جاؤ۔ حق آیا اور باطل

الْبَاطِلُ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ۝

جگ گیا یہ وہی ہے جس کے بارے میں تم جلدی کرتے تھے۔

بَشَارَةٌ تَلْقَاهَا النَّبِيُّونَ ۝ أَنْتَ عَلَى بَيْتِنَا مِنْ رَبِّكَ ۝

یہ وہ بشارت ہے جو پیغمبر کو ملے گی۔ تو خدا کی طرف سے کمال کمال دلیل کے ساتھ ظاہر ہوا ہے

كُفَيْتُكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ ۝ هَلْ أَنْتَ شَاكِرٌ عَلَىٰ مَا نَزَّلَ

وہ لوگ جو تیرے پر ہنسی شتم کرتے ہیں ان کے لئے ہم کان ہیں۔ کیا میں نہیں بتلاؤں کہ کن لوگوں پر

الشَّيَاطِينُ نَزَّلَ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ۝ وَلَا تَتَّبِعْ

شیطان اُترا کرتے ہیں۔ ہر ایک کذاب بدکار پر شیطان اُترتے ہیں۔ اور تو خدا کی

مِنْ رُوحِ اللَّهِ ۝ إِلَّا أَنْ رَوْحُ اللَّهِ قَرِيبٌ ۝ إِلَّا أَنْ نَصْرَ

رحمت سے ذمیدار ہو۔ خبردار ہو کہ خدا کی رحمت قریب ہے۔ خبردار ہو کہ خدا کی مدد

آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں خدائے مبرا نام رسول لکھا کیونکہ جیسا کہ بلا بھی احقر میں لکھا گیا ہے خدا تعالیٰ نے مجھے تمام نبیاء و پیغمبروں کا

نام لکھا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے ہیں۔ میں آدم علیہ السلام میں شیث علیہ السلام میں فرح علیہ السلام میں

ہارون علیہ السلام میں یونس علیہ السلام میں یونس علیہ السلام میں یونس علیہ السلام میں یونس علیہ السلام میں یونس علیہ السلام میں

یونس علیہ السلام میں یونس علیہ السلام میں یونس علیہ السلام میں یونس علیہ السلام میں یونس علیہ السلام میں یونس علیہ السلام میں

یونس علیہ السلام میں یونس علیہ السلام میں یونس علیہ السلام میں یونس علیہ السلام میں یونس علیہ السلام میں یونس علیہ السلام میں

خیر کیا جانے کہ دلبر سے ہیں کیا جڑ ہے  
 میں کسی آدم کسی مونی کسی ستوبہ میں  
 ایک شجر ہوں جسکو بھٹی صنعت کے پہل گئے  
 پر سیاہ بن کے قس بھی دیکھتا رہے صلیب  
 دشمنو! ہم آہکی نہ میں مرد ہے میں ہر گھڑی  
 سر سے تیر پلوں تک سے یاد مجھ میں ہے نہیں  
 کیا کد نہ حریت میں ایک نہ کیا نکول  
 اس قدر غماں بڑھا میرا کہ کافر ہو گیا  
 اس رخ روشن میری آنکھ بھی روشن ہوئی  
 قوم کے لوگو! بدھرتو کہ نکلا آفتاب  
 کیا تماشا ہے کہ میں کافر ہوں تم مومن ہو  
 کیا یہ جی بات ہے کافر کی کرتا ہے مد  
 اہل تقویٰ تھا کہ مہدی بھی تمہاری آنکھ میں  
 بے ملامت میں نہ تھا تھی نصرت حق میرے ساتھ  
 پر مجھے اُس نے نہ دیکھا آنکھ اس کی بند تھی  
 نام بھی کتاب اس کا دفتر میں نہ گیا  
 اب کہو کس کی ہوئی نصرت جناب پاک سے  
 پھر بدھرتی کچھ نظر کرنا خدا کے خوف سے  
 قتل کی ٹھانی شریں نے چلے تیر کر

وہ ہمدیا ہو گیا اسکے ہوئے ہم جاں نثار  
 نیز ہر دم ہوں نسلیں ہیں میری بشار  
 میں ہوا دلورہ جلاوت ہے میرا شکوہ  
 گر نہ ہوتا نام اسکا جس پر میرا سب دلو  
 کیا کہ گئے تم پہادی نیستی کا اتکسار  
 اسے سر نہ خواہ کرنا ہوش کر کے مجھ پر دلو  
 ایک دلا سے ہو گیا میں سیل نفس نکلا کپڑ  
 آنکھ میں اُسکی کہ ہے وہ دُور تر تو مہین یا  
 ہو گئے سرور اس دلبر کے مجھ پر آشکوہ  
 دادی نصرت میں کیا بیٹھے ہو تم یل دہنا  
 پیوڑی میں کافر کا مای ہے وہ قبول کا یاد  
 وہ خدا جو چاہیے تھا مومنوں کا وہ مستدار  
 جس نے حق ظلم کی نہ کیا تھا مجھ پر دلو  
 فتح کی دیتی تھی حق بشارت بادبار  
 پھر مہر پا کر لگا یا سر نہ دُنبالہ دار  
 اب ٹا سکتا نہیں یہ نام تا بعد شمار  
 کیوں تہلدا امتقی پکڑا گیا ہو کر کے خوار  
 کیسے میرے یاد نے مجھ کو بچایا بادبار  
 ہیں گئے شیطان کے چیلے نہ نسل ہو نہاد



نشان اپنی کے نتیجہ یہ ہو گا طاعون کے ذریعہ یہ جماعت بہت بڑھے گی اور عاروق عادت  
 ترقی کرے گا اور انکی یہ ترقی توحید سے رکھی جائیگی بلکہ مخالف جو ہر ایک موقع پر شکست پاتے  
 آج ہیں جیسا کہ کتاب نزل المسیح میں نہیں لکھا ہے۔ اگر اس پیش گوئی کے مطابق خدا نے  
 اس جماعت احمدیہ کی جماعتوں میں کچھ فرقہ زد دکھلایا تو انکا حق ہو گا کہ میری تکذیب کریں۔  
 اب تک جو انہوں نے تکذیب کی ہے اس میں تو ہر ایک محنت کو خرید رہا ہے مثلاً بار بار شہر مجلیا کر  
 اہم پندہ جیت کر ہند نہیں ملے۔ حالانکہ مشیگنی نے مصافحہ قبول میں کہہ دیا تھا کہ اگر وہ حق کی  
 طاقت کے تحت آج کر پکا ہندہ جیتنے میں نہیں مرے گا۔ سوائس نے میں جلسہ مہاجر پر شہر نذر ملے  
 کے نہ ہوا حضرت علیؑ علیہ السلام کو دجال کہنے سے بھرے کیا اور نہ صوفی بلکہ اس نے  
 ہندہ جیتنے تک اپنی خاموشی اور خوف سے ہر جمعہ محنت کر دی اور مشیگنی کی بناء یہی تھی کہ اس نے  
 آنحضرت علیؑ علیہ السلام کو دجال کہا تھا۔ لہذا اس نے جمعہ کی صوفی دستور فائدہ اٹھا کر ہندہ  
 جیتنے کے بعد ملکر ملے یہ دے ہو گا کہ مشیگنی میں یہی تھا کہ فرقہ میں سے ہر شخص اپنے عقیدہ کے  
 تحت ٹھکانا ہو گا۔ ہر ایک کو وہ جگہ سے پہلے مرے گا۔ ہر ایک کو وہ طبع کی باتیں جو خدا نے مجھے  
 بتائی ہیں اور میری بصیرت پر پوری روشنی سے دیکھ کر کہ نہیں ملے گا کتاب نزل المسیح میں جو  
 چھپ رہی ہے خود کے طور پر صوفی ڈیڈ سوانح سے منع ثبوت اہل گاہوں کے کہی گئی ہیں۔  
 اور کوئی ایسا مشیگنی میری نہیں کہ وہ پہلی نہیں ہے۔ یا اسکندہ حصوں میں سے ایک حصہ ہوا  
 نہیں ہو گا۔ اگر کوئی کوشش کرے گا کہ میری باتوں کو کوئی مشیگنی جو میرے منہ سے نکل چکا ہو کہ جس  
 علیؑ کی نسبت دیکھ سکتا ہو کہ خالی گئی ہو نہ شری سے یا بغیری سے جو چاہے کہ۔ اور میں  
 دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ہر ایک میری کھلی کھلی مشیگنیاں ہیں جو نہایت عقائد سے پہلی ہیں  
 میں کہ کسوں نے کہا ہے۔ انکی نظیر اگر گذشتہ خیالوں میں تلاش کی جائے تو بجز آنحضرت علیؑ  
 علیہ السلام کے کسی اور جگہ انکی مثل نہیں ملے گی۔ اگر میرے مخالف اس طریق سے جملہ کرتے تو  
 کبھی پتہ نہ لگتا کہ میں کون ہوں اور میں انکو ایک کیسہ نام دینے کو تیار تھا اگر وہ دنیا میں کوئی



پیشہ معرفت

۱۶۶

عصی کا حکم

۲۱۵

اور خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثبوت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی اس سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے لیکن چونکہ یہ آخری نذر تھا اور شیطان کا اس اپنی تمام قدرت کے آخری حمل تھا اس لئے خدا نے شیطان کو شکست دینے کے لئے ہر ہوشیار انسان ایک جگہ جمع کر دئے تاکہ یہ بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان میں وہ نہیں ملتے اور محض آخر کے طور پر ہوتے ہیں ان کے پیش کر دیتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ کسی طرح خدا کا نام کردہ سلسلہ نابود ہو جائے مگر خدا چاہتا ہے کہ اپنے سلسلہ کو اپنے لئے سے مضبوط کرے جب تک کہ وہ کمال تک پہنچ جاوے۔

میں ابھی لکھ چکا ہوں اور پھر لکھتا ہوں کہ خدا نے میری تائید اور تصدیق کے لئے ہر ایک قسم کے نشان ظاہر کئے ہیں۔ بعض ان میں سے تو یہ گویاں ہیں جن کی غیبت کی خبری میں پر انسان قادر نہیں ہو سکتا مگر یہ تمام دنیا اتفق کر کے اس کی نظیر پیش کر رہا ہے اور بعض ایسی دعائیں ہیں کہ وہ بدعہ قبول پہنچ کر بندہ خود خدا کی دی کے میں ان کی قوت سے مطلع کیا گیا۔

اور وہ دعائیں ہیں کا اُدھر ذکر ہوا معمولی امور کے متعلق نہیں ہیں بلکہ ایک حصہ میں سے ان بیماریوں کی شفا کے بارے میں ہے جن کی بیماری وہ حقیقت شدتِ عظمیٰ کی وجہ سے موت کے مشابہ تھی مگر خدا نے میری دعا سے ان کو اچھا کیا اور بعض دعائیں ان لوگوں کے متعلق ہیں جو اولاد چھانے سے اُمید ہو گئے تھے مگر خدا نے میری دعا سے ان کو اولاد دی۔ اور بعض دعائیں ان مصیبت زدوں کے متعلق تھیں جو بعض مصیبت میں مبتلا ہو کر جان کے خطرہ میں پڑ گئے تھے یا ان کی عزت معرضِ خطر میں تھی یا مال کی تباہی ان کو برباد کرنے والی تھی ایسا ہی اور انواع و اقسام کی دعائیں قبول ہوئیں۔

اور خدا نے میرے لئے یہ نشان بھی دکھائے کہ اس نے ہر ایک مہلک میں میرے

۲۱۶

۴۷۸

کر کے اس میں اپنی روح پھونکی۔ کیونکہ دنیا میں کوئی روحانی انسان موجود تھا جس سے یہ آدم روحانی تولد پاتا۔ اس لئے خدا نے خود روحانی باپ بن کر اس آدم کو پیدا کیا اور ظاہری پیدائش کے لئے اسی طرح نور اور مادہ پیدا کیا جس طرح کہ پہلا آدم پیدا کیا تھا یعنی اس نے مجھے بھی جو آخری آدم ہوں جوڑا پیدا کیا جیسا کہ الہام یا آدم اسکن انت و زوجک الجنة میں اس کی طرف ایک لطیف اشارہ ہے۔ اور بعض گزشتہ اکابر نے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر یہ پیشگوئی بھی کی تھی کہ وہ انتہائی آدم جو عہدی کامل اور خاتم ولایت عامر ہے۔ اپنی جسمانی خلقت کے لئے جوڑا پیدا ہو گا۔ یعنی آدم صلی اللہ کی طرح مذکر اور مؤنث کی صورت پر پیدا ہو گا۔ اور خاتم الاولاد ہو گا۔ کیونکہ آدم نفع انسان میں سے پہلا مولود تھا۔ سو ضرور ہوا کہ وہ شخص

نبی کو نظر خورد کیا جائے تو بہت کہ اس سے ان مکاشفات کو مدد ملے گا۔ لیکن یہ قول اسی حالت میں بھی ٹھہرتا ہے جبکہ عہدی مہود اور مسیح موعود کو ایک ہی شخص ملن لیا جائے۔ اور یاد رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کی وہ حدی مقرر کر دی ہیں اور فرما دیا ہے کہ وہ امت جنابت سے محفوظ ہے جس کے اقل میں میرا وجود اور آخر میں مسیح موعود ہے۔ یعنی ایک طرف وجود باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دیوار زمین سے اور دوسری طرف وجود بابرکت مسیح موعود کی دیوار دشمن کش ہے۔ اسی حدیث سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں اپنی امت میں داخل نہیں کیا جو مسیح موعود کے زمانہ کے بعد ہوں گے۔ اور مسیح موعود کا زمانہ اس حد تک جس حد تک اسکے دیکھنے والے یاد رکھنے والوں کے دیکھنے والے اور یا پھر دیکھنے والوں کے دیکھنے والے دنیا میں پائے جائیں گے اور اس کی تعلیم پر قائم ہوں گے۔ فرض قرین ثبوت کا ہونا برعایت منہج نبوت ضروری ہے اور پھر نیکی اور پاکیزگی کا خاتمہ ہے اور بعد میں اس گھڑی اور اس مساحت اللہ کی ارحم الراحمین ہے جس کا طریقہ خدا تعالیٰ کے فرشتوں کو بھی نہیں جانتا

۳۵۰

۴۷۹

چہرہ بکال و تمام دودھ حقیقت آدمیہ ختم ہو۔ وہ خاتم الاولاد ہو یعنی اس کی موت کے بعد کوئی کامل انسان کسی عورت کے پیٹ سے نہ نکلے۔ اب یاد رہے کہ اس زندہ حضرت احدیت کی پیدائش جسمانی اس پیشگوئی کے مطابق بھی ہوئی۔ یعنی میں تو ام پیدا ہوا تھا اور میرے ساتھ ایک لڑکی تھی جس کا نام جنت تھا۔ اور یہ الہام کہ یا آدم اسکن انت و زوجک الجنة جو آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۵۹ میں درج ہے۔ اس میں جو جنت کا لفظ ہے اس میں یہ ایک لطیف اشارہ ہے کہ وہ لڑکی جو میرے ساتھ پیدا ہوئی اس کا نام جنت تھا۔ اور یہ لڑکی صرف سات ماہ تک زندہ رہ کر فوت ہو گئی تھی۔ غرض چونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام اور الہام میں مجھے آدم صلی اللہ سے مشابہت دی تو یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ اس قانون قدرت کے مطابق جو مراتب وجود و دوریہ میں حکیم مطلق کی طرف سے چلا آتا ہے۔ مجھے آدم کی خواہر طبیعت اور واقعات کے مناسب حال پیدا کیا گیا ہے۔ چنانچہ وہ واقعات جو حضرت آدم پر گذرے۔ منجملہ ان کے یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش زوج کے طور پر تھی۔ یعنی ایک مرد اور ایک عورت ساتھ تھی۔ اور اسی طرح پر میری پیدائش ہوئی۔ یعنی جیسا کہ میں ابھی لکھ چکا ہوں میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا۔ اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا۔ اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکا یا لڑکا نہیں ہوا۔ اور میں اُن کیلئے خاتم الاولاد تھا۔ اور میری پیدائش کی وہ طرز ہے جس کو بعض اہل کشف نے عہدی خاتم الولاہیت کی علامتوں میں سے لکھا ہے اور بنیانی کیلئے کہ وہ آخری عہدی جس کی وفات کے بعد اور کوئی عہدی پیدا نہیں ہوگا۔ خدا سے براہ راست

۴۸۱



ہدایت پائے گا۔ جس طرح آدم نے خدا سے ہدایت پائی۔ اور وہ اُن علوم اور اسرار کا حامل ہو گا جن کا آدم خدا سے حامل ہوا۔ اور ظاہری مناسبت آدم سے اس کی یہ ہوگی۔ کہ وہ بھی زوج کی صورت پیدا ہوگا۔ یعنی مذکر اور مؤنث دونوں پیدا ہوں گے۔ جس طرح آدم کی پیدائش تھی کہ اُن کے ساتھ ایک مؤنث بھی پیدا ہوئی تھی یعنی حضرت حوا علیہا السلام۔ اور خدا نے جیسا کہ ابتدا میں جوڑا پیدا کیا۔ مجھے بھی اس لئے جوڑا پیدا کیا کہ تا اولیت کو آخریت کے ساتھ مناسبت تام پیدا ہو جائے۔ یعنی چونکہ ہر ایک وجود سلسلہ بروذات میں دور کو تابہتا ہے اور آخری بروذاتس کا بہ نسبت درمیانی بروذات کے اتم اور اکمل ہوتا ہے۔ اس لئے حکمت الہیہ نے تقاضا کیا کہ وہ شخص کہ جو آدم صغی اللہ کا آخری بروذ ہے وہ اسکے واقعات اشد مناسبت پیدا کرے۔ سو آدم کا ذاتی واقعہ یہ ہے کہ خدا نے آدم کے ساتھ حوا کو بھی پیدا کیا۔ سو یہی واقعہ بروذاتم کے مقام میں آخری آدم کو پیش آیا کہ اسکے ساتھ بھی ایک لڑکی پیدا کی گئی۔ اور اسی آخری آدم کا نام عیسیٰ بھی رکھا گیا۔ تا اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ حضرت عیسیٰ کو بھی آدم صغی اللہ کے ساتھ ایک مشابہت تھی۔ لیکن آخری آدم جو بروذی طور پر عیسیٰ بھی ہے آدم صغی اللہ سے اشد مشابہت رکھتا ہے۔ کیونکہ آدم صغی اللہ کے لئے جس قدر بروذات کا دور ممکن تھا وہ تمام مراتب بروذی وجود کے طے کر کے آخری آدم پیدا ہوا ہے اور اس میں اتم اور اکمل بروذی حالت دکھائی گئی ہے۔ جیسا کہ براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۰۵ میں میری نسبت ایک یہ خدا کا کلام اور الہام ہے کہ خلیق آدم فاکرمہ یعنی خدا نے آخری آدم کو پیدا کر کے پہلے آدموں پر ایک وجہ کی اسکو فضیلت بخشی۔ اس الہام اور کلام الہی کے یہی معنی ہیں کہ گو آدم

جو سچ موعود چھٹے ہزار کے اخیر پر قائم ہونا تھا وہ قائم ہو چکا ہے۔ اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ قیامت کی گھڑی معلوم نہیں اس کے یہ معنی نہیں کہ خدا نے قیامت کے بارے میں انسان کو کوئی اجمالی علم بھی نہیں دیا۔ بعد قیامت کے علامات بھی بیان کرنا ایک منہ کا کام ہو جاتا ہے کیونکہ جس چیز کو خدا تعالیٰ اس طرح پر مخفی رکھنا چاہتا ہے اس کے علامات بیان کرنے کی بھی کیا ضرورت ہے۔ بلکہ ایسی آیات سے مطلب یہ ہے کہ قیامت کی خاص گھڑی تو کسی کو معلوم نہیں مگر خدا نے محل کے دنوں کی طرح انسانوں کو اس قدر علم دے دیا ہے کہ مائوں ہزار کے گندے تنک اس زمین کے باشندوں پر قیامت آجائگی۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے

خدا نے آدم کو چھٹے دن بعد جمعہ بوقت عصر پیدا کیا۔ قدرت اور قریب اور احادیث سے یہ ثابت ہے کہ خدا تعالیٰ نے انسانوں کے لئے سات دن مقرر کئے ہیں اور ان دنوں کے مقابل پر خدا کا ہر ایک دن ہزار سال کا ہے اس کی مدد سے متنبہ کیا گیا ہے کہ آدم سے عمر دنیا کی سات ہزار سال ہے اور چھٹا ہزار جو چھٹے دن کے مقابل پر ہے وہ آدم ثانی کے ظہور کا دن ہے۔ یعنی تقدیروں سے کہ چھٹے ہزار کے اندر دینداروں کی مدد دنیا سے مغرور ہو جائیگی اور لوگ سخت فاضل اور بے دین ہو جائیں گے تب انہیں کدو دھانی سلسلہ کو قائم کرنے کیلئے مسیح موعود آئیگا۔ اور وہ پہلے آدم کی طرح ہزار ششم کے اخیر میں جو خدا کا چھٹا دن ہے ظاہر ہوگا۔ چنانچہ وہ ظاہر ہو چکا اور وہ وہی ہے جو اس وقت اس تصویر کی آئینہ تبلیغ حق کر رہا ہے۔ میرا کام آدم رکھنے سے اس جگہ یہ مقصود ہے کہ نوع انسان کا قبو کال آدم سے ہی شروع ہوا اور آدم پر ہی ختم ہوا۔ کیونکہ اس عالم کی وضع مبدی ہے اور دائرہ کا کمال اسی میں ہے کہ جس نقطہ سے شروع ہوا ہے اسی نقطہ پر ختم ہو جائے۔ پس خاتم الخلق و الکلام ہم دیکھنا چاہیے تھا اور اسی وجہ سے جیسا کہ آدم توام پیدا ہوا تھا میری پیدائش بھی توام سے ہے اور جس طرح آدم جمعہ کے روز پیدا ہوا تھا میں بھی جمعہ کے دن ہی پیدا ہوا تھا اور جس طرح آدم کی نسبت فرشتوں نے اعتراض کیا میری نسبت بھی وہ دھمکی الہی شامل ہوئی جو یہ ہے۔ قالوا اجعل فیہا من یفصد فیہا۔ قال لی اعظم ما لا تعلمون۔ اور جس طرح آدم کیلئے جہنم کا حکم ہوا۔ میری نسبت بھی دھمکی الہی میں یہ پیشگوئی ہے۔ یخترون علی الذمات مجدداً یرتدوا یخترون انما کانتا خاطئین۔ منہ



وعدا اللہ انہ یمساک النفس بالحق قضی علیہا الموت واللہ لا یخلف وعده وفکنکم قوم  
 یجہلون ما یزعمون انہ یرسل عیسیٰ الی الدنیا ویروی الیہ الی اربعین سنۃ ویجہلونکم  
 الانبیاء ویسی قوالہ وکن رسول اللہ وخاتم النبیین سہمانہ وتطالی عما تصفون -  
 ان تتبعون الا افانھا لا تطعون حقیقتھا ولو رد قواھا الی حکم من اللہ الذی ارسل  
 الیکم لکان عیذانکم ان کنتم تعلمون - یا حسرة علیکم انکم جعتم علم الذین صرنا  
 قہادون علیہ بخلا وحسدا - ولہب اللہ علی قلوبکم فلا تبصرون - الا تودون الی  
 السلسلین المتقابلین لو غلبتکم شقوتکم فلا توائسون - ولقولن لیس ذکر  
 المسیح الموعود فی القرآن - وقد کفی القرین من ذکرہ ونکی لا یراہ الامون - الا  
 ان لعنة اللہ علی کافرین الذین یکذبون کتاب اللہ ویحرفونہ ولا یخافون - واذا  
 قیل لہم تعالوا نبینکم حکم جبر اللہ قلوا انما نحن المحدثون - وما فی یدیرہم الا  
 قصص باطلۃ ولا یستقون - ویحرفون من الذین انشأ وہم یطعون - وما کان مجبیا  
 فی انحر السلسلۃ الحممدیۃ - ولا کمال اسمائۃ - وتوہیۃ من المعاملۃ - ویرد مکرہ  
 انہم بعد فکرۃ الشیطانیۃ - فما لہم لا یفکرون - اکان عسیرا علی اللہ ان یخلق  
 کعسی ابن مریم عسی بنو سہمانہ اذا قضی امرنا ننما یقول لکن فیکون - هو املہ  
 الذی بعث مثل موسى فی الاول السلسلۃ الحممدیۃ - فظہر منہ انہ کان یرید  
 ان یخلق مثل عیسی فی انحرھا لیتشابه السلسلتان بالمشابہۃ التامۃ - فما لکم لا  
 تومنون - یھا کفاس فمنا ولا توہنوا من اللہ ان یترک هذه السلسلۃ دلی بقتھا و  
 ان یرترک حینۃ آدم حقی یقتلھا فترکوا ما ادا اللہ ان کنتم تقدرون - اتردون

اللہ خلق آدم وجعلہ سیداً وحاکماً وامیراً علی کل ذی روح من الانس والجان کما  
 ینہم منہ اجماعاً کما شرک الشیطان وتوہیۃ من طینان - ذلک لکونہ الی هذا  
 الثبات - وسر فم ذلک وغری فی هذه العرب والوان من العرب عہد ولا تہلک  
 منہ من خلق اللہ سیدہم وشرک الشیطان والوان من العرب عہد ولا تہلک



ہونے کی بجائے وہ کتاب کو ہرگز نہیں دی جاتی بلکہ اس شخصیت علیٰ مشیہ وسلم سے

بقیہ حالتیہ تھے اس کے بعد سرنگ بھی تباہ ہو گئے تھے جو تھیں اس کا نام ہے۔ یاد رہے  
 جبل کے لئے پیش کیا ہوا ہے۔ مسیحیوں کو صرف اپنے عیسوی و تریونگے کرٹاگوں میں رہنے  
 تو ہم میں بڑا کبھی شوش کر سکتے تھے۔ غرض میں نے اپنے ہم دست کا قہار کیا ہے۔ اس کے  
 بعض بزرگ و شریف و صاحبِ علم و فہم و ہوش۔ اس میں اپنا اند شوش کی نسبت یہ کہنے کا ہوت  
 ایک شہر و ملک میں شوش کی اس عرصہ کا نہیں ہیں کہ صاحب کیا گیا کہ لوگوں کا ایک طبقہ ہی بلائی تھی۔ یہ  
 میں میں مذہب جو تلوں کی شوش میں یہ قدر کثرت ہے کہ اس میں تلوں میں ایک کھانے کے زیادہ  
 ہوں گی۔ اس میں خود طہر پاک میں دلوں کی بڑی سے وہ اہم پیدا ہوتے ہیں۔ میں نے صاحب کا  
 ہے کہ وہ فیصلہ دے۔ میں۔ تواریکی کا وہ۔ نقد شوش جس کا خلیا یا وہ اس میں ہے کہ اس میں  
 کے دلوں سے غرضت طہر وائل کی ہے۔ اس میں کو خدا بتا چھٹا ہے۔ یہاں کوئی کچھ یہ ہے  
 تھی یہ ہے کہ اس کی خود کٹی کے خلیا میں کہ ایک کردار میں تھی۔ یہ کہ اس میں تھی  
 ہے بچنے کے متعلق اس کے ایک اور ہول پر چلنے کے تھے کہ اس نے سب سے سخت کا وہ اس سے  
 اس کے شوش میں اس کا کہ ہے جس میں شوش کو دشمنی پہانی ہے۔ کہ اس میں سے خود نہیں کرتا کہ  
 اس میں نے کون سی قیادت پیش کی ہو تالی اس میں ہے۔ اس میں نے کٹی کا جگہ۔ پتہ دے  
 کٹی میں سے نہیں کہتا کہ اس کا کیا۔ لیکن اس سے سیدہ میں اس خصوص میں نے اس میں شوش  
 نے اپنے تلوں اس کا اس کا وہ ہے اس میں کہ اس کے تھے کہ اس میں اس میں کہ اس میں  
 جگہ انہوں نے خود تاقب کیا اس میں خود طہر وائل کی نہ بچوں کو اس میں اس میں کہ اس میں  
 کہ اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں  
 شوش میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں  
 کہ اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں

بجز اس کے کیا کہیں کہ لعنة الله على الکاذبین۔

(۲) دوسرے یہ کہ کسی شخص کی نسبت واقعی طور پر ایک پیشگوئی تو ہو مگر وہ پیشگوئی وعید اور عذاب کے رنگ میں تھی اور اپنی شرط کے موافق پوری ہو گئی یا کسی وقت اس کا ظہور ہو جائے گا۔

(۳) تیسرے یہ کہ محض ایک اجتہادی امر ہے اور اُسکو خدا کا کلام قرار دے کر پھر اعتراض کرتے ہیں کہ یہ پیشگوئی تھی جو پوری نہیں ہوئی جبکہ یہ حال ہے تو ظاہر ہے کہ کوئی نبی یا نبی نہیں بچ نہیں سکتا۔

میں بار بار کہتا ہوں کہ اگر یہ تمام مخالف مشرق اور مغرب کے جمع ہو جائیں تو میرے پر کوئی ایسا اعتراض نہیں کر سکتے کہ جس اعتراض میں گزشتہ نمبروں میں سے کوئی نبی شریک نہ ہو اپنی چالاکیوں کو جس سے ہمیشہ دُعا ہوتے ہیں اور پھر باز نہیں آتے۔ اور خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوع کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔ مگر میں ان لوگوں کو کس سے مثال دےں وہ اُس خیر و طبع انسان کی طرح ہیں جو روز روشن کو دیکھ کر پھر بھی اس بات پر ضد کرتا ہو کہ رات ہر دن نہیں۔ خدا تعالیٰ نے اُن کو پیش از وقت طاعون کی خبر دی اور فرمایا الامراض تشاع والنفوس تصنع مگر انہوں نے اس نشان کی کچھ بھی پروا نہ کی۔ پھر خدا نے طیر معمولی زلزلہ کی خبر دی جو اسی ملک میں ۱۹۰۵ء اپریل ۱۵ء کو آئیوٹا تھا اور وہ آیا اور صد ہا آدمیوں کو ہلاک کر گیا۔ مگر ان لوگوں نے اُسکی بھی کچھ پروا نہ کی۔ پھر خدا نے فرمایا کہ بہار میں ایک اور زلزلہ آئیگا۔ سو وہ بھی آیا مگر ان لوگوں نے اُسکو بھی نظر انداز کیا۔ پھر خدا نے ایک آتش شعلہ کی خبر دی تھی سو ۱۳ مارچ ۱۹۰۶ء کو ظہر ہوا اور قریباً ہزار میل تک عجیب شکل میں مشاہد کیا گیا۔ لیکن ان لوگوں نے اس سے بھی کچھ سبق حاصل نہ کیا۔ پھر خدا نے یہ پیشگوئی کی کہ بہار کے موسم میں سخت بارشیں ہونگی سخت برف اور برف ٹپکنے اور سخت درجہ کی سردی ہوگی مگر ان لوگوں نے اس عظیم الشان نشان کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھا۔ پھر خدا نے اسی ۱۹۰۶ء میں ایک اور زلزلہ کی خبر دی جو پشاور



کئی ہی۔ خلاصہ مطلب یہ کہ اگر کوئی عدوت ایسی خواہش کرے تو میں اپنے نفس کے لئے اس کٹر  
 قید ہوا زیادہ پسند کرتا ہوں۔ یہ یوسف بن یعقوب علیہما السلام کی دعا تھی جس دعا کی وجہ  
 سے وہ قید ہو گئے اور میرا بھی یہی کلمہ ہے جس کو خدا تعالیٰ نے کج سے بھٹس ریس چلے  
 براہین احمدیہ میں لکھ دیا۔ صرف یہ فرق ہے کہ یوسف بن یعقوب اپنی اس دعا کی وجہ سے  
 قید ہو گیا۔ مگر خدا نے براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۰ میں میری نسبت یہ فرمایا **يُصَلِّ عَلَىٰ**  
**مَنْ عِنْدَهُ** وان لم يصلي فلناس یعنی خدا تعالیٰ مجھے خود پکارے گا اگرچہ لوگ تیرے  
 پھنسانے پر آمادہ ہوں۔ سو ایسا ہی ہوا کہ سنی کر مہربان کے فوجداری مقدمہ میں ایک ہندو  
 مجسٹریٹ کا ارادہ تھا کہ مجھے قید کی سزا دے مگر خدا تعالیٰ نے کسی غیبی سالن سے اس کے  
 دل کو اس ارادہ سے روک دیا۔ اور یہ بھی ظاہر کیا کہ وہ آخر کار سزا دینے کے ارادہ سے قطعاً  
 ناکام رہے گا۔ پس اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز اسرائیلی یوسف سے بڑھ کر ہے کیونکہ  
 یہ عاجز قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچا یا گیا مگر یوسف بن یعقوب قید میں ڈبو گیا اور  
 اس امت کے یوسف کی برت کیلئے پھٹس برس پہلے ہی خدا نے آپ گواہی دے دی اور  
 تم بھی نشان دکھائے مگر یوسف بن یعقوب اپنی برت کے لئے انسانی گواہی کا محتاج  
 ہوا۔ اور ان پیشگوئیوں کی گواہی کے بعد زلزلہ شدیدہ نے بھی گواہی دی جسکی گیدہ بیٹے  
 پہلے میں نے خبر دی تھی۔ کیونکہ زلزلہ کی پیشگوئی کے ساتھ یہ وحی الہی بھی ہوئی تھی۔  
**قُلْ عِنْدِي شَهِادَةٌ مِنْ اِلٰهِ فَمَنْ اِنْتَقَرِ مُؤْمِنُونَ**۔ پس یہ دو گواہ ہو گئے اور  
 نہ معلوم کہ بعد میں میں کے کتنے گواہ ہیں۔

ۛ جبکہ پر خدا تعالیٰ کا یہ فرمان کہ **قُلْ عِنْدِي شَهِادَةٌ مِنْ اِلٰهِ فَمَنْ اِنْتَقَرِ مُؤْمِنُونَ** یعنی  
 میں کو کہدے کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے جو انسان کی گواہی پر مقدم ہے۔ وہ یہی  
 گواہی ہے کہ خدا نے ایک مدت بعد از پہلے میں بے جا ہتھکنڈ کی خبر دی۔ منکلا



حقیقہ لوی

۵۱۹

نثر

دیکھا گیا ہے۔ پس یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ تنبیہ کے طور پر ان ممالک میں خدا تعالیٰ کی طرف سے  
 آگ برسی ہے جیسا کہ میں نے شائع کیا تھا کہ آسمان اُسے غافل و اب آگ برسانے کو ہے  
 سو خدا نے یہ پیشگوئی پوری کی۔ اگرچہ اس کوئی نقصان نہیں ہوا۔ صرف بعض آدمی بیہوش  
 ہو گئے مگر آگ کی بارش آئندہ کسی بڑے عذاب کی خبر دے رہی ہے۔ اُسے سننے والو! ہشیا  
 جو ہاؤ بعد میں بچتاؤ گے یہ ایک نشان ان نشانوں میں سے ہے جسکی خدا نے مجھے خبر دی اور فرمایا تھا  
 کہ میں ساٹھ یا ستر اور نشان دکھلاؤنگا اور آخری نشان یہ ہوگا کہ زمین کوتہ و بالا کر دیا جائے گا  
 اور ایک ہی دم میں لاکھوں انسان مرجائیں گے۔ کیونکہ لوگوں نے اس کے فرستادہ کو قبول نہ کیا۔  
 ہولناک زلزلے آئیں گے اور ہولناک طور پر موتیں وقوع میں آئیں گی! اٹھوئے طور پر عذاب  
 نازل ہوں گے۔ یہاں تک کہ انسان کہے گا کہ یہ کیا ہو نیوالا ہے۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوگا کہ  
 زمین مرگئی اور انسانوں نے خدا کے نشان دیکھے اور پھر انکو قبول نہ کیا۔ وہ ان کیڑوں سے بدتر  
 ہو گئے جو خواست میں ہوتے ہیں اور خدا کے وجود پر ان کا ایمان نہ رہا اسلئے خدا فرماتا ہے کہ  
 میں ایک ہولناک جہنمی کروں گا اور خوفناک نشان دکھلاؤنگا اور لاکھوں کوزمین پر بڑا ہلاکت  
 مگر کون ہے جو ہم پر ایمان لایا اور کس نے ہماری یہ باتیں قبول کیں۔

آج سے چھیتر برس پہلے خدا نے عز و جل باہن احمدیہ میں فرما چکا ہے۔ میں اپنی  
 چمکار دکھلاؤں گا اور اپنی قدرت نامائی سے تم کو اٹھاؤں گا۔ دنیا  
 میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کر لیا  
 اور بڑے زور اور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دے گا۔ سو ان حملوں  
 میں سے یہ آتش اٹھو بھی ہے جن کی اس ملک میں بارش ہوئی یہ اسی قسم کے نشان ہیں جیسا کہ  
 موسیٰ نے فرعون کے سامنے دکھائے تھے بلکہ وہ نشان جو ظاہر ہو چکا ہے میں وہ موسیٰ نبی  
 کے نشانوں سے بڑھ کر ہونگے۔ بسلئے خدا میرا نام موسیٰ رکھ کر فرماتا ہے۔ ایک موسیٰ ہے  
 کہ میں اُس کو ظاہر کروں گا اور لوگوں کے سامنے اُس کو عزت دوں گا یہ جس نے

ایسا ہی خدا تعالیٰ یہ بھی جانتا تھا کہ دشمن یہ بھی تمنا کریں گے کہ یہ شخص منقطع النسل  
 رہ کر نابود ہو جائے۔ تاہم دونوں کی نظر میں یہ بھی ایک نشان ہو۔ لہذا اس نے پہلے  
 سے براہین احمدیہ میں خبر دے دی کہ ینقطع اباؤک و مبدو منک۔ یعنی تیرے  
 بزرگوں کی پہلی نسلیں منقطع ہو جائیں گی۔ اور ان کے ذکر کا نام و نشان نہ رہے گا۔  
 اور خدا تجھ سے ایک نئی بنیاد ڈالے گا۔ اسی بنیاد کی مانند جو ابراہیم سے ڈالی گئی  
 اسی مناسبت سے خدا نے براہین احمدیہ میں میرا نام ابراہیم رکھا۔ جیسا کہ فرمایا  
 سلام علی ابراہیم صافیناہ ونجیناہ من الغم۔ واتخذوا من مقام  
 ابراہیم محلی۔ قل رب لا تذرنی فدا دانت خیر الوارثین۔ یعنی  
 سلام ہے ابراہیم پر (یعنی اس عاجز پر) تم نے اس سے خالص دوستی کی اور ہر ایک  
 غم سے اس کو نجات دیدی۔ اور تم جو پیروی کرتے ہو تم اپنی نماز گاہ ابراہیم کے قدوس  
 کی جگہ بناؤ۔ یعنی کامل پیروی کرو تا نجات پاؤ۔ اور پھر فرمایا کہ اے میرے خدا:  
 مجھے ایک سلامت چھوڑ۔ اور تو بہتر وارث ہے۔ اس الہام میں یہ اشارہ ہے کہ خدا  
 ایکلا نہیں چھوڑے گا اور ابراہیم کی طرح کثرت نسل کرے گا اور بہتر سے اس نسل سے  
 برکت پائیں گے۔ اور یہ جو فرمایا کہ واتخذوا من مقام ابراہیم محلی یہ قرآن شریف  
 کی آیت ہے اور اس مقام میں اس کے یہ معنی ہیں کہ یہ ابراہیم جو بھیجا گیا تم اپنی

جن کی خدا تعالیٰ نے تصریح نہیں کی تھی یہ بھی یہی رحمت نازل ہوگی اور ان کی قوتوں اور طاقتوں  
 میں خود نہیں آئیگا۔ اب جو تم نے دنیا میں کس کذاب کو دیکھا کہ اپنی عمر بتاتا ہے۔ اپنی  
 صحت بھری اور دوسرے دو اعضاء صحت کا آئینہ مرکب دھوٹی کرتا ہے۔ ایسا ہی چونکہ  
 خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ لوگ تل کے منصوبے کریں گے اُس نے پہلے سے براہین میں خبر دیدی  
 یصمط طہ ولولم یصمط الناس۔ منہ

۴۲

عہدوں اور عقیدوں کو اس کی طرز پر بجا لاؤ۔ لہٰذا ہر ایک سر میں اس کے نمونہ پر اپنے تئیں بناؤ۔ جیسا کہ آیت و مبدئوا برحمتی یاتی من بعدی احمدہ احمد میں یہ اشارہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آفرینانہ میں ایک نظریہ ہر ہوگا۔ گویا وہ اس کا ایک نمونہ ہوگا جس کا نام آسمان پر احمد ہوگا اور وہ حضرت مسیح کے رنگ میں جلالی طور پر دین کو پھیلے گا۔ یہاں یہ آیت و اتخذنا من مقام ابراہیم مثلی اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ جب امت محمدیہ میں بہت فرقے ہو جائیں گے تب آفرینانہ میں ایک ابراہیم پیدا ہوگا اور ان سب فرقوں میں وہ فرقہ نجات پائے گا کہ اس ابراہیم کا پیرو ہوگا۔

اب ہم یہ دو نمونہ چند الہامات دوسری کتابوں میں سے لکھتے ہیں۔ چنانچہ ازالہ اوهام میں صفحہ ۶۴۴ سے آخر تک اور نیز دوسری کتابوں میں یہ الہام ہیں۔ جطناک المسیح ابن مریم۔ ہم نے تجھ کو مسیح ابن مریم بنایا۔ یہ کہیں گے کہ ہم نے پہلوں سے ایسا نہیں سنا۔ مگر تو ان کو جواب دے کہ تمہارے معلومات وسیع نہیں تم ظاہر لفظ اور الہام پر قائل ہو۔ اور پھر ایک الہام ہے لہٰذا وہ یہ ہے۔ الحمد للہ الذی

۴ یاد ہے کہ جیسا کہ خدا تعالیٰ کے دو ہاتھ جلالی و جلالی ہیں اسی نمونہ پر جو نمونہ ہر ایک صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جل شانہ کے منظر اتم میں لہٰذا خدا تعالیٰ نے آپ کو بھی دو دونوں ہاتھ رحمت اور شریعت کے مظاہر لہٰذا جلالی ہاتھ کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے کہ قرآن شریف میں، وما أرسلناک الا رحمة للعالمین میں ہم نے تمام دنیا پر رحمت کر کے بھیجا ہے اور جلالی ہاتھ کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے وما کریمیت لہٰذا رحمت و لکن اللہ دئی۔ اور چونکہ خدا تعالیٰ کو منظور تھا کہ یہ دونوں صفیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے اپنے وقتوں میں نمود پذیر ہوں۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے سنت جلال کو حدیثی شریعت میں لکھ کر دیا اور حضرت جلال کو مسیح و محمد اور اس کے بعد کے خلیفہ کے لئے لکھ کر دیا۔ اس کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے و انحریت منہم لتالیقوا بہم۔ منہ

لہ الصفا : ۷ کے بقول : ۱۴۶۰ کے الانبیاء : ۱۰۸ کے الانفال : ۷۷ کے الجمعہ : ۷

یہ جملہ صفحہ 250,249 پر درج ہے

۳۸ مسجد حوالی خزانہ جلد ۱۷ صفحہ 421,420 از مرزا قادیانی



۷۰

طلبہ الہامیہ

عَلَى مَقَامِ الْخَيْرِ مِنَ النَّبَوَةِ ۖ وَإِنَّهُ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ ۖ

وہ خاتم انبیاء است

نبوت ختم کر دیہ

نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنے والے بنے

وَأَنَا خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ ۖ لَا وَلِيَّ بَعْدِي ۖ إِلَّا الَّذِي هُوَ

میرے بعد کوئی نہیں

یعنی دل بعد ہی نیست

وہی ختم الہی

میرے بعد کوئی نہیں

یعنی دل بعد ہی نیست

وہی ختم الہی

مَبْنِي وَعَلَى عَهْدِي ۖ وَإِنِّي أَرْسَلْتُ مِنْ رِزْقِي بِكُلِّ

تمام تر

دیں از خدا سے خود

از ہی ہر جہ سے

میں نے اپنے خدا کی طرف سے تمام تر

جگہ سے جو کچھ میرے عہد پر ہوگا

قُوَّةٍ وَبَرَكَاتٍ وَعِزَّةٍ ۖ وَإِنَّ قَدْرِي هَذِهِ عَلَى

تمام تر

وہیں قدم ہی

دیں از خدا سے خود

قوت و برکت و عزت فرستادہ شدہ ام

میں نے اپنے خدا کی طرف سے تمام تر

جگہ سے جو کچھ میرے عہد پر ہوگا

مَنَارَةٍ خُتِمَ عَلَيْهَا كُلُّ رُفْعَةٍ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ أَيُّهَا

تمام تر

وہیں قدم ہی

دیں از خدا سے خود

مندانست کہ ہر بلند ہی ختم کر دیہ

میں نے اپنے خدا کی طرف سے تمام تر

جگہ سے جو کچھ میرے عہد پر ہوگا

الْفِتْيَانُ ۖ وَاعْرِفُونِي وَأَطِيعُونِي وَلَا تَمُوتُوا

تمام تر

وہیں قدم ہی

دیں از خدا سے خود

بترسید

میں نے اپنے خدا کی طرف سے تمام تر

جگہ سے جو کچھ میرے عہد پر ہوگا

بِالْعَصْيَانِ ۖ وَقَدْ قَرُبَ الزَّمَانُ ۖ وَحَانَ أَنْ

تمام تر

وہیں قدم ہی

دیں از خدا سے خود

بترسید

میں نے اپنے خدا کی طرف سے تمام تر

جگہ سے جو کچھ میرے عہد پر ہوگا

بِالْعَصْيَانِ ۖ وَقَدْ قَرُبَ الزَّمَانُ ۖ وَحَانَ أَنْ

تمام تر

وہیں قدم ہی

دیں از خدا سے خود

بترسید

میں نے اپنے خدا کی طرف سے تمام تر

جگہ سے جو کچھ میرے عہد پر ہوگا

جیسا پیدا ہوا اس کے مقابل مگر اسرائیل خاندان کے سارے بیٹے بھی ترانہ میں رکھے جاویں تو تب بھی انجیل یا انجیل جیسا کہ اسی طرح اور شیک اسی طرح مشک کہات کو بہت سے نبی خدا کے لئے عطا ہوئے لیکن قرآن کی خدمت کے لئے جو نبی آئے تھے ان میں پیدا کیا گیا وہی شان میں کچھ اور ہی رنگ رکھتا ہے۔

علاوہ اسکے ہیں یہ بھی تو دیکھنا چاہیے کہ مسیح موعود تمام انبیاء کا منظر ہے جیسا کہ اسکی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جبرئیل اللہ فی حلال الانبیاء اس کے آنے سے گرا آنت محمد میں تمام گزشتہ نبی پیدا کیئے گئے پس نبیوں کی تعداد کے لحاظ سے بھی محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ سے بڑھ کر رہا کیونکہ علاوہ ان نبیوں اور رسولوں کے جو قریت کی خدمت کے لئے موعود کو عطا ہوئے تھے اس آنت میں وہ تمام نبی بھی مبعوث کیئے گئے جو موعود سے پہلے گئے تھے بلکہ خود موعود بھی دوبارہ دنیا میں بھیجے گئے اور سب کچھ مسیح موعود کے وجود باوجود میں پورا ہوا پلٹ گیا یہ پہلے وہ جہ کی بے غیرتی نہیں کہ جہاں ہم کا خفق بین محمد من سلسلہ میں داؤد اور سلیمان ذکر کیا اور یحییٰ عیسیٰ السلام کو شامل کرتے ہیں جہاں مسیح موعود جیسے عظیم الشان نبی کو چھوڑ دیا جائے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں حقیقی اور مستقل نبیوں کا ذکر کیا ہے۔ اگر ایسا ہے تو اس کا ثبوت پیش کیا جاوے۔ ظاہر ہے کہ اس آیت کریمہ میں رسول کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ ایسے جس طرح رسول کا لفظ حقیقی اور مستقل نبیوں پر روا جائیگا اسی طرح ظلی اور بروزی نبی پر بھی روا جائیگا اور نہ اگر ظلی اور بروزی نبی کو صرف نبی کے نام سے پکارنا جائز نہیں تو کیوں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کو بارہا نبی اور رسول کے الفاظ سے یاد کیا۔ خدا نے تو اچھا کلام میں کبھی بھی ظلی یا بروزی کا لفظ استعمال نہیں کیا بلکہ ہمیشہ صرف نبی اور رسول کے الفاظ استعمال کرتا رہا پس اگر مسیح موعود کو صرف نبی کے نام سے پکارنا جائز نہیں تو خود باللہ سب سے پہلے ناجائز حرکت کرنے والا خود ہے۔ مگر دراصل پیدا نفس کا دھوکا ہے کیونکہ جس طرح حقیقی اور مستقل نبیوں کی نبوت کی اقسام ہیں اسی طرح ظلی اور بروزی نبیوں کی نبوت بھی نبوت کی ایک قسم ہے مگر حقیقی یا مستقل نبیوں کو ہمیشہ صرف نبی کے نام سے پکارتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ ظلی نبی کو نبی کے نام سے

نزل نمبر

۴۷۷

۹۹  
 آنچل عشق تیرم کب راند کہ از انی مشت خلیج پناہ کشته دلبر و کار اسے رفته بکسر رنگ از طے  
 پر عشق و تہی زہر آن سے قصہ کو نکا کر آہ لہ سے آن خائے یقیں کہ گوش شنید کرد کہ در غیر حق برید  
 رفته بیرون ز حلقہ اختیار دل برید و غیر آن دلدار پاک گشته ز لوث ہستی خلیش رستا از بند پستی خویش  
 آنچل یار در کنڈانخت کر ندانید بجھے پر دانت قدم خود زده براہ عدم گم یاروش ز فرق تا قدم  
 دیگر دلبر قدائے او گشت ہمہ دلبر برائے او گشتہ سخت ہر غرض بکسر دلدار دو غمت چشم دل ز غیر نگار  
 دل و جان بر رخ خدا کردہ وصل او اسل مدعا کردہ سروہ و خویش تن فدا کردہ عشق جو شید و کار ہا کردہ  
 از خودی ہائے خود فدا و جدا سیل پر زور بود بوز جا تن جو فرسودہ لستان یاد دل چاند ست فتن جلی یاد  
 عشق دلبر بر دے او باریہ ابد محبت کجائے او باریہ از یقینے کوشد ز گفتار سے در دل بو برست گلزار سے  
 ہر غلو سے کے سبب دارد دانہ آن کو بل طلب دارد پس جنس شمع شمع محبت یار کہ شمع ہم از خودی آثار  
 ایں میسر نے شود ز نہار بجز سخن ہائے دلبر دلدار عشق کہ رو نمائید از دیدار نیز کہ کہ بر غیر و دل گفتار  
 بالخصوص آن سخن کہ اندلدار خاصیت و مدد آن میں اسرار کشتہ او نیک نہ دہند ہزار ایں قیلاں او بروی نہ شمار  
 ہر ملنے قلیل تازہ بخوات خلدہ روئے او ہم شہد است ایں سعادت جو ہو قسمت ما رفته رفته رسید فیت ما  
 کہ کھٹاست شیر ہر آنم حسین است در گریبانم آو کم نیز احمد مختار در برم جامہ ہمہ ابرار  
 کہ ہائے کہ کرد با منی یار بر تر آن دفتر است از انجا آنچہ مدد است ہر نبی را جام و دان جان جام و سروا تھام  
 دل میں رده لغت خود او خود مرشد بر حق خود است و حق اورا عجب اثر دیدم روئے آن ہر زنی فر دیدم  
 دیدم از خلق مدح و مکروہات و آنچہ پیر است شکی لذات دیدم از ہر خلق جلوت یار کہ دیگر برید از یک کہ  
 آنچہ میں شنوم و حق خدا بخدا ایک ہمیشہ خطا ہر چہ قرآن منزہ اش دانم از خطا ہر چہ میں است ایانم  
 من خدا را بدو شناختم دل میں آنش گمانم بخدا ہست میں کا مجید از دہان خدائے پاک و عید  
 آنچہ میں چیل شد از داور آفت بے است با دھ افواہ ایں خلعت ست بہار با ہم بکند آدم امانہ ما بکم  
 انبیا و گروہ و دہ اندہ میں عرفان دگر ہم نہ کہ عدوت مصطفیٰ شدم بر یقین شدہ رنگیں برنگ یقین  
 اکی یقینے کہ بدو چلنے را بر کا جے کہ شہد و قتالہ میں یقین کلیم بنو مات میں چلنے کے ہر سعادت





اور رسولوں اور محدثوں کے بارے میں جو خاتمی کی طرف سے دیا گیا ہے اس پر اس کا جواب  
تاکم تو میں نے لکھا ہے واجب الاطاعت ٹھہرتے ہیں۔ قیام سے خاتمی کا ایک  
خاص قانون ہے جو ہم ذیل میں لکھتے ہیں۔

ہم اس سے پہلے بھی یہیں کہے ہیں کہ ایسے اولیاء اللہ جو امام نہیں ہوتے  
یعنی نبی یا رسول یا محدث نہیں ہوتے اور انہوں سے نہیں ہوتے جو دنیا کو خدا کے  
حکم اور الہام سے خدا کی طرف منجاتے ہیں۔ ایسے ولیوں کو کسی اعلیٰ خاندان یا  
اعلیٰ قوم کی ضرورت نہیں کیونکہ ان کا سب معاملہ اپنی ذات تک محدود ہوتا  
ہے۔ لیکن ان کے مقابل پر ایک دوسری قوم کے ولی ہیں جو رسول یا نبی یا  
محدث کہلاتے ہیں اور وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک منصب حکومت اور قضا  
کا لیکر آتے ہیں اور لوگوں کو حکم ہوتا ہے کہ ان کو اپنا امام اور سرور اور پیشوا  
سمجھ لیں۔ اور جیسا کہ وہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں اس کے بعد خدا کے  
ان تائبوں کی اطاعت کریں۔ اس منصب کے بندگان کے متعلق قدیم سے خدا تعالیٰ  
کی یہی عادت ہے کہ انکو اعلیٰ درجہ کی قوم اور خاندان میں سے پیدا کرتا ہے۔ تا  
ہم کہ قبول کرنے والا انکی اطاعت کا بیجا اٹھانے میں کسی کو گراہت نہ ہو اور  
نہی کہ خدا نہایت رحیم و کریم ہے اس لئے نہیں چاہتا کہ لوگ شکر کھا دیں۔ اور  
ان کو ایسا ابتلا پیش آوے جو انکو اس سعادت حظ سے محروم دیکھ کہ وہ  
اس کے مامور کے قبول کرنے سے اس طرح پر رگ جائیں کہ اس شخص کی بیخ  
قوم کے لحاظ سے رنگ اور انداز غالب ہو۔ اور وہ ولی عزت کے ساتھ اس  
بات سے عکراہت کریں کہ اُس کے بعد ان میں اور اُسکا پتا بندگان قرار دیں۔ اور انسانی  
جذبات اور تصورات پر نظر کر کے یہ بات خوب ظاہر ہے کہ شکر لینا نوع  
انسان کو پیش آجاتی ہے۔ مثلاً ایک شخص جو قوم کا چہرہ ہو یعنی جسکی ہے نہ ایک



گائوں کے شریف مسلمانوں کے بیس چالیس سال سے یہ خدمت کرتا ہے کہ دو وقت  
 اُنکے گھروں کی گھسی تالیوں کو صاف کرنے آتا ہے اور اُنکے پاتھوں کی نہایت  
 اٹھا تپا ہے اور ایک دو دفعہ چھٹی میں بھی پکڑا گیا ہے اور چند دفعہ زنا میں بھی  
 گرفتار ہو کر اس کی رسوائی ہو چکی ہے۔ اور چند سال جیل خانہ میں قید بھی رہ چکا،  
 اور چند دفعہ ایسے بُرے کاموں پر گائوں کے زبرداروں نے اُسکو جوتے بھی دیے  
 ہیں اور اُسکی مل اور دایاں اور تانیاں ہمیشہ سے ایسے ہی خمس کام میں مشغول  
 رہی ہیں اور سب مردار کھاتے اور گدہ اٹھاتے ہیں۔ اب خدا تعالیٰ کی قدرت  
 پر خیال کر کے ممکن تو ہے کہ وہ اپنے کاموں سے تائب ہو کر مسلمان ہو جائے۔  
 اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایسا فضل اُسپر ہو کہ وہ رسول اور نبی بھی بن جائے  
 اور اُسی گائوں کے شریف لوگوں کی طرف دعوت کا پیغام لیکر آوے اور کہے کہ  
 جو شخص تم میں سے میری اطاعت نہیں کرے گا خدا اُسے جہنم میں ڈالے گا۔ لیکن  
 باوجود اس امکان کے جب کہ دنیا پیدا ہوئی ہے کیسے خدا نے ایسا نہیں کیا۔  
 کیونکہ ایسا کرنا اُسکی حکمت اور مصلحت کے خلاف ہے اور وہ جانتا ہے کہ لوگوں  
 کے لئے یہ ایک فوق الطاقٹ ٹھوکر کی جگہ ہے کہ ایک ایسا شخص جو پشت در پشت  
 رسول چلا آتا ہے اور لوگوں کی نظر میں نہ صرف وہ نیچے ہے بلکہ اُس کا باپ اور دادا  
 اور پڑدادا اور بہا تک سلوم ہے تو مکنہج میں اور ہمیشہ سے شریر اور بدکار  
 ہوتے چلے آئے ہیں۔ اور مویشیوں کی طرح ادنیٰ خدمتیں کرتے رہے ہیں۔ اب اگر  
 لوگوں سے اُسکی اطاعت کر لئی جائے تو بلاشبہ لوگ اُسکی اطاعت سے کراہت کریں گے۔  
 کیونکہ ایسا جگہ میں کراہت کرنا انسان کیلئے ایک طبعی امر ہے۔ اسلئے خدا تعالیٰ کا تعلیم  
 قانون اور سنت یہ ہے کہ وہ صرف اُن لوگوں کو منصب دعوت یعنی نبوت وغیرہ  
 مامور کرتا ہے جو اعلیٰ خاندان میں سے ہوں۔ اور ذاتی طور پر بھی چل چلی اچھے رکھتے



# استہار عام اطلاع کے لئے

گروہ کتاب میں تفریق مقامات میں عیسائیوں کی معمول کا جواب دینا اسوں کو قابل کتاب کہنے پر یقین دلا  
ہے کہ باوجود اس بدعت کے عیسائیوں کی کتاب اہمیت انہوں نے دلوں میں سخت اشتغال پیدا کیا ہے مگر میرے خیال  
میں نے اس کتاب میں جس میں عیسائیوں کا ذکر کیا ہے بہت نرمی اور تہذیب اور لطف بیان ذکر کیا ہے اور کہ  
انہی قصص میں کہل نہ کھانے والی گائیں ہمارے غیر مسلم کو بھی گائیں ہمارے حق کا ہر ہر طاقت  
کے طور پر سختی کا سختی سے جواب دیتے ہیں۔ بعض میں عیسائیوں کی عفت ذمی ہے ہر ایک کے نزدیک  
اسوئی کی عفت ذمی اور کچھ میں جو تو قصاص اور چھپاں تھے اور قطع نظر میں سب باتوں کے ہماری اس کتاب میں  
مسلک قرآن و حدیث میں وہ نیک ہیں یا صدی اور دوسری عیسائی مخالف نہیں ہیں جو اپنی شرف و تقی کی وجہ سے غلوں کوئی  
اور بد گوئی سے کٹ رہے کرتے ہیں اور دل دکھانے والے لفظوں سے بھر دیکھتے ہیں دیکھتے ہیں نہ پکڑتے ہیں اور عیسائی  
کا توہین کرتے اور ان کی کتابیں سخت گوئی اور توہین بھی ہوئی ہیں۔ ایسے لوگوں کو ہر شے پر عزت کا مذاق  
دیکھتے ہیں اور وہ ہماری کسی تحریر کے مخالف نہیں ہیں۔ جگر عزت ہی لوگ ہمارے مخالف ہیں خود وہ ہر گھٹن مسلمین  
کہلاتے یا عیسائی میں جو حد و تقدال سے بڑھ گئے ہیں۔ اور ہماری ذہنیات پر گالی اور بد گوئی سے مل کر کرتے  
یا چہرے پر خالی لٹا علیہ وسلم کی شان بزرگ میں توہین اور جھک آئینہ باقی شہرہ لٹے اور اپنی کتابوں میں  
شائع کرتے ہیں۔ سو ہماری اس کتاب اور دوسری کتابوں میں کوئی لفظ یا کوئی اشارہ ایسے معتمد لوگوں کی  
طرف نہیں ہے جو جذباتی اور کینگی کے طریق کو اختیار نہیں کرتے۔

ہم اس بات کیلئے بھی خواہش کی طرف سے سامعین کی خدمت میں عرض کیا کہ خود تقاضی کا  
سچا انداز کہ استہار نبی میں جو حق کی نبوت پر ایمان ہوں۔ سو ہماری کسی کتاب میں کوئی ایسا لفظ  
بھی نہیں ہے جو حق کی شان بزرگ کے خلاف ہو۔ اور اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ دعو کا کھانے والا  
اور جھوٹا ہے۔ والسلام علی من اتبع الهدی

المستہار مرزا غلام احمد لکھنؤی

ایک شریر یہودی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ ایک مرتبہ ایک بیگانہ عورت پر آپ عاشق ہو گئے تھے لیکن جو بات دشمن کے منہ سے نکلے وہ قابل اعتبار نہیں۔ آپ خدا کے مقبول اور پسندیدہ تھے۔ نبیؐ میں وہ لگ جھپک پر یہ شہتیں لگاتے ہیں۔ ہاں آپ نے اجتہاد کی غلطی سے داؤد کے تخت کی مثال بھی مگر وہ مثال پوری نہ ہوئی اور مطابق مثل مشہور کہ میں مانگے موتی میں مانگے نہ بھیگا۔ آپ تو داؤد کے تخت سے محروم رہے مگر وہ برگزیدہ خدا سید المرسلینؐ و نبیوںؐ بادشاہت سے منہ پھیر کر کہا تھا کہ انظر فخری یعنی فخر میرا فخر ہے اس کو خدا نے بادشاہت دیدی۔ اس نے کہا تھا کہ میں ایک نیک فاجر ہوں اور ایک نیک مومن۔ مگر خدا نے اس کو فقر و فاقہ سے بچایا۔ یہ خاص فضل ہے۔

حضرتؐ کی اجتہاد جو اکثر غلط نکلتی اس کا سبب شاید یہ ہو گا کہ احوال میں جو آپ کے ارادے تھے وہ پورے نہ ہو سکے۔ غرض میں باتوں سے نبوت میں کچھ غلط نہیں آیا۔ نبیؐ کے ساتھ ہمارے افراد جوتے ہیں میں سے وہ شناخت کیا جاتا ہے۔ اور جو اس کے دعویٰ کی پہلی غلطی ہو۔ پس اگر کوئی اجتہاد غلط ہو تو اصل دعویٰ میں کچھ فرق نہیں آتا مثلاً آنکہ اگر وہ کے فاصلہ سے انسان کو نبی تصور کرے تو یہ نہیں کہہ سکتے کہ آنکہ کا وجود بیفائدہ ہے یا نہ کی بدیت قابل اعتبار نہیں۔ پس یہ کیلئے اس کے دعویٰ اور تعلیم کی ایسی مثال ہے جیسا کہ قرآن کے آنکہ عزیزوں کو دیکھتی ہو اور حق میں غلطی نہیں کرتی۔ اور بعض اجتہادوں کا دعویٰ غلطی کی ایسی مثال ہے جیسے وہ دراز کی چیزوں کو آنکہ دیکھتی ہو تو کسی انسانی شخص میں غلطی کر جاتی ہو۔ اسی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ حضرتؐ کی جو یہودوں کی بھلائی کیلئے اپنی بادشاہت کا خیال تھا۔ اسلئے بموجب آیت کریمہ **إِذَا تَمَنَّیَ الْوَالِیُّ الشَّیْطَانُ** **فَیْ أَفْبَیْئَتْهُ شَیْطَانٌ** نے آپ کو دھوکا دیا اور داؤد کے تخت کا لالچ دل میں ڈال دیا۔

یہ نوٹ یہ عیاں بھی ہیں کہ اس شخصیت علیؑ علیہ السلام کی نسبت کیا کہتے ہیں اور حضرتؐ کو سزا پر بھی ایک مرتبہ ایسا ہی لازم لگا دیا تھا۔ منہ



ایمان کے صلہ کے پامیوں کا حملہ

جے سوچا نا ہو گین سوچ چڑے ہزار ۔ ایسے چار ہزار گدین کہہ لیا  
یعنی اگر سوچا نا ہو گے ۱۰۰ ہزار سوچ شروع کرے تو اتنی روشنی ہو جائے کہ بھی گدہ بھی نہ مرشد  
اسا دی کے اپنے رشتہ صیہ ہے پھر اس کے بعد کہہ لے کہ اس کے بارے میں کہا لائی تھی  
میں بہت شرم کو گدہ ہی بیٹھے ہیں اس سے کہہ کو جس شخص سے کہتے ہو میں کو کہنا کہ میں



میں حالت میں بیسی شہرہ شدہ کلمات کو قبول نہیں کیا گیا جتنکے قبول کرنے میں  
چندل سے نہ تھا تو پھر کہیں بیسے شخص کی طرف سے باتیں مضروب کی جاتی ہیں جو نہ صرف  
قرآن شریف کی مشاد کے برخلاف ہیں بلکہ جیسے پرستی کے شرک کو ان سے حدود ملتی ہے  
میں نے چاہیں کہ مشافہات کو خود امتداد کی توحید سے محروم کر دیا ہے تو نہیں سمجھ سکتا  
کہ حضرت عیسیٰ بن مریم کو لہجوں پر کیا زیادتی اور کیا خصوصیت ہے۔ پھر ان کو ایک  
خصوصیت دینا جو شرک کی طرح ہے کس قدر کلی کلی خلافات ہے جس سے ایک بڑی قوم تباہ  
ہو چکی ہے۔ افسوس کہ انہوں نے محض صوفی لفظ پر بھروسہ کر کے اپنے تئیں پاک کیا  
اور بغیر دلیل دیا کہ نفس کے تئیں عیسائی سے ہی پلہ ہوگا جو اپنی کشتی اپنے ہاتھ سے بنایا  
اور نہ ہی کسی دین کا جو پناہ کم کہہ گا۔ وہی نقصان سے بچے گا جو پناہ بوجہ تپ ٹھانے  
یہ کسی غلط فہمی کا تصور ہے۔ دوسرے غصہ پر اپنی کامیابی کیلئے بھروسہ  
کے وہ کسی کی عقل و قوت کو اپنی مدد دانی زندگی کے مفید جیسے خدا کا فضل ہے کہ اس  
نے کسی انسان کو کسی سر میں خصوصیت نہیں دی اور کئی انسان نہیں کہہ سکتا کہ مجھ میں  
ایک ہی خصوصیت ہے جو دیگر انسانوں میں نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو ایسے انسان کو مافی طور  
پر عبادت ظہر و باطن کے فیروز قرار دیتے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بعض  
عیسائیوں نے حضرت جیسے عیسائیوں کی یہ خصوصیت پیش کی تھی کہ وہ بغیر باپ کے  
پیدا ہوئے تھے۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن شریف کی اس آیت میں جواب دیا۔ یون  
مثل حیثی عند اللہ کمثل آدم خلقتہ من تراب ثم قال لا کن فی کون۔ یعنی  
تجسس کا مثل آدم کی مثل ہے۔ خدا نے جس کا لٹی سے پیدا کیا پھر ان کو کہا کہ ہو جا سو  
وہ ہو گیا۔ عیسائی عیسیٰ بن مریم کے خون سے اور مریم کے منی سے پیدا ہوا اور پھر  
خود لے لیا کہ ہو جا سو ہو گیا۔ پس ان بات میں کانسی خطن اور کانسی خصوصیت اس میں  
پیدا ہو گئی۔ ہمارے ہاتھ میں ہر وہ کلمہ ہے بغیر ان سے باپ کے خود بخود نہیں ہے

لے ال سے لے

پہلی فصل

۴۴۰

برائے صاحبزادہ

ماہی تاج کا آپ بند و بست کرتا۔ لیکن اسکی اولاد کے لئے ضرورت پیش نہیں آئی  
کیونکہ اب کروڑوں انسان مختلف بلبلوں بولتے اور اپنے بچوں کو سکھاتے ہیں۔  
مساوہ اس کے جیسا کہ ہم نے ابھی اوپر بیان کیا ہے۔ ذاتی قابلیت بھی کہ

تم سے سچ کہتا ہوں کہ اس زمانہ کے لوگوں کو کوئی نشان دیا نہ جائے گا اور اس کے مصلوب  
ہونے کے وقت بھی یہودیوں نے کہا کہ اگر وہ اب ہم سے زور و زنجیر بولہائے تو ہم ابھی  
کاشیں گے۔ لیکن اسی حق کو زندہ ہو کر نہ دکھایا اور اپنی خدائی اور قدرت کا طر کا ایک ذوق  
ثبوت نہ دید۔ اور اگر بعض معجزات بھی دکھائے تو وہ دکھائے کہ اس سے پہلے اور بڑی کثرت  
دیکھا چکے تھے۔ بلکہ اسی زمانہ میں ایک شخص کے پانی سے بھی ایسی ہی عجائبات ظہور میں  
آئے تھے۔ دیکھو اب ہم آج کل راجہ غرض نہ اپنے خدا ہونے کا کوئی نشان دکھانہ سکا۔  
جیسا کہ آیت مذکورہ بالا میں خود اس کا اقرار موجود ہے۔ بلکہ ایک ضعیف عاجز مسکوت سے  
تو اقرار (بقول عیسائیوں) ذات اور رسوائی اور ناتوانی اور خواہی عمر بھر دیکھی کہ جو  
انسانوں میں سے وہ انسان دیکھتے ہیں کہ جو بسمت اللہ بے نصیب کہلاتے ہیں۔ اور پھر  
وقت تک غفلت خانہ رجم میں قید رہ کر اور اس ناپاک راہ سے کہ جو پیشاب کی جدر و گ  
پیدا ہو کر ہر ایک قسم کی مالدہ حالت کو اپنے اوپر صادر کر لیا۔ اور شرکاء لودگیوں اور انصاف  
میں سے کوئی ایسی آلودگی باقی نہ رہی۔ جس سے وہ پیشاب کا بدنام کفرہ قوت نہ ہو۔

اور پھر اس نے اپنی جہالت اللہ بے ظنی اللہ بے قدرتی اور نیو اپنے نیک نہ ہونے کا  
اپنی کتاب میں آپ ہی اقرار کر لیا۔ اور پھر وہ صورتیکہ عاجز زندہ کہ خواہ خواہ خدا کا  
بیٹا قرار دیا گیا۔ بعض بزرگ فیصلوں سے فضائل ظنی اور عملی میں کم بھی تھا۔ اللہ اس کی  
تعلیم بھی ایک ناقص تعلیم تھی کہ جو توحید کی شریعت کی ایک فرع تھی۔ تو پھر کیونکر ہائے

نے آپ کو کہیں سے کہیں تک پہنچایا۔ اور ابھی ٹھہریے اسی پر ختم نہیں تاکہ اس کا حق  
سے تو خدا کی بستی کی بھی غیر نظر نہیں آتی۔ کیونکہ جیسا ہم پہلے لکھ چکے ہیں۔ بڑا بھاری



کے ساتھ تھی کہ اتھم کی موت کو جو عین الہام کے موافق پیدا کی کے بعد بلا توقع ظاہر میں آئی کسی نے اس کو نشان الہی قرار نہ دیا۔ وہ گنہگار اخبار نویس جو اتھم کے مرنے پر شگونی کی حقیقت کھنے کے لیے ایسے جہل سے چُپ ہوئے کہ گویا مر گئے۔ اب انگلیں کھولو اور اٹھو اور جاگو اور کاشش کرو۔ کہ اتھم کہاں ہے۔ کیا خدا کے حکم نے اس کو قبر میں نہ پہنچا دیا۔ ہر ایک منصف اس شگونی کو تسلیم کریگا

جائے ملا دیکھو یسوع کو کسی شگونی نہ کسی پیش بندی کی۔ اب کوئی حاسک اور بدکار بے گناہ سے جو مرے گا یہ تو وہی بات کہنی کہ جیسا کہ ایک شریر نکاح نے جس میں سرسری یسوع کی شروع تھی لوگوں میں شہرہ کیا کہ میں ایک ہی واحد بتلا سکتا ہوں جس کے پٹھنے سے پہلی ہی رات میں خدا نظر آجایا بشک کہ پٹھنے وہ عام کی علامت ہو۔ اب جو لوگ عیسائی تھے ان کے کہے کے بعد طیفیر پٹھنے سے خدا نظر نہیں آیا۔ آخر ہر ایک ظنی کو یہ کہنا پڑتا تھا کہ اس صاحب نظر آگیا، یسوع کی زندگیوں واحد یہ وہی پر قوی ہی بنیں پہلے چھاپڑانے کے شکوک و شبہات یہی آپ کا طریق تھا کہ ایک مرتبہ کسی یہودی نے آپ کی قوت شہوت آتالے کے طے سوال کیا کہ اسے سستا قیصر کو خلی و شاد و اسے یا نہیں۔ آپ کو یہ سوال سننے پر عین ہی جان کی فکر نہ گئی کہ کہیں باہی کہہ کر پکڑ نہ جائوں۔ سو جیسا کہ پہلے دیکھنے دھوکے ایک لطیفہ سن کر پہلے مانگے سے ملک جاتا تھا اس جگہ بھی وہی کا سوالی کی اور کہا کہ قیصر کو قیصر کا دار و دار خدا کا خدا کو۔ یہ کہہ کر موت کا ہاتھ یہ تھا کہ یہ لوگوں کے لئے یہودی بادشاہ چاہئے نہ کہ یو سی۔ اسی بدستور تحقیق بستی فریب کے شہرہ بھی بکھریا مگر تقدیر نے یہودی نہ کی۔

متی کی ذیل سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی عقل بہت ہلکی تھی۔ آپ جہل و عقل اور عوامیت اس کی طرح مری کہ عیسیٰ نہیں سمجھتے تھے مگر حق کا آسیب خیال کرتے تھے۔

اں آپ کو گالیلہ یعنی اورشہلانی کی اکثر ملاوت تھی۔ ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصہ آجاتا تھا۔ اپنے نفس کو جنہات سے بچا نہیں سکتے تھے۔ مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جہلانی نہیں کیونکہ آپ تو گالیلہاں دیتے تھے اور یہودی رات سے کس نہال لیا کرتے تھے۔

یہ عجیب و غریب کہ آپ کو کسی قدر عجوبہ بولنے کی بھی طاقت تھی جس میں شگونیوں کی بنی ذات کی نسبت قیامت میں پایا جانا آپ نے فرمایا ہے۔ اس کتابوں میں ان کا نام و نشان نہیں پایا جاتا



مگر شاید بعض ہفتات مولوی منہ سے اقرار نہ کریں مگر دل اقرار کر گئے ہیں۔

پھر ایک اور مشکوک نشاں الہی ہے جس کا ذکر بڑھین احمدیہ کے صفحہ ۳۳۱ میں ہے اور وہ یہ ہے  
ما آخوند فاضلت الرحمة علی شفتیک۔ اسے احمد فصاحت بلاغت کے چشمے تیری لہریں بہا رہی  
کئے گئے ہواں کی تصدیق کئی سال سے کرتی ہے۔ کئی کتابیں عربی، ہینغ فصیح میں تالیف کر کے

بلکہ ماحول کے حق میں یقین ہے آپ کے توفیق سے پہلے ہی ہو گئیں اور نہایت شرم کی بات یہ ہے  
کہ آپ نے پیاری تعلیم کو ہانپ لیا اور کبھاتی ہے یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا  
ہے اور پھر ایسا لکھا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے لیکن جب سے یہ چوری ہو گئی تھی میری  
بہت شرمندہ ہیں آپ نے یہ حرکت شاید اس لئے کی ہو گی کہ کسی لمحہ تعلیم کا غور نہ دکھا کر ر سونخ  
حاصل کریں۔ لیکن آپ کی اس بیجا حرکت سے عیسائیوں کی سخت دوسیا ہی ہوئی اور پھر افسوس ہے  
کہ وہ تعلیم بھی کچھ عرصہ نہیں چل سکی اور کائناتوں میں اس تعلیم کے منہ پر لٹنے لگے ہیں۔ آپ کا  
ایک یہودی استاد تھا جس سے آپ نے قدرت کو سبنا سبنا چھوٹا معلوم ہوتا ہے کہ باوقار و قہر  
نے آپ کو ایک سے کچھ بیت حد نہیں دیا تھا اور اس استاد کی یہ شہادت ہے کہ اس نے آپ کو  
بعض سالہ روح نکال کر بھول آپ علمی و عقلی قوی میں بہت کچھ تھے اسی وجہ سے آپ ایک مہر شایان  
کو زچہ چھپے چلے گئے۔

ایک فاضل پادری صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کو اپنی تمدن زدگی میں تین مرتبہ شیطان الہام بھی ہوا  
تھا چنانچہ ایک مرتبہ آپ اسی الہام سے خدا سے منکر ہونے کے لئے بھی تیار ہو گئے تھے  
آپ کی انہیں حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت بدراضن ہوتے تھے اور  
یقین تھا کہ آپ کے دماغ میں ضرور کچھ غلط ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شہادت میں آپ کا  
ہاتھ مل جائے اور شاید خدا تعالیٰ شفا بخٹے۔

جیسا میں نے بہت سے آپ کے بھوت لکھے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ آپ سے کئی گھنٹوں  
نہیں ہوئے اور اس دن سے کہ آپ نے جو کچھ وہ لوگ کہہ دی گئیں وہیں اور ان کو وہی کہہ کر اور وہی  
کی دہرا دہرا کر۔ اسی دفعہ سے شریفوں نے آپ سے کہا کہ کیا۔ اور چنانچہ وہی کہہ کر دہرا دہرا کر

مکرمیایسین ہفتات مولوی منہ سے اظہار نہ کریں مگر دل اقرار کرتے ہیں۔

پھر ایک اور عجیب و غریب نشان ملتا ہے جس کا ذکر ہالین جھوٹ کے صفحہ ۱۴۱ میں ہے اور یہ ہے  
وَأَسْمَاءُ فَاضِلَتِ الرَّجُلَةَ عَلَى شَعْبِ كَيْلِكَ اے احمد فصاحت و بلاغت کے چشمے تیری لہو و لہری  
کے گئے سواں کی تصدیق کئی سال سے ہو رہی ہے۔ کئی کتابیں عربی، بلخ نصیح میں تالیف کے

بلکہ اس کے حق میں حقیر ہوں آپ کے وقت سے پہلے ہی وہ گئیں یا منہایت شرم کی بات یہ ہے  
 کہ آپ نے پہلی تعلیم کو جو انہیں دیا تھا وہی ہے جس سے ان کی کتاب طالعہ و سہ سے چرا کر لکھا  
 ہے اور پھر ایسا ہی لکھا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے لیکن جب سے یہ چوری چوری گئی تھی  
 بہت شرمندہ ہوں آپ نے یہ حرکت شاید اس لئے کی تھی کہ کسی عورت تعلیم کا نمونہ دکھلا کر رسوخ  
 حاصل کریں۔ لیکن آپ کی اس یہ حرکت سے عیسا میں کی سخت درد سیما ہی ہوئی اور پھر انہوں نے  
 کہ وہ تعلیم بھی کچھ عورتوں میں ہونا چاہئے اور انہوں نے اس تعلیم کے منہ پر ٹالچے مار دیے ہیں۔ آپ کا  
 ایک یہ بھی استاد تھا جس سے آپ نے قدرت کو سب سے بڑا چھوٹا معلوم ہوتا ہے کہ یہ تو نسبت  
 نے آپ کو نیک کی ہے کچھ بہت حد تک اس استاد کی یہ شرافت ہے کہ اس نے آپ کو  
 ان کے ساتھ روح نکال کر اپنی تعلیم کو اپنی شرافت کے لئے دیا۔ اسی وجہ سے آپ ایک متبر شریف  
 کو آپ کے چلنے کے لئے۔

ایک مفلوج بھی صاحب فرماتے ہیں کہ قہر کو دینی تمام زندگی میں تین مرتبہ شیطان الہام بھی ہوا  
 تھا چنانچہ ایک مرتبہ آپ اسی الہام سے غصے سے نکل جانے کے لئے بھی تیار ہو گئے تھے۔

آپ کی انہیں حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت بد امن پہنچتے تھے اور ان کے  
 جین تھا کہ آپ کے درمیان ضرورت کے غل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے ہیں کہ کسی شفا خانہ میں آپ کا  
 ہمارے علاج ہو شاید خدا تعالیٰ شفا بخلائے۔

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔ مگر حق یہ ہے کہ آپ سے کوئی ایسا  
نہیں ہے جس سے میں نے کچھ سیکھا ہو۔ مگر میں اس کو حرام اور حرام  
کی بات نہیں کر رہا۔ اسی سبب سے میں نے آپ سے کہا تھا۔ اس کے بعد میں نے

مصر قتل

۲۵۲

از اہم اوزام

ابہ کر یہ کہا ہوا ہے کہ قرآن شریف کے ایسے معنی کرنا کہ جو پہلوں سے منقول نہیں ہیں بلکہ  
 جیسے مولوی جبرائیل صابری اور مولوی محمد کھنڈلوی نے اس عاجز کی نسبت لکھا ہے تو میں کہتا  
 ہوں کہ میں نے کوئی ایسا جہنی سے نہیں کے جو مخالف حق منقول کے ہیں میں پر صوبہ کریم آباد  
 تابعین اور تبع تابعین کا کلام ہے۔ اکثر صاحب کتب کا فوت ہو جانا مانتے رہے، دجل جہود کا  
 فوت ہو جانا مانتے رہے پھر مخالفانہ جماع کسی سے ثابت ہوا۔ قرآن شریف میں مسئلہ کے  
 قریب ایسی شہادتیں ہیں جو مسیح اہل مریم کے فوت ہونے پر دلالت تھیں کہ یہی میں غرض یہ  
 بات کہ مسیح جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر چڑھ گیا اور اسی جسم کے ساتھ آتے گا نہایت لغو

۳۱۲  
۳۱۳  
۳۱۴

میں میں اس کی تائید سے اس کو کہہ کر منسل نہیں ہوتا جیسے شیخ مقرر ہو چکا ہے سیدہ روایہ میں منقول ہے کہ  
 لا سمحہ تمام مخالفانہ کتب میں جو حدیث کے نیکہ استنباط اور کمال نبی کی حجت ظاہر کرنے کے لئے  
 اس کو لکھا تھا اور دوسرے مخالف جہاد میں اس خلاف عدالت فعل کے نزدیک ہے جو یہ جہاد  
 ہیں جو اہل حق سے متعلق ہیں جو حجت علیہ السلام کا وہ مجرہ جو مندرجہ حدیث و قرآن میں ہے جس کو  
 چاہے کہ غفیر کو یہاں نصیب ہوا۔

۳۱۵

اب ہذا پہلے کہ ظاہر ایسا معلوم ہو کہ یہ دعویٰ مسیح کا مجرہ جو حجت علیہ السلام کے مجرہ  
 کا حق حجت علیہ السلام سے ثابت ہے کہ انہوں میں ایسا امور کی طرف لوگوں کے خیوت جگہ  
 ہوتے تھے کہ وہ مجرہ بندی کی قسم میں سے ہوا وہ اصل ہے وہ وہ کام کو فریاد کو کہنے والے تھے۔  
 وہ لوگ جو فرعون کے وقت میں مصر میں اپنے اپنے کام کرتے تھے جو سانپ بنکر دکھاتے تھے اور  
 کچلے لکڑی کے ہاتھ پیدا کر کے ان کو زندہ جان بیل کی طرح چلا دیتے تھے۔ وہ حضرت مسیح کے وقت میں  
 کام طور پر یہودیوں کے گلوں میں پھیل گئے تھے اور یہودیوں نے حق کے بہت سے سچے کام کیے  
 لے تھے جیسے کہ قرآن کریم میں اس بات کا شاہد ہے سو کہ جب کی جگہ نہیں کہ خدائے تعالیٰ نے  
 حضرت مسیح کو حقیقی طور سے ایسے طریق پر اظہار و بعد دی جو جو ایک شی کا کھلو تاکسی کئی کے وہاں  
 یا کسی پیونک مارنے کے طور پر ایسا پہنڈ کرنا جو جیسے پرندہ پہنڈا کر کے ہے یا اگر پرواز نہیں تو  
 پیر دل سے چلتا ہو۔ کیونکہ حضرت مسیح اہل مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک

۳۱۶

۱۵۲

۱۵۵: ۴۵

Marfat.com





ہزاروں برس کے نظام کے ساتھ علماء اسلام اور عیسائیوں کے سامنے پیش کی گئیں مگر کسی فحشہ  
اٹھایا اور کوئی مقابلہ نہ آیا۔ کیا یہ خدا کا نشان ہے یا انسان کا فساد ہے۔

ہر ایک لکھنے والی نشان الہی ہے جو ایمان کے صلہ ۲۳۸ میں صریح ہے۔ ان ۲۳۸ کے  
الحسن علیہ السلام۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے علم قرآن کا وعدہ کیا تھا۔ سو اس وعدہ کو لیتے ہیں

کہ وہ نہیں تپ کا ہے کہنا کہ میرے ہر ذرہ کا میں گے اور ان کو کہ از نہیں ہوگا۔ یہ بالکل جھوٹ  
 سکا۔ کیونکہ اجل زہر کے خلاف سے روپ میں بہت سے خوشی چوری ہے۔ جڑا امرتے ہیں۔ ایک  
 پامی کو کیا ہی مٹا ہو تہی ہستی اس کو کیا کہنے سے وہ گھٹے تک ہستی اس کا ہے۔ پھر یہ ہفتہ  
 کہیں کیا ہی تپ فرماتے ہیں کہ میرے ہر ذرہ کو کیا کہیں سے اس کا وہ ان کے حلقے  
 ہے کس قدر جھوٹ ہے۔ کچھ ایک پامی موت بات سے کیا انٹی ہوئی کو سیدھا کر کے تو  
 دکھائے۔

[illegible]

آپ کا نام ہی اسی نہایت پاک اور طہر ہے۔ یہیں ہاویاں بہت تیزی آپ کی زندگاری کسی  
 عریض تھیں جس کے خون سے آپ کا در و گہر و پذیر ہوا۔ مگر شاید یہ بھی خدائی کے لئے ایک شوا  
 ہنگی۔ آپ کا گہروں سے میں اور صحت بھی شاید اسی وجہ سے جو کہ ہنگی نہایت مدد دی ہے  
 صحت کو لی پر سبز گردن انسان ایک سوچ کھری کہ وہ موقع نہیں دے سکتا کہ جس کے سر پہ خفاک آتے  
 لگے وہ نہ ہونے کی کئی کو یہ طہر اس کے برعکس ہے اس لئے ہوں کہ اس کے سر پہ ہوں پر  
 بچنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس طرح کی آدمی ہو سکتا ہے۔



حصہ اول

صفحہ ۲

بازار اہام

حق کے بعض مکتوبات اہل عاجز کے پاس موجود ہیں انشا اللہ بوقت ضرورت شائع  
کئے جائیں گے۔

ابن مولوی عبدالرحمن صاحب براہ مہربانی فرمادیں کہ جبکہ سلف صالح کے  
پر خلاف قرآن شریف کے متعین کرنے سے اللسان ملحد ہو جائیگا اور اسی وجہ سے  
عاجز بھی ان کی نظر میں ملحد ہے کہ خدا تعالیٰ کے الہام سے بعض آیات کے معانی ممتنع  
ظاہر کر رہے تو پھر مولوی عبد اللہ صاحب مرحوم غزنوی کی نسبت جو سنگم شدید کیا تو کبھی؟

صاف ظاہر ہے کہ سچ جو کام اپنی قوم کو دکھاتا تھا وہ اس کے ذہنی سکھ گز نہیں تھے اور قرآن شریف  
نے ہمیں اس کی طرف سے کفر سے روکا ہے یا پھر اس کے بعض کے وقت و ماکر تھے کہ وہ  
اس کے مذہب سے کفر سے روکا ہے یا پھر اس کے بعض کے وقت و ماکر تھے کہ وہ  
قائم رہیں گے کہ ان کے موعود کے کمال میں جو گناہ ہو گئے اس پر ان کی برقی تمام تصدیق کر چکے  
قرآن شریف کی آیات میں آواز ہے کہ سچ کے یہ عجائب کاموں میں اس کو طاقت کبھی  
نہیں تھی خدا تعالیٰ نے صفات فرمایا ہے کہ وہ ایک فطرتی طاقت تھی جو ہر ایک فطرتی  
مقتضیٰ ہے سچ سے اس کی کچھ خصوصیت نہیں۔ چنانچہ اس بات کا تجربہ اسی زمانہ میں ہوا ہے۔ سچ کے  
مجموعہ تو اس کتاب کی وجہ سے رونق اور بے تعد تھے جو سچ کے حادثات سے ہی پتہ چلے جائیگا  
قائم رہیں گے کہ تاں یہ تمام عظیم مفلح ہووس و فیو یک ہی غوطہ مار کر پھیر چکے تھے  
لیکن حقیقہ کے زائل میں جو لوگوں نے اس قسم کے عقائد رکھائے اس وقت تو کوئی کتاب بھی موجود نہیں تھی  
غرض یہ عقائد بالکل غلط و سداور مشرکانہ خیال ہے کہ سچ کی کچھ پند نے بنا کر اسی میں  
ہمکنہ بنا کر ان کی کچھ کے ہاتھ بنا دیا تھا کہ ان میں جو کچھ اصل اللہ تعالیٰ کی قضاوت تھی پھر  
جو کچھ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے کہ سچ ایسے کام کے لئے اس کتاب کا طبع ہوا تھا جس میں اللہ تعالیٰ  
کا پسند کی گئی تھی۔ ہر ملے جو وہ کچھ کمال کی قسم میں سے تھا اور وہ مٹی نہ حقیقت کی کاشی  
تھا جو کچھ سچ سے ساری کا گواہ۔ فتد برفانہ نکتہ جلیقہ ما یلقیہا الا  
ذو جہد عظیم۔ منہ

یہ جملہ صفحہ 263 پر درج ہے

انعام ط 322 صحیفہ صافی نرائن جلد 3 ط 283 (ماشیہ از مرزا قادیانی)



حجۃ الاولیٰ

سید

ازالہ اہام

حق کے بعض مکتوبات اس عاجز کے پاس موجود ہیں انشاء اللہ بوقت ضرورت ضائع  
کئے جائیں گے۔

آیت مولوی عبدالرحمن صاحب براہ مہربانی فرمادیں کہ جبکہ سلف صالح کے  
بر خلاف قرآن شریف کے معنی کوئی سے السان ملحد ہو جائے اور اس کے جسکے  
عاجز کی ان کی فکر میں ملحد ہے کہ خدا تعالیٰ کے الہام سے بعض آیات کے معانی میں  
ظاہر کرتا ہے تو پھر مولوی عبد اللہ صاحب مرحوم غزنوی کی نسبت جو کچھ فرمایا تھا؟

صاف ظاہر ہے کہ اس جو کام لکھا تو قوم کو دکھانا تھا وہ ملک کے مذہب کو گز نہیں تھے اور قرآن شریف  
میں کسی کی ملکہ ذکر نہیں کہ اس کا اصل کلمہ گز نہیں یا پھر مذہب کے بننے کے وقت وہ ملک تھا کہ وہ  
دعائے مذہب کے جس کلمہ اللہ کے لفظان سے ایک نئی نئی تھی اس لیے اسے کام لکھا کہ وہ  
قاجار پھر اس نے کسی نئی عروج میں پہنچا جو کہ اس کے اس زمانہ کی یہ تھی تمام تصدیق کر محمد  
قرآن شریف کی آیات میں بآواز جنتی پکارا دی ہیں کہ اس کے یہ عجیب کاموں میں اس کو طاعت کوئی  
کے لئے تھی اور خدا تعالیٰ نے صاف فرمایا ہے کہ وہ ایک فطرتی طاقت تھی جو ہر ایک خود شریعت میں  
موت رہنے سے اس کے لئے ضرورت نہیں۔ چنانچہ اس بات کا جو اس زمانہ میں ہوتا ہے اس کے  
مجموعہ تو اس تاہب کی وجہ سے مدنی اور بے قدر تھے جو سچ کی طاقت سے جو پھر ظاہر عبادت  
تھا جس میں ہر قسم کے تار اور تمام مخلوق میں وہ ایک ہی فطرت تھی جو ہر ایک میں  
لیکن جس کے دماغ میں جو لوگوں نے اس قسم کے فوائد کو نہ سمجھا تو کوئی سمجھا ہی نہیں تھا  
فرق یہ تھا کہ بالکل غلط فہم اور شک کا خیال ہے کہ سچ کی کچھ پڑنے یا کہ اس میں  
بھٹکا یا کہ اس کا کسی کے باور بنا دیتا تھا نہیں جو موت میں ملحق تھا اور اس کی قوت کوئی پڑ  
ہو گیا تھا یہ سچ ہے کہ اس کے لئے اس کتاب کا لکھنا تھا جس میں اللہ تعالیٰ  
تائید کی گئی تھی۔ ہر حال میں جو موت ایک کمال کی قسم میں سے تھا اور وہ مٹی نہ حقیقت ہو کہ  
ہی رہتی تھی۔ جیسے ساری کا گوشت۔ خدا پروردگار نے نہ کثرت جلیقہ ما یلقاها الا  
ذو حظ عظیم۔

ازالہ اہام ص 322 عبد الحلیم لڑائی جلد 3 ص 283 (ماہی) ازالہ اہام

یہ حوالہ ص 283 پر درج ہے

حصہ اول

صفحہ ۲

جلد اول

حق کے بعض مکتوبات ایسی عاجز کے پاس موجود ہیں انشا اللہ بوقت ضرورت شائع  
کئے جائیں گے۔

ابن ابی عمیر رحمہ اللہ صاحب برہان مہربانی فرمادیں کہ یکہ سلف صالح کے  
پر خلاف قرآن شریف کے معنی کرنے سے اہل حق ٹھکر ہو جائیں گے اور ایک دوسرے  
عاجز بھی ان کی نظر میں ٹھکرے کہ خدا تعالیٰ کے احکام سے بعض آیات کے معانی میں  
ظاہر کرتا ہے تو پھر کوئی ایسا خداوند صاحب مروت غزالی کی نسبت جو اس قدر شیعہ کی انتہا پر

صاف ظاہر ہے کہ اس پر کام لے کر قوم کو کھانا قنادی کے ذریعہ گرو نہیں دے سکتا کہ شریعت  
میں ایسا کوئی ذکر نہیں کہ اس کا اصل کفر ہو گا کہ نہ اپنے آپ کو نہ کسی دوسرے کو  
دین کے خلاف سمجھ سکے جس کو دین اللہ کے فیضان سے ایک خوشگوار قسمی پھول ہے کہ ہر وقت ہی طہر ہو گا  
تو ایسا چھوٹے چھوٹے عرصوں میں کھلے گا اور پھر اس کا پھول پھولے گا اور اس کا پھول پھولے گا  
قرآن شریف کی آیات میں لکھا ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ چاہے وہ اس کو جس کی طرف چاہے  
لے گا تو یہ خدا تعالیٰ کے فیضان میں ہے کہ وہ ایک خالق طاقتور ہے کہ ہر کفر و شرک کو مٹا دے  
مٹا دے گا جس سے اس کی کچھ ضرورت نہیں۔ چنانچہ اس بات کا جو ایسا مذہب ہے جو اس کے  
مجموعہ کو اس کتاب کی وجہ سے دین اللہ کے ذریعے جو اس کو عبادت سے ہی پہلے ہر عبادت  
تو جس میں ہر قسم کے بارے میں تمام مصلحتیں مصلحتیں ہوں وہ ایک ہی غلط فہمی پر مبنی ہے  
لیکن جس کے ذہن میں یہ لوگوں نے اس قسم کے فوائد کو دے، اس وقت تو کوئی ایسا نہیں تھا  
قرآن یہ احتسابی اصول لکھا ہے کہ اس کا خیال ہے کہ اس میں کسی کے ہر ذمے ہر ایک کا ہے  
ہر ایک کی طرف سے اس کے ہر ذمے ہر ایک کا ہے۔ لیکن جو مصلحتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہیں  
وہ ان کی طرف سے ہیں کہ اس سے اس کے لئے اس کتاب کا مصلحت ہے کہ جس میں دین اللہ کے  
تائید کی گئی ہے۔ ہر مصلحت میں جو مصلحتیں اس میں ہیں وہ خداوند علیہ صلیت و سلام  
اور ان کی قسمیں ساری کا گواہ۔ خداوند تعالیٰ نے جنہوں نے انہیں دیا  
خداوند تعالیٰ نے



## مختصات

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم آية للذين آمنوا



از اہل اسلام

۲۵۶

حصہ اول

ہو سکتا ہے جس کو پیش کر کے ہم ہر ایک ملک کے آدمی کو خواہ ہندو ہو یا پارسی یا یورپیوں کا  
 امریکہ یا کسی اور ملک کا جو ظہم و مسکت و لا جواب کر سکتے ہیں۔ وہ غیر محدود معارف و  
 حقائق و علوم حکمیہ قرآنیہ ہیں جو ہر زمانہ میں اس زمانہ کی حاجت کے موافق کھلتے جاتے ہیں  
 اور ہر ایک زمانہ کے خیالات کا مقابلہ کرنے کے لئے مستحق سپاہیوں کی طرح کھڑے ہیں اگر  
 قرآن شریف اپنے حقائق و دقائق کے لحاظ سے ایک محدود چیز ہوتی تو ہرگز متحجر و تائرہ نہیں  
 ٹھہر سکتا تھا فقط بوقت و فصاحت و فصاحت نہیں ہے جس کی اچھلائی کیفیت ہر ایک ممتاز  
 تالفاہ کو معلوم ہو جائے گا کہ اچھا اس کا تو یہی ہے کہ وہ غیر محدود معارف و دقائق

جس سے ہر ایک اور صوبہ بطور حقیقت ظہور میں آسکے کہ اگر کمال الترب میں جس کا زمانہ سال میں گزر رہا ہے  
 ایسا ہی عجائبات میں کیا اس میں ہر ایک کی مشق کرنے والے اپنی روح کی گہری و دوسری چیزوں پر مثال کر  
 میں ہر ایک کو ذہن کے ساتھ کر سکتے ہیں۔ انسانی روح میں پچاس خاصیت ہے کہ وہ اپنی زندگی  
 کا ہر ایک لمحہ پر عمل پیرا ہے۔ تب جلد سے بعض حرکات صادر ہوتی ہیں جو  
 ذہن سے صادر ہوتی ہیں۔ تاہم ہر ایک اس علم کے بعض مشق کرنے والوں کو دیکھ کر حیران  
 رہے ایک کلوں کی تہی پر اتار کر لے آئے ہیں جس سے اس سے گرم کیا کہ اس نے چار ہیلوں کی طرح  
 حرکت کرنا شروع کر دیا۔ کچھ کچھ کچھ کے طور اس پر سوار ہوئے اور اس کی تیزی اور حرکت  
 میں کچھ کی دھڑکی۔ سو فیصد طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ ہر ایک شخص اس فن میں کمال مشق رکھنے والا  
 ہے ایک پرندہ بنا کر اس کو ہمارے پاس لے آئے۔ وہ تو کچھ بید نہیں کیونکہ کچھ اعجاز نہیں کیا گیا  
 کہ اس فن کے کمال کی کچھ تک تھا۔ اس سے ہر ایک ہمیشہ دیکھتے ہیں کہ اس فن کے ذریعہ سے  
 ایک جادو میں حرکت پیدا ہو رہی ہے۔ اور ہر ایک اس کی طرح چلنے لگتا ہے تو پھر اگر اس میں  
 پر ملا بھی ہو تو یہ کیا ہے۔ مگر یہ کچھ پائے کے واسطے ہر ایک کی تہی پر لڑائی وغیرہ سے بنایا  
 ہے۔ اور عمل القرب سے اپنی روح کی گہری کو پہچان جاتا ہے وہ درحقیقت زندہ  
 نہیں ہوتا بلکہ یہ ستم ہے جو ہر ایک جادو ہے۔ صرف حال کے روح کی گہری بارہن کی طرح اس کو  
 جنبش میں ہوتی ہے۔ اور ہر ایک اس کا ہر ایک پرندہ کا پر ہلانے کا قرآن شریف سے

۱۵۶

یہ جلد نمبر 263 پر درج ہے

از اہل اسلام 153-155-156-157-158-159-160-161-162-163-164-165-166-167-168-169-170-171-172-173-174-175-176-177-178-179-180-181-182-183-184-185-186-187-188-189-190-191-192-193-194-195-196-197-198-199-200-201-202-203-204-205-206-207-208-209-210-211-212-213-214-215-216-217-218-219-220-221-222-223-224-225-226-227-228-229-230-231-232-233-234-235-236-237-238-239-240-241-242-243-244-245-246-247-248-249-250-251-252-253-254-255-256-257-258-259-260-261-262-263-264-265-266-267-268-269-270-271-272-273-274-275-276-277-278-279-280-281-282-283-284-285-286-287-288-289-290-291-292-293-294-295-296-297-298-299-300-301-302-303-304-305-306-307-308-309-310-311-312-313-314-315-316-317-318-319-320-321-322-323-324-325-326-327-328-329-330-331-332-333-334-335-336-337-338-339-340-341-342-343-344-345-346-347-348-349-350-351-352-353-354-355-356-357-358-359-360-361-362-363-364-365-366-367-368-369-370-371-372-373-374-375-376-377-378-379-380-381-382-383-384-385-386-387-388-389-390-391-392-393-394-395-396-397-398-399-400-401-402-403-404-405-406-407-408-409-410-411-412-413-414-415-416-417-418-419-420-421-422-423-424-425-426-427-428-429-430-431-432-433-434-435-436-437-438-439-440-441-442-443-444-445-446-447-448-449-450-451-452-453-454-455-456-457-458-459-460-461-462-463-464-465-466-467-468-469-470-471-472-473-474-475-476-477-478-479-480-481-482-483-484-485-486-487-488-489-490-491-492-493-494-495-496-497-498-499-500-501-502-503-504-505-506-507-508-509-510-511-512-513-514-515-516-517-518-519-520-521-522-523-524-525-526-527-528-529-530-531-532-533-534-535-536-537-538-539-540-541-542-543-544-545-546-547-548-549-550-551-552-553-554-555-556-557-558-559-560-561-562-563-564-565-566-567-568-569-570-571-572-573-574-575-576-577-578-579-580-581-582-583-584-585-586-587-588-589-590-591-592-593-594-595-596-597-598-599-600-601-602-603-604-605-606-607-608-609-610-611-612-613-614-615-616-617-618-619-620-621-622-623-624-625-626-627-628-629-630-631-632-633-634-635-636-637-638-639-640-641-642-643-644-645-646-647-648-649-650-651-652-653-654-655-656-657-658-659-660-661-662-663-664-665-666-667-668-669-670-671-672-673-674-675-676-677-678-679-680-681-682-683-684-685-686-687-688-689-690-691-692-693-694-695-696-697-698-699-700-701-702-703-704-705-706-707-708-709-710-711-712-713-714-715-716-717-718-719-720-721-722-723-724-725-726-727-728-729-730-731-732-733-734-735-736-737-738-739-740-741-742-743-744-745-746-747-748-749-750-751-752-753-754-755-756-757-758-759-760-761-762-763-764-765-766-767-768-769-770-771-772-773-774-775-776-777-778-779-780-781-782-783-784-785-786-787-788-789-790-791-792-793-794-795-796-797-798-799-800-801-802-803-804-805-806-807-808-809-810-811-812-813-814-815-816-817-818-819-820-821-822-823-824-825-826-827-828-829-830-831-832-833-834-835-836-837-838-839-840-841-842-843-844-845-846-847-848-849-850-851-852-853-854-855-856-857-858-859-860-861-862-863-864-865-866-867-868-869-870-871-872-873-874-875-876-877-878-879-880-881-882-883-884-885-886-887-888-889-890-891-892-893-894-895-896-897-898-899-900-901-902-903-904-905-906-907-908-909-910-911-912-913-914-915-916-917-918-919-920-921-922-923-924-925-926-927-928-929-930-931-932-933-934-935-936-937-938-939-940-941-942-943-944-945-946-947-948-949-950-951-952-953-954-955-956-957-958-959-960-961-962-963-964-965-966-967-968-969-970-971-972-973-974-975-976-977-978-979-980-981-982-983-984-985-986-987-988-989-990-991-992-993-994-995-996-997-998-999-1000-1001-1002-1003-1004-1005-1006-1007-1008-1009-1010-1011-1012-1013-1014-1015-1016-1017-1018-1019-1020-1021-1022-1023-1024-1025-1026-1027-1028-1029-1030-1031-1032-1033-1034-1035-1036-1037-1038-1039-1040-1041-1042-1043-1044-1045-1046-1047-1048-1049-1050-1051-1052-1053-1054-1055-1056-1057-1058-1059-1060-1061-1062-1063-1064-1065-1066-1067-1068-1069-1070-1071-1072-1073-1074-1075-1076-1077-1078-1079-1080-1081-1082-1083-1084-1085-1086-1087-1088-1089-1090-1091-1092-1093-1094-1095-1096-1097-1098-1099-1100-1101-1102-1103-1104-1105-1106-1107-1108-1109-1110-1111-1112-1113-1114-1115-1116-1117-1118-1119-1120-1121-1122-1123-1124-1125-1126-1127-1128-1129-1130-1131-1132-1133-1134-1135-1136-1137-1138-1139-1140-1141-1142-1143-1144-1145-1146-1147-1148-1149-1150-1151-1152-1153-1154-1155-1156-1157-1158-1159-1160-1161-1162-1163-1164-1165-1166-1167-1168-1169-1170-1171-1172-1173-1174-1175-1176-1177-1178-1179-1180-1181-1182-1183-1184-1185-1186-1187-1188-1189-1190-1191-1192-1193-1194-1195-1196-1197-1198-1199-1200-1201-1202-1203-1204-1205-1206-1207-1208-1209-1210-1211-1212-1213-1214-1215-1216-1217-1218-1219-1220-1221-1222-1223-1224-1225-1226-1227-1228-1229-1230-1231-1232-1233-1234-1235-1236-1237-1238-1239-1240-1241-1242-1243-1244-1245-1246-1247-1248-1249-1250-1251-1252-1253-1254-1255-1256-1257-1258-1259-1260-1261-1262-1263-1264-1265-1266-1267-1268-1269-1270-1271-1272-1273-1274-1275-1276-1277-1278-1279-1280-1281-1282-1283-1284-1285-1286-1287-1288-1289-1290-1291-1292-1293-1294-1295-1296-1297-1298-1299-1300-1301-1302-1303-1304-1305-1306-1307-1308-1309-1310-1311-1312-1313-1314-1315-1316-1317-1318-1319-1320-1321-1322-1323-1324-1325-1326-1327-1328-1329-1330-1331-1332-1333-1334-1335-1336-1337-1338-1339-1340-1341-1342-1343-1344-1345-1346-1347-1348-1349-1350-1351-1352-1353-1354-1355-1356-1357-1358-1359-1360-1361-1362-1363-1364-1365-1366-1367-1368-1369-1370-1371-1372-1373-1374-1375-1376-1377-1378-1379-1380-1381-1382-1383-1384-1385-1386-1387-1388-1389-1390-1391-1392-1393-1394-1395-1396-1397-1398-1399-1400-1401-1402-1403-1404-1405-1406-1407-1408-1409-1410-1411-1412-1413-1414-1415-1416-1417-1418-1419-1420-1421-1422-1423-1424-1425-1426-1427-1428-1429-1430-1431-1432-1433-1434-1435-1436-1437-1438-1439-1440-1441-1442-1443-1444-1445-1446-1447-1448-1449-1450-1451-1452-1453-1454-1455-1456-1457-1458-1459-1460-1461-1462-1463-1464-1465-1466-1467-1468-1469-1470-1471-1472-1473-1474-1475-1476-1477-1478-1479-1480-1481-1482-1483-1484-1485-1486-1487-1488-1489-1490-1491-1492-1493-1494-1495-1496-1497-1498-1499-1500-1501-1502-1503-1504-1505-1506-1507-1508-1509-1510-1511-1512-1513-1514-1515-1516-1517-1518-1519-1520-1521-1522-1523-1524-1525-1526-1527-1528-1529-1530-1531-1532-1533-1534-1535-1536-1537-1538-1539-1540-1541-1542-1543-1544-1545-1546-1547-1548-1549-1550-1551-1552-1553-1554-1555-1556-1557-1558-1559-1560-1561-1562-1563-1564-1565-1566-1567-1568-1569-1570-1571-1572-1573-1574-1575-1576-1577-1578-1579-1580-1581-1582-1583-1584-1585-1586-1587-1588-1589-1590-1591-1592-1593-1594-1595-1596-1597-1598-1599-1600-1601-1602-1603-1604-1605-1606-1607-1608-1609-1610-1611-1612-1613-1614-1615-1616-1617-1618-1619-1620-1621-1622-1623-1624-1625-1626-1627-1628-1629-1630-1631-1632-1633-1634-1635-1636-1637-1638-1639-1640-1641-1642-1643-1644-1645-1646-1647-1648-1649-1650-1651-1652-1653-1654-1655-1656-1657-1658-1659-1660-1661-1662-1663-1664-1665-1666-1667-1668-1669-1670-1671-1672-1673-1674-1675-1676-1677-1678-1679-1680-1681-1682-1683-1684-1685-1686-1687-1688-1689-1690-1691-1692-1693-1694-1695-1696-1697-1698-1699-1700-1701-1702-1703-1704-1705-1706-1707-1708-1709-1710-1711-1712-1713-1714-1715-1716-1717-1718-1719-1720-1721-1722-1723-1724-1725-1726-1727-1728-1729-1730-1731-1732-1733-1734-1735-1736-1737-1738-1739-1740-1741-1742-1743-1744-1745-1746-1747-1748-1749-1750-1751-1752-1753-1754-1755-1756-1757-1758-1759-1760-1761-1762-1763-1764-1765-1766-1767-1768-1769-1770-1771-1772-1773-1774-1775-1776-1777-1778-1779-1780-1781-1782-1783-1784-1785-1786-1787-1788-1789-1790-1791-1792-1793-1794-1795-1796-1797-1798-1799-1800-1801-1802-1803-1804-1805-1806-1807-1808-1809-1810-1811-1812-1813-1814-1815-1816-1817-1818-1819-1820-1821-1822-1823-1824-1825-1826-1827-1828-1829-1830-1831-1832-1833-1834-1835-1836-1837-1838-1839-1840-1841-1842-1843-1844-1845-1846-1847-1848-1849-1850-1851-1852-1853-1854-1855-1856-1857-1858-1859-1860-1861-1862-1863-1864-1865-1866-1867-1868-1869-1870-1871-1872-1873-1874-1875-1876-1877-1878-1879-1880-1881-1882-1883-1884-1885-1886-1887-1888-1889-1890-1891-1892-1893-1894-1895-1896-1897-1898-1899-1900-1901-1902-1903-1904-1905-1906-1907-1908-1909-1910-1911-1912-1913-1914-1915-1916-1917-1918-1919-1920-1921-1922-1923-1924-1925-1926-1927-1928-1929-1930-1931-1932-1933-1934-1935-1936-1937-1938-1939-1940-1941-1942-1943-1944-1945-1946-1947-1948-1949-1950-1951-1952-1953-1954-1955-1956-1957-1958-1959-1960-1961-1962-1963-1964-1965-1966-1967-1968-1969-1970-1971-1972-1973-1974-1975-1976-1977-1978-1979-1980-1981-1982-1983-1984-1985-1986-1987-1988-1989-1990-1991-1992-1993-1994-1995-1996-1997-1998-1999-2000-2001-2002-2003-2004-2005-2006-2007-2008-2009-2010-2011-2012-2013-2014-2015-2016-2017-2018-2019-2020-2021-2022-2023-2024-2025-2026-2027-2028-2029-2030-2031-2032-2033-2034-2035-2036-2037-2038-2039-2040-2041-2042-2043-2044-2045-2046-2047-2048-2049-2050-2051-2052-2053-2054-2055-2056-2057-2058-2059-2060-2061-2062-2063-2064-2065-2066-2067-2068-2069-2070-2071-2072-2073-2074-2075-2076-2077-2078-2079-2080-2081-2082-2083-2084-2085-2086-2087-2088-2089-2090-2091-2092-2093-2094-2095-2096-2097-2098-2099-2100-2101-2102-2103-2104-2105-2106-2107-2108-2109-2110-2111-2112-2113-2114-2115-2116-2117-2118-2119-2120-2121-2122-2123-2124-2125-2126-2127-2128-2129-2130-2131-2132-2133-2134-2135-2136-2137-2138-2139-2140-2141-2142-2143-2144-2145-2146-2147-2148-2149-2150-2151-2152-2153-2154-2155-2156-2157-2158-2159-2160-2161-2162-2163-2164-2165-2166-2167-2168-2169-2170-2171-2172-2173-2174-2175-2176-2177-2178-2179-2180-2181-2182-2183-2184-2185-2186-2187-2188-2189-2190-2191-2192-2193-2194-2195-2196-2197-2198-2199-2200-2201-2202-2203-2204-2205-2206-2207-2208-2209-2210-2211-2212-2213-2214-2215-2216-2217-2218-2219-2220-2221-2222-2223-2224-2225-2226-2227-2228-2229-2230-2231-2232-2233-2234-2235-2236-2237-2238-2239-2240-2241-2242-2243-2244-2245-2246-2247-2248-2249-2250-2251-2252-2253-2254-2255-2256-2257-2258-2259-2260-2261-2262-2263-2264-2265-2266-2267-2268-2269-2270-2271-2272-2273-2274-2275-2276-2277-2278-2279-2280-2281-2282-2283-2284-2285-2286-2287-2288-2289-2290-2291-2292-2293-2294-2295-2296-2297-2298-2299-2300-2301-2302-2303-2304-2305-2306-2307-2308-2309-2310-2311-2312-2313-2314-2315-2316-2317-2318-2319-2320-2321-2322-2323-2324-2325-2326-2327-2328-2329-2330-2331-2332-2333-2334-2335-2336-2337-2338-2339-2340-2341-2342-2343-2344-2345-2346-2347-2348-2349-2350-2351-2352-2353-2354-2355-2356-2357-2358-2359-2360-2361-2362-2363-2364-2365-2366-2367-2368-2369-2370-2371-2372-2373-2374-2375-2376-2377-2378-2379-2380-2381-2382-2383-2384-2385-2386-2387-2388-2389-2390-2391-2392-2393-2394-2395-2396-2397-2398-2399-2400-2401-2402-2403-2404-2405-2406-2407-2408-2409-2410-2411-2412-2413-2414-2415-2416-2417-2418-2419-2420-2421-2422-2423-2424-2425-2426-2427-2428-2429-2430-2431-2432-2433-2434-2435-2436-2437-2438-2439-2440-2441-2442-2443-2444-2445-2446-2447-2448-2449-2450-2451-2452-2453-2454-2455-2456-2457-2458-2459-2460-2461-2462-2463-2464-2465-2466-2467-2468-2469-2470-2471-2472-2473-2474-2475-2476-2477-2478-2479-2480-2481-2482-2483-2484-2485-2486-2487-2488-2489-2490-2491-2492-2493-2494-2495-2496-2497-2498-2499-2500-2501-2502-2503-2504-2505-2506-2507-2508-2509-2510-2511-2512-2513-2514-2515-2516-2517-2518-2519-2520-2521-2522-2523-2524-2525-2526-2527-2528-2529-2530-2531-2532-2533-2534-2535-2536-2537-2538-2539-2540-2541-2542-2543-2544-2545-2546-2547-2548-2549-2550-2551-2552-2553-2554-2555-2556-2557-2558-2





بقائے اہام

۲۵۸

حق اقل

برہنہ یابد مذہب و افلا آئید یا کسی اور مذہب کا فلسفی کوئی ایسی اہم صداقت نکال نہیں سکتا جو  
قرآن حکایت میں پہلے سے موجود ہو۔ قرآن شریعت کے عجائبات کیسے ختم نہیں ہو سکے اور  
جس طرح صحیفہ و فطرت کے عجائب و غرائب خواہ کسی پہلے زمانہ تک ختم نہیں ہو چکے بلکہ جدید  
و جدید پیدا ہوتے جاتے ہیں یہی حال حق صحت مظهر و کاسہ ہوا خدا کے تعالیٰ کے قول اور فعل  
میں مطابقت ثابت ہے۔ اور میں اس سے پہلے لکھا چکا ہوں کہ قرآن شریعت کے عجائبات اکثر ذریعہ  
اہام میرے پرکھتے رہتے ہیں اور اکثر ایسے ہوتے ہیں کہ تفسیروں میں ان کا نام و نشان نہیں  
پایا جاتا۔ مثلاً جو اس جابو پر لکھا ہے کہ ابتداء خلق آدم کر جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ ہم اس میں کوئی خیال کرتے ہیں۔ اگر اس حال کو مکر وہ اور قابل غرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و  
توفیق سے میری قیادت کرتا کہ ان عجیب و غریبوں میں جو کچھ میں مریم سے کم نہ رہتا لیکن مجھے وہ روحانی طریق  
پہنچا جس پر میرے پیچھے اللہ عزوجل نے قدم در لایا اور حضرت مسیح نے بھی اس عمل جہانی کو جو دیالوں  
کے جہانی اہمیت خیمت کے در سے اس کا فطرت میں مرکز تھا باطن و حکم الہی اختیار کیا تھا۔ خدا تعالیٰ  
سبحانہ کی اس پسند شدہ قطعہ واضح ہے کہ اس عمل جہانی کا ایک نہایت بڑا خاصہ یہ ہے کہ جو شخص اپنے تئیں  
اس مضمون میں شامل ہے وہ اس مضمون کے طرح و رخ کرنے کے لئے اپنا لایعنی طاقتوں کو خراج کرنا ہے۔ وہ  
اپنی روحانی تاثیر میں جو روح پر اثر ڈال کر روحانی بیداری کو دور کرتی ہے بہت ضعیف ہو کر باقی رہتا  
ہے اور ترخیز باطنی اور ذہنی فانی کی اہمیت اس کے بعد ہے اس کے بعد بہت کم انجام پذیر ہوتا ہے اور وہ  
کہ جو کچھ جہانی بیابانوں میں عمل کے بعد سے اچھا لگتا ہے۔ مگر حاکمیت اور توحید اور دینی  
استقامتوں کے کامل طور پر دل میں قائم کرنے کے بعد سے میں باقی کاروائیوں کا ہر ایسا کام دیکھتا ہوں کہ  
قرب و اقلام کے وہ۔ لیکن خاصہ یہی عمل خیرہ سلم نے چونکہ حق جہانی اس کی طاقت اور برتری  
فرق اندازہ نہ کر سکتا تھا کہ اس کا دل میں حاکمیت پیدا ہونے لگے اور اسی وجہ سے تکمیل نفس میں سب سے  
بڑا کام ہے اور ہر روز اپنی فطرت کا کمال کے درجہ تک پہنچا اور اصلاح خلق اور اخلاقی تبدیلیوں میں  
وہ یہ بینا ہو کر جس کی ابتداء غنیہ سے کچھ تک نظیر نہیں پائی جاتی جو کچھ کے عمل بالتریب  
سے مریم و زکریا ہوتے تھے تو حق تعالیٰ کی ہدایت کے سرے زندہ ہو جاتے تھے وہ باوجود



قوم کے بندگان نے مریم کا روستہ ہم ایک جگہ سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی  
 ایک دو ماہ کے بعد مریم کو حیا پیدا ہوا۔ وہی عیسیٰ یسوع کے ہم سے موعود ہوا۔ اب  
 اعتراض ہے کہ اگر حقیقت سچوہ کے طور پر عمل تھا تو کیوں وضع عمل تک عیسیٰ کی گیم  
 دوسرا اعتراض یہ ہے کہ جہد تو یہ تھا کہ مریم صحت عیسیٰ کی خدمت میں پہنچ کر عیسیٰ کو  
 کر کے اور اس کو خدمت بیت المقدس سے الگ کر کے یسوع جگہ کی جوئی بنایا گیا؛ تیسرا  
 اعتراض ہے کہ تدریت کے اندر سے باطل حکم نہ تھا بلکہ تھا کہ عمل کی حالت میں کسی صورت کا  
 نکاح کیا جائے۔ پھر کہیں خلاف حکم تدریت مریم کا نکاح میں عمل کی حالت میں روستہ سے  
 کیا گیا حالانکہ روستہ اس نکاح سے ملاں تھا اور اس کی پہلی عروسی منجھ تھی۔ حالانکہ جو  
 تعدد ازدواج سے منکر ہیں شاید حق کو روستہ کے اس نکاح کی بدولت نہیں مانتے ہیں بلکہ  
 ایک معترض کا حق ہے کہ وہ یہ کہیں کہے کہ اس نکاح کی یہی وجہ تھی کہ قوم کے بندگان  
 کو مریم کی نسبت ناجائز عمل کا شبہ پیدا ہو گیا تھا۔ حکم ہم قرآن شریف کی تعبیر کے اندر  
 سے یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ عمل معنی خدا کی قدرت سے تھا، خدا تعالیٰ عیسیٰ کو قیامت  
 کا نشان دے گا جس حالت میں بروایت کے طور پر ہرگز باکیرے کوڑے خود بخود پیدا ہو  
 جاتے ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام بھی بغیر بیج کے پیدا ہوئے تو پھر حضرت عیسیٰ کی  
 میں پیدا ہونے سے کون کی حق کی نسبت نہیں ہوتی بلکہ عیسیٰ کے پیدا ہونا جس قوی سے  
 محروم ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ مقتضی حضرت مریم کا نکاح عملی مشبہ کی وجہ سے ہوا  
 تھا۔ نہ جو صورت بیت المقدس کی خدمت کرنے کے لئے ضروری تھی اس کے نکاح کی  
 کیا ضرورت تھی مافوقی: اس نکاح سے بڑے قہر پیدا ہوئے اور یہود باکیر نے یہاں تک  
 کے شبہات شائع کئے۔ پس اگر کوئی اعتراض قائل ہے تو یہ اعتراض ہے نہ کہ مریم کا  
 اعلان بھائی قرار دینا کہہ اعتراض ہے قرآن شریف میں تو یہ بھی ممکن نہیں کہ عیسیٰ کی  
 مریم کا مشیر و تھی۔ صورت عیسیٰ کا نام ہے نبی کا لفظ وہاں موجود نہیں۔ اصل بات یہ ہے

فیض

۱۲۱

نزل کا مسح

صلیب پر لٹکی مشابہ لہذا البز و منورہ نسو، اس آیت میں دونوں جملوں کا جواب ہے اور  
 خاصہ آیت کا یہ ہے کہ نہ تو عیسیٰ کی تابا ناز ولادت سے ہاور نہ وہ صلیب پر مرنا بلکہ دھڑکے  
 سے بھول گیا کہ مر گیا ہے۔ اس لئے وہ مقبل ہے اور اس کا اور نبیوں کی طرح خدا کی طرف  
 رفع ہو گیا ہے۔ اب کہاں ہیں وہ مولوی جو کہان پر حضرت عیسیٰ کا جسم پہنچا تھے یہاں تو  
 سب جملہ ان کی نوح کے متعلق تھا جسم سے اس کو کچھ علاقہ نہیں۔  
 غرض قرآن شریف نے حضرت مسیح کو سچا قرار دیا ہے لیکن افسوس کہ کتنا بڑا تسہک  
 ان کی پیشگوئیوں پر یہود کے سخت اعتراض ہیں جو ہم کسی طرح ان کو رفع نہیں کر سکتے صرف  
 قرآن کے سہارے سے ہم نے مان لیا ہے اور سچے دل سے قبول کیا ہے اور بجز اس کے  
 انکی نہایت پرہیزگارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں۔ عیسائی تو انکی خدائی کو دیتے ہیں مگر یہاں  
 بہت بھی ان کی ثابت نہیں ہو سکتی۔ ہائے کس کے آگے یہ باتم لیا نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام  
 کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر نبیوں کی شکلیں اور کج کن زمین پر ہے جو اس عقد کو حل کیے  
 ان لوگوں پر واویلا ہے جو میرے معاملہ میں سچ کو جھوٹ بناتا ہے ہیں۔ ہمارے نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم پر خدا تعالیٰ کا نہایت فضل جو کہیں وہ شخص لوگوں کے سامنے شرمندہ نہیں ہوگا  
 جو اس نبی مقبول کا سچا تابع ہے۔ میں ان نادانوں کو کیا کہوں اور کیونکر ان کے دل میں سچائی  
 کی محبت ڈال دوں جو تقالوں کی طرح پھرتے ہیں اور ٹھٹھا اور ہنس ان کا کام ہے اور مسخری  
 ان کا شیوہ ہے۔ خدا انشاؤں آفتاب کی طرح چمک رہے ہیں مگر ان کے نزدیک اب تک کوئی  
 نشان ظاہر نہیں ہوا۔ میں نے سنا ہے بلکہ مولوی شاد احمد اترسری کی دستخطی تحریر میں نے  
 دیکھی ہے جس میں وہ یہ درخواست کرتا ہے کہ میں اس طور کے فیصلہ کیلئے بل خواہشمند  
 ہوں کہ فریقین یعنی میں اور وہ یہ دعا کریں کہ جو شخص ہم دونوں میں سے جھوٹا ہو وہ سچے کی  
 زندگی میں ہی مر جائے اور نیز یہ بھی خواہش ظاہر کی ہو کہ وہ اعجاز المسیح کی مانند کتاب تیار  
 کرے جو ایسی ہی فصیح طبع ہو اور انہیں مقاصد پر مشتمل ہو۔ سو اگر مولوی شاد احمد صاحب نے

سہ النساء : ۱۵۷-۱۵۸

۱۶

۱۴۱۲ھ میں فیض نزل کا مسح ۱۷ معجدہ جاتی قرآن جلد ۱۹ صفحہ ۱۲۱ اور زاد الایمان یہ جملہ صفحہ ۲۶۴ پر درج ہے



FM

کہنے سے پہلے یہ کہانی کی کہانی اپنے فرمایا تھا کہ جیسے انہوں نے اہل اسلام میں آخری زمانہ میں ایک عجیب  
 ہوگا۔ عیسائی کہیں گے کہ ہم حق پر ہیں اور مسلمان کہیں گے کہ حق ہم میں ظاہر ہوا۔ اس وقت عیسائیوں  
 شیطان آواز دینگا کہ حق آل عینی کے ساتھ ہے اور مسلمانوں کے لئے آسمان سے آواز آجی کہ حق  
 ال محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے سو یاد رہے کہ یہ پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہم کی  
 قسم کے متعلق ہے کہ یہ کہ زمین کے شیطانوں نے اہل اسلام کے مقدس میں عیسائیوں کا ساتھ کیا اور یہ کہا کہ  
 عیسائی فتح پاگئے چنانچہ پیدل مولوی اور بعض اہل اہل نہیں شیطانوں میں سے تھے جن کی  
 اور سچائی اور دین کا پاس نہ کیا اہل آسمان کی تاد ازہم خدا تعالیٰ کا پاک الہام تھا جو اس عاجز پر تامل  
 ہوا۔ اس الہام نے بہار گودی دی کہ اسلام کی فتح ہے۔ اہل زمین کے شیطانوں نے شکست کھائی  
 اور آسمان کی آواز کی سچائی ثابت ہوئی۔ یہ ایسی کھلی سچائی ہے جو کوئی اس سے منکر نہیں کر سکتا  
 کبھی یہ کہانی سنی کہ پیدل لوگوں نے مسیحی پیشگوئی کو ایسا سمجھ لیا کہ گویا اس کے ساتھ کوئی بھی شوق نہیں

رونے کے بعد میں بہت کچھ ثابت و دلخیز و مسوسہ سالہ ضیاء الملق اور دس سالہ اختتامِ آئین  
 میں دسے چکے ہیں اور اب بھی ہم بیان کر چکے ہیں کہ اس میٹنگ کی بنیاد آج سے لگ بھگ پچیس  
 پہلے سے ڈالی گئی تھی جس کا مقصد ذکرِ ہائین احمدیہ کے سفرِ ۱۹۶۱ میں موعود ہے۔ سو ایسے  
 اختتام کے ساتھ میٹنگ کو براہِ راست انسان کا کام نہیں ہے۔

یہ شگونی کے ہم پرہ اور عہد زان شریعت پر جانے تو ہم ہر ایک کہہ ان میں نے کو تیار ہیں۔ اس درمیانہ  
دنوں کی شگونیوں کیا تھیں۔ مومن ہی کہ زان لے تھیں گے قتل نہیں گے ٹائیں ہوں گی پس  
ان دلوں پر خدا کی لعنت جنہوں نے ایسی ایسی پیشگوئیاں اس کی خلاف ورزی لیل ٹھہرائیں  
اور ایک فرقہ کو پہنا خلیا لیا۔ کیا ہمیشہ زان لے نہیں آتے کیا ہمیشہ قتل نہیں ہوتے۔ کیا  
کہیں کہیں ٹائی کا سلسلہ شروع نہیں رہتا۔ پس اس نماں اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا  
پیشگوئی کیوں تاہم کھارے بعض یہودیوں کے تنگ کرنے سے۔ اور جب یہووا کا گیا تو یسوع  
صاحب فرماتے تھے کہ جہاں کہہ اور جہاں کہہ جوگ محمد سے پہرہ مانگتے ہیں۔ ان کو کوئی مہرہ کیا نہیں

三

الہام آرقم فیبرہ طرہ 4 معجمہ طانی عزرائیل جلد 11 طرہ 288 اور زاد الدینی





نہیں آتا بلکہ مسیح کے معجزات اور پیشگوئیاں پر جس قدر اعتراضات اور شکوک پیدا ہوتے ہیں  
 میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خواہی یا چاہی عیسائیوں میں کبھی ایسے شبہات پیدا ہوتے  
 ہوں کیا تالاب کا قصبہ مسیحی معجزات کی روایتی دور نہیں کرتا؟ اور پیشگوئیوں کا حال  
 اس سے بھی زیادہ تر اہتر ہے کیا یہ ممکن ہے کہ پیشگوئیاں ہیں کہ زلزلے آئیں گے مری پڑیں گی  
 لڑائیاں ہوں گی قحط پڑیں گے اور اس سے زیادہ تر قحطی افسوس ہے اور ہے کہ جس قدر حضرت  
 مسیح کی پیشگوئیاں غلط نکلیں اس قدر صحیح نہیں نکلیں۔ انہوں نے یہود اور مسکروں کی پیشگوئیاں  
 اور قحطوں میں سے ایک تخت دیا تھا جس سے آخر وہ محروم رہ گیا اور بطرس کو نہ صرف تخت بلکہ  
 آسمان کی گنجیاں بھی دیدی تھیں اور بہشت کے دروازے کسی پر بند ہونے یا کھلنے اسی کے  
 اختیار میں رکھے تھے مگر بطرس جس آنکھ کی نگاہ کے ساتھ حضرت مسیح سے الوداع ہوا وہ یہ تھا کہ  
 اُس نے مسیح کے نور کو مسیح پر لعنت بھیجا اور قسم کھا کر کہا کہ میں اس شخص کو نہیں جانتا۔ ایسی ہی اور  
 بھی بہت سی پیشگوئیاں ہیں جو صحیح نہیں نکلیں مگر یہ بات الزام کے قابل نہیں کیونکہ امور اخباریہ  
 کشفیہ میں اجتہادی غلطیاں گنہگار سے بھی ہوا کرتی ہیں۔ حضرت موسیٰ کی بعض پیشگوئیاں بھی اس صورت  
 پر ظہور پذیر نہیں ہوئیں جس صورت پر حضرت موسیٰ نے اپنے دل میں اُمید باندھ لی تھی۔ غایت  
 بانی مہاب یہ ہے کہ حضرت مسیح کی پیشگوئیاں انہوں سے زیادہ غلط نکلیں مگر یہ غلط نفس الہام  
 میں نہیں بلکہ کچھ اور اجتہادی غلطی ہے۔ چونکہ انسانیں تھے اور انسان کی دماغی غلطیاں اور صواب  
 دونوں کی طرف ہا سکتی ہے اس لئے اجتہادی طور پر یہ لغزشیں پیش آ گئیں۔

اس مقام میں زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ حضرت مسیح جو ہر خدائی سے صاف انکار کر کے کہتے ہیں  
 کہ میں ہرگز کوئی معجزہ دکھا نہیں سکتا مگر پھر بھی وہ انہیں ایک انبار معجزات کا انکی طرف  
 منسوب کر رہے ہیں۔ نہیں دیکھتے کہ وہ زکھلے کھلے انکار کرتے جاتے ہیں۔ چنانچہ حیل و دیس  
 کے سامنے حضرت مسیح جب پیش گوئی کرتے تھے تو ہیرودیس مسیح کو دیکھ کر بہت خوش ہوا کہ انہوں نے  
 اس کی کوئی کرامت دیکھنے کی اُمید تھی۔ ہیرودیس نے ہر چند اس بارہ میں مسیح سے

کیلئے حادث کر لیا جاتا ہے۔ مذہ و ملکہ کو خراب کرنا اور آخر ہلاک کرنا ہے۔ سو تم اس سے بچو۔  
 ہم نہیں سمجھ سکتے کہ تم کہوں اور چہیزوں کا استعمال کرتے ہو جن کی شامت سے ہر ایک سال ہزار ہا  
 تمہارے جیسے نیشہ کے حامی اس دنیا سے گورچکھتے جاتے ہیں۔ اور آخرت کا عذاب الگ ہے۔  
 پرہیزگار انسان میں ہمارا تاقتا ہی عمریں زیادہ ہوں اور تم خدا سے برکت پاؤ۔ حد سے زیادہ  
 عیاشی میں بسر کرنا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ بدخلق اور بے چہرہ ہونا لعنتی زندگی ہے۔  
 حد سے زیادہ خدا یا اللہ کے بندہ کی ہمدی سے لاپرواہ ہونا لعنتی زندگی ہے۔ ہر ایک اللہ پر خدا  
 کے حقوق اور انسانوں کے حقوق کو ویسا ہی اچھا جانتا جیسا کہ ایک فقیر ملک اس کی نیادہ پس کیلپی  
 قسمت وہ شخص ہے جو اس مختصر زندگی پر بھروسہ کر کے کل خدا سے منہ پھیر لیتا ہے اور خدا کے مرام  
 کو ایسی مینا کی سے استعمال کرتا ہے کہ گویا وہ مرام اس کیلئے حلال ہو۔ حلالیت میں نہ لگتا ہے۔  
 کسی کو گالی کسی کو جھڑپی اور کسی کو قتل کرنے کیلئے تیار ہو جاتا ہے۔ اور شہادت کے جوش میں بھی جاتی ہے  
 طریقوں کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔ سو وہ بھی خوشحالی کو نہیں پائیگا۔ یہاں تک کہ مر جائے۔ عین  
 تم تھوڑے دنوں کیلئے دنیا میں آئے ہو۔ اوروہ بھی بہت کچھ گزرتا ہے۔ سو اپنے بھائی کو تلافی موت کو  
 ایک انسانی گورنمنٹ جو تم سے زبردست ہو مگر تم سے تلافی ہو تو تمہیں تباہ کر سکتی ہے۔ پس تم  
 سوچ لو کہ خدا تعالیٰ کی ہمارا مرضی سے کیونکر تم پر سکتے ہیں۔ مگر تم غلطی آنکھوں کے آگے کھینچ کر دیکھو  
 تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا اور وہ خود تباہی و فسادت کرے گا۔ اور دشمن جو تمہاری جان کے  
 درپے ہے تم پر ظاہر نہیں پائیگا۔ ورنہ تمہاری جان کا کوئی حافظہ نہیں۔ اور تم دشمنوں سے ڈر کر  
 یا اور آفات میں مبتلا ہو کر بے قرار رہو۔ زندگی بسر کرو گے اور تمہاری عمر کے آخری دن بٹے غم

ہر ایک کو ملے گا۔ جس قدر شربہ نصیب ہوگا۔ جس کا سبب یہ تھا کہ جینے علی السہم شربہ پیا کرتے تھے۔  
 شاید کسی بیلہ کی وجہ سے اپنی حالت کی وجہ سے گمراہ مسلمان بنے ہوئے علی السہم شربہ پیا کرتے تھے۔  
 معصوم تھے جیسا کہ فی الحقیقت معصوم ہیں۔ تم مسلمان کہہ کر کسی کی بیوی کو قہر کر رہے۔ قرآن مجید کا طوط  
 شراب کو حلال نہیں ٹھہرتا۔ ہر قوم کس مستاد سے شراب کو حلال ٹھہراتے ہیں کیا تمنا نہیں ہے؟ منہ







پیدا کرتا ہے۔ جن سے اب یورپ بھی دن بدن غافل ہو جاتا ہے۔ آخر مجھے بہت سے  
تہذیب کے بعد مطلق کافروں پاس ہو گیا ہے۔ اسی طرح کسی دن دیکھ لو گے کہ تنگ آکر  
اسلامی پردہ کے مشابہ یورپ میں بھی کوئی کافری شائع ہوگا۔ وہ انجیل میں ہوگا۔ کہ  
چار پائیل کی طرح مرد میں اور مرد جو خائیں گے۔ اور شکل ہوگا کہ یہ شناخت کیا جائے  
کہ انھوں شخص کس کا بیٹا ہے۔ اور وہ لوگ کیونکر پاک دل ہوں۔ پاک دل تو وہ ہوتے  
ہیں۔ جن کی آنکھوں کے کنگے ہر وقت خدارہتا ہے۔ اور نہ صرف ایک موت ان کو  
یاد دیتی ہے۔ بلکہ وہ ہر وقت عظمت الہی کے اثر سے مرتے رہتے ہیں۔ مگر یہ حالت  
شرب خوری میں کیونکر پیدا ہو۔ شراب اور خدا ترسی ایک وجود میں اکٹھی نہیں ہو سکتی۔  
خوشی مسیح کی دلیلی اور شرب کا جو شش تھوڑی کی بیگنی میں کامیاب ہو گیا ہے۔ ہمارے اندر  
نہیں لگا سکے کہ آیا کفارہ کے مسئلہ نے یہ خوبیل زیادہ پیدا کی ہیں یا شرب نے۔ مگر  
اسلام کی طرح ہمدردی نہ ہوتی۔ تو میری کچھ پردہ رجہ مگر یورپ تو پردہ کی رسم کا  
دشمن ہے۔ ہم یورپ کے اس فلسفہ کو نہیں سمجھ سکتے۔ اگر وہ اس امر سے باز نہیں آتے۔  
تو شوق سے شرب پیا کریں کہ اس کے اندر سے کفارہ کے فوائد بہت ظاہر ہوتے ہیں۔  
کیونکہ مسیح کے خون کے سہارے پر جو لوگ گناہ کو تہ میں شرب کے وسیلے سے ان کی میر میں  
برہمستی ہے۔ ہم اس بحث کو زیادہ طویل نہیں دینا چاہتے۔ کیونکہ فطرت کا تقاضا ایک ناکس  
ہے۔ تو ناپاک چیزوں کے استعمال سے کسی سخت مرض کے وقت بھی ناکس ہے۔ چہ جائیکہ  
پانی کی جگہ بھی شراب پی جائے۔ مجھے اس وقت ایک ایسا سرگوشہ مل گیا ہے۔ یاد آتا ہے۔ اور  
تھوڑے کچھ کئی سال سے ذیابیطس کی بیماری ہے۔ ہندوہ میں مزید وہ پیشاب آتا ہے۔  
اور بعض وقت سڑاؤ دھوا ایک ایک دن میں پیشاب آتا ہے۔ اور جو اس کے پیشاب  
میں شکر ہے۔ کبھی کبھی خارش کا علاج بھی ہو جاتا ہے۔ اور کثرت پیشاب سے بہت  
ضعف تک ذہن پہنچتی ہے۔ ایک دفعہ مجھے ایک دوست نے یہ علاج دی کہ ذیابیطس

نسبہ موت

۴۲۵

کے لئے افیون مفید ہوتی ہے۔ پس علاج کی طرف سے مضائقہ نہیں کہ افیون شروع کر دیا جائے۔ میں نے جواب دیا کہ یہ آپ نے بڑی مہربانی کی کہ ہمدردی فرمائی۔ لیکن اگر میں فیا بلیس کے لئے افیون کھانے کی عادت کر لوں۔ تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ششاکو کے یہ نہ کہیں کہ پہلا کیس تو شرابی تھا۔ اور دوسرا افیونی۔

پس اس طرح جب میں نے خرابی توکل کیا۔ تو خائف مجھے وہ غیبت عزیزوں کا علاج نہیں کیا۔ اور جب مجھے غلبہ مرض کا ہوا تو خدا نے فرمایا کہ دیکھ میں نے تجھے شکار دی۔ تب میری وقت مجھے آرام ہو گیا۔ انہی باتوں سے میں جانتا ہوں کہ ہمارا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ مجھ سے ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ نہ اُس نے نوح پر عید الی اور نہ ذرات بحکم۔ وہ خدا سے قائل ہیں۔ ہم ہر روز اس کی نئی بیادش دیکھتے ہیں۔ اور ترقیات سے نئی نئی ترقی وہ ہم میں پھونکتا ہے۔ اگر وہ غیبت سے ہست کر نہ لاد ہوتا۔ تو ہم تو زندہ ہی مر جاتے۔ عجیب ہے۔ وہ خدا جو ہمارا خدا ہے۔ کون ہے جو اس کی مانند ہے اور عجیب ہیں اس کے کام۔ کون ہے جس کے کام اس کی مانند ہیں۔ وہ قادر مطلق ہے۔ ہاں بعض وقت حکمت اس کی ایک کام کرنے سے دیکھتی ہے۔ چنانچہ مثال کے طور پر ظاہر کرتا ہوں۔ کہ مجھے وہ مرض یادگیر ہیں۔ ایک جسم کے اندر کے محتصر میں کہ سرور اور دور دوری اور وہ میں غنیمت کم ہو کر تھوڑے سرور ہو جاتا۔ نفس کم ہو جاتا۔ تو سرور جسم کے نیچے کے محتصر میں کہ پیشاب اکثر سے نکلتا اور اکثر دست آتے رہتا یہ دونوں بیماریاں قریباً بیس برس سے ہیں۔ کبھی قحط سے اس وقت ہو جاتی ہیں کہ گویا قحط ہو گئیں۔ مگر پھر شروع ہو جاتی ہیں۔ ایک دفعہ میں نے دعا کی کہ یہ بیماریاں بالکل قحط کر دی جائیں۔ تو جواب ملا۔ کہ ایسا نہیں ہوگا۔

اور ان میں جب تک خود دعا کی تھی کہ خدا کے دیار سے اس کے دور پر اطلاع نہ پاسے تب تک وہ دعا کی پستش نہیں کرتا۔ مگر پھر خیال کی پستش کرتا ہے۔ محض خیال کی پستش کرتا اور وہی گنجی کو صاف نہیں کرتا۔ دیکھ لو پھر کھنڈ پر مشغول ہیں کہ خود اس کا پتہ لگاتے ہیں۔ مینہ



۲۹۶

کو ایک غذا مستقیم میں بہم نہ کیا جاوے تو شاید ایک مسافر کی وہ منزل طے کرنے تک بھی نہ نکلتی  
 تھیں۔ یہاں عیالات کے نفرت سے خداوندی رحمت سے رو بہ ہوا پستی کے کلاہن میں  
 نہ اچھٹیاات سے شہوت ہما کہ بعد کے صوبہ ہونے سے اس کو ایسا ہی نہ لگے کہ وہ سے کلاہن کے  
 بلکہ یہ کہ نہ لگنے سے ایک تیز صوبہ دنیا کا کافی اور گد کے چہیت کو تہا کرنا کہ یہ ایسی کلاہن  
 پر ایسا ہونے کا دل کا صلہ ہو رہا ہے اور میں جانتا ہوں کہ عیسا کی لگ اس میں نہ پختہ نہیں کریں گے  
 کیونکہ رحمت میں ان فیصلہ کن کے پاس خدا کا فرشتہ تھا۔ تقدیر کا وہ وہاں تک نہ  
 سا تو یہ کہ یہ میں ان میں وہاں اور شکس ہاں میں کو تکا کہوں سے نہ کلاہن سے خن  
 عیسا کیوں کے خدا کی کیفیت ہے یہ ہم یہاں کر چکے۔

تیسرا مذہب ان مذہبوں کے مقابل پر چکا اکی ہم ذکر کر چکے ہیں اس مذہب میں  
 اس مذہب کی خدا شناسی نہایت صاف صاف اور انسانی فطرت کے مطابق ہے۔ اگر تمام مذہبوں  
 کی کتابیں دیکھو کہ ان کے مدار کے تیسری حیثیت اور قصصات بھی کو بہرہاں تب بھی وہ خدا جس  
 کی طرف اس کے صفاتی کہ ہے۔ آئینہ قانون قدرت میں صاف صاف نظر آجیگا احاس کی  
 قدرت و حکمت سے پوری پوری صحت ہر ایک قدرہ میں چکتی ہوئی دکھائی دے گی فرض وہ خدا  
 میں کوہ قرآن شریف بتا رہا ہے وہی صورت پر قدرت ہی کو مت نہیں دیکھا بلکہ سوائی آتہ  
 کوہ السمت برویکہ قالوا ابلی کے ہر ایک ذہن کو اپنی طبیعت اور روحانیت سے  
 اس کا حکم ہوتا ہے۔ اس کی طرف جھکنے کے لئے ہر ایک طبیعت میں یک شش ہائی جاتی ہے۔ اس  
 شش سے ایک ذہن بھی نکلتی نہیں اور ایک بڑی بڑی اس بات پر ہے کہ وہ ہر ایک کو بڑی  
 ہے کہ نہ کہ وہ اس بات کو جانتا ہے کہ شش جہاں کی طرف جھکنے کے لئے تہہ جہاں میں ہائی جاتی  
 ہے وہ یا شش ہی کی طرف ہے یہ جیسا کہ قرآن شریف نے اس بات میں اسی بات کی طرف  
 اشارہ کیا ہے کہ ان من شہی الا یہ بنو بعدا یعنی ہر کو جو اس کو لیا کی اس کو لیا  
 یا کہ یہ ہے گناہ اس کو جو کہ ان میں خدا تو ان میں جہاں میں خدا کی طرف شش کی ہائی جاتی ہے

کیونکہ یہ کہ وہ اس کو لیا کی اس کو لیا یا کہ یہ ہے گناہ اس کو جو کہ ان میں خدا تو ان میں جہاں میں خدا کی طرف شش کی ہائی جاتی ہے







روحانی خزائن جلد ۹

۲۱۱

پڑ گیا ہے کرہ کھاؤ مویہ سے اس سے کس تقویٰ اور نیک سنجی کی امید ہو سکتی ہے  
ہمارے سید مولیٰ افضل الزبیر خیر الامینہ محمد مصطفیٰ علیہ السلام

کا تقویٰ دیکھئے کہ ان عورتوں کے ہاتھ سے بھی ہاتھ نہیں ملاتے قصور پاکدامن اور  
نیک بخت ہوتی تھیں اور ہیبت کر لینے کے لئے آتی تھیں بلکہ درٹھا کو صوف ذبالی  
تفتین تو بکرتے تھے مگر کون عقلمند اور پرہیزگار ایسے شخص کو پاک باطن سمجھے گا جو  
ہو ان عورتوں کے چھوٹے سے چھوٹے نہیں کرتا ایک کجری خوبصورت ایسی قریب  
بیمیں ہے گویا نخل میں ہے کسی ہاتھ لبا کو کے سر پر چڑھ کر رہی ہے یہی بیرون  
کو کڑی ہے اور یہی اپنے خوشنما اور سیاہ بالوں کو بیرون پر رکھ دیتی ہے اور  
کو میں تماشہ کر رہی ہے شروع صاحب اس حالت میں وجد میں بیٹھے ہیں  
اور کوئی اعتراض کرنے لگے تو اس کو جھڑک دیتے ہیں اور طرز کے عجز و ان  
اور شرب پینے کی عادت اور بے محظور اور ایک خوبصورت کسی عورت  
سامنے پڑی ہے جسم کے ساتھ جسم نگاری ہے کیا یہ نیک آدمیوں کا کام ہے  
ہاں پر کیا دلیل ہے کہ اس کی کچھ بھولنے سے شروع کی شہوت نے  
جبش نہیں کی تھی انیسویں کے شروع کو یہ بھی نہیں تھا کہ اس فاسقہ پر  
نظر ڈالنے کے بعد اپنی کسی بوی سے صحبت کر لیتا کج بخت ذلیل کے چھوٹے  
سے اور تار واد کرنے سے کیا کچھ انسانی جذبات پیدا ہوئے ہوں گے  
اور شہوت کے جوش سے پورے طور پر کام کیا ہو گا اسی وجہ سے کچھ ع کے  
مت سے یہ بھی دیکھا کہ اسے حرام کار عورت مجھ سے دور رہے۔ اور یہ  
بات انجیل سے ثابت ہوتی ہے کہ وہ عورت طوائف میں سے تھی یہ  
رہا کاری میں سارے شہر میں مشہور تھی

۷۲



५५.

قیامت تک نجات کا پھل کھلانے والا وہ ہے جو زمینی حجاز میں پیدا ہوا تھا اور  
تمام دنیا اور تمام زمانوں کی نجات کے لئے آیا تھا اور اب بھی آیا مگر بروز  
کے طور پر۔ خدا اُس کی برکتوں سے تمام زمین کو مستمتع  
کرے۔ آمین

عالمکسار مرزا غلام احمد از قادیان

انسان جب حیات اور انصاف کو چھوڑ دے تو جو چاہے کہے اور جو چاہے کرے لیکن  
 مسیح کی راستبازی اپنے زمانہ میں دوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت تھی۔ چنانچہ  
 جگہ جگہ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ خوب نہیں چاہتا تھا کہ کسی نہیں سنا گیا  
 کہ کسی خاصہ صفت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اُس کے سر پر طوطا تھا۔ یا اُنھوں نے  
 اپنے سر کے بالوں سے اُس کے بدن پر چھڑا تھا۔ یا کوئی بے عقل جو اس کی خدمت کرتا  
 تھا۔ اسی وجہ سے خدا نے ترقی میں دینی کا نام جس پر رکھا کہ مسیح کا نام نہ رکھا کہ جس سے  
 اس نام کے رکھنے سے مانع ہے۔ اور پھر یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے گناہ کے اقرار میں جس کو  
 عیسائی یہ کہتے ہیں جو یہی طریقہ بنا لیا کہ اپنے گناہوں سے تو یہی کہتی تھی اور اُس کے خاص گناہوں  
 میں داخل ہوئے تھے۔ اور یہ بات حضرت عیسیٰ کی فضیلت کو بجا بہت ثابت کرتی ہو کہ نہ  
 بتائی اسکے یہ ثابت نہیں کیا گیا کہ گناہ نے بھی کسی کے ہاتھ پر تو یہی کہتی تھی۔ پس اس کا معصوم ہونا  
 یہ بھی امر ہے اور مسلمانوں میں یہ بھی شہد ہو کہ عیسیٰ صاحب کی ہاں میں متی شیطان سے پاک ہیں اسکے منہ  
 کا دھن لگ نہیں گئے۔ اول بات یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام نے حضور عیسیٰ صاحب کی ہاں میں رحمت ناپاک الام  
 لکھنے سے کہ وہ ان کی نسبت تعذبات شیطان کا بدلہ کی قیمت لکھتے تھے۔ میں نے فراموش کر دیا  
 تھا کہ اس میں بھی اس کی یہ کہانی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام حضور عیسیٰ صاحب کی ہاں میں لکھنے گئے ہیں  
 میں نے یہ بھی کہ میں نے شیطان کی ہاں میں لکھنے کے بعد کہ میں نے شیطان کی ہاں میں لکھنے کے بعد کہ میں نے

۴۰ : آراء و عقاید

دائخ اہلو حقہ سے ملے 4 معصومہائی خزانہ 18 ملے 220 مرہ سہیلی

268

کہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا :-

کیا وجہ ہے کہ اس نے سچ کا ذکر نہ کیا کہ ایک انھر کے درخت کی طرف گیا اور جاننا تھا کہ اس میں پھل نہیں ہے پھر وہ جاننا تھا کہ صلیب مٹی ہے اور وہاں کرنا رہا کہ مجھے نجات ملے۔  
 عظیم خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنے نبوت میں فَقَدْ لَیْسَتْ فِیْکُمْ عَشْرًا (س : ۷۷) کی دلیل پیش کرتے ہیں اس کے مقابلہ کا ایک قصہ بھی انجیل میں نہیں ہے اور عظیم خدا کی تمام عمر کا یہ حوالہ ہے فَقَدْ لَیْسَتْ فِیْکُمْ عَشْرًا (س : ۷۷)

استقرار کے اصل معنی تو یہ ہیں کہ یہ خواہش کرنا کہ مجھ سے کوئی گناہ نہ ہو یعنی میں معصوم رہوں اور وہ سب سے بڑے گناہ اس سے بچے رہے ہیں کہ میرے گناہ کے بدلے مجھ کو مجھے ملے ہیں میں ان سے محفوظ رہوں۔

سچ تو خود کجیوں سے چل کر ملتا رہا۔ اگر استقرار کرتے تو یہ حالت نہ ہوتی۔

(بعد از نماز مغرب)

پھر اس کے بعد اذان ہو کر نماز مغرب ہوئی اور حضرت اقدس حسب معمول شہ فقین پر جلوہ کر رہے اور فرمایا کہ :-

### الزامی جواب

مفت محمد صادق صاحب جو کتاب شایع کرتے ہیں جس میں شیعہ عورت اور شیعہ عورتی مائیں سلوی کا ذکر ہے کہ وہ عورت سلوی شیعہ کو پھوڑ کر یسوع کے شاگردوں میں جا ملی۔ اس لئے اس شیعہ نے یہ سارا منصوبہ صلیب کا بٹایا گیا ایک عورت کے واقعہ نے ان کی صلیب تک لپیٹ بیٹھائی۔

جس طرح یہ کتابیں ان لوگوں نے لکھی ہیں ویسے ہی طاراجی حق ہے ان کے نزدیک نواہ شایعوں کو گناہ ہے مگر ایک بازاری عورت طریتی ہے چل بالوں کو لگاتی ہے بالوں میں گھسی کرتی ہے اور یہ محبت کی طرح پٹھے ہوئے توبے سے سب کو دانتے جانتے ہیں یہ بھی پھوڑ کر گناہ ہے یا نہیں۔ ان کو لازم تھا کہ اعتراض نہ کرتے جو واقعات ان کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہیں وہی پیش کرنے پڑتے ہیں اور کیا جواب دیں۔ یہ کوئی چھوٹا اعتراض نہیں ہے کہ ان کو کجیوں سے کیا قطع تھا اور اگر کہو کہ اس کجی نے توبہ کی تھی تو کجی کی توبہ کا اقرار کیا۔ ایک طرف توبہ کرتی

لے اللہ جاننا یہاں سے سید ہر اکھ ہر

۴۲۲

ہیں ایک طرف پھر موٹے پر بازار میں جا بیٹھتی ہیں۔  
پھر شراب کو دیکھ کر تمام گناہوں کی جڑ ہے اس کی غم ریزی سکالے کی۔ شراب کے جانے  
رکتے سے انکو دیا لوگوں کی گھنٹا پہ چھری پھر گئی منہ بالوں سے کاٹا ہوا جانا ہے تو پھر بھولنا  
حاصل ہے یہ قدر بھی کیا ہے کہ ایک طرف دیکھ کر کھانا جانا ہے دوسری طرف دیکھ کر کاشمیر  
ہی ہے غور و خوض کو نہ نہ طاعت تک نصیب ملتی جاتی ہے۔

### ایک نثر کا سوال

ایک دفعہ ایک عورت میرے پاس نکلی اور کہنے لگی کہ مجھے تم جانتا ہے قدر نہیں ملے اس کی  
حالت بہت بری تھی اور قدر کے لئے مجھ سے یہ طلب کر لی تھی میں نے جواب کیا کہ یہ نہ ملے گا  
سوال کرتی ہے نہ کپڑے کا اور قدر کے لئے ہے قرار ہے۔ اسے عورت ہو گی اور اب اس کی زندگی  
کا کچھ جو ہو گیا ہے اس لئے اس کو اپنے ہاں میں سنا جان کر میں نے ایک دفعہ اسے دے دیا۔  
اس موقع پر حضرت اقدس نے حکیم نور الدین صاحب سے سوال کیا کہ کتنے عورت کے یہ  
انسان کسی قدر کا ایسا مادی ہو جاتا ہے کہ پھر اسے پھر وہ نہیں سکا پھر مجبور ہو جاتا ہے حکیم  
صاحب نے کہا کہ کسی جگہ شاید فکر سے تو نہیں گزرا مگر ہائیں ملنا میں ایسا ہو سکتا ہے۔  
حضرت اقدس نے فرمایا کہ نہ۔

ہر ایک طبقے کے لئے ہائیں ملنا ہی بات ہے کہ شراب اور اس کے بہن بھرا رنگ  
الٹین وغیرہ ایسی شراب ہے جس میں سے سلی پیدا ہوتی ہے کہ پھر یہ سب کچھ اچھا ہو سکتا  
ہے جس میں ایسی تعلیم ہو ہاں ایک صورت ہے یہ قدر پھر کے کہ جھگڑنے میں نہ ملے واسطے  
ہی ایسا ہو کہ کسی سے سازش نہ کرے پھر شاید یہ عورت بھوت ہو سکے۔  
فرمایا کہ نہ۔

مجھے جو قدر نہیں پہنچے تھے تو معلوم ہوا کہ اس وقت ہی صبح کا سحری کے لئے مرشد کی تعلیم کیلئے  
کی۔

شاید کوئی یہ اعتراض کرے کہ لہذا کی اسلام میں تو عورت تھی نہیں۔ ۳ برس کے بعد  
حرم ہوئی تو شراب ہے کہ اسلام تو عورت کو نہ ملتا تھا اور قوم میں ہی تھی جب  
قوم میں کی تو حکم آیا اب اس میں تو صاحب کو یہ سمجھت تھی کہ پہلی ہی بھلا ہوا ہو گا شراب کا کیا ذکر  
ہے۔



۱۹۷

ایک خود کرنے والا خدایہ خواہاں بات کو قبول کر لیا کہ کسی مفسی تعلق کی وجہ سے کپشن ہے پس اگر  
 تعلق خدا کا تعلق ہی نہیں تو کوئی توبہ خواہاں بات کا جواب دیں کہ اس تعلق کی دید و فیور کیا  
 حکومت کسی ہے اس کا کیا ہم ہے کیا یہی ہے کہ خدا صرف زبردستی ہر ایک چیز پر حکومت کر  
 رہا ہے اس چیزوں میں کوئی نہیں کہتے اور شوق خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے کا نہیں ہے معاف اللہ  
 ہو گیا نہیں بلکہ یہ خیال کن نہ ہونے کی بات بلکہ یہ ہے دھوکا کی عبارت بھی ہے مگر اس کو اس کہ  
 انہوں نے خدا تعالیٰ کی حقیقت سے انکار کے اس روحانی تعلق کو قبول نہیں کیا جس پر طبی  
 طاقت ہر ایک چیز کی موقوف ہے اور یہ کہ دقیق معرفت اور دقیق گیان سے وہ ہزاروں کو اس  
 تعالیٰ کے ساتھ ساتھ ہے ہر شے پر اسے کہ ضرور ہم اجسام اور مواد کو ایک فلسفی  
 تعلق اس ذات قدیم سے ہوا ہے اس خدا کی حکومت صرف بناوٹ اور زبردستی کی حکومت نہیں  
 بلکہ ہر ایک چیز پر اس سے اس کہ سمجھ کر ہی ہے کیونکہ وہ اس کے پیمانہ اسالوں میں  
 مستغرق ہے اس کے لئے سے نکلا ہوا ہے مگر اسوں کہ تمام مخالفت مذہب دلائل نے خدا تعالیٰ کے وسیع  
 مہاکھت و عظمت اور تفقہ کو اپنی تنگ دلی کی وجہ سے نہایت ہی رکنا چاہا ہے اس میں وہ  
 سے خود کے فرضی خداؤں پر کر دی اور پاکی اور عبادت اور بجا غضب اور بے جا حکومت  
 کے طرح طرح کے مارے لگ گئے ہیں لیکن وہم نے خدا تعالیٰ کی صفات کاملہ کی تیز رو و عمارتوں  
 انہوں نے وہاں سے لپٹ لپٹ کر اس طرح اس عقیدہ کی تسلیم نہیں کیا کہ زمین و آسمان کی زمین و آسمان  
 اجسام پختہ اپنے وہ کے آپ ہی خستہ لائیں اور میں کا پرستار ہم ہے وہ کسی نامعلوم مہم  
 سے جس ایک دلاجہ کے طور پر ان چکران ہے اور نہ جیسا کہ مذہب کی طرح یہ سمجھتا ہے کہ  
 غلے نے انسان کی طرح ایک صورت کے پیٹ سے جنم لیا اللہ نہ موت تو ہونے تک نکل جان جیٹھن  
 تھا کہ ایک گنہگار جسم سے ہر نہت سلح اور تھر اور صاحب جیسی حریکات و حوالوں کے غیر سے ہوا  
 انہوں نے انہیں انہیں کا حصہ لکھا تھا خون اور ہڈی اور گوشت کو حاصل کیا بلکہ کپڑوں کے نانہ میں  
 اور ہڈیوں کی سورتیں اور جیسے جیسے چمک دانتوں کی کالیفت و خیر و تکلیفیں وہ سب

۱۹۷

فلانی اور بہت سارے صوفیوں کی طرف سے کہو کہ آخرت کے قریب پہنچ کر غلامی یاد آگئی  
 مگر یہ صرف دعویٰ ہی دعویٰ تھا اور غلامی باتیں ساتھ نہیں تھیں اس لئے دھوٹے کے ساتھ  
 وہ پہنچ گیا۔ بلکہ اسلام میں سب قصاصوں کا حکم خدا کے حقیقی ذوالجلال کو منسوب  
 ہے۔ ایک شخص نے اس پر شدید غضب بھی اس کی ذات کو بدتر قرار دیا ہے کہ جب تک کسی کے  
 گھر میں پھانسی کا در نہ ڈالے تب تک پھانسی کے خشک کپڑے کوئی نہیں اس کو بوسہ دے اور  
 خدا تعالیٰ کے در و درخت کے پاس میں مرنے کی یہ بھی ایک اور کمال صفت ہے کہ  
 ہے کہ اس کی خدمت اور عظمت اور عظمت اور تقدس ہے انتہا ہے اور یہ کہ قرآنی تعلیم کے  
 دوسرے علمت کو کہہ گئے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی تقدس اور عظمتیں اور عظیم حد پر جا کر علم حاصل  
 ہیں یا کسی موقع پر پہنچیں اس کا صفت اُسے ملے گا ہے بلکہ اس کی تمام قدس میں مستحکم  
 کا درجہ پہل رہی ہیں کہ راستہ ان اور کے علم کے تقدس اور کمال اور صفات کاملہ کے  
 صفت ہیں یا اس کے معنی غیر متبدل کے سانی ہیں باقی جو پہتا ہے کہ کتاب ہے شاہ نہیں کہ  
 کہتے کہ وہ اپنی قدرت کاملہ سے اپنے تئیں ایک کر سکتا ہے کیونکہ یہ بات اس کی صفت قدیم  
 حقیقی و قیوم ہونے کے صفت ہے کہ وہ پہلے ہی اپنے فعل اور قول میں ظاہر کر چکا  
 ہے کہ وہ انہی اور غیر انسانی ہے اور موت اس پر ہائز نہیں ایسا ہی یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ  
 کہ موت کے دم میں داخل ہوتا اور خون عین کھانا اور قریباً نو ماہ پہلے کے گئے یہ بڑا عریض  
 فعل پر موتوں کی پیشاب سے متعلقہ ہے اور پھر دعویٰ کہتا اور باخاندان جانا اور  
 پیشاب کا اور عام نکاح کافی زندگی کے اٹھتا ہے اور آخر چاندراحت جان کنی کا  
 صفت ہٹا کر اس میں کافی سے رخصت ہوتا ہے کیونکہ یہ تمام اور قصاص اور رخصت  
 میں داخل ہیں اور اس کے جملہ قدیم اور کمال تمام کے برکت ہیں،

یہ بھی بتا چاہئے کہ گویا وہی مقہود میں حقیقت خدا تعالیٰ تمام مخلوقات کا  
 پیدا کرنے والا ہے اور کیا اصلاح اس کا ہے؟ گویا کہ یہی خدا کی قدرت ہے کہ وہی

کے ساتھ لگے ہوتے ہیں اور تھوڑے جتنا داز سے ملکہ چھین مار کر ہیں تیار رہا ہے کہ  
بچانہ عورتوں کو دیکھنے میں ہرگز انجام بخیر نہیں ہوتا۔ یورپ پر جوزنا کاری سے  
بھر گیا اس کا کیا سبب ہے یہی تو ہے کہ نامحرم عورتوں کو بے تکلف دیکھنا  
عادت ہو گیا اول تو نظر کی ہماریاں ہوں اور پھر معاملہ بھی ایک معمولی امر ہو گیا  
پھر اس سے ترقی ہو کر دوسرے لینے کی بھی عادت پڑی یہاں تک کہ استاد جوان  
لو کیوں کو اپنے گھروں میں لے جا کر یورپ میں رہنا سنا سنی کرتے ہیں۔ اور  
کوئی منع نہیں کرتا شریعت میں پر فسق و فجور کی باتیں لکھی جاتی ہیں۔ تصویروں  
میں نہایت عجز کی بدکاری کا نقشہ دکھایا جاتا ہے عورتیں خود چھپوانتی  
ہیں کہ میں ایسی خوبصورت ہوں اور میری تاک ایسی اور آنکھ ایسی ہے۔  
اور ان کے عاشقوں کے تامل لکھے جاتے ہیں اور بدکاری کا ایسا دریا  
بہا بہا کہ نہ تو قانون کو بھانپ سکتے ہیں نہ آنکھوں کو نہ ہاتھوں کو نہ منہ کو یہ  
یسوع صاحب کی تعلیم ہے کاش ایسا شخص دنیا میں نہ آیا ہوتا

تلمیذ بدکاریاں عہد میں نہ آئیں اس شخص نے ہارسا کی اور تقویٰ کا خون کر دیا اور  
عساکر ادا دیا راحت کو تمام ملک میں پھیلا دیا کوئی جہالت نہیں کوئی مجاہد نہیں  
بچ کر کھائے پلٹے اور بد نظریوں کے اور کوئی بھی فتنہ نہیں پھر  
زیر ہد ہر یہ کہ ایک جموں کے قمار کی ابھروے کر گت ہوں پر دلیر کر دیلوں  
ختم ہوا اس بات کو اوبارے کا کہ زید کو سہیل دیا جائے اور بکر کے زہر چلے  
ماد اس سے گل جائیں وہی حقیقی طور پر بھی دود ہوئی ہے کہ جب یہ کسی  
اس کی جگہ لے لے یہی قرآنی تعلیم ہے کسی کی خود کشی سے  
دوسرے کو کیا فائدہ کس حد تک نادانی کا خیال اور قانون تعلیم کے



سیرت الہدی جلد سوم

۱۹۱

فرمایا: وہاں سے تکلید پر جواب دے گا۔ خدا اس کا سارا علم سب کر لے گا۔ سو یہاں ہی فرمادیں: یا کہ وہ کوئی  
جانب نہیں نکلا۔

فلک اندوش کہتا ہے کہ میں نے شہین میں کتا ہری علم کے لحاظ سے مولوی محمد حسین خاں کی موت  
بڑے علم سے اور کسی زمانہ میں نہ ہوا۔ اس کے علم دست بقیہ میں اس کی بڑی قدر تھی۔ مگر خدا کے  
سچ کے مقابلہ پر کھڑے ہو کر انہوں نے سب کچھ گھوڑ دیا۔

۹۳۳ پنجم شہزادہ محمد رحیم: میں امام حسین صاحب یکموانی نے کھ سے بیان کیا کہ مستغنیہ صاحبہ  
سے کتب کو یہاں ہی ملا حلقہ بنا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس یہ بات پیش ہوئی کہ خشت  
نے عین حق میں لکھا ہے کہ مولوی محمد حسین اور مستغنیہ صاحبہ دونی رجوع کر لیں گے۔ اس پر  
آپ نے فرمایا کہ ان کو مرنے سے خدا کی قسم کہ تاویل ہی ہو سکتی ہے۔ آخر وہ ملا حلقہ سے ہی ہو گیا۔  
خاکہ درون کہتا ہے کہ مستغنیہ صاحبہ دونی سے ایلا لٹی پیش کا لائنٹ مولوی محمد حسین  
مستغنیہ صاحبہ کو آخر وقت نکلت ہو گیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خود خاں مذہب و ن قرادہ کر  
اس کے حال پر پختاب کو مرنے کے بعد پر پیش کیا گیا۔ آخر حضرت صاحب کے سامنے ملا حلقہ سے  
چمک ہو کر خاک میں مل گیا۔

۹۳۴ پنجم شہزادہ محمد رحیم: میں امام حسین صاحب یکموانی نے کھ سے بیان کیا کہ میں ایک  
روز ملا حلقہ میں محمد زین کے لکھا میں وقت میں جب ملا حلقہ تھا تو مولوی محمد حسین صاحب کے  
پچھو محمد زین کا تھا۔ انہوں نے ملا حلقہ میں غلیفیں والی مسجد میں محمد زین صاحب کا جب انہوں نے  
غلیف میں لکھا تو کہنے لگے کہ یہ محمد زین صاحب مسیح نامی کو سا ہیں مولوی اور گنڈیلوں کے شہید جیتا  
ہے۔ ایک لکھی ہوئی ہے کہ یہ ملا حلقہ شکر نہایت جوش پیدا ہوا۔ انہوں نے اسی وقت خشت  
موسیٰ صاحب کے لکھا کہ وہ ملا حلقہ کا آپ پیش کرتے ہیں۔ لکھا ہے کہ ہونے اور کس سے شہید ہو گیا  
مگر یہ محمد صاحب نے یہی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ اور نہ ہی یہ کہا کہ غلیف میں ملا حلقہ ہے۔ بلکہ  
خوشی سے بات کر رہی تھی۔ اس وقت ایسی حالت کے پیچھے چار زین نے کی مانت نہ ہوئی تھی۔

۹۳۵ پنجم شہزادہ محمد رحیم: میں امام حسین صاحب یکموانی نے کھ سے بیان کیا کہ حضرت  
سید محمد علیہ السلام کو ذکر فرمایا کرتے تھے کہ قتل ہوا سے مانتیں کے جب مسیح آئے گا اور لگا لگا کر

سیرت الہدی جلد 3 صفحہ 291، 292 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا کاویانی

پہلا صفحہ 270، 269 پر درج

ٹلے کے لئے اس کے گھر پر جائیں گے تو گھر والے کہیں گے کہ سبج صاحب باہر جگہ میں سودا رہیں گے  
لئے گئے ہوئے ہیں۔ پھر وہ لوگ حیران ہو کر کہیں گے یہ کیسا سبج ہے کہ لوگوں کی ہدایت کے لئے آیا ہے  
اللہ باہر سواروں کا شکار کیلئے پھر تا ہے پھر فرماتے تھے کہ ایسے شخص کا نام تو سنا ہنسیوں اور گفیلوں  
کو خوشی ہو سکتی ہے جو اس قسم کا کام کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو کیسے خوشی ہو سکتی ہے۔ یہ الفاظ بیان  
کر کے آپ بہت ہنستے تھے۔ یہاں تک کہ اکثر اوقات آپ کی آنکھوں میں پانی اچھٹا تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میر حضرت سبج کو  
علیہ السلام کو عربی کے رواج دینے کا طرہ توجہ تھی تو ان دنوں میں حضرت صاحب مجھے بھی عربی  
فطرت سکھاتے تھے اور ان میں نصیحت کے لئے بھی کسی بھی مناسب فقرے کو ادا دیتے تھے چنانچہ  
ایک دفعہ کا سبق شروع میں بنا کر دیا تھا۔ پھر میں نے دیکھا کہ دس سال بعد تھوڑے سے تفرک کے ساتھ  
وہی اشعار آپ نے اتمامِ مقصد میں صحت کر دیئے اور وہ شروع اس وقت یاد کرائے تھے ہیں۔

وَنَحْفَ قَهْرًا وَتَرْكًا طَرِيقًا بَعْدًا

اس میں کے قہر سے ڈاؤں دیری کا طریقہ پھر دے

وَأَنْتَ تَأْذَى حَتَّى حَرَامًا هُوَ أَجَدُ

تو کچھ تو میری گری عیسیٰ تکلیف ہوتی ہے۔

كَلَّمْتَنِي أَفْهَى نَاعِدٍ فِي الشَّرَاطِ

جو سانپ کا کال کی طرح دیکھنے میں ابھی سلاہتا ہے

خَيْرُ مَنْ عَقَلِي حَرَمَاتِهِ خَيْرُ قَامِرٍ

جو بڑا قندہ و اسانچا حرام کا بہترین ہے مگر نہ لکھتا ہے نہ لکھتا ہے

فَتَرْجَمَ مِنْ حَبِّ الشَّرِّ يَرْكُضُ صَوْرَ

یہ ٹکڑے طرح سے بہت کے نقصان پہنچا دیتا ہے۔

فَإِنْ وَدَّ الذَّهَبَ أَحَدِي الْكِبَارِ

یہ بڑا بھروسہ ہو تو پسند نہ کرے ایک کبیرہ گناہ ہے

وَمَوْتَ لَفْظِي خَيْرًا لَّهِ مِنْ مَنَاصِكِهِ

۱۔ اَلطَّرِيقُ رَيْكُ الْجِبَارِ اَهْلُ الْاَدَامِ

اچھے جبار اور صاحبِ حکم کی علامت کر

۲۔ وَكَيْفَ عَلَى النَّارِ النَّهَا بِرِ تَصِيرَ

اور تو دوزخ کا آگ پر کس طرح میر کسے گا

۳۔ وَوَاللَّهِ اِنَّ الْفَسْقَ يَسْلُ مَدْقَرِ

اللہ کی قسم بھلائی کا ایک ٹوک کر نہ لاسنہ ہے

۴۔ فَلَا تَحْقِرُوا الطُّغْيَانِ الْهَمَا

میں سرکھڑا اختیار کر کہی نہ ہوا ماضی

۵۔ وَلَا تَقْعِدَتِ يَابِ الْكَلَامِ بِمُفْسَدِ

معاذے بندگوں کے بچاؤ تو شر میں سے کیا رہتا ہے

۶۔ وَلَا تَحْسِبَنَّ ذُنُوبًا صَغِيرًا كَهَؤُلَاءِ

اور چھوٹے گناہوں کو بڑا نہ سمجھو

۷۔ وَاعْلَمْ أَنَّ تَوْبَةَ ثَلَاثَةِ تَوْبَةٍ



۲۷۲

غیر حلال کے دیکھنے سے اپنے تئیں بچا پاؤں گے۔ شراب اور ہر ایک نشہ سے اپنے  
تئیں دھڑکنا پڑے گا۔ خدا کے معاملہ سے خوف کر کے حقوق عباد کا لحاظ رکھنا پڑے گا۔  
لہذا ہر ایک سال میں برابر تیس یا اسی روز خدا تعالیٰ کے حکم سے روز رکھنا پڑتا ہے  
اور تمام مالی و بدنی و جانی عبادت کو بجالانا پڑے گا۔ پھر جب ایک بد بخت جو پہلے  
مسلمان تھا جیسا کہ جو گیا تو ساتھ ہی یہ تمام بوجھ اپنے سر پر سے اُتار لیتا ہے اور سونا اور  
کھانا اور شراب پینا اور اپنے بدن کو آرام میں رکھنا اس کا کام ہوتا ہے اور یک دفعہ تمام اعمال  
شاؤ سے دستکش ہو جاتا ہے اور حیوان کی طرح بھرا اکل و شرب اور ناپاک حیاشی کے اور کوئی  
کام اس کا نہیں ہوتا۔ پس اگر یسوع کے گزشتہ بلا فقرہ کے یہی معنی ہیں کہ میں تمہیں آرام بخانا  
تو بیشک ہم قبل کرتے ہیں کہ درحقیقت جیسا کہ اس چند روزہ سخی زندگی میں بوجھ اپنی  
بے قیدی کے بہت ہی آرام ہے۔ یہاں تک کہ اس کی دنیا میں نظیر نہیں۔ وہ مکئی کی طرح ہر ایک  
چیز پر بیٹھ سکتے ہیں۔ اور ہر چیز کی طرح ہر ایک چیز کھا سکتے ہیں۔ جندو گائے سے پر میر  
کرتے ہیں اور مسلمان سور سے۔ مگر یہ بلا نوش و ولولہ مضمر کر جاتے ہیں۔ سچ ہے۔ جیسا کہ  
باش ہر چہ خواہی بکن۔ سور کو حرام ٹھہرانے میں قدرت میں کیا گیا تاکہ یہیں تھیں یہاں تک  
کہ اس کا چھوٹا بھی حرام تھا اور صاف دکھاتا تھا کہ اس کی حرمت ابھی ہے۔ مگر اسی لوگوں نے  
اس سور کو بھی نہیں چھوڑا جو تمام نبیوں کی نظر میں غرق تھا۔ یسوع کا شرابی کیا ہی ہونا تو  
غیر ہم نے مان لیا۔ مگر کیا اس نے کبھی سور بھی کھایا تھا؟ وہ تو ایک مثال میں بیان کرتا  
ہے کہ تم اپنے موتی سودوں کے آگے مت بھینکو۔ پس اگر موتیوں سے مراد پاک گلے  
ہیں تو سودوں سے مراد پلید آدمی ہیں۔ اس مثال میں یسوع صاف گواہی دیتا ہے کہ  
سور پلید ہے کیونکہ خستہ اور مشتبہ پر میں مناسب شرط ہے۔  
خرمن جیسا ٹھیل کا آرام ہوا کہ وہ ہے۔ یہ قیدی اور ابا حمت کا آرام ہے۔

74

464270 270

سراج الدین چشتی کے ہر سال کا کتاب نمبر 47 حیدرآبادی / اہل 12 نمبر 373 مرزا قاسمی



بدی کی گئی۔ مگر جو کوئی عفو کرے اور اس عفو میں کوئی اصول مقصود ہو تو اس کا اجر خدا کے پاس ہے۔ یہ تو قرآن شریف کی تعلیم ہے۔ مگر انجیل میں بغیر کسی شرط کے ہر ایک جگہ عفو اور مگنہ کی ترغیب دی گئی ہے اور نفسانی دوسرے مصالح کو جن پر تمام سلسلہ تمدن کا چل رہا ہے پامال کر دیا ہے اور انسانی قوتی کے مدد غت کی تمام شاخوں میں سے صرف ایک شاخ کے بڑھنے پر زور دیا ہے اور باقی شاخوں کی حیثیت قطعاً ترک کر دی گئی ہے۔ پھر تعجب ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود انسانی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔ انجیل کے مدد غت کو بغیر عمل کے دیکھ کر تمہارے بد دعا کی اور دوسروں کو دعا کرنا سکھوایا۔ اور دوسروں کو یہ بھی حکم دیا کہ تم کسی کو حق مت کہو۔ مگر خود اس قسم بدذہنی میں بڑھ گئے کہ یہودی بندہ گوں کو دلہ انحرام تک کہہ دیا اور ہر ایک دخل میں یہودی علماء کو سخت سخت گالیاں دیں اور بڑے بڑے فن کے نام رکھے۔ انسانی حکم کا فرض یہ ہے کہ پہلے آپ انسانی کریمہ دکھا دے۔ پس کیا ایسی تعلیم ممکن جس میں انہوں نے آپ بھی عمل نہ کیا خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو سکتی ہے؟ پاک اور کامل تعلیم قرآن شریف کی ہے جو انسانی مدد غت کی ہر ایک شاخ کی پیدائش کرتی ہے اور قرآن شریف صرف ایک پہلو پر نہ نہیں ڈالتا بلکہ کسی تو عفو اور مگنہ کی تعلیم دیتا ہے مگر اس شرط سے کہ عفو کرنا قرآن شریف کی صورت ہو اور کسی مناسب عمل اور دقت کے مجرم کو سزا دینے کے لئے فرماتا ہے۔ پس یہ حقیقت قرآن شریف خدا تعالیٰ کے اس توفیق قدر کی تعریف ہے جو ہمیشہ ہماری فکر کے سامنے ہے۔ یہ بات نہایت معقول ہے کہ خدا کا قیام فعل مدنی مطابق ہوئے ہمارے نہیں۔ لیکن جس رنگ اور طرز پر دنیا میں خدا تعالیٰ کا فعل نظر آتا ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی کچی کتاب اپنے فعل کے مطابق تعلیم کرے۔ نہ

\* قرآن شریف نہ صرف عفو اور مگنہ کو جائز نہیں بلکہ یہ کہ اس سے انسانی مشق بگاتے ہیں اور فیروز تکمیل ہر پہلو پر ملتا ہے مگر اس عفو کی جہالت ہی ہے جس سے کوئی اصول ہو سکے۔ نہ

مگر شاید بعض بہفات مولوی سند سے اکر نہ کریں مگر دل اقرار کرتے ہیں۔

پھر ایک اور مشکوک نشانی یہ ہے جس کا ذکر پانچ سو کے صفحہ ۱۳۱ میں ہے اور یہ ہے  
والا آئینہ فاضل الرحمن علی شافعیانہ سے احمد فصاحت بلاغت کے شے تریک اور کمالی  
کئے گئے سہاس کی تصدیق کئی سال سے ہو رہی ہے۔ کئی کتابیں عربی، فارسی، پنج فصیح میں تالیف کے

بلکہ وہاں کے حق میں یقین کتاب کے ترقی سے پہلے ہی ہو گئیں اور نہایت شرم کی بات ہے  
کتاب نے پہاڑی تعلیم کو جو قبل کا سرکوباتی ہے یہاں کی کتاب طالعہ سے چرا کر لکھا  
ہے۔ اور پھر ایسا لکھا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے لیکن جب سے چوری ہوئی گئی ہو  
بہت شرمندہ ہیں۔ آپ نے یہ حرکت شاید اس لئے کی ہوگی کہ کسی حد تک تعلیم کا نمونہ دکھا کر روح  
مائل کریں۔ لیکن آپ کی اس درجہ حرکت سے جیسا کہ میں نے سخت و سیاہی ہوئی اور پھر افسوس ہے  
کہ وہ تعلیم بھی کچھ عرصہ نہیں چل سکا۔ افسوس مطلق اس تعلیم کے منہ پر لٹنے لگا ہے۔ آپ کا  
ایک یہودی استاد تھا جس سے آپ نے قدرت کو سبنا سبنا پھاڑا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت  
نے آپ کو ایک سے کچھ بہت نہیں دیا تھا۔ ایسا اس استاد کی یہ شہرت ہے کہ اس نے آپ کو  
مفسر سونہ لکھ بیروں تک علی حد علی قویٰ اور بہت کچھ تھے۔ اسی وجہ سے آپ ایک پرستار  
کے کچھ بچے پڑھ گئے۔

ایک ناول پڑھی صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کو دنیا کا ہندوئی میں تین مرتبہ شیطانی الہام بھی ہوا  
تھا چنانچہ ایک مرتبہ آپ سی الہام سے خدا سے منکر ہونے کے لئے بھی تیار ہو گئے تھے۔  
آپ کی انہیں روایات سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت بد مزاج ہوتے تھے اور  
یقین تھا کہ آپ کے بارے میں خور کچھ غلط ہے اور وہ کبھی چاہتے تھے کہ کسی شہنشاہ میں آپ کا  
ہاتھ مار دے اور شاید خدا تعالیٰ نے غنا بخشا۔

جیسا کہ میں نے بہت سے آپ کے مجرت لکھے ہیں مگر حق یہ ہے کہ آپ سے کئی ایسے  
نہیں ہو سکتے جن سے آپ نے جو کچھ دلوں کو گندی بھگیاں دیں ان میں کوئی ایک اور اور  
کی بدود شہر لایا۔ اسی لئے سے شریفوں سے آپ سے کتا گیا۔ اور نہ چاہا کہ جو ملک کو اس کا کلام



کہ وہ خود بھی بیگم نہیں ہے مگر فرسوس کہ محکمہ سیاحت کی تمام حالت کو بہادر کر گیا ہے کئی اجنبیوں کی  
 گذشتہ ہنگاموں کی نصیحت نہیں کہ لیکن اس نے پانچ فیصد کو روز ہنگاموں اور شادیوں کے نام سے  
 ملازم کیا ہے اس کا نام پر ہنگاموں کیلئے ہر وقت ہے یہاں حرام کا لفظ چل رہا ہے کسی کی نسبت  
 ایک خطا استعمال نہیں کیا کہ نہ ہو خدا کا فرزند جو ہوا۔ اور پھر حرم بیگم ہیں کہ یہ سب کے کفار  
 نے ہنگاموں کے نام پر کیا کیا کیا۔ کیا اس پر ہنگاموں کا کلمہ ہے ہنگاموں کے تو اس جگہ بھی ہنگاموں کی کہ  
 غلطی ہی معلوم ہوتا ہے تو یہ ہر جگہ کہ لوگ سولی ہنگاموں کی خبر کو سن کر یہاں پہنچے تھے لیکن پھر بھی  
 قیصر یہ تھا کہ یہ سب کی گرفتاری پر پھر سے نہ سنا سنا کر پھر اس پر لعنت بھیجی اتنی سب ہنگاموں کے  
 کہ کسی کے دل میں استغفار کا فدا فی نہ رہا۔ پھر یہاں کے گندہ سے نکلنے کا اب تک یہ حال ہے کہ خاص  
 ہنگاموں کے ہنگاموں کے ہنگاموں کے ہنگاموں کے ہنگاموں کے ہنگاموں کے ہنگاموں کے ہنگاموں کے ہنگاموں کے  
 خاص ہنگاموں کے ہنگاموں کے ہنگاموں کے ہنگاموں کے ہنگاموں کے ہنگاموں کے ہنگاموں کے ہنگاموں کے  
 ہنگاموں کے ہنگاموں کے ہنگاموں کے ہنگاموں کے ہنگاموں کے ہنگاموں کے ہنگاموں کے ہنگاموں کے

[illegible]

171

پہلے صفحہ 271 پر درج ہے

کتابخانه مطبوعہ 171 مسجد جامعہ خانی خزانہ جلد 10 مطبوعہ 295 از مرزا کاویانی



ہم تارک۔ بلکہ خدا نے اس کی چھائی گرم کر کے کو ایک اور لڑکی بھی اُسے دی اور  
 آپ کے خدا کی شہادت میں جو ہے کہ داؤد اور اویس کے قصہ کے سوا اپنے تمام  
 کاموں میں راستہ راہ ہے کیا کوئی عقلمند قبول کر سکتا ہے کہ اگر کثرت اندواج  
 خدا کی لطف میں بڑی تھی تو خدا اس لڑکیوں کو جو کثرت اندواج میں سب  
 سے بڑھ کر خود میں ایک دوسری میں اس فعل پر سرزنش نہ کرتا پس بھت بے ایمانی  
 سے کہ جو بات خدا کے پہلے فیوں میں موجود ہے اور خدا نے اسے بالحق  
 نہیں ٹھہرایا اب شہادت اور خدشات سے جناب مقدس نبوی کی  
 نسبت تغافل و اعتراض ٹھہرائی جاوے۔ افسوس یہ لوگ ایسے بے شرم ہیں کہ  
 آنا بھی نہیں سمجھتے کہ اگر ایک سے اور نبوی کریم کا ناکاری ہے تو حضرت  
 مسیح جو داؤد کی اہلاد کھلاتے ہیں ان کی پاک ولادت کی نسبت سخت  
 شہر پیدا ہو گا اور کون ثابت کر سکے گا کہ ان کی بڑی نانی حضرت داؤد  
 کی بیٹی ہی نبوی تھی؟

پھر آپ حضرت علیہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ہم نے اعتراض  
 کرتے ہیں کہ جناب مقدس نبوی کا بدن سے بدن لگانا اور زبان چوستنا  
 خلاف شرع تھا اب اس ناپاک تعصب پر کہاں تک رو دیں۔ ایسے  
 نادان جو حلال اور جائز نکاح میں ان میں یہ سب باتیں جائز سمجھتی ہیں  
 یہ اعتراض کیسا ہے کیا نہیں خبر نہیں کہ صوفی اور جو لیت زبان کی  
 صفات محمود ہیں سے ہے یا سحر ابوتا کوئی اچھی صفت نہیں۔  
 جیسے پرہ اور گوشتا کسی خوبی میں داخل نہیں ہاں یہ اعتراض بہت  
 بڑا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام مروانہ صفات کی اعلیٰ ترین  
 صفت سے بے نصیب محض ہونے کے باعث اندواج سے بھی اور کمال

حسن معاشرت کا کوئی عمل نمود مند سے سکھائے لئے یورپ کی عورتیں نہایت قابل شرم آلودی سے فائدہ اٹھا کر اعتدال کے دائرہ سے باہر اور ہر حال میں نکلیں۔ اور آخر تا کفایتی فسق و فجور تک نوبت پہنچی ہے۔

اسے تلو ان فطرت انسانی اور اس کے بچے پاک

ہذبات سے اپنی بیویوں سے پیار کرتا اور حسن معاشرت کے بہرہ مند ہوتا ہے۔  
 کو برتنا انسان کا طبی اور فطرتی خاصہ ہے اسلام کے مانی حلیہ الصلوٰۃ  
 و السلام نے بھی اسے برتا اور اپنی جماعت کو ایک نمونہ دیا۔ جس نے اپنے  
 نقص تعلیم کی وجہ سے اپنے غلط فہمیاں اور اعمال میں یہ کمی رکھ دی۔ مگر جو کچھ  
 طبی تعلقات تھا اس لئے یورپ اور مسیحیت نے خود اس کے لئے ضروریات  
 نکالے۔ اب تم خود انصاف سے دیکھ لو کہ گندی میاہ بدکاری اور ملک کا ملک  
 رہیوں کا پاک چکر بن جانا پائید پارکوں میں ہزاروں ہزار کاروبار و زندگی  
 میں کتوں اور کتوں کی طرح لڑتے ہوئے ہونا اور اس ناجائز آلودی  
 سے تنگ آ کر آہ و فغان کرتا اور ہر سول دیو شیول اور سیماہ دیو شیول کے  
 مصائب مجمل کر اخیر میں مسودۂ طلاق پاس کرنا یہ کس بات کا نتیجہ  
 ہے کیا اس قدوس مصلحت سے منہ مٹا دینا اپنی ہی معاشرت  
 کے اس نمونہ کا جس پر خفاخت ہائنی کی تحریک سے آپ معترض ہیں۔ یہ  
 حجب ہے۔ اور مالک اسلامیت میں کچھ اور دہریہ ہوا چلی ہوئی ہے  
 یا ایک سخت ناموس تالان کتاب پولوسی راجیل کی مخالف فطرت اور  
 ادھوری تعلیم کا اثر ہے اب دودا نو ہو کر چھو۔ اور پوم اجسٹرا  
 کی تصویر کھینچ کر فوڈ کرو۔



۲۳۳

یہ خدا کا کلام ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ اے جو مخلقت کے لئے مسیح کر کے بھیجا گیا ہے۔  
ہماری اس مہلک بیماری کیلئے شفاعت کر۔ تم یقیناً سمجھو کہ آج تمہارے لئے مجھ اس  
مسیح کے اور کوئی شفیع نہیں باستثناء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ شفیع آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہیں بلکہ اسکی شفاعت حقیقتاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی  
شفاعت ہے۔ اُسے عیسائی مشنریوں: اب رہنا المسیح مت کہو۔ اور دیکھو کہ آج تم میں ایک  
جو اُس مسیح سے بڑھ کر ہے۔ اور اُسے قوم شیعوں پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا بھائی ہے  
کیونکہ میں سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اُس حسین سے بڑھ کر ہو۔ اور اگر میں اپنی  
طرف سے یہ باتیں کہتا ہوں تو میں جھوٹا ہوں۔ لیکن اگر میں ساتھ اس کے خدا کی گواہی  
دکھتا ہوں تو تم خدا سے مقابلہ مت کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم اُس سے لڑنے والے ٹھہرو۔  
اب میری طرف دوڑو کہ وقت سے جو شخص اسوقت میری طرف دوڑتا ہو میں اسکو  
اس سے تشبیہ دیتا ہوں کہ جو عین طوفان کے وقت جہاز پر بیٹھ گیا۔ لیکن جو شخص مجھے  
نہیں مانتا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ طوفان میں اپنے تئیں ڈبل رہا ہو اور کوئی بچنے کا  
سامان اُسکے پاس نہیں۔ کیا شفیع میں ہوں جو اُس بزرگ شفیع کا سایہ ہوں اور اُس کا  
ظلی جس کو اس زمانہ کے اندھوں نے قبول نہ کیا اور اُسکی بہت ہی تحقیق کی یہی حضرت  
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اُس لئے خدا نے اسوقت اس گناہ کا ایک ہی لفظ کے ساتھ  
پاؤں سے بدل لے لیا کیونکہ عیسائی مشنریوں نے عیسیٰ بن مریم کو خدا بنایا اور ہمارے  
تیبہ و مولیٰ حقیقی شفیع کو گالیاں دیں اور بدزبانی کی کتابیں سے زمین کو نجس کر دیا اُس لئے  
اُس مسیح کے مقابل پر جس کا نام خدا رکھا گیا۔ خدا نے اس اُمت میں سے مسیح موعود بھیجا۔  
جو اُس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اُس نے اس دوسرے  
مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔ تاہم اشارہ ہو کہ عیسائیوں کا سچ کیسا خدا ہے جو احمد کے  
ادنیٰ غلام سے بھی مقابلہ نہیں کر سکتا یعنی وہ کیسا مسیح ہے جو اپنے قرب اور شفاعت



۲۱۷

یہ کہ تو باوجود صبر کر کہ میں تجھے ایک پاک لڑکا عنقریب حلا کر دینگا۔ اور یہ خوشنہ  
 کہی تھا اور ذی القعدة کی ٹھہری تاریخ تھی جبکہ یہ الہام ہوا۔ اور اس الہام کے  
 ساتھ ہی یہ الہام ہوا۔ رب افتح زوجتی ہذا کا یہ ہے کہ اسے میرے عہد امیری  
 اس بیوی کو بیدار ہونے سے بچا۔ اور بیماری سے تندرست کر۔ یہ اس بات کی طرف  
 اشارہ تھا کہ اس بچہ کے پیدا ہونے کے وقت کسی بیماری کا اندیشہ ہے۔ سو اس الہام  
 کو میں نے اس تمام مہارت کو مستلذا دیا جو میرے پاس قادیان میں موجود تھے اور  
 انوریم مولوی عبدالکیم صاحب نے بہت سنا لکھا کہ اپنے تمام معزز دوستوں کو اس  
 الہام سے خبر کر دی۔ اور پھر جب ۳۱ جون ۱۸۹۹ء کا دن پڑھا، پھر الہام ہندو  
 کی تاریخ کو ۳۱ اپریل ۱۸۹۹ء کو ہوا تھا۔ پورے دو مہینے ہوتے تھے تو خدا تعالیٰ  
 کی طرف سے اسی لڑکے کی مجھ میں روح لہل اور الہام کے طور پر یہ کلام اس کا  
 میں نے سنا۔ ائی اسقط من اللہ واصیبہ۔ یعنی اب میرا وقت آگیا اور  
 میں اب خدا کی طرف سے اور خدا کے ہاتھوں سے زمین پر گر دینگا۔ اور پھر اسی کی  
 طرف باؤں لگا اور اس لڑکے نے اسی طرح پیدائش سے پہلے یکم جنوری ۱۸۹۹ء  
 میں بطور الہام یہ کلام مجھ سے کیا اور مخاطب بھائی تھے کہ مجھ میں اور تم میں  
 ایک دن کی میعاد ہے۔ یعنی اسے میرے بھائیو۔ میں پورے ایک دن کے بعد  
 قبیلوں میں لگا۔ اس جگہ ایک دن سے مراد دو برس تھے اور سو برس وہ ہے  
 جس میں پیدائش ہوئی۔ اور عجیب بات ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو صرف مہد میں  
 ہی باتیں کہیں مگر اس لڑکے نے پیٹ میں ہی دو مرتبہ باتیں کہیں۔ اور پھر بعد اسی کے  
 ۳۱ جون ۱۸۹۹ء کو وہ پیدا ہوا۔ اور جیسا کہ وہ جو تھا لڑکا تھا اس مناسبت کے

بچہ پیدا ہونے کے بعد جیسا کہ الہام کا منشاء تھا میری بیوی بیدار ہو گئی چنانچہ ایک بعض  
 عارض مرض موجود تھا اور عارض شدید سے بفضل تعالیٰ صحت ہو گئی ہے۔ منشاء

۸۹

۲۴۰

سمت  
 سمجھتے ہیں۔ پس ہم قرآن کو چھوڑ کر اور کس کتاب کو تلاش کریں اور کیونکر اسکو فنا کامل سمجھ لیں۔ خدا  
 نے ہمیں تو یہ بتلایا ہے کہ عیسائی مذہب بالکل مر گیا ہے اور انجیل ایک مُردہ اور ناتمام کلام ہے۔  
 پھر زمرہ کو مُردہ سے کیا جوڑ۔ عیسائی مذہب سے ہماری کوئی صلح نہیں وہ سب سب ردی اور  
 باطل ہے اور آج اسکی کینچے بجز فرماں حمید کے اور کوئی کتاب نہیں۔ کسی سے بائیس برس پہلے  
 براہین احمدیہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے میری نسبت یہ الہام صریح ہے جو اسکے ص ۲۴۱  
 میں پائے گئے اور وہ یہ ہے۔ وَلَیْسَ تَرْضٰی عَنْكَ الْیَهُودُ وَالنَّصَارٰی وَخَرَقُوْا لَهُ بَنٰی و  
 بَنٰتٌ بِغَیْرِ حِلِّ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَهُ كُفُوًا  
 اَحَدٌ۔ ویمكرهت ویمكر الله والله خیر الماكسین۔ الفتنۃ فہنا فاصبر كما صبر  
 اهلوا العزم وقل رب ادخلنی مدخل صدق۔ یعنی تیرا اور یہود اور نصاریٰ کا  
 کبھی مصالحتہ نہیں ہوگا اور وہ کبھی تجھ سے راضی نہیں ہونگے نصاریٰ سے مُراد پادری اور  
 انجیلوں کے حامی ہیں) اور پھر فرمایا کہ میں لوگوں نے ناحق اپنے دل سے خدا کیلئے بیٹھے اور  
 بیٹیاں تراش رکھی ہیں اور نہیں جانتے کہ میں مریم ایک عاجز انسان تھا مگر خدا چاہے تو  
 عیسےٰ ابن مریم کی مانند کوئی اور آدمی پیدا کر دے یا اس سے بھی بہتر جیسا کہ اُس نے کیا۔  
 مگر وہ خدا تو واحد شریک ہے جو موت اور تولد سے پاک ہے اُس کا کوئی ہمسر نہیں۔ یہ اس  
 بات کی طرف اشارہ ہے کہ عیسائیوں نے شہ عیار کھاتھا کہ کج بھی اپنے قُرب اور مہارت  
 کے نوسے واحد شریک ہے۔ اب خدا بتلاتا ہے کہ دیکھو میں اُس کا ثانی پیدا کروں گا جو اُس  
 سے بھی بہتر ہے۔ جو غلامِ مسیح ہے یعنی مسیح کا غلام۔

زمین کی بخش جاہم احمد ہے      کیلکا پیارا یہ نام احمد ہے  
 لاکھ ہوں انبیاء مگر بخدا      سب سے بڑھکر مقام احمد ہے  
 باغِ اسوئے سے ہم نے بھل کھایا      میرا ہستل کلام احمد ہے  
 ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو      اُس سے بہتر غلام احمد ہے  
 یہ باتیں شاعرانہ نہیں بلکہ واقعی ہیں اہلِ کفر کے نوسے خدا کی تائید مسیح ابنِ مریم سے

۲۴

حنا اول

۱۸۰

الامام

سبح کا شیل بن کر آوے کیونکہ فیصل ہمیشہ دنیا میں ہوتے رہتے ہیں  
 بلکہ قلمائے قلمائے ایک قلمی ہو جیتی پیشگوئی میں میرے ہر ظاہر کر رکھا ہو میری  
 ہی ذہن سے ایک شخص پیدا ہو گا جس کو کئی باتوں میں اس سے مشابہت ہوگی وہ اس کا  
 سے آئے گا اور زمین مالک کی راہ سیدھی کرے گا وہ امیروں کو رستہ لاری بھیگا  
 یونان کو جو شہنشاہ کے تختہ سلطنت میں مقتید ہیں رانی دیگا۔ فرزند بے بدگرا می  
 وار جنت مظهر الحق والصلاء کائن اللہ نزل من السماء لیکن واجبہ  
 ایک خاص پیشگوئی کے مطابق جو قلمائے قلمائے کی مقدس کتابوں میں پائی جاتی  
 ہے سبح موعود کے ہم پناہ ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ احکم۔

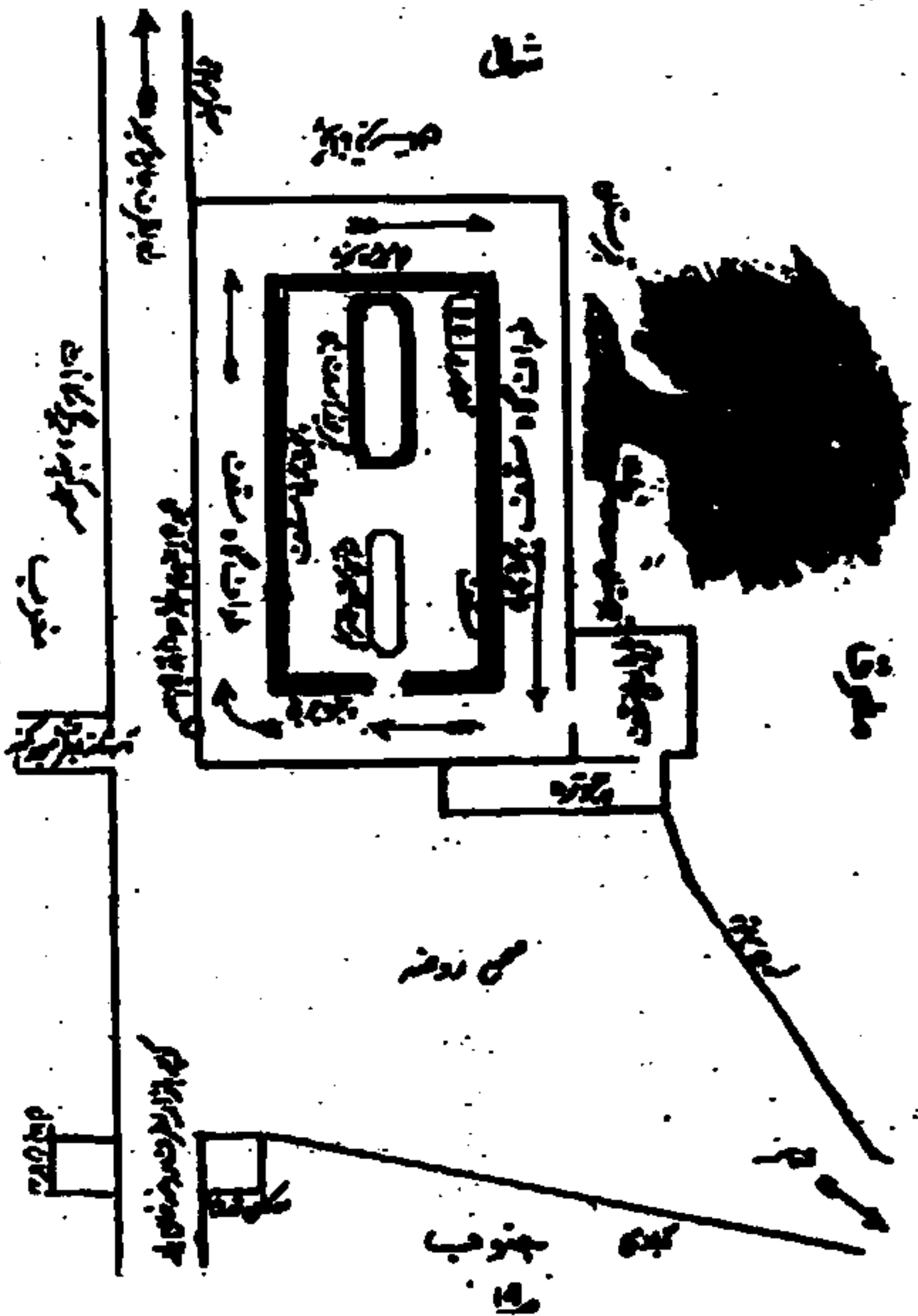
گویم سخن اگر چہ ہمارے ہاں اور م  
 کلاں برگزیدہ راز و صدق مظهر  
 حیف است گر بیدہ نہ بینند منظر  
 زانسان کہ آمد انت جہان مہرور م  
 سید جدا کند ز سچائے احرار م  
 ہوں خود ز شرق و است خستنی تیر م  
 جیسی کہ است تباہ نہ ہوا بنیم

جائیکہ از سحر و نزول سخن رود  
 کاندردلم و مید خداوند کردگار  
 موعودم و بحالیہ ماور آدم  
 رگم چون دم است و فرق عینیت  
 این مقدم نہ جبار شکوشت اللہ اس  
 از کلمہ متان مشرقی مجید  
 بے شک منم کہ حسب اشارت قدم



کرا سے ہٹا۔ لیکن وہ پھر آکر بیٹھ گئی۔ اس نے پھر بتایا تو وہ پھر بیٹھ گئی۔ پھر بتایا تو وہ پھر بیٹھ گئی۔ اس پر اسے کسی پر سخت طیش آیا اور ایک چوہا پھرا کر اس کسی پر دے مارا کہ یہ کبخت میرے آقا کو سونے نہیں دیتی لیکن اس کا کیا نتیجہ ہوا۔ اس کا آقا اس کسی کے ساتھ ہی اس جہان سے رخصت ہو گیا۔ ۱۰۲۔ کج موجود کی نبوت کا انکار کرنے والا یہ نہیں خیال کرتا کہ وہ بھی اس توکر کی طرح ایک کسی کے اڑانے کے لئے جو در حقیقت اس کے اپنے خود ہم کا نتیجہ ہے (اور نہ اسکی حقیقت کوئی نہیں) اپنے آقا کا سر کپٹے پر تیار ہو گیا ہے۔ اسلام کو بچا کر رہا ہے جو شخص ایک شلخ کے پچانے کے لئے جڑ کاٹتا ہے وہ یاد رکھے کہ نہ جڑ رہے گی نہ شلخ۔ اسلام میں نبوت کا مسئلہ ہی تو ایک زبردست مسئلہ ہے جو اسے پچھلے اوراق پر فضیلت دیتا ہے آنحضرت ﷺ کے فیض سے نبوت کامل جلتی تو ایک کامل ہے جو آپ کو دوسرے انبیاء سے افضل ثابت کرتا ہے ورنہ محدث تو پہلے انبیاء کی امتوں میں بھی ہوتے تھے پس اگر آنحضرت ﷺ کی امت میں بھی محدث ہی آسکتے ہیں تو آپ کو دوسرے انبیاء پر کیا فضیلت ہوئی؟ اور انہی قائم القیوں ہے وہ کل کلمات کا مع کرنے والا ہے کل خوبیاں اس پر ختم ہو گئیں وہ قائم القیوں ہی نہیں وہ قائم القیوں میں بھی ہے دنیا کے پرہیزگار کسی جگہ کوئی شخص مومن نہیں ہو سکا جب تک اس سے فیض نہ پائے لیکن اس کا سب سے بڑا کامل یہ ہے کہ وہ قائم القیوں ہے یعنی نہ صرف نبی ہے بلکہ نبی کریم دنیا میں امت سے نبی کریم ہیں مگر ان کے شاگرد و محدثیت کے درجہ سے آگے نہیں بڑھے سوائے تارے نبی ﷺ کے کہ اس کے فیضان نے اس قدر وسعت اختیار کی کہ اس کے شاگردوں میں سے علامہ امت سے محدثوں کے ایک نے نبوت کا درجہ بھی پایا اور نہ صرف یہ کہ نبی بنا بلکہ اپنے مطاع کے کلمات کو نقلی طور پر حاصل کر کے بعض اولوالعزم نبیوں سے بھی آگے نکل گیا۔ چنانچہ خدا نے تعالیٰ نے کج نامی جیسے اولوالعزم نبی پر اسے فضیلت دی اور یہ سب کچھ صرف آنحضرت ﷺ کے فیضان سے ہوا نہ اس کے اپنے زور سے۔ پس اے آنحضرت ﷺ کی محبت کا دم بھرنے والا کج موجود کی نبوت کا انکار کرنا در حقیقت آنحضرت ﷺ کی قوت فیضان کا انکار کرنا ہے اور کج موجود کے نبی ہونے سے آنحضرت ﷺ کی شان میں قص نہیں آتا۔ اور نہ آپ ﷺ کی اس میں ہجرت ہے بلکہ یہ سراسر عزت ہے اور وہ عزت ہے جس میں کوئی اور رسول آپ کے ساتھ شامل نہیں جہاں فیروا رث ہو وہاں غیرت ہوتی ہے لیکن جہاں اپنا شاگرد اور روحانی فرزند وارث ہو وہاں غیرت کا کیا نقلی شاگرد کا بوجھنا استاد کی قابلیت پر دلیل ہو تا ہے نہ کہ اس سے استاد کی قابلیت پر کوئی حرف آتا ہے پس کج

عنوت میں جو انہیں پورے حقیقی پیر اور ائمہ کے نام سے بھی شہسود می یہ تان کلاز لو ہے اور جو حب شہادت  
کثیر کے متروکوں کے حوالہ میں غوری کے قریب سے یہ مزاد می غر محمد خاں یاد می ہے۔



پہلا نمبر 273 دسمبر ۱۹۷۷ء

பெரியபுத்தூர் 1719-1819

سبحانہ و باریہ دنیا و آخرت

۵۲

توضیح مرام

ہاں گے ہیں مٹی ہو کر مقابل پر کھڑے ہو جائیں گے نئے سخت محاب ہو جائے گا جس سے  
 پھر نکلتا ہے شہر کردہ رستے سے رجوع کرنا ان کے لئے مشکل بلکہ محال ہو گا کیونکہ ہمیشہ ہی  
 دیکھا جاتا ہے کہ جب کوئی مولوی ایک رستے کو ملے تو اس بلاشبہ اس پر چڑھتا ہے اور اپنا فیصلہ  
 باطنی اس کو قرار دیتا ہے تو پھر اس رستے سے عموماً کرنا اس کو موت کے دروازے پر لے جاتا ہے لہذا  
 میں نے ترغیباً اشارہ کیا کہ قبل اس کے کہ وہ مقابل پر آ کر ہٹ اور ضد کی غلامی میں پھنس جائیں  
 آپ ہی ان کو ایسے صاف دہندہ لے کر دیکھا دیا جائے کہ جو ایک داتا گرامی حضرت خواجہ صاحب  
 کی تسلی کیلئے کافی ہو۔ اگر بعد میں پھر ٹکھنے کی ضرورت پڑے گی تو شاید ایسے لوگوں کے لئے وہ  
 ضرورت پیش آوے کہ جو فطرت اور حجب سادہ لوح اور غیبی ہوں جن کو اس کی تسلی کے  
 استعارات مصطلحات و مقامات اور طرقات کی کچھ بھی خبر نہ ہو بلکہ میں نے ان کو لایا  
 کی نفی کے نیچے داخل ہیں۔

اب پہلے ہم صفاتی بیان کے لئے دیکھتا چاہتے ہیں کہ بائبل میں ہاری عبادت اور  
 انجیل کی کتابوں کے روبرو میں فیصلہ کلاسی دیکھ کر حضرت کے ساتھ اس میں پرانا تصور کیا گیا ہے  
 و فرود بھی ہوا ایک یہ تھا جس کا نام بایبل اور انجیل بھی ہے۔ دوسرے سچ ۱۵۵۵ میں جو کہ  
 عیسائی اور یہودی بھی کہتے ہیں۔ ان دونوں فیصلوں کی نسبت محدث پرانہ اور جدید کے بعض  
 صحیفے بیان کر رہے ہیں کہ وہ دونوں آسمانی کلمات تھے گئے اور پھر کسی زمانہ میں زمین پر  
 اتر کر آئے اور تمہاری کو آسمانی سے آئے دیکھو گے۔ ان ہی کتابوں سے کسی قدر حقہ جلتے  
 الفاظ احادیث نبویہ میں لکھا پائے جاتے ہیں لیکن حضرت انجیل کی نسبت جو بائبل میں  
 پوچھا یا ایلیا کے نام سے پکارے گئے ہیں انجیل میں یہ فیصلہ دیا گیا ہے کہ پچھلی ذکر کیا گئی  
 پیدا ہونے کے بعد ان کا آسمان سے اتر کر قورع میں آگیا ہو۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ صاف صاف  
 انکار میں فرماتے ہیں کہ یہ حقا جو آئیوا لا تھا میں ہے چاہو تو قبول کرو۔ سچ ایک نبی کے  
 حکم سے ایک آسمان پر جانے والے اور پھر کسی وقت اترنے والے یعنی یوحنا کا مقدمہ

لے دیکھو انہیں چاہاتے۔



زمانہ میں بہادر است خدا سے ہدایت پانے والا اور اُس آسمانی مائدہ کو نئے سرے سے السانوں کے آگے پیش  
 کرنا تاکہ ہر ایک میں متروک کیا تھا جس کی پشتات آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے ہی تھی۔ وہ بھی یہی ہیں۔ اور مکالمات الہیہ اور ظالمات و عاتقہ اس معانی اور تواتر سے اس بارے  
 میں ہونے لگے شکیبائی جگہ نہ رہی ہر ایک وہی جو ہوتی ایک فداویٰ مسیح کی طرح دلی میں وحشت تھی اور  
 یہ تمام مکالمات الہیہ ایسی عظیم الشان پیشگوئیں سے بھرے ہوئے تھے کہ روزِ روشنی کی طرح وہ پہری  
 ہوتی تھیں۔ اور کئی کے قوائم اکثر تہذیب اجماعی طاقوں کے کوشش نے مجھ اس بات کے اقرار کیلئے  
 مجید کیا کہ یہ اُسی وحدۃ الشریک خدا کا کلام ہے جس کا کلام قرآن شریف ہے۔ اور میں اس جگہ قدرت  
 اور انجیل کا نام نہیں لیتا کیونکہ قدرت اور انجیل تفریق کرنے والوں کے ہاتھوں سے اس قدر  
 صحت و متبادل ہو گئی ہیں کہ ابھی کتابوں کا خدا کا کلام نہیں کہہ سکتے۔ غرض وہ خدائی جیسے پر  
 نازل ہوئی اُسی یحییٰ اور طہی ہے کہ جس کے ذریعے میں نے اپنے خدا کو پایا۔ اور وہی نہ صرف  
 آسمانی نشانوں کے ذریعہ متوجہ رہتے ہیں بلکہ بھیجے۔ بلکہ ہر ایک حقیقت اس کا جب خدا تعالیٰ کے کلام  
 قرآن شریف پر پیش کیا گیا تو اس کے مطابق ثابت ہوتا اور اس کی تصدیق کے لئے بارش کی طرح  
 نشانیں آتی رہے۔ انہیں دنوں میں رمضان کے مہینہ میں سوچ اور چاند کا لہجہ بھی تھا جیسا کہ  
 لکھا تھا کہ اس مہینے کے وقت میں بارہ مضاویں سوچ اور چاند کا لہجہ ہوگا۔ اور انہیں ایام  
 میں طاعون بھی کثرت سے پنجاب میں ہوتی۔ جیسا کہ قرآن شریف میں یہ خبر موجود ہے۔ اور پہلے  
 نبیوں نے بھی یہ خبر دی ہے کہ ان دنوں میں مری بہت چلیگی۔ اور ایسا ہوگا کہ کوئی گائے اور شہر  
 اُس مری سے باہر نہیں رہے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ہوا ہے۔ اور خدا نے اُس وقت کہ اُس  
 ملک میں طاعون کا نام نشانِ ذوالقرنیہا یا اُنیس برس طاعون کے پھوٹنے سے پہلے مجھے اُس  
 کے پیدا ہونے کی خبر دی۔ پھر اُس بارہ میں الہامات بارش کی طرح ہوئے اور نگار ان فقرات کا مختلف  
 پیالوں میں پڑا۔ چنانچہ مندرجہ ذیل وہی میں اس طرح پر مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔

اِنَّ اَمْرًا قَدْ تَعْلَمُوْنَ بِشَارَةِ تَقَاہَا النَّبِیُّوْنَ۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُذْنِبِیْنَ اتَقُوا

چشم معرفت

۱۲۶۱

زمرہ

ایک سال اس وقت کیا ہے جبکہ دنیا خدا کے راہ کو قبول کی تھی اور جو یہاں سے گئے تھے  
 ان کو اس نے چنگا کر کے دکھا دیا اور نہ تو ریت اور نہ نچیل وہ اس طرح کر سکی جو قرآن شریف  
 نے کی۔ یہ نہ تو ریت کی تعلیم پر چلنے والے یعنی یہودی ہمیشہ بار بار بت پرستی میں مبتلا  
 رہے چنانچہ تدریج جلتے والے اس پر گناہ ہی اور وہ کتابیں کیا باعتبار عملی تعلیم کے لکھ کر  
 باعتبار عملی تعلیم کے سوا ہر ناقص تھیں اس لئے ان پر چلنے والے بہت جلد گمراہی میں پھنس  
 گئے۔ نچیل نہایت تھیں برس بھی نہیں گندھے تھے کہ بجائے خدا کی پرستش کے ایک دوسرے  
 ہتھیار کی پرستش نے جگہ لے لی یعنی حضرت عیسیٰ خدا بناتے گئے اور تمام نیک اعمال کو  
 چھوڑ کر ذریعہ معافی گناہ یہ ٹھیس دیا کہ ان کے مصلوب ہونے اور خدا کا بیٹا ہونے پر ایمان  
 لایا جائے پس کیا ہی کتابیں تھیں جو ان کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل کی بلکہ یہ تو یہ کتابیں  
 کہ وہ کتابیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک سنہ کی طرح ہو چکی تھیں اور بہت بھڑک  
 ان میں سے گئے تھے جیسا کہ کسی جگہ قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے کہ وہ کتابیں حق و تبارک  
 ہیں اور اپنی اصلیت پر قائم نہیں رہیں چنانچہ اس واقعہ پر اس زمانہ میں بڑے بڑے متفق  
 اگر نبیوں نے بھی شہادت دی ہے پس جبکہ بائبل محض مہمل ہو چکی تھی اور جو بائبل  
 کے حامی تھے وہ بتول یا دی فتنل اور دوسرے متفق بیانیوں کے اس زمانہ میں نہایت  
 بدھ بد چلی ہو چکے تھے اور زمین میں باپ اور گناہ سے بھر گئی تھی اور آسمان کے نیچے بجز  
 معصیت اور مخلوق پرستی کے اور کوئی عمل نہ تھا اس طرف تادیب و درت بھی غائب ہو چکا  
 تھا اس کے لئے پنڈت دیانند کی گواہی مستیارتھ میں کافی ہے اور قرآن شریف نے  
 خود اپنے آسمان کی فردوس پریش کی ہے کہ اس زمانہ میں ہر ایک قسم کی بد چلی اور بد اعتدالی  
 اور بد کاری زمین کے رہنے والوں پر محیط ہو گئی تھی اور اب خدا کا خوف کر کے سوجھ چاہئے  
 کہ کیا باوجود جمع ہونے اتنی ضرورتوں کے پھر بھی خدا نے نہ چاہا کہ اپنے تادم اور زندہ کلام سے

۱۲۶۱



حالا کہ حضرت مسیح کی مادی بولی عبرانی تھی کوئی ثابت نہیں کر سکا کہ کسی حضرت مسیح نے ایک  
 فتویٰ یونانی کا بھی کسی سے پڑھا تھا اور نہ وہ یوں نے جو آتی تھی تھے کسی مکتب میں پڑھائی۔ لیکن  
 بلکہ وہ ہمیشہ ایسی گیدوں کے کام کرتے تھے۔ اب چونکہ عیسائیوں کو یہ سخت مصیبت پیش آئی  
 کہ کوئی عبرانی انجیل موجود نہیں صرف قریباً ساٹھ انجیلیں یونانی میں ہیں جو باہم متناقض ہیں۔  
 جن میں سے یہ چار پچیس کی گنتیں جو وہ بھی باہم مخالفت رکھتی ہیں۔ بلکہ ہر ایک انجیل اپنی ذات  
 میں ایک مجموعہ تناقضات ہے۔ ان مشکلات کے لحاظ سے یونانی کو اصل زبان ٹھہرا گیا ہے۔  
 لیکن یہ اس قدر پیچیدہ بات ہے کہ اس کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ ان پادری صاحبوں نے کتنی  
 جھوٹ اور جعل سازی پھر باندھی ہے۔ حضرت مسیح کے وقت میں رومی سلطنت تھی اور گورنٹ  
 کی لاطینی زبان تھی۔ اور حضرت مسیح کو چونکہ گورنٹ سے کوئی تعلق طوڑ مت نہ تھا اور نہ ریاست  
 اور جاہ طلبی کی خواہش تھی۔ اس لئے انہوں نے لاطینی کو بھی نہیں سیکھا۔ وہ ایک مسکین اور  
 عاجز اور غریب طبع اور سادہ وضع انسان تھا۔ اُس کو وہی بولی یا د تھی جو ناقصو میں اپنی ماں  
 کے بچے تھی۔ یعنی عبرانی۔ جو یہودیوں کی قومی بولی ہے۔ اسی بولی میں تدریس و تفسیر کی کتابیں  
 تھیں۔ غرض یہ چاروں انجیلیں جو یونانی سے ترجمہ ہو کر اس ملک میں پھیل گئی ہیں۔ ایک  
 ذمہ قابلِ مقصد نہیں۔۔۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی پیروی میں کچھ بھی برکت نہیں۔ خدا کا جلال  
 اس شخص کو ہرگز نہیں ملتا جو ان انجیلوں کی پیروی کرتا ہو۔ بلکہ انجیلیں حضرت مسیح کو  
 بدنام کر رہی ہیں۔ کیونکہ ایک طرف تو ان انجیلوں میں سچے عیسائی کی یہ علامتیں ظہور الی گئی  
 ہیں کہ وہ آسمانی نشانوں کے دکھانے پر قادر ہو۔ اور دوسری طرف عیسائیوں کا یہ حال  
 ہے کہ وہ ایک مردہ حالت میں رہتے ہیں۔ جو سچے میں اور ایک ذرہ آسمانی برکت ان کے ساتھ  
 نہیں۔ اور کوئی نشان دکھانے نہیں سکتے۔ اس لئے وہ علامتوں کا ذکر کرنے کے وقت ہمیشہ

چھ مہینہ ہر چھ مہینہ کا کہتے کہ اس سے معلوم ہوتا تھا اس وقت بھی عبرانی فتویٰ زبان پر چلی ہوا۔  
 اور یہ ہے کہ انجیلوں میں اختلاف ہے۔



چتر سی

۲۲۶

تصویر

مجھ کو خط یہ پہنچا ہے۔ سورہ وہ اپنے خط میں کتاب ینبیح الامم کی نسبت جو ایک  
عیسائی کی کتاب ہے ایک خوفناک خنز کا منظر دکھاتی ہے۔ خنزوں کے ٹکڑے اس کی  
خفیت کی وجہ سے ہماری کتابوں کو نہیں دیکھتے۔ سورہ برکات جو خدا تعالیٰ نے ہم پر  
نازل کئے یہ لوگ باطل اس سے بے خبر ہیں۔ اور اہل مولوی نے بھی کافر کفر کرنے  
سے ہم میں نہ علم مسلمانوں میں ایک دیوانہ کیسی دی ہے۔ ان لوگوں کو معلوم نہیں کہ  
اب وہ نکلے جتنا دانا کہ جس میں حیثیت کے گرد فریب کچھ کام کرتے تھے۔ اب  
چٹا ہزار آدم کی پیدائش سے آٹھ پر ہے جس میں خدا کے سلسلہ کو فتح ہوگی۔ اور  
مشتی ہو سکتی ہے یہ آخری جنگ ہے جس میں روشنی منظر ہو ضرور ہو جائیگی۔  
اور تاریکی کا خاتمہ ہے۔ اور کچھ عرصہ تھا کہ پادری صاحبوں کے من پر سیاہ خیالات  
پر کچھ نکھڑا جاتا لیکن ایک شخص کے اصرار سے میں کا ذکر لپک گیا ہے، یہ عقوبت  
نکھڑا پٹا خدا تعالیٰ اس میں برکت ڈالے اور لوگوں کی ہدایت کا موجب کرے۔ آمین  
اور وہ ہے کہ ہم حضرت جین جیہ رام کی عزت کرتے ہیں اور ان کو خدا کا نبی مانتے ہیں

ج

اس جگہ کے متعلق یہ نہیں کہنا چاہیے کہ گویا بائبل سے یہ جگہ ہو گئی جو کہ ہم میں  
کے بعد خدا تعالیٰ نے منہ کر دی ہے کہ عرصہ تھا کہ مسیح روح کے وقت میں اس قسم کے جہاد  
منہ کر رہے تھے جہاد کے قریب شروع نے پہلے سے یہ خبر دی ہے کہ مسیح بخدی میں بھیجے گا اور  
کانیت یہ صریح ہے کیضح الحرب۔ نہ

چتر قلم حضرت جین جیہ رام کی نسبت جو کچھ خوبشوں کے تھوہ ہے۔ اور ان کے  
نگ میں ہے۔ سورہ داخل ہونے کے بعد ہم نے نقل کیں۔ انہوں نے حضرت ہادی  
صاحبین تہذیب اور خدا کی سے کام میں اور ہادی جیہ رام کو گاہیں دیں تو  
ہادی طرٹ مسلمانوں کا کرت سے بھی نہیں میں تھے اور اب کا خیال ہے۔ نہ

چشمہ سیدی

۲۳۷

مقدمہ

اب ہم ان یہودیوں کے ان اعتراضات کے خلاف ہمیں جو آجکل شائع ہوئے ہیں۔ مگر میں یہ دیکھنا مستحکم ہے کہ جس طرح یہود بعض تعصب سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دلیل پر حملے کرتے ہیں۔ اسی رنگ کے حملے عیسائی قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کرتے ہیں۔ عیسائیوں کو مناسب نہ تھا کہ اس بد طریقہ میں یہودیوں کی پیروی کرتے۔ لیکن یہ قاعدہ ہے کہ جب انسان سچائی اور انصاف کے نڈے کسی مذہب پر حملہ نہیں کر سکتا تو بہتیرے ایسے لوگ ہوتے ہیں کہ ناحق کی تہمتیں کھنڈیہ سے حملہ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ سو اسی قسم کے صاحب یتیم لاسوم کے حملے ہیں۔ دنیا کی محبت سے یہ خواب عادیں پیدا ہوتی ہیں۔ ہذا اس زمانہ میں آسمانی دین اور آسمانی مذہب صرف اسوم ہی ہے جس کی برکات تازہ بہ تازہ موجود ہیں۔ اور یہ اسلام کے پاک چشمہ کی ہی برکت ہے کہ وہ نذرہ خدا تعالیٰ تک پہنچاتا ہے۔ وہ نہ وہ مصنوعی خدا جو سری نگر دھند خانیاں کشمیر میں مدفون ہے وہ کسی کی دستگیری نہیں کر سکتا۔ اب ہم اپنی کے صاحب راقم کی طرف توجہ ہو کر اپنے مختصر رسالہ کو تحریر کرتے ہیں۔ واللہ الموفق

الراقم میرزا غلام احمد مسیح موعود قادیانی یکم ۱۹۰۶ء

۲۹۱

ہر مسلمان جو پادری کا دالین وغیرہ لوگوں کی تیر اور گندی تحریریں سے اشتغال میں آچکے تھے یکہ فرار کے اشتغال فرو ہو گئے۔ کیونکہ انسان کی یہ عادت ہو کہ جب سخت الفاظ کے مقابل پر اس کا حوصلہ دیکھ لیتا ہے تو اس کا وہ جوش نہیں رہتا۔ بائیں ہمد میری تحریر پادریوں کے مقابل پر بہت نرم تھی گویا کچھ بھی نسبت نہ تھی۔ ہماری محسن گورنمنٹ خوب سمجھتی ہے کہ مسلمان سے یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ اگر کوئی پادری ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے۔ تو ایک مسلمان اس کے عوض میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالی دے کیونکہ مسلمانوں کے دلوں میں دودھ کے ساتھ ہی یہ اثر پہنچا یا گیا ہے کہ وہ جیسے کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتے ہیں ایسا ہی وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے محبت رکھتے ہیں۔ سو کسی مسلمان کا یہ جو صلہ ہی نہیں کہ تیر زبانی کو اس حد تک پہنچائے جس حد تک ایک متعصب عیسائی پہنچا سکتا ہے۔ اور مسلمانوں میں یہ ایک عہدہ سیرت ہے جو فخر کرنے کے لائق ہے کہ وہ تمام نبیوں کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہو چکے ہیں ایک عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور حضرت مسیح علیہ السلام سے بعض درجہ سے ایک خاص محبت رکھتے ہیں۔ جس کی تفصیل کے لئے اس جگہ موقع نہیں۔ سو مجھ سے پادریوں کے مقابل پر جو کچھ وقوع میں آیا ہے کہ حکمت علی سے بعض وحشی مسلمانوں کو خوش کیا گیا۔ اور میں دھوے سے کہتا ہوں کہ میں تمام مسلمانوں میں سے اقل درجہ کا خیر خواہ گورنمنٹ انگریزی کا ہوں۔ کیونکہ مجھے عین باتوں نے غیر خواہی میں اقل درجہ کا بنا دیا ہے۔ (۱) اقل والد مرحوم کے اڑنے۔ (۲) دوم اس گورنمنٹ عالیہ کے احسانوں نے۔ (۳) تیسرے خدا تعالیٰ کے الہام نے۔ اب میں اس گورنمنٹ محسن کے زیر سایہ ہر طرح سے خوش ہوں صرف ایک رنج اور درد غم ہر وقت مجھے لاحق حال ہے جس کا استغاثہ پیش کرنے



۲۷۲

رکتا ہے۔ لیکن جیسا کہ گمان کیا گیا ہے خدا نہیں ہے۔ ہاں خدا سے حاصل ہے۔  
اور ان کا ملول میں سے ہے جو تھوڑے ہیں۔

اور خدا کی عجیب باتوں میں سے جو مجھے ملی ہیں۔ ایک یہ بھی ہے جو میں نے  
میں بیداری میں جو کشتی بیداری کہلاتی ہے۔ یسوع مسیح سے کئی دفعہ  
طلاقات کی ہے۔ اور اس سے باتیں کر کے اس کے اصل دعوے اور تعلیم کا  
حال دریافت کیا ہے۔ یہ ایک بڑی بات ہے۔ جو توجہ کے لائق ہے۔ کہ  
حضرت یسوع مسیح ان چند عقائد سے جو کھڑا اور تثلیث اور ابدانیت  
ہے۔ ایسے متفرق پائے جاتے ہیں کہ گویا ایک بھاری افترا جو ان پر کیا گیا ہے۔  
دعویٰ ہے۔ یہ مکاشفہ کی شہادت ہے دلیل نہیں ہے۔ بلکہ میں یقین  
لکھتا ہوں کہ اگر کوئی طالب حق نیت کی صفائی سے ایک مدت تک میرے  
پاس رہے۔ اور وہ حضرت مسیح کو کشتی حالت میں دیکھتا چلا ہے تو میری  
توجہ اور دعا کی برکت سے وہ ان کو دیکھ سکتا ہے۔ ہاں سے باتیں بھی کر سکتا ہے  
اور ان کی نسبت ان سے گواہی بھی لے سکتا ہے۔ کیونکہ میں وہ شخص ہوں جس کی  
روح میں بروز کے طور پر یسوع مسیح کی روح سکونت رکھتی ہے۔ یہ ایک ایسا  
تحفہ ہے جو حضرت ملک مغربیہ و انگلستان و ہند کی خدمت عالیہ میں پیش  
کرنے کے لائق ہے۔

دنیا کے لوگ اس بات کو نہیں سمجھیں گے کہ وہ آسمانی مسوا پر کم ایمان  
رکتے ہیں۔ لیکن تجربہ کرنے والے صوفی اس سچائی کو پائیں گے۔

میری سچائی پر اور بھی آسمانی نشان ہیں جو مجھ کو ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور اس ملک  
کے لوگ ان کو دیکھ رہے ہیں۔ اب میں اس آئندہ میں ہوں کہ جو مجھے یقین بخشا  
گیا ہے۔ وہ دوسروں کے دلوں میں کہہ کر اتارا جائے۔ میرا شوق مجھے بیتاب کر رہا ہے

۲۸

محبوب حقیقی کو جانے کہ کثیر کے غلطے کو اپنے پاک نزلہ سے ہمیشہ کے لئے فریخت کیا ہی خوش قسمت ہے مگر یہ نفلہ اور غلو کا حصہ جس کا خاک پاک میں اس بے ہنزلہ خدا کے مقدس نبی نے اپنا مطہر جسم ودیعت کیا۔ اور بیت ہے کثیر کے مقدسوں کو حیات ہلادانی اور حقیقی نجات سے محروم دیا۔ ہمیشہ خدا کا جلال اس کے ساتھ ہو۔ اُمیں سوچیں کہ وہ نبی شہزادہ دنیا میں غربت اور مسکینی سے آیا۔ اور غربت اور مسکینی اور علم کا دنیا کو نمود دکھایا۔ اس زمانے میں خدا نے چاہا کہ اس کے نونے پر مجھے بھی جو امیری اور حکومت کے خاندان سے ہوں اور ظاہری طور پر بھی اس شہزادہ نبی اللہ کے حالات مشابہت رکھتا ہوں ان لوگوں میں کھڑا کرے جو عکوتی اخلاق سے بیت اور جا پڑے ہیں۔ سو اس نونے پر میرے لئے خدا نے یہی چاہا ہے کہ تم غربت اور مسکینی سے دنیا میں رہو۔ خدا کے کلام میں قدیم سے دھند تھا کہ ایسا انسان دنیا میں پیدا ہو۔ اسی لحاظ سے خدا نے میرا نام مسیح موعود رکھا۔ یعنی ایک شخص جو جیسے مسیح کے اخلاق کے ساتھ ہمزگ ہے۔ خدا نے مسیح علیہ السلام کو دی مسطرت اوقت جگہ دی تھی اور اس مسطرت نے حق کے حق میں عدا کوئی کھ نہیں کیا مگر یہودیوں نے جو حق کی قوم تھے بہت غم کیا اور بڑی قوم کی اور کوشش کی کہ مسطرت کی نظریں اس کو ہانی ٹھیرا دیں۔ مگر حق جانتا ہوں کہ پہلی یہ مسطرت جو مسطرت برطانیہ ہے خدا اس کو سلامت رکھے درمیں کی نسبت قوانین عدالت بہت صاف اور اس کے حکم پر اس سے زیادہ تیزی کی اور ہم اور عدالت کی روشنی اپنے دل میں رکھیں اور اس مسطرت کی عدالت کی چمک بھی مسطرت کی نسبت اعلیٰ وجہ پر ہے۔ سو خدا تعالیٰ کے فضل کا شکر ہے کہ اس نے یہی مسطرت کے حق حیات کے نیچے لکھا ہے جس کی تحقیق کا پتہ جہات کے پتے سے بڑھ کر ہے۔

غرض مسیح موعود کا نام جو آسمان سے میرے لئے مقرر کیا گیا ہے اس کے لئے



کشتہ فزع

۵۲

تقویۃ الایمان

ماثلت کا عقد لیا ہے۔ مگر اس اہمیت کا مسیح موعود کھلے کھلے طور پر خدا کے حکم اور اقل سے  
اسرائیلی مسیح کے مقابل پر کھڑا کیا گیا ہے تا موصی اور محمدی سلسلہ کی ماثلت سمجھا جائے۔  
اسی غرض سے اس مسیح کو ابن مریم سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے۔ یہاں تک کہ اس  
ابن مریم پر ابتلاء بھی اسرائیلی ابن مریم کی طرح آئے۔ اول جیسا کہ عیسیٰ ہی مریم محض خدا  
کے نفع سے پیدا کیا گیا۔ اسی طرح مسیح بھی سورۃ تحریم کے وعدہ کے موافق محض خدا کے  
نفع سے مریم کے اندر سے پیدا کیا گیا۔ اور جیسا کہ عیسیٰ ہی مریم کی پیدائش پر بہت شور  
اٹھا۔ اور اہل عد سے مخالفوں نے مریم کو کہا۔ لَقَدْ جِئْتَنَا بِشَیْءٍ مُّکَذَّبٍ اِسْمُکَ اِسْمُکَ  
کہا گیا اور شور کیا مت مچا یا گیا۔ اور جیسا کہ خدا نے اسرائیلی مریم کے وضع حمل کے وقت عیسیٰ  
کو عیسیٰ کی نسبت یہ جواب دیا وَلَقَدْ جِئْتَنَا بِآیَۃٍ فَتَنَّا بِسُورۃٍ مِّنْآوۡرَاقٍ مَّتَّحِنِیۡنَہٗ  
یہی جواب خدا تعالیٰ نے میری نسبت براہین اسحٰتیہ میں نہ ملانی وضع حمل کے وقت ہر  
استعداد کے رنگ میں تھا مخالفوں کو دید۔ اور کہا کہ تم اپنے فریبوں سے اس کو نالود نہیں  
کر سکتے۔ میں اس کو لوگوں کے لئے رحمت کا نشانی بناؤں گا۔ اور ایسا ہونا ابتداء  
سے مقتدہ تھا۔ اور پھر جس طرح یہودیوں کے علماء نے حضرت عیسیٰ پر فتویٰ تکفیر کا لگایا  
اور ایک شریر فاضل یہودی نے وہ استفادہ طیار کیا۔ اور دوسرے فاضلوں نے اس پر فتویٰ  
دیا۔ یہاں تک کہ بیت المقدس کے صدر عالم فاضل جو اکثر اہل حدیث تھے۔ انہوں نے حضرت عیسیٰ  
پر تکفیر کی ٹہریں لگا دیں۔ یہی معاملہ مجھ سے ہوا۔ اور پھر جیسا کہ اس تکفیر کے بعد جو حضرت عیسیٰ

حاشیہ جنوت چنانچہ اس مہم کے وقت میں یہودی اگرچہ بہت غصہ تھے مگر وہ جہاں تک خدا تعالیٰ کے  
ہو گئے تھے۔ (۱) ایک مہم جو بیت کے پابند تھے۔ اسی سے اجتہاد کے طور پر مسائل استنباط کرتے تھے وہاں تک  
فرق اہل حدیث تھا جو تورات پر احادیث کو قاضی سمجھتے تھے۔ یہ اہل حدیث اسرائیلی بازاری ہیں جیسا کہ لکھا ہے  
ایسا ایسے حوثل پر عمل کرتے تھے مگر قدرت کی مبارک فیض تھیں اور ان کی یہ محنت تھیں کہ بعض مسائل شرع  
مشاہدات اور معامات اور قانون مہندگی کے مسائل قدرت پرست نہیں ہیں۔ وہ پروردگار کی رحمت اور

۵۵

مریم: ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲

یہ جملہ صفحہ 276 پر درج ہے

کشتہ فزع 49 معجدہ مالی خزائن جلد 19 صفحہ 53 از مرزا قادیانی



مسکند کے نانا کے عوض ہم کو ملی ہے یوں ہی مد کریں۔

لہٰذا میں اس وقت اپنی جماعت کو جو مجھے مسیح موعود مانتی ہے خاص طور پر سمجھاتا ہوں کہ وہ ہمیشہ میں ناپاک عادات سے پرہیز کریں۔ مجھے خدا نے جو مسیح موعود کے بھیجا ہے اور حضرت مسیح ابن مریم کا ہمارے لیے پناہ دیا ہے اس لیے میں نصیحت کرتا ہوں کہ شر سے پرہیز کرو اور اللہ تعالیٰ انسان کے ساتھ حق ہممدی بجا لاؤ۔ اپنے دلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ گے۔ کیا ہی گندہ اور ناپاک وہ مذہب ہے جس میں انسان کی ہممدی نہیں اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو نفسانی بغض کے کانٹوں سے بھر ہے۔ مومن جو میرے ساتھ ہو اپنے مت ہو۔ تم سوچو کہ مذہب سے حاصل کیا ہے۔ کیا یہی کہ ہر وقت مومن کو ایسی تہذیبیں ہوں جن میں بلکہ مذہب اس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے ہے جو خدا میں ہے اور وہ زندگی نہ کسی کو حاصل ہوئی اور نہ آئندہ ہوگی نیز اس کے کہ خدائی صفات انسان کے اندر داخل ہو جائیں۔ خدا کے لئے سب پر رحم کرنا انہوں سے تم پر ہم ہو سکو تو میں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں جس سے تہذیبانہ تمام اوصاف پر غالب ہے اور وہ ہے کہ تم تمام منفی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو۔ اور ہممدی نوع انسان ہو جاؤ اور خدا میں کھوئے جاؤ۔ اس کے ساتھ اعلیٰ صبح کی صفائی حاصل کرو کہ یہی وہ طریق ہے جس سے کرامتیں صادر ہوتی ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں اور فرشتے خدا کے لئے آتے ہیں۔ مگر یہ ایک دن کا کام نہیں ترقی کرو ترقی کرو۔ اس دھوبی سے جتنی سیکھو جو کپڑوں کو اقل بھلی میں پوش دیتا ہے اور دینے جاتا ہے یہاں تک کہ آخر آگ کی تاثیریں تمام میل اور پرک کو کپڑوں سے علیحدہ کر دیتی ہیں۔ تب صحیح اختصار ہے اور پانی پر پہنچتا ہے اور پانی میں کپڑوں کو ترک کرتا ہے اور بار بار پتھر دھو لہاتا ہے۔ تب وہ میل جو کپڑوں کے لطف تھی اور تھیں کا جو دھو گئی تھی کچھ آگ سے مسمات اشاکر اور کچھ پانی میں دھوبی کے انڈے سے مار کھا کر یکہ فہ جدا ہوئی شوع ہو جاتی ہے یہاں تک کہ کپڑے بے سفید ہو جاتے ہیں جیسے ابتداء میں تھے۔ یہی انسانی نفس کے سفید چنے

ہر حالت میں اسوی قوموں میں سے کہ وہاں لوگ روئے زمین پر ایسے پائے جاتے ہیں جو جہاد کا بہانہ رکھ کر غیر قوموں کو قتل کرنا اُن کا شیوہ ہے بلکہ جہل کو ایک حسن گوشت کے زیرِ مایہ کہہ کر بھی یہی صفائی سے اُن سے محبت نہیں کر سکتے۔ سچی ہمدردی کو کمال تک نہیں پہنچا سکتے اور نہ نفاق اور دورنگی سے بگلی ہاک ہو سکتے ہیں اس لئے حضرت مسیح کے اوتار کی سخت ضرورت تھی۔ سو اُن ہی اوتاروں میں جو حضرت مسیح کی روحانی شکل اور خُودِ طبیعت پر بھیجا گیا ہوں۔

اور دوسری قسم ظلم کی جو خالق کی نسبت ہے۔ اس نائن کے عیسائیوں کا عقیدہ ہے جو خالق کی نسبت کمال غلو تک پہنچ گیا ہے۔ اس میں تو کچھ شک نہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ کے ایک بزرگ نبی ہیں اور بلاشبہ عیسیٰ مسیح خدا کا پیارا خدا کا برگزیدہ اور دنیا کا نور اور ہدایت کا آفتاب اور جناب الہی کا مقرب اور اس کے تخت کے نزدیک مقام رکھتا ہے۔ اور کہ وہاں انسان جو اس سے سچی محبت رکھتے ہیں اور اُس کی وصیوں پر چلتے ہیں اور اس کی ہدایت کے گامزن ہیں۔ وہ جہنم سے نجات پائیں گے لیکن باہر یہ سخت غلطی اور کفر ہے کہ اُس برگزیدہ کو خدا بتایا جائے۔ خدا کے پیادوں کو خدا سے ایک بڑا تعاقب ہوتا ہے اس تعاقب کے لحاظ سے اگر وہ اپنے تئیں خدا کا بیٹا کہہ دیں یا یہ کہہ دیں کہ خدا ہی ہے جو ان میں بولتا ہے اور وہی ہے جس کا جلوہ ہے تو یہ باتیں بھی کسی حال کے موقع میں ایک سنے کے لئے مسیح ہوتے ہیں جن کی تائید کی جاتی ہے۔ کیونکہ انسانی جب خدا میں فنا ہو کر اور پھر اس کے نور سے ہمہ کسش پا کر نئے سرے ظاہر ہوتا ہے تو ایسے فقط اُن کی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ خود نہیں بلکہ خدا ہے جو اُن میں ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن اس سے حقیقت یہ نہیں کھلتا کہ وہی شخص حقیقت رب العالمین ہے اس نازک محل میں اکثر عوام کا قدم پسل جاتا ہے اور ہزار بزرگ اور دلی اور اوتار جو خدا بنائے گئے وہ بھی مائل اپنی مغزِ شیطانی کی وجہ سے ہنسے گئے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جب



پہلی فصل

۵۹۳

براہین احمدیہ

۴۹۹ تحفہ ہشتام جو امر خالق عادت کسی ولی سے صادر ہوتا ہے۔  
وہ حقیقت میں اس قبوع کا مجزہ ہے جس کی وہ اہمیت ہے اور یہ بدیہی اور

۴۹۸ کہ قادر مطلق کو جس کے علم قدیم سے ایک فترہ غفلت نہیں اور جس کی طرف کئی نقصان اور خسران  
غایہ نہیں ہو سکتا۔ اور جو ہر یک قسم کے جہل اور نادانگی اور ناتوانی اور غم اور حزن اور  
درد اور رنج اور گرفتاری سے پاک ہے وہ کیوں کر اس چیز کا مین ہو سکتا ہے کہ جو

برہنہ یقین کامل پہنچا کر ہو۔ پھر یہ اسکے فرمایا: اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا  
وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ۔ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَكَانَ اَمْرًا مِّنْ  
مَّا مَعْلُوْمًا۔ یعنی ہم نے اس شانوں اور عجائبات کو اور نیز اس الہام پر اس صاف و حقائق کو  
قدیابی کے قریب اتارا ہے اور ضرورت حقہ کے ساتھ اتارا ہے اور بصورت حقہ اتارا ہے۔  
خدا اور اسکے رسول نے خبر دی تھی کہ جو اپنے وقت پر پوری ہوئی اور جو کچھ خدا نے چاہا تھا  
وہ ہوتا ہی تھا۔ یہ آخری فقرات اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس شخص کے ظہور کیلئے  
حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حدیث متذکرہ بالا میں اشارہ فرما چکے ہیں اور خدا نے تو  
اپنے کلام مقدس میں اشارہ فرما چکا ہے چنانچہ اشارہ حقہ سوم کے الہامات میں بھی ذکر  
ہے اور فرقانی اشارہ اس آیت میں ہے: اَلَّذِيْ اٰذَنَّاكَ دَسُوْا بِالْمُهْدٰى اَيُّ دِيْنٍ فَتَكُوْنُوْا  
لِيُظْهَرٰ عَلٰى الدِّيْنِ كَلِمًا۔ یہ آیت جہانی اور سیاست کل کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں  
پیشگوئی ہے۔ اور جس غلبہ کامل دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے  
ظہور میں آئے گا۔ اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائے تو  
ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔ لیکن اس عاجز پر  
ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکل اور استناد اور آیات اور انوار کے  
رہ سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت  
ہی متشابه واقع ہوئی ہے کہ یا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں  
اور جلدی اتحاد ہے کہ نظر کشفی میں نہایت ہی باریک امتیاز ہے اور نیز ظاہری طور پر

لے الصف ۱۰

برائین احمدیہ جلد ۱ صفحہ ۴۹۹ تا ۵۰۰ جلد ۱ صفحہ ۵۰۱ تا ۵۰۲ اور ۵۰۳ تا ۵۰۴

جلد ۱ صفحہ ۲۷۶





کشتہ فوج

تقریرت الامین

کیا جائے کہ تمہیں کہوں ابن مریم کہا جائے۔ اور کیا آج سے میں بائیس برس پہلے ہمارے  
 سے بھی زیادہ میری طرف سے یہ منصوبہ ہو سکتا تھا کہ میں اپنی طرف سے الہام تراش کر  
 اقل پناہ نام مریم رکھتا اور پھر آگے چکر انفرادی طور پر یہ الہام پناہ تاکہ پہلے زمانہ کی طرح  
 کی طرح مجھ میں بھی عیسیٰ کی روح پھونکی گئی اور پھر کلا صفر ۵۵۵ء میں اسحق علیہ السلام نے  
 لکھ دیا کہ اب میں مریم کی بیٹی بن گئی ہوں اور خدا سے ڈرو ہرگز فرسائے  
 کا فعل نہیں۔ بلکہ اور دینی مسکنیں انسانوں کے فہم اور قیاس سے بہتر ہیں مگر براہی اسکا  
 کی تالیف کے وقت جس پر ایک زمانہ گزر گیا ہے اس منصوبہ کا خیال یہ تھا تو میں  
 اسے براہی اسحق علیہ السلام میں یہ کہیں لکھتا کہ عیسیٰ مسیح اسی مریم اسکاں سے دوبارہ آئے گا۔  
 سوچو کہ خدا جاننا تھا کہ اس بحث پر علم ہونے سے یہ دلیل ضعیف ہو جائیگی۔ پہلے گو  
 اس نے براہی اسحق علیہ السلام کے حلقہ میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہی اسحق علیہ السلام سے  
 ظاہر ہے وہ بھی ایک صفت مروتیت میں میں نے بعد ازاں پناہ پڑھ میں نشوونما پاتا ہوں۔  
 پھر جب اس پر وہ برس گزر گئے تو جیسا کہ براہی اسحق علیہ السلام کے حلقہ چہارم صفر ۵۵۹ء میں یہ جو مریم  
 کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں فلح کی گئی اور استعمال کے رنگ میں مجھے ملنا شروع ہوا گیا اور  
 آخر کی عیسیٰ کے بعد چھ دس مہینے سے زیادہ نہیں خذیجہ اس الہام کے جو سب سے آخر  
 بنا میں اسحق علیہ السلام کے حلقہ چہارم صفر ۵۵۹ء میں وہ جے مریم سے عیسیٰ بنا گیا پس اس  
 سے میں ابن مریم شہرہ اور خدا نے براہی اسحق علیہ السلام کے وقت میں اس ہتر حق کی مجھے خبر نہ دی۔  
 حالانکہ وہ سب خدا کی وحی ہو اس راز پر مشکوک نہیں ہے پر تازل ہوئی اور براہی میں وہ  
 ہوئی۔ مگر مجھے اس کے مستند اور ترتیب پر اطلاع نہ ہوئی۔ اس واسطے میں نے مسلمانوں کی  
 عقیدہ براہی اسحق علیہ السلام میں لکھ دیا۔ تاہم یہ سادگی اور عدم بناوٹ پر خدا کا وہ خود بخود لکھتا  
 جو الہامی نہ تھا محض رہی تھا۔ مخالفوں کے لئے قابل استناد نہیں کیونکہ مجھے خود بخود طریقہ  
 دہی نہیں چلتی کہ خود خدا تعالیٰ مجھے نہ لکھا ہے۔ سو اس وقت تک کہتے ہیں کہ

و قتل کر دیں اور بھی ایک خدمت تھی جو ان کے سپرد کی گئی تھی اس سوال کا جواب ہم بخیر اس  
صحت کے لئے کسی طرح سے دے نہیں سکتے کہ آخری زمانہ میں وہاں موجود کائنات سر قلم  
ہے۔ اب حاصل کلام یہ ہے کہ وہ مثنوی حدیث جو امام مسلم نے پیش کی ہے خود مسلم کی  
دوسری حدیث کے ساتھ مستند و غیرتی ہے اور مسیح ثابت ہوتا ہے کہ قاضی  
طوسی نے اس حدیث کے بیان کرنے میں دھوکہ کھایا ہے یہ فرض صاحب مسلم کے سر پر تھا  
کہ وہ اپنی ذکر کردہ حدیث کا تعارض اپنی قلم سے مدفع کرتے مگر انہوں نے جو ایسے تعارض کا  
ذکر کیا نہیں کیا تو اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ محمد بن الحنفیہ کی حدیث کو نہایت قطعاً اور  
جیسے ہی وہ صاف اور مسیح سمجھتے تھے اور وہ اس میں سماعت کی حدیث کو لا قبیل بہ تعارضات  
و کئی بات خیال کرتے تھے اور اس کی حقیقت صاف بخدا کرتے تھے۔

فرض ہے کہ وہ خود بخود مثنوی پر غلبہ رکھ کر ہر ایک آدمی کو سکھایا کہ کسی حدیث  
کے لوگوں نے وہاں موجود کے بارے میں ہرگز اس بات پر اتفاق نہیں کیا کہ وہ آخری زمانہ  
میں آئے گا اور مسیح مہریم کو قتل کرے گا بلکہ وہ تو ابن مسیاد کو ہی  
وہاں موجود سمجھتے رہے اور یہ بات خود ظاہر ہے کہ جب انہوں نے ابن مسیاد کو وہاں  
موجود نہیں کیا اور پھر وہی اپنی زندگی میں مکہ لیا کہ وہ مشرق باسلام ہو گیا اور پھر  
یہ بھی مکہ لیا کہ وہ مدینہ منورہ میں فوت ہو گیا اور مسلمانوں نے اس کے جنازہ کی نماز  
پڑھی یہ پھر اسی صحت میں بنی رہیں کہ اس بات پر کہ محمد بن الحنفیہ کا انتقال ہو سکتا تھا کہ  
سیدنا مہریم آخری زمانہ میں وہاں موجود کے قتل کرنے کے لئے آسہوں سے آتریں گے  
کہ انہوں نے جو کہ لوگ پہلے ہی وہاں موجود کا فوت ہو جانا تسلیم کر چکے تھے پھر اس  
اعتقاد کے ساتھ یہ وہ مسند و معتاد کہ جو کہ اس کا سبب ہے کہ وہ مسیح مہریم کے ساتھ  
سے نہ ہوں وہاں موجود کے قتل کرنے کی تاکلارنگی ہوئی تھی یہ تو مسیح اجتہاد بنیادین  
ہے اور کئی مفسرین اور قاضیوں کو اس سے وہ اعتقاد و معتاد ہرگز نہیں رکھ سکتے۔



[illegible]

4

**F-604278 JN**

ست پنجم 30 مسجد و مانی خزان جلد 10 ط 142 از مراکز اسلامی

کہ ہے نہ حقیقت میرے ہی قلم سے نکلی ہے۔ چنانچہ وہ عبارت جو آپ نے محض جسطاویٰ سے میری طرف منسوب کر دی ہے وہ یہ ہے۔ "براہین احمدیہ کی پیشگوئی سے مجھے بہت صفائی سے خدا کی طرف سے یہ خبر مل چکی تھی کہ اس سے زلزلہ مراد ہے تاہم میں نے قسم کی بدگوئی اور تلخی کے خوف سے اس کو چھپایا اور عربی کا ترجمہ اور میں کر کے شائع نہ کیا۔ اور میں اس فعل سے خدا کے گناہ کیسے کا مرتکب ہوا۔ اور ہمیشہ میں تک اسی گناہ پر قائم رہا۔" اے مغتری ہیکلہ! کیا اب بھی ہم نہ کہیں کہ جھوٹے پر خدا کی لعنت جس نے آپ عبادت بتا کر میری طرف منسوب کر دی۔ اے سخت دل ظالم! تجھے مولوی کہلا کر شرم نہ آئی کہ تو نے ناحق اس قدم میرے پر جھوٹ بولا۔ کیا تو دکھلا سکتا ہے کہ میرے اشتہاد ۱۹۰۵ء میں یا کسی اور اشتہاد میں کسی جگہ میں یہ عبارت موجود ہے جو تو نے نکلی: لعنة الله على الكاذبين۔

اس جگہ میں لوگوں کو متنبہ رہنا چاہیے کہ جو ایسے لوگوں کو مولوی اور یا خدائے مجھ کے لئے کے قول پر عمل کرنے کو تیار ہوتے ہیں۔ یہ حال ہے ان لوگوں کی دیانت کا اور جھوٹے کے کلام میں تناقض مزید ہوتا ہے۔ اس لئے مولوی صاحب المصوت کا یہ بیان بھی متاثر سے بھلا ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ اخبار مذکور کے صفحہ پانچ کالم نمبر ۷ میں پندرہویں سطر دہشتویں سطر میں میرے اشتہاد کی عبارت یہ لکھتے ہیں کہ "میں نے براہین احمدیہ میں اس زلزلہ کی خبر دی تھی اور اگرچہ اس وقت اس خدای عبادت بات کی طرف ذہن مشغول نہ ہو سکا۔ لیکن اب میں پیشگوئیوں پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ آنیوالے زلزلہ کی نسبت میں جو اس وقت نظر سے مخفی رہ گئیں۔"

اب ناظرین خود دیکھیں کہ اس عبارت مذکورہ بالا کا یہی مطلب ہے کہ میں نے اپنے میں کہ جب براہین احمدیہ کے لکھنے کا زمانہ تھا ذہن اس طرف مشغول نہ ہو سکا کہ زلزلہ سے مراد درحقیقت زلزلہ ہے اور یہ امر اس وقت نظر سے مخفی رہا اور اب ہمیشہ میں

اپنے کے سر پر ندی کا کلاہ تھا اور گدہ سپرد کے قدموں میں ندی ولد لنگی تھی۔

غیاث الدین غزنوی کہتا ہے کہ حضرت خلیفہ عادل کا دوسرا شاعر خود پیر صاحب کی ہمشیرہ سے تھا  
تھانیر غیاث الدین غزنوی کہتا ہے کہ عام طور پر حضرت صاحب کے سر پر سفید ملل کی ٹوپی ہوتی تھی  
جس کے اندر نرم روی ٹوپی بٹھا کر لگی تھی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مولوی محمد باہیم صاحب جہا پوری نے مجھ سے ہندیہ تقریر بیان  
کیا ایک دفعہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت میری ایک شہ  
کی والدہ کی خاتونائے نے مدیوہ کے نقطہ سے تعریف فرمائی ہے۔ اس پر حضور علیہ السلام نے  
فرمایا کہ خاتونائے نے اس جگہ حضرت پیلے کی الوہیت قرآن کے لئے ماں کا ذکر کیا ہے۔  
مدیوہ کا نقطہ اس جگہ اس طرح آیا ہے۔ جس طرح ہماری زبان میں کہتے ہیں جبرائی کا نئے  
سلام آکھان ماں جس سے قصود کا ثابت کرنا ہوتا ہے نہ کہ سلام کہنا اسی طرح اس نیت  
میں اصل مقصود حضرت مسیح کی والدہ ثابت کرنا ہے جو مافی الوہیت ہے نہ کہ مریم کی حق تعالیٰ  
کا اظہار۔

غیاث الدین غزنوی کہتا ہے کہ پنجابی کا معروف محاورہ بھائی کا نئے سلام ہے اس لئے شاید  
صاحب کی خاتون کے متعلق کچھ سوچا گیا ہے۔ نیز غیاث الدین غزنوی کہتا ہے کہ حضرت صاحب کو پیش  
نہیں تھا کہ قصود باشد حضرت مریم مدیوہ نہیں تھیں بلکہ غرض ہے کہ حضرت پیلے کی والدہ کے  
ذکر سے خاتونائے کی اصل غرض ہے کہ حضرت پیلے کو نشان ثابت کرے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مولوی محمد باہیم صاحب جہا پوری نے مجھ سے ہندیہ تقریر بیان  
کیا کہ ایک دفعہ یام علیہ السلام میں غلامیہ کے لئے ہمسہا نقطے میں تمام لوگ سمانہ سکتے تھے۔ تو کہ  
لوگ جن میں خواجہ کمال الدین صاحب بھی تھے۔ ان کو خوشی پر درج آب مسجد میں شامل ہو کر  
میں اسی پہلے ہندوؤں کے گھر تھے) نازا ادا کرنے کے لئے چلے گئے۔ اس پر ایک ہندو  
مکان نے گالیاں دینا شروع کر دیں کہ تم لوگ یہاں شہ باکھانے کے لئے آئے ہو اس  
مکان گرا نے لگے ہو۔ غرضیکہ کافی عرصہ تک یہ زبانی کرتا رہا۔ خانہ سے سلام پیرتے ہی  
علیہ السلام نے فرمایا کہ بدست مسجد میں جاؤ۔ چنانچہ بدست آ گئے اور پھر جمعہ صلی

سیرت الہدی جلد سوئم ص 220 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا کا دیانی

یہ جلد ص 99



شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ہیں میری موت نہیں کرتا بلکہ مسیح تو مسیح میں تو اسکے چاروں  
بھائیوں کی بھی موت کرنا ہوا کیونکہ پانچوں ایک ہی مال کے بیٹے ہیں۔ نہ صرف اسی قدر بلکہ  
میں تو حضرت مسیح کی وہ فوج تھی، بشیروں کو بھی مقتدر سمجھتا ہوں۔ کیونکہ سب بزرگ میری قتل  
کے پیٹ سے ہیں۔ اور میں کی وہ شاہنشاہ ہے جس کی ایک وقت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا۔ پھر  
بزرگوں قوم کے نہایت اصول سے اور عمل کے نکاح کر لیا۔ گو ایک اعتراض کرتے ہیں کہ بزرگوں تعلیم  
قوت میں عمل میں کیا تو نکاح کیا گیا، یہ تو قتل کے بعد کو کہیں تاویق توڑ گیا اور تعدد ازدواج کی کوئی  
بنیاد ملے گی۔ یعنی باوجود یہ صفت خدا کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر میری پہلی بیوی ہوئی کہ پھر  
خدا کے نکاح میں آئے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبور ہیں نہیں جو عیش و گشایں۔ اس صفت  
میں وہ ایک قابل ہے جس نے نکاح کیا اور اس نے

ابن سب باتوں کے بعد میں کہتا ہوں کہ یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت  
کر لی۔ ظاہر کہ یہ صحیح نہیں۔ خدا تمہارے دلوں کو کھینچ کر اس کے ساتھ حق تم سے معاملہ کرے گا۔  
کیونکہ میں یہ کہتا ہوں کہ تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک ذہر ہے اس کو مت کھاؤ خدا  
کی تعزیر ایک گندی صحت ہے اس کو بچو۔ وہ مکر و مکاری میں طاقت ملے جو شخص دھوکے کے وقت خدا کو  
ہر ایک بات پر قائل نہیں سمجھتا۔ جو وہ دھوکے کی مستحیاء کے وہ میری جماعت میں ہو نہیں۔ جو شخص  
جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ جو شخص دنیا کے لالچ میں  
پھنسا ہوا ہو آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں ہو نہیں۔ جو  
جو شخص حقیقت میں کو دنیا پر مقدم نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ جو شخص  
پسے ملے ہوئے ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدی سے یعنی شراب کے اور قمار بازی کو۔ بد نظری سے

چھٹا۔ یہ مسیح کے چار بھائی اور دو بیٹے تھے۔ یہ سب مسیح کے حقیقی بھائی اور حقیقی بیٹے تھے۔  
سب بھائی اور بیٹے کی آمد تھی۔ یہ سب مسیح کے بھائی تھے۔ یہ سب مسیح کے بیٹے تھے۔ یہ سب مسیح کے  
یہ تھا کہ یہ سب مسیح کے بھائی تھے۔ یہ سب مسیح کے بیٹے تھے۔ یہ سب مسیح کے بھائی تھے۔ یہ سب مسیح کے

کشتہ

۱۸

تقریر الایمان

شخص مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ہی ہوں کی حوت نہیں کرتا بلکہ مسیح نہیں تو اس کے چاروں  
 بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں کیونکہ پانچوں ایک ہی مل کے بیٹے ہیں۔ نہ صرف اسی قدر بلکہ  
 میں تو حضرت مسیح کی وہ نور حققی، مشیروں کو بھی مقدر سمجھتا ہوں۔ کیونکہ سب بزرگ عظیم تہل  
 کے بیٹے ہیں۔ اور میں کی وہ مشیروں ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا۔ پھر  
 بزرگوں قوم کے نہایت اہمیت سے بوجہ کل کے نکاح کر لیا۔ گو ایک اعتراض کرتے ہیں کہ ہر خلعت عظیم  
 قدرت میں کل میں کہ نہ نکاح کیا گیا۔ رسول چوتھے کے بعد تو کہیں تاحی توڑ گیا اور متعدد ذوالی کی  
 بنیاد ڈالی گئی۔ یعنی باوجود یوسف خوار کی پہلی بیوی کے چوتھے کے پھر مریم کہیں رضی ہوئی کہ یوسف  
 خوار کے نکاح میں آئے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ سب مجھ میں نہیں جھگڑیں۔ اس حدت  
 میں وہ لگ قابل رحم تھے قابل اعتراض۔

ابن سب باتوں کے بعد پھر میں کہتا ہوں کہ یہ بت نہ مل کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت  
 کر لی ہے ظاہر کہ میر نہیں۔ خدا تمہارے دلوں کو کھینچ کر دے اسی کے مطابق تم سے معاملہ کرے گا۔  
 دیکھو میں یہ کہ کر فرض تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک نہ ہر ہے اس کو مت کھاؤ خدا  
 کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس کو بچو۔ ڈاکو و نامہاں ملقت ملے جو شخص دعا کے وقت خدا کو  
 ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا بجز وہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ جو شخص  
 جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ جو شخص دنیا کے لالچ میں  
 پھنسا ہوا ہو اس آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔  
 جو شخص حقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص  
 اپنے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک جمل سے یعنی شراب اور قمار بازی کو۔ بد نظری سے

چھٹا۔ یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بیویاں تھیں۔ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بیویاں تھیں۔  
 سب یسوع اور میں کی اولاد تھیں۔ چار بھائی تھے۔ یسوع، یعقوب، یوسف، یوحنا۔ اور دو بیویاں تھیں۔  
 یہ تھے آسیہ، لیدیا۔ دیکھو کتب باسٹون کی بکھڑی مستند اور میں لکھا ہوا ہے کہ یسوع اور میں

ہے لوگ مال خود ہی رکھ رہے ہیں۔ لہٰذا برقیہ صاحب اپنی کتاب وقائع عالمگیری میں یہ بھی ثابت کرتے ہیں

یہ لکھنے کے لئے صرف ایک ہی وجہ ہے، یہی ہے جو ہمیں یہ کہنے پر مجبور کرتی ہے کہ:

تیسوا تو سبیک ہے، مجھ سے کہ اختلاف کی شکایتوں میں اس طرحوں سے بہت ہمتی ہے۔ اگر ایک شخص سے سببوں کے ایک اختلاف کی غیبت کے ساتھ کسی کے ہائے توئی کہتا ہوں کہ حق کا وہ ہمارا حق کا لا چا تاگ سے چھوڑ دینا ہی چاہیے، ہاں شہرہ معلوم ہے کہ اگر خود دل بول اٹھتا کہ یہ ایک ہی شخص ہی سے ہے۔  
چوتھا قرینہ اختلاف کی پریشانی بھی ہے۔ اختلافوں کے لیے کئے گئے ہیں، یہاں واضح امر یہ ہے  
ہر انیلوں کا ہے جس کا انیل میں بھی ذکر ہے۔

پانچویں قریب حق کے وہ رسوم ہیں جو یہودیوں سے بہت تھیں۔ مثلاً اس کے بعض قبائل کا طہرہ  
شکار میں کچر چنبلیں، فرق نہیں سمجھتے کہ خود ہی اپنے منسوب سے جو تکلف تھا ہی اسی طرح کرتا ہی۔ حضرت  
سید محمدؐ کا اپنے منسوب بلاحت کے ساتھ قبل نکاح کے پیرا اس طرحی اور پیر پختہ شہادت ہے۔ کہ  
خواین مروجی کے بعض قبائل میں یہ مشابہت عورتوں کی اپنے منسوبوں سے حد سے زیادہ ہوتی ہے۔ مثلاً کہ  
بعض عورت نکاح سے پہلے حق بھی چراتا ہے جس کو بُرا نہیں مانتے بلکہ منسی ششے میں بات کو ٹال دیتے ہیں  
کیونکہ جس کی طرح، رنگ، طہرہ کو ایک قسم کا نکاح ہی مانتے ہیں جس میں پہلے ہر کسی کو ملنا ہے۔

چنانچہ فرقہ متغلوں کے بنیادی اصول یہ ہے کہ مغلوں کا یہ بیان کہ عیسائیوں کا مصلحت اعلیٰ ہے اس کے  
بنیادی اصول پر عمل کیا گیا ہے۔ لیکن یہودیوں کی کتاب مقدس میں ہے جو کتاب پہلی کتاب کے نام سے موسوم ہے  
اس کے باب ۱۰ آیت ۳۷ میں عیسائیوں کا ذکر ہے۔ "اور بنی اسرائیل میں سے تھا۔ اس سے میں پتہ لگاتا ہوں کہ ان کو  
میں عیسائیوں کی تعداد میں سے کوئی اور فرقہ ہو گا۔ جو مسلمان ہو گیا ہو یا عیسائیہ کے مسلمان ہونے والے کا کوئی ایسا نام  
ہو گا "اور اس عیسائیوں کی تعداد میں سے جو گا۔ "اور پھر یہاں صحت غلطو حافظہ اس کا نام بھی عیسائی عیسائی سمجھا گیا ہے  
ایک ایسی قوم کے نام سے عیسائیوں کا لفظ نکلتا جو کتاب پیور سے اصل ہے غیر عیسائی اور بعض ناخواندہ عیسائی۔ لیکن  
غیر سمجھا جاتا ہے کہ یہ عیسائیوں کا لفظ انہوں نے اپنے باپوں سے سنا تھا کہ اس کا مصلحت اعلیٰ ہے پہلی کتاب  
آیت ۱۷ کی یہ صحت ہے۔ "اور میرے عیسائی پیدا ہوا اور عیسائی سے سنا تھا کہ یہاں اور مسلمانوں سے جو عیسائی

مساواتی ترقیہ اخلاقی حالتیں ہیں۔ جیسا کہ سرحدی افغانوں کی زندگی اور کشتی مزاجی اور خود فریبی اور  
گڑنی کشی اور کج مزاجی اور کج تنہائی اور دوسرے جذبات نفسانی اور غریبی خیالات اور جہاں اور بے تصور ہونا  
مشاہدہ ہو رہا ہے۔ یہ تمام صفات وہی ہیں جو تہذیب اور دوسرے معیضوں میں امرائلی قوم کی ٹھکی گئی ہیں  
اور اگر وہی فریض کھل کر سامنے آجئے سے تو امرائلی کی صفات اور صفات اور اخلاق اور اخلاقی پڑنا شروع  
کر دیا یہ معلوم ہوگا کہ گویا سرحدی افغانوں کی اخلاقی حالتیں بیان ہو رہی ہیں۔ خود یہ رائے جہاں تک  
صاف ہے کہ اکثر فریضوں نے بھی یہ خیال کیا ہے۔ ترقیوں نے جہاں یہ دکھا ہے کہ کشمیر کے مسلمان کشمیری بھی  
اصل میں امرائلی ہیں۔ اور اس میں ہندوؤں کا بھی حوالہ دیا ہے۔ اور ان تمام لوگوں کو تو یہ دس فرقوں میں سے  
ٹھیک رہا ہے جو مشرق میں گھر ہیں جن کا اب اس زمانہ میں پتہ چاہے کہ وہ حقیقت سب کے صہبائے ہندو



چتر سیم

۳۵۵

تو یہاں کفر و کفر پر نہ آتے۔ خدا تو تینوں یہ مریب دیتا ہے کہ تم اس دھول کی کال پیروی کی برکت سے تمام دھول کے متعلق کہوت بہنے نذر صبح کر سکتے ہو۔ یہ تم موت ایک نبی کے کہوت حاصل کرنا کفر جانتے ہو۔

غرض آپ پر سلام ہے کہ اس راہ کی طرف توجہ کرو کہ کیونکر ایک متجاوز مذہب جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے مشائخت ہو سکتا ہے۔ پس یاد ہے کہ وہی مہاجر مذہب ہے جس کے ذریعہ سے خدا کا پتہ لگتا ہے۔ دوسرے مذہب میں صرف انسانی کوششیں پیش کی جاتی ہیں۔ گویا انسان کا خدا پر احسان ہے جو اس نے اس کا پتہ دیا۔ مگر اس قسم میں خود خدا تعالیٰ ہر ایک ناناہ میں اپنی تَنَالِیْمُو جُود کی کواڑ سے اپنی ہستی کا پتہ دیتا ہے۔ جیسا کہ اس ناناہ میں بھی وہ مجھ پر ظاہر ہوا۔ پس اس دھول پر ہر مذہب اسلام اور برکات جس کے ذریعہ ہم نے خدا کو مشائخت کیا۔ بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ آپ کا یہ قول کہ حضرت مریم کا تخت ہارون ہوا آپ پر بد اثر ہوتا ہے میری نگاہ میں آپ کی بہت عداوت ظاہر کرتا ہے۔ اس بے رحمی و اعتراض پر پہلے علماء نے بھی بہت کچھ لکھا ہے۔ اگر استدلال کے رنگ میں یا اللہ بنا پر خدا کا نام نے مریم کو ہمارے ہمیشہ و شہرہ و شہرت کو آپ کو اس سے کیوں تعجب ہوا۔ جبکہ قرآن شریف بیان کر چکا ہے کہ ہارون نبی حضرت موسیٰ کے وقت میں تھا۔ یہ مریم حضرت عیسیٰ کی والدہ تھی جو چودہ سو برس بعد ہارون کے پیدا ہوئی۔ تو کیا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ میں واقعات سے بے خبر ہے کہ خود ہارون نے مریم کو ہارون کی ہمیشہ و شہرہ میں غلطی کی ہے کہ جس وجہ کے خبیث طبع و لگن میں کہ یہ وہ اعتراضات کر کے خوش ہو رہی ہیں۔ کہ ممکن ہے کہ مریم کا کوئی بھائی جو جس کا نام ہارون ہو۔ دم دم سے دم دم سے کو لازم نہیں آتا۔ مگر یہ لوگ اپنے گریہ میں منہ نہیں ڈالتے وہ نہیں دیکھتے کہ انہیں کس قدر اعتراضات کا نشانہ ہے۔ دیکھو یہ کہیں قدر اعتراض ہے کہ مریم کو مریم کی قدر کر دیا گیا کہ ہمیشہ بیت المقدس کی خلاصہ ہو۔ کہ تمام عمر خوند نہ کرے لیکن جب چہرہ مات پیچنے کا عمل نمایاں ہو گیا۔ تب اس کی حالت میں ہی

۲۲

قوم کے بندگان نے مریم کا پوست نام ایک تختہ سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دروازہ کے بعد مریم کو چٹا پید پڑا۔ وہی عیسیٰ یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا۔ اب اعتراض یہ ہے کہ اگر حقیقت سچوہ کے طور پر یہ عمل تھا تو کیوں وضع عمل تک مہربانی کی گئی۔ مگر اعتراض یہ ہے کہ جہد تو یہ تھا کہ مریم صلیب کی خدمت میں پہنچی اور کھینچ کر کے وہاں کو خدمت بیت المقدس سے الگ کر کے پوست تختہ کی عوی بنایا گیا؛ مگر اعتراض یہ ہے کہ قدیم کتب سے بالکل حاکم اور ناجائز تھا کہ عمل کی حالت میں کسی عورت کا نکاح کیا جائے۔ پھر کہیں خلاف حکم قدیم مریم کا نکاح میں عمل کی حالت میں پوست سے کیا گیا۔ حالانکہ پوست اس نکاح سے نکلنا تھا اور اس کی پہلی عوی موجود تھی۔ وہ لوگ جو بعد از ولع سے فکر میں شاید تھے کہ پوست کے اس نکاح کی بطلان نہیں غرض میں جگہ ایک معترض کا حق ہے کہ وہ یہ کہیں کہے کہ اس نکاح کی یہی وجہ تھی کہ قوم کے بندگان کو مریم کی نسبت ناجائز عمل کا شبہ پیدا ہو گیا تھا۔ اگرچہ ہم قرآن شریف کی تفسیر کی مدد سے یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ عمل معنی خدا کی قدرت سے تھا؛ خدا تعالیٰ مسیحیوں کو قیامت کا نشان دے گا جس حالت میں برسات کے دنوں میں ہزار ہا کپڑے کوڑے خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام بھی بغیر باپ کے پیدا ہوئے تو پھر حضرت مسیح کی میں پیدائش سے کوئی رنگ ترقی کی ثابت نہیں ہوتا بلکہ بغیر باپ کے پیدا ہونا جس قوی سے محروم ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ مقتضی حضرت مریم کا نکاح محض شبہ کی وجہ سے ہوا تھا۔ نہ جو خدمت بیت المقدس کی خدمت کرنے کے لئے تھک چکی تھی اس کے نکاح کی کیا ضرورت تھی۔ مگر اس نکاح سے بڑے فتنے پیدا ہوئے اور یہود نابکار نے یہاں تک ترقی کے شبہات شائع کئے۔ پس اگر کوئی اعتراض قبل صل ہے تو یہ اعتراض ہے کہ مریم کا بطن بھائی قرار دینا کچھ اعتراض ہے۔ قرآن شریف میں تو یہ بھی عطا نہیں کہ بطن بھائی کی مریم کشیدہ تھی۔ عورت بطن کا نام ہے نہی کا لفظ وہاں موجود نہیں۔ اصل بات یہ ہے

۶۰

محب قدرت دیکھا تا جب کہ جب امام مذکور بجا کثرت زائر تزار گھروا ہیں آیا تو اثر امام  
برعکس پایا اپنے لڑکے کے کما کر لڑکھوت دیکھے غرض کہ موندہ مخوس سے یکسر ٹکنا ہی تھا  
کہ دم بدم لڑکے کو آرام ہونے لگا۔ جب لوگوں نے محیب الدعوات صاحب زیہ و بی  
لفظ ہندو کی لیاقت کا ہے اکی بنسی اڑانی تو جواب دیا کہ الہام غلط نہیں ہو سکتا  
وایم یہ بچہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ تمام شواہد پر افترا کر یہ کا۔

اب دیکھنا چاہیے کہ وہ کبھی جو دلہا لڑکا کھلتے ہیں وہ بھی بھوٹ بولتے ہوئے  
شرکتے ہیں مگر اس آریہ میں اس قدم میں شرم باقی نہ رہی۔ میں قوم میں اس شخص کے  
شریف و امین لوگ ہیں وہ کیا کچھ ترقیاں نہیں کریں گے۔ اب اس نیک ذات کی یہ  
فرمن ہے کہ ایک جلسہ کرا کر ہمارے روبرو اس بتان کی تصدیق کرا مے تا اصل راوی  
کو حلف سے پوچھا جائے اور اس بے اصل بتان کے لئے نہ موت ہم اس راوی کو حلف  
دیں گے بلکہ آپ بھی حلف اٹھائیں گے فریقین کے حلف کا یہ مضمون ہو گا کہ اگر  
پچ اپنے حافظ کی پوری یادداشت سے باورہ کہ پیش میں نہ بیان نہیں کیا تو  
اے خدا کے قادر مطلق اور اے ہمیشہ سرکش تکی مان ایک سال تک اپنے قہر عظیم سے  
ایسی میری بیخ کنی کرا اور ایسا ہیبت ناک عذاب نازل فرما کہ دیکھنے والوں کو عبرت ہو  
اور پھر اگر ایک سال تک آسمانی عذاب سے اصل راوی محفوظ رہا تو ہم اپنے بھڑا ہونے کا حق شتمل  
دیدیں گے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ایسے بتان صریح کو بے فیصلہ نہیں چھوڑے  
گا۔ یہ تو ہمارے لئے اور ایک طہم من اللہ کے لئے ممکن بلکہ کثیر الوقوع ہے جو کوئی  
نواب یا الہام شہیدہ طور پر معلوم ہو جس کی احتمالی طوہ پہنچی مٹھے جائیں مگر افترا  
کہ قطعی طور پر یہیں الہام ہو گیا کہ دین محمد جان محمد کا لڑکا اب مرے گا اس کی قبر کھودو

۲۸۶



معلوم نہیں کہ کہاں تک خدا تعالیٰ کے حکم میں میرے ایام دعوت کا سلسلہ چلا سکتے ہیں لوگ باوجود مولوی کہلانے کے یہ کہتے ہیں کہ ایک خدا ہمارا فرما کر نوا اور جھوٹا طہم ہٹنے والا اپنے ابتدائے افترا سے تیس سال تک بھی زندہ رہ سکتا ہے اور خدا اس کی نصرت اور تائید کر سکتا ہے اور اس کی کوئی نظیر پیش نہیں کرتے۔ اسے بیگ لٹو! جھوٹ بولنا کہ وہ کھانا ایک برابر ہے۔ جو کچھ خدا نے اپنے لطف حکم میں میرے ساتھ معاملہ کیا یہاں تک کہ اس مدت دراز میں ہر ایک دین میرے لئے ترقی کا ون تھا۔ اور ہر ایک مقدمہ میرے تباہ کرنے کے لئے اٹھایا گیا خدا نے دشمنوں کو روک لیا مگر اس وقت اور اس تائید اور نصرت کی تمنا ہے پاس کوئی نظیر ہے تو پیش کرو۔ ورنہ بموجب آیت لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا يَ نَشَأَنَّ يَوْمَ تَابُتَ كَيْدُ الْمُفْسِدِينَ

۱۹۔ انیسویں نشان یہ کہ خواجہ غلام فرید صاحب نے جو جواب بہاولپور کے پیر تھے میری تصدیق کے لئے ایک خوب دیکھا جس کی بنا پر میری محبت خدا تعالیٰ نے اُنکے دل میں ڈال دی اور اسی بنا پر کتاب اشارات فریدی میں جو خواجہ صاحب موصوف کے موقوفات ہیں جا بجا خواجہ صاحب موصوف میری تصدیق فرماتے ہیں۔ اہل فقر کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ ظاہری جھگڑا دل میں بہت کم پڑتے ہیں اور جو کچھ خدا تعالیٰ کی طرف سے اُنکو بذریعہ خواب یا کشف یا الہام پہنچتا ہے اس پر ایمان لگاتے ہیں۔ پس جو ننگہ خواجہ غلام فرید صاحب پیر صاحب العلم کی طرح پاک باطن تھے اس لئے خدا نے ان پر میری سچائی کی حقیقت کو مولیٰ اور کئی مولیٰ جیسے مولوی غلام دستگیر خواجہ صاحب کو میرا کذب بنانے کیلئے آپکے گائوں میں پہنچے جیسے کہ کتاب اشارات فریدی میں خواجہ صاحب نے خود یہ حالات بیان کئے ہیں اور بعض غور نویس کا بھی خواجہ صاحب موصوف کے پاس خط پہنچا مگر آپ نے

یہ یاد رکھو کہ اگر میرے عنان الہام کو اس تاریخ سے لیا جائے جب اہل حق براہین احمدیہ کا کھانا تھا تو اس سال سے میرے الہام کے زلزلے کو ستائیس سال کے قریب ہوتے ہیں اور جب براہین احمدیہ کے چہلم حق سے ٹکرا گیا ہوتا تو یہ بیستین سال گزر گئے ہوں اور جب وہ زلزلہ لیا جائے کہ جب پہلے الہام شروع ہوا تب تیس سال ہوتے تھے۔ منہ



منیر

۱۲۷

نزلہ

جن کی درایت عمدہ نہیں تھی۔ جیسا ٹیبل کے اقبال شکر جو ارد گرد رہتے تھے۔ پہلے کچھ یہ  
خیال تھا کہ عیسیٰ آسمان پر زندہ ہے جیسا کہ ہم پر یہ جو غیبی تھا اور روایت اچھی نہیں رکھتا  
تھا لیکن جب حضرت ابو بکر نے جس کو خدا نے علم قرآن عطا کیا تھا یہ آیت پر بھی تو سب  
معاہدہ پر موت جمیع انبیاء ثابت ہو گئی اور وہ اس آیت سے بہت خوش ہوئے اور  
اُن کا وہ صدمہ جو اُن کے پیارے نبی کی موت کا اُن کے دل پر تھا۔ جاگ اُٹھا۔ اور  
مرید کی گلیوں کو چل میں یہ آیت پڑھتے پھرے۔ اسی قریب پر خصال بن ثابت نے  
شریبہ کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی میں یہ شعر بھی بتائے شعر  
كُنْتَ الْمَسْوَادَ لِي كَطَرِي + فَحِينَ عَلَيَّكَ التَّاطِرُ  
مَنْ شَاءَ بَعْدَكَ فَلْيَهْثْ + فَكَلَيْكَ كُنْتُ أَحَاذِرُ  
یعنی تو اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری آنکھوں کی ٹپکی تھا۔ میں تو تیری جدائی سے اندھا ہو گیا  
اب جو چاہے مرے عیسیٰ ہوا ہوئی۔ مجھے تو تیری ہی موت کا دھڑکا تھا یعنی تیرے مرے  
کے ساتھ ہم نے یقین کر لیا کہ وہ مرے تمام نبی مر گئے ہیں ان کی کچھ پروا نہیں۔ مگر وہ  
عجب تھا عشق اس دل میں محبت ہو تو ایسی ہو  
پھر آپ لوگ خدا تعالیٰ کو اس طرح پر جھوٹا قرار دیتے ہیں کہ خدا تو کہتا ہے کہ واقعہ صلیب کے  
بعد عیسیٰ اسی کی طرف سے اُترے۔ ایک ٹیبل پر جگہ دی جس میں صاف پانی بہتا تھا جسے  
پانی تھے بہت آرام کی جگہ تھی اور جنت نظر تھی جیسا کہ فرماتا ہے وَ يَنْفُخُ فِي سُورَةٍ  
تُكْرَرُ قُرْآنُ مِثْقَالِ يَسِينِ ہم نے وہ واقعہ صلیب کے بعد جو ایک بڑی مصیبت تھی عیسیٰ اور اُن کی  
فل کو ایک بڑے ٹیبل پر جگہ دی جو بڑے آرام کی جگہ اور پانی خوشگوار تھا یعنی خطہ کشمیر۔  
اب اگر آپ لوگوں کو عربی سے کچھ سمجھ میں نہ آئے تو آپ سمجھ سکتے ہیں کہ آوی کا لفظ اُسی وقت  
پڑا تاہم جب کسی مصیبت پیش آمد سے بچ کر پناہ دیکھائی ہے یہی محاورہ تمام قرآن شریف  
میں اور تمام قول عرب میں اور احادیث میں موجود ہے اور خدا تعالیٰ کے کلام کو ثابت ہو کہ

۲۳

المؤمنون : ۵۱



**ضمیمہ برائے راجن پور**

41.



یہ غیر حقیقی توہم کی حرکتیں ہیں۔ مذہب کیوں آتا؟ دیکھو تفسیر ثنائی کہ اس میں بڑے تہذیبی علم کے ہیں  
 یہاں کی تصدیق موجود ہے اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ جو یہودی خدشہ فتنہ کے نزدیک ہے وہ بھی اگر  
 صاحب تفسیر لکھتا ہے کہ یہودیہ فہم قرآن میں ناقص ہے اس کی حدیث پر مبنی کہ حق تعالیٰ  
 ہے۔ یہودیہ میں نقل کرنے کا مادہ تھا حدیث اس فہم سے حجت کا کم حصہ لکھتا تھا۔ اس  
 میں کہتا ہوں کہ اگر الیہودیہ خدشہ فتنہ نے جیسے سنے کئے ہیں تو یہ اس کی غلطی ہے جیسا کہ  
 اس کی مقام میں مدعیان نے ثابت کیا ہے کہ جو اس فہم حدیث کے متعلق ہیں یا اکثر یہودیہ  
 میں کے سمجھنے میں ٹھوکر کھاتا ہے اس غلطی کرتا ہے۔ یہ مسلم سر ہے کہ ایک صحابی کی رائے  
 شرعی حجت نہیں ہو سکتی۔ شرعی حجت صرف اجماع صحابہ ہے۔ سو ہم یہاں کر چکے ہیں کہ  
 اس بات پر اجماع صحابہ ہو چکا ہے کہ تمام انبیاء فوت ہو چکے ہیں۔

اس بات پر ایمان رکھنا چاہیے کہ جس کے مانتے ہیں وہ اس کے پیروں پر چلے گا۔  
 اور یاد رکھنا چاہیے کہ جبکہ آیت قبل موتہ کی دوسری قرأت قبل موتہ ہو جاتا  
 جو بوجہ اصول حدیث کے حکم صحیح حدیث کا کہتی ہے یعنی ایسی حدیث جو اس حدیث کے خلاف ہو  
 سے ثابت ہے تو اس حدیث میں بعض چیزیں کا اپنا قول نہ کرنے کے لئے ہے بلکہ اس حدیث  
 سے اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ کے مقابل ہونے کے لئے ہے اور اس پر اس حدیث کا کفر تک پہنچا  
 سکتا ہے۔ اور یہ حدیث اسی قدر نہیں بلکہ جو ہر یہ کہ قول سے قرآن شریف کا باطل ہو گا لازم  
 آتا ہے کہ جو کہ قرآن شریف تو جایا فرماتا ہے کہ یہ حدیث و نصیحتی قیامت تک رہی ہے اس کا  
 بکلی متعلق نہیں ہو گا اور یہ کہ اس حدیث کا متعلق بکلی ہو جائیگا اور یہ ہر امر  
 مخالف قرآن شریف کے بعض قرآن شریف پر ایمان آتا ہے کہ جو چاہیے کہ جو ہر یہ کہ قول کو ایک  
 مذی خدایہ کی امر یا حکم دے بلکہ جو کہ قرأت ثانی حسب اصول حدیث کے حکم کہتی  
 ہے اور جبکہ آیت قبل موتہ کی دوسری قرأت قبل موتہ ہو جاتا ہے میں کو حدیث صحیح کہنا  
 چاہیے اس حدیث میں جو ہر یہ کہ قول قرآن سے حدیث دلائل کے خلاف ہے۔ خلافاً  
 سے باطل و منقطع خالفہ منفسہ بطلان۔



3

۳۶

حقیقۃ الہی

پیش کر کے خطی ثبوت کر دی اور اسلام میں یہ پہلا اجتماع تھا کہ سب نبی فوت ہو چکے ہیں۔  
 فرقہ دس شیعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض کم عمر بزرگ نواسے صحابی حین کی روایت بھی نہیں  
 تھی اور جیسا کہ ہر یہ وہ اپنی غلط فہمی سے عیسائی وجود کے آنے کی پیشگوئی پر نظر ڈال کر یہ خیال  
 کرتے تھے کہ حضرت عیسیٰ ہی آجائیں گے۔ جیسا کہ ابتدائے میں ابو ہریرہ کو بھی یہی دھوکہ  
 لگا چنا تھا اکثر بتوں میں ابو ہریرہ اپنی سادگی اور کئی روایت کے ایسے دھوکوں میں پڑ  
 جایکتا تھا۔ چنانچہ ایک صحابی کے آگ میں پڑ جانے کی پیشگوئی میں بھی اسکو یہی دھوکہ  
 لگا تھا اور آیت: **وَإِنَّمِنَ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ** کے ایسے  
 لٹالے معنی کرتا تھا جس سے کٹنے والے کو ہنسی آتی تھی کیونکہ وہ اس آیت سے قطعاً ثابت  
 کرنا چاہتا تھا کہ حضرت عیسیٰ کی روح کبھی پہلے سب پر ایمان لے آئیں گے۔ حالانکہ  
 دوسری قرأت اس آیت میں **بِجَانِ قَبْلَ مَوْتِهِ** کے قبل مَوْتِ کا وجود ہے اور  
 یہ عقیدہ کھلے طور پر قرآنی شریعت کے مخالف ہے کہ کوئی زمانہ ایسا بھی آئیگا کہ سب لوگ  
 حضرت عیسیٰ کو قبول کر لیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے:-  
**يَا عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ كُنْ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝ اِنَّا نُرِیْكَ الْاٰیٰتِیْ وَنُفٰیْضُكَ الْاٰیٰتِیْ وَنُفٰیْضُكَ الْاٰیٰتِیْ وَنُفٰیْضُكَ الْاٰیٰتِیْ**  
**الَّذِیْنَ اٰتٰیْنٰكَ فَوْقَ الْاٰیٰتِیْنَ كُنْ مِنَ الْاٰیٰتِیْنَ** یعنی اے عیسیٰ میں تجھے  
 موت دے دینگا اور پھر موت کے بعد مومنوں کی طرح اپنی طرف تجھے اٹھاؤں گا اور پھر تمام  
 جہنم سے تجھے بری کر دینگا اور پھر قیامت تک تیرے قبضے میں کو تیرے مخالفوں پر غالب  
 رکھوں گا۔ اب ظاہر ہے کہ اگر قیامت پہلے تمام لوگ حضرت عیسیٰ پر ایمان لے آئیں گے  
 تو پھر وہ کون سے مخالف ہیں جو قیامت تک رہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک اور مقام میں فرماتا ہے:-  
**وَالْقِیٰمَۃُ یَوْمَ الْاَعْدَآءِ ۝ وَنُفٰیْضُكَ الْاٰیٰتِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ۝** یعنی یہود اور  
 نصاریٰ میں قیامت تک عداوت رہے گی۔ پس ظاہر ہے کہ اگر تمام یہود قیامت پہلے ہی  
 حضرت عیسیٰ پر ایمان لے آویں گے تو قیامت تک عداوت رکھنے والا کون رہے گا۔

لے النصاراء: ۲۴۰ آل عمران: ۵۱ سے المائدة: ۶۵

مولوی عبداللہ غزنوی سے بستر بچوں کا اور نہجتا ہوں کیونکہ خدا تعالیٰ ان کو وہ نشان دکھاتا ہے کہ جو مولوی عبداللہ صاحب نے نہیں دیکھے اور ان کو وہ معارف سمجھاتا ہے جن کی مولوی عبداللہ کو کچھ بھی خبر نہیں تھی اور انہوں نے اپنی خوش قسمت سے مسیح موعود کو پایا اور اسے قبول کیا مگر مولوی عبداللہ اس نعمت سے محروم ماند گئے۔ آپ میری نسبت کیسا ہی بدگمان کریں اس کا فیصلہ تو خدا تعالیٰ کے پاس ہے لیکن میں بد بدکتا ہوں کہ میں مہدی ہوں اور اس ٹھکانے میں میرا پودہ لگایا گیا ہے جس ٹور کا ولایت مہدی آخر زمان چاہئے تھا۔ میں مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابوبکر کے درجہ پر ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ابوبکرؓ کیا وہ تو بعض انبیاء سے بتر ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی عطا کی تقسیم ہے اگر کوئی نخل سے مریجی جائے تو اس کو کیا پرواہ ہے اور جو شخص مولوی عبداللہ صاحب غزنوی کے ذکر پر ہمد سے نالافظ ہوتا ہے اس کو زندہ خدا سے خرم کر کے اپنے نفس سے ہی سوال کرتا چاہیے کہ کیا یہ عبداللہ اس مہدی مسیح موعود کے درجہ پر ہو سکتا ہے جس کو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا گا اور فرمایا کہ خوش قسمت ہے وہ اُمت جو دیتا ہوں کہ اندیشہ ہے ایک میں جو خاتم الانبیاء ہوں اور ایک مسیح موعود جو ولایت کے تمام کلمات کو ختم کرتا ہے اور فرمایا کہ یہی لوگ ہیں جو نہایت پائیں گے۔ اس بن فرمائیے کہ جو شخص مسیح موعود سے کنارہ کو کہ عبداللہ غزنوی کی وجہ سے اس سے نالافظ ہوتا ہے اس کا کیا حال ہے۔ کیا سچ نہیں ہے کہ تمام مسلمانوں کا متفق علیہ عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے صلہ۔ اور اولیاء اور ابدال اور قطبوں اور غوثوں میں سے کوئی بھی مسیح موعود کی شان اور مرتبہ کو نہیں پہنچتا۔ پھر اگر یہ سچا ہے تو آپ کا مسیح موعود کے مقابل پر مولوی عبداللہ غزنوی کا ذکر کرنا اور باد بدیہ شکایت کرنا کہ عبداللہ کے حق میں یہ کہا ہے۔ کس قدر خدا تعالیٰ کے احکام اور اس کے رسول کریمؐ کی وصیتوں سے لا پرواہی ہے۔ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نصیحت فرمائی تھی کہ عبداللہ غزنوی سے نکالا جائے گا اور پنجاب میں آئے گا اس کو تم ہلاک کرنا اور میرا سلام اس کو پہنچانا؟ یا یہ نصیحت فرمائی تھی کہ خلیفہ مصلوب کے وقت مسیح موعود ظاہر ہو گا اور وہ نبیوں کی شان لے کر آئے گا اور خدا اس کے ہاتھ پر مصلوبی مذہب کو شکست دے گا اس کی نافرمانی نہ کرنا اور اس و میری طرف سے یہ پہنچانا؟ اور اگر یہ کہو کہ وہ آکر نصاریٰ سے لڑے گا اور ان کی صلیبوں کو توڑے گا اور ان کے خنزیروں کو قتل کرے گا تو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ علماء ماسیوم کی خطیاں ہیں بلکہ ضرور تھا کہ مسیح موعود فری اور مصلوبی کے ساتھ آتا اور مسیح بخاری میں بھی لکھا ہے کہ مسیح موعود جنگ نہیں کرے گا اور نہ تو اور اوشھائے گا بلکہ اس کا حربہ آسمانی حربہ ہو گا اور اس کی سکھار و قتل قاطع ہوگی۔ سو وہ اپنے وقت پر آچکا۔ اب کسی فرضی مہدی اور فرضی مسیح موعود کی انتظار کرنا اور خوزری کے زمانہ کا منتظر رہنا سراسر کوتاہی کا نتیجہ ہے جو خدا نے میرے ہاتھ بدست سے نشان دکھلائے اور وہ ایسے قیصری طور پر ظاہر ہوئے کہ تیرے سو برس کے زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم



کی زندگی میں تو کسی نے کہیں بھی نہ کہا کہ اس کا گھر بھی وہ حقیقت حضرت صاحب کو غیبی ملے اور  
 رسول اللہ جانتے اور سنتے ہیں کہ حضرت علیؑ کا سوہو علیہ السلام نے اپنی کتاب انجم اتم  
 میں یہی خلاصہ اس کی تردید فرمائی ہے۔ یہ صاحب غنیمت ہے..... یہ کائنات..... یہ نبوت و رسالت  
 حضرتؐ میں کہ جس کو کفر نہ کیا نہیں بلکہ وہی ملے اس سے میری حاجت ماننے کا ہرگز نہ ہوگا  
 گویا میری حاجت و حقیقت مجھے رسول اللہ جانتی ہے اور گویا میں نے وہ حقیقت نبوت  
 کا دعویٰ کیا ہے کہ اگر ان صاحب کی پہلی کتاب ہے کہ میں اس میں حدیث قرآن پر بیان کرتا  
 ہوں تو پھر وہی اس کے نقطہ ہے جس میں غنیمت کو لیا ہے کہ میں خود نبوت کا دعویٰ نہیں کرتا  
 بلکہ یہ ہے تو پھر پہلی کتاب ہے جس میں غنیمت کو لیا ہے کہ میں خود نبوت کا دعویٰ نہیں کرتا  
 کہ یہ حدیث غنیمت غنیمت ہے جو خود رسالت اور نبوت کا دعویٰ کرتا ہے قرآن شریف پر ایمان  
 رکھ سکتا ہے! اور گویا یہ شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے حدیث و احادیث رسول اللہ و  
 خانم النبیین کو خدا کا اہل حقین کہتا ہے کہ کہہ سکتا ہے کہ میں بھی انصاف و علم کے بعد رسول اللہ ہی ہوں  
 احادیث میں حضرت محمدؐ کی تعلیم احادیث میں غنیمت کو لیا ہے کہ میں خود نبوت کا دعویٰ نہیں کرتا  
 میں پڑھا ہے لا قطع الکفر من بعد موتی من غیر حدیث اس کے حدیث و احادیث میں خود رسول اللہ  
 و امت سے پہنچنے کی بات ہے کہ کہنا وہ حق کہنے سے باز نہیں کہہ سکتی نہ امامت کے عبور  
 قرین کی کتاب میں رسول اللہ جانتے ہے کہ پہلی کتاب ہے کہ میں خود نبوت کا دعویٰ نہیں کرتا  
 ماشاء تعالیٰ تھا مجھے اس بات میں تمام غنیمتیں کہ سوہو کے ساتھ ولی ہدایت ہے اور میرا  
 سہیل گنیشہ رازی اپنا فخر سمجھتا ہوں۔ مجھے اس شان کی عقل سے بڑے بڑے فقیہ ہوئے ہیں  
 ان کے احادیث کا ذکر انہیں کر سکتا ہے کہ میرا ایک کتب تھے جو موت رسولی خلیل میں ہیں سوہو  
 انہی کی کتاب کے خاص کنوین ہیں جنہوں نے مجھے ایک نو فرمایا کہ کیا قیاس ہے کہ رسول اللہ جانتے  
 کہ ان کی کتاب میں چھوکیاں نہیں جتنی کہ سوہو کی ہیں بھراؤں ایک ایک ایسی ہی کہہ دیجئے وہاں تو  
 بلا کہ اب بکرو فرمایا ہے وہ تو حضرت غلام احمدؑ کی ہمتوں کے ثمرہ کھولنے کے بھی لائق تھے۔  
 ان فتنوں نے مجھے یہ یاد دلایا کہ ان کے سننے سے مجھے یہی تکلیف ہوئی کہ میری نظریات و  
 دعوت الہیہ سے سوہو میں سے ہونے کی ان کی نسبت تھی نہ سب جانتے ہیں اور اس وقت کے  
 قبل کچھ یہ شعر یاد آ گیا ہے

چو کفر از کعبه بر خیزد کجا ماند مسلمانان

میرزا بی بی حسنین

۴۷

کہ خود اپنے غم پر غم تھا کہ مٹی کے حلالہ پر غم دیکھ جاتے تھے اور مرثیہ لکھنے والے حلالہ کے ہاتھ میں پکڑی تھا اور ساتھ چلا گیا تھا کہ میرا خالہ زاد بھائی بھی میرا تھا۔ ہم نے حضرت سے کہا کہ ہم بھی انہی جلسوں کے اس وقت کو غم پہنچے تھے۔ اور ہم باہر کو ہندی طرف بھیج دیتے تھے۔ مگر حضرت صاحب نے ہماری خطاست پر ایک آدمی ڈپٹی عبداللہ اسماعیل پوری بلانے کے پاس بھیجا کہ اسے ہر روز دروازے آگئے ہیں اگر آپ اجازت دیں تو یہاں کو اپنے ہمراہ لے آئیں انہوں نے اجازت دیدی اور ہم آپ کے ساتھ حلالہ گئے کوئی بات نہ ہوتا تو ہم کو واپس مگر مسجد تک لے آئے۔ یہاں کوئی کام نہیں۔ مگر حضرت صاحب کی حکایتی قسمی جواب نہ دیا گیا۔

پس اشراق الرحمن الرحیم خاکسار عرض کرتا ہے کہ ہم سے ہندی بھیجوا کہ یکم صاحب نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت صاحب آخری سفر میں ہاتھ تشریف لے جانے کے قریب تھے ان سے کہا کہ مجھے ایک کام ہمیشہ سے تھا کہ اگر کوئی خواب آئے تو مجھے بتانا۔ مبارک یکم نے خواب دیکھا کہ چوہا پر گئی ہیں اور وہاں حضرت مولوی قادیان صاحب ایک کتاب لے کر بیٹھے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں اس کتاب میں میرے حلق حضرت صاحب کے لہجہ میں اور میں اب بکریوں دوسرے دن میں ہلا کر لے کر حضرت صاحب نے پوچھا کہ کیا کوئی خواب دیکھا ہے؟ مبارک یکم نے یہ خواب سنائی کہ حضرت صاحب نے فرمایا یہ خواب اپنی اہل کو دستانہ مبارک یکم کہتی ہیں کہ اس وقت میں نہیں بھیجی کہ اس کو

خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ خواب بہت عارض ہے اور اس سے مراد قریب حضرت صاحب کی عیادت کا وقت آن پہنچا ہے اور کہ آپ کے بعد حضرت مولوی صاحب خلیفہ ہونگے نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس وقت میرا مبارک یکم صاحب کی عمر گیارہ سال کی تھی۔ دوسری روایتوں سے یہ ظاہر ہے کہ حضرت صاحب اس سفر پر تشریف لے جانے ہوئے بہت قریب تھے کیونکہ حضور کو یہ احساس ہو چکا تھا کہ اس سفر میں آپ کو سفر آخرت پیش آنے والا ہے۔ مگر حلالہ نے سوائے اٹارے کا یہ کہ اس کا اظہار نہیں فرمایا۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ ہندی ہشیر و کاہ خواب خیر سائین کے خواب ہی محبت ہے۔ کہ عیادت میں حضرت صاحب کے بعد وفات کی طرف مرجع اشارہ ہے۔

پس اشراق الرحمن الرحیم۔ حافظ محمد صاحب ہنگن فیض آباد نے بیان فرمایا کہ میرا بیان کیا





الیہ لودہ محمدی ردت کلمہ  
 میں تیری طرف سے تمام توفیق کہہ کر کہتا ہوں کہ تم میرے لیے ایک اور کلمہ بتاؤ  
 اقول نعم والله ربی سیظہر  
 تم کہتے ہو کہ میں نے میرا حق قریب ہو کر لیا  
 کمثل یهودی ومن یتنصر  
 میں ایک یہودی کی طرح ہوں کیسا کہہ سکتا ہوں  
 مسیح محمداً فتفکروا  
 اے مسیح محمد ہیں اب تم سو لو  
 من القول قل نبینا فتدبروا  
 تم کہتے ہو کہ میں رسول کا کیا قیل و قال  
 فلا تکفروا ما تعلمون واظہروا  
 میری کچھ باتیں سنو کہ میری باتیں سن کر تم کو  
 فسوف یری تعذیب نالہ تسقر  
 میں تم کو ایسا دکھائے گا کہ تم کو شب و روز ہنسنے  
 ودع یا ثناء الله قولا شروفا  
 اے اللہ تعالیٰ شہادت دے کہ میں نے سچا کہا ہے  
 حکوت بمحمد حامداً لتقصر  
 میں نے تم کو سچا کہا ہے کہ تم میرا حامد ہو کر کہو  
 وان الفی یخسر الحسوب یحذر  
 اور ان لوگوں کو کہ جو حساب کرتے ہیں وہ بے شمار  
 فحسبکم خیراً لایہا المستکبر  
 میں نے تم کو سچا کہا ہے کہ تم میرے لیے بہتر ہو کر کہو  
 ہمارے لیے تم کو سچا کہا ہے کہ تم میرے لیے بہتر ہو کر کہو

تکاد السموات العلیٰ من کلامکم  
 قریب ہے کہ آسمان تمہاری کلام سے  
 اکان حسین افضل المرسل کلام  
 کیا حسین تمام نبیوں سے بڑھ کر تھا۔  
 الا لعنة الله الغیور علی الذی  
 غیور رہا جو کہ خدائے غیب کی اختیاری شخص پر ہے  
 واما مقامی فاعلموا ان خالق  
 اور میرا مقام یہ ہے کہ میرا خدا  
 الناجیة سبل الهدی ازهارها  
 ہوا ایک بے شک کہ ہدایت کا اور ایک بے شک کہ  
 تکدر ماء السابقین وعیننا  
 پہلے کا پانی کھد ہو گیا۔  
 رأیتوا انتم تذکر من روا تکم  
 ہم نے دیکھا کہ تم اپنے راویوں کا ذکر کرتے ہو۔  
 وشتان ما بینی و بین حسینکم  
 اور میرا اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے۔  
 واما حسین فاذا ذکر اذ شت کربلا  
 مگر حسین پس تم دشت کربلا کو یاد کر لو۔  
 والی بفضل الله فی حجر خالق  
 اور میں خدا کے فضل سے کہ وہ طاقتور ہے اور میں ہر وقت اس کے پاس ہوں۔  
 ولن یأتنی الاعداء بالسيف والقتال  
 اور نہ دشمنوں کا تلوار و نیزہ کے ساتھ میرے پاس آویں۔

تفطرون لولا وقتها متقرر  
 بحث جاتی اگر ان کے پھٹنے کا وقت معقول نہ ہو  
 اکان شفیع الانبیاء وموثر  
 کیا وہی نہیں شفیع اللہ سب سے بڑھ کر ہے۔  
 ۱۹ یمنین باطراء ولا یتبصر  
 جو مبالغہ آمیز باتوں کو جھوٹ بولتا ہے اور نہیں دیکھتا  
 یحمدنی من عرشه ویوقر  
 عرش پر سے میری تعریف کرتا ہے اور عورت دیتا ہے  
 نسیم الصبا من شانها تحیة  
 نسیم صبا اس کے شان سے میرا ہی ہو رہی ہے۔  
 الی آخر الا یتام لا تتکذرو  
 اور ہمارا پانی اخیر زمانہ تک کھد نہیں ہوگا۔  
 وهل من نقول عند عین تبصر  
 اور کیا قہر دیکھنے کے مقابل ہر کچھ جبر ہیں۔  
 فانی او ید کل ان وانصر  
 کہو نہ مجھے تو ہر ایک نے خدا کی تائید میں دلی دہی ہے۔  
 الی هذه الا یتام تبکون فانظروا  
 اب تک تم روتے ہو پس سوچ لو۔  
 اربی واعصم من لیا پر تکیا کرو  
 اور میری نصیحت کے ساتھ جو پرہیزگاری میں بچا یا جاتا ہیں۔  
 فوالله انی احفظن واظفر  
 پس بخواتین بچا یا جاؤں گا اور مجھے فتح ملے گی۔



وہویم فعلتم ما فعلتم بغدارکم  
 اور جسکے قہر نے کام کیا جو کیا حسین کے بھائی  
 فظلم الارساری یلعنون دفاؤکم  
 پس تم قیدی بنو اپنی ہی تمہاری وفاداری کے لئے  
 هناك تراوی عجز من تمسبونہ  
 اب مجھ پر جس سے اس شخص نے عین عین کا ظہر کیا  
 زعمتم حسیناً انه سید الوری  
 تم کہیں کرتے ہو کہ حسین تمام مخلوق کا سردار ہے  
 فان كان هذا الشک لا الذین جازوا  
 پس اگر یہ شک دین میں ہے تو ہوتا  
 وذلك بهتان وتوهین شانہم  
 اور یہ بہتان ہے اور انہیں ظہر اس کے شانہم  
 طلبتم فلا حاص قتلہ مخیبة  
 تم نے اس کو شہید نہیں کیا کہ جزیرہ سے مرگیا  
 والله لیست فیہ متی زیادة  
 اور تمہارا ہے مجھ سے کہ زیادت نہیں  
 وانی قتیل الحبت لکن حسینکم  
 اور میں قتیل حبیب ہوں لیکن حسین تمہارے  
 جدرنا سفا شکر الی اسفل الثری  
 ہم نے تمہارے کشتیوں کو زمین کی طرف اتار دیا  
 والله ان الدھر فی کل وقتہ  
 اور خدا کہ زمانہ اپنے ہر لمحہ میں

باخ الحسین وولده اذ احصوا  
 باخ کے ساتھ اس کے والد کے ساتھ احصا کر کے  
 در تمواهل البيت او ذوا و دقروا  
 تم جھانک کر اور البیت تک پہنچ گئے اور قتل کر گئے  
 شفیع النبی محمد فتفکروا  
 شفیع نبی محمد کے متفکر ہو جاؤ  
 وکل نبی منہ یخو و یخفر  
 اور ہر نبی اس کے شہادت کے لئے ڈرتا ہے اور ڈھکتا ہے  
 فما للخور سل الله فی الناس بعثوا  
 تو عام پیغمبر بن لوہود پر بھیجتے تھے کہ ہلاک  
 لك الویل یا حول الفلا کیف تجسر  
 اے ہنگام کے غلام، وکیل، کیا دیر لگایا  
 فخیبکم رب غیور متکبر  
 اور تمہارے رب نے غیور و متکبر کو  
 وعندی شہادات من الله فانظروا  
 اور میرے پاس شاہدائے خدا ہیں، پس تم دیکھو  
 قتل العدا فالفرق اجل و اظہر  
 دشمنوں کا قتل ہے پس فرق اجل و اظہر  
 واوثانکم فی کل وقتہ نکسر  
 اور تمہارے بت ہر وقت ٹوٹ رہے ہیں  
 نعمینج ال کڈ فی غنمہ لا یقتور  
 نہیں نصیب کر رہا ہے اس کے غنم کو کہ نہیں ڈرتا













یہ خدا کا کلام ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ اے جو مطلق کے لئے مسیح کر کے بھیجا گیا ہے۔  
 ہماری اس مہلک بیماری کیلئے شفاعت کرو۔ تم یقیناً سمجھو کہ آج تمہارے لئے مجھ اس  
 مسیح کے اور کوئی شفیع نہیں۔ باستثناء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور شفیع آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہیں بلکہ اسکی شفاعت حقیقتاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی  
 شفاعت ہے۔ اُسے جیسا مشن ہے: اب رہنا المسیح مت کہو۔ اور دیکھو کہ آج تم میں ایک  
 جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے۔ اور اُسے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا خلیفہ ہے  
 کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہو۔ اور اگر میں اپنی  
 طرف سے یہ باتیں کہتا ہوں تو میں جھوٹا ہوں۔ لیکن اگر میں ساتھ اس کے خدا کی گواہی  
 رکھتا ہوں تو تم خدا سے مقابلہ مت کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم اس سے لڑنے والے ٹھہرو۔  
 اب میری طرف دوڑو کہ وقت ہے جو شخص اس وقت میری طرف دوڑتا ہو میں اسکو  
 اس سے تشبیہ دیتا ہوں کہ جو عین طوفان کے وقت جہاز پر بیٹھ گیا۔ لیکن جو شخص مجھے  
 نہیں مانتا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ طوفان میں اپنے تئیں ڈال رہا ہو اور کوئی بچنے کا  
 سامان اُسکے پاس نہیں۔ کما شفیع میں ہوں جو اس بزرگ شفیع کا سایہ ہوں اور اس کا  
 نفل جس کو اس زمانہ کے اندھوں نے قبول نہ کیا اور اسکی بہت ہی تحقیر کی یہی حضرت  
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس لئے خدا نے اسوقت اس گناہ کا ایک ہی لفظ کے ساتھ  
 پادریوں سے بدلہ لے لیا کیونکہ عیسیٰ مشنریوں نے عیسیٰ بن مریم کو خدا بنایا اور ہمارے  
 تئیں وہی حقیقی شفیع کو گالیاں دیں اور بدزبانی کی کتابوں سے زمین کو بھس کر دیا اس لئے  
 اس مسیح کے مقابل پر جس کا نام خدا رکھا گیا۔ خدا نے اس اُمت میں سے مسیح موعود بھیجا۔  
 جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شانوں میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے  
 مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔ تاہم اشارہ ہو کہ عیسائیل کا سچ کیسا غلط ہے جو اس کے  
 اپنی غلام سے بھی مقابلہ نہیں کر سکتا ہے وہ کیسا مسیح ہے جو اپنے قرب اور شفاعت کے

[illegible]

الحمد لله الذي جعل في كل شيء حكمة  
 ونور. والحمد لله الذي جعل في كل شيء حكمة

پہلا حصہ 301

مکتوبات جلد چهارم صفحہ 384 طبع جدید از مرزا قادیانی



۱۹۲

اُن اِز انہم قوموں کی ہے۔ یہ اس لیے کہ اس نے قویٰ کو مسلط کر دیا۔ بڑی خوش قسمتی ہے کہ فتنہ کو مستحکم  
یہ اسلام پر جاوے کہ خلا ہے۔

جس قدر اہم سماجی اور فطرت وغیرہ ہوتی ہے ان سب کی جڑ خدائے ہی میں قس ہے۔ یہی قس کی  
وجہ سے گاہ میں ولیری ہوتی ہے۔ یہی کی طرف رجوع ہوتا ہے۔ اور آخر کار بدعتی کی وجہ سے تنگی کی زیت  
اُتی ہے پھر اس سے ہندام ہوتا ہے جس سے زیت موت تک پہنچتی ہے۔ وہ گھر بگڑاؤ کی بدعتی میں فتنہ  
مائل دیکھ کر خدا تعالیٰ سے فتنہ اور طرقتی سے وسوسے دیکھا یا اس کے جائز و ناجائز سمجھا رہے گا۔ شواہد  
پر چوری کرتا ترک کرے تو خدا تعالیٰ اسے مقصد بنیٰ ایسے طرقتی سے دیدے گا کہ حلال پر اور حرام کا درجہ اٹکائی  
دیکھے تو خدا تعالیٰ نے اس پر حلال حد تک کا حد و انداز بند نہیں کر دیا کیلئے بدعتی اور بدعتی سے بچنے  
کے لیے ہم نے اپنی جماعت کو کثرت اندوہ کی بھی نصیحت کی ہے کہ تقویٰ کے لئے اگر وہ ایک سے زیادہ  
بیروں کی چاہیں تو کریں مگر خدا تعالیٰ کی نصیحت کے مرتعب نہ ہوں۔ پھر گناہ کے جو شخص ایمان کا دعویٰ کرتا ہے  
(ابتداء جلد ۲ نمبر ۲۰ صفحہ ۲۰۰ جلد ۲ نمبر ۲۰ صفحہ ۲۰۰)

۲۴ دسمبر ۱۹۳۳ء

ماہ جزاء عبد القلیف صاحب  
کی نسبت حضرت اقدس نے

ماہ جزاء عبد القلیف صاحب کی شہاد کا درجہ

فرمایا کہ

وہ ایک اُسوۂ حسنہ چھوڑ گئے ہیں۔ اگر خدا سے دیکھا جاوے تو ان کا واقعہ حضرت بہام میں علیہ السلام کے  
واقعہ سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے کیونکہ وہ تو عقیدہ نہ تھے۔ نہ ان کو زنجیریں ڈال گئی تھیں۔ صرف ایک قسم کا جنگ تھا  
بہام میں علیہ السلام کے ساتھ بھی کچھ فوج تھی۔ مگر ان کے کوئی ماسے گئے تو ان کے اوپر سے بھی توڑ دیکھ لیں  
کو دارا۔ اور نہ جان بچانے کا کوئی موقعہ ان کو ملا۔ مگر یہاں عبد القلیف صاحب عقیدہ تھے۔ زنجیریں ان کے ہاتھ  
پانک میں پڑی ہوئی تھیں۔ متبادل کرنے کی ان کو تبت نہ تھی۔ اور بار بار جان بچانے کا موقعہ دیا جاتا تھا۔ یہاں ہم  
کی شہادت دلچسپی ہے کہ اس کی نظیر تیرہ سو سال میں مٹی مائل ہے۔ عام معمول زندگی کا چھوٹا حال ہوا  
کرتا ہے۔ وہ کہ ان کی زندگی ایک قسم کی زندگی تھی۔ مائل۔ دولت۔ جاہ و ثروت سب کچھ موجود تھا۔ اور اگر  
بیر کا کتا مان لیتے تو ان کی عزت اُن کے برابر جاتی مگر انہوں نے ان سب پر فطرت مار کر اور ویدہ دانت بلدی ہیں



ہو جاتے ہیں اور ہر ایک چیز جو بت کی طرح خدا سے رکھتی ہے خواہ وہ اخلاقی حالت ہو یا اعمال فاسقانہ ہوں یا فحلت اور کسل ہو سب سے اپنے تئیں دور تر رہ جاتے ہیں، لیکن بد نصیب یزید کو یہ باتیں کہاں حاصل تھیں دنیا کی محبت نے اس کو اندھا کر دیا تھا مگر حسین رضی اللہ عنہ ظاہر مہتر تھا اور بلاشبہ وہ اُن برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے اور بلاشبہ وہ سردارانِ بہشت میں سے ہے اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے اور اس امام کی تقوس نے اور محبتِ الہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لیے اسوۂ حسنہ ہے اور ہم اس معصوم کی ہدایت کے اقتدار کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو علیٰ رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبتِ الہی کے تمام نقوش انکا سی طور پر کمال پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے جیسا کہ ایک صاف آئینہ میں ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے ان کا قدم گروہی جو اُن میں سے ہیں۔ دنیا کی آنکھ وہ شناخت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دنیا سے بہت دور ہیں۔ یہی وجہ حسینؑ کی شہادت کی تھی کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اس کے نام میں محبت کی تائید سے بھی محبت کی جاتی۔ غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کی تحقیر کی جاتے اور جو شخص حسینؑ یا کسی اور بزرگ کی جو آئمہ مطہرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے۔ وہ اپنے ایمان کو فناء کرتا ہے کیونکہ اللہ جل شانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیادوں کا دشمن ہے۔ جو شخص مجھے بُرا کہتا ہے یا من طعن کرتا ہے اس کے محض میں کسی برگزیدہ اور محبوب الہی کی نسبت شوخی کا لفظ زبان پر لانا سخت محبت ہے۔ ایسے موقع پر دگر کرنا اور نادان دشمن کے حق میں دُعا کرنا بستر ہے کیونکہ اگر وہ لوگ مجھے جانتے کوئی کس کی طرف سے ہوں تو ہرگز بُرا نہ کہتے وہ مجھے ایک دجال اور مغتری خیال کرتے ہیں۔ میں نے جو کچھ اپنی نسبت دعویٰ کیا اور جو کچھ اپنے مرتبہ کی نسبت کہا وہ میں نے نہیں کہا بلکہ خدا نے کہا۔ میں مجھے کیا ضرورت ہے کہ ان بمشوں کو طول دوں اگر میں درحقیقت مغتری اور دجال ہوں اور اگر درحقیقت میں اپنے ان مراتب کے بیان کرنے میں جو میں خدا کی وحی کی طرف ان کو منسوب کرتا ہوں کاذب اور مغتری ہوں تو میرے ساتھ اس دنیا اور آخرت میں خدا کا وہ معاملہ ہوگا جو کاذبوں اور مغتریوں سے ہوا کرتا ہے کیونکہ محبوب اور مرید کیسے نہیں ہوا کرتے۔ سوائے عزیز و مہر کرد کہ آخر وہ امر جو غنی ہے کُل جلتے گا۔ خدا جانتا ہے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اور وقت پر آیا ہوں۔ مگر وہ دل جو سخت ہو گئے اور وہ آنکھیں جو بند ہو گئیں میں ان کا کیا بھی کر سکتا ہوں۔ خدا میری نسبت اشارہ کر کے فرماتا ہے کہ "تُتیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا"

جو نکر میں ملتی طور پر محمد ہوں صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اس طور سے خاتم النبیین کی ہر نہیں  
 لڑی۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت محمد تک ہی محدود رہی یعنی ہر حال مستند  
 صلی اللہ علیہ وسلم ہی نہیں ہے نہ اور کوئی یعنی جبکہ میں بروزی طور پر آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم ہوں اور بروزی تک میں تمام کمالات محمدی صحت نبوت محمد کے میرے آئینہ ظہوریت  
 میں منعکس ہیں پھر کونسا لاکھ انسان ہوا جس نے علیہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا بھلا  
 اگر مجھے قبول نہیں کرتے تو یوں سمجھ لو کہ مہدی موعود خلق اور خلق میں ہر رنگ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم ہو گا اور اس کا اسم آج تک کے اسم سے مطابق ہو گا یعنی اس کا نام بھی  
 محمد اور اسم ہو گا اور اسکے اہلبیت میں سے ہو گا اور بعض حدیثوں میں ہے کہ محمد میں سے ہو گا  
 یہی حقیقت اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ وہ نہ مانیت کے لئے اسی نبی میں ہو گا ہو گا  
 اور اسی کی روح کا روپ ہو گا۔ اس پر نہایت قوی قرینہ یہ ہے کہ جن الفاظ کے

حاشیہ۔ یہ بات میرے اجلا کی تاریخ سے ثابت ہے کہ ایک وادی ہمدی شریف خانہ سادات  
 سے اور بنی قاطر میں سے تھی۔ انکی تصدیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کیا اور خواہد میں مجھے فرمایا کہ  
 سلطان متا اہل البیت علی مشرب الحسن۔ میرا نام سلطان رکھا ہے وہ سلم۔ اور سلم عربی میں  
 صلح کو کہتے ہیں یعنی مقدمہ ہے کہ صلح میرے ہاتھ پر ہوئی۔ ایک اندوہی جو اندوہی بنی اور متاد  
 دور کر گئی۔ وہ سری بیرونی کہ جو بیرونی عادت کے درجہ کو پائل کے اور اسوہ کی عظمت دکھا کر  
 خیر ذابہب اللوں کو اسوہ کی طرقت جکا دی معلوم ہوتا ہے کہ حدیث میں جو سلطان آیا ہے اسی سے  
 بھی نہیں مراد ہوں۔ ورنہ اس سلطان پر وہ صلح کی پیشگوئی صادق نہیں پاتی۔ اور میں خاصہ وہی پاک  
 کتاب ہیں کہ میں بنی ہمدی سے ہوا۔ جو جب اس حدیث کے جو کنز العمال میں آیا ہے بھی مذکور  
 بھی بنی اسرائیل اور اہلبیت میں سے ہے اور حضرت قاطر نے کشتی طالت میں اپنی زبان پر میل سوکھا  
 اور مجھے دکھایا کہ میں کشتی سے ہوں۔ چنانچہ یہ کشتی بلا ہوا میں سے ہے۔ چنانچہ

ایک فاطمی کا ازالہ (حاشیہ) صفحہ ۱۱ از مرداد کا دیانی

چند صفحہ 302



یسی آئینہ خالق نما ہے      یہی اک جوہر سیفِ دُعا ہے  
ہر اک نیکی کی جو یہ اُتکا ہے      اگر یہ جو وہی سب کچھ دہا ہے  
یہی اک فرشتہ ابنِ اہلبہ ہے      بجز تقویٰ نہ اہل بیت میں کیا ہے  
نہد پلہ کہ وہ پیتا خدا ہے      اگر سوچو، یہی دارالجزا ہے  
بچے تقویٰ سے اُس نے یہ جوا دی

قَسْبَعَكَ الَّذِي أَخْرَجَ الْأَعْمَى

جب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ      بُدک دُعا ہے جس کا کام تقویٰ  
نہو! ہے مالِ اسلام تقویٰ      خدا کا شق ہے اہلِ جام تقویٰ  
مسلمان! بناؤ تمام تقویٰ      کہاں ایمان اگر ہے خام تقویٰ  
یہ دولت تُو نے مجھ کو اسے خدا دی

قَسْبَعَكَ الَّذِي أَخْرَجَ الْأَعْمَى

خدا یا تیرے فضلوں کو کر دیں یاد      بشارت تُو نے دی اہلِ پیر یہ اولاد  
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد      جو ہیں گے جیسے بانوں میں ہوں شلاد  
خبر مجھ کو یہ تُو نے بار بار دی

قَسْبَعَكَ الَّذِي أَخْرَجَ الْأَعْمَى

مری اولاد سب تیری عطا ہے      ہر اک تیری بشارت سے پہلے ہے  
یہ پانچوں جو کہ لیلِ سیدہ ہے      یہی ہیں پنج تنِ جن پر پنا ہے  
یہ تیرا فضل ہے اسے میرے اہل

قَسْبَعَكَ الَّذِي أَخْرَجَ الْأَعْمَى

دیے تُو نے مجھے یہ ہر وقتاب      یہ سب ہیں میرے پیکر تیرے باب

☆ اہلِ سرور



۵۵۵

قرنہ دنیا کی طرف سے تو آپ کا خدا ہی ہے مگر آپ کا یہ تب ہی ہے جبکہ کابل تو قی ہو جیسے ہمارے نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کابل میں تشریف لے دیے ہی کابل میں تو کئی ہی تھلے ہی دجہ چکا تھے خدا سے خدا سے تو وہ  
کابل دوسرے مواصلات کی ذرا بھی پرہیز نہیں کی اس کی غافلت سے کچھ بھی ساڑ دینے نہ پتہ میں ایک نئی ٹنگ  
یہی خدا تعالیٰ کی ذات پر تھا اسی لیے اس قدر غلام شاہی پورہ کو آپ نے نشانہ لیا اور مدی دنیا کی غافلت کی  
اور اس کی کچھ بھی ہستی نہ تھی یہ بڑا خود ہے تو کئی کاجس کی غیرونیامیں نہیں تھی۔ اس لیے کہ اس میں خدا کو پسند  
کر کے دنیا کو غافلت بنایا جاتا ہے۔ مگر یہ حالت پیدا نہیں ہوتی جب تک گریہ خدا کو دیکھتے ہیں اس لیے یہ  
نہ ہو کہ اس کے بعد وہ سراد و تہہ مفرط کھٹے ملا ہے۔ جب یہ ایسا ہو جاتا ہے تو وہ خود کو خفاک  
راہ میں دیکھتی بناتا ہے۔ اس لیے کہ وہ جانتا ہے کہ خدا اللہ دوست بنا دے گا۔ ہائیڈاد کو دیتا ہے کہ اس کے  
بہتر ملے کر قی ہو سکے۔

خدا سے کلام یہ ہے کہ خدا ہی کی رضا کو خود ہر تشریف ہے اور ہر تشریف اس کا دل تو اس میں ہی تشریف ہے تو کئی  
اور تو کئی کی شرط ہے تشریف ہی ہمارا نہ ہوتا ہے اس میں ہی ہے۔

۱۴ ستمبر ۱۹۰۱ء بدھ سڑک

”اُمّ المؤمنین کے لفظ کا استعمال“  
”اُمّ المؤمنین“ کا لفظ جو سیدہ ام ولد کی بیوی کی نسبت استعمال  
کیا جاتا ہے اس پر میں ملک احقران کی کتاب ”حقوق نسویہ“

علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سخی کر لیا،  
”احقران“ کے لفظ سے بیت ہی کم خود کہتے ہیں اس قسم کے احقران صحت سے ہی کہہ سکتے ہیں خدا کی  
بناد پر کیے جاتے ہیں اور نہ میں وہاں کے فعل کی بیویوں اگر انہماک میں نہیں ہوتی تو ان کی عیال  
خدا تعالیٰ کی شہادت کا قافیہ قدرت کے اس حال سے ہی نہ گھٹتا ہے کہ کبھی کبھی ان کی بیوی سے کہیں نے  
شادی نہیں کی۔ ہم کہتے ہیں کہ اسی رنگوں سے ہمارا احقران کہتے ہیں کہ ”اُمّ المؤمنین“ کہتے ہیں وہ پتہ  
پہنچے کہ تم بتاؤ ہر سچ ہو تو تمہارے ذہن میں ہوتا ہے تم کہتے ہو کہ اگر تمہاری بیوی کہہ کہی اس کی بیوی  
کو تم ”اُمّ المؤمنین“ کہو گے یا نہیں؟ مسلم میں تو سچ ہو کہ کسی بیوی کا لفظ ہے اور اگر ان میں سے کسی نے یہ لفظ استعمال  
نہ

ان کے حکم کے بعد ہر ۳۰ سال ۲۰۰۰ روپے ہر ایک پر ۱۰۰

۱۱) ستارہ قیصر ص ۳۔

۱۲) اشتہار اردو مجلہ ۱۳۹۳ء واشتہاد ۴ فروری ۱۳۹۳ء وغیرہ

پسٹل شہزادہ الحسن الرحیم۔ میاں امام الدین صاحب سیکھوانی نے ہدیہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تین سو تیرہ اصحاب کی فہرست تیار کی۔ تو بعض دستوں نے غلط لکھ کر خندہ ہلدا نام بھی اس فہرست میں مدج کیا جائے۔ یہ دیکھ کر ہم کو بھی خیال پیدا ہوا کہ خندہ علیہ السلام سے دریافت کریں کہ آیا ہلدا نام مدج ہو گیا ہے یا کہ نہیں۔ تب ہم تینوں نے مل کر معاشی عبد العزیز صاحب خندہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور دریافت کیا اس پر خندہ نے فرمایا کہ میں نے یہ کہہ کے نام پہلے ہی درج کئے ہوئے ہیں۔ مگر ہمارے ناموں کے آگے مع اہل بیت لکھنا عامی نام لکھے تھے۔

خاندان عوفی کتاب ہے کہ فہرست حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۳۹۳ء میں تیار کی تھی۔ اور اسے ضمیمہ انجیل اتم میں مدج کیا تھا۔ احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت صلح نے بھی ایک دفعہ اسی طرح اپنے اصحاب کی ایک فہرست تیار کروائی تھی۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ عین سوتیلو کا مدج اصحاب ہدیہ کی نسبت سے چنا گیا تھا کیونکہ ایک حدیث میں ذکر آتا ہے کہ ہدیہ کے ساتھ اصحاب ہدیہ کی تعداد کے مطابق ۳۳ اصحاب ہوں گے جن کے اسماء ایک مطبوعہ کتاب میں مدج ہونگے اور دیگر ضمیمہ انجیل اتم ص ۴۰ تا ۴۵)۔

پسٹل شہزادہ الحسن الرحیم۔ میاں امام الدین صاحب سیکھوانی نے ہدیہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت اقدس نے بیان فرمایا کہ طاعون دنیا سے اس وقت تک نہیں جائیگی کہ یا تو یہ گناہ کو کھا جائے گی۔ اور یا آدمیوں کو کھا جائے گی۔

خاندان عوفی کتاب ہے کہ معنوی رنگ میں طاعون کا خدوہ دوسرے عناب بھی شامل ہیں جو دنیا کی طرف سے اپنے مسیح کی تائید کے لئے نازل ہوئے یا آئندہ ہوں گے۔

پسٹل شہزادہ الحسن الرحیم۔ میاں امام الدین صاحب سیکھوانی نے ہدیہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ بسا اوقات اگر کوئی شخص اس گزشتہ کے آگے بڑھ جائے۔ تو وہ بکرا جانا ہے۔ لیکن اگر وہ اٹھنے کے سامنے بڑھ جائے تو چھوٹ جاتا ہے۔

ہیں لیں۔ اور کوئی معیت باقی ہے جس کی انتکار میں تم لوگ بیٹھے ہو کاش اب بھی تم لوگ بچتے اور خدا کے غضب کو اور نہ بھڑکتے مگر افسوس ہے جسے خدا اندھا کرے اسے کوئی دکھا نہیں سکتا۔

خدا نے ہم کو اس مقام پر کھڑا نہیں کیا کہ ہم ان لوگوں کی دل ہم کس مقام پر کھڑے ہیں آزار یوں اور تکلیف دیوں سے گھبرا جائیں کیونکہ جیسا کہ ہمیشہ سے سنت ہے ضرور ہے کہ ان پر ہمیں ظاہری فتح بھی حاصل ہو جو قاتح گاریاں کھاتے ہیں اُس وقت ان کی اولاد اسی طرح ان کے نام سے شرابے کی جس طرح ابو جہل کی اولاد شرابی تھی۔ دنیا دیکھے گی کہ میری تہہ ہاتھیں جو نکسی اور پھاپی جائیں گی پوری ہو گی اور ضرور پوری ہو گی ان لوگوں کی فطرت جو بعد میں آئیں گی وہ یہ کہنا پسند نہ کریں گی کہ محمد حسین یا عیسیٰ اللہ کی اولاد ہیں وہ یہ کہنے سے شرمانیں گی ان کے نام بن کر ان کی گردنیں نیچی ہو جائیں گی اور مرتضیٰ حسن جو سید کھانا ہے اس کی یہ سیادت باطل ہو جائے گی اب وہی سید ہو گا جو حضرت مسیح موعود کی ابتلا میں داخل ہو گا اب پر اثر شدت کام نہ آئے گا کہ ان رشتہ داروں نے اس کی ہتک کی۔ مسلمان کھلا کر اسلام کے نام لیا کھلا کر انہوں نے پیکر دیئے کیا احمدی آریوں سے بھی بدتر ہیں جس خدا کی کتب سے ان کی سیادت مٹائی گئی اور یہ ذلیل اور حقیر کئے گئے اور کئے جائیں گے اگر انہوں نے توبہ نہ کی ان کے تمام دعویٰ باطل اور تمام خوشیاں بچ ہو جائیں گی کیا وہ اپنی اس وقت تک کی حالت پر نظر نہیں کرتے کسی امر میں بھی انہیں کامیابی اور خوشی نصیب ہوئی؟ ہرگز نہیں لیکن ان کے مقابلہ میں ہماری یہ حالت ہے اگر ہمیں ایک غم آیا تو خدا تعالیٰ نے چار خوشیاں دکھائیں ہیں ہم انکی مخالفتوں اور شرارتوں سے گھبراتے نہیں کیوں کہ خدا تعالیٰ کی تائید ہمارے ساتھ ہے جس اے عزیز دہا اور دوستو! میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کے ہو کر خدا کے بن کر اسلام کی خدمت کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ تمہارے سامنے یہ لوگ ہیں جن کے حلق تم دیکھ سکتے ہو کہ ایک نبی کا آثار اور مخالفت کرنے سے ان کی حالت کیا سے کیا ہو گئی ہے پس تم خدا کے لئے ہو جاؤ اور پھر نہ ڈرو جو کچھ ہو گا ہے ہو جائے کہ جو خدا کا ہو جائے پھر وہ کسی سے نہیں ڈرتا۔

(الفضل ۱۲۱۳ مئی ۱۹۳۳ء)

۱۔ یس: ۳۱ ۲۔ لیس: ۵۶ ۳۔ البقرة: ۱۹ ۴۔ المص: ۳۶

۵۔ تفسیر مجلوی جلد ۲ صفحہ ۹۱ تفسیر سورۃ الحج ذر کہ تَوَلَّوْا اَنْتُمْ لَنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلِهِ۔ الخ

یہ جملہ صفحہ 304 پر درج ہے

قول الحق صفحہ 32 سے پہلے انوار العلوم جلد 8 صفحہ 180 از مرزا بشیر الدین محمود





خاتم النبیین خیر المرسلین ہیں جس کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بجز قرآن  
 پر ہی ہو جس کے ذریعے کہ انسان راہ راست کو اختیار کر کے غلاتے تعالیٰ کی پہنچ سکتا  
 ہے اور ہم پختہ نہیں کہ ہاتھ اس بات پر ایسا دیکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب الہی  
 ہے اور ایک شے یا قطعہ اس کی شرف اور حدود اور احکام اور احادیث سے زیادہ نہیں  
 ہو سکتا اور دکم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وی یا ایسا امام ملنا نہیں جتنا رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم فرقائی کی جہت پر مسیح یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو اگر کوئی ایسا  
 خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور محدود کاغذ ہے اور  
 ہمارا اس بات پر بھی یقین ہے کہ اوتی دو صراط مستقیم کا بھی ایسا تاباں ہمارے نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ راہ راست کے مطلق مدلول بجز  
 اقتدا اس امام المرسل کے حاصل ہو سکیں کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام و مرتبہ  
 اور قرب کا بجز کمال کامل و استقامت ہے جسے اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل نہیں  
 سکتے ہیں جو کچھ کتاب ہے مطلقاً اور کتب ہے اور ہم اس بارے میں بھی یقین رکھتے  
 ہیں کہ جو استہانہ اور کمال لوگ شرف و محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہو کر  
 تکمیل متاثر ہو کر اپنے حق کے کمال کی نسبت ہی ہمارے کمال سے بڑے ہیں حاصل  
 ہونے والے کمال کے حلقہ میں ہمارے میں بعض ایسے بڑے خفاں ہیں جن کو ہمیں کسی طرح سے  
 حاصل نہیں ہو سکتے۔ غرض ہمارا حق تمام باتوں پر ایسا ہے جو قرآن شریف میں لکھا  
 ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا نے تعالیٰ کی طرف سے اس کے بعد تمام حدیث اور  
 احادیث کی تمام فاضل ضلالت اور جہنم تک پہنچانے والی راہ یقین رکھتے ہیں گواہوں  
 کہ ہماری قوم میں ایسا لوگ بہت ہیں جو اس حق اور معانی قرآنیہ اور حقائق انکار نہیں  
 کو یہ اپنے وقتوں میں کشف و الہام زیادہ تر صفائی سے کہتے ہیں اور ان کے ہاتھ میں  
 یہ ناسل کہتے ہیں حالانکہ معانی قرآنیہ و حدیثیہ میں غلطی کثرت سے ہے

۱۷۱

حساوول

۱۴۰

ازالہ اوہام

حالانکہ وہ بھائے خود اپنے دشمنوں کو سزا دیتے تھے کیونکہ ان کی بائبل کے ظاہری الفاظ پر نظر تھی۔  
افسوس کہ ہمارے مسلمان بھائی بھی اسی گرداب میں پڑے ہوئے ہیں اور حضرت مسیح کی نسبت  
یہودیوں کی طرح ان کے دلوں میں بھی یہی خیال جمنا ہوا ہے کہ ہم انہیں بھی آسمان پر اُترتے  
دیکھیں گے اور انہیں ہم پر چشم خود دیکھیں گے کہ حضرت مسیح زبور و انجیل کی پیشاک پئے ہوئے  
آسمان سے اُترتے چلے آئے ہیں اور انہیں بائبل فرشتے ان کے ساتھ ہیں اور تمام بتواری لوگ  
اور وہانت کے آدمی ایک بڑے میلہ کی طرح اکٹھے ہو کر دُور سے ان کو دیکھ رہے ہیں اور

لیہ اختلافاً کثیراً۔ قل لو اتبع الله اھل عوالم لفسدت السموات والارض  
ومن فیہن ولیطلت حکمتہ وکان الله عزیزاً حکیمًا۔ قل لو کان البحر  
ملاً لھبنا من ذری لنفد البحر قبل ان تنفد علامات ربی ولوجینا بمثل  
مددنا۔ قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی بحسبکم الله وکان الله غفوراً  
رحیمًا۔ پھر اس کے بعد اہام کیا گیا کہ ان علامتوں کے گھر کو بدل ڈالا۔ میری عبادت گاہ  
میں ان کے چولے ہیں میری پرستش کی جگہ میں ان کے کپڑے اور ٹھوٹیاں رکھی ہوئی ہیں اور  
جو بھول کی طرح میرے نبی کی حدیثوں کو کتر رہے ہیں ان ٹھوٹیاں وہ چھوٹی بیاباں ہیں ان کو ہندوستان  
میں گوریاں کہتے ہیں۔ عبادت گاہ سے ملو اس اہام میں منہ مال کے کٹر مولویوں کے دل میں عذریاں  
ہوتے ہیں اس کے بجائے مانا کہ جس روز وہ اہام لکھنے والا جس میں قاریوں میں نازل ہونے کا  
ذکر ہے تھا اس روز کشف ظہور میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحبِ رحم میرزا غلام قادر میرے  
قریب بیٹھ کر آمار بند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہیں نے بین قرات کو بٹھا کر  
انا انزلنہ قرآننا من القادحی قوم نے شکر بیت قہب کیا کہ کیا قاریان کا نام بھی قرآن شریف  
میں لکھا ہوا ہے؟ تب انہوں نے کہا کہ دیکھو کچھ اچھا ہے نبی نے ظہور کیا کہ یہ دیکھا تو معلوم ہوا کہ  
فی الحقیقت قرآن شریف کے نام میں صلوٰۃ علیٰ آلہ و سلم کے بعد قرآن شریف ہی لکھا گیا ہے اور وہی  
ہے جس نے پہلے ظہور میں لکھا کہ ان دھنوں میں قرآن کا نام قرآن شریف ہی لکھا ہے اور وہی ہے جس نے لکھا  
کہ تم کھانوں کا نام انوار کے ساتھ قرآن شریف ہی لکھا گیا ہے کہ وہ قرآن شریف ہی لکھا ہے

یہ حوالہ صفحہ 312، 311 پر درج ہے

ازالہ اوہام صفحہ 40 معجد روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 140 از مرزا قادیانی



۶۶۹

۴ جنوری ۱۸۹۱ء (الف) "خواب میں دیکھا کہ میرے پاس مرزا غلام قادر میرے بھائی گھر سے ہیں اور میں یہ آیت مشہد آن شریف کی پڑھتا ہوں غَلَبَتِ الرَّؤُفُ فِي آذَانِ الْأَرْضِ وَهَمْدُ قِنٍّ بَعْدَ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ اور کتا ہوں کہ آذَانِ الْأَرْضِ سے قادیان مل رہا ہے اور میں کتا ہوں کہ قرآن شریف میں قادیان کا نام دیا ہے۔"

مکتوب پر سراج الحق صاحب نعمانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک کے لکھے ہوئے ہیں۔

(ب) "ایک دفعہ ہمیں یہ الہام ہوا کہ۔"

"غَلَبَتِ الرَّؤُفُ فِي آذَانِ الْأَرْضِ وَهَمْدُ قِنٍّ بَعْدَ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ" صحیح لکھا گیا کہ اس وعدہ کی آخری آیت تک جس قدر دعوت میں ہیں ان میں مکمل اور انھیں مومنین کے نام بھی ملتی ہیں اور جو اشد انکار و عناد مخالفت میں اپنی قوم میں سے ہیں ان کے نام بھی اس میں پوشیدہ ہیں۔

پھر نسخہ پایا۔ اور میں نے دیکھا کہ ایک شخص نے آذَانِ الْأَرْضِ پر قرآن شریف میں ہاتھ رکھا ہوا ہے اور کتا ہے کہ یہ قادیان کا نام ہے۔

(تذکرہ قادیان حصہ دوم صفحہ ۴۴ و مکتوب پر سراج الحق صاحب نعمانی)

۲۴ فروری ۱۸۹۱ء "فَیَنْتَظِرُ بِالنَّاسِ فَتَقْضَىٰ مَوَاقِدُ" مکتوب پر سراج الحق صاحب نعمانی (۱۰ بشری صفحہ ۱۰)

۶۱۸۹۱ خواب میں نظامی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک خط شائع کیا ہے جس کا اقتباس

دیا گیا ہے۔

"ہم نے آپ کی صحت کے لئے خدا سے دعا کی اور ہم کو الہام ہوا کہ خواجہ حسن نظامی ابھی بہت دیر تک رہیں گے اور سالوں کے بڑے بڑے کام کریں گے۔"

(انتھل جلد ۲۴ نمبر ۴۴ مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۴ بحوالہ اخبار مناد کا دہلی ایست ۱۰ ماہ جنوری ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۰)

۱۰ اتھارڈ رٹب، پھر کتاب کی کتبہ میں شکست ہوئی۔ (نوٹ) یہ صاحب لکھتے ہیں۔ یہ عدم حوثہ قدس علیہ السلام کے دست مبارک کے لکھے ہوئے سے نقل کئے گئے۔

۱۰ البشری مجلہ ۱۱ ص ۱۱۱ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا: سراج الحق صاحب نعمانی (رقبہ)

یہ جلد صفحہ 312 پر درج ہے

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 649 طبع چہارم از مرزا قادیانی

اور اعتراض کا نام و نشان نہ رہے گا۔

خوب یاد رکھنا چاہئے کہ میری پیشگوئیوں میں کئی بھی امر ایسا نہیں ہے جس کی نظیر پہلے انبیاء و پیغمبروں کی پیشگوئیوں میں نہیں ہے۔ یہ جاہل اور بے تمیز لوگ چونکہ ہیں کے ہر ایک علوم اور معارف سے بے بہرہ ہیں۔ اس لئے قبل اس کے جو عادیۃ اللہ سے واقف ہوں بغل کے جوش سے اعتراض کرنے کے لئے مدللہ سے میں ہمیشہ بموجب آیت کریمہ بتا دوں گا۔  
بکم اللہ واثرو میری کسی گردش کے متظر ہیں اور علیہم دائرۃ السورۃ کے مضمون سے بے خبر ہیں میں سے ایک نے علم جفر کا دعویٰ کر کے میری نسبت لکھا ہے کہ "بندو جفر میں معلوم ہوا ہے کہ یہ شخص کاذب ہے۔" مگر یہ نادان نہیں سمجھتے کہ جفر ہی جھوٹا اور مردود علم ہے جس کے ذریعہ سے شیعوں نے بایں نکال کر دیے ہیں کہ ابوبکر اور عمر رضوہ اللہ عنہما ظالم اور دھرمۃ ایمان سے خارج ہیں پس یہ جو بڑے طریق کا دی وگ اختیار کریں گے جس کے دل تپائی سے مسابقت نہیں رکھتے۔ مگر اس قسم کے حساب سے کوئی ہندو یہ جواب نکالے کہ فقط ہندو مذہب ہی کپا ہے اور باقی تمام خیول کے مذاہب جھوٹے ہیں تو کیا وہ مذہب جھوٹے ہو جائیں گے؟ انہوں نے یہ لوگ مسلمان کہلا کر کن کینہ خیالات میں مبتلا ہیں۔ حالانکہ کشف وہ خوب بھی ہر ایک کے یکساں نہیں ہوتے۔ وہ کامل کشف جس کو قرآن شریف میں انہادی انبیا سے تعبیر کیا گیا ہے جو دائرہ کی طرح پھیلے علم پر مشتمل ہوتا ہے وہ ہر ایک کو عطا نہیں کیا جاتا صرف برگزیدوں کو دیا جاتا ہے۔ اور ناقصوں کا کشف اور الہام ناقص ہوتا ہے جو بلا قرآن کو بہت شرمناک کرتا ہے۔ انہادی علی الغیب کی حقیقت یہ ہے کہ جیسے کوئی اونچے مکان پر چڑھ کر درگاہ کی چیزوں کو دیکھتا ہے۔ تو بلاشبہ آسانی سے ہر ایک چیز اس کو نظر آسکتی ہے۔ لیکن جو شخص نشیب کے مکان سے ایسی چیزوں کو دیکھنا چاہتا ہے تو بہت سی چیزیں دیکھنے سے نہ جاتی ہیں۔ اور برگزیدوں سے خدا کی یہ عادت ہے کہ اُن کی نظر کو اونچے مکان تک نہ جاتا ہے۔ تب وہ آسانی سے ہر ایک چیز کو دیکھ سکتے ہیں۔ اور انہام کی خبر دیتے ہیں۔ اور

مستأول

۱۷۸

اقالہ اولیام

ہمارے نزدیک مسیح نہیں بلکہ پتھری حدیثیں موعود ہیں اور  
آنحضرت کے قول سے بذریعہ کشف کے مسیح ہو جاتی ہیں نہ کلامہ

اور فتوحات کبیرہ میں ابن عربی صاحب نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اہل ذکر و خلوت پر وہ  
علوم لدنیہ کھلتے ہیں جو اہل نظر و استدلال کو حاصل نہیں ہوتے اور یہ علوم لدنیہ اور  
اسرار و معانی انبیاء و اولیاء کے مخصوص ہیں اور جنیہ و خدادادی کو نقل کیا ہے  
کہ انہوں نے تیس سال اس درجہ میں رہ کر پرتیرہ حاصل کیا ہے اور ابورزین یاسی  
نے نقل کیا ہے کہ علامہ خواہر نے علم مریدوں سے لیا ہے اور ام نے زمرہ سے جو

خدا تعالیٰ ہے نہ کلامہ

ایسا ہی مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب نے تیس حدیثیں حضرت شاہ ولی اللہ  
قدس سرہ کے کلمات قدسیہ میں بارہ حدیثیں لکھے ہیں اور دوسرے علامہ خواہر کے  
بھی مشہور ہیں مگر ہم ان سب کو اس رسالہ میں نہیں لکھ سکتے اور نہ لکھنے کی  
بکے ضرورت ہے اہم اور کشف کی عزت اور پایہ عالیہ قرآن و شریعت کا ثابت ہے وہ  
شخص جس نے کشف کو توڑا اور ایک معصوم بچہ کو قتل کیا جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے  
وہ ہونے والا ہے ہم ہی تمنا نہیں تھا اہم اور کشف کا مسئلہ اسلام میں ایسا ضعیف  
نہیں سمجھا گیا کہ جس کا لغوی شعلہ صوفیہ تمام عقائد کے ترک پر مبنی ہو سکے  
یہی ایک صداقت تو اسلام کے لئے وہ اصل مدبر کا نشانہ ہے جو قیامت تک سب کا تلبیر  
شاہ و شوکت اسلام کی لہر کر رہے ہیں تو وہ خاص پرکھیں گے جو غیر مذہب و دین  
میں پائی نہیں جاتیں۔ علامہ اس اہم کے حقیقت میں کہ اسلام نبی کے منتخب  
نہرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ ہر ایک مسلمان ہر ایک چھوڑا  
کا آنا ضروری ہے اب ہمارے علاوہ کہ خلیفہ ابراہیم علیہ السلام کا دم بھرتے ہیں انھارے

یہ حالہ صفحہ 313 پر درج ہے

ازالہ اولیام صفحہ 153 معراج روحانی عزائن جلد 3 صفحہ 178 از مراد اکابرانی



نمبر

یہ یونانی پیرامیٹر

۱۷۳

قرار دیا۔ صاحب شریعت نبی کا قرآن میں ذکر ہے وہ دہائی میں حضرت موسیٰ اور نبی کریم  
 انکے سمجھنے میں وہ سب غیر شرعی ہیں۔ تو اگر اس معترض کے اصل کو دیکھ جائے وہ بیوں کے  
 مثل خیال کے باقی تمام نہیں کہ چھوڑا ہوا ہے۔ خود بائبل میں ذکر ہے۔ خدا تو کہتا ہے کہ میں کا  
 بے قول ہونا چاہیے کلا لفرق بین احد من سلسلہ یکن ہم کو بتایا جاتا ہے کہ  
 نہیں صرف وہ فیصلے کو اتنا ضروری ہے یا یوں کہہ دینے سے کوئی جمع و جمع نہیں ہوتا۔ اسے  
 کامل ہے مخالفت معترض کر کے سے پہلے قرآنی شریعت پر تو غور کر لیجئے۔ قرآنی کھلے اور غیر قابل  
 طلب الفاظ میں کہہ رہا ہے کہ ما نرسل المرسلین الا مبشرون ومنذرین یعنی  
 مرسلین کے بھیجنے کے ہمارے مطلب صرف ہے ہر کسی کو وہ ماننے والوں کو بشارتیں دیں اور منہ مانگے  
 مالوں کو صواب لکھیں۔ خدا میں پس جب مہرین کے بیوٹ کرنے کی بڑی غرض ہی ہذا اور تبشیر  
 ہوئی ہے کہ شرعی اور غیر شرعی کا سہل ہی ہے۔ یہاں ہم کہتے ہیں کہ اگر نبی کریم کے بعد کسی اور کے ان  
 کی ضرورت نہیں بلکہ خود نبی کریم نے صحیح معنی میں بیان کرنے کو ضروری قرار دیا اور اس کا انکار کرنے  
 والوں کو یہودی اور زندقہ قرار دیا۔ اگر کسی کو ضروری قرار دیتا غلطی ہے تو غلطی  
 سے کہتا خود نبی کریم سے مراد ہوتی خود بائبل میں ذکر ہے۔ اور پھر غلطی اللہ تعالیٰ سے سرزد  
 ہوتی جس نے ایک ایسے شخص کی خاطر جس پر ایمان کا ضروری ایسی ناکامیوں سے بھریا۔ دیکھ  
 تمہارے تمہارے نبی کریم تو وہ لوگوں کی ایک دقت میری امت ہاں ایسا آئیگا کہ ان کے سامان سے  
 قاتل نہ ہائے گا۔ وہ لوگ قرآن کو پڑھیں گے کہ وہ انکے ملنے سے بچے نہیں آؤں گا یا کہ ہم کو یہ کیا  
 جائے کہ قرآن کے پڑھنے پر کسی شخص کو اتنا ضروری کیجئے ہو گیا۔ ہم کہتے ہیں کہ قرآن کو ان کے ہونے  
 اگر ان کو مسجد ہوتا تو کسی کے گتے کی کیا جرح تھی۔ مشکل تو یہ ہے کہ قرآن دنیا سے اٹھ گیا ہے۔  
 اسی لئے تو حضرت شریعتی کہ محمد رسول اللہ کو پہلی طرف وہ بارہ دنیا میں بیوٹ کے کہہ رہے  
 قرآن طریقہ آنا ہوا ہے۔ معترض کو یہاں ہے کہ بشت مہرین کی اور معترض پر خود کرے کیونکہ  
 یہ حق کا حکم تہر کی وجہ سے ہی پیدا ہوا ہے ہندوستان میں ہر کوئی بزرگ وہ ہندو ہیں اسلئے

منہ حاشیہ: اہلک موسیٰ ایسا لکھو کہ انبیاء کا ذکر ہے۔ منہ

یہ حوالہ نمبر 313 پر درج ہے

محمد افضل علی 173 اصحاب جز اور مرزا بشیر احمد ایم اے سکین مرزا قادریانی

THE ALFAZL QADIAN

فہرست مضامین

مضامین بنام ایڈیٹر

ایڈیٹر۔ غلام نبی

شمارہ 14 - اکتوبر 1922ء

مذہب مسیح

رسولِ قدس

مذہبِ مسیح اور مذہبِ اسلام کی نسبت مذہبِ مسیح پر جو عقائد ہیں وہ سب کچھ مذہبِ اسلام سے قوی تر ہیں۔

رسولِ قدس

مذہبِ اسلام کی نسبت مذہبِ مسیح پر جو عقائد ہیں وہ سب کچھ مذہبِ اسلام سے قوی تر ہیں۔

نہیں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرتِ وحی اور کثرتِ امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی اور ضرور تھا کہ ایسا ہوتا تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی صفائی سے پوری ہو جاتی۔ کیونکہ اگر دوسرے صلحاء مجھ سے پہلے گزر چکے ہیں وہ بھی اسی قدر مکالمہ و مخاطبہ الہیہ اور امور غیبیہ سے حصہ پالیتے تو وہ نبی کہنے کے مستحق ہو جاتے تو اس صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی میں ایک رخنہ واقع ہو جاتا، اس لئے خدا تعالیٰ کی مصلحت نے ان بزرگوں کو اس نعمت کو کچھ سے طور پر ہانے سے روک دیا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہو گا وہ پیشگوئی پوری ہو جائے اور یاد ہے کہ ہم نے محض نمونے کے طور پر چند پیشگوئیاں اس کتاب میں لکھی ہیں مگر دراصل وہ کئی لاکھ پیشگوئی ہیں جن کا سلسلہ ابھی تک ختم نہیں ہوا اور خدا کا کلام اس قدر مجھ پر ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو بین البرزخ سے کم نہیں ہو گا۔ اب ہم اسی قدر پر کتاب کو ختم کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے چاہتے ہیں کہ اپنی طرف سے اس میں برکت ڈالے۔ اور لاکھوں دلوں کو اسکے ذریعہ سے ہماری طرف کھینچے۔ آمین۔ و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین۔

## تتمت

خدا کے کلام میں یا مرقہ یافتہ تھک و دوا حصہ اس وقت کا وہ ہو گا جو سچ و سچ کی جامعہ ہوگی۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے اس راحت کو دوسروں سے علیحدہ کر کے بیان کیا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے: و آخر ما منہم لهما بطعنا ابھم یعنی امت محمدیہ میں سوا ایک اور فرقہ بھی ہو جو بعد میں آخری زمانہ میں آئیے لے لیں اور حدیث صحیح میں ہے کہ اس آیت کے نزول کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ سلطانِ قدوسی کی پشت پر مارا اور فرمایا لو کان الايمان معلقا بالثریا لثنا لدجلت من قاروس اور میری نسبت پیشگوئی تھی۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے بتایا ہے اس پیشگوئی کی تصدیق کیلئے وہی حدیث بطور وحی میرے پر تازل کی اور وحی کی روش سے مجھ کو پہلے اس کا کوئی مصداق معین نہ تھا اور خود کی وحی نے مجھے عین کر دیا۔ فالحمد لله



۵۷۰

(۳) كَتَبْتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا رَحْمَةً وَكَتَبْتُ لَكَ رَحْمَةً فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ

(۵) نَزَيْدُكَ فِي رَحْمَتِكَ وَصِدْقِكَ وَوَفَاؤِكَ ۚ

(۷) آئی کزید تو کتابت یہ خدا کی طرف سے نہیں صرف تقسیم ہے میرے فطرتوں میں

(۹) كُلُّ مُكَلِّبٍ جَاءَ - يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَتَنًا وَأَهْلًا الْعَزُوجُ جُنَا بِضَلَعَةٍ

مَنْجَاةٍ فَأَوَيْنَ كُنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقِي عَلَيْنَا - إِنَّ اللَّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ ۚ

(۱۱) مَا آتَاكَ الْقُدْرَانِ وَسَيُظْهِرُ عَلَى يَدَيْ مَا ظَهَرُوا مِنَ الْقُدْرَانِ ۚ

(۱۳) روایہ دیکھا کہ میں ایک فراخ اور خوب صورت اور چمکدار چمپنے ہوئے چند آدمیوں کے ساتھ ایک طرف جا رہا ہوں اور وہ چورس سر پاؤں تک ٹک رہے اور چمک کی شاخیں اس میں سے نکل رہی ہیں۔

(۱۵) خدا اس کو پختی بار ہلاکت سے بچائے گا۔ (ما معلوم کس کے متعلق یہ الہام ہے۔)

(۱۷) روایہ دیکھا کہ ایک بھونچال آیا۔ کچھ دھشت تک معلوم ہوا اور ہم ٹھہر گئے۔ کچھ نیچے سے باہر آئے

مبارک میرے ساتھ تھا اور خفیف خفیف ہارش کے قلوب سے خوشخبری رہے تھے۔

(بعد جلد ۲ نمبر ۲ سورہ ۲۰ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۰ - الجملہ ۲ نمبر ۳ سورہ ۲۲ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۱)

۲۲ ستمبر ۱۹۰۶ء (الف) موت، تیراں ماہ حال کو

غالباً تیراں ماہ حال سے مراد تیراں ماہ شعبان ہے۔ وشدہ علم۔ اور میں نہیں مانتا کہ تیراں ماہ حال سے یہی شعبان ہے یا کسی اور شعبان کی تیراں تاریخ اور میں قطع طور پر نہیں جانتا کہ کس کے حق میں ہے اس لئے طبیعت

ظہیں ہے خدا نے تعالیٰ فضل کرے۔ آمین۔

(بعد جلد ۲ نمبر ۳ سورہ ۲۰ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۰ - الجملہ ۲ نمبر ۳ سورہ ۲۲ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۱)

۱۳۱۔ تم پر ایمان لائے حالوں کے لئے میں نے دعوت لکھ دی ہے اور تیرے لئے دنیا اور آخرت میں میں نے دعوت لکھ دی ہے۔

۱۵۔ تیری دعوت صدق اور وفا میں زیادتی کریں گے میں تم پر برکت کی زیادتی کا جائے گا۔

۱۶۔ سب کتب کے لئے کہنے کے لئے میں تم پر ہمارے اعلیٰ حیاتی تعلیم میں ہیں اور ہم تم پر ہر کچھ لکھتے ہیں۔

پس ہمیں پورا تم پر تولد سے اور ہم پر صدق کہ اللہ تعالیٰ صدق کہنے والوں کو جنت عید دے گا۔

۱۷۔ میں تم پر تراکیب کا طرح اعلیٰ اور خفیف میرے اتم پر تراکیب کا طرح اعلیٰ سے تراکیب کا طرح اعلیٰ

الہامی طور پر زبان پر سوال جاری کرنا اور پھر یہ کہنا کہ یہ تیرا سوال منظور کیا گیا ہے۔۔۔  
(برایں احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۲۰ حاشیہ در حاشیہ ۵۔ روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۶۲۱)

۱۸۸۳ء "پھر ان الہامات کے بعد چند الہام فarsi اور اردو میں اور ایک انگریزی میں ہوا..... اور وہ یہ ہے۔"

بغرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد۔ پاکٹ  
محمد مصطفیٰ قبیول کا سر وار۔ خدا تیرے سب کام درست کر دے گا اور تیری  
ساری مزاویں تجھے دے گا۔ ربّ الافواج اس طرف توجہ کرے گا۔ اس نشان  
کا مدعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔ جناب  
الہی کے احسانات کا دروازہ کھلا ہے اور اس کی پاک رحمتیں اس طرف متوجہ  
ہیں۔ وحی دیشیل کم وشن گاڈ شیل ہیلپ یو۔ گوری بی ٹو ویس لارڈ گود میکر  
او ف اڈتھ ایسٹڈ مینون۔

وہ دن کہتے ہیں کہ خدا تمہاری مدد کرے گا۔ خدائے ذوالجلال و افرقندہ زمین و آسمان۔  
(برایں احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۲۱، ۵۲۲ حاشیہ در حاشیہ ۵۔ روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۶۲۲)

۹۔ (تجدید صلیح موعود علیہ السلام) "اب ہرگز مدد مل کرے تو وقت تریکے آگیا اور اب وہ وقت آیا ہے کہ محمدی گنہگار  
کل گنہگاروں کے ساتھ ایک بھلا اور مضبوط مینڈ پر اُن کا قدم پڑے گا۔" (ذیل صلیح صفحہ ۱۳۳۔ روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۵۱۱)  
۱۰۔ حضرت کا موعود صلیح السلام کی خدمت میں ایک سوال وشن ہوا کہ حضور کو جو الہام ہوا ہے "قرآن خدا کا کلام ہے اور میرے  
منہ کی باتیں اس الہام الہی میں" میرے "کافر" کی طرف بھرتی ہے یعنی کس کے منہ کی باتیں۔  
فرمایا: خدا کے منہ کی باتیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے منہ کی باتیں۔ اس طرح کے حقائق کے اختلاف کی حالت قرآن  
شریف میں موجود ہیں۔ (جلد ۶ نمبر ۱۸۔ ۱۱ جولائی ۱۹۷۷ء صفحہ ۶)

9. The days shall come when God shall help you.

10. Glory be to this Lord God Maker of earth and heaven.

یہ جملہ صفحہ 314 پر درج ہے

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 77 طبع چہارم از مرزا قادیانی

بعض اہم امور کے جواب

۲۲۰

حقیقۃ الہی

اس الہام الہی کے ساتھ ایسا دل قوی ہو گیا کہ جیسے ایک سخت دھنک زخم کسی مرہم سے ایک دم میں اچھا ہو جاتا ہے۔ درحقیقت یہ امر بار بار آزمایا گیا ہے کہ وہی الہامی دلی قسطنی دینے کے لئے ایک ذاتی خاصیت ہے اور جڑ اس خاصیت کی وہ یقین ہے جو الہی پر ہو جاتا ہے۔ انہوں نے ان لوگوں کے کیسے الہام ہیں کہ باوجود دعویٰ الہام کے یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ ہمارے الہام ظنی امور ہیں نہ معلوم یہ شیطان ہیں یا رحمانی ایسے الہاموں کا ضرر ان کے نفع سے زیادہ ہے مگر میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر۔ اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقیناً اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے۔ خدا کا کلام یقیناً کرتا ہوں کیونکہ اس کے ساتھ الہی چمک اور نور دیکھتا ہوں اور اس کے ساتھ خدا کی قدرتوں کے نمونے پاتا ہوں۔ غرض جب مجھ کو یہ الہام ہو کہ الیسرا اعلیٰ بکاف عبدہ تو میں نے اسی وقت سمجھ لیا کہ خدا مجھے مناجح نہیں کرے گا تب میں نے ایک ہندو کھتری ملاو اعلیٰ نام کو جو ساکن قادیان ہے اور ابھی تک زندہ ہے وہ الہام لکھ کر دیا اور سارا قصداً سکوٹنایا اور اس کو امرتسر بھیجا کہ تاجیک مولوی محمد شریف کلاوری کی معرفت اسکو کسی گونہ میں گھدوا کر ادھر بھرنو اگر لے آوے اور میں نے اس ہندو کو اس کام کیلئے محض اس غرض سے اختیار کیا کہ تا وہ اس عظیم الشان پیشگوئی کا گواہ ہو جائے اور تا مولوی محمد شریف بھی گواہ ہو جاوے۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف کے ذریعے سے وہ انگشتی لکھوٹا <sup>الشریف</sup> <sup>ابن بکاف</sup> مبلغ پانچ سو روپیہ طیار ہو کر میرے پاس پہنچا گئی جو اب تک میرے پاس موجود ہے جس کا نشان یہ ہے یہ اس زمانہ میں الہام ہوا تھا جبکہ ہماری محاش اور آرام کا تمام دار ہمارے والد صاحب کی محض ایک محض آمدنی پر منحصر تھا اور بیرونی لوگوں میں سے ایک شخص بھی مجھے نہیں جانتا تھا اور میں ایک گناہ انسان تھا جو قادیان جیسے ویران گاؤں میں زاویہ گناہی میں پڑا ہوا تھا۔ پھر بعد اسکے خدا نے اپنی پیشگوئی کے معاف ایک دنیا کو میری طرف رجوع فرمادیا اور ایسی متواتر فتوحات سے

۲۲۰

یہ حوالہ نمبر 314 پر درج ہے

حیدر الہی ص 220 مسجد رحمانی غزائن جلد 22 ص 220 از مرزا قادیانی



نزل المسیح

۴۷۷

۱۹- آپ کی عشق تیرے کرب سادہ کو ان کی مشت خاک کیچ پناہ کشتہ دلبر دلا راسے آستہ بکسر رنگ از نالے  
 چہ عشق و تپہ نہر آنسہ قصہ کنایہ کہ آگاہ سے آتش خائے قیصر کہ گوش شنید کرد گداز غیر حق ببرد  
 رفتہ میر دل ز علقہ افکار دل برید ز غیر کمال دلاور پاک گشت ز لوث مستی خلش دست از بندہ پرستی خویش  
 آنچہ دلدادہ کنیزانخت کہ ندامت بجای پداخت قدم خود زده بر او حسد کم بیادش ز فرق تا بقدم  
 دیگر دلبر قد لے او گشت ہمد دلبر رائے او گشت سوختہ ہر غرض بکسر دلاور دہشت چشم دل ز غیر نگاہ  
 دل و جان بر شمع خدا کردہ وصل لو اصل دعا کردہ سرو و خویش تن فدا کردہ عشق بوشید و کار ہا کردہ  
 از خودی ہائے خود فدا جدا سبیل پر زندہ بود از جا آتش جو فرسودہ دستاں آمد دل چو اندست فجاں آمد  
 عشق دلبر دے نہاد بایہ ہمدست کجستہ لو بایہ ہمدست کجستہ کشتہ آگاہ سے ہمد دل او پرست گزاشے  
 ہر ظہر سے کیے سبب دار و داغ کن کو بل طلب دلاور پس چنیں شمشیر جنتیاد کہ شمشیر ہم از خودی آثار  
 ای میسر نے شور ز نہاد سبز گل ہائے دلبر دلاور عشق کہ نہ نایب از دیدار نیز کہ گہ پر غیور و نہ گفتار  
 بالخصوص آن سخن کہ اندلار خاصیت دلاور ہیں ہمد گشتہ او نیک نہ دعتہ ہزار ای قتیقانی او ہمد نہ شکار  
 ہونے قتل تہہ بنی ست خندہ رشتہ او چشم ہمدت میں سلامت چو بد قسمت ما رفتہ رفتہ رسید ہمدت ما  
 کہ گشت است شیر ہر آنم حسد میں است دیگر با ہم آو گم نیز اسرار مختار ہمد بر دم جامہ ہمد برابر  
 کہ ہائے گداز باسی یاد بر تو تو دفتر است انانیا آئینہ دلا است ہر نچہ ز جام ہمد آن جام رامل تھا گم  
 دل سو بردہ لطف خود دار خود مرا شہابی خود آستادہ دل اورا جب اثر دیدم ہونے آن ہونوی تو دیدم  
 دیدم از خلق مدح و کدوات و سپہ پیر است شہابی قاتل دیدم از جو خلق جلوت دیدم کد دیگر براد از یک کد  
 آئینہ می ششم ہمدی خدا پاکد ہاش ز خلق آئینہ قرآن منزہ اش دائم از خطا ہمیں است ہمد با ہم  
 من خود را بید و شتافتہ ام دل میں بخشش گناہت کہ خدا است میں کا بکبید ہمدانی خدا نے پاک و حید  
 آئینہ بر من عیال شد گناہان آستادہ است بلور من میں خلعت مست بہر با ہم بکدہ آدم ہمدانہ کا بکم  
 انبیاء اگر پر بندہ اندہ ہمد بر من دگر کم نہ کہ ہمدت مصطفیٰ شدم بر قیصر شہر نیک برنگ یقین  
 کہ جینے کہ بد جینے را بر کدے کدہ خدا ہمدی قیصر کلیم ہمدات ہمدی قیصر شہر ہمدت

2

[illegible]

41

نزدک لکھ مط 99 عید و محانی نواں جلد 18 مط 477-478 مرزا قادیانی

4-604315 JH

جس قدر مشرکوں کا کینہ ترقی کر گیا تھا اس کا اصل باعث بدعت النفاق ہی تھے۔ جو ان کا دل نے دشنام کی صحت پر سمجھ لائے تھے جن کی وجہ سے آخر لسان سے سناں تک تو بہت بچی وہ نہ اول حال میں تو وہ لوگ ایسے نہیں تھے بلکہ کمال عقائد سے انحراف علی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کیا کرتے تھے کہ عشق محمد علیہ السلام یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب پر عاشق ہو گئے ہیں۔ جیسے آج کل کے ہندو لوگ بھی گوسویشی وغیرہ کو گرو برا نہیں کہتے بلکہ تدریس نیازیں دیتے ہیں۔

اس جگہ مجھے نہایت افسوس اٹھ سکیں دل کے ساتھ اس بات کے ظاہر کرنے کی بھی حاجت پڑی ہے کہ یہ امت اسلامیہ جو مجھ پر کیا ہے یہ صرف حوام الناس کی طوطی کا نہیں بلکہ میں نے سنا ہے کہ ہالی مہال اس امت اتر کے بعض علماء بھی ہیں۔ سو میں انکی شان میں لاٹھیاں نہیں کر سکتا کہ وہ فتوے شریعت اور کتب سابقہ سے بے خبر ہیں اور نہ کسی حد سے ملتے ہیں۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ آج کل یورپ کی چھوٹی تملیز نے

قرآن شریف جس آواز پر پڑھتے زبانی کے طریق کے استعمال کر رہا ہے ایک طاقت ور وجہ کا فن قیام اور بدعت و یہ کہ ان کی کتب سے بطور نہیں دیکھا۔ شتان ماد حال کے ملزمین کے نزدیک کس قدر بدعت سمجھا گیا ہے۔ لیکن قرآن شریف کے کتب کے ساتھ ان پر بدعت سمجھا ہے جیسا کہ فرمایا ہے اولئک علیہم لعنة اللہ واللائکۃ والناس بجمعہم خالدین علیہم السلام۔ اولئک علیہم لعنة اللہ واللائکۃ والناس بجمعہم خالدین علیہم السلام۔ ایسا ہی ظاہر ہے کہ کسی کتاب کو جو بھی کتاب قسم کی گالی ہے۔ لیکن قرآن شریف نہ صرف حوامان بلکہ کفار اور منکری کو دنیا کے قسم جو اتنا سے بد قرار دیتا ہے جیسا کہ فرمایا ہے ان شیروا الذی واب عندا ملکا الذین کفروا۔ ایسا ہی ظاہر ہے کہ کسی خاص کتاب کا نام لے کر یا شان کے طور پر اس کو شہادہ یا کفر وال دینا زندقہ و محال کی

لے البقرة ۲۲۳-۲۲۴ البقرة ۲۲۰-۲۲۱ الاحزاب ۵۶



حشر اہل

۱۱۶

ازالہ اوہام

جو ایسا فیقوری سے مستعد پڑی ہوئی ہے ہمارے علماء کے طبع کو بھی کسی قدر دیا  
 لیا ہے۔ اس سخت اندھی کے چلنے کی وجہ سے ان کی آنکھوں میں بھی کچھ غبار سا پڑ گیا ہے  
 ان کی غلط سنی کمزوری اس نزلہ کو قبول کر گئی ہے۔ اسی وجہ سے وہ ایسے خیالات پر  
 زور دیتے ہیں جن کا کوئی اصل صحیح حدیث و قرآن میں نہیں پایا جاتا۔ اہل یسوع کی اخلاقی  
 کمزوری میں تو ضرور پایا جاتا ہے اور ان اخلاق میں یسوع نے یہاں تک ترقی کی ہے کہ  
 ایک جوان عورت سے ایک نامحرم طالب کی بگلی مل شکنج مناسب نہیں سمجھی گئی۔ مگر کیا  
 قرآن شریف و یسوع کے ان اخلاقی معاہدات سے اتفاق دے کر ہے؟ کیا وہ ایسے لوگوں کا مہو و ث  
 نہیں رکھتا؟ میں ایسے علماء کو محض شر متنبہ کرتا ہوں کہ وہ ایسی سخت چینیان کرنے اور ایسے  
 خیالات کو دل میں جگہ دینے سے حق اور حق جتنی نسبت خدا جل جلالہ سے ہیں اگر وہ مجھ سے  
 لڑنے کو تیار ہوں تو اپنی خشک منطق سے جو چاہیں کہیں لیکن اگر وہ خدا کے تعالیٰ کو خوف  
 کر کے کسی قدر سوچیں تو یہ ایسی بات نہیں ہے جو ان کی نظر سے پوشیدہ رہ سکے۔ ایک سخت

تذیب کے یہ غلط ہے لیکن علماء کے کہنے نے قرآن شریف میں جس کا نام ایسا لیا ہے جس کا  
 نام کب یہ شہر کا اور جو اصل تو غلط ہے وہاں کا یہ لیریا وغیرہ کا یہ غلط ہے کہ سخت  
 یہ غلط ہے صورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں استعمال کئے ہیں جس کا فرمان ہے فلا  
 تلعن الکذیبین وذوالنقدین علیہم ذلک منہم ولا تلعن علی حلافہم وہوں  
 ہتھکڑا مشاکہ بنیم مناع لا یغیر معنی انہم علی بعد ذالک (ایم۔۔۔)  
 منسحب علی الخراطیم وکلمہ سحرہ اقسام الجور لیرا۔ معنی تو ان مکہ ہوں گے کہ پتھر  
 جو بدل اس بات کے آثار و مندی کہ ہمارے معصوموں کو ہلاکت کا مار ہوئے عذیب کی ابو  
 مت کہ تو ہمیں بھی تمہارے عذیب کا بہت اندی اہل حق پر چنگ آگے بڑھ رہی ہیں کا خیال ہو کر  
 یہ شخص جو عا ہر نہ کا خدا کا ہے ہر عمل میں کھانے والا اور ضعیف والا ہے ہر عمل میں  
 وہ سرور کے عیب ڈھونڈنے والا اور حق جو کھانے والوں میں قفسہ ڈھانے والا اور نیکی کی

لے العلم : ۱۱۶

فردوس

۱۴۰

نمبر

و شاعت السنۃ میں کیا لکھا ہو اور اب کیہ کہتے ہیں۔ صاحب من قرآن کے بسکفۃ ہی لکھ نہیں  
سکتے۔ آپ تو اقرآن کرچکے ہیں کہ اہل کشف اور مکالمات کا مقام بلند ہو ان کیلئے ضروری ہے  
ہے کہ خواہ مخواہ محدثین کی تنقید کی اطاعت کریں بلکہ محدثین نے تو مردوں کو روایت کی ہے  
اب اہل کشف زندہ ہی و قیوم سے کشف میں پس آپ اس شخص کی نسبت کیا لگائی ہو جس کا نام  
حکم رکھا گیا ہو۔ کیا یہ مرتباً سکھ حاصل نہیں جو آپ دوسروں کیلئے تجویز کرتے ہیں۔

پھر مولوی ثناء اللہ صاحب کہتے ہیں کہ آپ کو مسیح موعود کی پیشگوئی کا خیال کیوں دل  
میں آیا آخر وہ حدیثوں سے ہی لیا گیا پھر حدیثوں کی اور علامات کیوں قبول نہیں کی جاتیں یہ  
سادہ لوح یا تو افراسیاب کہتے ہیں اور یا محض حماقت کا دور ہوا اسکے جواب میں خدا تعالیٰ کی  
قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ قرآن اور وہ وحی ہے  
جو میرے پر نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف  
کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں۔ اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح  
پھینک دیتے ہیں۔ اگر حدیثوں کا دنیا میں وجود بھی نہ ہوتا تب بھی میرے اس دعوے کا کچھ  
سچ نہ پہنچتا تھا ہاں خدا نے میری وحی میں جا بجا قرآن کریم کو پیش کیا ہے۔ چنانچہ تم  
براہمی احمدیہ میں دیکھو گے کہ اس دعوے کے متعلق کوئی حدیث بیان نہیں کی گئی۔ جا بجا  
خدا تعالیٰ نے میری وحی میں قرآن کو پیش کیا ہے۔

میں اب خیال کرتا ہوں کہ جو کچھ مولوی ثناء اللہ صاحب نے مباحثہ روضہ جہاز رب دہی  
کے طور پر اعتراض پیش کئے تھے سب کا کافی جواب ہو چکا ہے۔ ہاں یاد آیا ایک بھی خیال  
انہوں نے پیش کیا تھا کہ جو کسوف خسوف کی حدیث جہدی کے ظہور کی علامت ہے جو  
دار قطنی اور کتب الکمال الدین میں موجود ہے۔ اس میں قرآن کا خسوف تیرہ تاریخ کو پہلے کسی  
ایسی تاریخ میں ہوگا جس میں چاند کو قمر کہہ سکتے ہوں۔ پس یاد ہے کہ یہ بھی یہودیوں کی مانند  
تحریف ہے۔ خدا نے قمر کے خسوف کیلئے اپنی سنت کے موافق تین راتیں مقرر کر رکھی

۳۶

نزل المصحف

۱۰۹

نہیمہ

جو کہ تم نے ہائے نوح علی اللہ علیہ السلام کو بتلایا تھا سو تم ہر اس نقطہ سے رجوع نہیں کر گئے  
 چند ہی عرصہ میں ہلاکت کے جلاوٹ کے ساتھ تم میں سے جو لوگ ایمان لائے وہ بھی ایمان لائے تھے  
 انجناب کی شان میں یہاں تک کہ انہوں نے کہا کہ وہ لوگوں کے لئے ایک ایسا نور ہیں جو انہوں نے  
 اور انہوں نے انہوں سے انکار کیا جس کے نہ صرف مسلمان بلکہ یہودیوں اور عیسائیوں  
 بھی گواہ ہو گئے ہیں کیا یہ رجوع نہ تھا! اور کیا اس کا ثبوت اور معادہ مشکوٰۃ میں اس بحث کو  
 بالکل ترک کر دینا جو ہمیشہ میرے ساتھ کرنا تھا اور شیخ غلام حسن صاحب رحمہ اللہ نے اس پر  
 کے ساتھ بھی اور میں غلام امی صاحب ہمارے پاس اس وقت صاحب مرحوم کیل اس وقت کے ساتھ بھی  
 کیا کرتا تھا کیا یہ دلیل اس بات کی نہیں ہو کہ وہ ضرور ڈرا۔ اور کیا اس کا اثر تیسرا اور غریب میں  
 خاموش زندگی بسر کرنا اور کثرت و کثرت رہنا اس بات کی دلیل نہیں ہو کہ اس کا بل ترسان اور  
 انہوں نے ایمان لایا اور کیا اس کا بارہ چار ہزار روپیہ لینے کے قسم نہ کھا تھا کہ ثابت کر دیا گیا تھا کہ  
 عیسائی فریب میں جو لڑتے تھے وہ مسیح نے بھی قسم کھائی اور پوچھنے سے بھی اس بات کی  
 دلیل نہیں ہو کہ وہ ڈر گیا؟ پس کیا اب تک دجال کہنے کے قتل سے اس کا رجوع ثابت نہیں ہوا؟  
 اور کون ثابت کر سکتا ہو کہ بعد اسکے اس نے پیشگوئی کی مسیحا میں شخصیت علی اللہ علیہ السلام کو بتلایا  
 کر کے نکالا۔ اور پھر باوجود اس کے جیسے کہ میری پیشگوئی میں تھا کہ کاذب صادق کی زندگی میں  
 مر جائے گا کیا وہ میری زندگی میں نہیں مرے۔ اگر پیشگوئی سچی نہیں نکلی تو مجھے دیکھو کہ انہوں نے جو  
 اس کی عمر تو میری عمر کے برابر تھی یعنی قریب ۳۳ سال کے۔ اگر شک ہو تو اس کی پیشگوئی کے  
 کاغذات دفتر سرکاری میں دیکھو کہ کب وہ کس عمر میں اس نے پیشگوئی کی۔ پس اگر پیشگوئی  
 صحیح نہیں تھی تو وہ کیوں میرے پہلے مر گیا۔ خدا کی لعنت اسی لوگوں پر جو جھوٹ بولتے ہیں۔  
 جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے تو جو چاہے بکے کون اس کو روک سکے۔  
 دیکھو لیکچر ام کثرت جو مشکوٰۃ کی گئی تھی اس میں صاف بتایا گیا تھا کہ جو برکتیں  
 اللہ قتل کے ذریعہ سے ہلاک کیا ہائیں اور جو حد کے حد سے وہ دن طوفان ہوا۔ دیکھو صفائی



علاوہ پہلے خود اپنے تئیں معذرت سمجھتے تھے کیونکہ ان کی ہائیل کے ظاہری الفاظ پر نظر تھی۔  
 افسوس کہ ہمارے مسلمان بھائی بھی اسی گرداب میں پڑے ہوئے ہیں اور حضرت مسیح کی نسبت  
 یہ دلائل کی طرح ان کے دلوں میں بھی یہی خیال جما ہوا ہے کہ ہم انہیں کچھ آسمان پر آتے  
 دیکھیں گے اور یہ عجیب ہم پر چشم خود دیکھیں گے کہ حضرت مسیح نورنگ کی پٹنک پٹنے ہوئے  
 آسمان سے اترتے چلے آئے ہیں اور انہیں ہائیں فرشتے ان کے ساتھ ہیں اور تمام بڑاری لوگ  
 اور وہاں کے آدمی ایک بڑے میسل کی طرح اکٹھے ہو کر اُسے اُن کو دیکھ رہے ہیں اور

یہ اختلافاً لکھیا۔ قل لو اتبع الله اجمعوا لفسدت السموات والارض  
 ومن فيهن ولبطلت حکمتہ وکان الله عزيزا حکیمًا۔ قل لو کان البحر  
 مدائن لافحمات ربی لنفذ البحر قبل ان تنفذ معلومات ربی ولو جئنا مثله  
 مبداء۔ قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی بحببکم الله وکلوا الله غفیرا  
 وحیثا ۱۴۰ میں کے بعد امام کیا لگا کہ ان تمام نے میرے گھر کو بدل ڈالا۔ میری عبادت گاہ  
 میں ان کے چلے ہیں میری پرستش کی جگہ میں ان کے کھڑے اور گھر ٹھیاں رکھی ہوئی ہیں اور  
 جو بدل کی طرح میرے خیال میں کھڑے ہیں وہ تو ٹھیاں ہیں جو بدل کی جگہ ہیں کہ انہیں  
 میں کوہاں لگتے ہیں۔ عبادت گاہ میں ان تمام میں منانہ حال کے اکثر مولویوں کے دل میں جو خیال  
 ہوئے ہیں اس پر مجھے یاد آیا کہ جس روز وہ امام نکلا وہاں میں قادیان میں نازل ہونے کا  
 کوہ تھا اس روز کچھ لوگ یہی نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب رحم میرزا غلام قادر میرے  
 قریب بیٹھ کر آدھر بند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ  
 انا انوار اللہ قرین ہا من القادریات تو میں نے شکر مت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام ہی قرآن شریف  
 میں لکھا ہوا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ دیکھو کچھ لکھا ہے تیرے دل نے نظر ڈال کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ  
 فی الحقیقت قرآن شریف کے نام میں صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر فقرے میں ایسی بات لکھی ہوئی ہے  
 ہے تیرے دل نے اپنے طریق کیا کہ اس واقعہ میں قرآن شریف میں اس بات کی یاد میں نے کہا  
 کہ تم کچھ بدل کا نام انوار کے ساتھ قرآن شریف ہی میں لکھا ہے کہ اور تیرے دل میں کچھ تھا

خطبہ الہامیہ

۲۱

وَقَصَصْنَا لَكَ ذِي بَارُكْنَا حَوْلَهُ ۖ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَحَدِيثٍ مِّنَ بَيْنِ يَدَيْهِ لَكَيْتَ  
 نَزَلَ مَنَّهُ كَمَا هِيَ حَقٌّ ۚ وَشَقَّكَ ذِكْرُ مَنَ حَدِيثٍ مِّنَ بَيْنِ يَدَيْهِ لَكَيْتَ  
 هِيَ كَتَبَ خَدَا بَنَانِ كِي تَكْرِي لَوْلَ دُشَقَّ مِّنَ شُرُوعٍ بَوْنُ هِيَ مَسِيحٍ مَّوْعِدٍ كَا نَزَلَ مَنَ

ترجمہ شریف کہ آیت کہ حسان لکھی اسوی بعدہ لایلا من المسجد الحرام علی المسجد  
 لکھی بلکہ لکھی مروج مکفی اہلانی دہلوی پر مشق ہے اور بغیر اس کے مروج ماضی پر  
 پس جیسا کہ میر مکفی کے لکھنے سے خدا تعالیٰ نے آنحضرت علیہ السلام کو مسجد الحرام  
 سے بیت المقدس تک پہنچا دیا تھا۔ ایسا ہی میر لکھی کے لکھنے سے آنجناب کو شریعت  
 کے زمانہ سے جو آنحضرت علیہ السلام کو لکھنے تھا بکات اسلامی کے زمانہ تک جو مسجد  
 کا زمانہ ہے پہنچا دیا۔ پس اس پہلو کے رو سے جو اسلام کے اتہاد زمانہ تک آنحضرت  
 علیہ السلام کو مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ سے مروج ماضی کی مسجد ہے جو کادیاں  
 واقع ہے جس کی نسبت ہر ایسی مسجد میں خدا کا کام ہے۔ ہر ایک مسجد و کتبہ  
 ہر ایک مسجد خلیہ۔ اور یہ مبارک کا لکھ جو بیحد مفضل اور کامل واقع ہوا آخری شریف  
 کی آیت بارکنا حولہ کے مطبق ہے۔ پس کچھ لک نہیں جو قرآن شریف میں کادیاں کا ذکر  
 ہے جیسا کہ ائمہ قائل فرماتے ہیں۔ حسان لکھی اسوی بعدہ لایلا من المسجد الحرام  
 علی المسجد الحرام لکھی بلکہ لکھی۔ اس آیت کے ایک ترمیمی جو علامہ  
 مشہور ہیں۔ یعنی کہ آنحضرت سے ائمہ علیہ السلام کے مکانی مروج کا ہے۔ یہاں ہے۔ مگر

فَوَکَ مَنَ لَکَ لَکَ لَکَ لَکَ لَکَ لَکَ لَکَ لَکَ لَکَ لَکَ لَکَ لَکَ لَکَ لَکَ لَکَ لَکَ لَکَ لَکَ لَکَ L  
 کادیاں مروج کو لکھنے کے لئے سے نہایت دی۔ اس لئے بیت ائمہ کا نام بھی بیت انبیاء رکھا گیا۔ بلکہ  
 لکھی بکات کا جو مسیح موعود کا زمانہ ہے اس کا ہے کہ ہر قسم کے تمام شریف میں پہنچا دیا  
 اور نہ مومن اس جگہ پیش نہ بھی حاصل ہو۔ منہ

لے بن اسرائیل: ۲

خطبہ الہامیہ

۲۵

اب پہلے مخالف گو اس دمشق حدیث کو بار بار پڑھتے ہیں مگر وہ اس کا جواب  
نہیں دے سکتے کہ یہ جو اس حدیث میں بتلایا گیا ہے کہ مسیح موعود دمشق کی شرقی طرف کے  
شمارہ کے قریب نازل ہوگا اس میں کیا بعید ہے؛ بلکہ انہوں نے محض ایک کہانی کی طرح

پس مسیح موعود کا زمانہ الزمان الہدیٰ تھا اسی لئے خدا تعالیٰ نے اس کے حق میں  
فرما دیا کہ نازل ہوا۔ یعنی مسیح موعود کی فرود گاہ کے مدد گاہاں نظر ڈالو گے ہر طرف برکتیں  
نظر آئیں گی۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ زمین کیسی آباد ہو گئی۔ بارش کیسے بکثرت ہو گئی۔ ہری کیسی  
بکثرت ہادی ہو گئیں۔ تعلق آرام کی چیزیں کیسی کثرت سے موجود ہو گئیں۔ پس یہ زمین برکات  
میں۔ اور جیسے اس زمانہ میں زمین اور آسمانی برکتیں کثرت سے ہر طرف ہو گئیں ہیں ویسا ہی آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے زمانہ میں تمیزات کا بھی ایک دریا پل رہا تھا۔

فما مل البیان ان الزمان زمانان۔ زمان النبیات ودفن الأمانات۔ و  
زمان الطیبات والظلمات۔ والیہ اشارہ عزامہ بقولہ سبحان الذی اعز  
بعبدة لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الأقصى الذی بارکنا حوالہ۔ فاعلم  
ان لفظ المسجد الحرام فی قولہ تعالیٰ یدل علی زمان فیہ ظهرت عزة حرمانہ  
بتأیید من اللہ وظهرت عزة حدودہ واحکامہ وقرائنہ۔ وقرائن شوكة  
دینہ ورحب ملتہ۔ وهو زمان نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم والمسجد الحرام  
البیۃ الذی بناہ ابراہیم علیہ السلام فی مکة وهو موجود الی هذا الوقت  
حرمہ اللہ من کل امة۔ واما قولہ عزامہ بعد هذا القول اعنی  
المسجد الأقصى الذی بارکنا حوالہ۔ فیدل علی زمان فیہ ینظر برکات فی  
الارض من کل بعة کما ذکرناہ انما وهو زمان المسیح الموعود والمہدی  
المعہود والمسجد الأقصى المسجد الذی بناہ المسیح الموعود فی القادیان



فرج سے ہے کہ تائیں کے خیالات کو محو کر کے پھر ایک خدا کا جلال دنیا میں قائم کرے۔ پس اس بابا کے بیان کیا گیا کہ مسیح کا ستارہ جس کے قریب اس کا زول ہو گا دمشق سے شرقی طور ہے۔ اور یہ بات صحیح بھی ہے کیونکہ قادیان جو ضلع گورداسپور پنجاب میں ہے جو گورداسپور سے

کچھ ٹک نہیں کہ اس کے سوا آنحضرت علیہ السلام کا ایک ذاتی مندرج بھی تھا جس سے یہ فرج بھی کرتا آپ کی فکر کشی کا مکمل گھر جو اللہ عز و جل جو کہ مسیحی ناز کے بکات بھی حقیقت آپ ہی کے بکات ہی جو آپ کی توجہ اللہ عز و جل سے پیدا ہوئی ہے۔ اسی وجہ سے مسیح ایک طرف سے آپ ہی کا رہا ہے۔ اور وہ مندرج یعنی طرح فکر کشی دنیا کی انتہا تک تھا جو مسیح کے ناز سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور اس مندرج میں جو آنحضرت علیہ السلام مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک میر فرما چکے ہیں وہ مسجد اقصیٰ میں ہے جو کربلا میں یثرب شرق واقع ہے جس کا نام خاک کے کام نے مبارک رکھا ہے۔ یہ مسجد جمالی طور پر مسیح و محمد کے علم سے بنائی گئی ہے اور وہ طاقی طور پر مسیح و محمد کے برکات اور کمالات کی تصویر ہے جو آنحضرت علیہ السلام کی طرف سے بطور نصیحت ہیں۔ اور جیسا کہ مسجد الحرام کی روحانیت حضرت آدم اور حضرت ابراہیم کے کمالات ہیں۔ اور بیت المقدس کی روحانیت انبیاء و انبیاء کے کمالات ہیں۔ جیسا کہ مسیح و محمد کی مسجد اقصیٰ میں کا فرق شریعت میں ذکر ہے اس کے روحانی کمالات کی تصویر ہے۔

پس اس حقیقت سے معلوم ہوا کہ آنحضرت علیہ السلام کی مندرج میں ناز گذشتہ کی طرف مسجد ہے اور داد آگاہ کی طرف زول ہے۔ اور اصل اس مندرج کا یہ ہے کہ آنحضرت علیہ السلام غیر محض و تقویٰ ہیں۔ مندرج جو مسجد الحرام سے شروع ہوا اس میں یہ اشارہ ہے کہ معنی اللہ آدم کے تمام کمالات اور برہم خیل اللہ کے تمام کمالات آنحضرت علیہ السلام میں موجود ہیں اور پھر اس جگہ سے قدم آنحضرت علیہ السلام کا علم کافی ہے

۱۸۸۲ء

الْفِتْنَةُ هُمُنَا قَاضِي كَعَا صَبْرًا أَوْ كَوَالْعَذِيرِ

اس جگہ ایک فقرہ ہے سوا اور الحرم نبیوں کی طرح صبر کر

فَلَمَّا تَجَلَّى رَبُّهُ بِذَنبِهِ لَذَّابِلُ جَحَنَّمَ دَحَا

جب خدا مشکلات کے پاڑ پر حمل کرے گا تو انہیں پاش پاش کر دے گا

قُوَّةُ الرَّحْمَنِ يُبْسِدُ اللَّهُ الْقَمَدَ

یہ خدا کی قوت ہے کہ جو اپنے بندے کے لئے وہ غن مطلق ظاہر کرے گا۔

مَقْلُودٌ كَوْنُكَ الْبَسْدُ يَنْبَغِي الْإِنْفَالِ

یعنی خدا اللہ احمد ہونا ایک مقام ہے کہ جو بطریق مودیت خاص خطابے گوششوں سے حاصل

نہیں ہو سکتا۔

يَا دَاوُدُ عَاوِلَ يَأْتِيهِ رَفَقَاتُ إِحْسَانًا وَوَلَاةُ الْخِيَانَةِ بِشَيْخِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَكْثَرِ

منقلا۔ وَاَمَّا يَنْحَنِي رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔ يَوْمَ تَشْأَوُ وَوَدَّ هَاسِ لَوْ لَوْ كَرِهَ تَمَّ كَوْنُ كَرَاهِيَةٍ

جو میں نے فرمایا ہے۔ اَلْحَمْدُ لَكَ يَا رَبِّ خَدَّيْهِ تَجِيَّتِي۔ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَكُلِّ حَقِّكَ عَظِيمِ

اَلْحَمْدُ لَكَ اللَّهُ۔ قِيلَ مَا دَاوُدُ قِيلَ

اُسے داؤد خلق اللہ کے ساتھ رفیق اور احسان کے ساتھ معاملہ کر۔ اور سلام کا جواب اسی طور پر دے

اور اپنے رب کی نعمت کا لوگوں کے پاس ذکر کر۔ میری نعمت کا شکر کر کہ تو نے اُس کو قبل از وقت پایا۔ اُنچ

تجہ عظیم ہے کہ حضرت اللہ ہے جس میں مادہ فاروقی ہے۔

مَلَا حَقْلَيْكَ يَا ابْنَ مَرْيَمَ۔ اَللَّهُ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ۔ دَوْ عَقِلَ قَتِيلِينَ

حَبُّ اللَّهِ خَلِيلُ اللَّهِ أَسَدُ اللَّهِ وَوَسِيلُ عِلَى مَعْمَدٍ۔ مَا وَدَّكَ وَبُكَ وَمَا لَقَى

اَلَمْ تَكُنْ لَكَ صَدْرَكَ۔ اَلَمْ تَجْعَلْ لَكَ سَمُوكَةَ فِي عِلَى أَمِيرٍ۔ بَيِّنْتُ الْفِكْرَ

وَبَيِّنْتُ الدَّلِيلَ۔ وَمَنْ تَحْلَهُ كَانَ آمِنًا

تیرے پر سلام ہے۔ بتا دیم اُتو آج ہم سے نزدیک صاحب مرتبہ اور امانت دار اور تیری اسفل

ہے اور دوست خطا ہے۔ خلیل اللہ ہے۔ اللہ اللہ ہے اللہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیج۔

یعنی یہ اسی نبی کریم کی متابعت کا نتیجہ ہے۔

اور بقیہ ترجمہ یہ ہے کہ خدا نے تجھ کو ترک نہیں کیا اور نہ وہ تجھ پر غلامی ہے۔ کیا اہم نے تیرا میر نہیں

You must do what I told you. ۷

مستند بر نشانی استخوانی تو میں آپ کیلئے دیکھ کر نکلا کیا خوب جو کہ یہ آئندہ میرے زہر ہو گا۔ تاہم یہی آہ  
 نہ یاد ہو۔ آپ پر کچھ ہی شکل نہیں لوگ معمول بعد فعلی طور پر گ کرنے کو بھی جانتے ہیں مگر کچھ فعلی سے  
 ثواب زیادہ ہے بعد فعلی رہنے میں نقصان اور خطر کیونکہ سلسلہ آسمانی پر اور حکم ربانی۔

سچی خواب اپنی سچائی کے آثار آپ ظاہر کر دیتی ہے۔ وہ دل پر ایک نور کا اثر ڈالتی ہے اور مسخ  
 آہستی کی طرح اندکھب جاتی ہے اور دل اس کو قبول کر لیتا ہے اور اس کی نورانیت اور ہیبت بل بل پر  
 طاری ہو جاتی ہے۔ میں اسے حمد کرتا ہوں کہ اگر آپ میرے زہر و اند میری ہدایت اور تعلیم کے موافق  
 اس کام میں مشغول رہیں تو میں آپ کے لئے بہت کوشش کروں گا کیونکہ میرا خیال آپ کی نسبت بہت نیک ہے  
 اور خدا تعالیٰ سے چاہتا ہوں کہ آپ کو ضائع نہ کرے اور رشادہ سعادت میں ترقی دے۔ اب میں نے آپ کا  
 وقت بہت لے لیا ختم کرتا ہوں۔ والسلام علی من اتبع الهدی۔

آپ کا مکرر خط پڑھا ایک بات کچھ زیادہ بیل کی تکلیف معلوم ہوئی اور وہ یہ ہے کہ استخوانی کے لئے لکھا  
 دعا کی جیسے کہ ہر ایک شخص کا استخوانی کے ذیل سے محفوظ ہو عزیز من یہ بات خدا تعالیٰ کے قانون  
 قدرت کے برخلاف ہے کہ وہ شیطانی کو ان کے مواقع مناسب سے معطل کر دیتا ہے۔ اللہ جل شانہ مقرر کریم  
 میں فرماتا ہے ما یعلق الشیطان من قبلک وحدسول ولا ینحی الا اذا تقی القی الشیطان فی امنیتہ  
 فینسخ اللہ ما یعلق الشیطان ثم ینحی اللہ ما یعلق الشیطان ثم ینحی اللہ ما یعلق الشیطان ثم ینحی اللہ ما یعلق الشیطان  
 اور نبی نہیں بھیجے گا کسی یہ حالت نہ ہو کہ جب وہ کوئی تمنا کرے یعنی اپنے نفس سے کوئی بات چاہے تو  
 شیطان اس کی خواہش میں کچھ نہ ملائے۔ جب کوئی سہل یا کوئی تیرا اپنے نفس کی خواہش سے کسی بات کو چاہے  
 تو شیطان اس میں تیری دخل دیتا ہے تب وہی محتوہ شوکت اور ہیبت اور رشادہ نام رکھتی ہے اس دخل کو  
 اٹھا دیتی ہے اور فتنہ الہی کو مصفا کر کے دکھلا دیتی ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ نبی کے دل میں جو  
 خیالات اٹھتے ہیں اور جو کچھ خواہش اس کے نفس میں پیدا ہوتی ہیں وہ حقیقت وہ تمام وہی ہوتی ہیں جیسا کہ  
 قرآن کریم اس پر شاہد ہے۔ وما یعلق من اللہ فی ان حوالہ دینی یوشی۔ لیکن قرآن کی وہی دوسری  
 وہی ہے جو صرف معانی منہاج اللہ ہوتی ہیں تیسرے رکھتی ہے کہ اپنے تمام احوال وہی غیر محتوہ  
 میں داخل ہوتے ہیں کہ کرم اللہ تعالیٰ کی برکت اور چمک پیشہ نبی کے مثال میں ہوتی ہے اور ہر ایک بات  
 اس کی برکت سے بھری ہوتی ہوتی ہے اور وہ برکت روح اللہ سے اس کام میں رکھتی ہے اور ہر ایک

لے جا رہا ہے خیمہ احمد



یہ لڑیں کر کے پھل دیا ہی پایا انت لے انہیں کیا کیا دکھایا  
 خدا لے پھر تمہیں اب ہے بلایا کہ سوچو عزت خیر الہیایا  
 ہمیں یہ وہ خدا سنے خود دکھا دی

فَسُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ الْخَيْرُ الْأَحْمَدُ

کوئی مُردوں سے کیونکر براہ پائے مہرے تپ سنگھاں مُردوں میں جاوے  
 خدا عیشی کو کیوں مُردوں سے لٹے وہ خود کیوں نہرِ عقیقت بنادے  
 کہاں آیا کوئی تا وہ بھی آدمی کوئی اک نام ہی ہم کو بتا دے  
 تمہیں کس لے یہ تعلیم عطا دی

فَسُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ الْخَيْرُ الْأَحْمَدُ

وہ آیا منتظر جس کے تھے دن رات ستمہ کھل گیا روشن بونی بات  
 دکھائیں آسماں لے ساری آیات نہیں لے وقت کی دیدیں شہادت  
 پھر اس کے بعد کون آیتا یہاں خدا سے کچھ ڈر نہ چھوڑو مبادات  
 خدا لے اک جہاں کو یہ سنا دی

فَسُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ الْخَيْرُ الْأَحْمَدُ

بیچ وقت اب دنیا میں آیا خدا لے حمد کا دن ہے دکھایا  
 مُبارک وہ جو اب ایمان لایا صحابہ سے ملا جب تجھ کو پایا  
 وہی نے اُن کو ساتی لے پلا دی

فَسُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ الْخَيْرُ الْأَحْمَدُ

خدا کا ہم پہ بس کُلف و کرم ہے وہ نعمت کون سی باقی جو کہ ہے  
 زمین قادیان اب محترم ہے بخونِ خلق سے ارضِ مزم ہے

اپنے لوگ شاید کہیں کہ یہ سادہ جلسہ ہوا یا کرتے ہیں ہمارے آگاہی ہے۔ مگر شکیں  
 نہیں ہیں۔ اس میں سید محمد علی باقری صاحب کی تاکیہ کی جان سے کچھ پڑے  
 لیکن سید کی فریست ہوتی ہے۔ اس کے لئے جلسہ کے ایام کے علاوہ ہی ضرورت ہوتا ہے۔ اس لئے  
 جلسہ کے علاوہ اور وقتوں میں بھی آنا چاہیے۔ جو وہ بہت اور دنوں میں آتے ہیں۔ انہوں نے جو کہ  
 کچھ فرمایا ہے کہ پانچ اور دنوں کے روزہ میں کیا فریق ہے۔ اس لئے وہ کرنی چھوٹا ہوا کوئی شخص  
 ایسا نہیں دیتے دیتے کہ یہاں نہیں آجاتے۔ فریق کی بجائے روایت کرتے ہیں مگر کے ایام تک  
 کو ترک کرتے ہیں۔ پوری توجہ سے یہاں رہتے ہیں۔ مگر آتے ہی وہ دنوں کے علاوہ ہی ضرورت ہوتی ہے  
 کہ یہاں آنا ہی چاہیے کہ کچھ دنوں کا یہ معاملہ ہوگا ہے۔ وہ دنوں کے علاوہ ہی ضرورت ہوتی ہے  
 آنا بہت ضروری ہے۔ حضرت سید محمد علی باقری صاحب نے اس کے متعلق بڑا وعدہ دیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ  
 ایسا نہ ہو کہ نہیں آتے۔ کہ ان کے زمانے کا خطرہ ہے اس جو قادیان سے تعلق نہیں رکھتا  
 ہوگا۔ مگر کچھ دنوں کے قیام میں سے کوئی کاٹا جائے۔ پھر یہ روزہ دورہ کتب کی سبکدوشی کا  
 جس سے ملایا کرتا ہے۔ کیا کہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے یہ وعدہ سیکھ گیا کہ نہیں، اسی طرح ایک  
 وقت بھی آئیگا۔ خدا تعالیٰ ارادہ دنوں کے لئے دنوں کی اولادوں سے بھی پرے اسے  
 کیونکہ یہ سب جیکہ یہ وعدہ ہو کہ ملایگا۔ لیکن یہ وقت آئیگا ضرور۔ اس لئے تمہیں چاہیے کہ  
 اس روزہ کو جو تمہارے قیام سے قانونہ اٹھاؤ۔ سال میں صرف ایک وقت تمہارا آنا کوئی زیادہ نہیں  
 ہو سکتا۔ مگر اکثر لوگ اس طرف خیال نہیں کرتے۔ پھر روزی اور فائدہ بخش تعلیم ہو سکتی  
 اسی وقت دے سکتا ہے۔ جب کہ طالب علم سے اچھی طرح واقفیت بھی رکھتا ہو۔ اور اس کی عادات  
 کو خوب جاننا ہو۔ مگر صرف جلسہ کے موقع پر آنے والے وقتوں سے ہیں اسی وقت نہیں ہو سکتی  
 بیسیوں لوگوں کے جو مجھے چار دن جلسوں پر لے ہرنگے۔ اور انہوں نے اپنے نام بھی بتائے ہرنگے  
 لیکن پھر بھی میں انہیں نہیں پہچان سکتا۔ کیونکہ اس قدر ہجوم میں کوئی پتہ نہیں رہتا۔ اور تعلیم  
 غیر روزی واقفیت کے دی نہیں جاسکتی۔ اور واقفیت اسی طرح ہو سکتی ہے۔ کہ دوست بلادہ ہیں  
 اور جلسہ کے ایام کے علاوہ اوقات میں آئیں۔ اسی صورت میں معلوم ہو سکیگا۔ کہ ظاہر کو کس طرح  
 سے شائے کی ضرورت ہے۔ اور ظاہر کو کس علم کی حاجت ہے۔ پھر روزی کے مطابق اس کی تعلیم کا  
 انتظام کیا جائیگا۔ جو دوست ہاں آتے رہتے ہیں۔ ان کو کسی نہ کسی شکل میں تعلیم دیا جاتا ہے۔ اور  
 انہیں بہت فائدہ ہوتا ہے۔ کوئی یہ نہ کہے کہ ہمارے پاس حضرت سید محمد علی باقری صاحب جو موجود ہیں



پھیلانے کی طاقت کرتے ہیں لگاویں۔ چاہے غلط طریق پر بیڑے دیں۔ کہ دنیا کو جہاد کرے  
 دیکھو صحابہ کرام کے وقت لڑائی کی ضرورت تھی۔ اس لئے وہ جوش کے ساتھ اپنی جانیں لیکر میدانِ قتال  
 میں نکلے۔ اور جب تک مخالفین کے مقابلہ میں اس جوش کو اُتھال کر دے رہے۔ اس سے بڑی بڑی  
 عظیم الشان کامیابیاں ظہور میں آئیں۔ لیکن جب ان کے سامنے مخالفین نہ رہے۔ تو اس آگ سے اپنے  
 لوگوں کو ہی جیلا کا شہر بن کر دیا۔ یہ ان کا وہی جوش تھا جو کفار کو تباہ اور زیادہ کرتا رہا۔ مگر جب یہ قاعدہ  
 بھگتا شروع ہو۔ تو وہ دن ہی کو نقصان پہنچانے کا موجب ہو گیا۔ اس زمانہ میں وہ جوش جو ایک راست  
 بازی کی طاقت کو نکالتا ہے۔ وہ ہمیں ملتا ہے۔ تم اگر اس کو قنات کے ماتحت کلم میں ڈال دے۔ تو  
 اس قدر ختم پاؤ گے کہ تمہارے گھر پر جانچ لے۔ لیکن اگر ٹھیک طور پر استعمال نہ کرو گے تو ایسے خطرناک  
 اور تباہ کن نقصانات اٹھاؤ گے۔ کہ جن کا خیال کر کے ہی دل کانپ اٹھتا اور رونگٹے کھڑے ہو جاتے  
 ہیں۔ ہمارے جہان تک جو کچھ تم علم دین کے سکھنے کی کوشش کرو۔ اور اپنے جوشوں کو اس کام میں لگاؤ  
 ورنہ میں نے اپنا نسخہ من اور کر دیا ہے۔ اور تمہیں بتا دیا ہے۔ کہ اگر اپنے جوشوں سے صحیح طور پر کام نہ  
 لے گے۔ تو پھر اٹھ ہی حالت ہے۔

اب میں بتاتا ہوں کہ کس طرح تم اپنے جوشوں کو علم دین سکھنے میں صرف کر دے۔  
**علم دین سکھنے کا پہلا طریق** یہ ہے کہ تمہارا ایک جیسے مرکز سے تعلق ہے۔ جسے اس زمانہ  
 میں خالق تعالیٰ نے تمام دنیا کی اُمم بنایا ہے۔ اور خواہ کوئی مانے یا نہ مانے  
 اقرار کرے یا نہ کرے لیکن درست بات یہی ہے۔ کہ بچہ کی صحیح تربیت  
 اسی وقت ہوتی ہے۔ جبکہ اس کی اپنی ماں کے دودھ سے پرورش ہو۔ بکری۔ گائے۔ بھیڑ کے  
 دودھ سے بچہ پل تو جاتا ہے۔ مگر پوری طاقت اور قوت حاصل نہیں ہو سکتی۔ اصل قوت ماں  
 ہی کے دودھ سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے قاریان کو تمام دنیا کی بستیوں  
 کی تمام ضرورتیں دے دی ہیں۔ اس لئے اب وہی کسی پورے طور پر مدد مان زندگی پائیگی۔ جو اس کی چاہیوں  
 ہے۔ وہ پتہ لگی۔ اس لئے علم دین سکھنے کا اصل اور کامل طریق یہی ہے۔ کہ یہاں اگر سیکھا جائے  
 اگر کوئی کہے کہ دودھ تو دور دراز جگہوں میں بھی ڈبوں میں بند ہو کر جاتا ہے۔ اسی سے کیونچ قاعدہ  
 اٹھائیں۔ مگر کھانا زہ دودھ اور کھانا باسی۔ بے شک یہ دودھ بھی ڈبوں (خیلوں) میں بھر کر بیڑے بچا  
 جاتا ہے۔ مگر اس میں ہی فرق ہے۔ جو تازہ اور باسی دودھ میں ہوتا ہے۔ پس اگر تم لوگ واقعی ادا  
 حقیقی نفع حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو یہاں آکر کرو۔ ورنہ ڈبوں کے ذریعہ تو ہم پہنچا ہی دینگے۔



ہیں اس سے فائدہ اٹھائیں یہ بات جو پختہ پڑی ہے اسی میں حج کے ستر تاحکام ہیں۔ خدا تعالیٰ  
فرماتا ہے حج کچھ معلوم جینے ہیں (مفسر وقتہ حرج۔ ذی الحج سالہ ہجری ۱۰۷۵) اور  
کوئی نہیں حج کا قصد کرے اس کو کیا کرنا چاہیے وہ یہ کہ حج میں وقت۔ فسوق اور  
جدال نہ کرے۔ یہ اس کے لئے جائز نہیں ہر شخص جو حج کے لئے جاتا ہے اس کے لئے  
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حج میں وقت۔ فسوق اور جدال نہ کرے۔ رفت کیا ہے۔ ہجر کو  
کہتے ہیں یہ بھی حج میں منع ہے لیکن اس کے معنی یہ بھی ہیں جو یہاں چسپاں ہوتے ہیں اور  
یہ ہیں۔ ہلائی۔ گالیاں دینا۔ گندی باتیں بیان کرنا۔ گندے قہقہے سنانا۔ لہذا یہ بیوقوف باتیں  
کرنا جسے نہ جانی میں کہیں مرنے کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر کوئی حج کو جاتا ہے تو اسے کسی قسم  
کی بدکاری نہیں کرنی چاہیے گندے قہقہے نہ بیان کرنے چاہیے کہیں نہیں نہ دینی چاہیے نہ  
کے سنے میں ملامت اور فرمانبرداری سے باہر نکل جائے تو عاصیوں کا فرض ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی  
فرمانبرداری سے باہر نہ نکلیں اور تمام احکام کو سلا لیں پھر یہیں لوگوں کو ملے ہوئے ہیں  
وہ دنیا میں ہی ہو اگر تو ہیں۔ کیونکہ لوگوں کی مختلف طبقات ہوتی ہیں اور بعض تو بالکل غافل  
ہوتی ہیں۔ اس لئے ان میں خداوندی بات پر لڑائی ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی اس نے میری  
جگہ لے لی مجھے دھکا دیرید وغیرہ وہ اس لئے فرمایا کہ لڑائی نہ کرنا۔ اس میں خدا تعالیٰ نے  
مسلمانوں کو بتایا ہے کہ جب جمعہ کے لئے نکلو تو تین باتیں یاد رکھو۔ آج جلسہ کا پہلا دن ہے  
اور جانا جلسہ بھی حج کی طرح ہے حج خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کی ترکی کے لئے مقرر کیا تھا۔ حج  
اچھڑیوں کے لئے دینی لحاظ سے تو حج مفید ہے مگر اس سے جو اصل غرض  
یعنی قوم کی ترقی تھی وہ انھیں حاصل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ حج کا مقاصد یہ  
لوگوں کے قبضہ میں ہے جو عہدوں کو قتل کر رہا بھی جائز سمجھتے ہیں اس لئے خدا تعالیٰ  
نے قادیان کو اس کام کے لئے مقرر کیا ہے۔ ہمارے آدمیوں میں سے جن کو خدا تعالیٰ  
توفیق دیتا ہے حج کرتے ہیں مگر وہ فائدہ جو حج سے تصور ہے وہ سالانہ جلسہ پر ہی آگے بڑھتا  
ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو اس غرض کے لئے نکلے وہ گندی اور لغو باتیں نہ کرے۔ خدا کے کسی  
حکم کی نافرمانی نہ کرے اور لڑائی جھگڑا بھی نہ کرے +

پہلے نہ والے پیچھے گئے ہوئے ہیں۔ ایسے شریف لوگ ہر ایک قوم میں کم و بیش موجود ہوتے ہیں جو مفسدانہ اور غیر مہذب تقریروں کو بالطبع پسند نہیں کرتے اور مختلف فرقوں کے بزرگ و ادیبوں کو بدی اور بے ادبی سے یاد کرتا پہلے درجہ کی خباثت اور شرارت سمجھتے ہیں۔ اور فی الواقع سچ بھی ہے کہ جن مقدسوں کو خدا نے اپنی خاص مصلحت اور ذاتی ارادہ سے مقبرا اور پیشواؤں کا بنایا۔ اور جن روشن جوہروں کو اُس نے دنیا پر چمکا کر ایک عالم کو ان کے ہاتھ سے نور خدا پرستی اور توحید کا بخشا۔ جن کی پروردہ تعلیمات سے شرک اور مخلوق پرستی جو اقم الخباثت ہے۔ اکثر محصول زمین سے معدوم ہو گئی اور درخت ذکر وحدانیت الہی کا جو شوک گیا تھا پھر سرسبز اور شاداب اور خوشحال ہو گیا۔ اور عمارت خدا پرستی کی جو گرہ پڑی تھی۔ پھر اپنے مضبوط چٹائی پر بنائی گئی۔ جن مقبولوں کو خدا نے اپنے خاص سایہ عاطفت میں لیکر ایسے عجائب طور پر تائید کی کہ وہ کروٹوں مخالفوں سے نہ ڈرے اور نہ ٹھکے اور نہ گھٹے۔ اور نہ ان کی کارروائیوں میں کچھ تنزل ہوا۔ اور نہ ان پر کچھ بلا آئی جب تک کہ انہوں نے راستی کو ہر ایک موذی سے امن میں رہ کر زمین پر قائم نہ کر لیا۔ ایسے مقبول الہی کی نسبت زبان درازی کرنا نہایت درجہ کی ناپاکی اور نااہلی اور ہٹ دھرمی ہے۔

ہر کہ تفت انگند بہ ہر منیر ہم برویش تفت تفت حقیر  
تاقیامت تفت ست بر روش قدسیاں دود تر ز بدویش

اور جو کچھ میں اس مقام میں ادب اور حفظ لسان کے بارے میں نصیحت کر رہا ہوں یہ بلا وجہ اور بلا خاص معنی کے نہیں ہیں۔ اس وقت میرے ذہن میں کئی ایک ایسے لوگ حاضر ہیں کہ جو انبیاء اور رسولوں کی تحقیر کر کے ایسا خیال کرتے ہیں کہ گویا ایک بڑے ثواب کا کام کر رہے

اور قتل بعد کہ انہیں کاذیر ہو گا۔ اور مقلد اس کا سودا شیوں اور دہیوں کی طرح بغیر  
بسنے کے کاٹنے کا امید گئے۔ ایسی ظاہر ہے کہ ایسی کتب کہ جسک احمدیوں کی سرسبزی  
مقل کی پٹھان پر روت ہے۔ اسلئے کو کسی نوع کی بھلائی نہیں پہنچا سکتی۔ منہ

۱۰۳



۷۰

طلبہ لہامیہ

عَلَى مَقَامِ الْخَيْرِ مِنَ النَّبِيِّ ۖ وَإِنَّهُ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ ۖ

وہ خاتم الانبیاء است

نبوت ختم گردید

نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنے والے تھے

لہ وہ خاتم الانبیاء ہیں -

وَأَنَا خَاتَمُ الْأَوْلِيَاءِ ۖ لَا وَلِيَ بَعْدِي ۖ إِلَّا الَّذِي هُوَ

وہی ختم اولیاء

پیغمبر دل بعد میں نبوت

لہ میں خاتم اولیاء ہوں

میرے بعد کوئی دل نہیں

مگر وہ جو

بِمَنِّي وَعَلَى عَهْدِي ۖ وَإِنِّي أَرْسَلْتُ مِنْ رَجُلٍ بِكُلِّ

از ہر قوم و ہر مذہب ایک

بھیسے ہو گا کہ میرے عہد پر ہوگا

میں اپنے خدا کی طرف سے تمام تر

قُوَّةٍ وَبَرَكَاتٍ وَعِزَّةٍ ۖ وَإِنِّي قَدْ مَنَنْتُ عَلَى

قوت و برکت و عزت فرستے ہوئے ہوں

قوت و برکت و عزت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں

میں یہ بڑا نعمت ایک ایسے

مَنَارَةٍ خَضِرَ عَلَيْهَا كُلُّ رَفْعَةٍ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ أَيُّهَا

مناست کہ ہر بلند بنی تم کو رہے

تک پہنچے جو اس پر ایک بلند بنی تم کو گھر ہے

میں نے جو ان کے لیے جو ان کے لیے

الْفِتْيَانُ ۖ وَأَعْرِفُونِي وَأَطِيعُونِي وَلَا تَمُوتُوا

خیر سید

اے جوانمرد

میں جانوروں سے بھی بہتر ہوں

بِالْعَصْيَانِ ۖ وَقَدْ قَرُبَ الزَّمَانُ ۖ وَحَانَ أَنْ

خیر سید

میں جانوروں سے بھی بہتر ہوں

میں جانوروں سے بھی بہتر ہوں

تَمُوتُوا ۖ

میں جانوروں سے بھی بہتر ہوں

میں جانوروں سے بھی بہتر ہوں

تَمُوتُوا ۖ

میں جانوروں سے بھی بہتر ہوں

میں جانوروں سے بھی بہتر ہوں

تَمُوتُوا ۖ

میں جانوروں سے بھی بہتر ہوں

میں جانوروں سے بھی بہتر ہوں

تَمُوتُوا ۖ

میں جانوروں سے بھی بہتر ہوں

میں جانوروں سے بھی بہتر ہوں

تَمُوتُوا ۖ

میں جانوروں سے بھی بہتر ہوں

میں جانوروں سے بھی بہتر ہوں



(۳) تَقْذِرْكَ اللَّهُ عَلَيْهِ

(بد جملہ نمبر ۳۳ صفحہ ۲۸، مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۴، الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۱ سورہ ۲۹، مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱)

۲۸ مارچ ۱۹۰۶ء (۱) میرا دشمن ہلاک ہو گیا میں اُسدا ایک خدا نال جا پایا ہے۔

یعنی مقرب میرا دشمن ہلاک ہو جائے گا اور پھر اس کا خدا سے معاملہ پڑے گا۔

(۲) میرے دشمن ہلاک ہو گئے۔

یعنی اُسندہ مقرب ہلاک ہوں گے۔

(۳) اِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ

(۴) کوئی درباری میرے حلقہ اطاعت سے گزرنے نہ پاسے۔ کوئی درباری اس جرم پر سزا

سے محفوظ نہیں رہے گا۔

یعنی جو شخص خدا سے تعلق رکھنے والا ہے اس کا تعلق قائم نہیں رہ سکتا جب تک وہ مجھے قبول نہ کرے اور جو شخص اس حکم سے لاپرواہ ہے وہ سزا سے محفوظ نہیں رہے گا۔

(۵) سلطان عبد القادر

اس عالم میں میرا نام سلطان خدا رکھا گیا۔ کیونکہ جس طرح سلطان دو مسووں پر حکمران اور افسر ہوتا ہے۔ اسی طرح مجھ کو تمام ممالک صابریوں پر افسری عطا کی گئی ہے۔ یعنی جو لوگ خدا تعالیٰ سے تعلق رکھنے والے ہیں ان کا تعلق نہیں رہے گا جب تک وہ میری اطاعت نہ کریں اور میری اطاعت لا بجا اپنی گردن پر نہ اٹھائیں۔ یہ اسی قسم کا فقرہ ہے جیسا کہ فقرہ کہ قَدْ بَيَّنَّ هَذِهِ عَلَيَّ رَقَبَتِي فَقَالَ وَلَوْ اَلَّهُ۔ یہ فقرہ مستید عبد القادر رضی اللہ عنہ لکھا ہے جس کے معنی ہیں کہ ہر ایک کوئی کہہ دے میرا قسم ہے۔

(۶) اَيْسَرَ لَكَ الْاُتْبَانُ كُلُّ مَا تَقْلَعُ اِلَّا مَا اَمَرَكَ اللَّهُ۔

(تشریح) اس سلطان عبد القادر کے لئے وہ تمام چیزیں حلال کی گئیں جو پاک ہیں۔ کہ میں نے ایسا کوئی کام نہیں کیا جو خدا کے حکم کے برخلاف ہو بلکہ وہی کیا جو خدا نے مجھے فرمایا۔

(۷) پھر بعد اس کے کشتی رنگ میں وہ مشہور مجھ دکھایا گیا جس کا نام خدا نے بہشتی مقبرہ رکھا ہے اور

۱۔ (ترجمہ از مرقب) (۳) بے شک تجھے اللہ نے ہم پر ترجیح دی۔

۲۔ (ترجمہ) خدا ایسوں کے ساتھ ہے۔

۴۶۹ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر سید علی شاہ صاحب نے ہدیہ تحریر مجھ سے ہواں کیا کہ ایک دفعہ میں گھڑی سے گر پڑا۔ میری داہنی کلائی کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ اس سے یہ ہاتھ کھو گیا تھا۔ کچھ عرصہ نہیں کا بیان میں صدمہ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا۔ حضور نے پوچھا شاہ صاحب آپ کا کیا حال ہے میں نے عرض کیا کہ کلائی کی ہڈی ٹوٹنے کی وجہ سے میرے ہاتھ کی انگلیاں کڑھ گئی ہیں اور ابھی طرح مٹھی بند نہیں ہوتی۔ حضور حاضر فرما میں کہ فریم ٹیک ہوا ہے۔ مجھ کو تسن تھا کہ اگر حضور نے حاضر فرمائی۔ تو شفا بھی اپنا کام عرصہ کی۔ لیکن بے ثائل حضور نے فرمایا کہ شاہ صاحب ہمارے منہ سے یہی ضرب آئی تھی۔ جس کی وجہ سے اب تک وہ کڑھ ہے۔ ساتھ ہی حضور نے مجھ پر ہاتھ اندر ٹکاکر کے دکھایا اور فرمایا کہ آپ بھی صبر کریں۔ پس اس وقت سے وہی ہاتھ کی کڑھ ہی مجھ پر تھی اور میں نے سمجھ لیا کہ اب یہ تقدیر ٹلنے والی نہیں۔

۴۷۰ خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صاحب اپنی صحبت سے کس قدر بے غفلت تھے کہ فرما اپنا ہاتھ نہ ٹکاکر کے دکھادیا۔ تاکہ شاہ صاحب سے دیکھ کر تسلی پائیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حافظ نور محمد صاحب ساکن فیض آباد چک نے مجھ سے بیان کیا کہ بعض لوگ بیت کے بعد حضرت کو حوض سے پوچھتے تھے۔ کہ یا حضرت اہم کو نساؤ فقہر پڑھا کریں۔ تو حضور فرماتے کہ الحمد للہ وہ دشرین احمد مستغفار احمد عابد وادب وادب اختیار کرو احمد عابد وادب العراط المستکم کثرت سے پڑھا کرو۔

۴۷۱ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حافظ نور محمد صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضور نے فرمایا کہ میں نے خواب میں ایک مرد دیکھا کہ سید عبدالقادر صاحب جانی آئے ہیں اور آپ نے پانی گرم کر کے مجھے غسل دیا ہے اور نئی پوشاک پہنائی ہے اور گول کڑھ کی بیڑیوں کے پاس کڑھ بھر کر فرمایا ہے کہ آؤ ہمارے تم ہمارے ہمارے کڑھ بھر کر تمہاری بیڑیوں میں بھراؤ انہوں نے میرے ہاتھ میں کڑھ بھرا دیا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ امثال زمانہ کا وہ یاد ہو گا۔ کہ تکرید میں تو آپ کو وہ مالی ترسہ حاصل ہوا کہ ستون محمدی میں آپ سب پر بیعت لے گئے جیسا کہ آپ کا یہ بیہام میں ظاہر کرتا ہے کہ آسمان سے کئی تخت آئے پر تیرا تخت سب سے اوپر بکھایا گیا اور صاحب نے صحت کے ساتھ

غیر نزول کے

۱۸۸

التقصید

وقل تمت الاخبار والاعمال قیہر

کہ تم میری خبر سے غافل نہ رہو کہ تم میری خبر سے غافل نہ رہو

وذلك في القرآن تباً مكرراً

اللہ یہ خبر تو قرآن میں کئی مرتبہ آچکی ہے۔

لتصرون بغيا مني من كل قبلكم

کہ تم میری بغی سے ہر قبیلہ سے پہلے ہونے لگے

وقل قيل منكم يا تين زاما مكم

اللہ تم میں سے کون ہے؟ تم میں سے ہی ہے

اتاني كتاب من كذوب يزور

مجھ کو ایک کتاب آئی ہے جو کذب کا طعن ہے

فقلت للعالیلات یا ارض جری

میں نے کہا کہ اے گولہ کی زمین تجھ پر آئی

فقلت هذا النكس كالزومع شاتما

میں نے کہا کہ یہ نیکوئی کی طرح کھڑی ہے

فقلت هذا النكس كالزومع شاتما

میں نے کہا کہ یہ نیکوئی کی طرح کھڑی ہے

فقلت هذا النكس كالزومع شاتما

میں نے کہا کہ یہ نیکوئی کی طرح کھڑی ہے

فقلت هذا النكس كالزومع شاتما

میں نے کہا کہ یہ نیکوئی کی طرح کھڑی ہے

فقلت هذا النكس كالزومع شاتما

میں نے کہا کہ یہ نیکوئی کی طرح کھڑی ہے

فقلت هذا النكس كالزومع شاتما

میں نے کہا کہ یہ نیکوئی کی طرح کھڑی ہے

فقلت هذا النكس كالزومع شاتما

میں نے کہا کہ یہ نیکوئی کی طرح کھڑی ہے

كتاب خبيث كالعقارب یا بری

وہ خبیث کتاب ہے جیسا کہ عقارب کی طرح نیشور ہے

لأعنت بلعون فاننت تد قمر

تو انہوں نے بلع کر لیا تو میں نے تو قمر

وكل امرء عند القصاصم كسار

ہر ایک آدمی قصاص کے ساتھ ہے

فقلت فاعلم ان ذلی مظهر

میں نے کہا کہ جان لو کہ میں ایک ظاہر

سیدنی لك الرحمن ما انت كنكر

میں نے کہا کہ اے رحمن میں نے تجھ کو نہیں پہچان لیا

فماضت جوع العبد القلب خجور

تو میری جوع نے میرے دل کو خجور

اهذا هو الاسلام یا متكبر

کیا یہ اسلام ہے یا متکبر

ففر الى رحمانیوا البغوا حذرا

پھر میں نے رحمان کی طرف بھاگ کر غور سے دیکھا

وما كان ان يطعن ويلقي ويحجر

اور وہ نہ پھینکا نہ پھینکا نہ پھینکا



۴۴۸

نزل ہستی

مگر شرط یہ ہے کہ اس تاریخ سے کریدہ سال شائع ہو شیک شیک صورت میں یوم تک اسی مقدار اور  
اسی بلاغت فصاحت کے لحاظ سے اور انہیں مضامین کے مقابل پر اشعار نہ کر لے طبع کر لے  
ملک میں شائع کر دیں وہ نہ اختیار کے ذریعہ سے فن کا لہر شائع کر دیا جائے گا۔ اور ہم  
دوبارہ اقرار کرتے ہیں کہ اگر ان اشعار میں تاریخ سینہ کے اندر وہ پہلا مقابلہ کر سکیں گے  
اور اہل علم کی شہادت سے فن کے اشعار ہمارے اشعار کے ہم مرتبہ ہونگے اور تعداد میں بھی برابر

یقیناً حیاتِ قریب کا سرور میری طرف منسوب کرنے کے ساتھ ہر ایک پر ایک کتاب کا صدق عین ہو گیا۔ اگر  
اُن کی اس میں سے کچھ تو لیں خدا تعالیٰ نے انکو دے دیا اور جب لوگوں میں شہد ہو گیا تو پھر لے لیا۔  
کاغذوں پر لکھ کر دوزخ کی طرح قابلِ شرم چوری کی ہے اور بعض اُن کے وہ نہیں لے اُن کی طرف  
خدا کیسے کیا اگر مناسب نہ تھا تو یہ جواب دیا کہ اُن نے تو اس شہد سے اجلاتِ مملکت میں  
ظہر ہے کہ اگر اس شہد اجازت دیتا تو اپنی زندگی میں یہ دیا مسودہ اس کے پاس بھیجا نہ یک  
اُن کے فرستے کے بعد اُن کی یہ کہ اس سے مل گیا ہاں گاہ پھر ہر حال یہ ذکر کرنا چاہیے تھا کہ  
نئی بناتِ خودی پر علمِ اربعہ ہے نصیبِ مملکت اور مسوداتِ شہد کے شہد کی شہد  
کہیں ذکر کیا۔ بلکہ شہد کے دعوے کی ایک کتاب میں نے آپ بتائی ہے۔ دیکھ لیں تو ہر حال کوئی  
کا یہ اثر ہو گا کہ شہد قریب کا صدق قریب سے ایک تمام مکمل کتاب کاغذ پر ثابت  
ہو گیا اور نہ صرف چھ بلکہ کڑا آپ بھی کہ ایک گاہ جھوٹ ہی کتاب میں شائع  
کیا اور کتاب میں لکھا مگر یہ میری تالیف ہے۔ مگر اُن کی تالیف نہیں۔ کیوں پیری اب  
ابہت ہے کہ اس وقت ہم بھی کہیں کہ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ۔ دیکھ حسن پس  
ہر گز وہ مرتبہ اس لئے اُن کی نسبت میں بحث کی ضرورت نہیں وہ اپنی سزا کو پہنچ گیا۔  
اُن نے جھوٹ کی نجاست لکھ کر وہی نجاست پر صاحب کے حنفی  
میں لکھ دی۔ میں نے کتابِ اجازتِ مسیح کے سر پر بلکہ پیش گئی بیان کر دیا تھا کہ جو شخص اس

۴۴

نقد و مباحث

۴۴۱

۳۲

تجربہ سے جانیں گے پھر اگر تہہ دار رسالہ فصیح بلغیہ نبیوت جو اتو میرا تمام عربی باطل ہو جائیگا اور میں اب بھی تو فکر نہیں کہ بالمقابل تفسیر لکھنے کے بعد اگر تہہ داری تفسیر لفظ اور معنی اعلیٰ ثابت ہوئی تو اس وقت اگر تم میری تفسیر کی غلطیاں نکالو تو فی ظلمی بلغیہ و میری انعام و دو ٹوک غرض یہ کہ تہہ داری کے پہلے یہ ضروری ہے کہ مذکورہ تفسیر عربی اپنی عربی دانی ثابت کرے۔ کیونکہ جس فن میں کوئی شخص دخل نہیں لکھتا اس فن میں اس کی نکتہ چینی قبول کے لائق نہیں ہوتی۔ معمار معمار کی نکتہ چینی کر سکتا ہے اور عمار عمار کی مگر ایک خاکہ بہ کو حق نہیں پہنچتا کہ ایک دانا معمار کی نکتہ چینی کرے۔ آپ کی ذاتی لیاقت اور ہر ایک سطر بھی عربی نہیں لکھ سکتے۔ چنانچہ سیاحت ہشتیاں میں بھی آپ نے چھ دی کے مال کو پناہ مل کر دیا تو پھر اس لیاقت کے ساتھ کیوں آپ کے نزدیک شرم نہیں آتی۔ اسے بھلے آدمی پہلے اپنی عربی دانی ثابت کر پھر میری کتاب کی غلطیاں نکال ادنیٰ غلطی ہم سے باخبر و پیہلے اور بالمقابل عربی رسالہ لکھ کر میرے اس کا جواب دے گا۔ اصل یہ کہ رسالہ الفوس کہ دس برس کا عربی لکھا گیا کسی شریفانہ طریق سے مراد مقابل نہیں کیا۔ غایت کہ اگر کیا تو یہ کہ تہہ داری نے غلط لفظ میں غلط لفظ پر اور غلط فقرہ میں کتاب کا مسودہ معلوم ہوتا ہے۔ مگر صاف ظاہر ہے کہ جب تک خود ناسی کا صاحب علم ہونا ثابت نہ ہو کہ لکھا اس کی نکتہ چینی صحیح ہو لی ہائے کیا ممکن نہیں کہ خود غلطی کرتا ہو اور شخص بالمقابل لکھنے پر قادر نہیں ہو سکیں کہتا ہے کہ کتاب میں بعض فقرے بطور مسودہ ہیں اگر مسودہ سے یا مرعکس ہے تو کیوں یہ مقابل پر نہیں آتا کہ تو نمبر ہی کی طرح بھاگتا پھرتا ہے۔ اسے نادانی اقل کسی تفسیر کو عربی فصیح میں لکھنے سے پہلے عربی دانی ثابت کر پھر تفسیر کی نکتہ چینی ہی قابل توجہ ہو جائیگی۔ مذکورہ غیر ثبوت عربی دانی کے میری نکتہ چینی کہتا ہے کہ کسی مسودہ کا لازم یہ نہ کہ کسی عربی غلطی کا۔ یہ صرف گوہر کا نام ہے۔ اسے ہائی بیجا اقل عربی بلغیہ فصیح میں کسی شوق کی تفسیر شائع کر پھر تجھے ہر ایک کے نزدیک حق مال ہوگا۔ میری کتاب کی غلطیاں نکالے یا مسودہ قرار دے۔ جو شخص ہزار بار عربی بلغیہ فصیح کی لکھ چکا ہو نہ صرف بیحد علم پر بلکہ مصداق حقیقی کے بیان میں تو کیا صرف اشعار سے اس کا جواب ہو سکتا ہے یا جب تک کام کے مقابل پر کام نہ کرے یا جب تک صرف نیلی کی بک بک نہ کرے یا جب تک اس کے پاس لیاقت

۴۵



وان كان هيناً او من الرجل اخر  
 خود هين ہو یا کوئی اور نہ ہو  
 وما كان شرك الناس شيئاً يغفر  
 اور شرک کوئی ایسی چیز نہیں تھم جس کو بدل دیا جائے  
 الام كفسيان الوحي تنمزل  
 کہ تک مرد ہی تک کی طرح چلے گا  
 وذلك رأي لا يراه المفسر  
 یہ تو کسی مفسر کی رائے نہ ہو گی۔  
 وان خلتها تخفى على الناس تظهر  
 اور اگر خفیہ کیلئے وہ شے ہے کہ انہیں نہ دیکھ سکیں  
 ومن لا يوقن صادقاً لا يوقر  
 اور جس شخص صادق کہے ہو گا کہ وہ خود کو حق سمجھے گا  
 رأيت فاعرضتم وقلتم نحن رؤس  
 تم نے دیکھا تو ہم نے انکار کیا اور کہا ہم سر ہیں  
 لنكتب اشعاراً بما لا نرى  
 ہم یہ ہندو شاعر ہیں جو ہم نے نہیں دیکھا  
 وهذا هو الافحام متى ففكر  
 اور یہی میری طرف سے انتہائی حجت ہے۔

على مشهالهم نطلع في مكرم  
 ان تمام حسین کیلئے وہ شے ہے کہ انہیں نہ دیکھ سکیں  
 ففكر اهدا اكله مكان باطلا  
 پس سوچ کر یہ تمام کلام کو باطل سمجھو  
 الا لا شئ عار النساء ابا الوفا  
 مگر عورتوں کے عار نہ ہو اللہ  
 اردت الهوى من بعد ستين حجة  
 کیا میں نے ستر برس کے بعد ہوا پرستار کی خدمت میں  
 اريتك ايات فلا عذر بعد ها  
 ہم تم کو یہ نظروں کے سامنے رکھتا ہوں کہ وہ خدا کی آیتیں  
 اردت بصدي ذلتى فرأيتها  
 تو نے عدم میں میری خدمت میں نہ دیکھا  
 وكأين من الايات قد ذكرها  
 اور بہت سے نشان ہیں جو ہم نے ذکر کر چکے ہیں۔  
 فحق لنا بعد التجارب حيلة  
 پس ہمارے لئے بہت چال ہے جو ایک جید ظاہر ہے۔  
 فها هو التبيكيت من فطر السما  
 پس یہی مذکور ہے کہ خداوند خداوند کرتا ہوا ہے۔

لے ہو کتاب سے کہ لفظ چھوٹ گیا ہے۔ اصل ترجمہ ہوا ہے۔ "ہم نے کئی ایک نشان  
 دیکھے ہیں۔" (خبر)

چہ يستعمل لفظ لای کما يستعمل لای فی لسان العرب۔ منہ



وَمِنَ الْمُعْتَزِّينَ الْمَذْكُورِينَ - شَيْخُ خَلِّ بَطْلَوِي - وَجَارُ غَوِي - يَقَالُ لَهُ  
وَجْهٌ وَهُوَ كَتَمَانُ شَيْخِ كُرْدِ سَاكِي بِلَالِ اسْتِ كَرِهَسَايِ كُرْدِ اسْتِ - وَرَا  
عَهْدِ خَسَنِينَ - وَقَدْ سَبَقَ فِي الْكَذِبِ وَالْمَكِينِ - وَأَنَّهُ أُولَى  
مَدِينِ مَعْنِي كُونِهِ - وَالْأَمْرُ بِهِ مَعْنِي وَتَأْذِيهِ بِهَيْكَلِ اسْتِ - وَارْتِكَادُ كُرْدِ  
وَأَسْتَكْبَرُ - وَاشَاعَ الْكِبَرُ وَظَهَرَ حَقُّ قَبِيلِ أَنَّهُ إِمَامُ الْمُسْتَكْبَرِينَ - وَرَأْسُ  
وَكَبِيرُهُ - وَتَجَرُّدُ شَيْخِ كَرِهَسَايِ مَعْنِي تَأْذِيهِ كَتَمَانُ كُرْدِ اسْتِ - وَرَأْسُ  
لِلْمُعْتَزِّينَ - وَرَأْسُ الْغُلَامِينَ - وَالَّذِي كَفَّرَنِي قَبْلَ أَنْ يَكْفِرَ الْآخَرُونَ - وَاعْتَرَفَ  
تَهْدِي كَتَمَانُ - وَرَأْسُ الْغُلَامِينَ اسْتِ - وَارْتِكَادُ كُرْدِ اسْتِ كَرِهَسَايِ مَعْنِي تَأْذِيهِ  
عَلَى كَتَمَانُ وَظَهَرَ جَاهِلُ الْمَكُونِ - فَقَالَ إِنَّ تِلْكَ كَتَمَانُ مَشْهُودَةٌ مِنَ الْأَعْلَاطِ  
سَاحِرِي كَرِهَسَايِ - وَرَأْسُ الْغُلَامِينَ اسْتِ - وَارْتِكَادُ كُرْدِ اسْتِ كَرِهَسَايِ مَعْنِي تَأْذِيهِ  
وَمَا قَطَعَتْ فِي وَحْلِ الْأَعْلَاطِ - وَاسْتِ كَرِهَسَايِ مَعْنِي تَأْذِيهِ - وَارْتِكَادُ كُرْدِ اسْتِ  
تَهْدِي كَتَمَانُ - وَرَأْسُ الْغُلَامِينَ اسْتِ - وَارْتِكَادُ كُرْدِ اسْتِ كَرِهَسَايِ مَعْنِي تَأْذِيهِ  
لِلْجَاهِلِينَ - وَكَلَامُ يَوْجِدُ فِي كَتَمَانُ مِنْ جَلَمِهَا وَقِيَا فِيهَا - فَلَيْسَ قَرِيبَةً حَجَرِ  
وَهُوَ لَا كَلَامَاتُ كَتَمَانُ قَانِيَهُ لَا كَلَامُ يَوْجِدُ مَعْنِي تَأْذِيهِ - وَارْتِكَادُ كُرْدِ اسْتِ  
أَتَانِيهَا بِل تِلْكَ كَلَامُ عَوِجَتِ مِنْ أَقْلَامِ الْآخَرِينَ -  
بِل كَلَامَاتُ عَوِجَتِ بِل كَلَامَاتُ كَرِهَسَايِ مَعْنِي تَأْذِيهِ - وَارْتِكَادُ كُرْدِ اسْتِ  
فَقُلْتُ يَا شَيْخُ الْبُزْجِي - وَهَذَا الْعَقْلُ وَالنُّهَى - إِنَّ كَتَمَانُ مَشْهُودَةٌ مَعْنِي  
بِل كَلَامَاتُ عَوِجَتِ بِل كَلَامَاتُ كَرِهَسَايِ مَعْنِي تَأْذِيهِ - وَارْتِكَادُ كُرْدِ اسْتِ  
قَرِيبَةً مَعْنِي تَأْذِيهِ - وَارْتِكَادُ كُرْدِ اسْتِ كَرِهَسَايِ مَعْنِي تَأْذِيهِ  
بِل كَلَامَاتُ عَوِجَتِ بِل كَلَامَاتُ كَرِهَسَايِ مَعْنِي تَأْذِيهِ - وَارْتِكَادُ كُرْدِ اسْتِ

ایہ رقم نمبر 242241 عہدہ مالی افسر، 11 ستمبر 243242، ر/س/سیل  
یہ رقم نمبر 332 پروج ہے

بجہل الجاہلین۔ فان قلت استلیمت فیہا غلار الخذہ فی حد ام کل لفظ غلط

ہیں مگر یہ میدانی کہ میں کتابی غرض ثابت کرتی ہوں میں بقابلہ ہر غلطی یا سہ کی

دیتا ہوں۔ واجمع عوفیاً وفضلاً۔ وکن من المتعولین۔ وھذا صلیۃ تلامہ ہواک۔ و

وسیم وھذا جمع کن۔ وازادہا من بشو۔ وایں تو ملکا امت کہ نہ بل خوش

تقریبہ عیناک۔ وستمیج بہ رحلاک۔ فتنبو من السفر الدائم۔ ولاحقہ کالتغیۃ

کست۔ ویدریم کو شک خواہ شد۔ وروایتی تو ازین آدام خواہند گرفت ہیں نہ مفرود ہی نہت غوی ہا

الہام۔ وتمعن کالمندعین۔ وتمعن بہ عن معانی لغوی۔ وکما کی شق۔ واشاعۃ

فہم سرگاہی تودہ غوی کہ یہ سن ملکان غوی کشت۔ وہیں مال تو موصی آویز غریب کا گاہ

عدۃ السنۃ۔ ووعظ الدجل والفریۃ۔ وتعیش کالمستویحین۔

واشاعۃ ہنہ کہ مال حدقا لسانت واندیل و فریب پختہ غوی شہر کو آدام ہا ہنہ غوی کہ نہ

میدانی تو ریدان اری قبلہ ویا فسلک واشاہد ریح بلاعتاک۔ واذہم

مراہمت کہ می خواہم کہ قبل ازیں امر غوی نہ فصاحت تراہیم وپوئے بلافت تو مشاہدہ کن۔

انک من علما وھذا الصاحۃ۔ وامن اهل تلك القولۃ۔ ولس

تا بہ بینم کہ تو از علما ہیں صاحت پستی۔ واز آملین پستی کہ اہل ہیں علم پستند۔ واز

من الجاہلین المعجوبین العمان۔

ماکان و معجوبان و تائیدان پستی۔

فانلق لوشل حظلہ المنعوس۔ وکذا طلعه المنعوس۔ انه ما قبل

ہیں بامشکم نصیبی۔ وپستی طالع طلوس او ایں انکلی انداکہ او ایں طالعہ را قبل تک

ھذا الصلیۃ۔ وما صلی نفسہ لیتقبل ھذا الشریطۃ۔ وھذا الذلۃ

وہو شریطہ اہر پندی اندکی نیامد تا شریطہ ارا قبل کرد۔ واز ذلک در میان

YFV

والتغیة - وتروی كما یقوین - وقال لو نشاء لقلنا مثل هذا ولكننا انما  
نمیر بربہ - مگر ترسناں ہر شے کہتے مگر بخاتم علی بن ابی طالب - لا فرستے  
بقراین - و ما خرج من بیتہ - و ما اوی نمود از بیتہ - و ما نفوذ فی کماستملقین  
نیت - و ما کاد فی یزید - و نہ از نیت خود نمود - و یزید از نیت یزید نکرہ -

و تحریرت فی ملحق مرصعاته لا تقدیم بیایه حصانه و اعطف بینه و از وجوه  
در مقام خود باشد یا نایل کند تا کلام علی بن ابی طالب و از غیر او که بعد از او در حق او  
فکران کنند یا در آماقه او الحاق کنند بجهت بیایه ایاقه فرمودت این حرة  
بنام بری که خوب است از خود خواند یا شیطان بود بخت گزین بود پس دیدم که تمام گریه او  
قد باخ - و عزمه هرم و شاخ - و تونی کالمه حایین -

می شود. و تعدادی فرقی است. در هر یک از این شکل نمود.

وہاں اسی استیقن لہذا لا یقدر علی اصلاح مسطر اوسطیہ۔ وکلیا

و بخلا ملاحظه است که این پروشون یک مطرا به مطرم تقدیر نیست - و هر چه

يقول يقول من المؤمنين بل لا اظن ان يقدر على فهمه قتلى ويدين في المجلس

تکلیف الدعاء میگوید : بعد از این که هر یک است که در سخن می گوید . و در مجلس طوسی قول می

فَوَاعِدُ الْقَوَالِي - وَأَنَّهُ مِنَ الْكَاذِبِينَ - وَأَنِّي أَعْرِفُهُ مِنْ قَدِيمِ الزَّمَانِ - لَكُنِّي كُنْتُ

بیان تشکر - دلو از حد کثرت است - در نور الانبیا قیام می شناسم - عین ص علی ابوما

احسن حاله واسم الكائن قبل اذ انطق احد الانفساء من بفتح الهمزة على غنة

وہی ہے کہ ہم نے اس کو اپنے لئے لیا ہے۔

وَمِنْهُمْ مَن مَّا لَمْ يَأْتِ بِالْحُجَّةِ مِنْ أَهْلِ أَهْلِهِمْ فَكَذَّبُوا عَلَيْهَا قُلْ عَلَيْكُمْ الْقُرْآنُ فَمِنْ أُولَئِكَ مَن يُتْلَى عَلَيْهِمْ أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَكُونَنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ



ray

واعلم ان الطغاة بعزمهم كالذباب - ومثلهم بشورهم كالكلاب - ونطق بكلم  
وهم يستمدون من اهل البيت - ويخبرونهم بما في بيوتهم - ومثلهم بربهم خود  
لا ينطق بمثلها الا الشيطان الحين - وانعزم الشيطان الاعلى - وانقول الاغوى -  
تدركهم الشيطان من غير حيل بل من كونه يعلم كنههم - وادبره آخر شيطان كما است وادبره كرم -

يقول له رشيد الجنجوشي - وهو شقي كالامروشي - ومن الملعونين -

کہ ہوا یہ سچا امر گھوڑی سے کہیے۔ دلوں پر کون سے امور کی وجہ سے وزیر اعلیٰ خواتین است۔

فَقُولُوا نَحْنُ كَافِرُونَ وَسَيَوْنَا وَكَانُوا مُشْرِكِينَ وَنَذَكِّرُهُمُ الشَّيْئِينَ

پس این شش تن که تخفیر ناکردند در شام بیاد آمدند و از مضطربان گشته و با باغوشان و شکمهایشان

المشهورين - يعني الشيخ الى بخش بالتونسوي والشيخ فلام نظام الدين

پیشہ شایعہ - پیشہ شایعہ توفیق

يشاع في الديار والمدائن فيومئذ تسود وجوه المنكرين واتشعوا في افكارنا.

منظرین شد است۔ و تقریباً ایک کتاب در شہرہ اشاف کرہ نوادر شد۔ بر حوالہ بعد تصدیک کریم

وَاتَّبَعْنَا فِي آنْكَارَتِهِمْ مَّثَلًا لِّلْعَالَمِينَ - وَمَسَافِيهِ كُلِّ ذِي نَبَالٍ يَتَوَلَّى

خواہ کر دیے۔ دماغ فکر کرتے خود و فکر کرتے خود لا خلافت علیؑ آیا۔ یہاں تک کہ یہ کہ وہ

بق العرتة ما سبق غيره بطؤس - بل هي كاللباس المستقبلي او الوعاء

میں خود بر غیر خود بہتت نبرد است۔ چکہ آن شہاں کا آمدہ علی کہتہ و غرض منہ سے

المستعمل وكش هو سقط صلفه غير معين.

کتاب است و اگر میسر شود ۴ سوره است که اینجی نوع : بحث است کتاب بخوبی پامی کردیم -

انا انشيتاد وناحق وناشات وار ما اكر كاهن وياح ميبين غير مستقيم

[illegible]

جملہ صفحہ 332 پر

انجام آتھم ص 252 مسجد و مانی خزان جلد 11 ص 252 از مردان کادیانی

حقیقۃ الہی

۴۴۵

تتر

ایسا ہی یہ پیشگوئی بھی ظہور میں آگئی جو خدا تعالیٰ نے میرے ذریعے سے ظاہر فرمائی کہ جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں اسی روز سے جبکہ خدا تعالیٰ نے اسکی نسبت مجھے یہ خبر دی کہ اتنا شاندار ملک ہوا الایمان میں کو آج تک ہاتھ میں گندے گائے اسی وقت سے اولاد کا وہ والا سعدا اللہ پر بند کیا گیا اور اسی کی بددعاؤں کو اسی کے منہ پر مار کر خدا تعالیٰ نے تین لڑکے بعد اس الہام کے مجھے کو دیئے اور کروڑوں انسانوں میں مجھے عزت کے ساتھ شہرت دی اور اس قدر مالی فتوحات اور آمدنی نقد اور جنس اور طرح طرح کے تحائف مجھے کو دیئے گئے کہ اگر وہ سب جمع کئے جاتے تو کوئی کوٹھان سے بھر سکتے تھے۔ سعدا اللہ چاہتا تھا کہ میں اکیلا رہ جاؤں کوئی میرے ساتھ نہ ہو۔ پس خدا تعالیٰ نے اس آرزو میں اُسکو نامراد رکھ کر کئی ہلاک انسان میرے ساتھ کر دیا۔ اور وہ چاہتا تھا کہ لوگ میری مدد نہ کریں مگر خدا تعالیٰ نے اُنکی زندگی میں ہی اُسکو دکھلا دیا کہ ایک جہان میری مدد کیلئے میری طرف متوجہ ہو گیا اور خدا تعالیٰ نے وہ میری مالی مدد کی کہ صد ہا برس میں کسی کی ایسی مدد نہیں ہوئی۔ اور وہ چاہتا تھا کہ مجھ کو کوئی عزت نہ ملے مگر خدا نے ہر ایک طبقہ کے ہزاروں انسانوں کی گردنیں میری طرف بٹھکا دیں اور وہ چاہتا تھا کہ میں اُنکی زندگی میں ہی مر جاؤں اور میری اولاد بھی مر جائے مگر خدا تعالیٰ نے میری زندگی میں اُسکو ہلاک کیا اور الہام کے دل کے بعد میں اُسکے آدھ مجھ کو چلا گئے۔ پس یہ موت اُنکی بڑی نامرادی اور ذلت کے ساتھ ہوئی۔ اور یہی پیشگوئی میں نے کی تھی جو خدا تعالیٰ کے فضل سے پوری ہو گئی۔

اور وہ پیشگوئی جس میں میں نے کہا تھا کہ نامرادی اور ذلت کے ساتھ میرے زور و برد وہ مرے گا۔ وہ انعامِ نعم میں عربی شعر طر میں ہے اور وہ یہ ہے :-

غولاً لعیناً نطفۃ الشفہاء

کہ ایک شیطانی طعن ہے سفیدوں کا نطفہ

نفسی یسحقہ المستعد فی الجہل لاد

نفس جو جس کا نام ہا ہوں نے سعدا اللہ کھاسے

و من الکفار اری زحیلاً قاسقاً

اور کفار میں سے ایک ناستور آدمی کہ دیکھتا ہوں

شکس خبیث مفسد و مزور

دیکھتا ہوں ایک خبیث مفسد و مزور

یہ تمام کلامیں کہ چند شواہد صحتِ قیامت سے کہہ کے بیک پر تمہیں سعدا اللہ کی ہدایتی حدیث یاد دہا کر رہی تھی۔ منہ

۱۳۳

پیر نہ ہو جاتے تو کوئی بھی پٹنت اُن کو بُرا نہ کہتا۔ اب تو ہوا صاحب ایسی پٹنتوں کی فکر میں  
کہہ بھی نہیں دیکھ سکے کھنڈ جو ہوئے۔

قولہ۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ انہوں نے ویدوں کو نہ سُنا نہ دیکھا۔ کیا کریں جو سنے اور دیکھنے  
میں آئے تو بُدھ مان لوگ جو کہ ہنسی دہ گہے نہیں وہ سب سمجھ دای والے بید مت  
میں آجاتے ہیں۔ یعنی تاک و فیو اس کے سکھوں نے نہ ویدوں کو سُنا نہ دیکھا کیا کریں  
سُننے یا دیکھنے میں آویں تو جو عقلند متعصب نہیں وہ فنا اپنی ٹھگ بیا چھوڑ کر دیکھ بھارت  
میں آجاتے ہیں۔ اقول اس تمام تقریر سے پٹنت صاحب کا مطلب صوف اتنا ہے کہ  
ہاں تاک صاحب اور اُن کے پیرو ٹھگ ہیں انہوں نے دنیا کے لئے دین کو بچا دیا۔ مگر چرند  
یہ تو سچ ہے کہ ہاں تاک صاحب نے وید کو چھوڑ دیا اور اس کو گمراہ کرنے والا طور پر کھائی پٹنت  
صاحب پر لازم تھا کہ یوں ہی ہوا صاحب کے گرد نہ ہو جاتے اور ٹھگ اور متکار اُن کا نام  
نہ رکھتے بلکہ اُن کے وہ تمام عقیدے جو گرتھ میں مدعا ہیں اور مخالفت وید میں اپنی کتاب  
کے کسی صفحہ کے ایک کالم میں لکھ کر دوسرے کالم میں اس کے مقابلے پر وید کی تعلیمیں درج  
کرتے جو عقلند خود مغولہ کے دیکھ لیتے کہ ان دو تعلیموں سے سچی تعلیم کو کسی معلوم ہوتی  
ہے۔ ظاہر ہے کہ صوف گالیاں دینے سے کام نہیں لگتا۔ ہر ایک حقیقت مقابلہ کے وقت  
معلوم ہوتی ہے اور ناحق گالیاں دینا مغلوں اور کینوں کا کام ہے۔

قولہ۔ تاک جی بڑے دھنڈا اور رئیس بھی نہ تھے۔ پرتو اُن کے چیلوں نے تاک چند  
اور جنم ساکی و فیو میں بڑے ہتھ اور بڑے بڑے شرح ملے کئے ہیں۔ تاک جی ہوتا ہی سے  
لے بڑی بلست حیرت کی سب نے ان کا مان کیا۔ تاک جی کے عداہ میں گھوڑے۔ رات  
باقی سونا چاندی موتی پنا دی رتوں سے جڑے ہوئے پاد اور نتا کھاتے۔ جسد  
گیوٹے نہیں تو کیا ہے۔ یعنی تاک جی کہیں کے مالدار اور رئیس نہیں تھے۔ مگر اُن کے  
چیلوں نے پوتھی تاک چند دی جنم ساکی و فیو میں بڑے دھنڈا اور بھگت کے کھاتے

۲۱



انسان میں اپنے قصے تم کو ملی کیا مستحق  
دل کر کے پارہ پارہ ہا ہول میں ایک نظام  
لے میرے یاد جانی کر خود ہی ہوسرمانی  
فرقت بھی کیا بنی ہر دم میں جاگتی ہے  
تیری وفا پہ پوری ہم میں ہے عیب ندری  
تجربہ میں وفا ہے پیار چمکے ہیں چہرہ سائے  
ہم نے نہ چھوڑا یاری میں رخنہ ملا  
لے میرے دل کے صلیب پر لگا کر تیرا سودا  
یک دہری کی آفتیں کا غم کھا گیا ہے مجھ کو  
کیونکر تیرے ہمدردے کیلا کر فنا ہووے  
ایسا زمانہ آیا جس نے غصہ بکھڑایا  
شادی و طلاق میں دیں کی کیا کہوں میں  
آنکھیں ہر ایک دیں کی بے قسم نے پائیں  
فل میں بھی دیکھے تیرے دل میں بھی دیکھے  
نکد کر کے بس سے پھٹاؤ گے بہت تم  
پر کریوں کی آنکھیں اندھ صی ہوئیں میں ایسی  
بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو ذلیل ہے

نکد کے میں جھگڑے سب ماجرا ہی ہے  
دیوانہ موت کہو تم عقل رسا یہی ہے  
مست کہہ کہ کئی تیرائی تجھے بجا یہی ہے  
حاشق جہاں پر مرتے وہ کر رہا یہی ہے  
طاعت بھی ہے لہجہ کی ہم پر بجا یہی ہے  
ہم جا پڑے کنارے جائے بکا یہی ہے  
پر تو ہے فضل داگ ہم پر کھڑا یہی ہے  
کہتے ہیں جس کو مدح نہ جہاں گرا یہی ہے  
سینہ پر دشمنوں کے پتھر پڑا یہی ہے  
قلم جو حق کا دشمن نہ مروتا یہی ہے  
جڑھیتی ہے دیں کو وہ آسیا یہی ہے  
سب خشک ہو گئے ہیں پتھر پتھر یہی ہے  
نور سے معرفت کی ایک سرسبز یہی ہے  
سب جو ہر دل کو دیکھا دل میں چھا یہی ہے  
بنا ہے جس سے سونا نہ کیا یہی ہے  
وہ گالیوں پر اترے دل میں پڑا یہی ہے  
جس دل میں ہے نجات بیت الخلاء یہی ہے

شک کر دیتا ہے اور کاٹ دیتا ہے اور اُس کی جگہ اور ٹہنیاں پھلوں اور پھولوں سے  
 لدی ہوئی پیدا کر دیتا ہے۔ مثالوی صاحب یاد رکھیں کہ اگر اس جماعت ایک نکل جائیگا  
 تو خدا نے تعالیٰ اُس کی جگہ میں لائیگا اور اس آیت پر غور کریں فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ  
 يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝  
 بالآخر ہم ناظرین پر ظاہر کرتے ہیں کہ میر صاحب علی صاحب نے ۱۲ دسمبر ۱۸۹۷ء  
 میں مخالفانہ طرز پر ایک اشتہار بھی شائع کیا ہے جو ترک ادب اور تحقیر کے الفاظ سے  
 بھرا ہوا ہے سو ان الفاظ سے تو ہمیں کچھ غرض نہیں جب دل بگڑتا ہے تو زبان ساتھ  
 ہی بگڑ جاتی ہے لیکن اُس اشتہار کی تین باتوں کا جواب دینا ضروری ہے۔  
 اول یہ کہ میر صاحب کے دل میں دہلی کے مباحثات کا حال خلاف واقعہ جم گیا ہے۔  
 سو اس وسوسہ کے دور کرنے کے لئے میرا یہی اشتہار کافی ہے بشرطیکہ میر صاحب اس  
 کو غور سے پڑھیں ۝

دوم یہ کہ میر صاحب کے دل میں سراسر قاش غلطی سے یہ بات بیٹھ گئی ہے کہ  
 گویا میں ایک نیچری آدمی ہوں معجزات کا منکر اور لیلۃ القدر سے انکادی اور نبوت کا  
 مدعی اور انبیاء علیہم السلام کی امانت کرنے والا اور عتایا سلام سے منہ پھیرنے والا۔ سو  
 ان ادماہ کے دُور کرنے کیلئے میں وعدہ کر چکا ہوں کہ عنقریب میری طرف سے اس بارہ میں  
 رسالہ مستقلہ شائع ہوگا۔ اگر میر صاحب توجہ سے اس رسالہ کو دیکھیں گے تو بشرط توفیق  
 انہی اپنی بے بنیاد ادبے اصل بدظنیوں سے سخت ندامت اٹھائیں گے ۝  
 سو حکم یہ کہ میر صاحب نے اپنے اُس اشتہار میں اپنے کمالات ظاہر فرما کر تحریر فرمایا ہے کہ  
 گویا انکو رسولِ نجات کی طاقت ہے۔ چنانچہ وہ اس اشتہار میں اس عاجز کی نسبت لکھتے ہیں کہ  
 اس بارہ میں میرا مقابلہ نہیں کیا۔ میں نے کہا تھا کہ ہم دونوں کسی ایک مسجد میں بیٹھ جائیں  
 اور پھر یا تو مجھ کو رسولِ کریم کی زیارت کرا کر اپنے دعاوی کی تصدیق کرا دیجائے اور یا میں  
 زیارت کرا کر اس بارہ میں فیصلہ کرا دوں گا۔ میر صاحب کی اس تحریر نے نہ صرف مجھے  
 ہی تعجب میں ڈالا بلکہ ہر ایک واقعہ حال سخت متعجب ہو رہا ہے کہ اگر میر صاحب میں

بدی کی گئی۔ اگرچہ کوئی غلو کرے۔ مگر اس غلو میں کوئی اصلاح مقصود نہ ہو تو اس کا اجر خدا کے پاس ہے۔ یہ تو قرآن شریف کی تعلیم ہے۔ گراخیل میں بغیر کسی شرط کے ہر ایک جگہ غلو نہ مانگنے کی تفسیر ہی گئی ہے۔ نہ انسانی دوسرے مصالح کو جس پر تمام سلسلہ تمدن کا چل رہا ہے پھانسی کر دیا ہے۔ نہ انسانی قوی کے مدد غت کی تمام شاخوں میں سے صرف ایک شاخ کے بڑھنے پر توجہ دیا ہے۔ نہ باقی شاخوں کی حالت تھکا تر کیا ہے۔ پھر تعجب ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود انسانی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔ بخیر کے مدد غت کو بغیر پھل کے دیکھ کر اُس پر عداوت کی۔ نہ دوسروں کو دعا کرنا سکھوایا۔ نہ دوسروں کو یہ بھی حکم دیا کہ تم کسی کو حق مت کہو۔ مگر خود اس قسم بد مذہبی میں بڑھ گئے کہ یہودی زندگوں کو دلدل الحرام تک پہنچا دیا۔ ہر ایک دخل میں یہودی علماء کو سخت سخت گالیاں دیں۔ نہ بڑے بڑے تین کے نام رکھے۔ انسانی عقلم کا فرض یہ ہے کہ پہلے آپ انسانی کریمہ دکھا دے۔ پس کیا ایسی تعلیم ممکن جس پر انہوں نے آپ بھی عمل نہ کیا۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو سکتی ہے؟ پاک ہے۔ کمال تعلیم قرآن شریف کی ہے جو انسانی مدد غت کی ہر ایک شاخ کی پھولش کرتی ہے۔ نہ قرآن شریف صرف ایک پہلو پر نہ نہیں ڈالتا بلکہ کسی کو غلو نہ مانگنے کی تعلیم دیتا ہے۔ مگر اس شرط سے کہ غلو کرنا قرآنِ معلومت ہو۔ نہ کسی مناسب عمل نہ وقت کے مجرم کو سزا دینے کے لئے فرماتا ہے۔ پس یہ حقیقت قرآن شریف خدا تعالیٰ کے اس قانونِ قدرت کی تفسیر ہے جو ہمیشہ ہماری فکر کے سامنے ہے۔ یہ بات نہایت محفل ہے کہ خدا کا قول نہ فعل معلوم مطلق پر نہ ہاں نہیں۔ یعنی جس رنگ اور طرز پر دنیا میں خدا تعالیٰ کا فعل نظر آتا ہے۔ غلو ہے کہ خدا تعالیٰ کی کچھ کتاب اپنے فعل کے مطابق تعلیم کرے۔ نہ

۴۔ حق تعالیٰ نے غنیمتوں کو ہزاروں سال کی عمر کے انسان کے لئے ہی نہیں بلکہ ہر انسان کے لئے ہی عطا فرمایا ہے۔



کرائی بھی اور بٹالوی کی کوئی بدگونی میاں صاحب کو مکروہ معلوم نہ ہوئی اور میاں صاحب کے مکان میں بیٹھ کر ایک اور اشتہار نگینہ کا بھرا ہوا بٹالوی نے لکھا۔ آئیں اس عاجز کی نسبت یہ فقرہ مندرجہ تھا کہ یہ میرا شکار ہے کہ جسے میں میرے قبضہ میں لایا اور میں خوش قسمت ہوں کہ بھاگا ہوا شکار پھر مجھے مل گیا۔ ناظرین! انصاف کا کہو کہ یہ کیسے سفاک پن کی باتیں ہیں۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اس زمانہ کے مہذب آدم اور نقال بھی تصورِ بہت عیاں کام میں لاتے ہیں اور پشتوں کے سفلی میں ایسا کینگی لکھتی ہے بھرا ہوا نگینہ اپنے حقیقت شناس کے سامنے نہ جانے پہ نہیں دیتے۔ اگر میں بٹالوی صاحب کا شکار ہوتا تو اس کے استاد کو دہلی میں کہیں جا کر پکڑتا کہ کیا شکارو استاد سے بڑا ہے۔ جب استاد ہی چڑیا کی طرح میرے پنجہ میں گرفتار ہو گیا تو پھر ناظرین سمجھ لیں کہ کیا میں بٹالوی کا شکار ہوا یا بٹالوی میرے شکار کا شکار۔ بٹالوی کی شوخیوں پر ہنسنا کو پہنچ گئی ہیں اونا سکی کھوپری میں ایک کٹرا ہے جسکو ضرور ایک طنز خدائے تعالیٰ نکال دینا انہوں نے کہ آج کل ہمارے مخالفوں کا جھوٹ اور بہانوں پر ہی گزارہ ہوا اور فرحونی رنگ کے نگینے اپنی عزت بتانی چاہتے ہیں۔ فرحونی اس روز تک جو وعدہ اپنی لشکر کے غرق ہو گیا یہی سمجھا رہا کہ ٹوٹے اس کا شکار ہو اور وہ نیل نے دکھا دیا کہ واقعی طور پر کون شکار تھا۔ میں تادم ہوں کہ تا اہل عرب کے مقابلہ نے کسی قدر مجھے ورشت الفاظ پر مجبور کیا ورنہ میری فطرت اس قدر گہرا کہ کوئی تلخ بات سننے پر لافوں میں کچھ بھی بولنا نہیں چاہتا تھا مگر بٹالوی اور اس کے استاد نے مجھے بلایا۔ اب بھی بٹالوی کیلئے بہتر ہے کہ اپنی پالیسی بدل لیں اور منہ کو لگام دیں ورنہ ملن وول کو رو رو کے یاد کر گیا۔ باندو کشاں ہر کہ در افتاد و افتاد و ما علینا الا البلاغ المبین

از مکاتبات علی خاں مشو

گندم از گندم برودید جو ز جو

جو لوگ ان جھوٹے اشتہارات پر خوش ہوئے ہیں جن میں میاں نذیر حسین کی مصنوعی فخر کا ذکر ہے میں خالصاً ابتداً کو نصیحت کرتا ہوں کہ اس دعوے کوئی میں ناسخ کا گناہ اپنے ذمہ نہ لیں۔ میں سہا کو بر ملا اس کے اشتہار میں مفصل بیان کر چکا ہوں کہ میاں صاحب ہی بحث کرنے کو گریز کر گئے یہ کیا شراست اور بے حیائی کا بہتان ہے کہ میری نسبت اڑایا گیا ہے کہ گویا میں میاں نذیر حسین سے ڈر گیا انھوں نے ہر گز ان سے نہیں ڈرا اور کیونکر ڈرتا میں اس بصیرت کے

ممن افقونی علی اللہ کذابا۔ تنزیل من اللہ العزیز الرحیم۔ لتتذکر قوماً  
ما انتذروا لہم ولتدعو قوماً اخرین۔ عسی اللہ ان يجعل  
بینکم و بین الذین عادیتم موداً۔ ینحزرون علی الذقان معجداً ربنا  
اغفر لنا لانا کنا خاطئین۔ لا تغریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم۔ و  
هو ارحم الراحمین۔ انی انا اللہ فاعبدنی ولا تلمنّی واجتہد ان  
تصلی واسئل ربک وکن مستولاً۔ اللہ ولیّ حقان۔ علم القران۔ فیای  
حدیث بعدہ تمکمون۔ نزلنا علیٰ هذا العبد رحمة۔ و ما  
ینطق عن الہوی۔ ان هو الا وحی یوحی۔ دنی فتدنی فکان قاب  
قومین لو ادنی۔ ذہنی والمکذبین لانی مع الرسول اقوم۔ ان یوحی  
لفعل عظیم۔ و انک علی صراط مستقیم۔ و انا نریک بعض الذی  
نعد ہم لو نتوفینک۔ و انی راضک الی۔ و یاتیک نصرتی۔ انی  
انا اللہ ذو السلطان۔ ترجمہ :- اور کہتے ہیں کہ یہ بناوٹ ہے اور یہ شخص  
دین کی بیخ کنی کرتا ہے۔ کہہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا۔ کہ اگر یہ امر خدا کی طرف  
سے نہ ہوتا تو تم اس میں بہت سا اختلاف پاتے یعنی خدا تعالیٰ کی کلام سے اس  
کے لئے کوئی تائید نہ ملتی اور قرآن جو راہ بیان فرماتا ہے یہ راہ اس کے مخالف ہوتی  
اور قرآن سے اس کی تصدیق نہ ملتی اور دلائل حقہ میں سے کوئی دلیل اس پر قائم نہ  
ہو سکتی اور اس میں ایک نظام اور ترتیب اور علمی سلسلہ اور دلائل کا ذخیرہ جو  
پایا جاتا ہے یہ ہرگز نہ ہوتا اور آسمان اور زمین میں سے جو کچھ اس کے ساتھ  
نشان جمع ہو رہے ہیں ان میں سے کچھ بھی نہ ہوتا۔ اور پھر فرمایا خدا وہ خدا  
ہے جس نے اپنے رسول کو یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق ..... اور  
تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔ ان کو کہہ دے کہ اگر میں نے افترا کیا ہے تو



میرے مٹنے سے ہوا کال بھلے روگ و بار  
 زبردیں کو بتاتا ہے وہ اب مثل شتاو  
 دیں تو خود کیسے بے دل مثل رت میں عداو  
 لاشا فے دیں کی ماکہ جو اٹھا تھا ایک خداد  
 حسی سے ہل شرمند جو اس دم پر کرتے ہیں ہلا  
 وحشیوں میں دیں کو سیلانہ کیا شکل تھا کلا  
 سخی رازِ نبوت سے بھی سے آشکار  
 قومِ حسی میں اگر بیدار بنے کیا جائے عار  
 کہ مٹے مٹے کی سرکے یا از رنگبار  
 نہ اگر سیوا میں بدو تم جو شکستار  
 چکے چکے کرتا ہے پیدا وہ سالن مار  
 چیز کیا ہیں اس کے تگے رستم و اسفندیار  
 کہ کی طاعت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار  
 چھوٹے فن کو کہ چھوٹے ہیں یہاں سے اشتہار  
 دم نہادو گرہ ہاں لہ کر دیں حال زار  
 شدت گری کا ہے عتاق بدلایں بہار  
 یہ خیال اٹھا کو کس قصہ ہے تابکار  
 جنگ بھی تھا اس کی نیت گدی سے فزاد  
 اب تو انھیں دین میں دیکھینگے پھر انجا مکار

بدھ آدم کہ تھا وہ نامکمل اب تک  
 وہ تھا جس نے نبی کو تھا زید خالص دیا  
 وہ دکھاتا ہے کہ دیں میں کچھ نہیں بکراہ و جبر  
 پس یہی ہے دینِ حقیقی نے کیا منہ بزد چار  
 تار کھلے شکوہ کو دیں کی ذاتی غریباں  
 کہتے ہیں یہ بچے ناداں یہ نبی کال نہیں  
 پر بتانا آدمی وحشی کو ہے ایک بجزہ  
 نہ لے آسے سے خود بھی وہ اک نہوتے  
 لاشا میں ہر یکاں کی بھلا کیا فرق ہو  
 لے مرے پیادے کیبٹ مہر کی طاعت کرو  
 نفس کو لہو کہ اس جیسا کوئی دشمن نہیں  
 جس نے نفس میں کو رحمت کر کے زیر پا کیا  
 لہاں سنکر عداو ہاکے دکھ لہام وہ  
 تم نہ گھرو اگر وہ گاہیں دیں ہر گھری  
 چہم ہوتے دیکھ کر ان کے سالن میں رستم  
 دیکھ کر لگن کا ہوش غنیمت کچھ غم کرو  
 خزانوں کی نگاہوں میں ہما کا کلہ ہے  
 غیر غریبوں کی غلوں کیا ہم نے جگر  
 ہاکے لہو لگاتی ہے یہ شہوت کا نشان



۱۵ جنوری ۱۹۰۲ء

مخالفانہ تحریریں اور جواب

خائف ہو گائیں دیتے ہیں اللہ گنہگار اور پاک شہید شائع  
کرتے ہیں۔ ہم کو ان کا جواب گایوں سے کہیں دینا نہیں چاہیے۔  
ہم کو سخت زانی کی ضرورت نہیں، کیونکہ سخت زانی سے برکت جاتی رہتی ہے، اس لیے ہم نہیں چاہتے کہ اپنی  
برکت کو کم کریں۔ بلکہ اگر مخالفین کہنے کی بھی ضرورت نہیں، یہ لوگ بھائے خود واجب الرحم ہیں۔ ہاں فضل  
ہاتھوں کو فضل کرنا کسی مستحق اور فاضل کا جواب تمام کو دھوکہ دے بھانے کے لیے دیا جاوے تو نامناسب نہیں۔  
اگر ہم اپنی کے مقابل پر سخت ذہالی کا استعمال کریں تو اپنے مرتبہ کا بھی تذکرہ ہے مگر کہیں کوئی سخت لفظ استعمال  
کیا گیا ہے تو وہ حق کی لازمی ضرورت ہے جو خدا کے لیے ہے جس کی تغیر نہیں۔ اللہ بیوں کے کلام میں پائی جاتی  
ہے۔ پس اللہ تعالٰیٰ کو تا بخیر کا کہہ نہیں، ہم تو وہی ہوتے ہیں جو آسمان پر گناہاں سے کسی کے عالم کا لڑکھٹے  
ہے کیا بنا ہے۔ رسولِ مومن کا کفر خالص ہو جاتا ہے اللہ آسانی نام ہی رہ جاتے ہیں پس دنیا کے کٹر لوں کے ہاں  
کی کیا پڑاؤ اس میں کچھ نہ ہو کہ جو آسمان پر نیک لکھا جاوے۔

اور کچھ نصاب بھی اللہ تعالیٰ سمجھائے رکھوں۔ لیکن آخر کار میری توجہ اس طرف پھری کہ جہاں نصیحتوں اور دیگر باتوں کی ضرورت ہے۔ وہاں یہ بھی ضرورت ہے کہ احباب کو ان مسائل سے بھی واقف کیا جائے جن سے انہیں روزمرہ واسطہ پڑتا ہے۔ اس لئے میں نے چاہا کہ ان کو بھی مختصر اعلان کر دوں۔

اس وقت جماعت احمدیہ میں اختلاف کی وجہ سے بہت جھگڑا پیدا ہو گیا پیغامیوں کی بد زبانی ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ فریق طانی نے تہذیب اور شرارت کو بالکل ترک کر دیا ہے اور ہمیں اس قدر گالیاں دی ہیں کہ غیر احمدی اخباروں نے بھی آج تک نہیں دی تھیں۔ میری نسبت اس وقت تک جو کچھ انہوں نے کہا ہے وہ تو ایک بہت ہی فہرست ہے جس کا اس مختصر وقت میں بیان کرنا مشکل ہے لیکن اس میں سے کسی قدر میں بتانا ہوں۔ وہ عام طور پر اور کثرت سے مجھے نوح کا بیٹا کہتے ہیں یعنی وہ جو حضرت نوح کے کشتی پر سوار ہونے کے وقت بلو جہود حضرت نوح کے بلانے کے ان کے پاس نہ آیا اور ان کو اس نے قتل نہ کیا اور طوفان میں غرق ہو گیا اور وہ جو کافروں میں سے تھا بلکہ کفار کا سردار تھا اور جو شرارت میں اس قدر بدھا ہوا تھا کہ قرآن کریم میں بھی اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور اپنے قول کی وہ یہ دلیل دیتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام جو تک خدا تعالیٰ نے نوح رکھا ہے اور تم ان کے بیٹے ہو پس تم نوح کے بیٹے ہو۔ ہم کہتے ہیں حضرت مسیح موعود کو تو ابراہیم بھی کہا گیا ہے جن کا بیٹا اسماعیل تھا تو اگر تمہاری ہی دلیل درست ہے تو پھر مجھے اسماعیل کیوں نہیں کہتے پھر وہ میری نسبت کہتے ہیں کہ یہ دجال ہے کذاب ہے مغتری ہے خائن ہے لوگوں کے مال کھا جاتا ہے خدا سے دور ہے پوپ ہے دغیرہ دغیرہ۔ غرض یہ اور اسی قسم کے اور بہت سے الفاظ ہیں جو میری نسبت وہ استعمال کرتے ہیں لیکن مجھے ان کے اس طرح کہنے سے کچھ گہرا ہٹ نہیں اور میرا دل ذرا بھی ان کی باتوں سے متاثر نہیں ہوتا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ جب انسان دلائل سے گھست کھاتا اور ہار جاتا ہے تو گالیاں دینی شروع کرتا ہے اور جس قدر کوئی زیادہ گالیاں دیتا ہے اسی قدر اپنی گھست کو ثابت کرتا ہے۔ آپ لوگوں نے کئی دفعہ دیکھا ہو گا کہ ایک کزور شخص مار تو کھاتا جاتا ہے لیکن گالیاں بھی دے رہا ہوتا ہے تو اب جو کچھ ہم ان کو گھست پر گھست دے رہے ہیں اور وہ ہار پر ہار کھاتے چلے جا رہے ہیں اس لئے وہ گالیوں پر از آتے ہیں ان کے آدمی ہم میں آکر ل رہے ہیں اور وہ دن بدن کم ہو رہے ہیں۔ ان کے



بکریاں برکت حاصل ہوں اور مسیح کو مراد خدا ہی کہتا رہا۔ پھر اگر ہم اسی وقت جلا وقت ہو نہ ہوا  
 اور یہ ہیں تو ہم پر لعنت اور ہم جھوٹے اور ہم لایا ہوا ہم جھوٹا اور اگر خدا شہادت ہم قسم نہ کہنے یا قسم کی سزا  
 کے اندر کہے تو ہم سے خدا کا اہم سچا۔ پھر بھی اگر کوئی حکم سے بدی کو سب کو ہے اور اس میں  
 کی طرف متوجہ نہ ہو اور باقی سچائی پر نہ لگے چاہے توبہ شک وہ ولد الحلال اور نیک ذات  
 نہیں ہو گا کہ خواہ غیبت سے رو کر فال بہت ہے اور فی شیطنت سے کشمکش کرتا ہے  
 کہ بچے جھوٹے ہو جائیں۔

۳۰  
 اب اس سے زیادہ صاف اور کون فیصلہ ہو گا کہ ہم دو گلوں کے مول میں خود سوچ سہیں  
 جا کر دوسرے دہرہ دیتے ہیں۔ مسٹر خدا شہادت ہم کہ حقیقت مجھے کا وہب سمجھتا ہے اور ہوتا ہے کہ  
 ایک تہہ وہی اس نے وہی حکمت کی طرف رجوع نہیں کیا تو وہ ضرور بوقت جہالت تک وہ ہلا کے ہوا  
 اور اگر وہ سے گا کہ وہ تہہ اپنے تجربے سے جان چکا کہ میں جو مہوں اللہ مسیح کی حکمت کو اس نے مشاہدہ  
 کر لیا ہے اس مقابلہ سے اس کو کیا تخت ہے کیا اپنے پسندیدہ پھیل میں مسیح زندہ تھا اور مسٹر خدا شہادت  
 ہم کہ وہاں سے کتنا تھا اور اب سب کر گیا ہے اس نے نہیں کر سکتا جبکہ عیسائیوں نے اپنے شہر میں  
 ایک کے اعلان ہو گیا ہے کہ خداوند مسیح نے مسٹر خدا شہادت ہم کی باقی چائی تو یہ وہی خداوند مسیح ۱۶  
 پہلے گا کہ وہ معلوم ہیں یہی کہ اب مسیح کے خداوند ہونے کی نسبت مسٹر خدا شہادت ہم کہ وہ شک  
 اور تہہ پیدا ہو جائے وہاں شک نہ ہو بلکہ اب تو بہت قریب چلنے کی کہ اس کی خداوندی اور  
 کتب کا قیام ہو چکا اور وہاں سے کتب کا قیام ہو چکا۔ لیکن اور کہ مسٹر خدا شہادت ہم کہ وہاں میں  
 وہاں ہمارے سب کو سب نہیں جھوٹے ہیں کہ اس کو سچ نہ چھایا ہو خود چکا کہ کس کو چاہئے کہ وہ  
 مرگیا وہ کافر کو کافر اور کیا بلکہ توبہ چہ کہ ہے اور کمال خدا کے تخت سے اس کو بچایا اب  
 وہاں عیسائیوں کی تحریک سے چمک رہے ہیں کہ تو پھر ہی کمال خدا کی طرف عیسائی کا خرہ چکے  
 گھر میں سب ہم نے فیصلہ کی صاف صاف بات اور بتا دی اور جھوٹے سے کے شک ایک عیسائی کو یہ  
 اب وہ شخص اس صاف فیصلہ کے برخلاف خود خداوند کی راہ سے کہاں کرے گا اور ان کی طرف  
 سے اور اس کے گا کہ عیسائیوں کی تحریک میں اور کچھ شرم نہ ہو گیا کہ ہم نہیں گئے گا اور پھر اس کے تہہ  
 اس صاف صاف بات کی وہ سے خداوند کے شک اور زبان قدرتی سے ہاں نہیں آئے گا  
 اور ہمارے حق کا خیال نہیں ہو گا کہ اس بات کی ہمت سے گا کہ اس کو دلہا لکھ رہے ہیں کا شوق ہے  
 اس صاف صاف بات کی نہیں پس صاف خداوند نے کے لئے صاف صاف بات کہ اگر وہ بچے جھوٹا ہوتا ہے اور





و منع لی من التعلل الظاہرة والباطنة وجعلنی من المجدوبین۔ و کنت شاباً  
وقد شغمت وما استقصیت باباً الا فتحت۔ وما سألت من نعمة الا اعطیت  
وما استکثفت من امر الا کشفتم۔ وما ابتللت فی دعاہ الا اجیبتم۔  
وکل ذلک من حبی بالقرآن وحب سیدی واما می سید المرسلین۔ اللہم  
صل وسلم علیہ بعدد نجوم السموات وذررات الارضین ومن اجل هذا المحب  
الذی کان فی فطرتی کان اللہ معی من اول امری حین ولدت و حین کنت  
خریما عند ظہری و حین کنت اقرء فی المتعلمین۔ وقد حبیب الی منذ ذنوت  
العشرین ان انصر الدین۔ واجادل البراہمة والقسیسین۔ وقد الفت  
فی هذه المناظرات مصنفات عديدة۔ ومؤلفات مفيدة منها کتابی  
البراہین۔ کتاب نادر مانسج علی منوالہ فی ایام خالية فلیقرء من کان  
من اشرتابین۔ قد سللت فیہ صوارم الحجیر القطیعة علی اقوال الملحدين۔  
ورمیت بشبهها الشیاطون المبطنین۔ قد خفض عام کل معاند بذالک  
السيف المسلول۔ وتبینت فضیحتهم بین ارباب المنقول والمقول۔ و بین  
المصنفین۔ فیہ دقائق العلوم وشواردها والالهامات الطیبة الصریحة و  
الکشف المجلد و مواردها۔ ومن کل ما یجلی ذرر معارف الدین المتین ولی  
کتب اخری تشابهہ فی الکمال۔ منها الکمل والتوضیح والازالة ونسج الاسلام  
و کتاب آخر سبق کلها الفتح فی هذه الايام اسعد آفح الوسادس هو نافع جداً  
لذین یریدون ان یرزقوا بحسن الاسلام۔ یریکفون اقوال المخالفین۔ تلک کتب  
ینظر الیہا کل مسلم بعین المحبة والمودة یرتفع من معارفہا ویقبل فی یصدق

دعوتی۔ الاخریۃ البغایا الذین ختم الله علی قلوبهم فهم لا یقبلون۔ ولما  
 بلغت اشد عمری وبلغت اربعین سنۃ جاء قنن نسیم الوسی بریا عنایات  
 ربی لایزید معی لقی و یقیض و یرتفع جہی و اکون من المستیقنین فاوئل ما  
 فتح علی بابہ هو المرؤۃ الصالحۃ فکنت لا اری رؤیا الا جاءت مثل فلق  
 الصبح وانی رايت فی تلك الايام رؤیا صالحۃ صادقة قریباً من الفین او  
 اکثر من ذالک۔ منها محفوظۃ فی حافظتی وکثیر منها نسیتها۔ ولعل  
 الله یکررها فی وقت آخر ونحن من الآملین۔ ورايت فی علواء شبابی  
 وعند دواعی التصابی کانی دخلت فی مکان وفيه حفدی وخدمی فقلت  
 طهروا فراشی فلان وقتی قد جاء ثم استیقظت وخطیت علی نفسی  
 وذهب وعلی الی انی من المائتین۔ ورايت ذات لیلة وانا فلام  
 حدیث السنن کانی فی بیت لطیف نظیف یدکر فیہا رسول الله صلی الله  
 علیہ وسلم فقلت ایہا الناس این رسول الله صلی الله علیہ وسلم فاشاروا  
 الی حجرۃ قد دخلت مع الداخلیین۔ فوشی بی حین واقوتہ۔ و حیاتی باحسن  
 ما حییتہ وما انسی حسنه وجرالہ وملاحته و عملته الی یومی هذا شغفی  
 حبا و جذبی بوجه حسین قال ما هذا بیحینک یا احمد فنظرت فاذا  
 کتاب بیدی الیمنی وخطر بقلبی انه من مصنفاتی قلت یا رسول الله  
 کتاب من مصنفاتی قال ما اسم کتابک فنظرت الی الکتاب مرة اخرى  
 وانا کالمتحیرین۔ فوجدته یشابه کتابا کان فی دار کتبی واسمہ  
 قطبی قلت یا رسول الله اسمہ قطبی قال ارنی کتابک القطبی فلما



خلیہ الہامیہ

۴۹

الْزَيْنَاتِ ۖ وَافْنَاءَ الْيَوْمِ كُلِّهِ فِي الْخَزَعِيْلَاتِ ۖ

زینت اور  
خزاعی کے ساتھ  
وہ لوگوں پر نہ مگر ہائے باہر  
وہ تمام دن کے ہونے والی چیزیں ہیں

وَالْحَدَايَا مِنَ الْقَلَايَا ۖ وَالتَّفَاخِرُ بِأَحْوَمِ الْبَقَرَاتِ

دروازا  
وہ ایک طرف کو گشت بھیجے گا کہ  
دقز کوں گوشت ہائے گھوس  
وہ ہم فخر کرنا گمانے کے گوشت

وَالْجَدَايَا ۖ وَالْأَفْرَاحُ وَالْمَرَارَةُ ۖ وَالْجَذَبَاتُ وَ

دو سہندیں  
دیکھیں کے گوشت کے ساتھ  
دو خوشی  
دو غمناک شادی  
دو جذبات  
دو جذبہ ہائے نفس

الْجَمَارُ ۖ وَالطِّحَالُ وَالْقَهْقَرَةُ ۖ يَأْتِدَاءُ النَّوَاجِذِ

کرکٹ  
نریشیں  
د غنہ  
د بختہ  
بکھر کرکٹ  
بکھلے ہاتھوں کے نکلنے سے

وَالشَّيَا ۖ وَالشَّوْقُ إِلَى رَقِصِ الْبَغَايَا ۖ وَيُوسِفُ

دو دنگھڑیں  
دو شوق کرکٹ  
دو دنگھڑیں  
دو دنگھڑیں  
دو دنگھڑیں  
دو دنگھڑیں

وَعِنَّا قَهْرٌ ۖ وَبَعْدَ هَذَا نَطَاقُهُنَّ ۖ فَإِنَّا بِلِلِّهِ عَلَى

دو دنگھڑیں  
دو دنگھڑیں  
دو دنگھڑیں  
دو دنگھڑیں  
دو دنگھڑیں  
دو دنگھڑیں

مَصَائِبِ الْإِسْلَامِ ۖ وَانْقِلَابِ الْأَيَّامِ ۖ مَا تَبِ الْقُلُوبُ

دو دنگھڑیں  
دو دنگھڑیں  
دو دنگھڑیں  
دو دنگھڑیں  
دو دنگھڑیں  
دو دنگھڑیں



۵۳

کے لئے محکم کیا۔ اور جو چاہا کیا۔ اور  
وہ احکم الحاکمین ہے۔

۵

ہمارا ایک دوست ہے اور ہم اس کی محبت سے مرعوب  
اور رتبہ اور منزل سے میں بے فہمی اور غفلت ہے۔  
میں دیکھتا ہوں کہ دنیا اور اس کے ماحول کا یہی قیاس  
ہو گیا ہے یعنی دنیا بدل رہی ہے اور ہماری محبت کی زمین کو  
لکھنا نہیں چاہتے۔ مگر ہم اس منہ کی طرف  
جھک گئے ہیں جو خوش پہنچانے والا اور طرب انگیز ہے۔  
ہم اپنے بیک کے من سے توجہ نہیں دیتے کہ جو شاعر  
شعرات نہیں ہو سکتا وہ بھی ہمارے لئے متحد ہو گیا  
ڈس ہمارا یا بالوں کے غنیرے ہو گئے۔ اور ان کی  
عذیل کھیل سے بڑھ گئی ہیں۔

اقوم لدھقا الاثام - وفعل ما شاء و  
هو احکم الحاکمین - وانشع عظم ما فی قلبی  
ولا یطیر احد من الطالین سے  
حب لنا لمحبته فقیت  
وحن للنازل والمراتب نرفیت  
الارضی لادنیا وبلدہ اعلیٰ  
جدیت وارون وحادفا لاجدب  
یتاملون علی التعم ورائنا  
ملنا الی وجہ یسود یطرب  
لما تعلقنا بنور حبیبنا  
حق استار لنا الذی لا یمشی  
ات العاصم راخا نیر الغلا  
ونساهم من ذوات الاکلب

انجمنِ اہلسنت کہ کہ احکم الحاکمین است و خامی دانہ آنجہ مدخل من است و غیر اوزن ناگاہ نہ۔  
اشعار

لما جویہ است کا زحمت اور ہی ہاشیم۔ ولا مرتب و منصب بلکہ فراخ ولیم۔  
مگر خیم دنیا میں طبعی باش و قطار آن چیدہ شدہ۔ مگر زمین مکتی ہوں سر نیز خدادید۔  
مگر رہنمائی دنیا میں فرود آمدہ اند۔ لیکن مایل سوئے دئے تھویم کہ شادی و خودی بخشہ۔  
دوست و اہل دوست خود نہ ایم از میں معیبت کہ نہ متا بد نشن شد بیدیت مانگہ شکیبہ۔  
شمن اختر را شہ بیابان شدہ اند۔ و زان آنہا مسکندہ را مد پس نہانہ اند۔



## کلمۃ فیصل

جلد ۳

۱۱۰

جو اللہ اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں میں  
تفریق کریں یعنی اللہ پر ایمان لجاتے ہیں مگر اللہ کے رسولوں کو نہ انیس یا کہتے ہیں کہ ہم بعض رسولوں کو مانتے  
ہیں مگر کسی کو نہیں مانتے۔ اللہ چاہتے ہیں کہ کوئی میندین کی سادہ نکالیں یہی لوگ بچے کافر ہیں۔  
اللہ نے کافروں کے لئے ذلیل کرنا وہاں عذاب جو رکھتا ہے اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے کلمۃ  
الافتاء میں ان لوگوں کا رد کیا ہے جو تمام رسولوں کا انکار کر دیا انہیں نہیں سمجھتے۔ اس آیت  
کے تحت ہر ایک ایسا شخص جو مسیحی کو تو مانتا ہو مگر مسیحی کو نہیں مانتا یا عیسائی کو نہیں مانتا مگر عیسائی کو نہیں مانتا اور  
آئندہ کو مانتا ہے مسیحی کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرۃ اسلام سے  
خارج ہے اور یہ فتویٰ ہماری طرف سے نہیں ہے بلکہ اس کی طرف سے ہے جس نے اپنے  
کلام میں ایسے لوگوں کے لئے اولیٰ لکھا ہم الکافرون حقائقاً پر۔ فقہ تبرعا

اور اگر یہ کہا جائے کہ اس آیت میں تو صرف رسولوں پر ایمان لگانے کا سوال ہے  
مسیحی مروجہ کافر کوئی ذکر نہیں کیا بلکہ ایک عظیم ہر گاہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں  
مسیح مروجہ کے متعلق یہودیوں جگہ نبی اللہ رسول کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں جیسا کہ  
قرآن "دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا" یا جیسے قرآن یا ایہا النبی  
اطعوا الباطل والظالمین میں طاعوا النبی مع الہ رسول اقوامہ میں مسیح مروجہ  
نے اپنی کتا بوں میں اپنی دعویٰ رسالت اور نبوت کو بڑی صراحت کے ساتھ  
بیان کیا ہے جیسا کہ آپ لکھتے ہیں کہ "ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اللہ نبی ہیں" اور دیکھو  
۱۔ مسیح مصلیٰ (یا جیسا کہ آپ نے لکھا ہے کہ "میں خدا کے حکم کے موافق نہی ہوں اور ان میں  
اس سے انکار کر دیا تو میرا گناہ ہوگا۔ اس میں حالت میں خدا میرا نام نہی رکھتا ہے تو میں کیا کر سکوں  
اس سے انکار کر سکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں اس وقت تک کہ جس دنیا سے گزر جاؤں۔"  
دیکھو خط حضرت مسیح مروجہ بہرہ ریز لٹریچر اخبار عام لاہور، خط حضرت مسیح مروجہ نے اپنی دعویٰ  
مرحومین دن پہلے یعنی ۲۲ مئی سن ۱۹۷۷ء کو لکھا اور آپ کا یوم وصال ۲۶ مئی سن ۱۹۷۷ء کو اخبار  
علم میں شائع ہوا۔ پھر اسی پر اس نہیں کہ مسیح مروجہ نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے بلکہ نبیوں کے  
سر میں خود کو مسیح مصلیٰ اللہ علیہ وسلم نے بھی تائید الے مسیح کا نام نبی اللہ رکھا جیسا کہ مسیح سلم ہے

چھاپہ نمبر 341 پر درج ہے

کلمۃ فیصل نمبر ۱۱۰ اور (اثر ایم ایم ایم) لاہوری

## کلمہ الفصل

جلد ۱۴

۱۴۶

ھی الجھاحۃ - یعنی میری امت تشریف فرما ہوتی ہے جو جانی دے سب ذبح دوزخ میں جائیں گے سوائے ایک کے۔ اور معادہ سے مراد ایسا ہے کہ نبی کریم نے فرمایا کہ بشارت دوزخ میں پڑی گئے اور ایک جنت میں جائیگا اور وہ جنت میں جانے والا جماعت کا فرقہ ہوگا۔ اب کہاں ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ مسیح موعود کا ماننا جو وایمان نہیں ہے۔ اگر ایسا ہے تو کیوں مسیح موعود کی جماعت جنت میں جائیگی اور مسیح موعود کے منکر بقول نبی کریم فی ان رہوئے۔ بات بالکل ظاہر ہے کہ ہر ایک وہ بات جس پر نجات کا واسطہ ہے جو وایمان ہوتی ہے کیونکہ نجات کا پہلا قید وایمان ہے پس اگر مسیح موعود پر ایمان لانا جو وایمان نہیں تو کیا وجہ ہے کہ مسیح موعود کے ماننے کے بغیر نجات نہیں ہے اور کیوں مسلمانوں کے بشارت دوزخ میں ڈالے جا دیں گے؟ اور یہ حدیث میں آتا ہے کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجوز لرجل مسلم اکفر رجلاً فان کان کافراً واکلاً کان کافراً (ابوداؤد) یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان نے کسی مسلمان کو کافر کہا پس اگر وہ کافر نہیں تو وہ خود کافر ہو جائیگا۔ اس حدیث سے پتہ لگتا ہے کہ ایک سچے مسلمان کو کافر قرار دینے سے انسان خود کافر ہو جاتا ہے۔ اب جن لوگوں نے مسیح موعود پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے ہم انکو کس طرح من جان سکتے ہیں۔ اظہار ہے کہ ہر ایک وہ شخص جو مسیح موعود کو پہچاننا نہ آپ کو کافر قرار دیتا ہے کیونکہ اگر مسیح موعود پہچاننا ہے تو خود باطل منتری علی شاہ ہے اور منتری علی اللہ ذائق شریف کی مد سے کافر ہوتا ہے پس اس حدیث سے پتہ لگتا کہ صرف وہ لوگ کافر ہیں جو صاف طور پر مسیح موعود پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں۔ ہر ایک شخص جو مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ آپ کو کافر قرار دیکر جو جب حدیث مسیح موعود کافر ہو جاتا ہے۔ نتیجہاً ہر ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم نے فرمایا کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن ہوگا جس کے معنی میں کہ مسیح موعود کوئی انگریز نہیں ہے۔ کہ وہ میری ہوں جو بروز یطوریہ دنیا میں آؤنگا اور حدیث مذکورہ کے معنی اپنے اپنی طرف سے نہیں کہتے کہ خود حضرت مسیح موعود نے اس کی ہی تشریح فرمائی ہے۔ عند ہر گفتنی فتح صفحہ ۱۰۔ اب معاملہ صاف ہے مگر نبی کریم کا انکار کفر ہے تو مسیح موعود کا انکار بھی کفر ہونا چاہیے کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے لگے کہ وہ میری ہیں

یہ جملہ صفحہ 342 پر درج ہے

۱۴۶، ۱۴۷ از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی

نمبر ۳

رولو آف زیلعجز

۱۳۷

بلکہ ہی ہے اور اگر مسیح موعود کا منکر کافر نہیں تو نوحہ باشد نبی کریم کا منکر بھی کافر نہیں بلکہ  
یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں تو آپ کا انکار کفر ہو مگر دوسری بعثت میں جس میں جتلی  
حضرت مسیح موعود آپ کی روحانیت اتنی ادسا کل ادسا شد ہے آپ کا انکار کفر ہو۔

## باب چہم

اس باب میں حضرت خلیفہ اول کے فتاویٰ مد بارہ مسند کفر و اسلام سے کئے جائیں گے  
تا اس بات کا پتہ لگے کہ ہمدی علیہ السلام پر ایمان لانے کے دعویٰ میں کون پہلے ہوا کس کا دعویٰ  
نفاق اور مصلحت وقت پر مبنی ہے۔

سودا خ ہو کہ ایک دفعہ حضرت خلیفہ اول کے سوال پیش ہوا کہ جو غیر احمدی مسلمان ہم سے  
پہچھے کہ ہماری بات تمہارا کیا خیال ہے اسے کیا جواب دیا جاوے۔ فرمایا "لا الہ الا اللہ کے  
ماننے کے نیچے خدا کے سامنے ماسود دل کے ماننے کا حکم آجاتا ہے۔ اللہ کو ماننے کا ہی حکم ہے کہ  
اس کے سامنے حکموں کو مانا جاوے۔ اہم سامنے ماسود دل کو ماننا لا الہ الا اللہ کے معنوں  
میں داخل ہے حضرت آدم۔ حضرت دبراہیم۔ حضرت موسیٰ۔ حضرت مسیح۔ ان سب کا ماننا اسی  
لا الہ الا اللہ کے ماتحت ہے حلاکہ انکا ذکر اس کلمہ میں نہیں ہے۔ قرآن مجید کا ماننا سینا  
حضرت محمد خاتم النبیین پر ایمان لانا۔ قیامت کا ماننا سب مسلمان ہائے حق میں کہ اس کلمہ کے مفہوم  
میں داخل ہے اور جو کہتے ہیں کہ ہم مرزا صاحب کو نیک مانتے ہیں لیکن وہ  
اپنے دعویٰ میں جھوٹے تھے یہ لوگ بڑے جھوٹے ہیں خدا تعالیٰ فرماتا ہے  
ومن اعطی من مافتری علی اللہ کذباً او کذب بالحق لمتاجرا۔ دجیا  
یہاں سے بڑھ کر کلام دہی میں ایک جہہ اللہ ہا فتوا کہ ہے۔ دوم چون کہ کذب کہ ہے۔ پس  
یہ کہنا کہ مرزا نیک سم اور دواوی میں جھوٹا گویا اور ظلمت کو جمع کرنا ہی  
جہا ممکن ہے کہ یہ مضمون چھپ چکا ہے دو یکھو بد نمبر ۱۹ جلد ۱۰ مورخہ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳



یہیں عذاب دیتا چاہوں وہ عذاب میں گرفتار ہوا اور جس کو یہیں چھوڑنا چاہوں وہ عذاب سے محفوظ رہے۔

(بدجلد ۲ نمبر ۱۳، مؤرخہ ۲۹ مارچ ۱۹۹۷ء صفحہ ۱-الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۱، مؤرخہ ۲۹ مارچ ۱۹۹۷ء صفحہ ۱)

۲۸ مارچ ۱۹۰۶ء "آخِرُ اللّٰهِ اِلٰی وَتَّيْمَسُّ"

فرمایا۔ چھوٹے بڑے کو آتے ہی رہتے ہیں لیکن سخت دلازدہ جو کہنے والا ہے اس کے وقت میں تاخیر ڈال گئی ہے مگر نہیں کہہ سکے کہ تاخیر کتنی ہے۔

(بدجلد ۲ نمبر ۱ سورہ صرح فی مسئلہ صلوٰۃ - بدجلد ۲ نمبر ۵ سورہ حساب فی مسئلہ صلوٰۃ -  
الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱ سورہ ۱۱۴ صلوٰۃ - ۱۹۶۱ء صفحہ ۱)

۱۱۔ ماہ ۱۹۰۶ء ”میں پچاس یا ساٹھ اور نشانہ دکھاؤں گا“

(بدولہ ۲ نمبر ۱۳) مورخہ ۵ اپریل ۱۹۶۹ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۶۹ء صفحہ ۱)

مارچ ۱۹۰۹ء "خفہ جہیوئے یہ العالم ہوا تھا۔"

إِنَّا نَبِشْرُكَ بِخَلَامٍ نَّافِلَةٍ لَّكَ -

مکمل ہے کہ اس کی تعمیر ہو گا مگر وہ کے ہاں لڑا ہو کہ جو تفسیر پڑتے کو بھی کہتے ہیں یا ایشیات کسی اور وقت تک ہو وقت ہو۔

(جدید جلد نمبر ۱۲، صفحہ ۱۹۰-۱۹۱، جلد نمبر ۱۲، صفحہ ۱۹۰-۱۹۱، جلد نمبر ۱۲، صفحہ ۱۹۰-۱۹۱)

مارچ ۱۹۰۶ء "خدا تعالیٰ نے مجھ سے پتھر کر لیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھ قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل موتِ اشد ہے۔"

(مکتوب بنام ڈاکٹر عبدالحکیم قرطبی معجودہ ص ۱۰۱ لاہور ڈاکٹر عبدالحکیم قرطبی معجودہ ص ۱۰۱)  
نمبر ۱۰۱ ص ۱۰۱ لاہور ڈاکٹر عبدالحکیم قرطبی معجودہ ص ۱۰۱)

۱۔ تم کو تو مرگیا، اللہ تعالیٰ نے اس میں خیر ڈال دیا ہے، وقت مقرب ہے۔

۴۔ اگرچہ یہ اختلافی "نیم پکس یا ساڑھے تین کلوں کا" گا:

۳۰ ترجمہ: "ہم ایک نئے کونجے بھارت دیکھ رہے ہیں۔" (جسٹس ایچ جی ایل)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نمبر ۳

ریویا فتیر مجنز

۱۲۳

اس امام کی شریعت میں حضرت مسیح موعودؑ نے الذین کفروا خیر انھیں مسلمانوں کو قرار دیا ہے  
 فتیر ما۔ پھر حضرت صاحب کا یہ امام بھی چسپ چک ہے کہ۔ یریدون لیسطفوا  
 نور اللہ باخوانہم واللہ متعم نورا ولو کسلا الکافرون۔ اس لہجہ  
 میں تو صریح کافروں کا لفظ موجود ہے۔ یہ امام بھی حضرت مسیح موعودؑ کو بہت دفعہ ہوا کہ۔  
 وامتازوا الیوم ایہا الجرمون یعنی اے مجرمو! تم بہت مدت سے اسلام کو منام  
 کر رہے ہو آج کے دن سے تم کو الگ کر دیا جائے گا۔ پھر ایک اور امام ہے جس میں اللہ کی  
 گنجائش باقی رہتی ہی نہیں سوائے اسکے کہ امام کا انکار کر دیا جائے اور وہ امام ہے  
 قل یا ایہا الکفار انی من الضد قین (دیکھو حقیقۃ الوحی ص ۹۲) اب  
 کہاں ہیں وہ لوگ جن کا یہ قول۔ بے شک مسیح موعودؑ کو ماننا جزو ایمان نہیں وہ دیکھیں کتنا کج  
 موعودؑ کو حکم دیتا ہے کہ تو کہہ اسے کافروں میں صادقین میں سے ہوں۔ بات تو صاف ظاہر ہے  
 کہ اس امام میں مخاطب ہر ایک ایسا شخص ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کو صادق نہیں سمجھتا کیونکہ  
 فقرہ انی من الضد قین اس کی طرف صاف طعنہ اشارہ کر رہا ہے۔ پس ثابت ہوا  
 کہ ہر ایک جو آپ کو صادق نہیں جانتا اسی کے دعاوی پر ایمان نہیں لانا وہ کافری ہے پھر صک  
 ساتھ یہ امام بھی قابلِ خوب ہے کہ قطع دابر القوم الذین لا یؤمنون۔ ہمیں حضرت  
 مسیح موعودؑ کے منکروں کو قوم لا یؤمنون کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ پھر حقیقۃ الوحی ص ۹۲  
 ۱۰۰ پر حضرت صاحب کا یہ امام درج ہے کہ۔

چودہ در خسروی آقا ز کردند مسلمانان مسلمان باز کردند

اس الہامی شعر میں اللہ تعالیٰ نے مسند کفر و اسلام کو بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے  
 اس میں خدا نے فرشتوں کو مسلمان بھی کہا ہے اور پھر ان کے اسلام کا انکار بھی کیا ہے مسلمان  
 تو اس پتہ لگا ہے کہ وہ مسلمان کے نام سے پکارے جاتے ہیں اور جب تک اپنے ہمتی  
 نہ کیا جاوے لوگوں کو پتہ نہیں چلتا کہ کن مواد سے کمان کے اسلام کا اسٹیج انکار کیا گیا ہے کہ  
 وہ اب خدا کے نزدیک مسلمان نہیں ہیں بلکہ فرحت ہے کہ انکو پھر نئے سرے سے مسلمان  
 کیا جاوے۔ پھر حضرت مسیح موعودؑ کا ایک اور امام ہے جو آپ کو اپنی وفات سے چند دن پہلے

یہ حوالہ صفحہ 342 پر درج ہے

کفر۔ الفصل ص ۱۴۳ از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی

## باب اول

ان غلط واقعات کی تردید میں جو مولوی محمد علی صاحب نے اختلاف سلسلہ کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے بیان کئے ہیں

مولوی محمد علی صاحب کا تبدیلی عقیدہ  
 کے متعلق مجھ پر بے جا الزام

مسیحیوں سے غلط طور پر ہماری مشابہت بتانے  
 کے بعد مولوی محمد علی صاحب نے اختلافات کی  
 ایک تاریخ بیان کی ہے جس میں انہوں نے  
 اپنی طرف سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ کس طرح حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد بعض  
 واقعات سے تاثر ہو کر میں نے اپنی اس عاجزانہ ، اپنے عقائد میں تبدیلی پیدا کی ہے۔

**تعداد و حقائق**  
 یہ تبدیلی حقیقہ مولوی صاحب مین امور کے متعلق بیان کرتے ہیں۔ اول یہ کہ  
 میں نے حضرت مسیح موعود کے متعلق یہ خیال پھیلایا ہے کہ آپ فی الواقع نبی  
 ہیں۔ دوم یہ کہ آپ ہی آیت اِسْمُہٗ اَحْمَدُ کی پیشگوئی مذکورہ قرآن کریم (الف: ۷)  
 کے مصداق ہیں۔ سوم یہ کہ کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ  
 انھوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا۔ وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

ہر سہ عقائد کا بیان  
میں تسلیم کرتا ہوں کہ میرے یہ عقائد ہیں۔ لیکن اس بات کو تسلیم نہیں کرتا کہ ۱۹۱۲ء یا اس سے تمہی چار سال پہلے سے میں نے یہ عقائد اختیار کئے ہیں بلکہ جیسا کہ میں آگے نہایت کروں گا۔ ان میں سے اول الذکر اور آخر الذکر حضرت مسیح موعود کے وقت سے ہیں۔ اور ثانی الذکر عقیدہ جیسا کہ خود میں نے اپنے لیکچروں میں بیان کیا ہے جو چپ بھی چکے ہیں حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد حضرت استاذی المکرم خلیفۃ المسیح الاول سے گفتگو اور ان کی تسلیم کا نتیجہ ہے۔



۲۸۰

۱۸۹۹ء " جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا  
مناہت ہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔"  
(از غلام حضرت اقدس بنام بابا غوث بخش صاحب ۱۲ جون ۱۸۹۹ء بمقام اشتدات جلد ۲ صفحہ ۱۵، تبلیغ رسالت  
جلد نہم صفحہ ۲۷)

۱۸۹۹ء " ۲۰ جون ۱۸۹۹ء میں مجھے یہ نام ہوا،  
پہلے بیہوشی - پھر خوشی - پھر موت  
ساتھ ہی اس کے یہ تقسیم ہوئی کہ یہ عالم ایک شخص دوست کی نسبت ہے جس کی موت سے میں درخت نیچے گرا چنانچہ  
اپنی جماعت کے بہت سے لوگوں کو یہ عالم سنایا گیا اور انکم نمبر ۳۲ جلد ۲۲ جون ۱۸۹۹ء میں صبح ہو کر شروع  
کیا گیا۔  
پھر آخر جولائی ۱۸۹۹ء میں ہمارے ایک خلیفہ مخلص دوست یعنی ڈاکٹر محمد بوٹے خاں باسٹنٹ سرجن ایک  
ناگمان موت سے قصور میں گزر گئے اول بیہوش رہے پھر یک دفعہ خوش طاری ہو گئی پھر اس نا پائیدار دنیا سے تپکے کپکپ  
اور ان کی موت اور اس عالم میں موت میں بائیں دن کا فرق تھا؟  
(حقیقہ اموی صفحہ ۲۱۳، ۲۱۴ - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۲۲۲، ۱۲۲۳)

۱۸۹۹ء " صبح حضرت اقدس کو یہ رؤیا ہوئی ہے کہ حضرت علامہ قیصر ہند علیہ الرحمہ قدس تعالیٰ گویا حضرت اقدس  
کے گھر میں دعائیہ افروز ہوئی ہیں حضرت اقدس رؤیا میں عاجز و قائم جہاں کریم کو جو اس وقت حضور اقدس کے پاس  
بیٹھا ہے فرماتے ہیں کہ حضرت علامہ کمال شفقت سے ہمارے ہاں قدم نہ فرما ہوئی ہیں ہندو مذہب قیام لڑا  
ہے ہاں کا کوئی شکر تیری ادا کرنا چاہیے اس دنیا کی تعبیر تھی کہ حضرت کے ساتھ کوئی نصرت الٰہی شامل ہو چکی  
ہے۔ (از غلام ابراہیم صاحب خاندانہ جلد ۲۲ ص ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱

۳۲۶

کرتی تھی کہ دن لوگوں کو احمد بیگ کی وفات کے بعد اپنے عزیز داماد کی موت کا فکر کھانے لگا۔ بعد ازاں اس طرح  
ہوساں ہو کر روح الی الحق کرتے۔ کیا انسان میں یہ خاصیت نہیں کہ چشم دید تجربہ اس پر سخت اثر ڈالتا  
ہے۔ سو حقیقت یہی ہو۔ احمد بیگ کی موت نے اس کے دائرہ کو خاک میں ملادیا۔ اور ایسے ظہر میں  
ڈاکہ گر یا نہ مرنے اور سخت غمت میں پڑ گئے اور وہاں میں اور تضرع میں لگ گئے۔ سو ضرور تھا کہ خدا  
تعالیٰ اس ہلکے بھی تاخیر فرماتا۔ جیسا کہ آئندہ کے متعلق کی پیشگوئی میں تاخیر ڈالی۔ ہم عربی مکتوب میں کہہ  
چکے ہیں کہ یہ پیشگوئی بھی مشروط بہ شرط تھی اور ہم یہ بھی بار بار بیان کر چکے ہیں کہ وہ جس کی پیشگوئی بغیر  
شرط کے بھی مخالف پذیر ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ رفس کی پیشگوئی میں ہوا۔

سو چاہیے تھا کہ ہمارے تاجان مخالفت انجام کے منتظر رہتے اور پہلے ہی سے اپنی بہ گہری  
ظاہر کرتے۔ بھلا جس وقت یہ سب باتیں پڑی ہو جائیں گی۔ تو کیا اس دن یہ الحق مخالف جیتے ہی  
رہیں گے اور کیا اس دن یہ تمام لڑنے والے سچائی کی تکرار سے محضے محضے نہیں ہو جائیں گے ان پر تو  
کو کوئی ہلکنے کی جگہ نہیں ہے گی۔ اور نہ ہی صفائی سے ناک کٹ جائے گی۔ اور نہ  
کے سیاہ دل غائبان کے مخوس چہروں کو بندوں اور سودوں کی طرح کریں گے۔ سنو! اور یاد رکھو! اگر میری  
پیشگوئیوں میں کوئی ایسی بات نہیں کہ جو خدا کے نبیوں اور رسولوں کی پیشگوئیوں میں ان کا نمونہ نہ ہو۔ بیشک  
یہ لوگ میری تکذیب کریں۔ بیشک لیاں دیں۔ لیکن اگر میری پیشگوئیاں نبیوں اور رسولوں کی پیشگوئیوں  
کے نمونہ پر ہیں تو ان کی تکذیب انہیں پر لعنت ہے۔ چاہیے کہ اپنی جانوں پر دم کریں اور نہ مسیحا ہی کے  
ساتھ نہ مریں۔ کیا رفس کا قصہ انہیں یاد نہیں کہ یہ نکرہ خطاب ٹی گیا جس میں کوئی ششما بھی نہ تھی۔  
اس جگہ شرطیں مقرر ہیں۔ احمد بیگ کے اہل عدالت جن کی تنبیہ کے لئے نشان تھا اُس کے  
مرنے کے بعد پیشگوئی سے ایسے متاثر ہوئے تھے کہ اس پیشگوئی کا ہم نے یکرہ دتے تھے اور پیشگوئی کی افیت  
دیکھ کر اس گٹھ کے تمام موصفت کا پ اٹھتے تھے اور وہ میں جن میں مد کر کرتی تھیں کہ اُسے وہ باتیں  
کا نہیں چنانچہ لوگ اُس دن تک غم اور غمت میں تھے جب تک اُن کے داماد سلطان کی مہیا د گند گئی  
پس میں تاخیر کو ہی سبب تھا جو خدا کی تقدیر ہفت کے صاف ظہر میں آیا۔ خدا کے الہام میں جو قوی قوی

اس خط کی تصدیق کے بعد سب سے پہلے میری طرف سے یہ خط لکھا گیا کہ میں نے یہ خط لکھا۔ یہ خط میری طرف سے  
لکھا گیا اور یہ خط میری طرف سے لکھا گیا کہ میں نے یہ خط لکھا۔ یہ خط میری طرف سے لکھا گیا۔

یہ حوالہ صفحہ 343 پر درج ہے

انجام آئندہ صفحہ 53 معجدہ دہائی خزانہ جلد 11 صفحہ 337 از مرزا کا دیانی

۲۰۵

سہا بل کے بعد میری بددعا کے شے سے ایک بھی حال بد تو میں اقرار کر چکا گا۔ کہ میں جھوٹا ہوں

واقعی ذلت نہ پہنچے یا ہمیں کوئی واقعی حرج حاصل نہ ہو جیسا کہ میں آگے چل کر بیان کر چکا گا۔  
 سو اس کے بعد سہا بل درحقیقت میری حفاظت سے نہیں بچا اور نہ میرا اس سے مدد حاصل ہو سکتی  
 رہتی تھی۔ اور میری سب سے بڑی کمی، اس بات کی طرف توجہ کی۔ اس بات کو اس وقت غور سے  
 کرتے ہیں کہ کسی جملہ میں یہ بددعا نہیں کی جاتی کہ اپنے دل کے پیش کو ہرگز اس طرف توجہ نہیں دیا۔ لیکن  
 اس بات کی ساریوں کا علم ہوتا ہے کہ گن گیا۔ اس لئے میں آسانی فیصلہ کے لئے خود ہر ایک  
 شخص سے سہا بل کی درخواست کرتا ہوں۔ اور اس لئے کہ بعد میں شبہات پیدا نہ ہوں۔  
 نے یہ واقعی شرط ٹھہرا دی ہے کہ جو لوگ سہا بل کے لئے آئے ہیں کم سے کم پندرہ دن  
 میں سے سہا بل کی حفاظت کریں تاکہ ان کی مدد صفائی سے ثابت ہو۔ کہ ان کی کجی نہیں  
 اس کوئی بعد میں ہے شک کہ کتاب پر صوف ایک آدمی تھا۔ سو اتفاقاً اس پر کوئی نصیبت آگئی۔  
 بعض نصیبت طبع مولوی ہو یہ ہریت کا غیر لپٹا ہوا ہے۔ پہلی پر بددعا کرنے کے لئے یہ بھی کہا  
 کرتے ہیں کہ گزشتہ سہا بل میں جو بددعا کو فتح ہوئی۔ کہ اگر آتم کے متعلق جو بیشگونی کی تھی اس  
 میں آتم نہیں مرا۔ مگر دل کے مجھدم اور اسٹوم کے دشمن یہ نہیں جانتے کہ کب اور کسی  
 وقت یہ سہا بل ہر کیا گیا تاکہ آتم ضرور صدار کے اندر رہے گا اور کس اشتہار یا کتاب  
 میں ہم نے لکھا تھا کہ اس عرصہ میں بغیر کسی شرط کے آتم کی نسبت موت کا حکم ہے دنیا میں  
 ہمارے سہا بل پر اور کراہت کے لائق خیر ہے مگر خیر سے زیادہ پلیدہ لوگ ہیں جو  
 اپنے نفسانی خوش کے لئے حق اور ہدایت کی گواہی کو چھپاتے ہیں۔ اسے تو اور ضرور ہو۔ اور  
 گندی رو۔ ہم پر ہوس کرتے ہیں یہ صورت کے لئے اسٹوم کی بھی گواہی کو چھپا دیا۔ اسے  
 اندھیرے کے کیونکہ پہلی کی تیر شاخوں کو کھینچا جکتے جو۔ کیا ضرور تھا کہ خدا اس  
 بیشگونی میں اپنی شر و ناخدا نکلتے۔ اور ان سے فضاں سے بددعا ہونے والی ہو کہ کیا اس  
 بیشگونی میں کوئی ایسی شرط تھی جس پر آتم کا اس کی موت میں تاخیر ڈالی سکتا تھا۔  
 مگر جھوٹا ہونا اور وہ خواہست لکھا کہ جو بیشگونی نے لکھا۔  
 انکو کھل کر دیکھ کر یہ بیشگونی اپنی تمام ہمتوں کے ساتھ پوری ہو گئی۔ اب اس  
 بیشگونی کو کب بیشگونی نہ کہہ بلکہ کہ بیشگونی ہیں۔ اور اپنے وقت پر نمودار ہیں۔  
 اور اقل بیشگونی جو براہین احمدیہ کے سطور ۲۴۱ میں صاف ہے۔ جس نے آج سے چند عرصے

۲۱

انجام آتم صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 305 از مرزا قادیانی

یہ جملہ صفحہ 343 پر درج ہے



کہتے ہیں کہ ہر عیساہ صاحب اللہ میں اُسے اُن سے مقابلہ نہ کیا۔ جن دلوں پر خدا  
 لعنت کیے تھے اُن کا کیا علاج کہیں۔ میرا دل فیصلہ کے لئے صدمند ہے۔ ایک زمانہ  
 گزرا گیا میری یہ خواہش اب تک پوری نہیں ہوئی کہ میں لوگوں میں سے کوئی راستی  
 اور ایمانداری اور نیک نیتی سے فیصلہ کرنا چاہے مگر افسوس کہ یہ لوگ صدق دل  
 سے میدان میں نہیں آتے۔ خدا فیصلہ کے لئے تیار ہے اور اُس اذنی کی طرح  
 جو کچھ جتنے کے لئے دم اٹھاتی ہے زمانہ خود فیصلہ کا تقاضا کر رہا ہے۔ کاش  
 میں میں سے کوئی فیصلہ کا طالب ہو۔ کاش میں میں سے کوئی رشید ہو جس بصیرت  
 سے دعوت کرتا ہوں اور یہ لوگ ظن پر بھروسہ کر کے میرا انکار کر رہے ہیں  
 اور کئی کئی چیزیں بھی عرض ہیں کہ کسی جگہ ہاتھ پڑ جائے۔ اے نادان قوم! یہ سلسلہ آسمان سے  
 قائم ہے۔ تم خدا سے مت ڈرو۔ تم اس کو باوجود نہیں کر سکتے۔ اس کا ہمیشہ بول بالا ہے۔ تمہارا  
 ہاتھ میں کیا ہے۔ بحر میں چند حدیثوں کے جو تہتر فرقہ نے بولی بولی کر کے باہم تقسیم کر رکھی ہیں  
 مذہب حق اور یقین کہاں ہے؟ اور ایک دوسرے کے کذب ہو کیا منہ نہ تھا کہ خدا کا حکم یعنی  
 فیصلہ کر لو جو تم میں نازل ہو کر تمہاری حدیثوں کے انبار میں سے کچھ لیتا اور کچھ رد کر دیتا۔ سو یہی اس  
 وقت ہوا۔ وہ خلق حکم کس بات کا ہے جو تمہاری سب باتیں ماننا جیسے کوئی بات نہ کرے اپنے  
 فتنہ پر تم سے کہ اور اس سلسلہ کو بے قدری سے نہ دیکھو جو خدا کی طرف سے تمہاری مدوح کیلئے  
 پیا ہوا ہے۔ تمہارے گھر کو لگے گا وہ بار انسان کا ہوتا اور کوئی شیعہ ہاتھ اس کے ساتھ نہ جاتا تو  
 یہ سلسلہ کب کا تباہ ہو جاتا اور ایسا مفسری ایسی جلدی چاک ہو جاتا کہ اب اسکی  
 پلیوں کا بھی پتہ نہ ملتا۔ سو اپنی مخالفت کا عیار میں نظر ثانی کر دو کم سے کم یہ تو سوچو  
 کہ کاش کہ خلی پہلی ہو وہ شاید یہ لڑائی تمہاری خطا سے ہو۔ اور کیوں مجھ پر یہ  
 الزام لگاتے ہو کہ میں میں احسن کا مدعی کیا گیا ہے۔ اگر میرے پر تمہارا کچھ حق ہے  
 + خلی الی بخش صاحب نے جوئے الزاموں اور بہتان اور خلاف واقعہ کی بجائے

ولایت خیر

FD4

جس کا ایمان قائم ہوا اخذہ کر سکتے ہو یا اب تک میں نے تمہارا کوئی قرضہ ادا نہیں کیا۔ یا تم نے اپنا حق مانگا اور میری طرف سے انکار ہوا تو ثبوت پیش کر کے وہ مطالبہ مجھ سے کرو۔ مثلاً اگر میں نے براہین احمدیہ کی قیمت کا یہ یہ تم سے

اپنی کتب مصائے مونی کو ایسا بھر دیا ہے جیسا کہ ایک تکل سے چند سو گندے کپڑے بھری جاتی ہے یا جیسا کہ سنڈاس پاخانہ ہے۔ اے خدا سے بے خوف جو کہ میری عزت پر اعتراض کے طور پر سخت دشمنوں کی طرح حملہ کیا ہے وہ یقیناً سمجھ لیں کہ یہ کام انہوں نے اچھا نہیں کیا۔ اور جو کچھ انہوں نے لکھا ہے ان گاہیوں سے زیادہ نہیں جو حضرت مونی کو دی گئیں۔ اے حضرت مسیح کو دی گئیں۔ اے ہمدرد سید علی اللہ علیہ وسلم کو دی گئیں۔ انہوں نے ایت ویل نکل ہمزۃ تمزۃ کے ویل کے وعدے سے کچھ بھی انکار نہیں کیا۔ اور نہ انہوں نے ایت لا تقف ما لیس لک بہ علمہ کی بھی کچھ بھی پروا کی۔ وہ بار بار میری نسبت لکھتے ہیں کہ میں نے ہی کو تسلی ریزی کہ میں آپ کے امتزاجی وجہ سے کسی انسانی حالات میں آپ پر ناش نہیں کرونگا۔ مونی کہتا ہوں کہ میں نہ صرف انسانی حالات میں ناش کرونگا بلکہ حق خدا کی حالات میں بھی ناش نہیں کرتا۔ لیکن چونکہ آپ نے محض جھوٹے وعدے قابل شرم المزم میرے پر گائے ہیں اے مجھے ناکہ گندہ دکھایا ہے اس نے میں ہرگز یقین نہیں رکھتا کہ میں اس وقت سے پہلے مر جاؤں جب تک کہ میرا کاہل خدا ہی جھوٹے الزاموں سے مجھے برکا کر کے آپ کا کاذب جو نام ثابت نہ کرے۔ الا ان لعنة الله علی الکاذبین۔ اس کے متعلق قطعی اور یقینی طور پر مجھ کو ہر ہجرت ۱۹ھ میں خیشنبہ کو یہ ایہام ہوا کہ مقام فلک شہادہ اب۔ اگر امید سے دم ماراں۔ بعد از موت اللہ تعالیٰ میں نہیں جانتا کہ کیا ملاں اس میں یا گیاں اس جنت یا گیاں جہنم یا گیاں اس سال گرہ میرا حال ایک نشان میری برکت کے لئے اس مدت میں ظاہر ہو گا جو آپ کو سخت شرمندہ

لے الہمزہ پر ہے بنی اسرائیل پر

پیشہ 343/4

در بیان خبر ۴۵۷ تا ۱۱۵، ۱۱۴ معجمهائی قرآن جلد ۱۷ ط ۴۵۷-۴۵۸ از روزنامه دیلی

ہلکا میں ایک جگہ فیہ کر زبان عربی میں میر مقابل میں سات آیت قرآنی کی تفسیر لکھیں: **ہیا ایک سال تک**

اب تمام مقامات سے اطلاع دے گا اس کی بے خبری اس کی قطع نہ ہو۔ پھر بعد اس کے قسم کھا دے کہ یہ خدا تعالیٰ کی طوٹ بھنوں اور جھوٹی ہے۔ پھر اگر وہ ایک سال تک اس قسم کے وہاں سے نہاد نہ ہو جائے اور کئی فوق العادت مصیبت اس پر پڑے تو دیکھو کہ میں سب کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ اس مصیبت میں میں اقرار کروں گا کہ میں میں جھوٹا ہوں۔ اگر عبدالحق اس بات پر اصرار کرے تو وہی قسم کھا دے اور اگر محمد حسین بھالوی اس خیال پر زور دے رہا ہے تو وہی میدان میں آوے۔ اور اگر مولوی احمد انڈسٹر قسری یا شاد احمد قسری ایسا ہی کہہ رہا ہے تو انہیں پر فرض ہے کہ قسم کھانے سے اپنا تقویٰ دکھلاویں اور یقیناً یاد رکھو کہ اگر ان میں سے کسی نے قسم کھائی کہ آتم کی نسبت بیشکونی پوری نہیں ہوئی اور حیسانوں کی فتح ہوئی۔ تو خدا اس کو ذلیل کرے گا۔ رُوسیاہ کرے گا۔ اور لعنت کی موت سے اس کو ہلاک کرے گا کیونکہ اس نے سہائی کو چھپا دیا۔ ۵۰۰ میں اس قسم کے لئے خدا کے حکم اور ارادہ سے زمین پر ظاہر ہوئی۔

مگر کیا یہ لوگ قسم کھالیں گے، ہرگز نہیں، کیونکہ یہ جھوٹے ہیں۔ اور کتنی کی طرح جھوٹ کا مرقا دکھا رہے ہیں۔

اب اگر کوئی یہ سوال کرے کہ اگرچہ عبدالحق کے مقابل میں اس حرف سے کسی پر دُعا کا اعلان نہ کیا گیا۔ مگر جو صادق کے سامنے مباہلہ کے لئے آیا ہو۔ کسی قدر تو بعد مباہلہ ایسے امور کا پایا جانا چاہیے جن پر خود کرنے سے اس کی ذات کو تیرا دی پائی جانے کے بعد اپنی عزت دکھائی دے۔ سو جاننا چاہیے کہ وہ امور یہ تفصیل میں ہیں جو حکم للعاقبۃ للہ تعالیٰ بہداری عزت کے موجب ہوئے۔ اول۔ آتم کی نسبت بیشکونی کی گئی تھی۔ وہ اپنے واقعی معنوں کے لئے پوری ہو گئی۔ حدیث میں بیشکونی بھی پوری ہوئی۔ ۵۰۰ پندرہ برس پہلے براہین احمدیہ کے صفحہ ۱۴۱ میں لکھی گئی تھی۔ آتم ہلکے شاد احمدیہ کے مطابق مر گیا۔ اور تمام جانوں کا مُنہ کالا ہوا۔ اور ان کی تمام چھٹی خوشیاں خاک میں مل گئیں۔ اس بیشکونی کے مقامات پر اطلاع پاکو سدا دلوں کا کفر و کمانہ ہزاروں خط اس کی تصدیق کے لئے پہنچے۔ اور جنہوں نے ان کو کفر و کمانہ لعنت پڑی ہوئی نہ نہیں دے سکے۔ دوسرا وہ امر جو مباہلہ کے بعد میری عزت کا موجب ہوا وہاں عربی رسالوں کا مجموعہ ہے جو مخالفوں میں اور ہادیوں کے ذلیل کرنے کے لئے لکھت

ابامہ آتم (فیم) صفحہ 25 معجمہ مالی خزائن جلد 11 صفحہ 309 از مرزا کا دیانی یہ حوالہ صفحہ 344 پر درج ہے



۱۶۳

وَأَشْهَدُ الْأَحْرَارَ وَالْأَسَارَى أَنِّي أَضْعُغُ الْبَرَكَةَ وَالْعَنَةَ أَمَامَ النَّصَارَى  
 اے مسلمانوں اور غلاموں کو کہہ دو کہ تمہاری حق بات اور نعمت خدا کی آگے نہ بڑھو  
 اِنَّا الْبَرَكَةُ فَيَتَأَلَّمُ بَرَكَةُ الدُّنْيَا عِنْدَ مُقَابَلَةِ الْكِتَابِ وَيَتَأَلَّمُونَ أَنْعَامًا كَثِيرًا  
 بركات سے مٹاؤ دنیا کی بركات سے کہ مقابلہ کے وقت تم کو حاصل ہوگی اور اللہ بہت سزاخیز  
 مع الفتح والغلاب اوینا لہم بركة الاخرة عند التوبة وترك توبہ میں  
 مع فتح اور غلبہ کے پائیں گے یا بركة سے مراد آخرت کی بركات ہے کہ توبہ اور ترک توبہ میں  
 القرآن وترك صفة المرحان واما اللعنة فلا ترد عليهم الا عند  
 عہدہ کہ طے کر گئے ہوں صرف اس حالت میں وارد ہوگی کہ جب بمقابلہ رسالہ نہایت سبکیں  
 اعراضهم عن الجواب ومع ذلك عدم اعتناهم عن الشتم والسب  
 اور باوجود اس کے

وَالْقَدْحُ فِي كِتَابِ رَبِّ الْأَرْبَابِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

قرآن شریف کی توہین اور تحقیر سے بھی باز نہ آئیں۔

وَأَعْلَمُ أَنَّ كُلَّ مَنْ هُوَ مِنْ ذُلِّ الْحَلَالِ وَلَيْسَ مِنْ ذُرِّيَةِ الْبَغَايَا

اور جانتا ہوں کہ ہر ایک شخص جو ذلِ الحلال سے ہے اور غراب عورتوں

وَنَسْلُ الدُّجَالِ فَيَفْعَلُ أَمْرًا مِنْ أَمْرِ بَيْتِ الْأَمْسَانِ بَعْدَ تَرْكِ

اور دجال کے نسل میں سے نہیں ہو کہ وہ باطل میں سے ایک بات ضرور اختیار کرے گا یا تو بعد کے قصہ مگوئی

الْأَفْرَادِ وَالْمَلِكِ وَأَمَّا تَأْلِيْفُ الرِّسَالَةِ كَرِسَالَتِنَا وَتَرْصِيعُ الْمَقَالَةِ كَمَقَالَتِنَا

انفرادی سے باز آجائے گا یا ہم سے اس رسالہ جیسا رسالہ بنا کر پیش کرے گا

وَأَكْبَرُ الَّذِي مَّا أَرَادَ جَرْمُ الْقَدْحِ فِي بَلَاغَةِ الْقُرْآنِ وَمَا امْتَنَعَ مِنَ الْأَنْكَارِ

مگر شخص کہ جس نے نہ تو ہم سے رسالہ جیسا رسالہ بنایا اور نہ قرآن کریم کی جمع دفعہ سے باز آیا

مِنْ فُسَاخَةِ الْفِرْقَانِ فَعَلِيهِ كَلَمَاتُنَا وَكَتَبْنَا فِي هَذَا الْقَرْطَاسِ عَلَيْهِ

اور نہ فصاحت قرآن پر حملہ بیکرنے سے اپنے تئیں روکا پس آپس میں یہ باتیں ملے ہوئی جو ہم اس رسالہ

۱۶۳

ایک دوسرے سے مل کر رہیں۔ اور یہاں پہلے کر لیں۔ ششم۔ اسی طرح ان باتوں میں سے کوئی بھی تحریر آج سے

کیا تم میں سے ایک بھی سوچنے والا نہیں جو اس بات کو سمجھ کر کہ تم میں سے ایک بھی دل نہیں جو اس بات کو سمجھ کر۔ زمین نے عزت دی اسان نے عزت دی اور قباحت پھیل گئی۔

پانچواں امر جو مباہلہ کے بعد میرے ملائے عزت کا موجب ہوا۔ علم قرآن میں تمام جہت سے میں نے یہ علم ہر اکرام خلائق کو کیا جو باطنی کا گروہ اور کیا بظاہری کا گروہ۔ غرض سب کو ہندوستان سے اس بات کے لئے یہ حکم کیا کہ مجھے علم حقائق اور معارف قرآن دیا گیا ہے۔ تم لوگوں میں سے کسی کی مجال نہیں کہ میرے مقابل پر قرآن شریف کے حقائق و معارف بیان کر سکے۔ سو اس اعلان کے بعد میرے مقابل ان میں سے کوئی بھی نہ آیا۔ اور اپنی جہالت پر جو تمام وقتوں کی جڑ ہے انہوں نے ٹھہر لگا دی۔ سو یہ سب کچھ مباہلہ کے بعد ہوا۔ اور اسی زمانہ میں کتاب کرامات اصفیاء لکھی گئی۔ اس کرامت کے مقابل پر کوئی شخص ایک حرف بھی نہ کہہ سکا۔ تو کیا اب تک عبدالحق اور اس کی جماعت قلیل نہ ہوئی۔ اور کیا اب تک یہ ثابت نہ ہوا۔ کہ مباہلہ کے بعد یہ عزت خدا نے مجھے دی۔

چھٹا امر جو مباہلہ کے بعد میری عزت اور عبدالحق کی ذلت کا موجب ہوا۔ یہ ہے کہ عبدالحق نے مباہلہ کے بعد اشتہار دیا تھا کہ ایک فرزند اس کے گھر میں پیدا ہوگا۔ اور میں نے بھی خدا تعالیٰ سے عہد کیا کہ یہ اشتہار انہوں نے لایا۔ سو میں نے شائع کیا تھا کہ خدا تعالیٰ مجھے وہ عطا کرے گا۔ سو خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم سے میرے گھر میں تو لڑکا پیدا ہو گیا۔ جس کا نام شریف احمد ہے اور قریباً پانچ دنوں کی عمر رکھتا ہے۔ اب عبدالحق کو ضرور پوچھنا چاہیے کہ اس کا وہ مباہلہ کی برکت کا لڑکا کہاں گیا۔ کیا اندھی اندھ بیٹ میں تحصیل پا گیا یا پھر رجعت قبقری کے نطفہ بن گیا۔ کیا اس کے سوا کسی اور چیز کا نام ذلت ہے کہ جو کچھ اس نے کہا وہ ہمارا دہرا ہے۔ اور جو کچھ میں نے خدا کے الہام سے کہا خدا نے اس کو پھانسی دیا۔ چنانچہ حیا و باطن میں بھی اسی لڑکے کا ذکر لکھا گیا ہے۔

ساتواں امر جو مباہلہ کے بعد میری عزت اور قبولیت کا باعث ہوا خدا کے راستہ باز بندوں کا وہ عکسائے بخش ہے جو انہوں نے میری خدمت کے لئے مکمل کیا۔ مجھے کسی یہ طاقت نہ ہوگی کہ میں خدا کے ان احسانات کا شکریہ ادا کر سکوں۔ جو روحانی اور جسمانی طور پر مباہلہ کے بعد میرے عہد حال ہو گئے۔ روحانی انعامات کا نمونہ میں کبھی دیکھا

۳۱۷

یعنی خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے وہ نشان ظاہر نہ کرے میں سے اس کو پہا بول ہلا جو اس میں سے

کو پہنچ نہ پہا کے بعد کونسی حوت دنیا میں پائی۔ کونسی قیامت اس کی لوگوں میں پھیل کر فتنے مالی  
فحش کے وقت اس پر پڑے۔ کون سی علمی فضیلت کی بجائی اس کو پہنچائی گئی صوفی غفلت لگائی کے  
لہذا اس کو پہنچ نہ پہا کے بعد کونسی حوت دنیا میں پائی۔ کونسی قیامت اس کی لوگوں میں پھیل کر فتنے مالی  
فحش کے وقت اس پر پڑے۔ کون سی علمی فضیلت کی بجائی اس کو پہنچائی گئی صوفی غفلت لگائی کے  
لہذا اس کو پہنچ نہ پہا کے بعد کونسی حوت دنیا میں پائی۔ کونسی قیامت اس کی لوگوں میں پھیل کر فتنے مالی  
فحش کے وقت اس پر پڑے۔ کون سی علمی فضیلت کی بجائی اس کو پہنچائی گئی صوفی غفلت لگائی کے

خدا تعالیٰ نے میرے ساتھ ہے وہ نشان ظاہر نہ کرے میں سے اس کو پہا بول ہلا جو اس میں سے  
کو پہنچ نہ پہا کے بعد کونسی حوت دنیا میں پائی۔ کونسی قیامت اس کی لوگوں میں پھیل کر فتنے مالی  
فحش کے وقت اس پر پڑے۔ کون سی علمی فضیلت کی بجائی اس کو پہنچائی گئی صوفی غفلت لگائی کے

میں سے اس کو پہا بول ہلا جو اس میں سے  
کو پہنچ نہ پہا کے بعد کونسی حوت دنیا میں پائی۔ کونسی قیامت اس کی لوگوں میں پھیل کر فتنے مالی  
فحش کے وقت اس پر پڑے۔ کون سی علمی فضیلت کی بجائی اس کو پہنچائی گئی صوفی غفلت لگائی کے  
لہذا اس کو پہنچ نہ پہا کے بعد کونسی حوت دنیا میں پائی۔ کونسی قیامت اس کی لوگوں میں پھیل کر فتنے مالی  
فحش کے وقت اس پر پڑے۔ کون سی علمی فضیلت کی بجائی اس کو پہنچائی گئی صوفی غفلت لگائی کے

وفا

اسے خزانے میں غیر میں ہو گا وہاں سے اس کی قہر میں میں اس شخص کو

وہ شخص جو میرے ساتھ ہے وہ نشان ظاہر نہ کرے میں سے اس کو پہا بول ہلا جو اس میں سے  
کو پہنچ نہ پہا کے بعد کونسی حوت دنیا میں پائی۔ کونسی قیامت اس کی لوگوں میں پھیل کر فتنے مالی  
فحش کے وقت اس پر پڑے۔ کون سی علمی فضیلت کی بجائی اس کو پہنچائی گئی صوفی غفلت لگائی کے

۳۲۱

انہما حقیر من 317,311 معہ دہائی عزائے 11 طر 317,311 لا مرزا کربانی

پر حوالہ 344 پر درج



حقیقۃ الہی

۴۴۴

نثر

۱۳

[

[

نہ اٹھایا مگر پادریوں کی اطاعت کا جو آٹھالیا۔ پس ان معنوں کے دوسے بھی وہ اُترتے پھیرا پھر  
 جیسا کہ بیان کر چکا ہوں ان معنوں کے دوسے بھی اُترتے ہوئے اگر اُس وقت سمجھو اسکی نسبت خدا  
 تعالیٰ نے فرمایا کہ اِن شانِ شاکِ ہوا الا بتو گویا اُسی دم سے خدا تعالیٰ نے اُسکی بیوی کے رحم پر  
 مہر لگادی اور اُسکو یہ الہام کھلے کھلے لفظوں میں سنایا گیا تھا کہ اب دوست کے دن تک تیرے گھر  
 میں اولاد نہ ہوگی اور نہ اُسکے سلسلہ اولاد کا پہلے گا اور یقیناً اُسکی اس الہام کو توڑنے کے لئے  
 اولاد حاصل کرنے کی غرض سے بہت کوشش کی ہوگی مگر وہ کوشش ضائع گئی۔ آخر نامراد ملا۔  
 اور ابتر کے ہر ایک معنی اُسپر صادق آگئے۔ اور دوسری طرف جو میری نسبت وہ بار بار بددعا میں  
 کرتا تھا کہ شخص مغتری ہے ہلاک ہو جائیگا اور اولاد بھی مرنے کی اور جماعت متفرق ہو جائیگی۔ اسکا  
 نتیجہ یہ تھا کہ اس الہام کے بعد یعنی الہام اِن شانِ شاکِ ہوا الا بتو کے بعد تین لڑکے میرے  
 گھر میں پیدا ہوئے اور تین لاکھ سے زیادہ جماعت ہو گئی اور کئی لاکھ روپیہ آیا اور کئی عیسائی اور  
 ہندو میری رحمت سے مسلمان ہوئے۔ پس کیا یہ نشان نہیں اور کیا یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی اور  
 یہ کہنا کہ سدا شد کے لڑکے کی عبد الرحیم کی دختر سے نسبت ہو گئی ہے اور شادی ہو جائے گی اور  
 اولاد بھی ہوگی یہ ایک خیالی پلاؤ ہے اور محض ایک گپ ہے جو ہنسی کے لائق ہے اور اس کا  
 جواب بھی یہی ہے کہ خدا کے وعدے تل نہیں سکتے۔ یہ بات تو اُس وقت پیش کرنی چاہیے کہ  
 جب شادی ہو جائے اور اولاد بھی ہو جائے۔ بالفعل تو ایمان داری کا یہ تقاضا ہے کہ اس بات  
 کو غور سے سوچیں کہ جیسا کہ قرآن شریف کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی کہ اِن شانِ شاکِ ہوا الا بتو

حاشیہ: یہ مہر طبع کی میری جیسا کہ الحق عزوجل نے مہر تیری نے مبارک کے بعد اپنی نسبت مبارک کا  
 اثر یہ ظاہر کیا تھا کہ میری مرنے کے بعد میری بیوی نے نکاح کیا جو اور اسکو مل ہو گیا اور اب اسکو لڑکا  
 پیدا ہوا گا اور وہ مبارک کا اثر سمجھا جائیگا مگر اس عمل کا انجام یہ ہوا کہ کچھ عرصے بعد انہما ادا اب تک وہ باوجود  
 گنہگار ہوئے مگر سدا شد کی ذلت کی زندگی بھگت رہا جو وہ بغلات اسکے مبارک کے بعد میرے گھر میں آئے  
 پیدا ہوئے اور کئی لاکھ انسان نے بیعت کا اہم کیا لاکھ روپیہ آیا اور دنیا کے کائنات تک حوث کے ساتھ میری شہرت  
 ہوئی اور اکثر دشمن مبارک کے بعد مر گئے اور انشان آسمانی میرے ہاتھ پر ظاہر ہوئے۔ منہ





کہے گا۔ وہ خود اس کو کفر کہتا ہے۔ کہ باہر کے کہ جیسا ہے کہ ان نسبت میں مذکور شخص کا ہے کیونکہ کہی  
 کہتا ہے کہ تھا اور نہ تھا ہے تم یہ احکام دے گا۔ مگر ان قوانین تم یہ جواب دیتے ہو جس وقت نہیں۔ وہ  
 یہاں موجود نہیں۔ یہ وہ کیا جو کہ ہمارے آئم جیسے ٹیپر کے ہو جس حالت میں ہم پا فسور و فہرہ یا قند وینا  
 کرتے ہیں۔ انہوں کو دیتے ہیں۔ رجسٹری کر دیتے ہیں۔ کہ ہرگز تھا نہ تھا یہ کہ چیز ہے۔ ان کے من  
 کے مسئلے رکھا ہوا ہے۔ ان میں مذکور ہے کہ ہے۔ پٹتات کا شک کا پتہ دے گا۔ ہرگز ہرگز وہ احکام مطلق  
 ہم نے کہا کہ ان میں سے حکم کہیں گے۔ یا یہ کہ ان کے احکام ہمارے نزدیک کہاں نہیں۔ تب پھر ان کے ہاں  
 ہرگز انہوں اور دے گا۔ وہ خود کہہ رہا ہے کہ ہے کہاں کہاں کہتے ہو۔ وہ جو تم من ضرورت سے  
 ہمارا اس صورت خاتمہ ان کے کہ نسبت ہر زبانی کرتے ہو کہ من تھا ہی حاصل ہے۔ اپنے ہر ہر میں ہی تم نے  
 اس میں انتساب و تفریق کی نسبت نہیں ہے۔

[illegible]

اول۔ خدائے تعالیٰ کی نسبت جو عام زبان میں کی گئی۔ فلاسفہ کو اسے ماننے سے قاصر تھا۔  
 (۱) تم خدا کو اپنے جیسوں جیسوں نہ سونا کہو۔ میں نے تمہارے جیسوں کو بتایا۔ انہوں نے تمہاری بات کو پیرا لیا۔  
 خاتم سب کا خالق ہے۔ اس پر کون کون سا چیز چڑھ سکتی ہے۔  
 (۲) آسمان اور زمین اور سب کچھ پانچ سو سال میں پیدا ہوا۔ اس میں تندرستی ہے۔ یہ کون سا عمل ہے جس کی پاداش

پیشہ 345 پڑھو

محکمات صحت کا مرکز کے سوانحیہ مباحثہ و محکمات صحت کے سوانحیہ مباحثہ و محکمات صحت کے سوانحیہ مباحثہ و



۲۰۰

پیام صلح

یہ لوگ صالح بنوادی ہی ہیں۔ اور زیر صاحب اپنی کتاب وقائع عالمگیری میں بھی ثبت کرتے ہیں

یہ لوگ کے لئے اس قریب کے مجری عرب میں ہے جہاں چھوٹی رہتے تھے رکنا تھا۔

تیسوا قرنیہ کے مجری کے ساتھ کلاوی کے لئے قریش کہتا ہیں کہ میں کا وہ نہیں ادا میں کا وہ چاہا ہنگامہ پیرا  
ایک اتفاق کا باعث کے ساتھ کلاوی کے لئے قریش کہتا ہیں کہ میں کا وہ نہیں ادا میں کا وہ چاہا ہنگامہ پیرا

سینوی ہیا باہم شایع معلوم ہوگا کہ خود مل بول اٹھایا کہ یہ لوگ ایک ہی خاندان میں سے ہیں۔  
چوتھا قرنیہ اتفاق کی پر لوگ بھی ہے۔ اتفاقوں کے لئے کرتے اور بچتے ہیں وہی وضع اور ہیں

اسرائیلیوں کا ہے جس کا اسمیل میں بھی ذکر ہے۔

پانچویں قرنیہ کے وہ رسوم ہیں جو یہودیوں سے بہت تھے ہیں۔ شوقوں کے بعض قبائل کا ہے اور

نکاح میں کچھ چیزیں فرق نہیں سمجھتے تھے۔ اپنے منسوب سے بلا تکلف اختیار کیا کرتا تھا۔ حضرت

مریم صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کے ساتھ قبل نکاح کے پیرا اس اسرائیلی دھرم پر غصہ ظاہر ہے۔ مگر

خویشی سرحدی کے بعض قبائل میں یہ مماثلت امور تھیں کی اپنے منسوبوں سے ہر سے زیادہ ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ

بعض بدعات نکاح سے پہلے عمل بھی ہو جاتا ہے جس کو برا نہیں مانتے بلکہ منسی طے میں بات کو طائل دیتے ہیں

کیونکہ یہودیوں کا یہ لوگ کا ایک قسم کا نکاح ہی مانتے ہیں جس میں پہلے ہر کسی مقدمہ پر جاتا ہے۔

چھٹا قرنیہ اتفاق کے بنی اسرائیل جو نے پر ہے کہ اتفاق کا یہ میں کہ قیصر ہذا صحت دیتی ہے ان کے

بنی اسرائیل پر لے کے ٹھہر کر ہے۔ کیونکہ یہودیوں کی کتب مقدسہ میں سے جو کتاب پہلی کتاب کے نام سے موسوم ہے

اس کے باب ۹ آیت ۳۰ میں قیس کا ذکر ہے۔ اور وہ بنی اسرائیل میں سے تھا۔ جس سے میں پتہ چلتا ہے کہ یا کو

اس قیس کی اولاد میں سے کوئی اور قیس ہوگا۔ جو مسلمان ہو گیا ہو اور یا یہ کہ مسلمان ہونے والے کا کوئی ایسا

ہوگا اور وہ اس قیس کی اولاد میں سے ہوگا۔ اور پیر یا حضرت خطابہ کا کہ اس کا نام بھی قیس سمجھا گیا ہے پر عمل

ایک ایسی قوم کے منسوب سے قیس کا نقطہ نکلا جو کتب یہود سے باطل ہے مگر قیس اور قیس ناخواندہ قیس۔ یعنی

قیس پر کھانا آتا ہے کہ یہ قیس کا نقطہ انہوں نے اپنے آپ میں سے سنا تھا کہ ان کا صحت اعلیٰ ہے پہلی ہی

آیت ۳۹ کی یہ صحت ہے۔ اور قیس قیس پیدا ہوا اور قیس سے ساکن پیدا ہوا اور ساکن سے چوتھ

ساتویں قرنیہ افغانی حاکم ہیں۔ جیسا کہ سرحدی اتفاق کی قدرتی وہ قیس سرائی اور خود غرضی اور

گند کی کسی نہ کسی سرائی کے قیس کا نقطہ انہوں نے اپنے آپ میں سے سنا تھا کہ ان کا صحت اعلیٰ ہے پہلی ہی

شاید ہو رہا ہے۔ یہ تمام خطرات وہی ہیں جو قدرت اور دوسرے جہنوں میں اسرائیلی قوم کی ٹھہری تھی۔

اس کے قریب قریب کھلی کر صحت ہزار سے بنی اسرائیل کی صفات و صفات اصاف افعال و صفات و صفات

کہ تو یہ معلوم ہوگا کہ جو اسرائیلی افغانی حاکم ہیں میں ہو رہی ہیں۔ اور یہ رائے میں تک

سات ہے کہ اکثر قریبوں نے بھی یہ خیال کیا ہے۔ برتوں میں ہے لکھا ہے کہ قیس کے منسوب قیس ہی بھی

مماثل بنی اسرائیل ہیں وہاں بعض مکران کا بھی حوالہ دیا ہے۔ اور میں تمام لوگوں کو قیسوں فرق میں سے

ٹھہرا ہے جو مشرق میں گری ہیں اب اس زمانہ میں یہ ہے کہ وہ حقیقت کے ساتھ ساتھ ہیں

۷۴

یہ جملہ صفحہ 345, 348 پر درج ہے

ایام صلح صفحہ 74 سے چودھواں خزانہ جلد 14 صفحہ 300 اور رازا کا دیانی

پر زور نہ دے جلتے تو کوئی بھی پٹت اُن کو بُرائے کہتا۔ اب تو ہوا صاحب اپنی پٹتوں کی نظر میں کچھ بھی نہیں دیکھ کے مکتب پر ہوئے۔

قولہ۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ انہوں نے ویدوں کو نہ سُنا نہ دیکھا۔ کیا کریں جو سنے اور دیکھنے میں آوے تو بُدھ مان لوگ جو کہ ہٹی وہ گہے نہیں دے سب سمجھو ای والے ہیر مت میں آجاتے ہیں یعنی تاک۔ دخیو اس کے سکھوں نے نہ ویدوں کو سُنا نہ دیکھا کیا کریں؟ سُنے یا دیکھنے میں آویں تو جو مقلند متعصب نہیں وہ فنا اپنی ٹھگ بیا چھوڑ کر دیکھنا ہوا ہے میں آجاتے ہیں۔ اقول اس تمام تقریر سے پٹت صاحب کا مطلب صوف آتا ہے کہ ہوا تاک صاحب اور اُن کے پیرو ٹھگ ہیں انہوں نے نہ دنیا کے لئے دین کو بیچ دیا۔ مگر چونکہ یہ تو سچ ہے کہ ہوا تاک صاحب نے وید کو چھوڑ دیا اور اس کو گمراہ کرنے کا ملاطفت رکھا تاکہ پٹت صاحب پر لازم تھا کہ یوں ہی ہوا صاحب کے گرد نہ ہو جاتے اور ٹھگ اور مقلند اُن کا نام نہ رکھتے بلکہ اُن کے وہ تمام عقیدے جو گرتھ میں درج ہیں اور مخالفت وید میں اپنی کتاب کے کسی صفحہ کے ایک کالم میں لکھ کر دوسرے کالم میں اس کے مقابل پر وید کی تعلیمیں درج کرتے مقلند خود مقلد کے دیکھ لیتے کہ ان دو تعلیموں سے کبھی تعلیم کو کسی معلوم ہوتی ہے ظاہر ہے کہ صوف گاہیاں دینے سے کام نہیں لگتا۔ ہر ایک حقیقت مقابلہ کے وقت معلوم ہوتی ہے اور ناحق گاہیاں دینا مفلوں اور کھینوں کا کام ہے۔

قولہ۔ تاک جی بڑے دھنڈا اور رئیس بھی نہ تھے۔ پرتواؤں کے چیلوں نے تاک چند وہ اہم سیکھی دخیو میں بڑے ہتھ اور بڑے بڑے شرح بدلے کئے ہیں۔ تاک جی پر بنا اوی سے بڑے بڑے بات حجت کی سب نے ان کا مان کیا۔ تاک جی کے دواہ میں گھومتے۔ رتھ اتنی سنا جانسی مٹی پر بنا اوی رتھوں سے بڑے بڑے پار اور تھا لکھا ہے۔ جس سے گپوٹ سے نہیں لڑا گیا ہے یعنی تاک جی کہیں کے ملہ اور رئیس نہیں تھے۔ مگر اُن کے چیلوں نے بڑی تاک چند وری اور سیکھی دخیو میں بڑے دھنڈا اور ہجکت کے لکھا ہے



خلق و عالم مخلوق شہد شہادت در مقام دیگر آمد  
چشم گشای دل ز تو گویو ضیاء  
آں یکے دلوئے خوشی بدل | ادوی دگر استادی بیگ  
ذات تو سر مشرفی و فیض دہی

غرض خداوند قادر قدس میری پناہ ہے جس میں تمام کام ہیں انہی کو سنبھالنا ہوا گالیوں کے  
حوض میں گالیوں نہیں دینا پناہ کا ہے کہ پناہ پناہ ایک ہی ہے جو کہ ایک۔ افسوس کہ اسی ملک میں  
تھوڑی سی بات کو بہت فائدہ ملتا ہے یا ہلکا خلعے کو اس بات پر قادر نہ سمجھ کر جو پاس ہے کہ وہ  
جسکو پاس ہے مامور کر کے بھیجے کیا نفس میں اس سے بڑا اسکا ہے یا تو مباد کو اس قدر احتراض کرنے کا حق نہیں  
ہے کہ تو نے ایسا کیوں کیا ایسا کیوں نہیں کیا کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ ایک کی قوت اس طرح  
دوسرے کو عطا کرے اس ایک کے رنگ اور کیفیت دوسرے میں کہ دوسرے اس ایک کے اہم و دوسرے  
کو دوسم کر دے۔ اگر انسان کو خدائے تعالیٰ کی بھیجی قدرت پر ایمان ہو تو وہ بالکل اپنی باتوں کا ہی جواب دہ ہوگا  
بالکل بلاشبہ جانتا ہے ہر ایک بات پر قادر ہے اور اپنی باتوں اور اپنی پیشگوئیں کو جس طرز اور طریقہ میں  
پیرایہ سے چاہے کر سکتا ہے۔ ناظرین تم کہ یہ سوچو کہ کیا آسمان کے عیسے کی نسبت کسی جگہ بھی  
لکھا تھا کہ وہ مصلوب ہی بنائے گا۔ جی صاحب خیر ہوا کہ بخاری میں جو یہ لکھا تھا اس  
الکتاب کہلاتی ہے بجائے اس باتوں کے کہ اس کا ذکر ہو گا کہ اس کا ذکر ہو گا کہ اس کا ذکر ہو گا کہ اس کا ذکر ہو گا  
شہادت دی ہے۔ مگر انکس میں دیکھئے۔ منصوص ہے کہ جواب دہ کیا قرآن کریم میں کہیں ہے یہ لکھا ہے  
کہ کسی وقت کوئی حقیقی طور پر صلیبیوں کو قتل نہ کیا اور انہیں کو قتل کر لیا اور اس حوالہ غور کیا گیا کہ  
انہوں نے وہاں وہ قرآن کریم کے بعض احکام کو فسوخ کر لیا اور اگر اس آیت ایلوہم انکلت لکم  
ذینکذا آیت کشتی یسفا الی جزیرۃ عن قریب اس وقت فسوخ ہو جائیگا اور نئی وہی قرآنی وہی ہے  
خارج کتب و بی۔ اسے لوگوں نے مسلمانوں کی ذہنیت کو ہلکانے والی قرآن نہ بنوا اور غلط فہمی میں  
ہوئی نہ تو یہ کانا یا سلسلہ جاری نہ کرنا اور اس خاتمہ شرم کر چکے اس لئے حاضر کے جاؤ گے اور پھر  
میں ناظرین کو مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ میں بالکل برصوت مولیٰ فرما میں صاحب اور انکی جامع  
نے صحیح کائنات کو دیا ہے اور میرا نام کافر اور دھال لکھا ہے اور وہ گالیوں دی ہیں کہ کوئی جہذب  
آویز قوم کے آدمی کی نسبت بھی پسند نہیں کرنا اور یہ دعویٰ کیا ہے کہ گویا یہ باتیں میری کتاب  
توضیح مرام اور ازالہ اوہام میں درج ہیں۔ میں انشاء اللہ القدر و مقرب ایک مستقل ملام

19: 2421 2 4 : 2421 2

4-604349 JN

۲- ثانی فیصلہ طر 25 معتمد محلی عزائن جلد 4 طر 25 امریکا کو دیلی





۲۵۸

تذہیب کے گہرے لہجے

نکعد کے جی جھگڑے سب باہر ہیں  
 طراز مت کہو تم عقل رسا یہی ہے  
 ست کہ کہ کن بکلافی تھے سجا یہی ہے  
 عاشق جیل پر مرتے وہ کر ڈا یہی ہے  
 طاعت بھی ہے عاصی کا ہم پر بگا یہی ہے  
 ہم جا پڑے کنارے جائے بگا یہی ہے  
 پر تو ہے فضل ملا ہم پر کھدا یہی ہے  
 کہتے ہیں کہ کھدا وہ جوں گدا یہی ہے  
 سینہ پر دشمن کے پتھر پڑا یہی ہے  
 قلم جو حق کا دشمن وہ سوچتا یہی ہے  
 جہستی ہے دیں کو وہ آسپا یہی ہے  
 سب خشک ہو گئے ہیں پتھر پتھر یہی ہے  
 نرودے معرفت کیا ہر مرد سا یہی ہے  
 سب جو ہوں کو دیکھا دل میں گجا یہی ہے  
 فنا ہے جس سے سنا وہ کیا یہی ہے  
 گایوں پر آتے طلی پڑا یہی ہے  
 جس دل میں ہے نجات بیت النہا یہی ہے

الہام میں اپنے قصہ کوئی کیا سنائیں  
 دل کر کے پارہ پارہ چاہوں میں ایک نکلنا  
 لے میرے لیل جانی کر خود ہی ہر سربانی  
 فرقت بھی کیا بنی ہر دم میں جاگنی ہے  
 تیری وفا ہے پوری ہم میں ہے عیب دوستی  
 تجھ میں وفا ہے پیکر ہے جی ہر دلائی  
 ہم نے نہ عہد پانا یا ہی میں رخنہ لانا  
 لے میرے دل کے جی میں تیرا وہ ہیں  
 ایک دیں کی تہل کا خم کھا گیا ہے مجھ کو  
 کیونکر تیرے ہر دم سے کیونکر فنا ہووے  
 ایسا نانا آگیا جس نے غنیمت کے دل لایا  
 شادی و طلاق میں کی کیا کہوں میں  
 آنکھیں ہر ایک میں کی ہے نہ ہم نے ہائیں  
 نعل میں بھی دیکھے تیرے دل بھی دیکھے  
 نکلا کر کہاں سے پھینکاؤ گے بہت تم  
 پر کریوں کی آنکھیں ماندھی ہوئی میں ایسی  
 بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بد نہیں ہے

۲۶



**فیزیک**

[illegible]

فانك مس

ایک بہت بڑا شکرانہ حضرت کو کہ اللہ کے شوق  
 و سر کے شوق میں کہ جتنا کہ وہ ایسی ہی  
 متوفی ہوئی۔ وہ اللہ کے شوق میں جو وہ  
 جو کہ اپنے لئے کہ وہ جس کے لئے کہ وہ  
 وہ جس کے لئے کہ وہ جس کے لئے کہ وہ  
 وہ جس کے لئے کہ وہ جس کے لئے کہ وہ  
 وہ جس کے لئے کہ وہ جس کے لئے کہ وہ  
 وہ جس کے لئے کہ وہ جس کے لئے کہ وہ  
 وہ جس کے لئے کہ وہ جس کے لئے کہ وہ

[illegible]

اس وجہ سے حضرت عیسیٰ نے طمانانہ (سکون) کا  
 چہرہ کبھی نہ دکھایا۔ اس کی وجہ سے  
 وہ ایک سیدھے انسان بن گیا۔ لیکن جب اس نے میری  
 جینز کی ڈیڑھ لاکھ روپے خرید

۱۔ آیت حدیث میں کے حلال بلکہ اس کے بعد  
 اس کے لشکر پر جس کو شکر کا نام ہے جو  
 امر نہایت ہی اہم ہے کہ یہ شایع ہوا  
 مخرج حضرت علیؓ کے حضور فرما کر  
 ہی کہ یہ ایک ہی ہے یہ اس کا گناہ کرنا  
 اس سے نہیں پڑے لیکن جب اس نے یہ  
 اس کے ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر  
 اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے  
 اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے

[illegible][illegible][illegible]



جس سے ظاہر ہے کہ اس کے کلمے مالوں (خواہ حقیقی طور پر بیرونی یا ہائے نام) کا جب  
 کسی منکران سے مقابلہ ہوتا۔ تو متعلق اس منکران سے غالب رہے۔ اور حقیقت  
 جیسا کہ یہ نہیں بلکہ صرف سی طور پر اس کی طرف منسوب میں اگر پیشگی کا تعلق  
 حقیقی متبعین سے ہوتا تو عیسائیوں کا غلبہ ہرگز نہ ہوتا۔ پس ہائے نام بیرونی کا غلبہ ثبوت  
 ہے اس بات کا کہ پیشگی کا تعلق اسم سے ہوتا ہے اس لئے جب تک موجودہ دعیان اسلام ہی  
 اور سے مسلمان کلمے میں نامہ عیسائیوں اور بیرونیوں میں مل نہیں جاتے اس وقت تک اگر وہ  
 کہ دین پر کا بعض میں قہر پیشگی کے حد تک پر کوئی شخص لازم نہیں آتا۔ پھر ہم کہتے ہیں کہ یہ اعتراض  
 تو غیر لگھو کی طرف سے ہو سکتا ہے خلاف کے منکران کی طرف سے نہیں ہو سکتا کیونکہ خلاف  
 کے منکران کے لئے تو اتنا سہنا ہی کافی ہے کہ دین کے مل ایک طرف جیسی مسیح موجود پر کفر کا  
 فتویٰ مل چکا ہے پس وہ تکفیر کی وجہ سے کافرین چکے ہیں اور تکفیر کا مسئلہ منکران خلاف  
 کے نزدیک بھی مسلم ہے۔ قہر بڑا

گیا ر حوالہ کا عشر ارض پیش کیا جلتا ہے اچھا اگر حضرت مسیح موعود ماقبی نہ  
 منکران کو کاڑھتے تھے تو کیوں آپ نے ان سے وہ سلوک روا رکھا جو کافروں سے جائز  
 نہیں۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ ایسا اعتراض کہنا مستر من کی ادا قہریت ہدالت کرتا ہے  
 کہ نہ کہ یہ تو دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے غیر احمدیوں کے ساتھ صرف وہی سلوک جائز  
 رکھا ہے جو نہ کہ تم نے عیسائیوں کے ساتھ کیا۔

غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں ان کو لایاں دینا حرام قرار دیا گیا، ان کے  
 خانہ سے پڑھنے سے روکا گیا اب باقی کیا رہ گیا ہے جو ہم ان کے ساتھ مل کر رکھتے ہیں۔ خدا  
 قسم کے تعلقات ہوتے ہیں ایک دینی دوسرے دینی۔ دینی تعلق کا سب سے بڑا ذریعہ  
 عبادت کا ادا کرنا ہوتا ہے اور دینی تعلقات کا سب سے بڑا ذریعہ رشتہ واط ہے سو یہ  
 ہمارے بڑے حرام قرار دے گئے۔ اگر کہ ہم ان کی لایاں دینے کی اجازت ہے تو نہیں  
 کہتے ہوں نصاریٰ کی لایاں دینے کی بھی اجازت ہے۔ اس لئے کہ وہ کہ غیر احمدیوں کی رسم

## کتابت تفصیل

۱۷۰

جلد ۱۷

کیونکہ جانتا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ صورت سے ثابت ہے کہ بعض اوقات نبی کریم نے  
یہود تک کو سلام کا جواب دیا ہے ہاں شاید مخالفین کو حضرت مسیح موعود نے کہیں سلام نہیں  
کیا اور نہ انکو سلام کتنا جائز ہے فرض ہر ایک طریقہ سے ہم کو حضرت مسیح موعود نے غیروں سے  
انگ کیا ہے اور اب کوئی تعلق نہیں جو اسلام نے مسلمانوں کے ساتھ خاص کیا ہو اور ہم  
ہم کو اس سے نہ روکا گیا ہو۔ اس لئے یہ اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ اگر بات ہے تو کیوں؟ ایسی  
اتحادی صورت ناممکن قطع نہیں قرار دیا جاتا جس کا خاوند غیر اتحادی ہے یا کیوں ایک اتحادی یا پکا  
دور غیر اتحادی بیٹے کو جاتا ہے حالانکہ مسلمان کا کافر وراثت نہیں ہو سکتا تو اس کا جواب یہ ہے  
کہ شریعت کے احکام مذکور قسم کے میں ایک دوسرے ہر ایک انسان کے لئے ہیں اور ایک دوسرے  
حکومت کے لئے نہیں بلکہ غرض ہر ایک کا فرض ہے لیکن ہر کے ہاتھ کا شتا ہر ایک کا فرض  
نہیں بلکہ حکومت کا فرض ہے اسی طرح روزہ رکھنا ہر ایک مسلمان کے لئے فرض ہے مگر زانی کو  
سنگسار رکھنا ہر ایک مسلمان کا فرض نہیں بلکہ صرف اسلامی حکومت کا فرض ہے آپ گلاسٹن  
کے تحت غیر اتحادیوں اور اتحادیوں کے تعلقات پر نظر ڈال جاوے تو سارے جھگڑے کا  
فیصلہ ہو جاتا ہے اور اس طرح کہ چونکہ ہندو ایک کلمے کا مسئلہ حکومت کے ساتھ تعلق نہیں  
رکھتا اس لئے اس پر عملہ آمد کا حکم دیا گیا یہی حال جنازوں اور رشتے و غناطوں کا ہے لیکن  
وراثت اور نکاح فتح ہو جانے کا مسئلہ حکومت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اس لئے حضرت  
مسیح موعود نے اس کے متعلق کچھ نہیں لکھا اگر آپ کو حکومت دی جاتی تو آپ اپنے متعلق  
بھی حکم جاری فرماتے ہیں مسئلہ وراثت کے متعلق ہم پر کوئی اعتراض نہیں ہاں اگر کوئی ایسا  
مسئلہ ہے جو حکومت کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا اور پھر حضرت مسیح موعود نے اس کے متعلق  
فیصلہ نہیں فرمایا تو اسکو پیش کیا جاوے گا نہ یہ کہنا کہ غیر اتحادیوں کے ساتھ بعض مسلمان  
سود کس جائز رکھے گئے ہیں ایک دعویٰ ہے جسکی کوئی بھی دلیل نہیں۔ فقہیہ  
بار حوالا اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود نے جو عہد انیکم کو خط لکھا  
چند برس پہلے لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ جسکو تیری دعوت پہنچی ہے وہ  
اس لئے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں اس سے پتہ لگتا ہے کہ کم از کم وہ لوگ کافر

۲۸

أَوَلَوْ الْعَزْمُ إِلَّا إِلَهًا فَسَنُفَعِ اللَّهُ لِيُجِبَ حُبَّ جَنَّتِهِ حُبَّكَ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْأَكْرَمِ  
عَطَاكَ غَيْرَ صَبَدٍ وَذِي فِي اللَّهِ أَجْرَكَ وَيَرْضَى عَنْكَ رَبُّكَ وَسَيُفْعَلُ اسْتَلَفَ وَعَسَى  
أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ قَدْ لَكَّزَ وَعَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَاللَّهُ  
يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

ڈرتے۔ اور جو تجھے رنج پہنچے گا وہ تو خدا کی طرف سے ہے۔ جب وہ ہمارے تکفیر نامہ پر غور گامے کا تو بڑا قند  
برپا ہو گا۔ پس تو صبر کر جیسا کہ اولو العزم نبیوں نے صبر کیا۔۔۔۔۔ یہ قند خدا کی طرف سے قند ہو گا اور وہ تو بہت  
محبت کے۔ جو دائمی محبت ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوگی اور خدا میں تیرا جو ہے خدا تجھ سے دائمی ہو گا اور جسے  
نام کو پورا کرے گا۔ بہت ایسی باتیں ہیں کہ تم چاہتے ہو مگر وہ تمہارے لئے بھی نہیں۔ اور بہت ایسی باتیں ہیں کہ تم  
نہیں چاہتے اور وہ تمہارے لئے بھی ہیں۔ اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

(اربعین نمبر صفحہ ۲۹۳۲۔ روحانی خزائن جلد ۴: صفحہ ۲۸۳۲۱ و ضمیر نمبر ۱۷۵۱۳ صفحہ ۱۹۵۱۳۔  
روحانی خزائن جلد ۱، صفحہ ۱۹۵۵۱)

۱۹۰۰ "خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام ہے اور قلعہ حرام ہے کہ کسی مکر اور مکر بے اثر نہ  
کے چپے نماز پڑھو بلکہ چاہیے کہ تمہارا دل نام ہو جو تم میں سے ہو۔ اسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک چلو میں  
اشارہ ہے کہ اَمَّا مَكْرٌ فَلَا يَنْفَعُ (اربعین نمبر صفحہ ۲۸۳۲۱۔ روحانی خزائن جلد ۴، صفحہ ۲۸۳۲۱)

۱۹۰۰ "الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ. أَنْتَ الْقَيُّمُ الْمَسِيحُ  
الَّذِي لَا يُضَاعُ وَقَتُهُ. كَيْفَ لَكَ دُرٌّ وَلَا يُضَاعُ؟  
یعنی خدا کی سب شے جس نے تمہارے لئے اس کا جو ہے۔ اور وہ جس کا وقت خالی نہیں کیا ہوتا ہے  
جیسا موتی خالی نہیں کیا جاتا۔

اور پھر فرمایا۔  
"لَنْ يَبْقِيَ لَكَ خَيْرٌ مِنْ طَيْبَةٍ شَمَائِلٍ خَوْلاً أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَاكَ. وَتَوَى نَسْلًا بَعِيدًا."

۱۔ چو کوئی دھندلکی تمہارے لئے ہوگی یا اللہ کے لئے فقرات کے جوڑنے میں ایک خاص ترتیب کا  
لاظ نہیں۔ ہر ایک ترتیب پریم کے مطابق الگ ہے۔ (اربعین نمبر صفحہ ۲۸۳۲۱ و ضمیر نمبر ۱۷۵۱۳ صفحہ ۱۹۵۱۳)  
۲۔ مین مکرر دین الکندر والتکذیب۔ (مرب)



ہے یہ درکنہ ہے قوام کی فہمی عید ہے

### بہر فردی مسئلہ

استغفار ایک شخص نے قرض کے واسطے دھماکے سے عزم کی فرمایا :

”استغفار بہت چھکارو“

عربی تفسیر کے لیے غیبی قوت تفسیر کے کلمے کے متعلق فرمایا :  
 ”طی تھوڑے رہ گئے ہیں۔ اب تو ہم اس طرح جلدی دیکھتے ہیں۔ جیسے تھوڑے جاتی ہے بلکہ کئی دھڑ تو کلم برابر چلتا ہے اور ہم نہیں جانتے کہ کیا بلکہ ہے ہیں۔“

بہر فردی مسئلہ کسی نے سوال کیا کہ جو لوگ آپ کے ٹریڈ نہیں، ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے  
غیروں کے پیچھے نماز آپ نے اپنے ٹریڈ کو کیوں منع فرمایا ہے۔ حضرت نے فرمایا :  
 ”جی لوگوں نے جلد بازی کے ساتھ بدظنی کر کے اس جیلد کو جو اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے، بد کر دیا ہے اور اس قدر تشویش کی پیدا نہیں کی اور اسلام پر جو مصائب ہیں اس سے وہ پروا پڑے ہیں۔ ان لوگوں نے لغوئی سے کام نہیں لیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے : اَلَمْ يَأْتِ الْفَسَادَ اَللّٰهُ يَوْمَ الْفِتْنَةِ (الانفال) خدا صوف متقی لوگوں کی نماز قبول کرتا ہے۔ اس واسطے کہ اگلی ہے کہ اپنے آدمی کے پیچھے نماز پڑھو جس کی نماز خود قبولیت کے درجہ تک پہنچنے والی نہیں۔“

مسیح موعود کو نہ ملنے کا نتیجہ ”قدیم ہے بزرگان دین کا یہی مذہب ہے کہ جو شخص حق کی مخالفت کرتا ہے اس کا سلب ایمان ہو جاتا ہے۔ جو غیر متلی اللہ علیہ وسلم کو نہ ملے وہ کالہ رہے مگر جو مہدی اللہ صبح کو نہ ملے اس کا بھی سلب ایمان ہو جائے گا۔ انجام تک یہی ہے۔ پہلے مخالف ہوئے پھر جنتیت پھر عداوت پھر قتل اور آخر کار سلب ایمان ہو جاتا ہے۔“

۱۔ التحکیم جلد ۵ نمبر ۹ ص ۱۰۰ پرچہ ۲۳ جولائی ۱۹۱۱ء

۲۔ التحکیم جلد ۵ نمبر ۱۰ پرچہ ۲۳ فروری ۱۹۱۱ء

یہاں سے یہ پتہ چلتا ہے کہ

۱۔ جبکہ انہاں اپنی جامعہ کے فیر کے لیے نہایت سعادت حاصل ہو۔ بہتری اور نیکی اسکے لیے ہے۔ انہاں میں  
تقدیر شروع ہو کر ختم ہو جائیگی اس جامعہ کی ترقی کا موجب ہو گا۔ دیکھو دنیا میں کتنے بڑے بڑے  
اس کے بعد سرے سے تمام ان کے لیے طے ہو چکا ہے۔ جس کو پہلی تدبیریں لگاتے اور تیسری تدبیریں  
اس کے بعد خدا کے لیے ہے۔ تم گمان میں نہ آئے ہو کہ خدا تعالیٰ جو خاص مقرر کر چکا ہے۔ اس میں  
کے لیے پاک جامعہ جب تک چلتا رہے اس میں تامل نہ رہے۔

نے کہا آپ لوگوں کے بڑے دشمن ہیں جو یہ مشہور کرتے پھرتے ہیں کہ آپ ہم لوگوں کو کافر کہتے ہیں میں یہ نہیں مان سکتا کہ آپ ایسے وسیع حوصلہ رکھنے والے ایسا کہتے ہوں۔ اس سے صحیح یعقوب علی صاحب باغی کر رہے تھے۔ میں نے ان کو کہا آپ کہہ دیں کہ واقعہ میں ہم آپ لوگوں کو کافر کہتے ہیں یہ سکرہ حیران سا ہو گیا۔ لیکن جب اس سے یہ پوچھا گیا کہ آپ جس کج کے آنے کے بھڑ ہیں اس کے سکروں کو کیا کہتے ہیں۔ تو کہنے لگا بس بس میں سمجھ گیا بے شک آپ کا حق ہے کہ ہم کو کافر سمجھیں۔

پس تم لوگ دین کو اپنی جگہ پر رکھو اور دنیا کو اپنی جگہ پر۔ اور جہاں دین کا معاملہ آئے وہاں فوراً الگ ہو جاؤ۔ وہ لوگ جو اس بات سے چڑتے ہیں کہ ہمیں کافر کیوں کہا جاتا ہے۔ ان سے پوچھو کہ جب تمہارا کج آئے گا اور جو لوگ اسے نہیں مانیں گے ان کو کیا کہو گے۔ یہی تا کہ ان کی گردن اڑا دو۔ لیکن ہم تو کسی کی گردن نہیں اڑاتے ہم تو شریعت کا تقویٰ استعمال کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو کہو اگر تمہارے خیال میں ہم ایک جھوٹے کج کو مانتے ہیں تو پھر ہمارے جنازہ پڑھنے سے تمہارے سروہ کو فائدہ کیا ہو گا کیا جس صورت میں کہ ہم مسلمان ہی نہیں ہماری دعا سے آپ کامروں بھٹکا جاسکتا ہے۔ پس اگر ان باتوں پر کوئی غور کرے تو کوئی لڑائی جھگڑا نہیں ہو سکتا۔

اب ایک اور سوال رہ جاتا ہے کہ فیر احمدی تو حضرت کج موعودؑ کے مکر ہوئے اس لئے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہئے۔ لیکن اگر کسی فیر احمدی کا چھوٹا بچہ مر جائے۔ تو اس کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے۔ وہ تو کج موعودؑ کا کفر نہیں۔ میں یہ سوال کرنے والے سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ بات درست ہے تو پھر ہندوؤں اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا اور کتنے لوگ ہیں جو ان کا جنازہ پڑھتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جو ماں باپ کاذب ہو تا ہے شریعت ہی مذہب ان کے بچہ کا قرار دیتی ہے۔ پس فیر احمدی کا بچہ بھی فیر احمدی ہی ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہئے۔ پھر میں کتابوں بچہ تو کتنے نہیں ہوتا اس کو جنازہ کی ضرورت ہی کیا ہے۔ بچہ کا جنازہ تو دعا ہوتی ہے اس کے پسماندگان کے لئے اور اس کے پسماندگان ہمارے نہیں بلکہ فیر احمدی ہوتے ہیں۔ اس لئے بچہ کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہئے۔ باقی رہا کوئی ایسا شخص جو حضرت صاحب کو تو سنا جاتا ہے لیکن ابھی اس نے رحمت نہیں کی یا احمدیت کے حلق غور کر رہا ہے اور اسی حالت میں مر گیا ہے اس کو ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کوئی



۸۶

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس سال میں خود سے علم پاکر جہالت کی ظہیم و حریت کے تعلق  
 و مزید احکامات جاری فرمائے یعنی اول تو آپ نے اس بات کا اعلان فرمایا کہ آئندہ کوئی  
 احمدی کسی غیر احمدی کی امامت میں نماز ادا نہ کرے بلکہ صرف احمدی امام کی اقتداء میں نماز ادا  
 کی جاوے یہ حکم ابتداءً و شفاءً و میں زبانی بعد پر جاری ہوا تھا مگر بعد میں تشدد میں تحریری  
 طے پر بھی اس کا اعلان کیا گیا۔ آپ کا یہ فرمان جو خدائی نشانہ کے تحت تھا اس ہمت پر مبنی  
 تھا کہ جب غیر احمدی مسلمانوں نے آپ کے دعویٰ کو رد کر کے اور آپ کو محمد ثانی و مفسر قرآن  
 دے کر اس خدائی سلسلہ کی مخالفت پر کربان دے دی ہے جو خدا نے اس زمانہ میں دنیا کی اصلاح  
 کے لئے جاری کیا ہے اور میں سے دنیا میں اسلام اور روحانی صداقت کی زندگی جاہت ہے  
 تو اب وہ اس بات کے مستحق نہیں رہے کہ کوئی شخص جو حضرت مسیح موعود پر ایمان لاتا ہے وہ  
 آپ کے منکر کی امامت میں نماز ادا کرے۔ نماز ایک اعلیٰ درجہ کی روحانی عبادت ہے اور اس  
 کا امام گویا خدا کے دربار میں اپنے مقدروں کا لیڈر اور ذمہ دار ہے۔ پس جو شخص خدا کے طے  
 کو رد کر کے اس کے غضب کا سد و بنتا ہے وہ ان لوگوں کا پیشرو نہیں ہو سکتا جو اس کے طے  
 کو مان کر اس کی رحمت کے ہاتھ کو قبول کرتے ہیں۔ اس میں کسی کے برائے ماننے کی بات نہیں ہے  
 بلکہ سلسلہ امتحان کے قیام کا ایک لمبی استعدادی تجربہ تھا جو جلد یا بدیر ضرور ظاہر ہونا تھا۔ چنانچہ  
 حدیث میں بھی اس بات کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے کہ جب مسیح موعود آئیں تو اس کے متبعین کا امام بھی  
 میں سے ہونا کرے گا چنانچہ حضرت مسیح موعود اپنی جماعت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:-  
 "یاد رکھو کہ جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے  
 کہ کسی منکر یا کذاب یا مسترد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو  
 تمہیں میں سے ہو وہی کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ ہے کہ  
 وَمَا مَنَعَكَ وَتَكْفُرُ بِمَنْ هُوَ نَازِلٌ بِوَعْدِهِ تَمْسِيحُ دُورِ سَرِّ فِرْقَانِ كَوْجِ  
 دُورِ سَرِّ سَلَامِ كَرْتِ هِي بَكْلَى تَرْكُ كَرْنَا پڑے گا اور تمہارا امام تم میں

سے ہو گا۔

دوسری ہدایت جو آپ نے اپنی جماعت کے جہادی فرمائی وہ احمدیوں کے رشتہ ناطہ کے متعلق تھی۔ اس وقت تک جیسا کہ احمدیوں اور غیر احمدی مسلمانوں کی نادر مشترک تھی یعنی احمدی لوگ غیر احمدیوں کے پیچھے ناز پڑہ لیتے تھے اسی طرح یا ہی رشتہ ناطہ کی بھی اجازت تھی اپنی احمدی لڑکیاں غیر احمدی لڑکوں کے ساتھ بیاہ دی جاتی تھیں مگر ۱۹۷۹ء میں حضرت مسیح موعودؑ نے اس کی بھی ممانعت فرمادی اور آئندہ کے لئے ارشاد فرمایا کہ کوئی احمدی لڑکی غیر احمدی ہو کے ساتھ نہ بیاہی جاوے۔ یہاں تک کہ اس حکم کی ایک ابتدائی صورت تھی جس کے بعد اس میں مزید وضاحت ہوتی گئی اور اس حکم میں حکمت یہ تھی کہ بیٹا اور والدین کا ازدواجی زندگی میں مرد کو عورت پر انتظامی لحاظ سے غلبہ حاصل ہوتا ہے پس اگر ایک احمدی لڑکی غیر احمدی کے ساتھ بیاہی جائے تو اس بات کا قوی اندیشہ ہو سکتا ہے کہ مرد عورت کے دین کو خراب کرنے کی کوشش کرے گا اور خود اسے اس میں کامیابی نہ ہو لیکن ہر حال یہ ایک خطرہ کا پہلو ہے جس سے احمدی لڑکیوں کو محفوظ رکھنا ضروری تھا۔ علوہ اذیں چونکہ اولاد عموماً باپ کی تابع ہوتی ہے اس لئے اس قسم کے بدبختوں کی اجازت دینے کے یہ سننے بھی بنتے ہیں کہ ایک احمدی لڑکی کو اس غرض سے غیر احمدیوں کے پہرہ کر دیا جائے کہ وہ اس کے ذریعہ غیر احمدی اولاد پیدا کریں۔ اس قسم کی دجہلات کی بنا پر آپ نے آئندہ کے لئے یہ ہدایت جاری فرمائی کہ گویا حضرت غیر احمدی لڑکی کا رشتہ لیا جا سکتا ہے مگر کوئی احمدی لڑکی غیر احمدی کے ساتھ نہ بیاہی جاوے بلکہ احمدیوں کے رشتے صرف آپس میں ہوں۔ لیکن جو لڑکیاں اس ہدایت سے پہلے غیر احمدیوں کے نکاح میں آچکی تھیں ان کے متعلق آپ نے یہ ہدایت نہیں دی کہ ان کے نکاح فسخ ہو گئے ہیں کیونکہ اول تو اس کا کلی اجماع اپنے اختیار میں نہیں تھا دوسرے اس قسم کے حکم سے فتوے ایچ پی بی کے پیدا ہونے کا احتمال تھا جس سے ہر صورت پرنا لازم ہے۔

۱۔ تمیز کو ایچ۔ ۲۔ اشتہار مذکور ۱۹۷۹ء۔

یہ حوالہ صفحہ 364، 365 پر درج ہے

سلسلہ احمدیہ صفحہ 84، 85 ص 84 جز اول مرزا بشیر احمد ایم اے ماسٹر مرزا قادیانی

ہیں۔ اور ہمیں اس وقت تک کسی کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے جب تک کہ وہ بیعت میں داخل نہ ہو جائے اور ہم میں شامل نہ ہو۔ خدا تعالیٰ کے مأمور ایک ہی چیز ہوتے ہیں جو ان کو قبول نہیں کرتا وہ خدا کی نظر میں قبول نہیں ہو سکتا۔ اس میں شک نہیں کہ بعض غیر احمدی ایسے ہوں گے جو سچے دل سے حضرت مسیح موعود کو صادق نہیں مانتے اس لئے قبول نہیں کرتے۔ لیکن ہم بھی مجبور ہیں کہ ایسے لوگوں کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ خواہ کسی وجہ سے سچی وہ حق کے منکر ہیں۔ غیر احمدیوں کا اس بات پر چڑنا کہ ہم ان کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے ایک لغو امر ہے۔ وہ غیر احمدی جو یہ سمجھتا ہے کہ مرزا صاحب جھوٹے ہیں وہ ہم کو مسلمان کیونکر سمجھتا ہے اور کیوں اس بات کا خواہاں ہے کہ ہم اس کے پیچھے نماز پڑھیں۔ ہمارا اس کے پیچھے نماز پڑھ لینا اسے کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں یہ دین کا معاملہ ہے اس میں کسی کا اپنا اختیار نہیں کہ کچھ کر سکے۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ غیر احمدیوں سے ہم دیگر دنیاوی اور تمدنی تعلقات کو منقطع کر دیں۔ آنحضرت ﷺ نے تو عیسائیوں کو بھی اپنی مسجد میں نماز پڑھنے کی اجازت دے دی تھی۔ پس جب باوجود اس قدر اختلاف کے دین میں ایک دوسرے کو مذہبی سوچیں ہم پہنچانے کا حکم ہے تو دنیاوی تعلقات کو ترک کرنا کس طرح جائز ہو سکتا ہے۔ دوسروں سے محبت کرنا اور ان کی مصیبت کے وقت ان کے کام آؤ، بیمار کا علاج کرو، بھوکے کو روٹی کلاؤ، بچے کو کپڑا پہناؤ، ان باتوں کا ہمیں ضرور ثواب ملے گا۔ لیکن دین کے معاملہ میں تم ان کو اپنا امام نہیں بنا سکتے۔ حضرت مسیح موعود نے اس کے منقطع بار بار حکم دیا ہے۔ پس اس بات کو خوب یاد رکھو۔ اور سختی سے اس پر عملدرآمد کرو۔

### غیر احمدی کا جنازہ پڑھنا

پھر ایک سوال غیر احمدی کے جنازہ پڑھنے کے حعلق کیا جاتا ہے۔ اس میں ایک یہ مشکل پیش کی جاتی ہے کہ حضرت مسیح موعود نے بعض صورتوں میں جنازہ پڑھنے کی اجازت دی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ بعض حوالے ایسے ہیں جن سے یہ بات معلوم ہوتی ہے۔ اور ایک خط بھی ملتا ہے جس پر غور کیا جائے مگر لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عمل اس کے برخلاف



ہے چنانچہ آپ کا ایک بیٹا فوت ہو گیا جو آپ کی زبانی طور پر تصدیق بھی کرتا تھا۔ جب وہ مرا تو مجھے یاد ہے آپ ٹپکتے جاتے اور فرماتے کہ اس نے کبھی شرارت نہ کی تھی بلکہ میرا فرما بیرواری رہا ہے۔ ایک دفعہ میں سخت بیمار ہوا اور شدت مرض میں مجھے غش آگیا جب مجھے ہوش آیا تو میں نے دیکھا کہ وہ میرے پاس کھڑا نہایت درد سے رو رہا تھا۔ آپ یہ بھی فرماتے ہیں کہ یہ میری بڑی عزت کیا کرتا تھا۔ لیکن آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھا حالانکہ وہ انکا فرما بیروار تھا کہ بعض احمدی بھی اتنے نہ ہوں گے۔ محمدی بیگم کے متعلق جب جھگڑا ہوا تو اس کی بیوی اور اس کے رشتہ دار بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔ حضرت صاحب نے اس کو فرمایا کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دے دو اس نے طلاق لگہ کر حضرت صاحب کو بھیج دی کہ آپ کی جس طرح مرضی ہے اسی طرح کریں۔ لیکن باوجود اس کے جب وہ مرا تو آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھا۔

حدیث میں آیا ہے کہ جب ابو طالب جو آنحضرت ﷺ کے چچا تھے فوت ہوئے گئے (بعض نے تو ان کو مسلمان لکھا ہے لیکن اصل بات یہی ہے کہ وہ مسلمان نہ تھے) تو آنحضرت ﷺ نے کہا کہ چچا ایک دفعہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ د تاکہ میں آپ کی شفاعت خدا تعالیٰ کے حضور کر سکوں۔ لیکن انہوں نے کہا کہ کیا کروں جو کچھ تم کہتے ہو۔ اس کو دل تو مانا ہے مگر زبان پر اس لئے نہیں لاسکتا کہ لوگ کہیں گے مرنے کے وقت ڈر گیا ہے۔ اسی حالت میں وہ فوت ہو گئے (السید: السيرة النبوية لابن هشام جلد ۱ ص ۱۰۷) علوم القرآن حدیث) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چوتھے والد تھے اس لئے وہ چاہتے تھے کہ آنحضرت ﷺ سے ان کے متعلق کچھ فیض حاصل کریں۔ مگر ساتھ ہی ڈرتے تھے کہ یہ چوتھے مسلمان نہیں ہوئے اس لئے رسول کریم ناراض نہ ہو جائیں۔ اس لئے انہوں نے اپنے والد کے مرنے کی خبر رسول کریم ﷺ کو ان الفاظ میں پہنچائی کہ یا رسول اللہ آپ کا گمراہ بڑا چچا مر گیا ہے۔ آپ نے فرمایا جاؤ اور جا کر ان کو غسل دو لیکن آپ نے ان کا جنازہ نہ پڑھا۔ قرآن شریف سے تو معلوم ہوتا ہے کہ ایسا شخص جو بظاہر اسلام لے آیا ہے لیکن چینی طور پر اس کے دل کا کفر معلوم ہو گیا ہے تو اس کا جنازہ بھی جائز نہیں۔ پھر خیر احمدی کا جنازہ پڑھنا کس طرح جائز ہو سکتا ہے۔

یہ دین کی باتیں ہیں۔ ان میں جھگڑنے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ دنیا کے معاملات میں ہم دو سروں کے ساتھ ایک ہیں لیکن دین کے معاملہ میں فرق ہے اس میں ایک نہیں ہو سکتے۔ اور سمجھدار آدمی اس کو خوب سمجھ سکتے ہیں۔ لہذا میں ہم ایک آدمی سے ملے جو بڑا عالم ہے اس

سزا نہ دے۔ لیکن شریعت کا تقویٰ ظاہری حالات کے مطابق ہوتا ہے اس لئے ہمیں اس کے حلق بھی پکڑنا چاہئے کہ اس کا جائزہ نہ پڑھیں۔

### غیر احمدیوں کو لڑکی دینا

ایک اور بھی سوال ہے کہ غیر احمدیوں کو لڑکی دینا جائز ہے یا نہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس احمدی پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے جو اپنی لڑکی غیر احمدی کو دے۔ آپ سے ایک شخص نے بار بار پوچھا اور کئی قسم کی مجبوریوں کو پیش کیا لیکن آپ نے اس کو یہی فرمایا کہ لڑکی کو بٹھائے رکھو لیکن غیر احمدیوں میں نہ دو۔ آپ کی وفات کے بعد اس نے غیر احمدیوں کو لڑکی دے دی تو حضرت خلیفہ اولؑ نے اس کو احمدیوں کی امامت سے ہٹا دیا اور جماعت سے خارج کر دیا۔ اور اپنی خلافت کے چھ سالوں میں اس کی توبہ قبول نہ کی۔ باوجودیکہ وہ بار بار توبہ کرتا رہا۔ اب میں نے اس کی سچی توبہ دیکھ کر قبول کر لی ہے۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو لوگوں نے کہا تھا کہ اگر آپ نے اپنے بعد عمر بھٹو کو جانشین مقرر کیا تو بڑا غصہ ہو گا کیونکہ یہ بہت خبیث ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ان کا غصہ اسی وقت تک گری دکھاتا ہے جب تک کہ میں نرم ہوں۔ اور جب میں نہ رہوں گا تو یہ خود نرم ہو جائیں گے۔ اسی طرح میرا غصہ تھا جو یہ کہتا تھا کہ اگر کوئی ذرا بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حکم کے خلاف کرے تو اسے بہت سخت سزا دی جائے لیکن اب تو پکلا گیا ہے اور بہت نرمی کرنی پڑتی ہے۔ تاہم میں اس بات سے خوش ہوں کہ دس ہی بچے احمدی ہوں لیکن اس بات سے سخت ناخوش ہوں کہ دس کروڑ ایسے احمدی ہوں جو حضرت مسیح موعودؑ کا حکم نہ ماننے والے ہوں پس وہ لوگ جو ایسے ہیں وہ سن لیں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اس بات پر بہت زور دیا ہے اس لئے اس پر ضرور عمل درآمد ہونا چاہئے۔ میں کسی کو جماعت سے نکالنے کا عادی نہیں لیکن اگر کوئی اس حکم کے خلاف کرے گا تو میں اس کو جماعت سے نکال دوں گا۔ ابھی چند ماہ ہوئے ایک شخص نے غیر احمدیوں میں اپنی لڑکی دی تھی میں نے اسے جماعت سے الگ کر دیا۔ بعد میں اس نے بہت توبہ کی اور معافی مانگی لیکن میں نے کہا کہ تمہارا یہ اظہار بعد از جنگ باؤ آتا ہے۔ اس لئے ہر کلمہ خود ہاتھ زد کے مطابق اپنے سر پر مارو۔ ہمیں دیکھنا لوگوں کی ضرورت ہے۔ میں

(۳۶۹) بسم اللہ الرحمن الرحیم ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملا ہے کبھی کبھی بیٹریا ہے۔ بعض اوقات آپ مراقب بھی فرمایا کرتے تھے۔ لیکن مسائل اس سے کہ آپ کو واقعی محنت اور شہانہ روز تصنیف کی مشقت کی وجہ سے بعض ایسی مصیبتیں علامات پیدا ہو جایا کرتی تھیں جو بیٹریا کے مریضوں میں بھی محسوس دیکھی جاتی ہیں۔ مثلاً کام کرنے کے یکنواخت ہو جانا، چکروں کا آنا، ہاتھ پاؤں کا ٹھنڈا ہونا، گھبراہٹ کا دورہ ہو جانا یا ایسا معلوم ہونا کہ ابھی دم نکلتا ہے یا کسی تنگ جگہ پر بعض اوقات زیادہ دیر میں گھر کر پہنچنے سے دل کا سخت پریشان ہونے لگنا وغیرہ۔ یہ مصائب کی علامتیں ہیں۔ علامات کی علامتیں ہیں، ان بیٹریا کے مریضوں کو بھی ہوتی ہیں اور اپنی منوں میں حضرت صاحب کو بیٹریا یا مراقب بھی تھا، غرض کہ عرض کرتا ہے کہ دوسری جگہ جو مریض غیر علی حقا کی علامتیں بیان کیا گیا ہے کہ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ یہ جو بعض انبیاء کے متعلق آگیاں کا خیال ہے کہ ان کو بیٹریا تھی، ان کی غلطی ہے بلکہ حق ہے کہ جس کی تیزی کی وجہ سے ان کے اندر بعض علامات پیدا ہو جاتی ہیں جو بیٹریا کی علامات سے ملتی جلتی ہیں، لیکن لوگ غلطی سے اسے بیٹریا کہنے لگ جاتے ہیں، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صاحب جو کسی کو بھی بیٹریا تھے کہ کبھی بیٹریا ہے یہ اسی عام محاذ کے مطابق تھا اور آپ علی طہ پر تھے سمجھتے تھے کہ بیٹریا نہیں بلکہ اس سے ملتی جلتی علامات ہیں جو ذکاوت حس یا شدت کار کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہیں۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب ایک بہت قابل اور مخلص ڈاکٹر ہیں، چنانچہ ہم نے ان کا طلب علم میں بھی وہ ہمیشہ اعلیٰ فیروں میں کامیاب ہوتے تھے اور ڈاکٹری کے کافی اچھے نتائج میں تمام صوبہ پنجاب میں قبول نہر پہاڑ ہے تھے اور ایام ملازمت میں بھی ان کی لیاقت و قابلیت ستھرتی ہے۔ اور چونکہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت قریبی دوست و مدد ہونے کے ہیں کہ حضرت صاحب کی صحبت و آسائش کے علاج میں جو کامیابی بہت کافی ہوئی ہے، اس لئے ان کو اس سے اس میں ایک قسم میں مدد دیتی ہے جو دوسری کسی دوائے کلم حاصل ہے۔

(۳۷۰) بسم اللہ الرحمن الرحیم ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سنا میں گھر کے بچے کبھی شب بات وغیرہ کے موقع پر بچہ کو کھیل تفریح کے



ہے، اے خدا میں لوگوں پر تجھ کو گواہ دے گا۔

اَوَلَيْ اِنَّ اللَّهَ اَعَزُّكَ. وَيُوَفِّي عَنْكَ رَجْلَكَ وَثِيْبًا اَسْمَكَ وَتَعْلَمُ اَنْ تَحِبُّوا فَاِذَا وَفَّرَ  
 شَرُّكُمْ وَعَلَى اَنْ قَلْبُكُمْ مُّوْافِقًا وَمَوْخِزٌ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَكْلَمُ وَاسْتَفْهَمُوا  
 نَعَاتِيْرًا لِّمَنْ يُؤَدِّعُ لَكُمْ. اَوَلَيْ تَهْتَبُوْنَ اَسْمَ كُمْ كَوْفَرًا كَرِهَ اللّٰهُ لِقَوْمٍ عَلٰى  
 دُوْنِ مَا رَكِبُوا اَصْلًا فِيْهِمْ شَرٌّ مُّكْرَمًا وَيَوْمَئِذٍ يَكْلَمُ الْوَكِيْلُ  
 لِكُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ شَرِّ مُّكْرَمًا وَيَوْمَئِذٍ يَكْلَمُ الْوَكِيْلُ لِكُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ شَرِّ مُّكْرَمًا

مَنْ يَتَّبِعْهُ وَنُفَعُ إِلَّا هُزُواً - أَهْلَهُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْ إِنَّمَا بَشَرٌ مُثَقِّلٌ بِبُرْهَانٍ آتَا  
إِلَهُكُمْ إِلَهُ وَاحِدٌ - رَأَيْتُمْ مَخْلُوقَةً فِي الْكَوْكَبِ لَا يَمْسُكُهَا إِلَّا الْمَطْعَمُونَ - وَلَقَدْ لَبِثْتُ  
فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ -

میں ایک خزانہ پوشیدہ تھا سو میں نے چاہا کہ شہادت کیا جاؤں۔ اس آیت اور زمین دونوں سے تھے سو ہم ان دونوں کو کھول دیا اور تیرے ساتھ ہنس رہی تھیں ہمیں ملے اور ششادہ کر گئیں گے کیا یہ ہے جس کو خدا نے اصلاح خلق کے لئے مقرر کیا۔ جتنی حق کا اور وہی غیث ہے توں سے ملا حقیقت کی اتنی مدت ہو۔

اور پھر فرمایا کہ میں موت تمہارے جیسا ایک آدمی ہوں۔ مجھ کو یہ بھی ہوتی ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے اور کوئی تمہارا معبود نہیں۔ وہی اکیلا معبود ہے جس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا نہیں چاہئے۔ اور تمہارا تیرا اور بھائی ششادہ میں ہے جو اس کے اور کسی جگہ سے بھلائی نہیں مل سکتی۔ اور قرآنی حقائق موت انہیں لوگوں پر لکھتے ہیں جس کو خدا نے تعالیٰ

۱۔ یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ہے جو کہ الہی راجح اور برے کون نقل فرمائی ہے۔  
 "مَلَا اَکْثَرُ اَتَا بِقَسْرٍ یَّغْلُکُمْ"۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ راہِ احمدیہ میں بے شک سے چلنے والا مسلمان سو کلمات کے ساتھ گیا ہے۔  
 (امدادی نصاب، ص ۱۲۲)

[illegible]

۱۸۹۱ء "خدا تعالیٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیش گوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے کہ میری ہی ذمہ داری سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی۔ وہ آسمان سے آئے گا اور زمین والوں کی ماہر سی پی کے گدے گا۔ وہ امیروں کو رستگاری بخشے گا اور ان کو جو شبہات کی زنجیروں میں مقید ہیں رہائی دے گا۔ فرزندِ رحیم گرامی آرہے۔ مظهر الحق والعلیہ۔ کَانَ اللہ شَرِّ الْمَلَائِكَةِ" (الانوار ص ۱۵۸، ۱۵۹۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۱۸۰)

۱۸۹۱ء "چند روز کا ذکر ہے کہ اس عاجز نے اس طرف توجہ کی کہ کیا اس حدیث کا جو لَایَتْ بَسْمَیْنِ ہے ایک یہ بھی منشاء ہے کہ تیسویں صدی کے اخیر میں مسیح موعود کا ظہور ہوگا اور کیا اس حدیث کے مفہوم میں بھی یہ عاجز داخل ہے تو مجھے کئی طور پر اس مندرجہ ذیل نام کے اعداد و حروف کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھ یہی مسیح ہے کہ تیسویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا پہلے سے یہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی اور وہ یہ نام ہے۔"

### غلام آجیب احمد قادیانی

اس نام کے چند پورے حیرتوں میں اور اس قبیضہ قادیانی میں بجز اس عاجز کے اور کسی شخص کا نام احمد نہیں بلکہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اس وقت میں اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں اور اس عاجز کے ساتھ اکثر شکایات اٹھ چکی ہیں کہ وہ شجرہٴ بعض اعداد و حروف تہجی میں میرے پر ظاہر کر دیتا ہے۔" (الانوار ص ۱۵۸، ۱۵۹۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۱۸۰)

۱۸۹۱ء (۱) "ایک دفعہ میں نے آدم کے نبی پیدائش کی طرف توجہ کی کہ اشلہ کیا گیا کہ ان اعداد پر نظر ڈال جو سورۃ العصر کے تحت میں ہیں کہ ان میں سے وہ تاریخ نکلتی ہے۔"

(الانوار ص ۱۵۸، ۱۵۹۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۱۸۰)

(ب) "خدا تعالیٰ نے مجھے ایک کشف کے ذریعہ سے اطلاع دی ہے کہ سورۃ العصر کے اعداد سے بحساب ایجوڑ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارگاہِ حرمِ نبوت ہے یعنی قیامت کی برسی کا تمام مکمل زمانہ یہ کل وقت گذشتہ زمانہ کے ساتھ مل کر ۲۹۰۳ برسی ابتداءً دُنیا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے (توجہ اندر توجہ) فرزندِ رحیم بنیاداً مقابلہ میں حق اور رحمت کا ستارہ گویا خدا آسمان سے اتارا ہے۔





نماز جنازہ میں شامل ہونے والے دس پندرہ آدمی ہی تھے۔ بعد سلام کسی نے عرض کی کہ حضورؐ میرے لئے بھی دعا کریں۔ فرمایا۔ میں نے تو سب کا ہی جنازہ پڑھ دیا ہے۔ مراد یہ تھی کہ جتنے لوگ نماز جنازہ میں شامل ہوئے تھے، ان سب کے لئے نماز جنازہ کے اندر حضرت صاحبؐ نے دعائیں کر دی تھیں۔

## بنیادی اینٹ

بعض نئی عمارتوں کے بننے کے وقت جب حضرت صاحبؐ سے درخواست کی جاتی کہ حضرت تبرکاً بنیادی اینٹ رکھ دیں۔ تو حضرت صاحبؐ فرمایا کرتے کہ ایک اینٹ لے آؤ۔ میں اُسپر دُعا کروں گا۔ چنانچہ ایک اینٹ لائی جاتی۔ اور حضورؐ اس اینٹ کو اپنی گودی میں رکھ کر ہاتھ اٹھا کر دُعا کرتے۔ اور پھر اُسپر دم کر کے۔ دے دیتے کہ جاؤ لگاؤ۔

## غم دور کرنے کا ذریعہ

حاجز راقم کا اور اکثر احباب کا یہ تجربہ تھا کہ جب کبھی طبیعت میں کسی وجہ سے کوئی غم پیدا ہو۔ تو ہم حضرت مسیح موعودؑ کی مجلس میں جا بیٹھتے۔ تو غم دور ہو جاتا۔ اور طبیعت میں بشاشت اور فرحت پیدا ہو جاتی۔

## پیر گئے مار

ایک دفعہ قادیان میں آوارہ گئے بہت ہو گئے۔ امدان کی وجہ سے شور و غل رہتا تھا۔ پیر سرینا الحق صاحبؐ نے بہت سے گتوں کو زہر دیکر مار ڈالا۔ اُسپر بعض لوگوں نے پیر صاحبؐ کو چڑا دیا۔ واسطے اُن کا نام پیر گئے مار رکھ دیا۔ پیر صاحبؐ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں شاکر ہوئے کہ لوگ مجھے گئے مار کہتے ہیں۔ حضرت صاحبؐ نے تبسم کے ساتھ فرمایا کہ اس میں کیا حرج ہے۔ دیکھئے حدیث شریف میں میرا نام ”سُود مار“ لکھا ہے۔ لیونکہ مسیح کی تعریف میں آیا ہے کہ یقتل العنزور۔

۵۶۸

ہیں اور دھماکے کی جگہ ہیں۔ قطعاً ممکن نہیں ہے۔  
(بدجلد ۲ نمبر ۲ سورہ ۱۲، ستمبر ۱۹۰۹ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱ نمبر ۲ سورہ ۱۴، ستمبر ۱۹۰۹ء صفحہ ۱)

۸۔ ستمبر ۱۹۰۹ء (۱) لوگ آئے اور دیکھی کہ بیٹھ شیر خدا نے ان کو پکڑا اور شیر خدا نے فتح پائی۔

(۲) امین الملک ہے سب کو بہادر۔

(۳) رَبِّ لَا تُخْزِنِي مِنَ الْمُخْزِيَاتِ ذُلًّا

(بدجلد ۲ نمبر ۲ سورہ ۱۲، ستمبر ۱۹۰۹ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱ نمبر ۲ سورہ ۱۴، ستمبر ۱۹۰۹ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۱ نمبر ۲ سورہ ۱۴، ستمبر ۱۹۰۹ء صفحہ ۱)

نمبر ۲ سورہ ۱۴، ستمبر ۱۹۰۹ء صفحہ ۱

(۴) (۱) پیٹ پیٹ گیا (۲) معلوم نہیں کس کے متعلق اسام ہے)

(بدجلد ۲ نمبر ۲ سورہ ۱۲، ستمبر ۱۹۰۹ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱ نمبر ۲ سورہ ۱۴، ستمبر ۱۹۰۹ء صفحہ ۱)  
(ب) "مرد جوان ۱۹۰۹ء میں اور بعد اس کے اور کئی تاریخوں میں وہی اللہ کے قدیر بتلایا گیا کہ ایک شخص

بقیہ ماحشیہ ۱۔

ہوا کہ وہ کچھ سفر میں تھلا ہوا وہ موجب شہرت اصحاب ہو گئے۔ اس کے گواہ خود میر صاحب ۷۷ گور کے لوگ ہیں چنانچہ یہ بات  
شکر میر صاحب نے ہی اہل حیدر میں پھیلانے کی اور جب میر صاحب نے اس کی توثیق گور کے مطابق حوض محمد اسلمی کو فرستاد  
ہو گیا اور اس ملک کے ساتھ رانوں میں دو گشتیاں نکل آئیں جس سے قطع طور پر معلوم ہو گیا کہ کلام ہے اور ایک خدات  
خود ایک سریشی آگیا اور مگر میں سب پر ایک حدت ملادی ہوئی اور حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر  
دو تین دنوں میں دو گشتوں کے نکلنے سے مدد کی وراثت لے لے ہو گئے۔ جب منوچرخ مروجہ نے حکاک کا شروع کیا اور نہایت  
اضطراب سے آج تک تہ خا کے فضل سے اس کا کایہ قیہ ہوا کہ ابھی دو تین گھنٹے سے لیا کہ نہیں گننا ہو گا اگر تار باطل  
نہیں گیا اور پھر گشتیاں بھی گم ہو گئیں۔ گویا مرنے کا ہوش نشان نہ تھا اور تمام کار ملاہوں کے ہاتھ تھکے اور اب یہی تھا کہ  
خیر و حقیقت پھر یہ ہے۔ فَاَلْتَمِذُ يَلِي حَسَنًا ذَالِق۔ (بدجلد ۲ نمبر ۲ سورہ ۱۲، ستمبر ۱۹۰۹ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱ نمبر ۲ سورہ ۱۴، ستمبر ۱۹۰۹ء صفحہ ۱)

نتیجہ: اسی صفحہ ۲۲۔ دھماکا نوادی جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۔ نشان نمبر ۱۲۲

یہ (توجہ الیہ) اسے میر صاحب نے میر صاحب کے ہاتھ سے کالی بالی ذرا

یہ "اسی شکر گور کے مطابق شہر ۱۲۲۲ء میں ہوا صاحب نے صاحب جو صاحبان جو صاحب کی حاجت میں

تایک دفعہ ایک شخص میں پیٹ پٹنے کے ساتھ گور کے معلوم ہوا کہ اس کے پیشانی پر کھنت سے دھل گئی تھی لیکن کچھ عرصہ نہیں

کرتا تھا اور جہاں جھبڑ و قنا تھا ایک دفعہ پیشانی پر ہوا اور اس کی کھنت سے دھل گئی تھی لیکن کچھ عرصہ نہیں

پیٹ پیٹ گیا بعد اس کے گور گیا۔ (بدجلد ۲ نمبر ۲ سورہ ۱۲، ستمبر ۱۹۰۹ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱ نمبر ۲ سورہ ۱۴، ستمبر ۱۹۰۹ء صفحہ ۱)

تو کوشتا نہیں چاہتے۔ اس سے بڑھ کر کہ کیا کوفی ہوں کہ خدا تعالیٰ کے قیوم قانون پر عمل کرو۔

پھر یہ بھی واضح ہو کہ میرا اس نانا میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آنا مومن مسلمانوں کی اصلاح کے لئے ہی نہیں ہے بلکہ مسلمانوں اور ہندوؤں اور عیسائیوں تینوں قوموں کی اصلاح منکر ہے۔ اور جیسا کہ خدا نے مجھے مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود کے لئے بھیجا ہے جیسا ہی میں ہندوؤں کے لئے بطور اوتار لکھوں اور میں عرصہ میں میں سے یا کچھ زیادہ برسوں سے اس بات کو شہرت دے رہا ہوں کہ میں ان لوگوں کے لئے اللہ کے لئے کے لئے جس سے زمین پر ہو گئی ہے جیسا کہ مسیح ابن مریم کے ننگ میں ہیں جیسا ہی لایہ کرشن کے ننگ میں بھی ہیں جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا یا ہیں کہنا چاہئے کہ روحانی حقیقت کے لئے میں مہر کی ہوں یہ میرے خیال اور قیاس سے نہیں ہے بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے اس نے یہ میرے پر ظاہر کیا ہے۔ اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے کہ تو ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود ہے۔ میں جانتا ہوں کہ جہاں مسلمان اس کو شن کہتی تھیں کہیں گے کہ ایک کافر کا نام اپنے اوپر لیکر کفر کو صریح طور پر قبول کیا ہے۔ لیکن یہ خدا کی وحی ہے جس کے اظہار کے بغیر میں نہیں سکتا کہ آج یہ پہلا دلی ہے کہ ایسے بڑے مجمع میں اس بات کو فراموش کیا ہوں کیونکہ جو لوگ خدا کی طرف سے ہوتے ہیں وہ کسی دلت کو نہ ملے کی دلت کی بیٹی بنے۔

مب واضح ہو کہ لایہ کرشن جیسا کہ میرے پر ظاہر کیا گیا ہے وہ حقیقت ایک عیسائی کال خلیف تھا جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی دلتی نہ ہوگا اور میں نہیں پائی جاتی اور اپنے وقت کا اوتار مسیح نبی تھا جس پر خدا کی طرف سے صریح اعلان کیا تھا۔ وہ خدا کی طرف سے نحمدہ اور با اقبال تھا جس نے فیہ دوت کی زمین کو پارسا سے



آکودہ ہیں اور یا سر سے موضوع ہیں۔ (غیر تحریر گزیر عاشیہ صفحہ ۱۰۰ روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۰)

۱۹۰۰ (الف) "کشفی طور پر ایک مرتبہ ایک شخص دکھایا گیا کہ گویا وہ منکرت کا ایک عالم آدمی ہے جو کرشن کا نہایت درجہ معتقد ہے۔ وہ یہ حکم سامنے کھڑا ہوا اور مجھے مخاطب کر کے بولا کہ "ہے رُودر گوپال تیری استغث گیتا میں لکھی ہے"

اسی وقت میں نے سمجھا کہ تمام دنیا ایک رُودر گوپال کا انتظار کر رہی ہے کیا ہندو اور کیا مسلمان اور کیا عیسائی مگر اپنے اپنے فتنوں اور زبانوں میں۔ اور سب نے یہی وقت ٹھہرایا ہے اور اس کی یہ دونوں مصنفین قائم کی ہیں۔ یعنی سُودوں کو ماننے والا اور گائیوں کی مخالفت کرنے والا۔ اور وہ نہیں ہوں جس کی نسبت ہندوؤں میں پیشگوئی کرنے والے قدیم سے زور دیتے آئے ہیں کہ وہ آریہ دور میں، یعنی اسی ملک ہند میں پیدا ہوگا اور انہوں نے اس کے شکنجے میں لکھے ہیں مگر وہ تمام تمام استعداد کے طور پر ہیں جن کے نیچے ایک اور حقیقت ہے۔ (تحریر گزیر صفحہ ۱۲۰ ص ۱۲۱۔ روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۱۵ تا ۳۱۶)

(ب) "خدا تعالیٰ نے کشفی حالت میں بابا مجھے اس بات پر اطلاع دی ہے کہ آریہ قوم میں کرشن نام ایک شخص جو گنڈا ہے وہ خدا کے برگزیدوں اور اپنے وقت کے نبیوں میں سے تھا اور ہندوؤں میں اوتا کا منظر دیکھتے ہیں کہ ہم صحت سے اور ہندوؤں کی کتابوں میں ایک پیشگوئی ہے اور وہ یہ کہ آخری زمانہ میں ایک ساقا رائے گا جو کرشن کے صفت پر ہوگا اور اس کا بعد ہوگا اور جسے ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ نہیں ہوں۔ کرشن کی وہ صفت ہیں ایک رُودر یعنی سُودوں اور سُودوں کو قتل کرنے والا یعنی مائل اور نشانوں سے دوسرے گویاں یعنی گائیوں کو پالنے والا یعنی اپنے انھاس سے بچوں کا معیار اور یہ دونوں صفتیں مسیح موعود کی صفتیں ہیں اور یہ دونوں صفتیں خدا تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی ہیں۔ (تحریر گزیر صفحہ ۱۲۱ ص ۱۲۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۱۶)

(ج) وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے اس نے یہ میرے پر ظاہر کیا ہے اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے کہ تو ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود ہے۔ (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۳۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۷۲۸)

(د) اب واضح ہو کہ راجہ کرشن جیسا کہ میرے پر ظاہر کیا گیا ہے وہ حقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی اور اوتار میں نہیں پائی جاتی اور اپنے وقت کا اوتار یعنی نبی تھا جس پر خدا کی طرف سے رُودر القدس آرتا تھا۔ وہ خدا کی طرف سے نعتند اور یا اقبال

حقیقۃ الہی

۵۲۱

نقشہ

اسکے نور کو نابود نہ کر سکی۔ سو خدا نے جو ہر ایک کام نرمی سے کرتا ہے اس زمانہ کے لئے سب سے پہلے میرا نام عیسیٰ ابن مریم رکھا کیونکہ ضرورت تھا کہ میں اپنے ابتدائی زمانہ میں ابن مریم کی طرح قوم کے ہاتھ سے دکھ اٹھاؤں اور کافر اور طغویٰ اور بد تعالٰیٰ کہلاؤں اور عدالتوں میں کھینچا جاؤں سو میرے لئے ابن مریم ہونا پہلا لازمہ تھا مگر میں خدا کے دفتر میں صرف عیسیٰ ابن مریم کس نام سے موسوم نہیں بلکہ اور بھی میرے نام ہیں جو آج سے چھ بیس برس پہلے خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں میرے ہاتھ سے لکھا لیئے ہیں اور دنیا میں کوئی نبی نہیں گذرا جس کا نام مجھے نہیں دیا گیا۔ سو جیسا کہ با ابن احمد یہ میں خدا نے فرمایا ہے۔ میں آدم ہوں۔ میں نوح ہوں۔ میں ابراہیم ہوں۔ میں اسحاق ہوں۔ میں یعقوب ہوں۔ میں اسماعیل ہوں۔ میں موسیٰ ہوں۔ میں داؤد ہوں۔ میں عیسیٰ ابن مریم ہوں۔ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں یعنی بر و تری طور پر جیسا کہ خدا نے اسی کتاب میں یہ سب نام مجھے دینے کا میری نسبت جبرئیل اللہ فی حلال الانبیاء فرمایا لیکن خدا کا رسول نبیوں کے پیروں میں۔ سو ضرور ہو کہ ہر ایک نبی کی شان مجھ میں پائی جاوے اور ہر ایک نبی کی ایک صفت کا میرے ذریعے سے ظہور ہو۔ مگر خدا نے یہ پسند کیا کہ سب سے پہلے ابن مریم کے صفات مجھ میں ظاہر کرے۔ سو میں نے اپنی قوم سے وہ سب دکھ اٹھائے جو ابن مریم نے یہود سے اٹھائے بلکہ تمام قوموں سے اٹھائے۔ یہ سب کچھ ہوا مگر پھر خدا نے کس صلیب کے لئے میرا نام مسیح قائم رکھا تا جس صلیب کے مسیح کو توڑا تھا اور اسکو زخمی کیا تھا وہ مسیح وقت میں مسیح اسکو توڑے مگر آسمانی نشانوں کے ساتھ نہ انسانی ہاتھوں کے ساتھ کیونکہ خدا کے نبی مغلوب نہیں رہ سکتے۔ سو منہ عیسوی کی فتنوں صدی میں پھر خدا نے ارادہ فرمایا کہ صلیب کے مسیح کے ہاتھ سے مغلوب کرے۔ لیکن جیسا کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں مجھ اور نام بھی بیٹے گئے ہیں اور ہر ایک نبی کا مجھے نام دیا گیا ہے چنانچہ جو ملک ہند میں کرشن نام ایک نبی گذرا ہے جس کو زور گو پال بھی کہتے ہیں دیکھئے فنا کر نیوالا اہم پرورش کر نیوالا اس کا نام بھی مجھے دیا گیا ہے پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں وہ کرشن میں ہی ہوں



تحقیقۃ الہی

۵۲۲

نہ

اور یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو یہی ہے آریوں کا بادشاہ۔ اور بادشاہت سے مراد صرف آسمانی بادشاہت ہے۔ ایسے لفظ خدا کے کلام میں آجاتے ہیں مگر معنی روحانی ہوتے ہیں۔ سو میں اس تصدیق کے لئے کہ وہی کرشن آریوں کا بادشاہ میں چوں دہلی کے ایک اشتہار کو بجا لکند نام ایک پنڈت نے ان دنوں میں شائع کیا ہے بعد ترجمہ حاشیہ میں لکھا ہوں جس سے معلوم ہوگا کہ اگر یہ ورت کے محقق پنڈت بھی کرشن اور تارکانہ یہی قرار دیتے ہیں۔ اور اس زمانہ میں اس کے آنے کے منتظر ہیں گو وہ لوگ ابھی مجھ کو شناخت نہیں کرتے مگر وہ زمانہ آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ

۵۱۵

### شری نیشکنک بھگوان کا اوتار (شری ہنومان جی کی ہے)

سنساری پوتوں کو ورت ہو کہ اسکل جیہ جیہاہ پردہ ہما کے دیش میں ہوئے ہیں وہ سب کو معلوم ہے کہ شری ہنومان جیہ ہونا اور ساتھ ہی ان بڑی باتوں کا بھی ہونا میں کی تہہ پہن ہاں ہوا کہ گن اور قند فیو کاس قد گناں ہر نام وہ اسکل سینکڑوں قسم کی صحبتیں ملے آید ورت پر آئے ہوئی ہیں کہ میں کا ذکر کیا ہے؟ یہ کہ لوگ ان کو بدہش ہو کہ جوطاقت آپ کے پناہ دانا میں تھی وہ اب تک میں کہاں۔ اور آپ میں جو رمل طاقت وہ مجھ سے وہ آپ کی اولاد میں ہے بلکہ آئندہ بدہش کی امید ہو۔ بس اے ہنومان اگر آپ لوگ کو اس مہاکش سے چھٹنے کی خواہش ہو اور ناکہ دسا کہ کی ایگنا اور بدہش میں رہیں اور جگتی بھگن کی خدمت میں تہہ شری نیشکنک جی ہما داج کا مندر شروع وہ دھیان کیجئے کہ وہ ایشور پر ماترا ہمیشہ بھگتوں کے بس میں ہوتے ہیں۔ ان کو اپنے بھگتوں کو سکھ دینے کی یہی چھا میں خواہش رہتی ہے کہ وہ ضرور بھگت ہو کر مال میں ہیں سب اویہ رول اور دشتوں کو ناس کریں گے مگر کس تہہ کو یہ خیال ہوئے کہ ابھی کلہک کی رقم چری ہے۔ ہما دہا داج کی لاجن کلہک کے انت میں لکھا ہے تو آپ غور کیجئے کہ اس سے زیادہ کیا کلہک پریت ہو گا کہ ستریاں پہنے نہیں کو چہ ڈر وہ سونے پانگہ رکھیں۔ اور ناہ لاو اپنے طالبین کہ وہ قادری میں نہ رہیں ہاں وہ ظہرین اپنی ہاں کو اسکل کی طرح دیکھیں۔ یہاں تک کہ اسکل سب ہی جیہ جیہ اپنے اپنے دھرموں سے پھرے ہوئے ہیں۔ اب کوئی صاحب یہ فرماویں کہ ابھی شاستر دانا



دست پر جاتا ہے تو کیا وہ پھر دست کو دوزخ میں ڈال دے گا؟ **نَحْنُ أَوْلِيَاءُ اللّٰهِ** سے ظاہر ہے کہ جہاد کو دوزخ میں نہیں ڈالتے۔

۱۰ اکتوبر ۱۹۰۳ء

ایک روایا

شام کے وقت حضرت آدمؑ نے ذیل کی روایا بیان فرمائی کہ:-

ایک بڑا تخت مربع شکل کا ہندوؤں کے درمیان پکھا ہوا ہے جس پر بیٹھ کر پڑھا جاتا ہے۔ ایک ہندو کسی کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ کرن جی کہاں ہیں؟ جس سے سوال کیا گیا وہ میری طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ یہ ہے۔ پھر تمام ہندو وہی دُعا پڑھنے لگتے۔ اتنے عجمیوں سے ایک ہندو بولا

ہے کرشن جی زود گریال  
(یہ ایک مومہ ملازک تھی ہے)

۱۰ اکتوبر ۱۹۷۷ء

امامت نہ کرانے کی وجہ  
امامت فرائض کی نسبت ایک شخص نے سوال کیا کہ حضور کس  
پے نماز نہیں پڑھتے؟ فرمایا کہ  
حدیث میں کیا ہے کہ مسیح جو آنے والا ہے وہ سرور کے قریب سے نظر پڑے گا۔  
(جلد ۲ نمبر ۱ ص ۴۲۲ صفحہ ۲۲۲) اور مکتوبہ ۲۲۲ نمبر ۱۳۳

3 4 5

۱۔ ثانی نویں رات کی فطری صوم ہوتی ہے۔ یعنی صوم کے لئے صوم ہوتا ہے کہ تا بہا حضور علیہ السلام نے نَحْنُ آيْنَا اَشْرَاقًا وَاجْتَاؤْا "قُلْ كَلِمَۃٌ يَّحْيِي بَلَدًا يُّكْفَرُ بِالْمَلَاۤئِكَةِ (۱۴) سے متعلق غزل  
ہرگز کہ عباد کو صوم میں نہیں ڈالتے۔" (اشعار و احادیث) (مرتب)

جملہ 376 پتے

مقدمات، چهارم ص ۴۴ طبع جدید از مرزا کاویانی

وہی کتاب ملی کی تحریروں کی طرح ہے۔ سینہ مخالف کے تحت واثق و کر کے وہی ہے اور یہی ملی کی تحریروں کے لئے ہے۔  
 بڑے خطرناک سرکوں میں نمایاں کارڈ کے لئے تھے یہاں یہ بھی دکھائے گئے۔  
 اور یہی ایک پیش گوئی ہے کہ جو کتاب کی تاثیر بتا دے اور برکاتِ ائیم پر نکالت کرتی ہے۔  
 (برائے محترمہ مستر جامد خرم، ۲۴ مارچ ۱۹۹۱ء، ۱۹۹۲ء)

پھر بعد اسی کے تحریر کیا۔

اگر ایمان خیر یا سے ملتا ہو تا یعنی زمین سے باطل اٹھ جاتا تب بھی شخص مقدمہ اللہ کو اس کو پایا۔  
يَكْفُرُ زَيْنَةُ يَعْنِي جَدَّ وَلَوْ كَفَرَتْ سَنَةُ تَارَ۔

[illegible][illegible]

ۛے براہین السدیہ (مرتبہ)

## نید بیضا کہ با او تابدہ باز با ذوالفقار سے پیغم

یعنی اُس کا وہ دشمن ہاتھ جو تمام کے تحت کی رو سے تلوار کی طرح پھلتا ہے پھر میں اُس کو ذوالفقار کے ساتھ دیکھتا ہوں لیکن ایک زمانہ ذوالفقار کا توفہ گزر گیا کہ جب ذوالفقار علی کرم اللہ وجہ کے ہاتھ میں تھی مگر خدا تعالیٰ پھر ذوالفقار اُس امام کو دے دے گا۔ اس طرح پر کہ اُسکا چکنے والا ہاتھ وہ کام کر گیا جو پہلے زمانہ میں ذوالفقار کرتی تھی سو وہ ہاتھ ایسا ہو گا کہ گویا وہ ذوالفقار علی کرم اللہ وجہ ہے جو پھر ظاہر ہو گئی ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ امام سلطان القلم ہو گا اور اُسکی قلم ذوالفقار کا کام دیگی۔ یہ پیشگوئی بعینہ اس عاجز کے اُس الہام کا ترجمہ ہے اب اس وقت سے دست بردار پہلے براہین احمدیہ میں چھپ چکا ہے اور وہ یہ ہے کتاب الولی ذوالفقار علی۔ یعنی کتاب اس ولی کی ذوالفقار علی کی ہے یہ اس عاجز کی طرف اشارہ ہے۔ اسی بنا پر بار بار اس عاجز کا نام مکاشفات میں قاری رکھا گیا ہے چنانچہ براہین احمدیہ کے بعض دیگر مقامات میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔

## غازی دوستِ دشمن کش ہدم و یارِ غار سے پیغم

وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک غازی ہے وہ ستون کو بچانے والا اور دشمنوں کو مارنے والا۔

## صورتِ میر شمسِ پیغمبر علم و علمش شعار سے پیغم

یعنی ظاہر و باطن اپنا نبی کی مانند کہتا ہے اور شاہانِ نبوت اُس میں نمایاں ہے اور علم اور علم اُسکا شعار ہے مراد یہ کہ باوصف اپنی اتباع نبی کریم کے گویا وہی صورت اور وہی سیوت اُسکو حاصل ہو گئی ہے یہ اُس الہام کے مطابق ہے جو اس عاجز کے ہاتھ میں براہین میں چھپ



۴۴

بعض العلماء و کفر و فی کالجہلاء فما بالیتم بعد تفہم الحق و انکشاف  
بعض علماء کے خدیناک ہونے کا وجہ یہ نہیں ہو جہالت بلکہ کافر شہرہ آلود ہیں حق کے سمجھنے کے بعد وہ جانتے  
طریق الہتد اور آیت ابن ہذا هو الحق فیستہادوا لو کان قومی کا رہیں  
کارستہ کھینچنے کے پیچھے انکی کچھ بھی پروا نہ تھی نہ دیکھا کہ یہ حق ہو سو فیما قبل کہ کیا کریں میری قوم کا  
فان ثابت خلوصی الی ہذا المقدار و برہنت علیہ بقدر کاف لاوی الہبصار  
کہا رہی۔ یہی جبکہ میرا خلوص اس گزشتہ سو استدہ ثابت ہو گیا ہے استدہ لائل ہو اسکو ثابت کر دیا ہو  
فمن یظن ظن المسود فی امر ما بعد الا الذی خبت عنہ کالفجاء و تدب  
کھینچنے کا ہی میں پس جو شخص اسکو بعد میرے پر بدگمان کرے ایسا آدمی بجز ناپاک فطرت اور بجز بیشعش کجی کا نہیں  
بالشر و المدغ و الا بر و سیر الا شرار و ترک سیر الصالحین۔  
میش زنی اور شراب و داخل ہوا کہ جو حقیقت یہی اس کا کام ہو جو خربت کہتے کہ اسکو شیعہ کہہ کر چھوڑ دیا۔  
وما کان تألیفی فی العربیۃ الا مثل هذه الاغراض العظیمة ولم  
اور میرا عربی کتابوں کا تألیف کرنا تو انہیں عظیم مسائل غرضوں کیلئے تھا اور میری کتابیں عربی لوگوں کو  
یخل تنساب العربیین کتب حق و ثبت فیہم آثار التاثر و جاد فی  
برابر ہے اور یہ پہنچتا رہی۔ یہاں تک کہ میں نے ان میں تاثیر کے نشانات پائے اور بعض  
بعض منہم وراسلنی بعض و بعضہم ہتھکڑاؤ بعضہم صلحوا و  
عہد میرے پاس آئے اور بعض نے خود کتابت کا اور بعض نے دیکھ کر اور بعض مصحفیت پر آگئے  
واقفا کا مستور شدین۔

اور موافق ہو گئے جیسک حق کے طالبوں کا کام ہو۔

و انی صرفت زمانا طویلا فی هذه الامداد ات حتی مضت علی  
اور میں نے ایک زمانہ طویل مرت کیا۔ یہاں تک کہ گیارہ برس

احدی عشر سنة فی شغل الاشاعات وما کنت من القاصرین۔ فل  
انہی اشاعتوں میں گزر گئے اور میں نے کچھ کتابیں نہیں کی۔ پس میں

۴۴

१३

اَنْ اَدْعِيَ التَّفَرُّدَ فِي هَذِهِ الْمَقَامَاتِ وَلِي اِنْ اَقُولُ اَنْتَ وَحِيدٌ فِي هَذِهِ  
 دَعْوَى كَرِهُنَا كَرِهُنَا اِنْ نَدَامَاتٍ مِّنْ يَّكْتَابُونَ اور میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں ان

[illegible]

کہ نشت کی خبر خواہی اور مدد کی کوئی دوسرا شخص میری نظیر امثال میں اور عقوبت ہے کہ نشت ہونے لگی اگر مرد و شہنشاہ کا اسمی اندیشہ۔

**وَأَمَّا الَّذِينَ دَخَلُوا فِي الْمِلَّةِ النَّصْرَانِيَةِ تَارِكِينَ دِينَهُمُ الْإِسْلَامَ وَ**

یا عدین عن ظلی خیر الا قام فما نجد هم قائلین لخدمة الدولة والمطامیر  
ایچہ نہیں دیکھتے کہ سرکار انگریزی کی کچھ خدمت کرتے ہوں یا مخلص ہوں بلکہ ہم تو دیکھتے ہیں کہ وہ

لہذا الحضرۃ قبل نمود ہم مد اہلین متافقیں۔ وما دخلوا اکثر ہم فی دینہم  
ما جہلہ ففاق سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ اہل اکثر لوگ دین جیسائی میں محض دوسلئے داخل ہوئے ہیں تاہی

الایستطیو الموجه الجوع و لیغصوا کاس الولوج فینتشر من ذات  
 و در گرسنگی کا علاج کری اندر اپنے حوص کھریاں کو لیالب بھریں

بکرة اذا سئلوا انهم اخرجوا من دوح الرقوع ويعجبون الناس  
جب دیکھیں گے کہ ان کے نکالنے کے بعد لوگ کس طرح حیرت منہ

من وشك الوجوع ونحي تراهم من أعوام متاجين للاخفاق كل شام ولا  
تجيبون دالين في ارجلهم في الكون برسوس فيك في نحيهم في كره ايتنا في ذين قبل و اقره في نحيهم في كره ايتنا

محمد فیہ شیشا من الاوصاف الا عشق الصنف والعصا والفالجفة  
 می اسم من می بحر اس کے کوئی خفی نہیں پاتے کہ در شواب در غرض مرہ کمال کے یہ یا اللہ می بحر ہے یہ

FD

377

توابع، جلد 33، معجم دهائی خزان جلد 8، صفحہ 44، 45 از مرزا قاسم دہانی

۱۸۸۳ء  
 اَلْفَتْحَةُ هُنَا قَاضِي كَمَا صَبَّرَ اَوْ لَوْ اَلْعَزِيْزُ  
 اس جگہ ایک فرقہ ہے سوا اولو الحرم نبیوں کی طرح صبر کر  
 فَلَمَّا تَجَلَّى رَبُّهُ لِلنَّبِيِّ لَمَّا تَجَلَّى دَعَا  
 جب خدا مشکلات کے پہاڑ پر حمل کرے گا تو راہیں پاش پاش کر دے گا  
 قُوَّةُ التَّوْحِيدِ يَتَّبِعِدُ اللّٰهُ الْقَسْدُ  
 یہ خدا کی قوت ہے کہ جو اپنے بندے کے لئے وہ غنم تطلق ظاہر کرے گا۔  
 مَقَامٌ لَا تَرْتَقِي الْقَبَّةُ فِيهِ يَسْعَى النَّعْمَالِ  
 یعنی عباد اللہ احمد ہونا ایک مقام ہے کہ جو بطریق مودیت خاص حلا ہے گا

نہیں ہو سکتا۔

[illegible]

اِنَّ مَعَدَّتِ اللّٰهَ۔ لَيْتَ مَا دَاوُدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 شَيْءٌ دَاوُدُ خَلَقَ اللّٰهَ كَيْ سَاوَدَ رُفْعِيْ اور احسان کے ساتھ معاملہ کر۔ اور سلام کا جواب احسن طور پر دے  
 اور اپنے رب کی نعمت کا لوگوں کے پاس ذکر کر۔ بیشی نعمت کا شکر کر کہ تو نے اُس کو قبل از وقت پایا۔ اِنَّا  
 تَجِبْنٰ عَلَیْکَ ہَمْز کو معذرت اللہ ہے۔ تجھ میں مادۂ فارسی ہے۔

وَبَيْنَ الْيَدَيْنِ وَمَنْ مَحَلُّهُ كَلَامُ آيَاتِهِ

وَبَيْنَكَ الَّذِي نَزَّلَ فِي قُلُوبِ النَّبِيِّينَ مِثْقَاتًا مَّا يَذْكُرُونَ وَمَنْ تَكْفُرْ لَآئِن لَّمْ يَظْهَرْ عَلَيْكَ إِتْدَاءُهُمْ فَتَكْفُرْ تَسْخَرُ مِنْهُمْ وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهَتِهِمْ كَارِهُونَ أُولَٰئِكَ أَسْتَكْبِرُونَ ۚ أُولَٰئِكَ لَنْ يَكُونُوا مُبْلَغِي الْحَقِّ عَلٰیٰكَ

**You must do what I told you.** 





حصہ نمبر

۲۱۲

ضمیمہ برائے احمد

پہل کھادیں لہائی پیشیں لیکن اس بد بخت قوم نے اس دعوت کو رد کیا اور اسی دھوپ  
 میں شدت گری اور یہاں سے بھوک سے مر گئے۔ اس نے خدا فرماتا ہے کہ اُن کی جگہ میں  
 دوسری قوم کو ملے گا جو ان دھتوں کے ٹھنڈے سایہ میں بیٹھے گی اور ان پھلوں کو کھا لے گی  
 اور اس خوشگوار مانی کو پیئے گی۔ خدا نے مثال کے طور پر قرآن شریف میں خوب فرمایا  
 کہ ذوالقرنین نے ایک قوم کو دھوپ میں جتے ہوئے پایا اور اس میں اور آفتاب میں کوئی  
 لوٹ نہ تھی اور اس قوم نے ذوالقرنین سے کوئی مدد نہ چاہی۔ اس لئے وہ اُسی جگہ میں  
 بتلا رہی۔ لیکن ذوالقرنین کو ایک دوسری قوم ملی جنہوں نے ذوالقرنین سے دشمنی کی  
 کے لئے مدد چاہی۔ سو ایک دلدل کے لئے بنائی گئی اس دشمن کی مدد سے چک گئے۔  
 سورج چکا چکا کہتا ہوں کہ قرآن شریف کی آیت پیش گوئی کے مطابق ذوالقرنین  
 غیر مہل میں نے ہر ایک قوم کی مدد کی کو پایا۔ اور دھوپ میں جتنے دے وہ لوگ میں نہیں  
 نے مسلمانوں سے بے قول نہیں کیا۔ یہ کچھڑ کے چنے اور تادی میں بیٹھے دے عیسائیوں  
 جنہوں نے آفتاب کو قطر اٹھا کر بھی نہ دیکھا۔ اور وہ قوم جن کے لئے دیوالی بنائی گئی وہ میری  
 جماعت ہے۔ میں چکا چکا کہتا ہوں کہ یہی ہیں جو کلاہین دشمنوں کے مدد سے پیچھا  
 ہر ایک بنیاد جو شست ہے اس کو شرک اور ہریت کھاتی جائیگی۔ مگر اس جماعت کی بڑی  
 عمر ہوگی اور شیطان ان پر غالب نہیں آئے گا۔ یہ شیطانی گودہ ان پر ظہر نہیں کریگا۔ ان کی  
 جنت نکادہ سے زیادہ تیز اور نیر سے زیادہ اندھ گھنے دلی ہوگی اور قیامت تک  
 ہر ایک مذہب پر غالب آتے رہیں گے۔

ہائے افسوس ان عادلوں پر جنہوں نے مجھے شہادت نہ کیا۔ وہ کیسے تیر و تکیک  
 انہیں نہیں جو سہائی کے فد کو دیکھ نہ سکیں۔ لیکن کو نظر نہیں آسکتا کیونکہ تعصب  
 نے ان کی آنکھوں کو تاریک کر دیا۔ دلائل پر زنگ ہے اور آنکھوں پر پردہ ہے۔ اگر  
 سچی تلاش میں لگ جائیں بعد اپنے دلائل کو کہنے سے پاک کر دیں۔ حق کو جاننے کریں

۱۲۷

تسلی کال رکھتا ہے۔۔۔ پس باہر پہنچ کر اس بیگ ایک بیگ میں ایک حالت اور نیت کے ساتھ دو قسم کا رجوع پایا گیا ایک حالت تسلی کی طرف رجوع قدیم ہے اور ایک ایس کے جنوں کی طرف رجوع جدید ہے اور دونوں قسم کا رجوع نئے قدیم حالت کے لئے ہے جس کی طرف اعلیٰ وجہ و طرف اسفل یہاں ہے اب اس واقعہ کے درمیان میں انسان کال ایمر کے ساتھ اس کے دونوں طرف سے تضام نگاہ کر کے اس میں مثال طور پر صورت پیدا کرنا ہے جیسے ایک دو ترخانہ کے دونوں طرف سے یعنی حق اور باطل میں واسطہ نظر رہنا ہے پہلے اس کا ذوق اور قرب انہی کی غلبہ خاص عطا کی جاتی ہے اور قرب کے اعلیٰ مقام تک صعود کرتا ہے اور پھر خلقت کی طرف اس کو لایا جاتا ہے۔ پس اس کا رجوع اور قبول دونوں کی صورت میں ظاہر ہو جاتا ہے اور نفس جامع امتیازاتیں انسان کال ایس دونوں طرف میں عکس توہین کی طرح ہوتا ہے اور قاصد عرب کے فائدہ میں مکان کے چکر پر ملاقا پاتا ہے۔

ہیں آیت کے بلند حجت و اقتدار سے جو کہ فرمایا کہ ہوا یعنی خدا سے پھر ازل یعنی خلقت پر ہیں اپنے  
اس معنادار جدول کو جو ہے دو قوسوں کے لئے ایک ہی وتر ہو گیا۔

اور چھٹا اس کا وہ حق بننا چاہئے صاف یہ حق باطلاق اللہ سے ہے۔ اس لئے اس کی توجہ حقوق توہم خانہ کے  
میں ہے۔ انہیں سمجھو کہ چھٹا ایک حقیقی اپنی عزت و شہرت علیٰ انبیاء و ائمہ ہے۔ اس قدر بندوں کی عزت و رجوع و کتاب ہے  
کہ اگر یہ وہ عدل کے پاس سے گزرے گا تو اس کے ساتھ ساتھ اس کا ال کمال میرے کہنے گیا تو جہاں خدا تھا وہیں  
اس کو لٹ کر کھڑا۔ پس یہ اس وجہ سے کامل مخلوق یعنی قرب تمام اس کی توفیق یعنی ہیرو کا موجب ہو گیا۔

(۱) بیچ احمد و خسر خانم غفر ۲۹۲۵ ۱۹۶۵ ماشیه و ماشیه ۲

**رومان خستراتی جلد ۱ صفحہ ۵۹، ۶۰، ۶۱**

PLAN

يُغْنِي الدِّينَ وَيُكَيِّمُ الطَّرِيقَةَ

تنبہ کہے گا دین کو روز قیام کہے گا شریعت کو

يَا أَدْرَسُكَ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ يَا مُرْسِمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

استلزم ذلك وجوبه الجبلة لفتح فيك من كذا رؤى القديس.

اسے کہہ اسے مر۔ اسے اس کا دل و جسم تو راجا جہانگیر نے ہی جنت میں لے کر جہانگیر جنت کے مسائل میں مل

اس آؤ کی لے جن طرف سے تپان کو نفع دے گا وہ یہ ہے۔

۱۔ حضور ﷺ کا کثرتِ نماز اور عفت و تقویٰ: ”میرے رب پر ایمان لے لو میں نے اللہ کے نام سے“

[illegible]

378,377

نمبر گھنٹی مالکات: صفحہ 58، 55 طبع چارم امر زکریانی



(برای این نسخه مستخرج از خط ۴۹۷، ۴۹۸ و ۴۹۹ ملاحظه فرمایید - روحانی خزائن جلد ۱ ص ۵۹۰، ۵۹۱)

وَلَقَدْ نَسِيتُ مَآلِيسِيَّةَ اِكْثَرِ اَرْحِ مَعْرُومٍ - مَعَالِی خزانِ جلد ۱۵ صفحہ ۱۵۱

اب " میری دعوت کی شکایت میں سے ایک رسالت اور وہی اسی اور سچ موعود ہونے کا دعویٰ تھا۔ اسی کی نسبت میری گجراتی شفا پر کرنے کے لئے یہ اہم ہوا تھا۔

میں کہ جو شخص اور مسلمان اور کافر کو ہم پرانے کئے ہیں انکی ہمارے بھی دنیا و مافیہ میں ہے بلکہ ہر ایک بلکہ ہر ایک جو مسلمان ہو  
اب بلکہ میں بلکہ ہر ایک کے لئے کوئی نئے راہ نہیں ہے بلکہ اگر وہ ہندو یا کسی ہے اس کے لئے سینہ آری یا جانتے ہیں  
یا ستر یا سنسکرت یا جانتے ہیں۔ اور اس کے لئے کوئی راہ نہیں ہے بلکہ اگر وہ مسلمان ہے اور مسلمان ہے اور مسلمان ہے  
پر اس کے لئے ہے اور جس کے لئے ہے اس کے لئے ہے کہ جو مسلمان ہے اور مسلمان ہے اور مسلمان ہے اور مسلمان ہے  
کہ اس کے لئے ہے اور مسلمان ہے اور مسلمان ہے اور مسلمان ہے اور مسلمان ہے اور مسلمان ہے اور مسلمان ہے اور مسلمان ہے

[illegible]

464 378,377 225

تذکرہ محمودی والہامات، صفحہ 55، 58 طبع چہارم از مرزا کاویانی



خدا کو تمام تعریفیں ہیں جس نے تیری دامادی کا رشتہ عالی نسب میں کیا۔ اور خود تجھے  
 عالی نسب اور شریف خاندان بتایا۔ یہ تو ہم بھی بیان کیجے ہیں مگر میں سادگان  
 خاندان میں دہلی میں میری شادی ہوئی تھی۔ وہ تمام دہلی کے سادات میں سے  
 سندھ کی سید ہونے میں اقل درجہ پر ہیں۔ اور علاوہ اپنی آبائی زندگی کے خواجہ  
 میر درد کے نیرو ہیں اور اب جنگ دہلی میں خواجہ میر درد کے وارث متعقد ہو کر  
 خواجہ محمد صبح کی گدی انہی کو ملی ہوئی ہے۔ مگر خواجہ موصوف کا کوئی لڑکا  
 نہ تھا۔ یہی وارث ہیں جو انکی لڑکی کی اولاد ہیں۔ اور ان کی سیادت ہندوستان  
 میں ایک دشمن ستارہ کی طرح چمکتی ہے۔ بلکہ سوچنے سے معلوم ہو گا کہ ان کا  
 خاندان خواجہ میر درد کے آبائی خاندان سے برتر ہے۔ کیونکہ خواجہ میر درد  
 نے ان کی عظمت کو قبول کر کے ان کے بزرگ کو لڑکی دی اور اس زمانہ میں  
 یہ خیال ایسا بھی زیادہ تھا کہ لڑکی دینے کے وقت عالی خاندان کو ڈھونڈتے  
 تھے۔ اور خواجہ میر درد یا خدا اور بزرگ ہونے کی وجہ سے سلطنت چنتائی سے  
 ایک بڑی جاگیر پاتے تھے اور دنیوی حیثیت کے دوسے ایک نواب کا منصب  
 رکھتے تھے۔ اور پھر انکی وفات کے بعد وہ جاگیر کا مالک انہی میں تقسیم ہو جاتے۔  
 اور اس عظمت خاندانی کے علاوہ میر سے الہامات میں میں قدس بات کی  
 تصریح کی گئی ہے کہ یہ خالص سیّدیہ بنی قاطبہ ہیں۔ یہ ایک خاص فخر کا مقام  
 ان لوگوں کے لئے ہے۔ اور میں خیال نہیں کر سکتا کہ تمام پنجاب اور ہندوستان  
 بلکہ تمام اسلامی دنیا میں کوئی اور خاندان سادات کا ایسا ہو کہ نہ صرف  
 ان کی سیادت کو اسلامی سلطنت نے مان کر انکی تعظیم کی ہو۔ بلکہ خدا نے  
 اپنی خاص کلام مدد گواہی سے اس کی تصدیق کر دی ہو۔ یہ تو انکے خاندان کا  
 حال ہے۔ اور میں اپنے خاندان کی نسبت کئی دفعہ کچھ چکا ہوں کہ وہ ایک



شاہی خاندان ہے اور بنی فاکس اور بنی قاطرہ کے خون سے ایکسکروں مرکب ہے۔ یا شہرت عام کے لحاظ سے یوں کہو کہ وہ خاندان مغلیہ اور خاندان سادات سے ایک ترکیب یافتہ خاندان ہے مگر میں اس پر ایمان لاتا اور اسی پر یقین رکھتا ہوں کہ ہمارے خاندان کی ترکیب بنی فاکس اور بنی قاطرہ سے ہے۔ کیونکہ اسی پر الہام الہی کے کواثر نے مجھے یقین دلایا ہے اور گواہی دی ہے۔

۵۔ ایک دفع میں کو قریباً اکیس برس کا حصہ ہوا ہے مجھ کو یہ الہام ہوا اشکر نعمتی دثیت حدیثی اناک الیوم لذو حظ عظیم۔ ترجمہ میری نعمت کا شکر کر۔ تو نے میری خدمت کو پایا آج تو ایک حق عظیم کا مالک ہے۔

بہارِ باہر صفر ۵۵۸۔ اور اس زمانہ کے قریب ہی یہ بھی الہام ہوا تھا بکو و ثبٹ یعنی ایک کنواری اور ایک بیوہ تمہارے نکاح میں آئے گی۔

یہ مؤخر الذکر الہام مولوی محمد حسین بیٹا مولیٰ ایڈیٹر اشاعت الشریعہ کو بھی سنا دیا گیا تھا لیکن الہام مذکورہ بالا میں میں خدمت کے پاتے کا وہ حصہ ہے۔ بہارِ باہر کے صفر ۵۵۸ میں درج ہے کہ نہ صرف محمد حسین بلکہ انھوں نے انسانیوں میں اشاعت پکارتا تھا۔ اہل شیخ محمد حسین مذکور ایڈیٹر اشاعت الشریعہ کو سب سے زیادہ اس پر اطلاع ہے۔ کیونکہ اُس نے بہارِ باہر کے چاروں حصوں کا ریویو لکھا تھا اور اس کو خوب معلوم تھا کہ ان حضرات کی ایک بکوبیوگرافی دہرہ دیا گیا ہے۔ جو خدمت کی اولاد میں سے ہے سید ہوگی۔ جیسا کہ الہام موصوفہ بالا میں آیا ہے۔

کہ تو میرا شکر اس لئے کہ تو نے خدمت کو پایا ہے تو خدمت کی اولاد کو پائے گا۔

اس کی تائید میں وہ الہام ہے جو بہارِ باہر کے صفر ۵۹۲ حاشیہ دوم اور صفر ۵۹۶ میں درج ہے اور وہ یہ ہے۔ اوردعاً ان اختلافات فہمات آدم۔

۲۱۰

ایک لفظ ہے جو عربی اور عبرانی میں مشترک ہے یعنی عبرانی میں اس لفظ کو تالی کہتے ہیں اور  
 یہ لفظ تالی سے مشتق ہے جس کے یہ معنی ہیں۔ خدا سے خبر پا کر پیشگوئی کرنا۔ اور نبی  
 کیلئے شامع ہونا شرط نہیں ہے۔ یہ صرف مومنین کے لئے ہے اور غیبیہ  
 کھلتے ہیں۔ پس میں جب کہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیشگوئی کے قریب خدا کی طرف سے  
 پاکر بچشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پتہ ہو گئیں تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول  
 کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ اور جب کہ خدا تعالیٰ نے یہ نام میرے رکھے  
 ہیں۔ تو میں کیونکر رد کروں یا اس کے سوا کسی دوسرے سے ڈروں۔ مجھے اس  
 خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جس پر الہام کرنا عنایتیں کا کام ہے کہ اس نے  
 مسیح موعود بنا کر مجھے بھیجا ہے۔ اور میں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان  
 رکھتا ہوں۔ ایسا ہی بغیر فرق ایک فرقہ کے خدا کی اس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں  
 جو مجھے ہوئی۔ جس کی سچائی اس کے متواتر نشانوں سے مجھ پر کھل گئی ہے۔ اور میں  
 بیت اللہ میں کھڑے ہو کر یہ قسم کھا سکتا ہوں کہ وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوئی ہے  
 وہ اسی خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ  
 صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا کلام نازل کیا تھا۔ میرے لئے زمین نے بھی گواہی دی اور  
 آسمان نے بھی۔ اس طرح پر میرے لئے آسمان بھی بولا اور زمین بھی کہ میں خلیفۃ اللہ  
 ہوں۔ مگر دیشگوئیں کے مطابق ضرور تھا کہ انکار بھی کیا جاتا۔ اس لئے جن کے دلوں پر  
 ہند سے ہیں وہ قبول نہیں کرتے۔ میں جانتا ہوں کہ ضرور خدا میری تائید کرے گا جیسا کہ  
 ہمیشہ اپنے رسولوں کی تائید کرتا رہا ہے۔ کوئی نہیں جو میرے مقابل پر ظہر کرے۔ کیونکہ  
 خدا کی تائید ان کے ساتھ نہیں۔ اور جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار  
 کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں  
 ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول محمد اسو

یاد ہے کہ امام الزمان کے لفظ میں نبی، رسول، محدث، مجدد و سب داخل ہیں۔ مگر جو ملک اور شاہ اور دایت خلق اللہ کیلئے مامور نہیں ہوئے اور نہ وہ کمالات اُن کو دیئے گئے۔ وہ گویا ہولناکیاں ہیں۔ امام الزمان نہیں کہلا سکتے۔

اب بالآخر یہ سوال بالآخر اس زمانہ میں امام الزمان کون ہے جس کی پیروی تمام عالم مسلمانوں اہل اہل اسلام و اہل اہل اسلام کو کرنی خدا تعالیٰ کی طرف سے فرض قرار دیا گیا ہے۔ سو انہیں اس وقت سے پہلے کہ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور عنایت سے وہ

## امام الزمان میں ہوں

میں نے وہ تمام علامتیں اور تمام شرطیں جمع کی ہیں اور اس صدی کے سر پر مجھے عجوبت فرمایا ہے۔ جس میں سے پندرہ برس گزریں گئے۔ اور ایسے وقت میں میں ظاہر ہوا ہوں کہ جب کہ اسلامی عقیدے اختلافات سے بھر گئے تھے۔ اور کوئی عقیدہ اختلاف کو خالی نہ تھا۔ ایسا ہی مسیح کے نزول کے بارے میں نہایت غلط خیالی پھیل گئے تھے اور اس عقیدے میں بھی اختلاف کا یہ حال تھا کہ کوئی حضرت عیسیٰ کی حیات کا قائل تھا اور کوئی نہ تھا۔ اور کوئی جہانی نزول مانتا تھا اور کوئی برہمنی نزول کا معتقد تھا۔ اور کوئی دمشق میں انگو آئندہ تھا اور کوئی مکہ میں۔ اور کوئی بیت المقدس میں اور کوئی اسلامی لشکر میں اور کوئی خیالی کرتا تھا کہ ہندوستان میں آئیں گے۔ پس یہ تمام مختلف راہیں اور مختلف قول ایک فیصلہ کرنے والے حکم کو پہنچتے تھے۔ سو وہ حکم میں نہیں۔ میں بدو حاتی طور پر کسر علیہ کے لئے اور نیسند اختلافات کے اُرد کرنے کیلئے بھیجا گیا ہوں۔ میں ہی دونوں اصولوں نے تقاضا کیا کہ میں بھیجا ہوں میرے لئے ضروری نہیں تھا کہ میں اپنی حقیت کی کوئی اصل دلیل پیش کروں کہ ضرورت خود دلیل ہے۔ لیکن پھر بھی میری تائید میں خدا تعالیٰ نے کئی نشانی ظاہر کئے ہیں۔ اور میں جیسا کہ احادیث میں فیصلہ کرنے کے لئے حکم ہوں۔ ایسا ہی وہ ذات حیات کے جھگڑے میں بھی حکم ہوں۔



میرے پاس سے میرے برسیدو کیے گفتگو کر رہے تھے اس وقت میں  
(اور میں نے یہ سن کر ہنس کر کہا: یہ وہی ہے جو میرے پاس سے ۱۹۷۵-۱۹۷۶ء)

ابن ابی حنیفہؒ کا بیٹا تھا جس کا نام تھا محمد بن حنفیہؒ (میں نے اس کا نام محمد بن حنفیہؒ رکھا ہے)۔

۱۸۸۱ء (۱۲۹۸ھ) موسیٰ قیصر شاہد علی کا پڑا بچہ جس نے خود اعلان کیا کہ اس کا پرچہ کھڑکیوں پر لٹکا دیا اور  
مسلمانوں سے یہ بات کاغذ پر لکھوائی کہ اس نے بچے کا طالب کہہ کر فرمایا ہے کہ  
ایک بچہ کو لے کر چلا گیا ہے

[illegible]

اسماء خدیجہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

(برای احیای قشر چادرها و باغچه غیره صفحہ ۵۵ - روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۶)

ترجمہ: میرا شکر کر کے میری خدمت کی گواہی  
 "یہ ایک بشارت کتبہ ہے اس طرح کی طرف توجہ دے لو۔۔۔ اور خود بخود اس سے  
 میری تیری کام رکھا کہ وہ ایک مبارک نسل کی ہے جس کا ہر ایک نسل کا وعدہ تھا اور یہ اس طرف  
 اشارہ تھا کہ وہ چری سادات کی قوم میں سے ہوگی۔"

انقلاب من ۱۳۴۴ تا ۱۳۵۷ و انقلاب من ۱۳۵۷ تا ۱۳۶۵

لله الشكر والحمد على ما افاض علينا من نعمه الطيبة  
والتي لا تحصى ولا تعد ولا تدرى ولا تعلم الا هو العليم  
الخبير



۵۷۰

(۳) كَتَبْتُ لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَحْمَةً وَكَتَبْتُ لَكَ رَحْمَةً فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

(۵) تَزِيدُنِي رَحْمَتَكَ وَصِدْقَكَ وَوَفَاءَكَ.

(۷) اسی کزیدت بڑھات یہ خدا کی طرف سے نہیں صرف تقسیم ہے میرے مشکوں میں)

(۶) كُلُّ مُتَلَبِّبٍ جَائِدٌ. يَا أَيُّهَا الْغَرِيزُ مَسْنَاوُا هَلْنَا الْعُشْدُ وَجُثْنَا بِخَلْقَةٍ مُزَجَّاجَةٍ فَأَوْدِنَا لِكُلِّ وَكَلِّدَةٍ عَلَيْنَا. إِنَّ اللَّهَ يَجْزِي الْمُتَعَذِّقِينَ.

(۸) مَا أَنَا إِلَّا كَالْقُرْآنِ وَسَيَنْظُرُ عَلَى يَدَيَّ مَا ظَهَرَ مِنَ الْغُرْقَانِ

(۸) رویا۔ دیکھا کہ میں ایک فراخ اور خوبصورت اور چمکدار چھپنے ہوئے چنڈاؤں کے ساتھ ایک طرف جا رہا ہوں اور وہ چھپ کر پاؤں تک لگ رہا ہے اور چمک کی شاہیں اس میں بھونک رہی ہیں۔

(۹) خدا اُس کو پہنچ بار ہلاکت سے بچائے گا۔ (مظلوم کس کے متعلق یہ الہام ہے۔)

(۱۰) دُیَا دیکھا کہ ایک بھونپال آیا۔ کچھ درشت تک معلوم ہوا اور ہم نجات کے نیچے سے بہرہ لگے مبارک میرے ساتھ تھا اور خفیف خفیف ہارش کے طرے خوشنما بری رہے تھے۔

۱۔ جلد ۲ نمبر ۳۸ سورہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۰۔ الکمل جلد ۱۰ نمبر ۳۲ سورہ ۳۲ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱

۲۳ ستمبر ۱۹۰۶ء (الف) "موت، تیراں ماہ حال کو

قابا تیراں ماہ حال سے مراد تیراں ماہ شعبان ہے۔ ملاحظہ ہو۔ اور میں نہیں جانتا کہ تیراں ماہ حال سے یہی شعبان ہے یا کسی ماہ شعبان کی تیراں ماہ۔ اور میں قطع طور پر نہیں جانتا کہ کس کے حق میں ہے اس لئے طبیعت تمہیں ہے۔ خدا کے تعالیٰ فضل کو سے آمین۔"

(بد جلد ۲ نمبر ۳۹ سورہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۰۔ الکمل جلد ۱۰ نمبر ۳۲ سورہ ۳۲ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱)

۱۔ (۳) تمہ پر ایمان لے لو لوگوں کے لئے میں نعمت لکھ رہا ہوں اور تیرے لئے دنیا اور آخرت میں میں نے نعمت لکھ رکھی ہے۔

۲۔ (۵) تیری رحمت اور صدقہ و خیرم زیادہ کریں گے۔ یعنی تجھ پر برکات کو زیادہ کر جائے گا۔

۳۔ (۶) سب کتبہ لکھے اور کہنے لگے۔ اسے جو کہ ہم جہاد کا لفظ حلال علیہ میں میں ہمارے قہر کی تہنیت لکھتے ہیں اس میں پُر امید ہوں گے اور ہم پر وعدہ کرے کہ تعالیٰ وعدہ کرے والوں کو جتنے فیوض ہے۔

۴۔ (۸) میں تو کس قرآن ہی کا طرہ اس اور عکس میرے ہاتھ پر ظاہر ہوا کہ توکان سے تار بند



تو تو میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے۔ اور یہ لوگ مکر کر گئے اور خدا بھی مکر کر رہا گا۔ اور خدا بہتر مکر کرنے والا ہے۔ اور خدا ایسا نہیں کرے گا کہ وہ تجھے چھوڑ دے جب تک کہ پاک اور پلید میں فرق نہ کرے۔ اور تیرے پر دنیا اور دین میں میری رحمت ہے۔ اور تو آج ہماری نظر میں صاحب مرتبہ ہے۔ ادا ان میں سے ہے جس کو مدد دی جاتی ہے۔ اور مجھ سے تو وہ مقام اور مرتبہ رکھتا ہے جس کو دنیا نہیں دانتی۔ اور ہم نے دنیا پر رحمت کرنے کے لئے تجھے بھیجا ہے۔ اے احمد! اپنے نفع کے ساتھ بہشت میں داخل ہو۔ اے آدم! اپنے نفع کے ساتھ بہشت میں داخل ہو۔ یعنی ہر ایک جو تجھ سے تعلق رکھنے والا ہے گودہ تیری جوی

یہ مقام ہماری جماعت کے لئے سوچنے کا مقام ہے کیونکہ اس میں خداوند قہر فرماتا ہے کہ خدا کی محبت اسی سے وابستہ ہے کہ تم کامل طور پر پیرو ہو جاؤ اور تم میں ایک خدا غفلت باقی نہ رہے اور اس کے جو میری نسبت کلام الہی میں رسول محمد نبی کا لفظ اختیار کیا گیا ہے کہ یہ اصل اور نبی اللہ ہے یہ اطلاق مجاز اور استعارہ کے طور پر ہے کیونکہ جو شخص خدا سے برا راست لگتا ہے اور بعض طور پر خدا اس سے مکالمہ کرتا ہے جیسا کہ نبیوں سے کیا اور رسول یا نبی کا لفظ بولنا فی مفسدین نہیں ہے بلکہ یہ نہایت فصیح استعارہ ہے اس وجہ سے صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور دیگر اہل اہل اور دیگر نبیوں کی کتابوں میں بھی یہی میرا ذکر کیا گیا ہے وہاں میری نسبت نبی کا لفظ لفظ لگا گیا ہے نہ بعض نبیوں کی کتابوں میں میری نسبت بلکہ استعارہ فرشتہ کا لفظ آگیا ہے اور بالذیل نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام بیان کیا رکھا ہے اور عربی میں لعلی معنی میکانی کہ میں خدا کی مانند۔ یہ گویا اس مقام کے مطابق ہے جو براہین احمدی میں ہے اختصاف معنی بنو لہ توحید ہی و تفریق کا خاصہ تعلق و تفریق بین الناس۔ یعنی تو مجھ سے ایسا قرب رکھتا ہے اور میرا ہی ہے جیسے چاہتا ہوں جیسا کہ اپنی توحید اور تفریق کو۔ جیسا کہ میں اپنی توحید اور تفریق چاہتا ہوں ایسا ہی تجھ دنیا میں مشہور کرتا ہوں اور ہر ایک جگہ جو میرا نام چاہیگا میرا نام بھی ساتھ ہوگا۔ منہ

۲۲۲

یہ خدا کا کلام ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ اے جو مطلقہ کے لئے مسیح کر کے بھیجا گیا ہے۔  
ہماری پاس مہنگ بیماری کیلئے شفاعت کر۔ تم یقیناً سمجھو کہ آج تمہارے لئے تجو اس  
مسیح کے اور کوئی شفیع نہیں باسثناء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور یہی شفیع آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہیں بلکہ اسکی شفاعت حقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی  
شفاعت ہے۔ اُسے عیسائی مشنری: اب رہنا المسیح مت کہو۔ اور دیکھو کہ آج تم میں ایک  
جو اُس مسیح سے بڑھ کر ہے۔ اور اُسے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا بھی ہے  
کیونکہ میں مسیح کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اُس حسین سے بڑھ کر ہے۔ اور اگر میں اپنی  
طرف سے یہ باتیں کہتا ہوں تو میں جھوٹا ہوں۔ لیکن اگر میں ساتھ اس کے خدا کی گواہی  
رکھتا ہوں تو تم خدا سے مقابلہ مت کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم اُس سے لڑنے والے ٹھہرو۔  
اب میری طرف دوڑو کہ وقت ہے جو شخص اسوقت میری طرف دوڑتا ہو میں اسکو  
اس سے تشبیہ دیتا ہوں کہ جو عین طوفان کے وقت جہاز پر بیٹھ گیا۔ لیکن جو شخص مجھے  
نہیں مانتا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ طوفان میں اپنے تئیں ڈال رہا ہو اور کوئی بچنے کا  
سامان اُسکے پاس نہیں۔ سچا شفیع میں ہوں جو اُس بزرگ شفیع کا سایہ ہوں اور اُس کا  
ظلی جس کو اس زمانہ کے اندھوں نے قبول نہ کیا اور اسکی بہت ہی تحقیر کی یہی حضرت  
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اُس لئے خدا نے اسوقت اس گناہ کا ایک ہی لفظ کے ساتھ  
پادریوں سے بدلہ لے لیا کیونکہ عیسائی مشنریوں نے عیسیٰ بن مریم کو خدا بنایا اور ہمارے  
تیبہ و مولیٰ حقیقی شفیع کو گالیاں دیں اور بدزبانی کی کتابوں سے زمین کو بخش کر دیا ہونے  
اُس مسیح کے مقابل پر جس کا نام خدا رکھا گیا۔ خدا نے اس اُمت میں سے مسیح موعود بھیجا۔  
جو اُس پہلے مسیح سے اپنی تمام شانیں بہت بڑھ کر ہے اور اُس نے اس دوسرے  
مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔ تاہم اشد ہو کہ عیسائیوں کا سچ کیسا نہیں جو احمد کے  
ادنیٰ غلام سے بھی مقابلہ نہیں کر سکتا ہے وہ کیسا مسیح ہے جو اپنے قرب اور شفاعت

۱۶

میں تو بدباد ہی کہتا ہوں کہ ہمارا طریق تو یہ ہے کہ نئے برس سے سلطان بنو۔ پھر اللہ تعالیٰ اہل حقیقت خود  
کھول دے گا۔ میں کچھ کہتا ہوں کہ اگر وہ امام جی کے ساتھ یہ اس قدر محبت کا ٹکڑا کرتے ہیں زندہ ہوں، تو ان کے  
مختص پرزوی ظاہر کریں۔

جب ہم ایسے لوگوں سے اعراف کرتے ہیں تو پھر کہتے ہیں کہ ہم نے دیا اقرض کیا، جس کا جواب نہ آیا اور پھر  
بعض اوقات اشتہار دیتے پھرتے ہیں۔ مگر ہمیشہ باطل کی کیا پروا کر سکتے ہیں۔ ہم کو وہ کرنا ہے جو ہمارا کام ہے۔  
اس لیے یاد رکھو کہ پُرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو۔ اب نئی خلافت دو۔ ایک زعمہ علی کم میں موجود ہے اس  
کو چھوڑنے پر آمادہ نہ ہو علی کی تلاش کرتے ہو۔

### ۸۔ ردِ میرستانہ

فرمایا اگلیات میری منگل کے پہلے میں زندہ تھا اور اس  
شدت کے ساتھ زندہ تھا کہ بھینیل کیا تھا کہ بات کیونکر بسر  
ہوگی۔ آخر غنا سی خفوں کی ہوئی اور ابام ہوا۔ کوئی بعداً دیکھتا۔ اور سلاشا کا غنا ابھی ختم نہ ہونے پایا  
تھا کہ مشافہہ جاگ رہا ایسا کہ کہیں ہوا ہی نہیں تھا۔  
نیز فرمایا کہ:

ہم کو تو خدا تعالیٰ کے اس کلام پر جو ہم پر دی کے اندر تامل ہوتا ہے اس قدر یقین اور علی وجہ البیرونیتین  
ہے کہ یہ ستارہ میں کھڑا کہ جس آبرم کا چاہو قسم دے دو۔ بلکہ میرا تو یقین یہاں تک ہے کہ اگر میں اس بات کا  
انکار کروں، یا وہم ہی کہیں کہ یہ خدا کی طرف سے نہیں تو سنا کافر ہو جاؤں گا۔

### ۱۳۔ ردِ میرستانہ

نصرت الہی فیصلہ کن قاضی ہے  
اپنی بخش لاہوری طاعت کی کتاب حصے دوسری تمام مکمل  
پڑھ کر حضرت اقدسؒ نے فرمایا:  
۱۰۔ اٹل تامل بہانہ ہے کہ اس کی ضروریات کو چھوڑ کر چند گھنٹوں کا کام ہے اس کا جواب دے دینا لیکن میں

۱۔ التحکیم جلد ۴، فیروم ص ۷۰-۱، صفحہ ۷۰، ردِ میرستانہ

۲۔ التحکیم جلد ۴، فیروم ص ۷۰، صفحہ ۷۰، ردِ میرستانہ

یہ جملہ صفحہ 381 پر درج ہے

لکھنات، جلد اول، صفحہ 400، طبع جدید از مرزا قادیانی



اور خدا کا ذکر تھا کہ ضرورت کے وقت میں اپنی برہان ظاہر کرتا۔

اور عرض فرمایا:-

« إِنَّا أَنشَأْنَا أُدْءًا إِلَى قَوْمِهِ فَاغْرَمُوا وَأَكَلُوا كَذَابًا أَشْرًا. وَجَعَلُوا لِشُهُودِهِمْ  
عَلَيْهِمْ وَيَسْلُكُونَ لِمَا بَيْنَهُمْ سُبُلًا. إِنَّ حَيْثُ قَرِيبٌ مُّسْتَدِيرٌ. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
أَنْتَ قَابِلٌ يَأْتِيكَ وَابِلٌ. إِنَّ حَاشِرُكُمْ قَوْمٌ يَأْتُونَكَ جُنُبًا. وَإِنَّ أَتْرَكَ مَكَانِكَ  
شَتْرِبِيلٌ مِّنَ اللَّهِ الْمُنِيرُ الرَّحِيمُ. بَلَّغْتَ آيَاتِي وَلَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ  
عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا. أَنْتَ مَدِينَةُ الْعِلْمِ. قَتَبٌ مُّقْبُولٌ الرَّحْمَنُ. وَأَنْتَ لَمْ يَلَمْ  
بِشْرِي لَكَ فِي هَذِهِ الْآيَاتِ. أَنْتَ مَدِينَةُ يَأْ بَرَاهِيمَ. أَنْتَ الْقَائِمُ عَلَى نَفْسِهِ.  
مُظَهَّرُ الْحَقِّ. وَأَنْتَ مَدِينَةُ مَبْدَأِ الْأُمَمِ. أَنْتَ مِنْ مَّاءٍ نَارٍ وَهَرَمِينَ قَسِيلٍ. أَمْ  
يَكُونُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ مُّقْتَصِرٌ. سَيَهْدُمُ الْجَمْعُ وَيَكُونُونَ الذَّبَبُ. أَلْعَبْدُ يُلُو  
الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ الْيُسْرَ وَالشَّبَّ. أَنْذَرْتُكُمْ وَكُلَّ إِلَى نَذِيرٍ مُّبِينٍ. إِنَّا نَخْشَا  
لَكَ زُرْعَاتِ يَأْ بَرَاهِيمَ. قَالُوا أَتَهْلِكُنَا كُلَّ لَأَحْرَمُ عَلَيْكُمْ لَا خَلِيلَ أَنَا وَنَحْنُ  
وَأَنْتَ مَعَ الْأَمْوَاجِ أَيْنِكَ بَغْتَةً. وَإِنَّ أَمْوَاجَ مَوْجِ الْبَحْرِ. إِنَّ فَضْلَ اللَّهِ لَا يَدُ. وَ  
لَيْسَ بِأَحَدٍ أَنْ يَرُدَّ مَا آتَى. قُلْ إِي وَرَبِّي إِيَّاهُ نَعْبُدُ لَا يَتَبَدَّلُ وَلَا يَخْلُ وَيَتَبَدَّلُ  
مَا تَعَبَّ مِنْهُ وَحَى مِّن رَّبِّ السَّمَوَاتِ الْعُلَى. لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ. يَعْلَمُ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ  
يَعْلَمُ. إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ يُحْسِنُونَ الْعَمَلُ. تَقْتَضِي لَهُمْ  
أَنْبَوَاءَ السَّمَاءِ. وَلَهُمْ بِشْرِي فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا. أَنْتَ تُتْرَكُ فِي جَبْرِ الشَّيْءِ  
وَأَنْتَ تَسْتَلِمْ مَدِينَةَ الْجَبَلِ وَدَائِي مَعَكَ فِي كُلِّ حَالٍ.

ترجمہ :- ہم نے احمد کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تب لوگوں نے کہا کہ یہ کتاب ہے۔ اور انہوں نے اس پر گواہیاں  
دیں اور سیلاب کی طرح اُس پر گیسے اس نے کہا کہ میرا دوست قریب ہے مگر پوشیدہ ہے میری مدد آئے گی۔  
میں رحمن ہوں۔ تو قابلیت رکھتا ہے اس لئے کہ ایک بزرگ باہر سے کہائیں ہر ایک آدمی سے گروہ کے  
گروہ تیری طرف بھیجوں گا میں نے تیرے حکام کی روشنی کیا یہ اُس خدا کا کلام ہے جو عزیز اور رحیم ہے اور اگر  
کوئی کہے کہ یہ کلام ہم پر نہیں کہ یہ خدا کا کلام ہے تو ان کے لئے یہ علامت ہے کہ یہ کلام نشانوں کے ساتھ آتا ہے  
اور خدا ہرگز کافروں کو یہ موقع نہیں دے گا کہ مومنوں پر کوئی دافعت و فساد کر سکیں۔ تو علم کا شہر ہے۔ قیام اور خدا  
کا مقبول اور کو میرا سب سے بڑا نام ہے۔ جسے ان دنوں میں خوشخبری ہو۔ اسے براہیم کہتے ہیں کہ خدا کے

۱۔ جس نام کا جو حق میں نہیں آیا ماسیہ میں دیا گیا ہے۔ دیکھئے صفحہ ۳۲۱ پر۔ (مغرب)

تذکرہ محمودی والہامات، صفحہ 320، طبع چہارم، از مرزا قادیانی

یہ جملہ صفحہ 381 پر درج ہے۔

کشتہ

۵۲

تقریر الایمان

مگر خطا ان تہمتوں سے اپنے بندہ کو بڑی کرے گا۔ اور ہم اس کو لوگوں کے لئے ایک نشان بنا دیں گے۔ اور یہ بات ابتداء سے مقدّم تھی اور ایسا ہی ہوتا تھا۔ یہ عیسیٰ میں مریم ہے۔ جس میں لوگ شک کر رہے ہیں۔ یہی قول حق ہے۔ یہ سب براہین اس حیرت انگیز عبادت سے۔ اور یہ الہام حاصل میں کیا تو قرآنی ہیں جو حضرت عیسیٰ اور ان کی مائیں کے متعلق ہیں۔ جو آیتوں میں جس عیسیٰ کو لوگوں نے ناجائز پیدائش کا انسان قرار دیا ہے۔ اسی کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم اس کو اپنا نشان بنائیں گے۔ اور یہی عیسیٰ ہے جس کی انتظار تھی۔ اور الہامی عبارتوں میں مریم اور عیسیٰ سے میں ہی مراد ہیں۔ میری نسبت ہی کہا گیا کہ ہم اس کو نشان بنا دیں گے۔ اور نیز کہا گیا کہ یہ وہی عیسیٰ ہے مریم پر جو آسمان سے اترا تھا۔ جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔ یہی حق ہے اور آنے والا ہی ہے۔ اور شک محض مانوس ہے۔ جو خدا کے اسرار کو نہیں سمجھتے اور صورت پرست ہیں حقیقت پر ان کی نظر نہیں رہتی۔ یہ بھی یاد رکھو کہ سورۃ فاتحہ کے عظیم نشان مقاصد میں سے یہ دعا ہے کہ اَلْہِدٰی نَا الْبَصِرَ الْہٰدِیْنَ۔ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عَلٰی کُلِّ مَلٰئِکَۃٍ مِّنْ مَّلٰئِکَۃِکَ اَنْ تَجْعَلَ لِّیْ ذٰلِکَ دَعَاً مِّنْ رَّدٰی مَآئِیْ۔ اس دعا میں خدا تعالیٰ سے تمام نعمتیں مانگی گئی ہیں جو پہلے رسولوں اور نبیوں کو دی گئیں تھیں۔ یہ مقابلہ محال نظر آئے۔ اور جو طرح حضرت مسیح کی دعا قبول ہو کر عیسائیوں کو روٹی کا ساغاف بہت کچھ مل گیا ہے۔ اسی طرح یہ قرآنی دعا اس شخصیت علی اللہ علیہ السلام کے ذریعہ قبول ہو کر اختیارہ ابراہیم علیہ السلام بالخصوص ان کے کامل فرد انبیاء بنی اسرائیل کے وارث شہداء کے لئے لفظ حاصل ہو گا اس امت میں سے پیدا ہونے والے یہی دعا کا ملکی قبولیت کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ کوئی بھی اس طرح اختیارہ ابراہیم نے انبیاء بنی اسرائیل کی امت سے نہیں لے سکتا۔ جب میرے دعویٰ میں روضہ ہونے کی کسی نے ان کو خبر دی تو انہوں نے بہت غصہ کیا۔ کہ کہیں کہہ دیا صاحب بہت اچھا آدمی تھے۔ مگر انہیں کس پر پید ہوا؟ ان کا اپنے تئیک مزاج اور خیرات کے کس سے وعدہ لیا گیا اور سات بل شلمان تھا۔ ایسا ہی پتہ ہے کہ کون سا شخص تھا جو دعویٰ کیا کہ ایسا دعویٰ کیا۔ منہ

۵۲

کشتہ نمبر 54، مجلہ دہلی نوائے دل 19، صفحہ 52، از مرزا کاظمی، جلد 381، پرتگ ہے



کشتہ فوج

تقویت الایمان

کیا جانتے کہ ہمیں کیوں ابن مریم کہا جائے۔ اور کیا آج سے ہیں بائیس برس پہلے ہمارے  
 سے بھی زیادہ میری طرف سے یہ منصوبہ ہو سکتا تھا کہ میں اپنی طرف سے الہام تراش کر  
 قل اپنا نام مریم رکھتا اور پھر آگے چل کر افتراء کے طور پر یہ الہام بنانا کہ چلے ڈانکی مریم  
 کی طرح مجھ میں بھی عیسیٰ کی روح پھونکی گئی اور پھر آخر کار صفحہ ۵۵۶ پر ابن اسحق یہ ہیں  
 کہ وہ دینکار اب میں مریم میں عیسیٰ کی گمان ہے عزیز و غور کرنا اور خدا سے ڈرو ہر گز یہ فساد  
 حاصل نہیں یہ ہدایت اور دقتی ممکن انسان کے فہم اور قیاس سے بالاتر ہیں مگر براہین اس حدیث  
 کی تالیف کے وقت جس پر ایک زمانہ گزر گیا ہے اس منصوبہ کا خیال ہوتا تو میں  
 اس پر براہین احمدیہ میں یہ کیوں لکھتا کہ عیسیٰ مسیح ابن مریم آسمان سے دوبارہ آئے گا۔  
 سو چونکہ خدا جانتا تھا کہ اس بحث پر علم ہونے سے یہ دلیل ضعیف ہو جائیگی۔ اس لئے کہ  
 انہوں نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے  
 ظاہر ہے دو برس تک صفت مریتیت میں میں نے یہ مدلل پائی اور پھر وہ میں نشوونما پاتا ہوں۔  
 پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۵۴۹ میں دیکھو کہ مریم  
 کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں فلح کی گئی اور استعداد کے رنگ میں مجھے عطا ہو گیا اور  
 اس کوئی عینہ کے بعد جو اس عینہ سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر  
 براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۵۵۶ میں درج ہے کہ مریم سے عیسیٰ بنایا گیا پس اس  
 سے میں ابن مریم ٹھہرا اور خدا نے براہین احمدیہ کے وقت میں اس پر ترغیب کی مجھے خبر نہ تھی۔  
 حالانکہ سب خدا کی وحی جو اس راز پر مشتمل تھی میرے پرنازل ہوئی اور براہین میں درج  
 ہوئی۔ مگر مجھے اس کے مستند اور ترتیب پر اطلاع نہ تھی۔ اسی واسطے کہ میں نے مسلمانوں کی  
 حقیند براہین احمدیہ میں لکھ دیا۔ تاہم یہی سادگی اور عدم بناوٹ پر وہ گواہ ہو۔ وہ عین لکھنا  
 براہین احمدیہ میں تھا جس میں تھا مخالفوں کے لئے قابل استناد نہیں۔ کہ ہر گز مجھے خود بخود غیب کا  
 دعویٰ نہیں ہے بلکہ کہ خود خدا تعالیٰ مجھے نہ لکھا ہے۔ سو اس وقت تک حکمت الہی کا یہ

جلد نمبر 382، 381، 380

کشتہ فوج، جلد 52، حصہ چہارم، خزائن جلد 19، جلد 50، لاہور، ادارہ اسلامیات



۲۴۰

کہتے ہیں۔ پس ہم قرآن کو چھوڑ کر اور کس کتاب کو تلاش کریں یا نہ کیونکر اسکو ناکام مل سچے ہیں۔ خدا نے ہمیں تو یہ بتلایا ہے کہ عیسائی مذہب بالکل مر گیا ہے اور انجیل ایک مردہ اور ناقص کلام ہے۔ پھر زمرہ کو مردہ سے کیا جوڑ۔ عیسائی مذہب کے ہماری کوئی اصلح نہیں وہ سب کا سب ردی اور باطل ہے اور کج آسمانی کچھ بننے پر جزوقلان حمید کے اور کوئی کتاب نہیں۔ اس سے بائیس برس پہلے براہین احمدیہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے میری نسبت یہ الہام صریح ہے جو اس کے صلوٰۃ ۲۲۱ میں پانچواں حصہ ہے:۔ ولینترضی عنک الیہود ظالمین صریحاً وخرقوالہ بنین و بنات بغیر غلام قل هو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفو احد۔ ویمکرت ویمکر اللہ واللہ خیر الماکرین۔ الفتنۃ ماہنا فاصبر کما صبر اهلوا العزم وقل رب ادخلنی مدخل صدق۔ یعنی تیرا اور یہود اور نصاریٰ کا کبھی معاملہ نہیں ہوگا اور وہ کبھی تجھ سے راضی نہیں ہوں گے نصاریٰ سے مراد پادری اور انجیلیوں کے حامی ہیں) اور پھر فرمایا کہ ان لوگوں نے ناحق اپنے دل سے خدا کیلئے بیٹے اور بیٹیاں تراش رکھی ہیں اور نہیں مانتے کہ ابن مریم ایک عاجز انسان تھا۔ اگر خدا پہلے تو بیٹے ابن مریم کی مانند کوئی اور آدمی پیدا کر دے یا اس سے بھی بہتر جیسا کہ اُس نے کیا۔ مگر وہ خدا تو واحد شریک ہے جو موت اور تولد سے پاک ہے اس کا کوئی ہمسر نہیں۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جیسا یوں نے شہر حیار کھا تھا کہ سچ بھی اپنے قرب اور وجاہت کے زور سے واحد شریک ہے۔ اب خدا بتلاتا ہے کہ دیکھو میں اُس کا ثانی پیدا کرونگا جو اس سے بھی بہتر ہے۔ جو غلام احمد ہے یعنی احمد کا غلام۔

زنگی بخش جام احمد ہے	کیلیا پیارا یہ نام احمد ہے
لاکہ چل انبیاء مگر بخدا	سب سے بڑھکر مقام احمد ہے
باغ احمد سے ہم نے بھل کھایا	میل و مستل کلام احمد ہے
ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو	اُس سے بہتر کلام احمد ہے

یہ باتیں شاعرانہ نہیں بلکہ حقیقی ہیں اہل کفر کے نفس خدا کی تائید سچ ایسی مریم سے

۲۴۱

۲۱۱

باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پکارتی ہے واسطے خدا کی طرف سے  
علم خیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں گوئیے کسی جہد شریعت کے اس طور کا نبی کہلنے سے  
نہیں نے کسی انکار نہیں کیا۔ بلکہ اپنی معنوں سے خطائے مجھے نبی اور رسول کہہ کے پکارا ہے۔  
سو اب بھی میں اپنی معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا اور میرا یہ قول  
”من یستم رسول و نیاہ وہ ام کتاب“

اس کے معنی صرف اس قدر ہیں کہ میں صاحب شریعت نہیں ہوں۔ بلکہ بات بھی ضرور  
یاد رکھنی چاہیے اور ہرگز قراوش نہیں کرنی چاہیے کہ میں باوجود نبی اور رسول کے لفظ سے  
پکھڑے ہانے کے خدا کی طرف سے اطلاع دیا گیا ہوں کہ یہ تمام فیوض و کلام اسطرح سے ہے۔  
نہیں ہیں بلکہ آسمان پر ایک پاک و حمد ہے جس کا روحانی اقاہ میرے مثال حال ہے۔ یعنی  
عقائد منصوصہ صلی اللہ علیہ وسلم اس واسطے کو طوطا رکھ کر اور اس میں ہو کر اور ایسے  
نام محمد اور احمد سے مستثنی ہو کر میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں۔ یعنی جیسا کہ ایسا  
خدا سے خیب کی خبریں پانے والا بھی۔ اور اس طوطے سے خاتم النبیین کی خبر محفوظ رہی۔  
کیونکہ میں نے اللہ کا ہی اور ظالی طور پر محبت کے آئینہ کے ذریعہ سے وہی نام پایا۔ اگر کوئی  
شخص اس وحی الہیہ پر ناراض ہو کر کہیں خاتما لے لے میرا نام نبی اور رسول کہے تو یہ کسی  
حققت سے ہے۔ کیونکہ میرے نبی اور رسول ہونے سے خدا کی خبر نہیں لڑتی۔ یہ بات ظاہر ہے کہ  
جیسا کہ میں اپنی نسبت کہتا ہوں کہ خدا نے مجھے رسول اور نبی کے نام سے پکارا ہے ایسا ہی

یہ کیسی عمدہ بات ہے کہ اس طریق سے نہ تو خاتم النبیین کی مشکوک کی خبر لڑتی اور نہ اس کا کلام  
معلوم نہایت سے جو لایطواری طور پر اس کے مطلق ہے محوم ہے۔ اور محض عین کے دو بلکہ نہایت  
سے جو کی نہایت اسطرح سے ہے سو جس کے قریب چلے۔ اس کا کہہ بات نہیں ہو کہ اور کت  
خاتم النبیین کی خبری کذب و سہکت ہے۔ اس کے مقابلہ میں ہر صورت میں خدا کی گواہی نہیں ہے۔  
سو گواہوں ہیں۔ و سیدھا الذین ظلموا اہی مظاہر و مناقب

لے الجن: ۲۷ الشراء: ۲۲۸

یہ جملہ نمبر 382 پر درج ہے

ایک ظلی کا ازالہ نمبر 7، جلد 18، صفحہ 211، لا مردادہ دہلی

نزدل المسیح

۴۷۷

۴۷۷	اچھلن عشق نہ مرکب مانے اگر انیشت غلہ کچھ نہ مانے کشتہ دلبر و کار سے رستہ بکسر ننگ از ننگ سے	پہلے عشق و تہی نہ ہر آن سے قصہ کو تک کہ کو آن سے اُن غنائے یقیں کہ گوش شنید کرد کا در غیر حق برید	نقہ بیرون نہ علقہ اختیار دل برید و غیر آن دلدار پاک کشتہ ز لوث ہستی خلش رستہ از بندہ پستی خویش	آنچنان یاد در کنان نہ اخت کہ نہ اندید عجبے پرداخت قد مہمزد و براہ عدم گم یابوش از فرق تا بعد م	دگر دیر قد لے او گشتہ ہمد دلبر برائے او گشتہ سوخت ہر غرض بکسر دلدار دوخت چشم ال ز غیر نگار	دل و جلی بر شمعہا کردہ دھل لو اہل دعا کردہ مردہ و خویش تنفتا کردہ عشق پر شید و کار ہا کردہ	از خودی ہائے خود فنا و جلا سیل پر زند بود بد از جا آئیں جو فرسودہ دستاں یاد دل و باز دست فت جان یاد	عشق دلبر ہر مستعار باید ہر دم محبت کہے لو باید از پیچیدہ کشتہ گفتہ سے دل باو پرست گزاشتہ	ہر ظہر سے کیے سبب دارم و انہی کو بل طلب دارم پس جنیں شمعہ شمعہ حقیقت یار کہ بشود ہم از خودی آثار	ایں میسر نے شود ز نہاد بجز سخن ہائے دلبر دلدار عشق کہ نہ غلیظانہ دیدار نیو کہ کہ بر غیر واد گفتار	بالخصوص آن سخن کہ اندلدار خاصیت و لذت میں لہر کشتہ لو نیک نہ دہند ہزار ایں قتیلاں اہم دل نہ شمار	ہر بلے قتل تازہ و حق است خاندانہ رشتے او دم شہد است ایں سادات چہ ہر قسمت ما رفتہ رفتہ رسیدہ است ما	کہے ناست تیر ہر آنم حسب حق است مدگر باہم آؤم ہم نیز احمد مختار در دم جامہ ہمدار ہار	کہ ہائے نکرو باہمی یار بر تر کن دفتر است انانیا آہنچہ ماد است ہر نہاد جا داد آن ہام ہامو ہما جا	دل میں رندہ نصیب خود دل خود مرا شد بکسی خدا استاد حق اور احب اثر دیدم ہائے حق ہر وہ حق فر دیدم	ویدم از خلق منج و کروات و انچہ ہر دستہ شیلی لقات ویدم از ہر خلق جلوت یار کہ دیگر بر انداز یک کہ	آہنچہ می رشتہ مذہبی خلا خدا ایک ہا شہ ز خل ہر حق قرین منزہ اش عالم از خطا ہر حق است ایہم	من خدا مابعد شائستہ ام دل میں ہر شش گشتہ ام خدا ہست ہی کا مجید خدا ہن خلانے پاک و حید	آہنچہ ہر حق شہد دانہ آہنچہ ہر حق ہست بلوہ انوار ایں خلانے مستہد باہم بکہد کہم ہما زہ تاہم	آہنچہ یاد گر پر بدہ اندیش میں ہر حق دگر حکم حکم خدا ہست شہد ہر حق کہد کہم ہما زہ تاہم	کہہ دینے کہ ہر حق و ہر کہ کہہ دینے و ہر کہ کہہ دینے کہہ دینے کہ ہر حق
-----	--	--	---	---	---	---	--	---	---	--	---	---	--	--	---	--	---	--	--	--	--

۱۰۰



1177

بدین خطاب مرا هرگز التفات نبود  
 بتاج و تخت زمیں آرزو نمیدارم  
 مرا بس است که ملک ساجد است آید  
 و التماس ملک کرده اند و ز نخست  
 مرا که جناب علی است مسکن و ماوا  
 اگر جہاں همه تحقیر من کند چه خجسته  
 منم مسیح ز ملایک و منم کلیم خدا  
 نه طبع است که بدتر ز باطن من نولد  
 از آن قلوس پریدم بعد که دنیا نام  
 مرا بگلشی رضوان حق شدت گذر  
 کمال پائی صدق و صفا گم شده بود  
 مرغی از منم ایک صفت به خبری  
 کسیکه گم شده از خود غافل بود  
 نیادم نپسند بکشد که زار و جہاد  
 بجای زکات و صدق کسان و خدا وادیم  
 در حق من همه نپسند از محبت خداست  
 بجز امیری عشق و عشق به الهی نیست  
 عنایت و کرشمه پرورد مرا هر دم  
 بکار خاف قدرت هزار الهی است  
 بیایم که در صدق را و بخشش انم  
 بیایم که در عظم و در شد بخششیم

چه بجز من چه چنین حکم از خدا باشد  
 نه شوقی افسر شاهی بلایا باشد  
 که ملک و ملک زمین یا بجا کجا باشد  
 کنون نظر بتاج زمین جدا باشد  
 چرا بمنزله این نشیب جا باشد  
 که با من ست خدای کز و اقل باشد  
 منم محمد و احمد که مجتبی باشد  
 که جنگ او بکلیم حق از جا باشد  
 کشف بکشف عرش جلایا باشد  
 مقام من همین قدس و صفا باشد  
 دوباره از طریق و خط من بجا باشد  
 که رنگ گفته ام از وی گریا باشد  
 بر آنچه از دینش بکشد بجا باشد  
 عرض نه آدم و کس افتابا باشد  
 بدین عرض که زبانی بجا باشد  
 که در زبان خلایق از وی بجا باشد  
 بدو او همه امراض را و او باشد  
 به بینش با گرت چشمش را باشد  
 که شوقی بکشد از نفسش را باشد  
 بدستش بر آفرینا که پادشاه باشد  
 بجای نیز نمایم که در سا باشد

چه بجز من چه چنین حکم از خدا باشد  
نه شرقی افسر شاهی بلایا باشد  
که ملک و ملک زمین با بکا باشد  
کنون نظر مستعار زمین جدا باشد  
چرا بمنزله این تشبیه جایا باشد  
که با من است خبر کز و افغان باشد  
منم محمد و احمد که محبتی با باشد  
که جنگ او بکلیم حق از جدا باشد  
کنون بکلی عرش جلالت با باشد  
مقام من همین قدس و سلطان باشد  
دوباره از اسرار و خط من بپا باشد  
که دستک گفته اسم از وی گیر با باشد  
بر آنچه از دینش بستاند با باشد  
غرض از آدام و کس انصاف باشد  
بیک غرض که ز منستی بجا باشد  
که در زمان خلافت از و حیا باشد  
بعد از او هر امر حق بر او باشد  
به بینش با گشت و شمشیر باشد  
مگر شاهی رحمت از نقش با باشد  
دستان بر آفرینا که پادشاه باشد  
بناک نیز نمایم که در سما باشد

مقیّدہ النعم

۷۶

باب ہمام

لَا غَلْبَ لَنَا وَرُسُلِي وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلِبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ

نیکام میرے رسول غالب رہیں گے۔ اور وہ مغلوب ہونے کے بعد بدلہ غالب ہو جائیں گے۔

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ

خدا کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور وہ جو نیکوکار ہیں۔

لَرَبِّكَ زَلْزَلَةٌ الشَّاعَةِ ۖ إِلَىٰ آخِظٍ كُلِّ مَنْ فِي الدَّارِ

تیرے رب کے لیے ایک ناگہانی دھچکا ہے جو تمہیں دکھائے گا اور میں ہر ایک کو جو اس گھر میں ہو، دھچکا دے گا۔

وَأَمَّا زُوا الْيَوْمِ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ۖ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ

وہ مجرموں کا دن آ گیا ہے۔ حق آیا اور باطل

الْبَاطِلُ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ

جگمگا رہا ہے۔ یہی ہے جس کے بارے میں تم جلدی کرتے تھے۔

بَشَارَةٌ تَلْقَاهَا النَّبِيُّونَ ۖ أَنْتَ عَلَىٰ بَيْتِنَا مِنْ رَبِّكَ

یہ وہ بشارت ہے جو پیغمبر کو ملے گی۔ تو خدا کی طرف سے کھلی کھلی دلیل کے ساتھ ظاہر ہوا ہے

كُفَيْتَكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ ۖ هَلْ أَنْتَ مُكْرَمٌ عَلَىٰ مَنْ تَنْزِلُ

وہ لوگ جو تیرے پر ہنس شہ کرتے ہیں تو کس لیے ہم کان ہیں۔ کیا میں تمہیں بتاؤں کہ کن لوگوں پر

الشَّيَاطِينُ تَنْزِلُ عَلَىٰ كُلِّ آفَاكٍ أَثِيمٌ ۖ وَلَا تَيْسَسُ

شیطان اترتے ہیں۔ ہر ایک کذاب بدلہ پر شیطان اترتے ہیں۔ اور تو خدا کی

مِنْ رُوحِ اللَّهِ ۖ إِلَّا أَنْ رَوْحَ اللَّهِ قَرِيبٌ ۖ إِلَّا أَنْ نَصْرَ

رحمت سے ذمہ داری متھو۔ خبردار ہر خدا کی رحمت قریب ہے۔ خبردار ہر خدا کی مدد

اُن دن میں جب میں نے میرے رسول کو کھلی کھلی باتیں کہیں گی تو خدا تعالیٰ نے مجھے تمام حیلہ طرز سے

لائی ہوئی ہتھکنڈیں دیں گی کہ میں ہر طرف غلبہ کر سکوں گا۔ میں نے تمہیں بتا دیا ہے کہ میں تمہیں

جو چیزیں تمہیں ملنے لگی ہیں ان کی اصلیت بتا رہا ہوں کہ یہ سب تمہاری ہی باتیں ہیں اور تمہاری ہی

حیلہ دھاندلی ہے۔ یہ سب تمہاری ہی باتیں ہیں اور تمہاری ہی حیلہ دھاندلی ہے۔ منہ

۲۰۷

عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا ہے۔ پھر اس کے بعد اسی کتاب میں میری نسبت یہ وحی اُتدی ہے۔  
 جبریل علیہ السلام نے حلال الانبیاء یعنی خدا کا رسول نبیل کے حلال میں (دیکھو براہین صحیحہ  
 ص ۲۰۴) پھر اسی کتاب میں اس مکار کے قریب ہی یہ وحی اُتدی ہے محمد رسول اللہ  
 والذین معہ اشداء علی الکفار وجاء بینہم اس وحی الہی میں میرا نام لکھا گیا  
 اور رسول بھی۔ پھر یہ وحی اُتدی ہے جو ص ۲۰۵ براہین میں درج ہے۔ دنیا میں ایک نیا  
 کیا۔ اس کی دوسری قرأت یہ ہے کہ دنیا میں ایک نیا آیا۔ اسی طرح براہین صحیحہ میں  
 یہ کئی جگہ رسول کے لفظ سے اس عاجز کو یاد کیا گیا سو اگر یہ کہا جائے کہ آنحضرتؐ تو  
 خاتم النبیین ہیں۔ پھر آپ کے بعد اور نبی کس طرح آسکتا ہے۔ اس کا جواب یہی ہے کہ  
 بیشک اس طرح سے تو کوئی نیا ہوا پڑتا نہیں آسکتا۔ جس طرح سے آپ لوگ  
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آخری زمانہ میں آتے دیکھتے ہیں اور پھر اس حالت میں ان کو نبی بھی  
 مانتے ہیں۔ بلکہ چالیس برس تک سلسلہ وحی نبوت کا جاری رہتا اور زمانہ آنحضرتؐ  
 صل اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ جاتا آپ لوگوں کا عقیدہ ہے۔ بیشک ایسا عقیدہ تو  
 محضیت ہے اور آیت ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین اور حدیث لا نبی  
 بعدی اس عقیدہ کے کذب صریح ہونے پر کامل شہادت ہے۔ لیکن ہم اس قسم کے  
 عقاید کے سخت مخالف ہیں۔ اور ہم اس آیت پر تجاہد کامل ایمان رکھتے ہیں جو فرمایا کہ  
 ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین اور اس آیت میں ایک بیشک کوئی ہے جس کی  
 ہمارے مخالفوں کو خبر نہیں اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ آنحضرتؐ  
 صل اللہ علیہ وسلم کے بعد بیشک کوئی کے دروازے قیامت تک بند کر دیئے گئے۔  
 اور ممکن نہیں کہ اب کوئی ہندو یا یہودی یا عیسائی یا کوئی رسمی مسلمان نبی کے لفظ کو  
 اپنی نسبت ثابت کر سکے۔ نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی میری صدیق  
 کی کھلی ہے یعنی فتاویٰ الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے

کے الاحزاب : ۴۱



خطبہ الہامیہ

۵۳

وَلَكِنْ تَحْدِيثٌ لِّنَعْمِ اللَّهِ الَّذِي هُوَ عَازِسٌ لِّفَنَاءِ

مگر شکر خست اپنے کس خداست کہ لایں فوہمال و نشاندہ است  
مگر اس خدا کی نعمتوں کا شکر ہے جو نے اس فوہمال کو نکایا ہے۔

الْغَرَّاسِ ۖ وَإِنِّي غَسَلْتُ بِمَاءِ الثَّوْرِ وَطَهَّرْتُ بِعَيْنِ

وہں آب نور غسل دلوہ شدم دیشم

مہر میں نہ کے ہاتھ کے ساتھ غسل دیا گیا ہوں مہر الہی پاکیزگی کے مہر

الْقُدُّوسِ مِنَ الْأَوْسَافِ وَالْأَدْنَاۤسِ ۖ وَمَسَّابِي رِيّٰ

پاکیزگی الہی پاکیزہ کردہ شدم ازبیک و کعبہ تار و نام میں رب میں

میں پاکیزہ کیا گیا ہوں اور صاف کیا گیا ہوں تمام میلوں اور کعبہ تار سے۔ اور میرے رتبے میرا نام

أَحْمَدَ فَلَحْمَدُوتِي وَلَا تَشْفِمْوَنِي وَلَا تُؤْصِلُوا أَمْرَكُمْ

مہر خدا۔ میں سبکدوشی میں کہنہ و مرا دشنام دہید و امر خود را تا جہد

مہر نکاح میں میری تعریف کرو مہر ہے دشنام مت دو اور اپنے امر کو تا ابیدگی کے

إِلَى الْأَبْلَاسِ ۖ وَمَنْ حَمِدَنِي وَمَا غَادَرَهُ مِنْ نُّوعٍ

لہدی ہوا نہ دہر کہ سبکدوشی میں کرد دہے اسے کٹ بجلاشت

وہم تک مت پہنچو وہ میں نے میری تعریف کی وہ کوئی قسم کو بیعت کی نہ چھوڑی

حَمْدًا قَمَامًا ۖ وَمَنْ كَذَّبَ هَذَا الْبَيَانَ فَقَدْ

پہر او مدح و گفت و رنگب کذب نشد و ہر کہ کذب میں بیان کرد پس او

کو جس نے کذاب اور جھوٹ کا رنگب دکایا۔ اور جس نے اس بیان کو جھوٹا پس اس نے جھوٹ

مَكَانَ ۖ وَأَغْضَبَ الرَّحْمَنَ ۖ فَوَيْلٌ لِّلَّذِي مَثَلَ

معاظمت مت و فلاحے خود ماہ غضب آمد وہ ہیں ہاں غصہ و عصب مت کہ شک کرد

پہر ہے وہ اپنے خدا کے غصے کو بھڑکایا ہے پس اسوں میں ہدای پر میر نے شک کیا۔



میرے مخالف حضرت قیس بن مریمؑ کی نسبت کہتی تھی کہ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسرا  
دنیا میں آئیے گا۔ اور خود بخود بھی اس لئے اُنھے آئے پر بھی وہی اعتراض ہو گا جو مجھ پر کیا جا رہا ہے یعنی  
مکہ کا قحطی کے خیر خیریت نہ ہو گا۔ عرض کرتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد  
جو وہ حقیقت قائم ہو گئی تھی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل سے بلا سے جانا کہ ان اعتراض کی بات  
نہیں آتی تھی اس سے ہر حقیقت ڈھکی چھپی ہے۔ کیونکہ وہی بار بار جھکا ہوا کہ میں بموجب آیت و احقرینا  
مشاورتنا یکتو سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی قائم انبیاء ہوں۔ اور خدا تعالیٰ سے میں پرس  
پہلے پہل میں میرا نام نکلا اور احمد رکھا ہے۔ اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وعدہ قرار دیا  
ہے۔ پس اس وعدے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے  
کوئی توکل نہیں آیا کیونکہ عرض اپنے اصل سے قطع نہیں ہوتا۔ اور جو عرض غالی طور پر محمد ہوں  
صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اس وعدے سے خاتم النبیین کی ہر نبی نہیں ہوتی۔ کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو  
کسی محدود ہی نہیں سمجھا جاتا بلکہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبی رہے نہ لگا کر۔ یعنی جس کی ہر نبی ہوتی  
پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور بعد میں کسی میں تمام کائنات کی نبی مع نبوت محمدؐ کے لیے  
آئینہ کلیت میں منکس ہیں تو ہر کونسا ایک انسان پر اس سے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا  
جس کے قبول نہیں کر سکتے تو ان کے بعد کہ بعد کی موجود خلق اور خلق میں ہم رنگ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم پر لگا کر اس کا کہا جناب کے اسم سے مطابقت ہو گا۔ یعنی اس کا نام بھی محمدؐ اور  
اس کا ہونا اس کے اہمیت میں سے ہو گا اور جس حدیث میں ہے کہ محمدی سے ہو گا۔ یعنی  
مکہ اس بات کا حرف ہے کہ وہ دعایت کے ڈو سے اس کا نبی میں سے ہو گا اور اس کی نوح کا  
عقب ہو گا۔ اس پر نہایت قوی ترین ہے کہ جن الفاظ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خلق میں  
کہا۔ پہلے ایک کلمہ کے نام ایک کر دیکھ ان الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم اس وعدہ کو اپنا ہدف بیان فرما چکا ہے یہی حیرت انگیز نبی کا ایشوا باندھا۔ اور بعد

سے کچھ کہ۔ یہ بات میرے ساتھ کہ تمہارے ایک مادی جلدی شریعت خاص میں مانتے ہیں

بنی خاں میں سے تھی۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کہا کہ وہ اب میں سے فرمایا کہ

سلمان بن ابی العیث علی عشاء بالحبس میں وہ نام میں دیکھو وہ سلم۔ اور

سلم چونکہ کہ کہتی ہیں کہ وہ سلم میرے آقا پر ہو گی۔ ایک تہذیبی ہندوستانی شخص

اور کہہ کر کہی۔ وہ ساری دنیا میں کہ میں وہی ہوں کہ وہ کہہ کر کہی کہ وہ اس کی حکمت



اِنَّكَ بِمَنْزِلَةٍ تُؤْخِذُ بَيْنَ وَتُغْرِيبُ بَيْنَ فَحَاقَ اَنْ تُعَانَ وَتَعْرِفَ بَيْنَ النَّاسِ۔  
ترجمہ: ایسا ہے جیسا میری توجہ اور غریب۔ توجہ وقت آگیا جو قریب مدد کی جائے اور ترجمہ کو لوگوں میں معروف و مشہور کیا جائے۔

حَقُّ آلِ حَمْدٍ اِلَّا تَسَابَحُ حِينَ تَبْتَغِي الدَّخْلَ لَسْتَ بِمَنْزِلَةٍ تَكُنْ شَيْئًا مَّا لَكَ وَرَدَ۔  
کیلا انسان پر معنی ترجمہ پر وہ وقت نہیں گذرا کرتا دنیا میں کچھ بھی ذکر و تذکرہ نہ تھا یعنی ترجمہ کو کوئی نہیں جانتا تھا کہ تو کون ہے اور کیا چیز ہے اور کس شمار و حساب میں نہ تھا یعنی کچھ بھی نہ تھا۔  
یہ سب شے عظمت و احسان کا حوالہ ہے تاہم حقیقت کے آئندہ فضلوں کے لئے ایک نئے شعر ہے۔  
شَبَّاعَاتُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی زَادَ مَجْدَكَ۔ يَنْقِطُ اَبَاؤُكَ وَبَيْنَهُ دُيُونُكَ۔  
سب پائیاں خدا کے لئے ہیں جو نہایت برکت والا اور عالی ذات ہے اس لئے تیرے بعد کو زیادہ کیلئے تیرے آباد کا نام اور ذکر مستطیع ہو جائے گا یعنی بطور مستقل ان کا نام نہیں رہے گا اور خدا تجھے سبابتداء شرف اور مجد کا کرے گا۔  
تُعِشُوتُ بِالرَّغِيبِ وَتُخِشُّتُ بِالْقَبِيضِ اَيْتُهَا الْقَبِيضُ نَقِيٌّ۔ تُعِشُوتُ زَاكَاةَ الْوَالِدَاتِ حِينَ تَكُنِ  
تو رغیب کے ساتھ مدد کیا گیا اور صدق کے ساتھ زکوٰۃ کی گئی اس معنی میں۔ ترجمہ کیا گیا اور غرضوں کے لئے کہ کتاب گریز کی جگہ نہیں یعنی مدد والی ہنسی مدد تک پہنچ جائے گی کہ غرضوں کے دل کوٹ جائیں گے اور ہنسی کے دونوں پر ہنسی قبول ہو جائے گی اور حق آشکارا ہو جائے گا۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُشْرَكَكَ حَقُّ يَسْبِغُ الْغَيْبِ وَمِنَ الْغَيْبِ  
لَا تُخَا اِيَا نَحْنِیْ ہے جو ترجمہ چھوڑ دے جب تک وہ غیبت اور غیب میں مرتبہ فرق نہ کرے۔  
وَاللّٰهُ حَالٌ عَقْدٌ اَخِيْرٌ وَلَكِنَّ اَلْغَاثَ كَاسٍ لَا يَغْلُظُ شَوْقُ  
اللہ خدا اپنے امر پر غالب ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔

۱۔ "فرمایا کہ میرے نزدیک اس کے یہ معنی ہیں کہ شخص بزرگ توجہ کے ساتھ ہے جو کہ ایسے ناز میں آوے بیک توجہ کی حالت میں  
بہ ہوتی ہوتی ہیں اور شریک کی حالت اور نفس کا جائز ہر اس شخص یا مرد شدہ کو توجہ کہ پاس ایسے لگائی جاتی ہے کہ وہ تمام اپنے  
مراعات اور محاسن ایک طرف رکھ کر توجہ کے قائم کرنے میں خود ایک بہتم توجہ ہو جاتا ہے اس کے اُٹھنے بیٹھنے اور رک  
اور سکون اور ہر ایک قول و فعل میں توجہ کی ہوائے گی اور اس کی ہوائی ہے کہ اس میں لوگوں نے اپنے اپنے مقام کو بہت بڑا رکھا ہے  
موجب یک خدا کیسے کہ سو روگنا زکوٰۃ کے واسطے دے گئے جب تک نہیں لگا سکتا جیسے لوگ اس راہ اپنی دوسری طرف  
کے لئے پتہ راہ لے رہے ہیں لیکن جو کشتیاں کر رہے ہیں اس طرح وہ توجہ کے لئے پتہ راہ لے رہے ہیں کہ خدا کی خواہشات میں کی  
توجہ اور محنت اور جہل غالب آویں اس وقت کہا جاتا ہے کہ اَلْكَوْبُ بِمَنْزِلَةٍ تُؤْخِذُ بَيْنَ وَتُغْرِيبُ بَيْنَ  
(الہدویۃ فی سیرۃ محمد ص ۱۹۷ صفحہ ۹۱ کا نمبر ۲)

214.7

غَفُورٌ رَحِيمٌ

۲۰ اپریل ۱۹۰۳ء

مفتی

۷۔ (ترجمہ و مرتب) اویسؓ کے نزدیک وہ مقام رکنا ہے جس سے تمام مخلوق کا واقعہ ہے تو میرے نزدیک منزلِ عرش ہے۔

14

[illegible]

۴ فروری ۱۹۰۵ء  
 سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ رَحِيمٍ۔ وَامْتَّازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُنِجِمُونَ۔  
 سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ رَحِيمٍ۔ وَامْتَّازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُنِجِمُونَ۔  
 (کالی اہلبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۵)

**فروری ۱۹۰۵ء** (الف) "رؤیا۔ ایک کاغذ دکھایا گیا جس میں کچھ سطوح فارسی خط میں ہیں اور سب انگریزی لکھا ہوا ہے مطلب میں کا یہ سمجھ میں آیا کہ جس قدر روپیہ نکلتا ہے سب دے دیا جاوے گا۔  
(البد و جلد ۴ نمبر ۴ صفحہ ۴، فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۱۷)  
(ب) "ایک رؤیا دکھی کہ ایک کاغذ ہے جس کے اوپر کی دو تین سطریں فارسی خط میں ہیں باقی سب انگریزی ہے اس کا مطلب یہ سمجھ میں آیا کہ گویا کوئی میراث نام لے کر کتاب ہے کہ دو سو تپاس روپیہ انہیں دیا جائے۔  
(ریور آف دی ٹیچرز جلد ۴ نمبر ۴ فروری ۱۹۰۵ء)

۲۰ فروری ۱۹۰۵ء "اِنَّكَ اَمْرٌ اِذَا اَرَدْتَ شَيْئًا اَنْ تَقُوْلَ لَهُ اَنْ يَكُوْنُ"۔  
 (المید بدل نمبر ۱۰۰ صفحہ ۲۰۵ - المکمل بدل نمبر ۱۰۰ صفحہ ۲۰۵ فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲)  
 ترجمہ: تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہوجاتی ہے۔  
 (حقیقۃ الاولیٰ صفحہ ۱۰۵ - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۰۵)

۲۰ فروری ۱۹۵۶ء حضور کی طبیعت ناماز تھی۔ حالت کشتن میں ایک شیشی دکھائی گئی جس پر لکھا ہوا تھا:-  
خاکسار میر منٹ  
(الحکم جلد ۹ نمبر، صفحہ ۳۴ فروری ۱۹۵۶ء صفحہ ۱۲۔ ریویو آف انجینئرنگ ماہنامہ ۱۹۵۶ء صفحہ ۱۳)

۲۷ فروری ۱۹۰۵ء کشف و کھیا کہ دہناک موتوں سے عجیب طرح پر شور قیامت برپا ہے۔ میرے  
ترجمہ و تفسیر کے لیے نوٹس دیا گیا۔ میں حیرت سے بیٹھنے لگا کہ اپنے لئے یہ کیا  
۱۔ (نوشہ از قرب) سائنس ہورن، ریم کی طرف سے کیا ہے اور اس کے لیے اس کا نام ملے، ہر جگہ سلاحتی  
۲۔ یہ ہم کی طرف سے یہ بات ہے۔ اے عمر! آج تم ملے ہو۔



غلیہ الیہ

۵۵

النِّسَاءَ وَالرِّجَالَ ۱۹۰ فَجَعَلَنِي مَظْهَرَ الْمَسِيحِ عَيْنِي

نہ دیکھ کر کہہ آید میں مرا جانے نہیں دیتے

میں کو دیکھ کر کہہ آئے ہیں میں کو دیکھ کر کہہ آئے ہیں

ابن مَرْيَمَ لَدَفْعِ الضَّرِّ وَابَادَةِ مَوَادِّ الْخَوَايَةِ ۱۹۱

میں نے کہہ کر کہہ آئے ہیں میں نے کہہ کر کہہ آئے ہیں

میں نے کہہ کر کہہ آئے ہیں میں نے کہہ کر کہہ آئے ہیں

وَجَعَلَنِي مَظْهَرَ النَّبِيِّ الْمُهْدِي أَحْمَدًا أَخْرَمَ

میں نے کہہ کر کہہ آئے ہیں میں نے کہہ کر کہہ آئے ہیں

میں نے کہہ کر کہہ آئے ہیں میں نے کہہ کر کہہ آئے ہیں

لِقَاضِيَةِ الْخَيْرِ وَاعَادَةِ عَهْدِ الدِّرَايَةِ وَالْهَدَايَةِ ۱۹۲

میں نے کہہ کر کہہ آئے ہیں میں نے کہہ کر کہہ آئے ہیں

میں نے کہہ کر کہہ آئے ہیں میں نے کہہ کر کہہ آئے ہیں

وَتَطْهِيرِ النَّاسِ مِنْ دَرَنِ الْغَفْلَةِ وَالْجَنَائَةِ ۱۹۳

میں نے کہہ کر کہہ آئے ہیں میں نے کہہ کر کہہ آئے ہیں

میں نے کہہ کر کہہ آئے ہیں میں نے کہہ کر کہہ آئے ہیں

فَجَسْتُ فِي الْحَلَّتَيْنِ الْمَهْزُودَتَيْنِ الْمُصَبَّغَتَيْنِ

میں نے کہہ کر کہہ آئے ہیں میں نے کہہ کر کہہ آئے ہیں

میں نے کہہ کر کہہ آئے ہیں میں نے کہہ کر کہہ آئے ہیں

بِصَبْغِ الْجَلَالِ وَصَبْغِ الْجَمَالِ ۱۹۴ وَأَعْطَيْتُ صِفَةً

میں نے کہہ کر کہہ آئے ہیں میں نے کہہ کر کہہ آئے ہیں

میں نے کہہ کر کہہ آئے ہیں میں نے کہہ کر کہہ آئے ہیں

لِإِفْكَارِ وَإِخْيَارِ مِنَ الرَّبِّ الْفَعَالِ ۱۹۵ فَأَمَّا الْجَلَالُ

میں نے کہہ کر کہہ آئے ہیں میں نے کہہ کر کہہ آئے ہیں

میں نے کہہ کر کہہ آئے ہیں میں نے کہہ کر کہہ آئے ہیں

ٹپا لے کر خط آیا کہ میری والدہ فوت ہو گئی ہے اور اس حق میرے چھوٹے بھائی کو کوئی سنبھالنے والا نہیں ہے اور پھر خط کے بغیر میں یہ بھی لکھا ہوا تھا کہ اس حق بھی فوت ہو گیا ہے اور بڑی جلدی سے بگایا کہ دیکھتے ہی چلے آؤں۔ اس خط کے پڑھنے سے بڑی تشویش ہوئی کیونکہ اس وقت میرے گھر کے لوگ بھی سخت تپ سے بیمار تھے۔۔۔ تب مجھے اس تشویش میں ایک دفعہ غنودگی ہوئی اور یہ الہام ہوا۔

إِنْ كَيْدَ كُنَّ عَظِيمٌ

یعنی اسے عورتوں اتنا سے فریب بہت بڑے ہیں۔۔۔ اس کے ساتھ ہی تفہیم ہوئی کہ یہ ایک غلاف واقعہ بہانہ بتایا گیا ہے تب میں نے۔۔۔ شیخ مدظل کو جو میرا نوکر تھا ٹیپا لے کر روانہ کیا جس نے واپس آکر یہی کیا کہ اس حق اس کی والدہ ہر وہ زندہ موجود ہیں۔ (نقل کا بیج صفحہ ۲۳۴-۲۳۵ بحال خزانہ جلد ۱۵ صفحہ ۶۱۱-۶۱۰)

۳۰ ستمبر ۱۸۹۲ء

فَلَمَّا تَبَيَّنَ الْإِنْتِلَاقُ - هَذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ - يُوَكِّدُ لَكَ الْوَلَدُ رَيْدُ قِيَمَتِكَ  
الْتَفَتُ - إِنَّ نَوَافِلَ كَرِيمًا - أَتَيْتُمَا مِنْ حَضْرَةِ الْوُثُوقِ

اور مترق یادداشتیں از حضرت سیح موجود علیہ السلام صفحہ ۱۵۰

۴ اکتوبر ۱۸۹۲ء

عَقَاظُهُ حَتَّى يَمُوتَ أَدَّتْ لَهْمًا - يَكُنَّا آمُرُكَ إِذَا أَرَدْتُ رَيْدُ قِيَمَتِكَ  
تَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ - أَنْتَ بِمَا مَلِيقًا - يَكُنَّا آمُرُكَ إِذَا أَرَدْتُ رَيْدُ قِيَمَتِكَ  
كُنْ فَيَكُونُ - أَتَيْتُكَ فَهَذَا جَلَدُكَ رَبِّكَ الْأَعْلَى - أَنْتَ بِمَا مَلِيقًا - يَكُنَّا آمُرُكَ إِذَا أَرَدْتُ  
رَيْدُ قِيَمَتِكَ أَنْ تَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ - أَنْتَ بِمَا مَلِيقًا - أَنْتَ بِمَا مَلِيقًا - أَنْتَ بِمَا مَلِيقًا  
يَكُنَّا آمُرُكَ إِذَا أَرَدْتُ رَيْدُ قِيَمَتِكَ أَنْ تَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ - أَنْتَ بِمَا مَلِيقًا - أَنْتَ بِمَا مَلِيقًا

۱۔ از جبر اندر قرب، انکاد کے بغیر سے سخت ملتا ہے جسے ایک بیٹا ملا ہوگا اور فضل تیرے نزدیک ہوگا میرے سرور  
قرب سے میں شایب باری سے آتا ہوں۔

۲۔ از جبر اندر قرب، انکاد کے ساتھ ملتا ہے کہ ان کو کرنے کیوں اہانت دی۔ تیرا کام یہ ہے کہ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے تو  
اسے کہہ کر ہوا تو ہو جائے گی۔ تو تم سے ملنے والا ہے تیرا کام یہ ہے کہ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے تو اسے کہہ کر ہو جائے  
ہو جائے گی۔ تیرا کام یہ ہے کہ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے تو اسے کہہ کر ہو جائے گی۔ تیرا کام یہ ہے کہ جب تو کسی چیز کا  
ارادہ کرے تو اسے کہہ کر ہو جائے گی۔ تیرا کام یہ ہے کہ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے تو اسے کہہ کر ہو جائے گی۔ تیرا کام یہ ہے کہ جب تو کسی چیز کا  
ارادہ کرے تو اسے کہہ کر ہو جائے گی۔ تیرا کام یہ ہے کہ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے تو اسے کہہ کر ہو جائے گی۔ تیرا کام یہ ہے کہ جب تو کسی چیز کا

تذکرہ محمودی والہامات، صفحہ 164، طبع چہارم، ماہ مرزا کاویانی

یہ حوالہ صفحہ 385 پر درج ہے

**سلسلہ ۱۹۰** میرے ایک دوست نے اپنی نیک نیتی سے یہ نظر پیش کیا تھا کہ آیت **لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا** میں **عَفْوٌ** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب ہے اس سے کہہ کر جو سمجھا جائے کہ اگر کوئی دوسرا شخص افترا کرے تو وہ بھی ہاک کیا جائے گا۔۔۔۔۔ جس بات میں نے اپنے اس دوست کو یہ باتیں سمجھائیں تو اس بات مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے وہ حالت ہو کر جو وہی اللہ کے وقت سے گزر چکا ہو رہی ہے وہ نظارہ گفتگو کا دوبارہ دکھایا گیا اور پھر وہاں ہوا۔

**قُلْ إِنْ هَدَىٰ اللَّهُ هُوَ الْهَدَىٰ**

یعنی خدا نے جو چاہا اس آیت **لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا** کے تعلق سمجھایا ہے وہی معنی صحیح ہیں۔

(اربعین نمبر ۵۷ صفحہ ۷۷۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۲۷ تا ۴۲۸)

**سہر و کبریت سلسلہ ۱۹۰** "منشی اعلیٰ بخش اکوٹھٹ کی کتاب **حصائے مولیٰ** مجھ کو ملی جس میں میری ذاتیات کی نسبت **محسن سوری** تخلص سے اور خدا کی بعض نعمی اور پاک پیشگوئیں پر سراسر شتابکاری سے حملے کئے ہیں۔ وہ کتاب جب میں نے ہاتھ میں سے چھوئی تو تھوڑی دیر کے بعد منشی اعلیٰ بخش صاحب کی نسبت یہ الہام ہوا۔

**يُرِيدُونَ أَن يُكْرَهُوا بِكُلِّ شَيْءٍ وَإِنَّهُمْ يُكْرَهُونَ بِكُلِّ شَيْءٍ وَإِنَّهُمْ يُكْرَهُونَ بِكُلِّ شَيْءٍ وَإِنَّهُمْ يُكْرَهُونَ بِكُلِّ شَيْءٍ**

**الْمُتَوَاتِرُونَ. أَتَاكَ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ لَدَىٰ- وَإِنَّ اللَّهَ قَلْبُكَ وَرَبُّكَ. فَقُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا أَوْ أِنْ أَلْفَ مَرَّةٍ الَّذِينَ الْفُقَرَاءُ وَالَّذِينَ هُمْ يَحْسِبُونَ الْحُسْنَىٰ**

اے میں وہ ہیں صاحب افکار کی سعادت سے محروم ہوتا ہے کہ یہ دوست مولوی محمد صاحب تھے۔ دیکھئے

معاذات اللہ جلد ۲۲ صفحہ ۷۷۔ (مربع)

اے الحاقہ: ۲۵

مجھے یہ اگر کوئی شخص بلکہ خدا کے نبوت اور اس میں اللہ ہونے کا دعویٰ کرے تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بلاؤ

نبوت کے تصور کو نگاہیں پائے گا۔ (اربعین نمبر ۵۷ صفحہ ۷۷۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۲۷ تا ۴۲۸)

اے بخیر انکم جلد نمبر ۲۲ صفحہ ۷۷۔ میری کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ۔

"آپ نے میری کتاب کو کفر یا کلمات کو اعلیٰ بخش صاحب اکوٹھٹ کی کتاب کے آئے کا تشبیہ سے سامنے

پیش کیا گیا ہے پھر یہ الہام ہوا۔۔۔۔۔

اس الہام پر حضرت نے فرمایا کہ میرا الہام ہے اے ایک لمحہ غصہ نہ ہو بلکہ یہ جو لفظ کے لفظ سے اور اس کے بعد



۸۔ دسمبر ۱۹۰۰ء "۔ دسمبر ۱۹۰۰ء کی صبح کو فرمایا کہ کل رات میری آنکھ کے پرٹھے میں درد تھا اور اس شدت کے ساتھ درد تھا کہ مجھے خیال آیا تھا کہ رات کی نو بجو بس رہی۔ آخر وہی غنودگی ہوئی اور اللہ صاف ہوا۔  
 کُوْنِیْ بِرَدِّا وَ سَلَامًا  
 اور سَلَامًا کا غلط بھی ختم نہ ہونے پایا تھا کہ خدا درد جاتا رہا ایسا کہ کہیں ہوا ہی نہیں تھا یا  
 (الحکم جلد نمبر ۳۴، صفحہ ۴۰ دسمبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۶)

۱۹۰۰ء اور دسمبر ۱۹۰۰ء (۱) میں ہر گنتیں نہیں رکھتا کہ میں اس وقت سے پہلے مرنوں جب تک کہ میرا قاورمدا

---

بقیہ حاشیہ:-

بغیر حاشیہ :-  
 میں آؤ گا دینی کے فتنوں میں کیا ہے کیا مطلب کہ یہ صاحب روگ تو نیک عیالک اور دوسرے بگتے ہیں حالانکہ ان کو اتنی  
 خبر نہیں ہے کہ آنت یبائی متفرقہ آؤ گا دینی خونی ہے کہ اس فقرائے مسکین و عیال کے حکم کا انہیں کیا مطلب  
 فتنہ کے فرقہ کے ہاں قابل حاشیہ معلوم ہوتا ہے۔  
 لے " اس پر آپ نے فرمایا کہ ہم کو تو خدا تعالیٰ کے اس کلام پر جو ہم پر وحی کے ذریعہ نازل ہوتا ہے اس قدر یقین  
 اور مطلق وہ بالبعیوت یقین ہے کہ نیت اللہ میں کھلا کر کے جس قسم کی چاہو قسم سے دو۔ بلکہ میرے تو یقین یہی ملک ہے کہ اگر  
 میں اس بات کا انکار کر دیا تو پھر میں کہیں کہیں خدا کی طرف سے نہیں تو سنا کا فرماؤ جی ہاں۔  
 (الحکم جلد ۲ نمبر ۱۰ ص ۱۰۰) (مجموعہ رسائل حضرت مولانا صاحب دہلی ص ۱۰۰)

اسلامی قرآنی

۴۴

ظاہر ہے کہ بچے انجیل فی سہ انجیلا اشارے کے طہرہ ہے۔ اور دراصل اس سے  
 ایک درجے کی غلاست کنایہ مقرر فرمائی گئی ہیں۔ جیسا کہ حضرت یحییٰ موعود  
 علیہ السلام نے ایک موعودہ اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت  
 آپ پر اس طرح طاری ہوئی۔ کہ گویا آپ وحدت ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اسے  
 ربوبیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا بچنے والے کے لئے اشارہ کافی ہے  
 پس جن لوگوں کو سیرا وہ رکھو جو میں نے حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام کی خدمت  
 میں لکھا تھا اور اس میں اپنی کشفی حالت ظاہر کی تھی میرے جنون کی دلیل  
 فکر آج ہے وہ اپنے ایمان کی فکر کریں اور قرآن کے الفاظ قابلہ حکات مقام  
 دو جنت و من و دلہا جنت پٹا کی کسوٹی پر اپنے ایمان کو پکھیں یہاں  
 اللہ تعالیٰ نے دے دے کو مدح و عطا فرماتے گا وعدہ فرماتا ہے جس کی  
 تعریف و میانی فقرات ہیں۔ بچنے والوں میں چٹے ہو گئے۔ لوگو اور مرجان ہو گئے  
 سرانے ہو گئے و غیرہ و غیرہ میں فرماتا ہے کہ اون دو جنتوں سے وہے دو  
 جنت اور بھی ہیں چہرے مرنے کے بعد اون کو دو جنت ملیں گے ایسے ہی  
 اسی دلی زندگی میں بھی دو جنت ملیں گے اور الفاظ من کان فی حدیثی اعلیٰ تھو  
 فی الاخرۃ اعلیٰ۔ اس کی تشریح ہے۔

اب یہاں صاحب اور مولوی محمد مسلی صاحب ہر بانی فزا کر کھول کر لکھیں کہ  
 ان کو دو جنت کون سے حاصل ہیں۔ یہ اپنی اعتراض کر دینا تو بڑا آسان ہے  
 خود کسی صنعت کے موصوف پیکر بتادیں۔ اب میں مختصر طور پر اون جوابوں  
 اور کشفوں کو ظاہر کرتا ہوں جو بطور پیشگوئی ظاہر ہوئے اور ہونے والے ہیں  
 ایک سال سے زیادہ عرصہ گزرا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ پشاور کے گرد کسی  
 سلطان بادشاہ کی چیل چال ہو رہی ہے انجام کچھ معلوم نہ ہوا تھا۔ مگر تاہم میں نے





1841

”چونکہ میری توجہ پہلے ارشاد ہونا چاہیے کہ

أَذْعُوْنَ لِأَسْتَجِيبْ لَكُمْ

اس مجھے یقین دلایا گیا ہے کہ اگر آپ تقویٰ کا طریق چھوڑ کر ایسی گستاخی کریں گے اور اسیت لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ کو نظر انداز کریں گے تو ایک سال تک اس گستاخی کا آپ پر ایسا ٹھٹھا اٹھلا اثر پڑے گا جو دوسروں کے لئے بطور نشان کے ہو جائے گا۔

(از اشتداد عداوت و تشدد و اشتداد تبلیغ و رسالت جلد دوم صفحه ۲۸ مجموعہ اشتدادات جلد اول صفحہ ۲۳۹)

نومبر ۱۹۹۱ء

وَأَيُّكُمْ فِي الْمَتَابِعَاتِ اللَّهُ دَسَّقْتُ أَنِّي هُوَ وَلَمْ يَنْسِكْ لِي إِرَادَةً وَلَا خُفْرَةً  
وَلَا حَمْلًا وَتَنْجِيَةً لَفِيهِ وَمِثْرًا كَأَنِّي مُنْشَلِمٌ بِلِ كَشْفِي يَدًا بَطْلَةً عَلَى رُءُوسِهِمْ وَأَخْفَاءُ فِي تَلْسِيمِهِ  
حَتَّى مَا يَكُنْ مِنْهُ أَكْرَدٌ وَلَا دَائِمَةٌ وَمَا رَأَى الْمَفْكُودِينَ.

وَأَمَّا مَنْ يَقْنُتْ إِلَى اللَّهِ فَيُجْزِئَ إِلَيْهِمْ وَيُفْجِرُ بِهِ فِيهِ كَمَا يَجْزِي مِثْلُ هَذِهِ الْحَالَاتِ فِي بَعْضِ الْأَرْكَانِ عَلَى الْمُحْتَمِلِينَ. وَتَفْصِيلُ ذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا مِنْ نَظَائِرِ الْخَيْرِ جَعَلَ مِنْ تَجَلِّيَاتِهِ الدَّائِمَةِ بِمَنْزِلَةِ مَسْئَلَةٍ وَعَلَيْهِمْ وَجَوَابُهَا وَتَوْجِيدهُ وَتَقْرِيدُهُ لِأَقْسَامِ مُرَادِهِ وَتَكْمِيلِ مَوَاجِدِهِ كَمَا جَرَّ خَفَاءَتُهُ بِالْأَبْدَالِ وَالْأَقْطَابِ وَالْهَيْدِ يَقْنُتِينَ.

✱ (مضمون بالا کا مضموم نہ ہاں اور حضورؐ کے الفاظ میں)

”میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود زندہ ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں اور میرا اپنا کوئی اور اور کھٹا خیال اور کوئی عمل نہیں رہا اور میں ایک سو داغِ عارِ برتن کی طرح ہو گیا ہوں یا اُس شخص کی طرح جسے کسی دوسری شخص نے اپنی مثل میں دہرایا ہو اور اُسے اپنے اندر بالکل غفلت کر لیا ہو یہاں تک کہ اُس کا کوئی نام و نشان باقی نہ رہ گیا ہو۔ اس حالت میں میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد مجھ پر محیط ہو گئی اور میرے جسم پر استولی ہو کر اپنے درجہ میں مجھے

۱۔ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے جو کچھ فرمایا ہے اس پر عمل کرنا اور اس سے بچنا ضروری ہے۔  
۲۔ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے جو کچھ فرمایا ہے اس پر عمل کرنا اور اس سے بچنا ضروری ہے۔

استند به اکثر نوشته تبلیغ حالت جلوسم فرموده و بعد از آنکه باطل شد

۳۰ خواب میں اگر کوئی دیکھے کہ وہ خدا ہی کی جگہ پر ہے تو اس کی تائید یہ ہے کہ "اَفْتَدَىٰ اِلَى الْيَتَامٰى الْمُسْتَخِيْرُوْنَ" (تسلیم و ستم)

کہ میں آپ کے افتراء کی وجہ سے کسی انسانی عدالت میں آپ پر نالیش نہیں کروں گا۔ سو  
میں کہتا ہوں کہ میں نہ صرف انسانی عدالت میں نالیش کروں گا بلکہ میں خدا کی عدالت میں  
بھی نالیش نہیں کرتا۔ لیکن چونکہ آپ نے محض جھوٹے اور قابلِ شرم الزام میرے پر لگائے  
ہیں اور مجھے ناکردہ گناہ دکھ دیے ہیں اسلئے میں ہرگز یقین نہیں رکھتا کہ میں اس وقت سے  
پہلے مَروں جب تک کہ میرا قہور خدا ان جھوٹے الزاموں سے مجھے بری کر کے آپ کے کاذب  
ہونا ثابت نہ کرے۔ اَلَا لَئِنْ لَقِيتُ اللَّهَ عَلَى الْكَافِرِينَ۔ اسی کے متعلق قطعی اور یقین  
طرح پر مجھ کو ۱۱ دسمبر ۱۹۷۲ء روزِ پنجشنبہ کو یہ الہام ہوا۔

یہ مقام فلک شدہ یارب اگر امید سے وہم دار مجھ۔ بعد ۱۱۔  
انشاء اللہ تعالیٰ۔ مگر بہر حال ایک نشان میری بریت کے لئے اس وقت میں ظاہر ہوگا  
جو آپ کو سخت شرمندہ کرے گا۔ خدا کی کلام پر ہنسی نہ کرو۔ پہاڑ ٹل جاتے ہیں۔ دریا خشک  
ہو سکتے ہیں۔ موسم بدل جاتے ہیں مگر خدا کا کلام نہیں بدلتا جب تک پورا نہ ہو لے۔

اسی طرح میری کتاب اربعین نمبر ۳ صفحہ ۱۹ میں بابو اکہی بخش صاحب کی نسبت یہ الہام ہے  
میریدون من و اطمینك و الله يريد ان يريك انعامه۔ الانعامات المتواترة۔  
انت معي بمنزلة اولادى۔ والله وليك وربك فقلنا يا نار كوني بردا۔  
یعنی بابو اکہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی طیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے مگر خدا تعالیٰ  
تجھے اپنے انعامات و کلمات و کلام سے جو متواتر ہونگے اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ تجھے ہو گیا ہے لہذا  
تجھے جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے۔ یعنی حیض ایک ناپاک چیز ہے مگر تجھے کا جسم اسی سے تیار ہوتا ہے۔  
اسی طرح جب انسانی خدا کا ہو جاتا ہے تو جس قدر فطرتی ناپاکی امکان ہوتا ہے جو انسانی فطرت  
کو لگا ہوا ہوتا ہے اسی سے ایک روحانی جسم تیار ہوتا ہے۔ یہی طمٹ انسانی ترقیت کا  
غیر ہے۔ اسی بناء پر صوفیہ کا قیل ہے کہ اگر گناہ نہ ہوتا تو انسان کوئی ترقی نہ کر سکتا۔ آدم کی  
ترقیات کا بھی یہی موجب ہوا۔ اسی وجہ سے ہر ایک نبی مصلیٰ کز وریں پر نظر کر کے متحضر



اسلامی قربانی

۱۳

ظاہر ہے کہ بچے اہل فی سہ انھی طائفتوں کے طہرہ ہے۔ اور درجہ میں سے ایک درجہ کی علامت کنایہ مقرر فرمائی گئی ہیں۔ جیسا کہ حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر اپنی حالت پر ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی۔ کہ گویا آپ عورت ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ربوبیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا بیچنے والے کے لئے اشارہ کافی ہے پس جن لوگوں کو میرا وہ رقعہ ہو میں نے حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام کی خدمت میں لکھا تھا اور اس میں اپنی کشفی حالت ظاہر کی تھی میرے جنون کی دلیل فکر آگیا ہے وہ اپنے ایمان کی فکر کریں اور قرآن کے الفاظ قلیک حکاف مقام دو جنتن ومن حد لہما جنتن پٹا کی کسوٹی پر اپنے ایمان کو پکھیں یہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے واسطے کو دو جنت عطا فرمائے گا وعدہ فرماتا ہے جس کی تعریف درمیان فقرات ہیں۔ بیچنے والوں میں چٹے ہو گئے۔ لولو اور مرجان ہو گئے سرانے ہو گئے وغیرہ وغیرہ میں فرماتا ہے کہ اون دو جنتوں سے ذریعہ دو جنت اور بھی ہیں بیچنے والے کے بعد اون کو دو جنت ملیں گے ایسے ہی اسی دلی زندگی میں ہی دو جنت ملیں گے اور الفاظ من کان فی حدنہ اعلم انہو فی الاخرۃ اعلمی۔ اس کی تشریح ہے۔

اب یہاں صاحب اور مولوی محمد مسلی صاحب ہر بانی فرما کر کھول کر لکھیں کہ ان کو دو جنت کون سے حاصل ہیں۔ یہ اپنی اعتراض کر دینا تو بڑا آسان ہے خود کسی صنعت کے موصوف پیکر بتا دیں۔ اب میں مختصر طہرہ اون بوابوں اور کشفوں کو ظاہر کرتا ہوں جو بطور پیشگی کوئی ظاہر ہو سکتا ہوئے والے ہیں ایک سال سے زیادہ عرصہ گزرا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ پشاور کے گرد کسی مسلمان بادشاہ کی چیل چال ہو رہی ہے انجام کچھ معلوم نہ ہوا تھا مگر تاہم میں نے

اسلامی قربانی لکٹ نمبر 34، صفحہ 12 از کاشی یار محمد قادیانی مرید مرزا قادیانی یہ جلد صفحہ 391، 392 پر درج ہے



براہین احمدیہ جلد ہفتم

۸۱

میرے سات کو کچھ اپنے عقائد کے برخلاف پا کر اپنے دلوں میں کہا کہ یا الہی کیا تو ایسے  
انسان کو اپنا خلیفہ بنانے لگا کہ جو ایک منصف آدمی ہے جو ناحق قوم میں پھوٹ ڈالتا  
ہے اور علماء کے سلمات سے باہر جاتا ہے۔ تب خدا نے جواب دیا کہ جو مجھے معلوم ہے وہ  
تمہیں معلوم نہیں۔ یہ خدا کا کلام ہے جو مجھ پر نازل ہوا اور تمہیں میرے لئے میرے خدا  
کے مابین ایسے ایک راہ میں جن کو دنیا نہیں جانتی۔ مجھے خدا سے ایک نہانی تعلق ہے  
جو قابل بیان نہیں۔ وہاں زمانہ کے لوگ جس سے بے خبر ہیں۔ پس یہی معنی ہیں اس  
دی بقی کے کہ قال لی اعلم ما لا تعلمون۔ پھر تفسیر ترجمہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے  
کہ یہ شخص مجھ سے نزدیک ہوا۔ اور میرا قرب کمال ایسی نے پایا۔ اور پھر بعد اس کے بعض  
خلوق کے لئے انکی عرفت متوجہ ہوا اور مجھ میں اور مخلوق میں ایک واسطہ ہو گیا جیسا کہ  
دو قوموں میں درج ہو۔ اور اس لئے کہ وہ اس مابینی مقام پر ہے وہ دین کو از سر نو زندہ  
کرے گا اور شریعت کو قائم کر دے گا۔ یعنی بعض خطیایں جو مسلمانوں میں رائج ہو گئی ہیں انہما حق  
الخصوت علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ان خطیوں کو منسوب کیا جاتا ہے۔ جن سب خطیوں  
کو ایک حکمران کے منصب پر چکر لگ کر رہے گا۔ اور شریعت کو عینا کہ امتداد میں  
سیدھی تھی سیدھی کر کے دکھاتا رہے گا۔

پھر انہی شیعوں کے بارے میں براہین احمدیہ میں ایسی ہی جگہ ہے کہ اللہ تعالیٰ  
فرماتا ہے۔ نُفُوتٌ وَقَالُوا لَا تَحِينَ مَنَاصُ۔ اَمْرٌ يَقُولُونَ لَنَحْنُ جَمِیعٌ  
مَلْتَمَعٌ۔ سَيَكْهَزُمُ الْجَمْعُ وَيَدُلُّونَ الدَّبْرَ۔ دَانِ يَرَوْنَ اٰیَةً يُعْرَضُوْنَ وَيَقُولُوْا  
مَعْرُوسَتُمْ۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اِلٰهَ فَاَنْذِرُوْنِیْ بِكُرْ اِلٰهَ۔ وَاَعْلُوْا  
اِنَّ اِلٰهَ یَحْیِیْ الْمَوْتِ بَعْدَ مَوْتِهَا۔ وَمَنْ كَانِ اِلٰهَ کَانَ اِلٰهَ لَہ۔ قُلْ اِنْ  
اَفْتَرَيْتَہُ فَعَلِیْ اِبْرٰہِیْمَ ضَعِیْفًا۔ یٰ اَحْمَدِیْ اَنْتَ مُرَادِیْ وَمَعْنٰی غَرِیْبَتِ  
اَكْرَامَتِکَ بَیْدِی۔ اَكَاثَ مَلَا تَسْ جَعْبًا۔ قُلْ هُوَ اِلٰهَ جَمِیْبٌ لَا یُسْئَلُ

۱۴

یہ جملہ صفحہ 393 پر درج ہے

براہین احمدیہ جلد ہفتم صفحہ 83 سے بعد روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 81 اور ذکا دیانی

تقریرت الامام

۵۰

کشتہ

کیا جلتے کہ تمہیں کہیں ابن مریم کہا جائے۔ اور کیا آج سے بیس بائیس برس پہلے جگہ اس سے بھی زیادہ میری طرف سے یہ منصوبہ ہو سکتا تھا کہ میں اپنی طرف سے الہام تراش کر اقل اپنا نام مریم رکھتا اور پھر آگے چل کر افتراء کے طور پر یہ الہام بنانا کہ پہلے زمانہ کی مریم کی طرح مجھ میں بھی عیسیٰ کی روح پھونکی گئی اور پھر آخر کار صفحہ ۵۵۶ پر امین احمدیہ میں یہ لکھ دیا کہ اب میں مریم میں عیسیٰ ہی گیا۔ اسے عزیز و خود کرنا اور خدا سے ڈرو ہر گز یہ انسان کامل نہیں یہ ہر ایک اور دقیق حکمتیں انسان کے فہم اور قیاس سے بالاتر ہیں مگر براہین احمدیہ کی تالیف کے وقت جس پر ایک زمانہ گزر گیا تھے اس منصوبہ کا خیال ہوتا تو میں اسی براہین احمدیہ میں یہ کیوں لکھتا کہ عیسیٰ مسیح ابن مریم آسمان سے دوبارہ آئے گا۔ سوچو کہ خدا جاننا تھا کہ اس نکتہ پر علم ہونے سے یہ دلیل ضعیف ہو جائیگی۔ اسلئے کہ اس نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے وہ بھی تک صفت مروتیت میں میں نے پرور مل پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اسپر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۴۹۶ میں درج ہے مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفع کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حائل ٹھہرایا گیا اور آخر کی ہمد کے بعد جس پیچھے سے زیادہ نہیں بڑا یہ اس الہام کے جو سب سے آخر بنا امین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۵۵۶ میں درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا پس اس طرح میں ابن مریم ٹھہرا اور خدا نے براہین احمدیہ کے وقت میں اس پر سر غنیمت کی مجھے خبر نہ دی۔ حالانکہ وہ سب خدا کی وحی جو اس راز پر مشتمل تھی میرے پر نازل ہوئی اور براہین میں درج ہوئی۔ مگر مجھے اس کے منہ خدا کی قریب پر اطلاع نہ دی گئی۔ اسی واسطے میں نے مسلمانوں کی رہی حقیقت براہین احمدیہ میں لکھ دیا۔ تا میری سادگی اور عدم بناوٹ پر وہ گواہ ہو۔ وہ میرا لکھنا جو الہامی نہ تھا محض رسمی تھا۔ مخالفوں کے لئے قابل استناد نہیں۔ کیونکہ مجھے خود بخود غیب کا دعویٰ نہیں بلکہ کہ خود خدا تعالیٰ مجھے نہ سمجھا دے۔ سو اس وقت تک حکمت الہی کا یہاں

۵۲



کشتی نوح

۵۱

تقریباً اکیس سال

تقاضا تھا کہ براہین حدیث کے بعض الہامی اسرار میری سمجھ میں نہ آتے۔ مگر جب وقت گیا تو وہ اسرار مجھے سمجھائے گئے۔ تب میں نے معلوم کیا کہ میرے اس وحی مسیح وجود ہونے میں کوئی نئی بات نہیں یہ وہی وحی ہے جو براہین احمدیہ میں بار بار تصریح لکھا گیا ہے۔ انجیل ایک الہام کا بھی ذکر کرتا ہوں۔ اور مجھے یاد نہیں کہ میں نے وہ الہام اپنے کسی سالک یا اشتہار میں شائع کیا ہے یا نہیں۔ لیکن یہ یاد ہے کہ صد ہا لوگوں کو میں نے سنایا تھا۔ اور میری یادداشت کے الہامات میں موجود ہے۔ اور وہ اس زمانہ کا ہے جبکہ خدا نے مجھے پہلے مریم کا خطاب دیا اور پھر نوح روح کا الہام کیا۔ پھر بعد اسکے یہ الہام ہوا تھا۔ فاجاءها الخاضع الى جنح النخلة قالت يا ليتني مت قبل هذا وكنت نسيا منسيا۔ یعنی پھر مریم کو پھر اس عاجز سے ہے۔ درود زہ تنہ مجھ کی طرف لے آئی یہی معبود الناس اور جاہل اور بے سواد علماء سے واسطہ پڑا۔ جن کے پاس ایسے کا پھل نہ تھا جنہوں نے تکفیر و توبہ کی اور گالیاں دیں اور ایک طوفان برپا کیا۔ تب مریم نے کہا کہ کاش میں اس کے پہلے مر جاتی اور میرا نام و نشان باقی نہ رہتا۔ یہ اس شور کی طرف اشارہ ہے جو ابتداء میں مولویوں کی طرف سے بہ نسبت مجموعی پڑا اور وہ اس دعوے کو برعادت خدا کے اور مجھے ہر ایک جگہ سنا نہیں تھا۔ تب اس وقت جبکہ اہل قلع تاج محل کا شور و طغیان کھڑا ہو رہا تھا۔ اس کے بعد جبکہ خدا تعالیٰ نے نقشہ کھینچ دیا۔ اہل اسکے متعلق اور بھی الہام تھے جیسا کہ حدیث میں ہے۔ قرآن حکیم کا کون ابوبکر امراء تنوء و ما کانت اُممک ابریک۔ اور میرے ساتھ کا الہام براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱ میں موجود ہے۔ امدہ وہ ہے۔ اکیس سالہ بگاف جتنا۔ و انفسک ایتہ لکنا من ورحمة قنا و کما امر امقضیا۔ قول الحق الذی فیہ تکرر وہ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۱ سطر ۱۲ اور ۱۳۔ ترجمہ اللہ لوگوں نے کہا کہ اے مریم تو نے یہ کیا کہو اور قادیان نقرین کام دکھلایا جو راستی سے خدا ہے۔ تیرا آپ اور تیری ماں تو ایسے نہ تھے۔

نوٹ۔ اس الہام پر مجھے یوں ایک سال میں غفلت رہا کہ یہ ایک تیسری جگہ پر مذکور ہے۔



حصہ پنجم

۳۶۱

تفسیر برائین احمدیہ

نہ صرف حدیثوں میں بلکہ قرآن شریف سے بھی یہی مستنبط ہوتا ہے کہ چونکہ صبا تحريم میں مریح خلوص  
 پر بیان کیا گیا ہے کہ بعض افراد اس بات کا نام مريم رکھا گیا ہے اور پھر یہی اتباع شریعت  
 کی وجہ سے اس مريم میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نعم نمودی گئی اور نعم پھونکنے کے بعد اس مريم  
 عیسیٰ پیدا ہو گیا۔ اسی بنا پر خدا تعالیٰ نے میرا نام عیسیٰ بن مريم رکھا کیونکہ ایک ذاتہ میسے  
 پر صرف مری حالت کا گذارنا اور پھر جب وہ مری حالت خدا تعالیٰ کو پسند آگئی تو پھر بھی اس  
 میں کی طرف سے ایک نعم نمودی گئی اس نعم پھونکنے کے بعد مری حالت سے ترقی کر کے چلنے  
 ہی گیا جیسا کہ میری کتاب برائین احمدیہ حصہ سابقہ میں مفصل اس بات کا ذکر موجود ہے۔ کیونکہ  
 برائین احمدیہ حصہ سابقہ میں اصل میرا نام مريم رکھا گیا۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ یا مريم اسکن  
 انت ذوالجنا الجنۃ۔ یعنی اسے مريم تو اسے جو تیرا رفیق ہے وہ نازل بہشت میں داخل ہو جاؤ۔  
 اور پھر وہی طریق احمدیہ میں مجھے مريم کا خطاب دیکر فرمایا کہ نفخت فیہ من روحی الصدق  
 یعنی اسے مريم بنیں نے مجھ میں صدق کی نعم نمودی۔ پس استعمال کے رنگ میں نعم کا پھونکنا  
 اس عمل سے مشابہ تھا جو مريم صدیقہ کو ہوا تھا۔ اور پھر اس عمل کے بعد آخر کتاب میں میرا نام چلنے  
 رکھ دیا۔ جیسا کہ قرآنیکہ یا عیسیٰ الٰہی ستوفیہک۔ و اذکلت لایق۔ یعنی اے عیسیٰ میں تجھے  
 وراثت دے گا اور وہی کی طرح میں تجھے اپنی طرف اشارہں گا۔ اور اس طرح پوری خدا کی کتاب  
 میں عیسیٰ بن مريم کہلایا۔ چونکہ مريم ایک اتنی فوہ ہے اور عیسیٰ ایک نبی ہے۔ پس میرا نام مريم اور  
 عیسیٰ رکھنے سے یہ ظاہر کیا گیا کہ میں اتنی بھی ہوں اور نبی بھی۔ مگر وہ نبی جو اتباع کی برکت سے  
 علی خود پر خدا تعالیٰ کے نزدیک آتی ہے اور میرا نام عیسیٰ بن مريم ہونا ہی اس لیے جس پر نادانی اعتراض  
 کرتے ہیں کہ حدیثوں میں تو آنے والے عیسیٰ کا نام عیسیٰ بن مريم رکھا گیا ہے۔ مگر شخص تو ایسی مريم  
 نہیں ہے۔ اور اس کی والدہ کا نام مريم نہ تھا۔ اور نہیں جانتے کہ جیسا کہ صبا تحريم میں وعدہ  
 تھا میرا نام چلے مريم رکھا گیا اور پھر خدا کے فضل نے مجھ میں فتح نمود کیا۔ یعنی اپنی ایک شخص تھی  
 اس مری حالت سے ایک دوسری حالت پیدا کی اور اس کا نام چلے رکھا۔ اور چونکہ وہ حالت

ایمان صالح

۴۰۷

ہو کر مانا پڑے گا۔ تین بار بار یہی کہتا ہوں کہ یہ مذہب کی بہترین حق کا نام عیسوی برکتیں اور  
 محمدی برکتیں ہیں مجھ کو عطا کی گئی ہیں۔ تین خدا تعالیٰ کی طرف سے علم پا کر اس بات کو جانتا ہوں  
 کہ جو دنیا کی مشکلات کے لئے میری دعائیں قبول ہو سکتی ہیں دوسروں کی ہرگز نہیں ہو سکتیں۔  
 اور جو دینی اور قرآنی معارف حقائق اور اسرار مع لازم بلاغت اور فصاحت کے ہیں مکمل  
 سکتا ہوں دوسرا ہرگز نہیں مکمل سکتا۔ اگر ایک دنیا جمع ہو کر میرے اس امتحان کے لئے  
 آوے تو مجھے غالب پائے گی۔ اور اگر تمام لوگ میرے مقابل پر اٹھیں تو خدا تعالیٰ کے فضل  
 میرا ہی پتہ بھائی ہو گا۔ دیکھو میں صاف صاف کہتا ہوں اور کھول کر کہتا ہوں کہ امانت  
 اے مسلمانو! تم میں وہ لوگ بھی موجود ہیں جو فخر اور محدث کہہ سکتے ہیں اور قرآن کے معارف اور  
 حقائق جاننے کی حد تک ہیں اور بلاغت اور فصاحت کا کام داتے ہیں اور وہ لوگ بھی موجود ہیں  
 جو فقر اور کھلا تہ میں حبشی اور قادری اور نقشبندی اور سہروردی وغیرہ ناموں سے اپنے  
 تئیں موسوم کرتے ہیں۔ اٹھو اور اس وقت تک کہ میرے مقابلہ پر نہ آئیں اگر میں اس دعوے  
 میں جھوٹا ہوں کہ یہ دونوں شاخیں یعنی شان عیسوی اور شان محمدی مجھ میں جمع ہیں۔ اگر میں  
 نہیں ہوں میں یہ دونوں شاخیں جمع ہونگے اور خدا البوزین ہو گا تو میں اس مقابلہ میں مغلوب ہو  
 جاؤں گا ورنہ غالب آ جاؤں گا۔ مجھے خدا کے فضل سے توفیق دی گئی ہے کہ میں شان عیسوی  
 کی طرز سے دیوی برکات کے متعلق کوئی نشان دکھاؤں۔ یا شان محمدی کی طرز سے حقائق و  
 معارف اور نکات اور اسرار شریعت بیان کر دوں اور میدان بلاغت میں قوت مطلقہ کا  
 گھوڑا دوڑاؤں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اور محض اُنسی کے

۴۰۷  
 + ہوتو کبھی بھی اس کا امتحان ہو چکا ہے۔ میرا مضمون دوسرے مضمونوں کے مقابل پر اڑھو۔ منہ  
 بہر شان عیسوی کے متعلق جو نشان میں یعنی دیوی برکات کے نشان بہر شان محمدی کے متعلق  
 کے ہیں جن کی میں اپنی بعض کتابوں میں تصدیق کر چکا ہوں اور بعض نشان ایسے ہیں جو ابھی نہیں لکھے گئے مگر خدا  
 کے فضل سے وسیع میدان ہے اگر کسی کے طالب میں ہوں تو ہزاروں نشان کا ہر پوچھ سکتے ہیں۔ منہ

۱۸۱

یہ جملہ صفحہ 397 پر درج ہے

ایمان صالح صفحہ 160 منہ بعد روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 1407 اور مذاکرہ دینی

۵۲۶

”مجھ دکھایا گیا کہ ملک عذاب الہی سے مٹ جانے کو ہے۔ نہ مستقل سکونت  
اس کی جگہ رہے گی، نہ عارضی سکونت۔ مقاموں پر اور عارضی سکونت گاہوں پر  
آفت آئے گی۔“ (اشتہاد الدعوت ص ۱۰۱ پرچہ ۱۹۰۵ء)

”کوئی شخص ہے اس سے میں کہتا ہوں کہ تم حساب کرو۔ مگر وہ نہیں کرتا  
اتنے میں ایک شخص آیا وہ اس شخص کی بھر کر دیے مجھے دئے ہیں۔ اس کے  
بعد ایک شخص آیا۔ بھائی کی طرح ہے۔ مگر انسان نہیں۔ بلکہ فرشتہ  
علوم ہوتا ہے۔ اس نے دونوں ہاتھ دونوں کے بھر کر میری جھولی میں ڈال  
دئے ہیں۔ تو وہ اس قدر ہو گئے ہیں کہ میں ان کو گن نہیں سکتا۔ پھر میں نے  
اس کا نام پوچھا۔ تو اس نے کہا۔ میرا کوئی نام نہیں۔ دوبارہ دریافت کرنے پر کہا۔  
کہ میرا نام ہے شیخ۔ میں نے بہت سا مل دیکھ کہ دل میں کہہ کہ فلاں حاجت مند  
کو کچھ دے دوں گا۔ وہ ایک حاجت مند دکھایا گیا۔ خستہ حال قابل رحم۔“

(انکم جلد نمبر ۱۰۰۰ ص ۱۰۰۰ پرچہ ۱۹۰۵ء)

”تھوڑی سی غنودگی ہوئی۔ تو دیکھتا ہوں کہ یہ مکان جو اب بن رہا ہے۔  
جس کا اشتہار کشتی لوح میں دیا گیا تھا اس نے آگیا ہے۔ اس پر ایک معمار

بقیہ حاشیہ: ”یہ ایک قیامت ہے۔ جو ملک قیامت کے منکر ہیں۔ وہ اب دیکھیں کہ کس طرح ایک ہی  
سیکنڈ میں ساری دنیا فنا ہو سکتی ہے۔ اور فرمایا۔ ہم صبح ہی مضمون لکھ رہے تھے۔ اور  
اس پیام پر پہنچے تھے۔ جو باہرین احمد میں صبح تھک دُنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دُنیا نے اس کو قبول نہ کیا  
نیک خدا سے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کرے گا۔ ہم یہ الفاظ لکھ رہے تھے  
کہ اس کے پورا ہونے کے ثبوت کے لئے کچھ کرنے کو تھے کہ یہ فوج زلزلہ ہوا۔ ایک زور آور حملہ ہے۔ اور  
پہلگوئی میں حملوں کا لفظ صحت ہے۔ جو حملوں میں تین پر اطلاق پاتا ہے۔ اس واسطے خوف ہے کہ طاعون اور  
زلزلہ کے سوائے خدا جانے تیسرا حملہ کونسا ہے؟ ہماری سچائی کے ثبوت۔ کہ واسطے خدا تعالیٰ نے ظاہر  
فرماتا ہے۔“ (البتدر سلسلہ ہدیہ جلد نمبر ۱۰۰۰ ص ۱۰۰۰ پرچہ ۱۹۰۵ء)

”شیخ نجیب الدین بن میں وقت معرہ کو کہتے ہیں۔ یعنی میں منہ ہنگ وقت آنے والا۔“ (حقیقۃ الوحی ص ۱۲۲)  
”اس سے وہ ملکی مراد ہے۔ جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رہتے تھے۔ (مرتب)

یہ حوالہ صفحہ 402 پر درج ہے

تذکرہ محمودی والہامات طبع دوم صفحہ 528 از مرزا قادیانی



آنحضرت ہی مجھے یقین ہو گیا کہ مولوی عبداللہ کی وفات قریب ہے۔ اسی لیے آسمان پر ایک خاص فضل کا ابروہ ہے اور پھر میں ہر وقت محسوس کرتا ہوں کہ ایک آسمانی کشش میرے اندر کام کر رہی ہے یہاں تک کہ وہاں کا سلسلہ جاری ہو گیا۔ وہی ایک ہی رات تھی جس میں اللہ تعالیٰ نے تمام کمال میری صلاح کر دی اور مجھ میں ایک ایسی تبدیلی واقع ہو گئی جو انسان کے ہاتھ سے یا انسانی کے ارادے سے نہیں ہو سکتی تھی۔

مجھے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی عبداللہ غازی اس نور کی گواہی کے لئے پنجاب کی طرف کھینچا تھا اور اس نے میری نسبت گواہی دی اور اس گواہی کو مانتے ہوئے صرف اللہ ان کے بھائی محمد یعقوب نے بھی بیان کیا مگر پھر دنیا کی محبت ان پر غالب آگئی۔

اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھا بعضی کا کہم ہے کہ مولوی عبداللہ نے میرے خواب میں جسے دلوں کی تصدیق کی اور میں دعا کرتا ہوں کہ اگر یہ قسم جھوٹی ہے تو اسے قادیان بھیجے ان لوگوں کی ہی زندگی میں جو مولوی عبداللہ صاحب کی اولاد یا ان کے شریعہ یا شاگرد ہیں بخت ظالم سے مار ورنہ مجھے غالب کرادمان کو شرمندہ یا ہدایت یافتہ۔ مولوی عبداللہ صاحب کے اپنے من کے یہ نقطہ تھے کہ آپ کو آسمانی نشانوں اور دوسرے کامل کی تلواری گئی ہے اور جب میں دنیا پر تھا تو آجید رکھتا تھا کہ ریسالٹ انسان خدا کی طرف سے دنیا میں بھیجا جائے گا یہ میری خواب ہے۔

(نزدول کرب صفر ۱۳۳۱-۱۳۳۲ طبع اول۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفر ۱۳۱۲-۱۳۱۳)

۱۸۷۸ء (تھینا) ”اور اچھے دنوں میں شاید اس مات سے اول یا اس مات کے بعد میں نے کشتی صحت میں دیکھا کہ ایک شخص جو مجھے فرشتہ معلوم ہوتا ہے مگر خواب میں محسوس ہوا کہ اس کا نام شیر علی

ہے۔ اس نے مجھے ایک جگہ شاکر میری آنکھیں کھلی ہیں اس صحت کی ہیں اور میں اور کہ صحت ان میں سے پیٹنگ دی اور ہر ایک بیماری اور کوتاہ بینی کا وہ شکل دیا ہے اور ایک مصفا اور جو آنکھوں میں پہلے سے موجود تھا مگر بعض مواد کے نیچے دبا ہوا تھا اس کو ایک چلتے ہوئے ستارہ کی طرح بنا دیا ہے اور میں عمل کر کے پھر وہ شخص غائب ہو گیا

۱۔ مولوی عبداللہ صاحب غازی کی وفات بروز منگل ۱۷ صفر ۱۳۱۲ء مطابق ۱۷ دسمبر ۱۹۰۱ء کو ہوئی۔ دیکھئے اشاعت السنۃ نمبر ۱۱ جلد ۴ (مرقب)

۲۔ یہ خواب حقیقی الحکوب صفر ۱۳۱۲ء۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفر ۱۳۱۲ء میں لکھا ہے۔ (مرقب)

۳۔ یعنی جب مذکورہ بالا دیکھا تھا۔ (مرقب)



۲۲

کرنے لگا ہے تب اس نے ٹوپی کو ریسے سر پہ رکھ دیا اور کہا کہ خیر ہے۔ خیر ہے۔  
(آئینہ کائنات، ص ۹۹۶-۹۹۷، صفحہ ۱۰۰۰ نمبر ۱۹۹۶)

۱۸۷۷ء (تھینا) میں پرہیزگاروں میں سال کا جو پہلے محفل حضرت نے کھ دیا وہ یہاں ہے اور آج پھر یہاں

فَارْتَدُّ اعْطَى اَقْلَامَهُمَا وَوَهَبَ لَنَا الْجَنَّةَ  
اساتے میں طاقت بالاس کو کھینچ کر لے گئی  
یہودی اسکر یوٹی۔

(جدید نمبر ۲۰۰۲، ص ۲۰۲، نمبر ۲۰۰۲، ص ۲۰۲، نمبر ۲۰۰۲، ص ۲۰۲)

۱۸۷۷ء (قریبا) - مَيِّفَزْمُ الْجَمْعَةِ وَيَتَوَلَّوْنَ الذُّبُرَ

یعنی آریہ مذہب کا اجتماع ہو گا کہ خدا ان کی شکست دے گا اور آخر وہ آریہ مذہب سے بھاگیں گے اور  
پٹنہ پھریں گے اور آخر کا عدم ہو جائیں گے۔ یہ تمام قدرت و دان کا نتیجہ ہے پر قریباً تین سو سال کا وہ مذہب ہے جس  
اس جگہ کے ایک آریہ مذہب کو ملاح دی گئی تھی۔ تقریباً سو سال پہلے وہ مذہب تھا جو ۱۸۷۷ء (ص ۱۰۰۰)

۱۸۷۸ء (قریبا) - وہ قریباً تین سو برس کا گزرا ہے کہ مجھے گویا سپور میں ایک روڈ یا پھر ان کی ایک پور پور پٹیا  
اور اور اسکا پڑپائی پر بائیں طرف مولیٰ جیہا صاحب خونی روح پیٹھی۔ اسے میں میری سولی، کرکے پیٹھی  
کر میں مولیٰ صاحب مروت کو پڑپائی سے نیچے لگا کر دھکا پھینک دینے کے لئے اس کی طرف کھسکا شروع کیا یہاں تک کہ وہ  
پڑپائی سے اتر کر زمین پر بیٹھ گئے۔ اسے میں تین فرشتے آسمان کی طرف سے ظاہر ہوئے۔ جو اسے ایک کھانہ  
تیار کیا۔ تینوں فرشتوں نے اس پر مولیٰ جیہا صاحب خونی پڑپائی پر بیٹھا دیکھ کر تب بھی نے خوب سے  
کی کہ میں دھاکا ہوں تم سب آئیں کہ تم میں نے یہ دھاکا۔

وَبَقِيَ آذِيْبٌ عَالِي الْوَجْهِ وَطَقْتُ قَطْعِيْرًا

اس ناپاک فرشتوں اور مولیٰ جیہا صاحب خونی کے بعد وہ تینوں فرشتے اور مولیٰ جیہا  
آسمان کی طرف اڑ گئے اور میری آنکھ کھل گئی۔

۱۔ (قریباً از قریب) چوہہ دونوں پہلو پاؤں میں دھکے دے کر اس کو کھانے لگا۔

۲۔ (قریباً از قریب) اسے میری سبوت سے ہلکا کر کے اس کے بال ہلکا کر دیے۔

تذکرہ محمودی والہامات صفحہ 23 طبع چارم ہزار ادا دینی

۴۰۳ ۴۰۳ ۴۰۳



۴۴۳

ہے جس کو چیرا دیا گیا ہے۔ فرمایا۔  
میں نے ان کے واسطے دعائیں دعا کی تھی۔ دیکھا کہ مولوی نور الدین صاحب ایک کپڑا اوڑھے  
بیٹھے ہیں اور رو رہے ہیں۔

فرمایا، ہمارا تجربہ ہے کہ خواب کے اندر دونا اچھا ہوتا ہے اور میری دانتے میں طیب کا رقا ملے گا  
صاحب کی صحت کی نشانت ہے۔

(بدجلہ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۱ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ المجلد ۹ نمبر ۲۱ مورخہ ۲۱ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۰)  
(ب) "ایک خواب میں اُن کو دیکھا تھا کہ گویا وہ صحت یاب ہیں مگر خوابیں تعبیر طلب ہوتی ہیں۔۔۔  
.... خوابوں کی تعبیر میں کبھی موت سے مراد صحت اور کبھی صحت سے مراد موت ہوتی ہے اور کئی مرتبہ خواب  
میں ایک شخص کی موت دیکھی جاتی ہے اور اس کی تعبیر زیادت عمر ہوتی ہے۔"  
(تمہ حقیقۃ الہی صفحہ ۲۹۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۵۸، ۲۵۹)

۱۱ اگست ۱۹۰۵ء "دیکھا کہ میرے ہاتھ میں چابیاں ہیں۔ ایک صندوق کو کھولنے کا ارادہ

فرمایا۔ اس میں شدہ عمل مشکلات کی طرف ہے۔"  
(بدجلہ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۱ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ المجلد ۹ نمبر ۲۱ مورخہ ۲۱ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۰)

۱۱ اگست ۱۹۰۵ء "ایک عورت مر گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔"  
(کائنات اللہات حضور کے سچے رسول و علیہ السلام صفحہ ۴۱)

۲۱ اگست ۱۹۰۵ء "نماز پڑھ رہے تھے اور فاتحہ کے بعد سورۃ العصر پڑھنا تھا۔ اتنے میں  
خون ہو گیا ہو کہ سورۃ العصر کی جگہ پڑے سورۃ الزلزلہ پر یہ سورت بطور الہام جاری ہوئی،

اِذَا ابْجَدَ لَعْنًا لِّلّٰہِ وَالْفَجْرِ  
(بدجلہ نمبر ۲۲ مورخہ ۲۱ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ المجلد ۹ نمبر ۲۱ مورخہ ۲۱ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۰)

۲۱ اگست ۱۹۰۵ء (الف) فرمایا۔ "نصف رات سے لڑکے مولوی عبدالکریم کے لئے دعا کی

لے۔ میں مولوی محمد امجد علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مرتب)

۴۴۴

گئی صبح کی غائز کے بعد جب سوا تو ریز خواب آئی..... میں نے دیکھا کہ جبرائیلؑ نمود کی میرے پاس آیا ہے اور وہ ایک کاغذ پیش کر کے کہتا ہے کہ اس کاغذ پر میں نے عالم سے دستخط کیا ہے اور جلدی جلا ہے۔ میری محنت سخت برباد ہے اور کوئی مجھے پوچھتا نہیں۔ دستخط نہیں ہوتے اس وقت میں نے جبرائیلؑ کے چہرے کی طرف دیکھا تو زرد رنگ اور سخت گھبراہٹ اس کے چہرہ پر ٹپک رہی ہے میں نے اس کو کہا کہ یہ لوگ روکے ہوئے ہیں۔ کسی کی سپارش یا نہیں اور کسی کی شفاعت میں تیرا اقتدار جلا ہوں۔ آگے جب کاغذ لے کر گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص مشفق اللہ نام جو کسی زمانہ میں بنگالہ میں راکشٹرا سسٹنٹ تھا کسی پریشیا ہوا کچھ کام کر رہا ہے اور گداس کے ٹکڑے لوگ ہیں میں نے جاکر کاغذ اس کو دیا اور کہا کہ یہ ایک میرا دوست ہے اور رونا دوست ہے اور وقت ہے اس پر دستخط کرو وہ اس نے بظاہر ہی دقت لے کر دستخط کر دئے۔ پھر میں نے واپس آکر وہ کاغذ ایک شخص کو دیا اور کہا جو بارہوش سے بچتا ہے دستخط کیلئے ہیں اور پوچھا کہ جبرائیلؑ کمال ہے۔ انہوں نے کہا کہ اکیس پہر گیا ہے۔ بعد اس کے آٹھ گھنٹہ گئی اور ساتھ پھر غنڈہ کی حالت ہو گئی تب میں نے دیکھا کہ اس وقت میں کتابوں مقبول کو بگاڑا اس کے کاغذ پر دستخط ہو گئے ہیں۔

یہ جو مشفق اللہ دیکھا گیا ہے وہ ایک طرح طرح کے تشکات اختیار کر لیا کہ تیسویں شخص اللہ سے مراد ایک فرشتہ تھا نمودی سے مراد وہ ہے کہ نمود عربی میں بلی کو کہتے ہیں اور علم تعبیر کے اندر سے بلی ایک عیال کا نمونہ ہے۔ جبرائیلؑ نمودی سے مراد ہوتا ہے وہ جبرائیلؑ جو میرا ہے فرمایا طبت کو ظاہری لنگہ ہے ایک شخص کے واما لنگہ پردہ میں ہے جب تک وہاں دستخط نہ ہو کچھ نہیں ہوتا۔

(بعد جلد نمبر ۲۲ صفحہ ۳۱، اگست ۱۹۱۹ء صفحہ ۱۲، اگست ۱۹۲۰ء صفحہ ۲۲، ستمبر ۱۹۲۰ء صفحہ ۱۱)  
(ب) فرمایا: "میری صاحب کی نیاں نکالت کے دقت میں بہت دھاک داتا تھا اور بس نکتہ شریعت آگے ایسے آئے جی سے نا اُمیدی ظاہر ہوتی تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا موت کا وقت ہے..... یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے بشارات مانگ لیا، اور جبرائیلؑ نمودی وہاں خواب میں لے دیکھا جس سے میرا صبر غماک دل کو تشنگی ہوئی..... اس صبا میں میں نے ایک شفاعت کی تھی جیسا کہ خواب کے الفاظ سے بھی ظاہر ہے کہ شخص میرا دوست ہے خدا کی قدرت اور اس کا علم غیب ہوتا تھا کہ میری صاحبہ نے مجھے خدا کی کتب میں لکھ کے اہمت کو محبت کا بھانا ہے جیسا کہ قرآن فرماتا ہے ایک جگہ نیکو بندوں کی تہنیت قرآن کی محبت سے وہ گئے ہیں اور وہ سرکار جگہ قرآن کی بیوی سے مشابہت رکھ گئے ہیں۔ ہا جلی میں لکھا ہے کہ کو وہ لانا اور اہمت کو دیکھتے ہمارے دل سے اس کی وجہ سے کائنات کے واسطے لکھا کہ ایسے ہی اطاعت و انہم ہے جیسا کہ محبت کو برو کی اطاعت کا حکم ہے۔ اسی واسطے ہمارے دنیا میں جبرائیلؑ کا کردار ہو کہ میرا ہے۔ جبرائیلؑ کا نام ہے قرآن شریف میں بھی اخلاص و طہارت و علم کا نام جبرائیلؑ ہے جس